سُنن ابوداؤد شریف

مصنفہ:

امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی قدس سرہ

ترجمہ وتحشیہ:

فاضل شہیر مولانا عبدالحکیم خان اختر شاہجہانپوری علیہ الرحمہ

امام ابو داؤد

امام بخاری اور مسلم کے بعد جو امام حدیث سب سے زیادہ مرتبہ اور مقام کے مالک ہیں وہ امام ابو داؤد سجستانی ہیں جس زمانہ میں امام ابو داؤد نے تصنیف و تالیف کا آغاز کیا اس وقت عام طور پر علم حدیث میں جوامع اور مسانید کی تالیف کی جاتی تھی انہوں نے سب سے پہلے کتاب السنن لکھ کر علم حدیث میں ایک نئی راہ نکالی اور اس کے بعد متعدد ائمہ حدیث نے ان کے طرز پر سنن لکھنا شروع کر دیئے اور فن حدیث میں کتب سنن کا ایک قابل قدر ذخیرہ جمع ہو گیا۔

امام ابو داؤد علم و حکمت میں جس طرح بے مثال تھے اسی طرح عبادت و ریاضت میں بھی اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔ علماء اور فضلاء ان کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ اولیاء کرام ان کی زیارت کے لیے آتے اور حاکم وقت ملاقات کے لیے پہروں ان کے دروازے پر کھڑے رہتے تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں بے پناہ شہرت اور مقبولیت عطا فرمائی تھی وہ جس قدر دین کی خدمت کی لگن رکھتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کا نام اتنا ہی اونچا کر دیا۔

ولادت و سلسلہ نسب

امام ابو داؤد کے نسب میں اختلاف ہے حافظ ابن حجر عسقلانی نے آپ کا نسب ابو داؤد سلیمان بن الاشعث بن شداد بن عمرو بن عامر بیان کیا ہے بعض لوگوں نے عامر کی جگہ عمران بھی لکھا ہے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ عمران جنگ صفین میں حضرت علی کی رفاقت میں شہید ہو گئے تھے ابن داسہ اور آجری نے آپ کا نسب یوں بیان کیا ہے حافظ ابو داؤد سلیمان بن الاشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد سجستانی[1]

امام ابو داؤد ۲۰۲ھ کو سجستان میں خاندان ازد کے ایک معزز گھرانے میں پیدا ہوئے یہی سال ولادت خود امام ابو داؤد کا بیان کردہ ہے

وطن مالوف

اس بات پر مؤرخین کا اتفاق ہے کہ امام ابو داؤد کا وطن سجستان ہے لیکن سجستان کے تعین میں مؤرخین کا اختلاف ہے ابن خلکان نے بیان کیا ہے کہ سجستانی کی نسبت سجستان کی طرف ہے جو بصرہ کی ایک بستی ہے۔ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی اس پر تعاقب کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس نسبت کی تحقیق میں ابن خلکان نے مغالطہ کھایا ہے اور ان جیسے شخص سے اس مغالطہ پر حیرت ہے کیونکہ انہیں تاریخ اور تصحیح انساب میں کمال حاصل ہے چنانچہ امام تاج الدین سبکی نے بھی ان کا رد کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ ابن خلکان کا وہم ہے اور صحیح یہ ہے کہ سجستانی کی نسبت سجستان کی طرف ہے اور وہ سندھ اور ہرات کے درمیان قندھار سے متصل ایک مشہور ملک ہے جو ہند کے جنوب میں واقع ہے اور بزرگان چشت کا مشہور شہر چشت بھی اسی ملک میں ہے زمانہ قدیم میں سیستان اس ملک کا پایہ تخت تھا اہل عرب اس ملک کی طرف نسبت کرتے ہوئے سجزی بھی کہہ دیتے ہیں۔[2]

تحصیل علم حدیث

ابتدائی تعلیم کے بعد امام ابو داؤد نے علم حدیث کی طرف رغبت کی اور اپنے وقت کے مشہور اور جید اساتذہ اور جلیل القدر ائمہ حدیث سے اس علم کو حاصل کیا۔ علم حدیث کی تحصیل کی خاطر انہوں نے

---

[1] حافظ شہاب الدین ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — تہذیب التہذیب ج ۴ ص ۱۶۹

[2] شاہ عبد العزیز محدث دہلوی متوفی ۱۲۳۹ھ — بستان المحدثین ص ۲۸۳

متعدد اسلامی شہروں کا سفر کیا خاص طور پر مصر، شام، حجاز، عراق اور خراسان وغیرہ میں کثرت کے ساتھ قیام کر کے علم حدیث حاصل کیا۔
سنن ابو داؤد میں انہوں نے اپنے ایک سفر کا واقعہ نقل فرماتے ہیں کہ میں نے مصر میں ایک لمبی ککڑی دیکھی جب اس کی پیمائش کی تو وہ تیرہ بالشت نکلی، نیز میں نے ایک بہت بڑا ترنج دیکھا جب اس کو کاٹ کر دو ٹکڑے کیا تو اس کے دونوں حصے [illegible] کی مانند معلوم ہوتے تھے۔ ۱

خطیب بغدادی لکھتے ہیں کہ امام ابو داؤد بصرہ میں سکونت پذیر تھے اور تحصیل علم کے دوران ان گنت مرتبہ بغداد گئے اور وہیں بیٹھ کر طلبہ کو اپنی کتاب "سنن" لکھی۔ امام ابو داؤد نے اپنے شاگرد سے سفر کا ایک واقعہ نقل کیا کہ میں عثمان مؤذن سے سماع کے لئے بصرہ گیا جس دن بصرہ پہنچا اسی دن ان کا انتقال ہو گیا۔ ۲

سادگی امام ابو داؤد جیسا حدیث، اتقان روایت اور عبادت و ریاضت میں جس قدر بلند درجہ پر فائز تھے طبیعت کے اعتبار سے اسی قدر سادہ اور منکسر المزاج تھے ان کی سادگی اور بے نفسی کا اندازہ اس بات سے کیا جا سکتا ہے کہ وہ اپنی ایک آستین فراخ اور دوسری آستین تنگ رکھا کرتے تھے جب ان سے اس کا سبب دریافت کیا گیا تو فرمایا ایک آستین کشادہ اس لئے رکھتا ہوں کہ اس میں اپنی کتاب کے کچھ اجزاء رکھ سکوں اور دوسری آستین کو بلا ضرورت کشادہ رکھنا اسراف میں داخل سمجھتا ہوں۔ ۳

اساتذہ جن مشاہیر اور اعاظم اساتذہ حدیث سے امام ابو داؤد نے روایت حدیث کی ہے ان کی پوری فہرست تو بہت طویل ہے چند اسماء یہ ہیں۔ ابو سلمہ تبوذکی، ابو الولید طیالسی، محمد بن کثیر العبدی، مسلم بن ابراہیم، ابو عمر حوضی، ابو توبہ حلبی، سلیمان بن عبد الرحمن دمشقی، سعید بن سلیمان واسطی، صفوان بن صالح دمشقی، ابو جعفر نفیلی، احمد، علی، یحییٰ، اسحق، قتیبہ بن سعید، علامہ ابن حجر نے ذکر کیا ہے ان کے علاوہ حافظ ذہبی نے ابو عمرو ضریر، قعنبی، عبد اللہ بن رجاء، احمد بن یونس اور سلیمان بن حرب کا بھی امام ابو داؤد کے اساتذہ میں تذکرہ کیا ہے۔ ۴

امام ابو داؤد خود اپنے مشائخ کا تذکرہ کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو عمرو ضریر سے ایک مجلس میں سماع کیا، ایک مجلس میں سعدویہ سے سماع کیا اسی طرح عاصم بن علی سے بھی ایک مجلس میں سماع کیا، نیز فرماتے ہیں کہ عمرو بن مرزوق سے سماع کیا لیکن ان سے کچھ زیادہ سماع نہ کر سکا۔ آجری لکھتے ہیں کہ امام ابو داؤد نے ابن حمانی، سعید بن اس کا سبب ابن حمید اور ابن رزین سے کوئی حدیث روایت نہیں کی اور خلال بیان کرتے ہیں کہ امام ابو داؤد نے امام احمد بن حنبل سے بھی ایک حدیث کا سماع کیا تھا اور وہ اس بات پر بے حد فخر کیا کرتے تھے۔ ۵

تلامذہ: امام ابو داؤد کے تلامذہ کا حلقہ بھی بے حد وسیع تھا۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے آپ کے تلامذہ میں ان حضرات

۱۔ الحافظ شمس الدین الذہبی المتوفی ۷۴۸ھ — تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۵۹۲
۲۔ الحافظ ابن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ — تہذیب التہذیب ج ۴ ص ۱۷۰
۳۔ الحافظ شمس الدین الذہبی المتوفی ۷۴۸ھ — تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۱۶۱
۴۔ الحافظ ابن حجر المتوفی ۸۵۲ھ — تہذیب التہذیب ج ۴ ص ۱۶۹
۵۔ امام شمس الدین ذہبی المتوفی ۷۴۸ھ — تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۵۹۱
۶۔ حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — تہذیب التہذیب ج ۴ ص ۱۶۱

کا ذکر کیا ہے۔ ابو علی محمد بن عمرو اللؤلؤی، ابو الطیب احمد بن ابراہیم بن عبد الرحمن اشنانی، ابو عمرو احمد بن علی بن الحسن البصری، ابو سعید احمد بن محمد بن زیاد الاعرابی، ابو بکر محمد بن عبد الرزاق بن داسہ، ابو الحسن علی بن الحسن بن العبد الانصاری، ابو عیسیٰ اسحاق بن موسیٰ بن سعید رملی وراق، ابو اسامہ محمد بن عبد الملک بن یزید رواس یہ وہ خوش نصیب حضرات ہیں جنہوں نے امام ابو داؤد سے سنن ابو داؤد کو روایت کیا ہے ان کے علاوہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن یعقوب البصری ہیں جنہوں نے امام ابو داؤد سے کتاب الرد علی اہل القدر کو روایت کیا ہے اور ابو بکر احمد بن سلمان النجاد ہیں جنہوں نے امام ابو داؤد سے کتاب الناسخ والمنسوخ کو روایت کیا ہے اور حافظ ابو عبید محمد بن علی بن عثمان آجری ہیں انہوں نے امام ابو داؤد سے کتاب المسائل کو روایت کیا ہے اور اسمٰعیل بن محمد صفار ہیں انہوں نے امام ابو داؤد سے مسند مالک کو روایت کیا ہے ان کے علاوہ امام ابو عبد الرحمن نسائی، امام ابو عیسیٰ ترمذی، حرب بن اسمٰعیل کرمانی، زکریا ساجی، ابو بکر احمد بن محمد بن ہارون الخلال الحنبلی، عبد اللہ بن احمد بن موسیٰ عبدان الاہوازی، ابو بشر محمد بن احمد الدولابی، ابو عوانہ یعقوب بن اسحاق الاسفرائینی، ابو بکر بن ابی داؤد، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی الدنیا، ابراہیم بن حمید بن ابان، ابراہیم بن یونس حاقولی، ابو حامد بن جعفر اصبہانی، احمد بن معلی بن یزید دمشقی، احمد بن محمد بن یاسین ہروی، حسن بن صاحب الشاشی، حسین بن ادریس انصاری، عبد اللہ بن محمد بن عبد الکریم رازی، علی بن عبد الصمد، محمد بن مخلد دوری، محمد بن جعفر بن مستفاض فریابی اور ابو بکر محمد بن یحییٰ صولی ہیں۔ ان کے علاوہ امام ابو عیسیٰ ترمذی صاحب الجامع اور امام ابو عبد الرحمن نسائی صاحب السنن کو بھی امام ابو داؤد سے شرف تلمذ حاصل ہے۔

کلمات الثناء

امام ابو داؤد کی علم حدیث میں بے نظیر مہارت اور ان کی عظیم خدمات پر ان کے اساتذہ، معاصرین اور دیگر علماء سلف کی بے حد تعریف اور تحسین کی ہے نیز ان کی زندگی، پاکدامنی اور عبادت اور ریاضت کی بھی لوگوں نے بے حد تعریف کی ہے چنانچہ احمد بن محمد بن یاسین ہروی کہتے ہیں کہ وہ حافظ حدیث تھے اور سند حدیث اور اس کی علل کے ماہر تھے خدا رسیدہ صوفی تھے اور بے حد عبادت گزار تھے۔ محمد بن اسحاق صغانی اور ابراہیم حربی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے امام ابو داؤد کے لیے علم حدیث اس طرح سہل کر دیا تھا جیسے حضرت داؤد علیہ السلام کے لیے لوہے کو نرم کر دیا تھا اور موسیٰ بن ہارون کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ابو داؤد کو دنیا میں خدمت حدیث کے لیے اور آخرت میں جنت کے لیے پیدا کیا تھا اور ابو حاتم بن حبان نے کہا کہ ابو داؤد علم حدیث، علم فقہ اور تقویٰ اور عبادت اور خوش نصیبی میں دنیا والوں کے امام تھے اور ابو عبد اللہ بن مندہ نے کہا کہ جن لوگوں نے احادیث کا استخراج کیا اور حدیث معلول کو غیر معلول اور صواب کو خطا سے متمیز کیا وہ دنیا میں صرف چار شخص تھے امام بخاری، امام مسلم اور ان کے بعد ابو داؤد اور نسائی۔[1]

حافظ ذہبی کہتے ہیں کہ امام ابو داؤد عامل بالسنن تھے۔ حاکم نے کہا کہ وہ اپنے زمانہ میں تمام اصحاب حدیث کے امام تھے اور بعض ائمہ نے بیان کیا ہے کہ ابو داؤد اپنے خصائل میں امام احمد بن حنبل کے مشابہ تھے اور امام احمد اپنی سیرت میں امام وکیع کے مشابہ تھے اور وکیع سفیان کے اور سفیان، منصور کے مشابہ تھے اور منصور ابراہیم نخعی کے اور ابراہیم نخعی، علقمہ کے مشابہ تھے اور علقمہ حضرت عبد اللہ بن مسعود کے اور حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھے اور ان مشائخ اور ائمہ کے واسطے

۱؎ حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — تہذیب التہذیب ج ۴ ص ۱۷۱

۲؎ ص ۱۷۲

ے امام احمد بن حنبل کی سیرت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مشابہ تھی۔[1]

رجوعِ خلائق

امام ابو داؤد کے پاس ہر قسم کے لوگ آتے تھے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ جو وقت بھی ہوتا تھا تشنگانِ علم حدیث جوق در جوق آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی علمی پیاس بجھاتے تھے۔ معاصرین علماء آپ کی مجلس میں مختلف علمی موضوعات پر مذاکرات کرتے تھے۔ خدا رسیدہ اور صوفی منش حضرات بھی آپ کی زیارت کرتے تھے اور بسا اوقات شاہانِ وقت بھی آ کر آپ کے در پر دستک دیا کرتے تھے۔

قاضی ابو محمد احمد بن محمد بن لیث بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ مشہور عارف باللہ حضرت سہل بن عبد اللہ تستری امام ابو داؤد سے ملاقات کے لیے آئے جب امام ابو داؤد کو معلوم ہوا تو وہ بہت خوش ہوئے اور انہوں نے حضرت سہل کو خوش آمدید کہا۔ حضرت سہل نے کہا اے امام مجھے اپنی وہ مبارک زبان دکھائیے جس سے آپ احادیثِ رسول بیان کرتے ہیں تاکہ میں اس مقدس زبان کو بوسہ دوں۔ امام ابو داؤد نے زبان منہ سے باہر نکالی اور حضرت سہل نے اس کو انتہائی عقیدت کے ساتھ بوسہ دیا۔[2]

عبد اللہ بن محمد سبکی کہتے ہیں کہ مجھ سے امام ابو داؤد کے ایک خادم ابو بکر بن جابر نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ میں امام ابو داؤد کے ساتھ بغداد میں تھا ہم مغرب کی نماز سے فارغ ہوئے تو کسی شخص نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے جا کر دیکھا تو امیر الموفق دروازہ پر امیر ابو احمد موفق کھڑا ہوا اجازت چاہتا ہے جب امام کو خبر دی تو انہوں نے امیر کو بلا لیا اور پوچھا کہ اس وقت کس ضرورت سے امیر کو یہاں آنا ہوا ہے امیر نے کہا تین ضرورتوں سے آیا ہوں، پوچھا کون کون سی؟ امیر نے کہا پہلا سوال یہ ہے کہ آپ یہاں سے منتقل ہو کر بصرہ چلے جائیں اور اس کو اپنا وطن بنائیں تاکہ وہاں زیادہ طلباء آپ سے فیض یاب ہو سکیں آپ نے پوچھا دوسرا سوال کیا ہے؟ امیر نے کہا دوسری درخواست یہ ہے کہ آپ میری اولاد کے لیے کتاب السنن کی روایت کریں۔ آپ نے اس سے پوچھا تیسرا سوال کیا ہے؟ امیر نے کہا تیسری درخواست یہ ہے کہ میری اولاد کو باقی طلباء سے علیحدہ پڑھائیں کیونکہ خلیفہ کی اولاد کے لیے عام لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر پڑھنا مشکل ہے آپ نے فرمایا تمہاری پہلی دو خواہشیں تو پوری ہو سکتی ہیں لیکن تیسری خواہش پوری نہیں ہو سکتی کیونکہ حصولِ علم میں عام طلباء اور خلیفہ کی اولاد کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ امام ابو داؤد نے بصرہ میں درس قائم کیا اور عام طلباء کے ساتھ خلیفہ کے صاحبزادے بھی عام طلباء کے ساتھ بیٹھ کر کتاب السنن پڑھا کرتے تھے۔

تصانیف

امام ابو داؤد کی زندگی طلبِ حدیث میں مختلف علاقوں کے سفر اور درس و تدریس کی بے پناہ مشغولیات میں گزری ہے اس کے باوجود مندرجہ ذیل تصانیف آپ سے یادگار ہیں۔

(۱) کتاب السنن (۲) کتاب المراسیل (۳) کتاب المسائل (۴) کتاب الرد علی القدریۃ (۵) کتاب الناسخ والمنسوخ (۶) کتاب التفرد (۷) کتاب فضائل الانصار (۸) مسند مالک بن انس (۹) کتاب الزہد (۱۰) دلائل النبوۃ (۱۱) کتاب المعاد (۱۲) کتاب بدء الوحی (۱۳) اخبار الخوارج (۱۴) کتاب شریعۃ التفسیر (۱۵) فضائل الاعمال (۱۶) کتاب التفسیر (۱۷) کتاب نظم القرآن (۱۸) کتاب فضائل القرآن (۱۹) کتاب البعث والنشور (۲۰) کتاب شریعۃ المقاری

---

[1] حافظ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ — تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۵۹۱

[2] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — تہذیب التہذیب ج ۴ ص ۱۷۲

وصال ستر سال کی قابل رشک اور مطابق تقلید زندگی گزار کر امام ابو داؤد ۱۶ شوال ۲۷۵ھ کو جمعہ کے دن وصال فرما گئے۔ آپ نے وصیت کی تھی کہ حسین بن مثنیٰ سے آپ کو غسل دلایا جائے اور اگر وہ نہ ہوں تو حماد بن زید کی روایت کے مطابق آپ کو غسل دے دیا جائے۔ چنانچہ آپ کی اس وصیت پر عمل کیا گیا۔ [۲]

---

۱ حافظ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ — تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۵۹۳

۲ حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — تہذیب التہذیب ج ۴ ص ۱۷۲

سنن ابو داؤد

سنن ابو داؤد کی تصنیف سے پہلے کتب احادیث میں مسانید اور جوامع کا رواج تھا جن میں سنن اور احکام، اخبار اور قصص، مواعظ اور آداب سب قسم کی احادیث شامل ہوتی تھیں۔ امام ابو داؤد نے سب سے پہلے صرف سنن میں یہ کتاب تصنیف کی۔ جب یہ کتاب لکھ کر امام احمد بن حنبل پر پیش کی تو انہوں نے بے حد تحسین کی۔ زکریا بن یحییٰ ساجی سے منقول ہے کہ اسلام کی بنیاد قرآن کریم ہے اور اس کا ستون سنن ابو داؤد ہے۔ ابن عربی نے کہا کہ دین کے علم حاصل کرنے کے لیے کتاب اللہ اور سنن ابو داؤد کافی ہیں۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ علم حدیث میں اجتہاد کرنے کے لیے سنن ابو داؤد ہی کافی ہوا ہے۔

حسن قبول

اس کتاب کو اللہ تعالیٰ نے بے پناہ مقبولیت عطا فرمائی اور تمام طبقات علماء میں باوجود اختلاف مذاہب کے یہ کتاب یکساں مقبول رہی ہے۔ مصر، عراق، بلاد مغرب اور مسلمانوں کے ہر علاقے میں یہ کتاب درس میں رہا ہے۔ حسن بن محمد بیان کرتے ہیں کہ ایک بار انہیں خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی آپ نے فرمایا جو شخص سنن کا علم حاصل کرنا چاہتا ہو وہ سنن ابو داؤد سے علم حاصل کرے۔ حضور کے اس فرمان سے ظاہر ہوا کہ یہ کتاب بارگاہ رسالت میں مقبول ہے اور غالباً اسی سبب سے اس کتاب کو قبول خاص و عام حاصل ہوا۔

کلمات ثناء

سنن ابو داؤد کی حسن ترتیب، جامعیت اور احکام فقہیہ کے جامع ہونے کے لحاظ سے اس کو بہت سے علماء اور محققین نے بے حد پسند کیا اور تقریباً ہر دور کے علماء نے اس کو اپنے توصیفی کلمات سے نوازا ہے۔ امام حافظ ابو جعفر [illegible] صحاح ستہ کی خصوصیات پر معروف شخص ہیں لکھتے ہیں: احادیث فقہیہ کے حصر و استقصاء میں ابو داؤد کو جو خصوصیت حاصل ہے وہ صحاح ستہ کے باقی مصنفین میں سے کسی کو حاصل نہیں ہے۔[1] امام غزالی فرماتے ہیں کہ علم حدیث میں مجتہد کے لیے صرف یہی ایک کتاب کافی ہے۔[2] ایک مرتبہ حافظ سعید بن سکن کی خدمت میں طلبہ حدیث کی ایک جماعت حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ آپ کے سامنے حدیث کی بہت سی کتابیں ہیں بہتر ہوگا کہ آپ ہماری ایسی کتابوں کی طرف رہنمائی کریں جن پر ہم کفایت کر سکیں۔ حافظ ابن سکن نے یہ سن کر کچھ جواب نہیں دیا اور گھر چلے گئے اور کتابوں کے چار بستے لا کر اوپر تلے رکھ دیئے پھر فرمانے لگے یہ اسلام کی بنیادیں ہیں: کتاب مسلم، کتاب بخاری، کتاب ابی داؤد، کتاب نسائی۔[3]

ابو سلیمان خطابی لکھتے ہیں امام ابو داؤد کی کتاب السنن بلند پایہ اور ایسی نفیس کتاب ہے کہ اس جیسی کتاب علوم دین میں آج تک تصنیف نہیں

---

[1] شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی متوفی ۱۲۳۹ھ — بستان المحدثین ص ۱۰۲

[2] حافظ جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ — تدریب الراوی ص ۹۵

[3] حافظ شمس الدین سخاوی — فتح المغیث ص ۳۰

[4] حافظ ابو الفضل محمد بن طاہر مقدسی — شروط الائمۃ الستۃ ص ۱۹

ہوئی اس کتاب کو ہر قسم کے لوگوں نے پسند کیا اور یہ کتاب علماء کے سب فرقوں اور فقہاء کے تمام طبقات میں باوجود اختلاف مذاہب کے حکم مانی جاتی ہے سب لوگ اسی گھاٹ پر آتے ہیں اور یہیں سے سیراب ہوتے ہیں۔ اسی کتاب پر اہل عراق، اہل مصر، بلاد مغرب اور دوسرے زمین کے اکثر رہنے والوں کا اعتماد ہے۔ البتہ خراسان میں بہت سے لوگ محمد بن اسماعیل، مسلم بن حجاج اور ان لوگوں کی کتابوں کے پسند کرنے والے ہیں جو جمع صحیح میں ان دونوں حضرات کے تابع اور ان کی شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوں لیکن ابوداؤد کی کتاب ترتیب کے اعتبار سے بہت عمدہ اور فقہ کے لحاظ سے ان سے بہت بڑھی ہوئی ہے۔

امام نووی فرماتے ہیں کہ جو شخص فقہ میں اشتغال رکھتا ہو اس کو سنن ابوداؤد کا خوب خوب مطالعہ کرنا چاہیے کیونکہ احکام کی احادیث جو ہیں وہ تمام احادیث اس کتاب میں آگئی ہیں اور امام ابوداؤد نے ان احادیث کو اس طرح تلخیص اور تہذیب کے ساتھ جمع کیا ہے کہ ان سے احکام کا حاصل کرنا سہل ہو گیا ہے۔

اسلوب امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں احادیث کو جمع کرنے اور ترتیب دینے میں جو اسلوب اختیار کیا ہے وہ بہت سی خوبیوں اور نکات پر مشتمل ہے چند خوبیاں ذکر کی جاتی ہیں۔

۱۔ امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں یہ اہتمام کیا ہے کہ اس میں صرف احکام سے متعلق احادیث ذکر کی گئی ہیں چنانچہ اہل مکہ کے نام مکتوب میں انھوں نے خود لکھا ہے ولم اصنف في الزهد وفضائل الاعمال وغيرها فهذه الاربعة الآلاف والثمانمائة كلها في الاحكام۔ یعنی میں نے زہد، فضائل اعمال وغیرہ کے اثبات میں روایات جمع نہیں کی ہیں بلکہ اس کتاب میں چار ہزار آٹھ سو احادیث ہیں اور وہ سب احکام سے متعلق ہیں۔

۲۔ اس کتاب میں امام ابوداؤد نے اپنے علم کے مطابق زیادہ صحیح ترین روایات ذکر کی ہیں۔ چنانچہ وہ اپنے مکتوب میں لکھتے ہیں: فانكم سألتموني ان اذكر لكم الاحاديث التي في كتاب السنن اهي اصح ما عرفت في الباب فاعلموا انه كذلك۔ اور جن روایات میں کوئی ضعف یا علت ہوتی امام ابوداؤد اس کو بیان کر دیتے ہیں جیسا کہ عنقریب آئے گا۔

۳۔ اگر کوئی حدیث دو صحیح طریقوں سے مروی ہو اور ان میں سے ایک طریق کا راوی اسناد میں مقدم ہو اور دوسرے کی سند عالی ہو اور دوسرے طریق کا راوی حفظ میں بڑھا ہوا ہو تو امام ابوداؤد ایسی صورت میں پہلے طریق کا ذکر کر دیتے ہیں۔ فربما روى من وجهين احدهما اقوى اسنادا والآخر صاحبه اقدم في الحفظ۔

۴۔ بسا اوقات ایک حدیث کو دو یا تین سندوں کے ساتھ ذکر کرتے ہیں بشرطیکہ بعض سے متن میں کچھ زیادتی ہو چنانچہ مکتوب میں فرماتے ہیں: واذا اعدت الحديث في الباب من وجهين او ثلاثة فانه من زيادة كلام فيه۔

۵۔ بسا اوقات ایک حدیث بہت طویل ہوتی ہے اور اس کو تمام ذکر کر دینے سے خوف ہوتا ہے کہ بعض سامعین اس کی غرض کو نہ سمجھ سکیں گے ایسی صورت میں امام ابوداؤد حدیث کا اختصار کر دیتے ہیں چنانچہ وہ لکھتے ہیں: وربما فيه كلمة زائدة على الحديث الطويل لاني لو كتبته بطوله لم يعلم بعض من سمعه ولا يفهم موضع الفقه منه فاختصرته لذلك۔

۶۔ جن احادیث کی اسانید میں کوئی ضعف ہو اور کوئی علت ہو اس کو امام ابوداؤد بیان کر دیتے ہیں اور جس حدیث کی سند کے بارے میں امام ابوداؤد کوئی کلام نہیں کرتے وہ عام طور پر صالح ہوتی ہے چنانچہ امام ابوداؤد مکتوب میں فرماتے ہیں: ما لم اذكر فيه شيئا فهو صالح۔

۱؎ امام ابو سلیمان احمد بن محمد خطابی متوفی ۳۸۸ھ — معالم السنن ج۱ ص۶

۷- اس کتاب میں امام ابوداؤد نے عام طور پر مشہور روایات ذکر کی ہیں، شاذ اور غریب روایات اس کتاب میں بہت کم ہیں، لکھتے ہیں: والاحادیث التی وضعتها فی کتاب السنن اکثرها مشاهیر۔[1]

۸- امام ابوداؤد نے اپنی اس کتاب میں متروک الحدیث راوی سے کوئی روایت نہیں کی، لکھتے ہیں: ولیس فی کتاب السنن الذی صنفته عن رجل متروک الحدیث۔[2]

۹- ایک حدیث اگر متعدد اسانید سے مروی ہو تو بسا اوقات امام ابوداؤد تمام اسانید ایک جگہ ذکر فرما دیتے ہیں، مثلاً امام ابوداؤد روایت کرتے ہیں: حدثنا سلیمان بن حرب قال ثنا حماد ح وحدثنا مسدد وقتیبة عن حماد بن زید عن سنان بن ربیعة عن شهر بن حوشب عن ابی امامة وذکر وضوء النبی صلی الله علیه وسلم الحدیث۔[3]

۱۰- کسی حدیث میں اگر رفع یا وقف کا اختلاف ہو تو اس کا ذکر کر دیتے ہیں۔ مثلاً امام ابوداؤد ابو امامہ سے روایت کرتے ہیں: قال وکان رسول الله صلی الله علیه وسلم یمسح المأقین قال وقال الاذنان من الرأس قال سلیمان بن حرب یقولها ابو امامة قال قتیبة قال حماد لا ادری هو من قول النبی صلی الله علیه وسلم او ابی امامة یعنی قصة الاذنین۔[4]

۱۱- اگر کوئی حدیث معلول ہو تو اس کی علت بھی بیان کر دیتے ہیں۔ مثلاً باب کراہیة الکلام عند الخلاء کے تحت انہوں نے ابو سعید خدری سے ایک روایت اس باب میں ذکر کی ہے اس کے بعد لکھتے ہیں: قال ابو داود هذا لم یسنده الا عکرمة بن عمار۔[5] یعنی یہ حدیث صرف عکرمہ بن عمار ہی مرفوعاً بیان کرتے ہیں، دوسرے راویوں نے اس کو مرسلاً روایت کیا ہے اس لیے یہ حدیث معلل قرار پائی۔

۱۲- حدیث منکر ہو تو اس کی تصریح کر دیتے ہیں۔ مثلاً باب الخاتم یکون فیه ذکر الله تعالیٰ کے تحت امام زہری کی سند سے ایک روایت ذکر کی کہ حضرت انس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء جاتے تو آپ اپنی انگوٹھی اتار دیتے، اس روایت کو ذکر کرنے کے بعد امام ابوداؤد لکھتے ہیں کہ یہ حدیث منکر ہے اور معروف روایت یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنائی اور پھر اس کو پھینک دیا اور کہا کہ یہ وہم ہمام کا ہے ... معروف روایت کو بھی زہری کا کلام قرار دیا ہے اور بتایا کہ انگوٹھی چاندی کی تھی۔

۱۳- حدیث ضعیف ہو اس کی بھی تصریح کر دیتے ہیں، مثلاً باب کیف التکشف عند الحاجة کے تحت ایک حدیث ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں: قال ابو داود رواه عبد السلام بن حرب عن الاعمش عن انس بن مالک وهو ضعیف۔

۱۴- بعض اوقات حدیث کے راویوں کے اسماء، کنی اور القاب کی بھی وضاحت کر دیتے ہیں، مثلاً ایک جگہ لکھتے ہیں ابن سعید کثیر بن عبید ...

۱۵- امام ابوداؤد نے اپنی اس کتاب میں تکرار سے حتی الامکان گریز کیا ہے، اگر کہیں کسی حدیث کو دوبارہ ذکر کرتے بھی ہیں تو اس میں یا سند یا متن حدیث میں کوئی نہ کوئی فائدہ پیش نظر ہوتا ہے۔

---

[1] امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث المتوفی ۲۷۵ھ، سنن ابوداؤد ص ...
[2] ایضاً
[3] ... ...
[4] ... ... ص ۳
[5] ... ... ص ۴
[6] ... ... ص ۴

شرائط حافظ ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ امام ابو داؤد نے اپنی کتاب میں احادیث درج کرنے کے لیے یہ شرط مقرر کی ہے کہ وہ احادیث متصل السند اور صحیح ہوں اور وہ احادیث ایسے راویوں سے مروی ہوں جن کے ترک پر اجماع نہ ہوا ہو اور علامہ خطابی لکھتے ہیں کہ ابو داؤد کی کتاب صحیح اور حسن دونوں قسم کی احادیث کی جامع ہے اور ان کی اس کتاب میں احادیث سقیمہ میں سے مقلوب اور مجہول روایات اصلاً نہیں ہیں۔[1]

امام ابو داؤد نے اپنی سنن میں جو تمام ان احادیث کو جمع کرنے کا قصد کیا ہے جن سے فقہاء استدلال کرتے ہیں اور جن احادیث کو عام طور پر احکام کا مبنی قرار دیا جاتا ہے اس لیے امام ابو داؤد نے اپنی شرائط میں وسعت رکھی ہے اور اس کتاب میں صحیح اور حسن سے لے کر لین صالح العمل تک احادیث کی گنجائش رکھی ہے البتہ اس کتاب میں وہ ایسی کوئی حدیث نہیں لاتے جس کے ترک پر لوگوں کا اجماع ہو چکا ہو۔

شیخ ابو بکر حازمی نے تصریح کی ہے کہ امام ابو داؤد راویوں کے پہلے تین طبقوں سے استیعاب کرتے ہیں اور چوتھے طبقے سے انتخاب کرتے ہیں یعنی کامل الضبط والاتقان اور کثیر الملازمۃ مع الشیخ، کامل الضبط والاتقان اور قلیل الملازمۃ اور کثیر الملازمۃ ان تین طبقوں سے امام ابو داؤد استیعاب کرتے ہیں اور ناقص الضبط اور قلیل الملازمۃ کے چوتھے طبقے سے انتخاب کرتے ہیں۔[2]

چار جامع حدیثیں امام ابو داؤد خود فرماتے ہیں کہ سنن ابو داؤد میں چار حدیثیں ایسی ہیں جو مرد عاقل کے لیے اس کے دین میں کافی ہیں ان کی تفصیل یہ ہے:[3]

(۱) انما الاعمال بالنیات — اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے۔

(۲) من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ — کسی شخص کے اچھے مسلمان ہونے کی علامت یہ ہے کہ وہ بے فائدہ کاموں کو چھوڑ دے۔

(۳) لا یؤمن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ — کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لیے بھی وہی چیز پسند نہ کرے جسے وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

(۴) الحلال بین والحرام بین وبینهما مشتبهات فمن اتقی الشبهات استبرأ لدینه — حلال اور حرام دونوں ظاہر ہیں اور ان کے درمیان کچھ مشتبہات ہیں پس جو شخص مشتبہات سے بچتا رہا اس نے اپنے دین کو محفوظ کر لیا۔

شاہ عبد العزیز بیان کرتے ہیں کہ ان احادیث کے کفایت کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ان میں شریعت کے قواعد کلیہ مشہور بیان کیے گئے ہیں اور شریعت کے قواعد کلیہ مشہور معلوم ہو جانے کے بعد جزئیات مسائل میں کسی مجتہد اور مرشد کی ضرورت نہیں رہتی اس لیے فقط ان چار احادیث کا جان لینا ہی انسان کی ہدایت کے لیے کافی ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ تصحیح عبادات کے لیے پہلی حدیث کافی ہے اور عمر عزیز کی حفاظت کے لیے دوسری حدیث ضامن ہے اور ہمسائیگان، خویش و اقارب اور دوسرے اہل معاملہ سے حسن سلوک کے لیے تیسری حدیث کفایت کرتی ہے اور اختلاف علماء یا اختلاف دلائل سے جو شکوک پیدا ہوتے ہیں ان کے ازالہ کے لیے چوتھی حدیث کافی ہے گویا مرد عاقل کے لیے یہ چاروں حدیثیں

---

۱ فخر المحسن — مقدمہ التعلیق المحمود ص ۴
۲ حاجی خلیفہ ترقی ۲۷-۱۰۱ھ — کشف الظنون ج ۲ ص ۱۰۰۴

رکھتا ہے۔

کتاب السنن میں مراسیل بھی ذکر کی گئی ہیں اور ائمہ حدیث کے نزدیک یہ معروف ہے کہ جب متصل حدیث نہ ہو تو مرسل بھی متصل کے حکم میں ہوتی ہے جیسے عن جبیر عن الحسن عن ابی ھریرۃ یا عن الحکم عن مقسم عن ابن عباس یہ متصل نہیں ہے اور حکم نے مقسم سے چار حدیثوں کے سوا کچھ نہیں سنا اور ان کی روایت ان میں سے نہیں ہے اسی طرح ابو اسحاق عن الحارث عن علی تو انہوں نے یعنی ابو اسحاق نے حارث سے صرف چار حدیثوں کا سماع کیا ہے جن میں سے ایک بھی متصل نہیں ہے اور کتاب السنن میں اس قسم کی احادیث بہت کم ہیں اور ممکن ہے کہ کسی باب میں صرف ایک روایت ہو جس کو خود میں نے کسی علت کی بنا پر ضعیف قرار دیا ہو ایسی صورت میں جب میں اس حدیث کو ذکر کروں تو اس کی علت بھی بیان کر دیتا ہوں تاکہ جو حدیث عام لوگوں کے حق میں نقصان دہ ہے۔

کتاب السنن میں مراسیل بیان کرنے کا مقصد بھی یہی ہے کہ ان میں سے بعض مراسیل ایسی ہیں جن میں سے بعض غیر صحیح ہیں اور بعض وہ ہیں جو دوسرے لوگوں کے نزدیک متصل اور صحیح ہیں کتاب السنن کی کل احادیث کی تعداد پانچ ہزار آٹھ سو ہے بعض احادیث فی الحقیقت مرسل ہیں اور بعض دوسری روایت سے متصل معلوم ہوتی ہیں لیکن در حقیقت وہ احادیث معلول ہوتی ہیں۔

میں نے کتاب السنن میں صرف احکام ہی کو تصنیف کیا ہے زہد و فضائل اعمال سے متعلق احادیث نہیں لایا لہٰذا چار ہزار آٹھ سو احادیث سب احکام سے متعلق ہیں ان کے علاوہ زہد و فضائل سے متعلق بہت سی احادیث صحیح تھیں جن کو میں نے اس کتاب میں شامل نہیں کیا۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

تساہل

امام ابو داؤد کی سنن میں ایک بہت بڑا تساہل یہ ہے کہ حدیث کے تابعی کا کامل تحقیق نہیں کر سکے اور محض سرسری نظر سے اس پر تفرد کا حکم لگا دیتے ہیں مثال کے طور پر انہوں نے ایک روایت ذکر کی ہے حدثنا عبید اللہ بن عمر بن میسرۃ ثنا ابن مہدی ثنا عکرمۃ بن عمار عن یحییٰ بن ابی کثیر عن ھلال بن عیاض قال حدثنی ابو سعید قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یخرج الرجلان یضربان الغائط کاشفین عن عورتہما یتحدثان فان اللہ عز وجل یمقت علی ذلک۔

اس روایت کو ذکر کرنے کے بعد امام ابو داؤد کہتے ہیں قال ابو داؤد ھذا لم یسندہ الا عکرمۃ بن عمار[1] حالانکہ امام ابو داؤد نے اس روایت پر سیدھے تفرد کا حکم لگایا ہے کہ اس روایت کو صرف عکرمہ بن عمار نے مسند بیان کیا ہے حالانکہ امام ابن دقیق العید نے بیان کیا ہے کہ ابان بن یزید نے بھی عکرمہ کی متابعت کی ہے اور مسند بیان کیا ہے[2]۔ لہٰذا اس روایت میں عکرمہ متفرد نہ رہا۔

اسی طرح ایک اور روایت کے بارے میں امام ابو داؤد نے تفرد کا قول کیا ہے وہ یہ ہے حدثنا نصر بن علی عن ابی علی الحنفی عن ھمام عن ابن جریج عن الزھری عن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل الخلاء وضع خاتمہ اس حدیث کے بارے میں امام ابو داؤد کہتے ہیں وھذا حدیث منکر وانما یعرف عن ابن جریج ... الا ھمام[3]۔ اس روایت کے بارے میں امام ابو داؤد ھمام کے تفرد کا قول کرتے ہیں حالانکہ امام دارقطنی نے کتاب العلل میں بیان کیا ہے کہ یحییٰ بن متوکل بصری یحییٰ بن ضریس نے بھی اس حدیث کی ابن جریج سے روایت کرنے میں ھمام کی متابعت کی ہے لہٰذا اس حدیث کی ابن جریج سے روایت میں تفرد نہ رہا۔ ابن قیم نے بھی ابن متوکل پر

---

[1] امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی [illegible] — سنن ابی داؤد ص ۳
[2] [illegible] بن علی بن وہب بن مطیع القشیری ابن دقیق العید [illegible] — الجوہر النقی علی ذیل البیہقی ج ۱ ص ۱۰۰
[3] امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی [illegible] — سنن ابی داؤد ص ۱۰۹

مجروح کی ہے لیکن علامہ شمس الحق نے عبد اللہ بن مبارک، امام احمد بن حنبل اور علی بن مدینی کی تصریحات سے ثابت کر دیا ہے کہ جو شخص مجروح ہے وہ یحییٰ بن متوکل نام کا ایک اور راوی ہے اس کی کنیت ابو عقیل ہے مزی اور امام ذہبی کا بھی یہی قول ہے نیز ایک طویل بحث کے بعد حاکم نے تصریح کر دی ہے کہ اس میں ثقہ راوی ہیں اور چونکہ وہ ثقہ راوی اس حدیث میں امام کی متابعت کرتے ہیں تو اس حدیث کی روایت میں امام کا تفرد نہ ہوا۔

اسی طرح ایک اور حدیث امام ابو داؤد نے روایت کی ہے جس کا متن یہ ہے حدثنا محمد بن الصباح البزاز نا شریک عن یزید بن ابی زیاد عن عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ عن البراء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا افتتح الصلوٰۃ رفع یدیہ الی قریب من اذنیہ ثم لا یعود۔ اس روایت کے بعد امام ابو داؤد لکھتے ہیں قال ابو داؤد روی ہذا الحدیث ہشیم و خالد و ابن ادریس عن یزید لم یذکروا ثم لا یعود یعنی شریک نے یزید بن ابی زیاد سے ثم لا یعود کی روایت کی ہے جبکہ یزید بن ابی زیاد کے دوسرے شاگرد اس حدیث میں ثم لا یعود کے الفاظ کی روایت نہیں کرتے لیکن یہ بھی حسب سابق امام ابو داؤد کا تساہل ہے کیونکہ اس کا یہ تفرد صحیح نہیں ہے جیسا کہ امام ابن عدی نے کامل میں بیان کیا ہے کہ ہشیم اور شریک اور ان کے ساتھ ایک جماعت نے یزید بن ابی زیاد سے اس حدیث کی روایت کی ہے اس میں ثم لا یعود کے الفاظ موجود ہیں سو ثم لا یعود کی روایت میں یزید سے شریک کا تفرد نہ رہا اسی طرح ثم لا یعود کی روایت میں عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے یزید کا تفرد نہیں ہے کیونکہ امام طحاوی نے شرح معانی الآثار میں لکھا ہے کہ عیسیٰ بن عبد الرحمن نے بھی اس حدیث کو عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت کیا ہے اور امام ابو داؤد کا یہ کہنا کہ ہشیم اور خالد اور ابن ادریس نے اس حدیث کو یزید سے ثم لا یعود کے بغیر روایت کیا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ ممکن ہے کہ یزید نے پہلے اس حدیث کے صرف بعض حصہ کو روایت کیا ہو اور بعد میں کل حدیث بیان کی ہو۔ بہر حال ثم لا یعود کی زیادتی کے ساتھ اس روایت میں یزید سے شریک متفرد ہے اور نہ ابن ابی لیلیٰ سے یزید متفرد ہے اور امام ابو داؤد کا اس روایت کے بارے میں تفرد کا قول کرنا تساہل کے سوا کچھ نہیں۔

شروحات

سنن ابو داؤد کی افادیت اور مقبولیت کے پیش نظر اس کی متعدد شروح تصنیف کی گئیں چند شروح کے نام یہ ہیں۔

۱۔ معالم السنن۔ یہ شرح ابو سلیمان احمد بن ابراہیم الخطابی المتوفی ۳۸۸ھ کی تصنیف ہے یہ ایک مختصر شرح ہے حافظ شہاب الدین ابو محمود احمد بن محمد مقدسی متوفی ۷۶۵ھ نے اس شرح کا اختصار کیا ہے اس کا نام [illegible] من کتاب المعالم رکھا ہے۔

۲۔ شرح سنن ابو داؤد۔ یہ شرح قطب الدین ابو بکر بن احمد شافعی ۷۵۲ھ کی تالیف ہے اور چار ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔

۳۔ شرح سنن ابو داؤد۔ یہ شرح حافظ علاء الدین مغلطائی متوفی ۷۶۲ھ کی تصنیف ہے اور نامکمل ہے۔

۴۔ شرح الزوائد علی الصحیحین۔ یہ شرح شیخ سراج الدین عمر بن علی شافعی المتوفی ۸۰۴ھ کی تالیف ہے۔

۵۔ شرح سنن ابو داؤد۔ یہ شرح علامہ ولی الدین عبد الرحیم عراقی متوفی ۸۲۶ھ کی شرح ہے اور نامکمل ہے یہ شرح بہت مبسوط انداز میں لکھی شروع کی گئی تھی صرف سجدہ سہو تک کی شرح سات جلدوں پر مشتمل ہے۔

۱۔ شمس الحق عظیم آبادی، غایۃ المقصود ج ۱ ص ۱۳

۲۔ امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث متوفی ۲۷۵ھ، سنن ابو داؤد ص ۱۰۹

۳۔ حافظ بدر الدین عینی متوفی ۸۵۵ھ، عمدۃ القاری ج ۵ ص ۲۷۲

۶۔ شرح سنن ابوداؤد ۔ یہ شرح حافظ بدر الدین عینی متوفی ۸۵۵ھ کی تالیف ہے۔

۷۔ مرقاۃ الصعود الی سنن ابی داؤد ۔ یہ شرح حافظ جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ کی تصنیف ہے۔

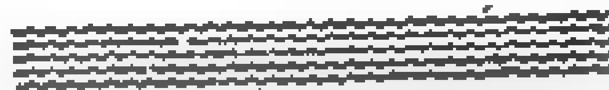
۸۔ غایۃ المقصود ۔ یہ شرح علامہ ابو الطیب شمس الحق عظیم آبادی کی ایک مبسوط تالیف ہے جس کا صرف ایک حصہ دستیاب ہے۔

مختصرات

سنن ابوداؤد کا اختصار بھی کیا گیا ہے اور اس مختصر کی متعدد شرحیں لکھی گئی ہیں جن کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ مختصر سنن ابی داؤد ۔ یہ مختصر حافظ زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی المنذری المتوفی ۶۵۶ھ کی تالیف ہے علامہ جلال الدین سیوطی نے اس مختصر کی شرح لکھی اور اس کا نام زہر الربی علی المجتبیٰ رکھا۔

۲۔ تہذیب السنن ۔ علامہ ابن قیم محمد بن ابی بکر الزرعی المتوفی ۷۵۱ھ نے سنن ابوداؤد کی تہذیب کی اور اس کی شرح لکھی جس کا نام تہذیب السنن رکھا گیا۔



۱ شروح اور مختصرات کی یہ تمام تفصیل حاجی خلیفہ متوفی ۱۰۶۷ھ کی کشف الظنون ج ۲ ص ۱۰۰۵-۱۰۰۶ سے لی گئی ہے۔

[illegible]

عرض مترجم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد جب سے متحدہ ہندوستان کے اندر حرف وجود میں آیا اور دیگر علوم و فنون کی طرح حدیث و
دینی کتابوں کے بھی انبار لگتے چلے گئے۔ معیاری اور غیر معیاری ہر طرح کی کتابیں آتی رہیں اور آ رہی ہیں۔ کیوں نہ ہو کہ دین سے وابستگی کا
ایک ثبوت ہے اور علوم دینیہ کی نشر و اشاعت کا احسن ذریعہ ہے لیکن تصنیف کا جذبہ ہے۔ قرآن کے الفاظ ایسی ہو جاتے ہیں جیسے کہ قرآن میں
تاریخ کا ایک صحیح تصور کرانا ہی ہے۔

کب کیا ایک کر کیا ہے پوچھتا کوئی نہیں
کرتے ہیں وہ کہ کیا، کیا کیا

کس کو یہ معلوم نہیں کہ دین متین کی اصلی اساس اللہ تعالیٰ کے آخری کلام جو قرآن یعنی قرآن مجید پر مبنی ہے جس سے معادی ہر قسم کی
تمام الٰہی کو سمجھنے کے لیے ہیں جبکہ احادیث رسول اس حد تک ہیں قرآن کریم میں اور سنت رسول اس کی شرح ہے۔ مگر یہ حالات سب سے
زیادہ کام کتاب و سنت پر ہونا چاہیے تھا اور عام ہی شایان شان چاہیے تھا۔ صداقت کی آخری کے سوا اور کیا کیا جائے کہ ہم قرآن کریم کی
کے عمل اور تدبر اگر کسی غیر مسلم کے سامنے کوئی ایسی بات پیش کی جائے جو صداقت کی دلیل ہو یا پیش کر دی جائے کہ دین کے
علم و عقل سے جب خارج نظر آئی اور مقام مصطفوی کی بھی حق نہیں آئی اور کس بات پر حق ہوں گے ایمان لانے سے پہلے کام
آج اگر کوئی غیر مسلم مسلمان ہونا چاہے تو ان حالات میں سے کس طرف جائے گا کس کو سچا سمجھے گا جو نا قدرت یا عدم تلفظ اسے کا
ہر فرقے کے علماء دل کی بات پر ہی کرتے اور اپنا نظریہ بنا رہے ہیں اسلام کی حقانیت کو کسی بھی پہلو کی حمایت
کرتے ہیں کہ موجودہ علماء بھی یہ فیصلہ کرنے میں مصروف ہیں کہ اس کائنات کے خالق و مالک کی شان کیا ہے اور اس کے سب میں اس کی قدر
سب سے ممتاز پیغمبر کا مقام کیا ہے؟

ہمارے تاریخی متشابہات کا اہل ہوا تھا
ہمارے دل سے سہارا ترا ہوا تھا

ترجمہ احادیث کے اندر بھی بہت زیادہ افراط و تفریط ہے جس سے غیر مسلموں کے سامنے اسلام کے چہرہ کی نمائش ہے جس کا ہم خمیازہ بھگت
ایک خدا پر ایمان رکھنے والے ایک ہی نبی کے ماننے والے ایک ہی قرآن کریم کو اپنا ضابطہ حیات قرار دینے والے اور ایک ہی قبلہ کی جانب
منہ کر کے نماز پڑھنے والے جماعت جماعت کی بولیاں بول رہے ہیں۔ ہر ایک کی اپنی ڈفلی اور اپنا راگ ہے۔ پہلا ایک اسلام کے وہ جس کا اسلام
اور ایک امت ہر ایک کی کتنی ہی جماعتیں اور فرقے بنا دیے جن کے علماء اور مبلغین تقریر و تحریر کے ہر میدان میں ایک دوسرے
سے دست و گریباں ہیں۔ غیر مسلم ہمیں آپس میں الجھا کر تعلیم سے بے بہرہ کر رہے ہیں اور غیر محسوس طریقے سے ہمارا رخ کفر و شرک سے
ہٹا کر باہمی دشمنی کی جانب پھیر رہے ہیں ہم اپنا زور بیان ایک دوسرے کو کافر کہنے میں صرف کرتے ہیں پہلے ہم غیر مسلموں کو اسلام کے دائرے

میں لایا کرتے تھے لیکن اب ہر ایک اس کوشش میں سرگرم ہے کہ [illegible] کا نام و نشان مٹ جائے اور اپنے فرقے کی تعداد بڑھائی جائے گی۔

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

جب ایسے حالات کے اندر کتب احادیث کے ترجمے [illegible] ہر مکتب فکر نے اپنا پورا پورا رنگ دکھایا تو
کتب احادیث کے اردو زبان میں بھی ترجمے ہو رہے ہیں۔ میرے خیال میں اس کام کی داغ بیل [illegible] تقریباً تین سال پہلے
یہ سلسلہ [illegible] ایک صدی پہلے آئی تھی۔

پہلی مرتبہ ایک خاص ضرورت اور مصلحت کے تحت آئی تھی کہ متحدہ ہندوستان میں ایک مستقل اسلامی [illegible] اپنے
[illegible] کی ضرورت تھی۔ ترجمے کی ابتدا [illegible] مولوی وحید الزمان خان حیدرآبادی (المتوفی
۱۳۳۸ھ) [illegible] ہندوستان سے ہجرت کر کے [illegible] چلے گئے تھے۔ نواب صدیق حسن خان بھوپالی (المتوفی ۱۳۰۷ھ)
نے اپنے [illegible] کتب احادیث کے اندر [illegible] کی غرض سے
[illegible] اور [illegible] کا ترجمہ کرنے کی فرمائش کی اور [illegible] وظیفہ مقرر کر دیا
[illegible] ایک [illegible] کے حساب سے [illegible]
[illegible] اور [illegible] ترجمہ حدیث میں مصروف ہو گئے اور حدیث کی یہ سات کتابوں کا اردو میں ترجمہ
کر دیا۔

ترجمہ [illegible] مقصد کے تحت کیا [illegible] متحدہ ہندوستان میں [illegible] کتب احادیث
کے ترجموں سے خالی [illegible] مقدمہ میں یہ [illegible] فرمائی ہے۔

[illegible] وحید الزمان [illegible] شریعت [illegible]
[illegible] جب ہندوستان [illegible] اور کتب [illegible] اہل حیال (؟)
[illegible] مولوی وحید الزمان
صاحب [illegible]
نواب [illegible] سید [illegible] صدیق حسن خان [illegible] خرچ
[illegible] اردو میں شرح [illegible]
[illegible] کا ارادہ کیا۔[1]

مولوی وحید الزمان خان صاحب [illegible] حضرت امام [illegible] اور [illegible] علم
[illegible] لیکن اس کے [illegible]
[illegible] صاحب [illegible] یقین تھا کہ یہ
[illegible] امام کی [illegible] ہیں۔

---

[1] وحید الزمان خان، مقدمہ [illegible] جلد اول [illegible] کراچی، ص ۱۷

کیا عجیب ہے کہ بعد ترجمہ ہو جانے صحاح ستہ کے تمام اہل سنت کو حوالہ کی ضرورت نہیں کتابیں ہو جاویں علی الخصوص

ان مہدی علیہ السلام میں جو اب بالکل کیفیت اس حالت احوال کے نہایت قریب معلوم ہوتا ہے ایک صدی میں ہر ملک عالم اسلام

میں تصنیفات میں مصروف تھا اور خدا نے ترجمہ صحاح ستہ ایک وقت میں نہایت مقبول ہوگا اور اہل اسلام

ہند کے واسطے ایک مسند مسلم شمار کیا جائے گا اور خصوصاً امام مہدی علیہ السلام اگر ہماری حیات میں پیدا ہوں تو ان

حکموں کو دیکھ کر بہت خوش ہوں گے اور اگر ہماری موت کے بعد ظاہر ہوں تو وہ مسلمانوں کو ہماری بید وصیت ہے کہ ان کتابوں

کو بغور دیکھ کر ... انشاء اللہ تعالیٰ جلد ظاہر ہوں گے اور حضرت ممدوح ان ہی ہو جانے مستجاب ہے ... اور ترحم اور باعث ... فرمائیں گے۔[1]

علامہ وحید الزماں کے بعد بخاری شریف کی جانب سے اہل ... ایک کتاب کا ترجمہ کیا اور اسی طرح ... کی جانب سے بھی ہو گیا ... کی صورت میں ... ہیں ... ہو چکی ہیں۔

اہلسنت و جماعت کی جانب سے ... کی ... بخاری شریف کی شرح لکھی ... پاروں تک ... ہیں ... تفہیم البخاری کے نام سے علامہ ... بخاری شریف کی ... شرح لکھ رہے ہیں ... احمد یار خاں ... نے ... سے ... کی ... اور ... کیا ... ہے۔

... صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ... ہے ... کی ... کتاب ... ہے ... اسلام کی ... ہر ... کی طرح ... اور ... ہو سکے۔

... علمائے کرام نے اہلسنت و جماعت کے ... ہیں ... چاروں طرف ... اہلسنت و جماعت کے اندر چند سالوں سے بخاری کی ... ہیں جنہیں ... علمائے اہلسنت اپنی صف میں شامل کرتے ... محسوس کرتے ہیں۔

---

[1] وحید الزماں، علامہ، دیباچہ ... جلد اول ... [illegible] کراچی ص [illegible]

بہر حال ترجمۂ احادیث کے میدان میں یہ کام شروع ہوا اور جو ابتدائی تکلفات تھے وہ میرے اندر اس کام کا عزم بالجزم کرکے اس طرح میدان میں کود پڑنے کا باعث ہوئے۔ ماشاء اللہ یہ رنگ لایا ہے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب چودھویں صدی کا آخری سال سرپٹ دوڑ کر نکل جانے اور اس کی جگہ سنبھالنے کے لیے پندرھویں صدی کا پہلا سال انگڑائیاں لے کر پہلو بدل رہا تھا۔ ترجمۂ احادیث کی وہ دوڑ میری طرف سے میری مراد یہی مبارک ہوتی ہے۔

قریب ایک سال ادھر والے میرے احباب محمد صاحب اور حامد اینڈ کمپنی والے سید عبداللطیف چشتی صاحب نے حدیث کی اکثر کتابوں کے اردو ترجمے کروانے شروع کر دیے تاکہ انہیں شایانِ شان طریقے سے منظر عام پر لایا جائے۔ نصف درجن کتابیں منظر عام پر آ گئیں اختری تیاری کے جملہ مراحل سے گزر کے پریس کی جانب رواں دواں ہیں اور کئی دیگر کتابوں کے ترجمے ہو رہے ہیں۔ الحمد للہ کہ یہ کام بھی حوصلہ افزا طریقے پر چل پڑا ہے۔ میرے جیسا ناکارہ و ناتواں بندۂ عاجز کے سوا اس مبارک میدان میں ان حضرات کا اور کیا ساتھ دے سکتا ہے۔ پروردگار عالم انہیں مزید ہمت و استقامت اور دینی و دنیاوی وسائل دے کر اس میدان میں نمایاں کام کر دکھانے کی توفیق ارزانی فرمائے۔ آمین۔

آج سے تقریباً سو سال پہلے حدیث کی جو سات کتابوں کے اردو ترجمے علامہ وحید الزماں خاں صاحب کی معرفت منظر عام پر آئے کتنی ہی کتابوں کے ترجمے ان سو سالوں میں ہوئے اور منظر عام پر آئے جبکہ بعض کتابوں کے ترجمے ابھی ماضی قریب میں شائع ہوئے ہیں۔ احترامِ صحابہ مسالک کے اختلاف کو بالائے طاق رکھتے ہوئے احادیث کے ان قدیم و جدید ترجموں کو دیکھ کر ان میں بعض ایسی غلطیاں محسوس کی ہیں جو ترجمہ کرنے والوں سے دانستہ یا نادانستہ سرزد ہو گئی ہیں۔ اسلام و مسلمین کی خیر خواہی کے پیش نظر ایسی بعض فروگذاشتوں کی جانب اشارہ کر دینا بھی ضروری نظر آیا تاکہ متعلقہ حضرات اگر چاہیں تو انہیں غلطیاں کہیں گر ہی اور مسلمانوں کی بھلائی کے پیش نظر وقت آنے پر ان کی اصلاح کر سکیں اور احادیث رسول کا تقدس برقرار رہ سکے۔

خدائے علیم و خبیر شاہد ہے کہ میرا مقصد کسی کی تحقیر یا بہتان بے ہودہ تنقید بازی ہرگز نہیں، بلکہ صرف اور صرف خیر خواہی کا فریضہ ادا کرنا ہوں کہ احادیث مطہرہ کے مقدس دامن پر اگر بے جا تعصب دانستہ یا نادانستہ طور پر کوئی دھبہ لگ گیا ہے تو اسے دور کرنے کی پہلی فرصت میں اپنی اور دوسرے مسلمانوں کی بھلائی کے پیش نظر شاید یا جائے اور خوب سے خوب تر کی جانب گامزن ہونے کی کوشش کی جائے۔ یہی میرا مقصود ہے اور یہی مراد بھی۔ إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ۔ یہ ناچیز اپنی بے بضاعتی کے باوجود جن ترجموں کو حاصل کر کے دیکھ سکا وہ حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ تیسیر الباری، مکمل چھ جلدیں، از علامہ وحید الزماں حیدرآبادی صاحب، مطبوعہ لاہور
۲۔ بخاری شریف مکمل تین جلدیں، ترجمہ [illegible] صاحبان، مطبوعہ کراچی
۳۔ بخاری شریف " " ، ترجمہ [illegible] صاحبان، مطبوعہ لاہور
۴۔ تفہیم البخاری، پانچ جلدیں، از علامہ ظہور الباری اعظمی صاحب، مطبوعہ لاہور
۵۔ صحیح مسلم مع شرح نووی، مکمل چھ جلدیں، ترجمہ علامہ وحید الزماں صاحب، مطبوعہ کراچی
۶۔ مؤطا امام مالک، مکمل دو جلدیں، " " "
۷۔ سنن ابو داؤد، مکمل تین جلدیں، " " "
۸۔ سنن نسائی " " ، ترجمہ دوست محمد شاکر و ... صاحبان، مطبوعہ لاہور

۹- سنن ابن ماجہ، مکمل دو جلدیں، مترجم مولوی حبیب الرحمٰن کاندھلوی صاحب، مطبوعہ کراچی
۱۰- موضوعات کبیر، مکمل
۱۱- مشکوٰۃ المصابیح، مکمل تین جلدیں، مترجم [illegible]، مطبوعہ لاہور
۱۲- مرآۃ شرح مشکوٰۃ، مکمل آٹھ جلدیں، از مفتی احمد یار خاں نعیمی گجراتی صاحب، مطبوعہ لاہور
۱۳- اشعۃ اللمعات، جلد اول، مترجم مولوی سعید احمد نقشبندی صاحب،
۱۴- مسند امام اعظم، ترجمہ و تحشیہ مولوی سعد حسن صاحب، مطبوعہ کراچی
۱۵- [illegible] ترجمہ و تحشیہ دوست محمد شاکر صاحب مطبوعہ لاہور
۱۶- کتاب الآثار، ترجمہ و تحشیہ مولوی [illegible] صاحب، مطبوعہ کراچی
۱۷- موطا امام محمد، ترجمہ و تحشیہ خواجہ عبد الوحید صاحب،
۱۸- ترجمان السنہ، مکمل چار جلدیں، از مولوی بدر عالم میرٹھی صاحب، مطبوعہ

یہاں یہ اظہار ضروری ہے کہ [illegible] جلدیں ہیں۔ ہم نے بعض قسم کی احادیث میں سے صرف چند غلطیوں کی جانب اشارہ کیا ہے [illegible] سیکڑوں [illegible] ترجمہ کرنے والے حضرات [illegible] کو اپنی [illegible]

چند احادیث کا حاصل شدہ ترجمہ
[illegible]

عظمت خداوندی — یہ مسئلہ تو مسلم ہے کہ ساری کائنات کا خالق و مالک ہے۔ انبیائے کرام اور اولیائے عظام بھی اسی کے بندے ہیں اور ان کا فضل و کمال بندگی کے دائرے سے [illegible] سب سے بڑھ کر معرفت حق تعالیٰ [illegible] بارگاہ خداوندی کے [illegible] شناس ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ساری کائنات میں افضل و اعلیٰ اور بلند و بالا ہیں نیز ذات و صفات باری تعالیٰ کے سب سے بڑے واقف ہیں۔ قارئین کرام [illegible] چند سطروں [illegible] ملاحظہ فرمائیں کہ احادیث مطہرہ کا ترجمہ کرتے ہوئے مترجمین حضرات نے کس طرح عظمت خداوندی اور مقام الوہیت کو مجروح کیا ہے۔

۱- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا مانگتے [illegible] کے واسطے تو فرماتے۔ یا اللہ [illegible] اپنے [illegible] کو۔ ۱
۲- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے تھے [illegible] فرماتے تھے [illegible] ۲
۳- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (صحابہ کرام) کی تکلیف اور بھوک دیکھ کر ارشاد فرمایا۔ اے اللہ! عیش تو آخرت ہی کا بہتر ہے۔ ۳
۴- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بعض بیویوں سے تکلیف کی جگہ ہاتھ پھیرتے اور فرماتے۔ اے لوگوں کے رب! تکلیف کو دور فرما اور شفا دے۔ ۴

---

۱ وحید الزماں خان: مترجم موطا امام مالک، جلد اول، مطبوعہ [illegible] کراچی، ص ۲۲۹
۲ " " " " ص ۲۴۰
۳ [illegible]: صحیح بخاری، جلد دوم، اشاعت کردہ [illegible]، ص ۵۰۹
۴ " " صحیح بخاری، جلد سوم، " ص ۲۴۹

۵- پھر فرمایا: اے اللہ! امت محمدیہ پر رحم فرما۔ یہ دو تین بار آپ نے فرمایا۔ ۵

۶- ایک ران پر مجھے حضرت اسامہ کو اور دوسری پر حسن کو بٹھاتے تھے۔ پھر دونوں کو چمٹا لیتے اور فرماتے: اے اللہ! ان دونوں پر رحم فرما۔ ۶

۷- اور فرمایا: یا اللہ! اس کو ثابت قدم فرما۔ ۷

۸- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ سے نکلتے تو فرماتے: غفرانک یعنی میں چاہتا ہوں بخشش تیری۔ ۸

۹- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں تشریف لے جاتے تو فرماتے: میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ اللہ کے جو بڑا ہے۔ ۹

۱۰- حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: یا اللہ! میرے گناہوں کو برف اور اولوں کے پانی سے دھو ڈال۔ ۱۰

۱۱- حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع فرماتے تو فرماتے: اللھم لک رکعت وبک آمنت۔ ۱۱

۱۲- پھر میں نے تلاش کیا تو حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں تھے اور آپ فرما رہے تھے: اے میرے پروردگار! میرے چھپے اور کھلے گناہوں کو بخش دے۔ ۱۲

۱۳- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد تین بار استغفار پڑھتے اور پھر فرماتے: اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام۔ ۱۳

۱۴- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللھم حوالینا ولا علینا۔ ۱۴

۱۵- آپ منبر پر چڑھے، اللہ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا: اللھم اسقنا غیثا مغیثا۔ ۱۵

۱۶- آپ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ سے نکال لیا اور فرمایا: اللھم اغفرلی وارحمنی والحقنی بالرفیق الاعلیٰ۔ ۱۶

۱۷- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے: اللھم ربنا لک الحمد۔ ۱۷

---

۵ مولانا محمد فاضل، صحیح بخاری، جلد سوم، شائع کردہ فرید بک سٹال لاہور، ص ۲۹۰
۶ 〃 〃 〃 〃 〃 ص ۳۹۲
۷ 〃 〃 〃 〃 〃 ص ۴۰۴
۸ وحید الزماں خاں، مولانا، سنن ابو داؤد، جلد اول، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۵۰
۹ 〃 〃 〃 〃 〃 ص ۳۰۳
۱۰ دوست محمد شاکر، حافظ عبدالستار، سنن نسائی، جلد اول، مطبوعہ کیانی پرنٹرز لاہور، ص ۱۰۳
۱۱ 〃 〃 〃 〃 〃 ص ۳۲۴
۱۲ 〃 〃 〃 〃 〃 ص ۳۴۸
۱۳ حبیب الرحمٰن کاندھلوی، مولانا، سنن ابن ماجہ، جلد اول، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۲۹۰
۱۴ 〃 〃 〃 〃 〃 ص ۳۴۹
۱۵ 〃 〃 〃 〃 〃 ص ۳۴۹
۱۶ 〃 〃 〃 〃 〃 ص ۴۴۲
۱۷ ناصر محمود، مشکوٰۃ المصابیح، جلد اول، شائع کردہ دینی کتب خانہ لاہور، ص ۳۰۹

۱۸- حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ جب تیز ہوا چلتی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ۔ اللھم انی اسئلک خیرھا وخیر مافیھا ۔ ۱۸

۱۹- جب تیز ہوا چلتی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو زانو بیٹھ جاتے اور فرماتے ۔ اللھم اجعلھا رحمۃ ولا تجعلھا عذابا ۔ ۱۹

۲۰- نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بادل گرجنے کی آواز اور بجلی کڑکنے کی آواز سنتے تو فرماتے ۔ اللھم لا تقتلنا بغضبک ولا ۔ ۲۰

۲۱- جب کوئی شخص بیمار ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سیدھا ہاتھ پھیرتے اور فرماتے ۔ اذھب الباس رب الناس ۔ ۲۱

۲۲- اس کے بعد آپ نے فرمایا ۔ اللھم اغفرلی وارحمنی والحقنی بالرفیق الاعلیٰ ۔ ۲۲

مترجمین حضرات نے تو اس سطور پر عظمت رسول کا خیال نہیں رکھا ورنہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی بارگاہ خداوندی میں دعاء عرض اور التجا کیا کرتے تھے۔ معاذ اللہ تعالیٰ سے سوال کسی کو کیا جا سکتا ہے اور قاعدہ یہ ہے کہ جب کوئی اپنے سے بڑے کے آگے عرض کرتا ہے تو اسے الفاظ سے تعبیر کیا جاتا ہے اور جب بڑا اس سے چھوٹے کو اس کی نسبت کچھ کہتا ہے تو اسے حکم کہتے ہیں۔ اب غور کیجئے کہ خدا سے بڑا کون ہے جو اس سے کچھ فرمائے ۔ ہرگز ایسا کوئی بھی نہیں ہے۔ اس بارگاہ میں جو کچھ کیا جاتا ہے وہ عرض کرنا ہی ہے۔ البتہ اگر جناب سے ترجمہ کرنے والے آج حضور سے آشنا ہوتے تو مقام مصطفیٰ سے واقف ہوتے تو ایسے الفاظ بھی قلم پر نہ لاتے جس سے مقام کی تنقیص ہوتی ہے۔

۲۳- اپنے رب کے حضور تشریف لے جانے کے بعد آپ کی امت آپ کی استقامت نہیں ہو سکے گی ۔ ۲۳

خدا کے حضور حاضر ہونے کی کرامت کا ذکر ہے۔ مترجمین کے اندر کہ گیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مشورہ دیا کہ آپ اپنے رب کے حضور تشریف لے جائیں۔ استغفر اللہ ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا یہ ترجمانی نہیں کہ یہ الفاظ آپ کی زبان مبارک پر نہیں لا سکتے تھے جن میں شان رسالت کی تنقیص ہو۔ تنقیص کی وجہ اس محاورہ سے ہے۔ کیونکہ جب کوئی بڑا اپنے سے چھوٹے کے پاس آئے تو اسے تشریف لانا کہتے ہیں اور جب کوئی اپنے سے بڑے کے پاس جائے تو اسے حاضر ہونا کہتے ہیں۔ اب غور فرمائیے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور دوسروں میں گفتگو کرتے ہوئے یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ کہہ سکتے ہیں کہ اپنے رب کے حضور تشریف لے جائیں۔ اگر یہ محاورہ کہ یہاں گستاخی ہو تو پھر کیا یہی درست ہو کہ تشریف لانا ان کے لئے کہتے ہیں جو کہ آنے سے عزت و شرف ملے۔ کیا خدا کو کسی سے شرف مل سکتا ہے ہرگز نہیں۔ لہٰذا یوں کہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوئے نہ کہ تشریف لے گئے۔

کیا بچہ شہ بطحا سے بازی کریم
قدر خود می نہ شناسد گدا سوال

مقام مصطفیٰ ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ساری مخلوق میں افضل و اعلیٰ اور بلند ہیں۔ بعض مترجمین اس ادب سے گریز کرتے

۱۸ اسلام ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح جلد اول شائع کردہ دینی کتب خانہ لاہور ص ۳۶۱
۱۹ " " " " ص ۳۶۳
۲۰ " " " " ص ۔
۲۱ " " " " ص ۳۶۷
۲۲ " " " " ص ۳۸۲، ۳۸۸
۲۳ دوست کو دشمن کا مبلغ ... خطبات ... ص ۱۳۷

وقت سرورِ کون و مکاں صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہوئے بیجا ٹھوکریں کھاتی ہیں۔ ہم ایسی سینکڑوں عبارتوں میں سے یہاں نمونے کے طور پر چند عبارتیں پیش کرتے ہیں۔

۱۔ آنحضرت نے ابوبکر سے حضرت عائشہ کی درخواست کی۔[۱۷]

ترجمہ کرنے والے حضرات نے مسلمان کہلاتے ہوئے جس بے حیا طریقے سے ان ہستیوں کے نام لیے ہیں یہ ان کا ہی دل گردہ ہے علاوہ بریں درخواست کرنا اسے کہتے ہیں جبکہ مطالبہ کرنے والا اپنی سے بڑی اور عظیم ہستی سے کوئی سوال کرے۔ کیا پروردگارِ عالم کے سوا کوئی اور ہستی ایسی ہے جس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم درخواست کرتے پھریں گے۔

۲۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ کا ذکر کیا تو اس سے منہ بنایا مانگی اور ناپسند بنا لیا پھر دوزخ کا ذکر کیا اور ناپسند بنا لیا۔[۱۸]

منہ بنانا ایسا محاورہ ہے جو اپنے اندر سے دونوں معنوں میں مستعمل ہے۔ فخرِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں ایسا محاورہ استعمال کرنا قرینِ ادب نہیں۔ مترجمین کی اصلاح اور ان کا نظر ثانی والے حضرات سمجھ لیں کہ کیا ہے اور غور کرنا چاہیے تھا کہ یہ الفاظ کس ہستی کی شان میں لکھے جا رہے ہیں جبکہ بزرگانِ سلف نے کائناتِ ارضی و سماوی کی اس سب سے عظیم الشان بارگاہ کی رفعت کا حال یوں بیان کیا ہے:

ادب گاہیست زیر آسمان از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا!

۳۔ پھر جناب جبرائیل دوسری مرتبہ تشریف لائے اور فرمایا اللہ جل جلالہ حکم فرماتا ہے کہ آپ کی امت قرآن حکیم کو دو طرح پڑھا کرے۔[۱۹]

تبصرے کے ان چند لفظوں میں تین باتیں قابلِ غور اور قابلِ گرفت ہیں۔

۱۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام کا حبیبِ پروردگار کی بارگاہ میں آنا "تشریف لانے" سے تعبیر کرنا۔

۲۔ حضرت جبرائیل کا حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہمکلام ہونا اور اسے "فرمایا" بتانا۔

۳۔ اللہ تعالیٰ کا اپنے حبیب کے لیے "آپ" کا لفظ استعمال کرنا۔

۴۔ پھر جناب جبرائیل تیسری دفعہ تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ اللہ جل جلالہ حکم فرماتا ہے کہ آپ کی امت قرآن حکیم کو تین طرح پڑھا کرے۔[۲۰]

۵۔ پھر چوتھی دفعہ جب جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے اور فرمانے لگے۔ اللہ جل جلالہ کا حکم ہے کہ آپ کی امت قرآن کو سات طرح پر پڑھا کرے۔[۲۱]

کیا حضرت جبرائیل علیہ السلام کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تشریف لانا تھا یا حاضر ہونا؟ نیز ان تینوں عبارتوں میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کے متعلق کہا جا رہا ہے کہ تشریف لائے اور فرمانے لگے۔ جناب والا! بھلا اس کائنات میں کوئی ایک فرد بھی ایسا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ فرمانے کی بات کرے۔ بحضور والا! جو حبیب اپنے سے پہلے سب کو پہلے کے تو اسے فرمانا کہتے ہیں۔ کیا رحمتِ دو عالم

---

[۱۷] محمد داؤد محمد فاضل و دیگر، صحیح بخاری جلد سوم، شائع کردہ سعید پبلشرز لاہور، ص ۴۷
[۱۸] ۔ ۔ ۔ ، ص ۳۲۷
[۱۹] دوست محمد جید و دیگر، سنن نسائی جلد اول، مطبوعہ کتب خانہ [illegible] پبلشرز لاہور، ص ۲۹۷
[۲۰] ۔ ۔ ۔ ، ص ۔
[۲۱] ۔ ۔ ۔ ، ص ۔

سے حضرت جبرائیل کا تعبیر کرتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ یہ تو جب آپ نے سجدۂ شکر کیا اس وقت تشریف لا سکتے ہیں۔ کیا حضرت روح الامین شان
تک سرورِ کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے جا پہنچے [illegible] حالت میں ان کے کندھے کو تشریف لانا قرار دیا گیا؟ یا کیا حضرت جبرائیل کے
کندھے سے رحمتِ دو عالم کو شرف بخشا تھا کہ ان سے یہاں تک تشریف لانا قرار دیا گیا؟

۶۔ پھر سیدنا بلال تشریف لائے اور آپ کو نماز کے لیے بلایا۔ [illegible]

اسی دوران بیکس پناہ جب حضرت بلال تشریف لائے [illegible] حضور!

[illegible] ہے آپ کا [illegible] ساز کرے

۷۔ جس وقت ساتوں زمین و آسمان کو پیدا کیا تھا اس دن تم پر اور تیری امت پر پچاس نمازیں فرض کی تھیں اب انہیں آپ اور آپ کی امت ادا کرے گی۔ [illegible]

۸۔ [illegible] ایک ہی جملے میں [illegible] اللہ جل شانہ و عز اسمہٗ تعالیٰ فرما رہا ہے "تم پر اور تیری امت پر [illegible] ارشاد ہوتا ہے" آپ اور آپ کی امت۔ [illegible] کیا [illegible] کا سبب ہے؟ پہلے خطاب میں [illegible] اللہ [illegible] میں افراد ہے۔ [illegible] کی ترجمانی [illegible]۔ کاش [illegible] سے پہلے [illegible] سے خطاب کا انداز [illegible] سیکھ لیا جاتا کہ
[illegible] کا حبیب خدا کا خطاب [illegible] اللہ [illegible] گزر [illegible]

۹۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابھی حضرت جبرائیل میرے پاس آئے اور مجھ سے کہا یا رسول اللہ! آپ اس بات پر راضی
نہیں کہ آپ کی امت سے جو شخص ایک مرتبہ درود شریف پڑھے گا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اس پر دس رحمتیں بھیجوں گا اور تیری امت
میں سے جو شخص ایک مرتبہ سلام بھیجے گا میں اس پر دس مرتبہ سلامتی بھیجوں گا۔ [illegible]

[illegible] حضرت سیدنا [illegible] علیہ [illegible] ہیں [illegible] اللہ تعالیٰ سے [illegible] قرآن [illegible] میں [illegible] تعلیم [illegible] کروائی [illegible]
[illegible] تیری امت [illegible] آپ کی امت [illegible] یہاں آپ کی امت [illegible] جو تیری امت [illegible] احتیاط [illegible]
والا [illegible] اللہ [illegible] سب سے [illegible] مطلب ہے۔ [illegible] عظمت [illegible] اور مقام مصطفیٰ نبی کریم سے [illegible] گیا تو یہ
[illegible] بات سے [illegible] سب [illegible] کر [illegible] جائے گی۔ [illegible] فدا [illegible]
[illegible] جو [illegible] اس [illegible] زبان سے [illegible] حضرت
جبرائیل [illegible] کیا [illegible] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible] ہے؟

[illegible] سے [illegible] حال دل [illegible]
[illegible] شکوہ [illegible]

۱۰۔ پھر ارشاد فرمایا [illegible] نہیں [illegible] نماز [illegible] اس [illegible] ذات گرامی کی قسم جس نے آپ پر
قرآن نازل فرمایا [illegible] آپ [illegible] ارشاد فرمایا [illegible] نماز پڑھتا [illegible] اچھی طرح وضو

[illegible] دوست محمد عبد الستار [illegible] سنن نسائی، جلد اول، مطبوعہ [illegible] لاہور، ص ۲۴۳
[illegible] ص ۱۴۸
[illegible] ص ۲۴۸

کرو پھر کھڑے ہو کر قبلہ رخ اور تکبیر کہیے پھر قرآن مجید کی تلاوت کیجیے پھر اسی طرح اطمینان سے رکوع کیجیے۔ بعد ازاں سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہو جائیے اور پھر اسی طرح اطمینان سے سجدہ کیجیے۔ پھر سر اٹھا کر اطمینان سے بیٹھ جائیے بعد ازاں تسلی سے سجدہ کرو جب آپ ہر رکعت میں ایسا کریں گے تو نماز کو پورا کر لیں گے اور جتنی اس میں کمی کی تو اپنی نماز میں کمی کر لو گے۔ ۲۲

قارئین کرام خط کشیدہ الفاظ کو ایک مرتبہ پھر توجہ سے پڑھیے۔ اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اردو میں کلام فرماتے تو آج ترجمہ کرنے والوں نے جو تصویر دکھائی ہے اس قابلیت کے ہوتے تو حضور کو مڈل پاس کا سرٹیفکیٹ بھی شاید ملتا حالانکہ وہ معلم کائنات اور دنیا کے سب سے بڑے صاحب علم ہیں اور ہر علم و فضل میں کائنات کے ہر فرد سے فائق و فائق۔ الخ۔

کلام کرنے کے لیے بھی سلیقہ چاہیے ۹

۱۰۔ جب میں واپس موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا۔ تو نے کیا کیا؟ میں نے بیان کیا مجھ پر پچاس نمازیں فرض ہوئی ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں لوگوں کا حال تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ میں نے بنی اسرائیل کو درست کرنے کی بڑی کوشش کی اور تمہاری امت اس قدر نمازیں ادا نہیں کر سکے گی۔ تو آپ دوبارہ پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوں۔ ۲۳

اللہ اللہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بچے کی طرح پوچھ سکتا ہے کہ تو نے کیا کیا؟ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سر اس مرد جلیل کی اصلاح کہاں تک درست قرار پائے گی؟ پھر منشا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جانب سے یہ فوقیت دکھانا کہ اپنے اور ساری کائنات کے آقا و مولیٰ کو اس عبارت میں چار دفعہ مخاطب کر رہے ہیں لیکن ان لفظوں میں۔ تو نے کیا کیا؟ ______ تم سے زیادہ ______ تمہاری امت ______ آپ دوبارہ ______ کیا ترجمانی کرنے والوں کے نزدیک حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی مذاق ہی تھے؟

۱۱۔ حضور نے اسے اپنے غلام کی طرف سے اختیار دیا۔ ۲۴

بعض علماء خود فرمائیے کہ اگر کوئی سوال کرے کہ حضور نے کس کے غلام کی طرف سے اختیار دیا؟ ہماری تو سمجھ میں نہیں آتا کہ اس عبارت کے سمجھنے میں اس سوال کا جواب کیا ہوگا؟ حضور والا اندازہ فرمائیے کہ یہ شان مصطفوی کا مرتبہ ہے۔ حبیب پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معاملے میں تو ذرا سی بے احتیاطی بھی دین و ایمان کی تباہی کا پیش خیمہ بن جاتی ہے۔ جب اللہ اس کے سب سے برگزیدہ رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معاملے میں ہم احتیاط نہیں کریں گے تو ہماری گراں مایہ سعادت کو کس کے سر پہ کہ تشا سے پھریں یا سینے سے لگائے رکھیں وہ ایک مردہ لاش کے سوا کیا ہو گا؟

واسطے ہائے تو کہیں یاس کی
وابستہ ہو کے مل محبت نہ بنا

۱۲۔ اس کتاب کے مصنف امام نسائی کی ایک عام خصوصیت یہ ہے کہ ہر حدیث رسول کے پہلو بہ پہلو صحابہ و تابعین کے اقوال و فتاویٰ بھی درج ہیں جن کا سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ ہر حدیث کے متعلق یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ اس حدیث پر اسلاف کا عمل رہا ہے یعنی صحابہ و تابعین نے اس حدیث کو شرف قبولیت بخشا ہے۔ ۲۵

---

۲۲ دوست محمد شاکر، عبد الستار دہلوی، سنن نسائی، جلد اول، مطبوعہ مکتبہ ... لاہور، ص ۳۲۵
۲۳ " " " ، ص ۳۳۶
۲۴ " " " ، ص ۳۶۹
۲۵ حبیب الرحمن کاندھلوی، مولوی: سنن ابن ماجہ، جلد اول، مطبوعہ سعید کمپنی کراچی، ص ۲۲

صحابہ و تابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم سب قابلِ تعظیم و احترام ہیں مگر ان حضرات کا مقام اپنی جگہ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مقام اپنی جگہ۔ دریں حالات یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ صحابہ و تابعین کیا حضور کے ارشادات کو قبولیت کا شرف بخشتے تھے؟ شرف بخشنے پر غور کیا جائے کہیں اس میں بارگاہِ مصطفوی کی تنقیص تو نہیں؟

۱۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز تشریف لائے۔ اس وقت آپ کا چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا آپ نے فرمایا میرے پاس جبریل آئے اور فرمایا کہ آپ کے پروردگار نے فرمایا ہے۔[1]

حضور والا! حضرت جبریل علیہ السلام واقعی قابلِ تعظیم و مقتدر ہیں لیکن وہ بھی حبیبِ پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ کہنے کی جرأت کہاں تک کر سکتے تھے؟ فرمانا کہاں تک درست ہے بلکہ اس بات پر غور کیا جائے کہ خود حضور پروردگار سے خدا کے سوا فرمانے کا کوئی دوسرا جواز ہی نہیں باقی رکھتے ہے اور محض گمراہ کرنے والی بات ہے۔

۱۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس جبریل اور میکائیل تشریف لائے۔[2]

حضرت جبریل و حضرت میکائیل علیہما السلام واقعی قابلِ تعظیم لیکن جب فخرِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آنے کو آنے یا حاضر ہونے سے تعبیر کیا جائے کا تشریف لانا قرار دیتے ہیں —— بارگاہِ مصطفوی کی تنقیص ہے اور اس تنقیص کا الزام خود حضور پر رکھنا اور بھی بات۔

۱۵۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وادیِ عقیق میں یہ سنا ہے کہ رات آنے والا میرے پروردگار کی طرف سے آیا اور کہا اس مبارک وادی میں نماز پڑھو۔[3]

حضور والا! پروردگارِ عالم کی طرف سے آنے والا فرشتہ کتنا ہی معظم ہی کیوں نہ ہو پروردگار کا قاصد ہے وہ یہ کہہ سکتا تھا کہ اس مبارک وادی میں نماز پڑھیے یا پڑھیے لیکن حضور سے یہ ہرگز نہیں کہہ سکتا تھا کہ نماز پڑھو، کیونکہ مخلوق کا ہر فرد وہ کتنا ہی معظم کیوں نہ ہو بہرحال حبیبِ خدا کا ادب کرنا اس کے لیے ضروری ہے۔

منصبِ نبوت: نبوت کا منصب انسانوں کے لیے انتہائی شرف کا مقام ہے جس کا انحصار فضلِ خداوندی پر ہے یہ علم و کسب و محنت سے نہیں ملتا۔ جو لوگ حضرت آدم علیہ السلام سے ... اس سلسلے کی آخری کڑی اور اس سلسلے کی آخری امانت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔ ہر نبی ایک اعلیٰ پایہ کا معلم ہوتا تھا اور عام انسانوں سے اپنی خوبیوں کے لحاظ سے انتہائی ممتاز ہوتا تھا۔ گفتگو میں تہذیب و شائستگی کے وہ اعلیٰ معیار پر فائز ہوتے تھے لیکن علماء بعض مترجمین اور ادیبوں نے اس حقیقت کو نظر انداز کیا اور ان کی انتہائی خوش اخلاقی کے تصور میں گفتگو کا بہت ہی بازاری رنگ ... سب کچھ ... دیا گیا ہے۔

۱۶۔ حضرت موسیٰ نے کہا آپ وہ آدم ہیں جسے اللہ نے اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا اور تم میں اپنی روح پھونکی اور اپنے فرشتوں سے سجدہ کروایا اور تمہیں جنت میں سکونت دلائی پھر تم نے اپنی خطا سے لوگوں کو زمین پر اتار دیا۔[4]

---

[1] ناصر الدین ...: مشکوٰۃ المصابیح، جلد اول، ... کتب خانہ لاہور، ص ۲۳۰
[2] ، ، ، ص ۲۳۳
[3] ، ، ، ص ۹۸
[4] سعید احمد نقشبندی، مولانا: اشعۃ اللمعات، جلد اول، مطبوعہ ... لاہور، ص ۲۲۴

حضرت آدم نے فرمایا تو وہ موسیٰ ہے جسے اللہ نے اپنی رسالت اور اپنے کلام سے برگزیدہ کیا اور تجھے تختیاں عطا کیں جن میں ہر چیز کا روشن بیان ہے اور تجھے بارہا مناجات اور اپنی راز داری کے ساتھ اپنا تقرب عطا کیا۔ [٣٨]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس طرح آدم مناظرے میں موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔ [٣٩]

تینوں عبارتوں کے خط کشیدہ الفاظ کو دیکھے جائیں تو ایک عام قاری کو یہی تاثر ملے گا کہ حضرات انبیائے کرام کو تہذیب اور شائستگی کے ساتھ کلام کرنے کی ہوا بھی نہیں لگی تھی۔ اگر غیر مسلم ایسی تحریروں کو دیکھیں تو کیا وہ یہ سوچنے پر مجبور نہیں ہوں گے کہ یہی حضرات کو دنیا کا معلم اور انسانیت کا دور دہندہ بتایا جاتا ہے جنہیں گفتگو کرنے کا سلیقہ بھی نہیں تھا۔ غور فرمائیے کہ ایسی تحریروں کی موجودگی میں ان لوگوں کو کس طرح مطمئن کیا جا سکے گا؟ یہ معاملہ در حقیقت یوں ہے کہ وہ حضرات تو واقعی شائستگی کے معلم تھے لیکن ہمیں ان کی ترجمانی کا سلیقہ نہیں آیا۔

٤۔ حضرت عمر نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا جا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا بیشک اللہ نے آدم کو پیدا کیا پھر اس کی پشت پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرا۔ [٤٠]

عبارت نمبر ٤ میں مترجم نے اس ہستی کی گفتگو کا انداز پیش کیا ہے جنہیں اخلاق عالیہ کی تکمیل کے لیے مبعوث فرمایا گیا تھا جبکہ ان عبارتوں کی روشنی میں ایک عام قاری کو وہ معلم کائنات کتب اخلاقیات کے طالب علم بھی نظر نہیں آئیں گے کہ اپنے جد امجد حضرت آدم علیہ السلام کا ذکر کیسے الفاظ میں کیا، ان الفاظ میں ایک عام آدمی بھی اپنے باپ دادا کا ذکر کرنا پسند نہیں کرتا۔

٥۔ لہٰذا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ان (والد کا عمومی) پر شفقت کی وجہ سے رونا آ گیا اور مسلمان آپ پر شفقت کرتے ہوئے رو پڑے۔ [٤١]

جب کوئی اپنے سے چھوٹے پر اظہار محبت کرے تو اسے شفقت کہا کرتے ہیں معلوم نہیں مترجم کے نزدیک مسلمانوں سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عجز و انکساری محبت اور بے پناہ تعلق کا اظہار کرنے کے لیے شفقت کا نام کس وجہ سے دیا گیا۔

منصب صحابیت

نبوت کے بعد صحابیت سب سے بلند ترین مرتبہ ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سارے امت محمدیہ کے سردار اور سب سے زیادہ بزرگ ہیں۔ مصنفین حضرات جب اپنے فرزند و عزیزوں کا نام لکھتے ہیں تو استقالات کے ساتھ کیا کیا نہیں شامل ہوتے ہیں تین سطروں میں جا ملتے ہیں اس کے برعکس یہ ستم ظریفی ملاحظہ فرمائی جائے کہ ان احادیث مطہرہ کے ترجمہ کرنے والے بعض حضرات کے قلم کی سیاہی صحابہ کرام کے القاب و آداب لکھتے وقت کس طرح خشک ہو گئی اور عقیدت کا رشتہ کتنا ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔

١۔ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ وہ کسی شخص کو دوست نہیں جب تک کہ دیکھ لے تیل صبح صادق کے۔ [٤٢]

---

[٣٨] سید احمد نقشبندی، مرقاۃ، اشعۃ اللمعات، جلد اول، مطبوعہ جنرل پریس ١٩٨٥ء، ص ٣٢٤۔

[٣٩] ،، ،، ،، ص ٣٢٥

[٤٠] ،، ،، ،، ص ٣٤٢۔

[٤١]

[٤٢] وحید الزمان خان، علامہ: موطا امام مالک، جلد اول، مطبوعہ جاوید پریس کراچی، ص ٢٨٢

۲- حمزہ بن عمرو اسلمی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں روزہ رکھ سکتا ہوں، کیا اس کو سفر میں۔[۴۵]

۳- ابوہریرہ سے کہ جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔[۴۶]

۴- ابوسعید خدری سے روایت ہے۔[۴۷]

۵- سفیان بن عبداللہ کو عمر بن خطاب نے متصدق کر کے بھیجا۔[۴۸]

۶- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہ سے فرمایا تو اس کو اپنے محتاج عزیزوں کو دے ڈال۔ انھوں نے حسان اور ابی بن کعب کو دے دیا۔[۴۹]

۷- انھوں نے عطاء بن یسار سے انھوں نے ابوسعید خدری سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر خطبہ سنانے کو کھڑے ہوئے۔[۵۰]

۸- ابوحازم سلمہ بن دینار سے انھوں نے سہل بن سعد ساعدی سے کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زخمی ہونے کا حال پوچھا۔[۵۱]

۹- طلحہ بن عبیداللہ سے روایت ہے نجد والوں میں سے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔[۵۲]

۱۰- سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ مال بانٹا۔[۵۳]

۱۱- عبداللہ بن عمرو سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازوں کا وقت پوچھا گیا۔[۵۴]

۱۲- بریدہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے نماز کا وقت پوچھا۔[۵۵]

۱۳- ابواسامہ کہتے ہیں کہ ہم نے عمر بن عبدالعزیز کے ساتھ ظہر پڑھی۔ پھر انس بن مالک کے پاس گئے تو ان کو عصر کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔[۵۶]

۱۴- ابوالزبیر، جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں۔[۵۷]

---

[۴۵] وحیدالزمان خان، علامہ، موطا امام مالک، جلد اول، مطبوعہ مجاہد پریس کراچی، ص ۲۹۰
[۴۶] " " " ، ص ۳۰۹
[۴۷] " " " ، ص ۳۲۳
[۴۸] " " " ، ص ۳۲۷
[۴۹] " ، تیسیر الباری، جلد سوم، مطبوعہ ... پریس لاہور، ص ۴۴
[۵۰] " " " ، ص ۹۱
[۵۱] " " ، جلد چہارم " ، ص ۱۰۹
[۵۲] " ، صحیح مسلم، جلد اول، مطبوعہ ... پریس کراچی، ص ۸۳
[۵۳] " " " ، ص ۲۵۲
[۵۴] " ، صحیح مسلم جلد دوم " ، ص ۱۵۱
[۵۵] " " " ، ص ۔
[۵۶] " " " ، ص ۲۵۲
[۵۷] " ، سنن ابوداؤد، جلد اول، مطبوعہ ... سعیدی کراچی، ص ۵۲

۱۵۔ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ جب جماعت جنوں کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔[58]

۱۶۔ انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] میں گئے۔[59]

۱۷۔ زید بن خالد الجہنی سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔[60]

۱۸۔ عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] سنتوں سے [illegible] ہے۔[61]

۱۹۔ حذیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے۔[62]

۲۰۔ ثوبان سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔[63]

۲۱۔ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد پانی سے وضو کرتے تھے۔[64]

۲۲۔ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راستے [illegible]۔[65]

۲۳۔ علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔[66]

۲۴۔ عائشہ سے روایت ہے کہ ام سلیم جو والدہ ہیں انس بن مالک کی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ عزوجل جلالہ نہیں شرم کرتا حق سے۔[67]

۲۵۔ اس مضمون کی بھی روایت ابوہریرہ سے مروی ہے۔[68]

۲۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ترغیب کے طور ارشاد فرمایا ہمارے پاس (قوم رکنانہ) کی خبر کون لائے گا؟ زبیر نے عرض کیا میں، اس کے بعد دوبارہ آپ نے فرمایا ہمارے پاس اس قوم کی خبر کون لائے گا۔ پھر زبیر نے عرض کیا میں۔[69]

۲۷۔ جب فاطمہ اس بات کی غرض سے آنحضور کی خدمت میں آئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ لوگ کہتے ہیں کہ آپ کو اپنی بیٹیوں کے متعلق کسی بات پر غصہ نہیں آتا۔ علی نے ابوجہل کی بیٹی کو پیغام بھیجا ہے۔[70]

---

[58] وحید الزمان خان، علامہ، سنن ابوداؤد، جلد اول، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۵۲
[59] 〃 〃 〃 ، ص ۵۵
[60] 〃 〃 〃 ، ص 〃
[61] 〃 〃 〃 ، ص ۵۷
[62] 〃 〃 〃 ، ص ۵۸
[63] 〃 〃 〃 ، ص ۶۹
[64] 〃 〃 〃 ، ص ۷۰
[65] 〃 〃 〃 ، ص ۸۹
[66] 〃 〃 〃 ، ص ۱۲۲
[67] 〃 〃 〃 ، ص ۹۰
[68] حبیب الرحمٰن کاندھلوی، مولانا، سنن ابن ماجہ، جلد اول، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۵۵۰
[69] 〃 〃 〃 ، ص ۷۷
[70] 〃 〃 〃 ، ص ۵۱۹

٢٨۔ حضور کی خدمت میں آئے، یہ جھگڑا زمعہ کی ایک باندی کے لڑکے کے بارے میں تھا۔ سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے بھائی نے مجھے وصیت کی تھی کہ جب تم ... زمعہ کی باندی کے لڑکے پر قبضہ کر لینا کیونکہ وہ اس کے نطفہ سے تھا۔ عبد بن زمعہ نے کہا، یہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی باندی کا بیٹا ہے۔ [11]

٢٩۔ اس کے بعد ابن عباس نے فرمایا کہ جیسے تم ان تمام گناہوں سے توبہ کر لیتا ہے۔ [12]

٣٠۔ ہلال سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [13]

٣١۔ حضرت شریح نے مالک سے پوچھا۔ [14]

٣٢۔ مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔ [15]

٣٣۔ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جوان سفید پوش انسان کی شکل میں آئے۔ [16]

٣٤۔ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ [17]

٣٥۔ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ [18]

٣٦۔ طحاوی اور دار قطنی نے انس سے اسی طرح روایت کی ہے۔ [19]

٣٧۔ ایک روایت میں ہے کہ ... نے ... منگوایا۔ [20]

٣٨۔ حضرت شریح نے مالک سے پوچھا۔ [21]

٣٩۔ مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر میں نکلا۔ [22]

١١۔ حبیب الرحمٰن کاندھلوی، مولوی، مسلمانوں کی ... ، جلد اول، مطبوعہ ... سعیدی کراچی، ص ٥١١
١٢۔ نامعلوم مترجمین، مشکوٰۃ المصابیح، جلد اول، شائع کردہ ... کتب خانہ، ص ٣٢
١٣۔ سید حسین، مولوی، مسند امام اعظم، مطبوعہ ... سعیدی کراچی، ص ٦٩
١٤۔ ″ ″ ″ ص ٨٩
١٥۔ ″ ″ ″ ص ٩٠
١٦۔ درس ... ، ″ ، مطبوعہ ملتان ... پریس ... ص ٥
١٧۔ ″ ″ ″ ص ٣٣
١٨۔ ″ ″ ″ ص ٣٣
١٩۔ ″ ″ ″ ص ٥٥
٢٠۔ ″ ″ ″ ص ٥٥
٢١۔ ″ ″ ″ ص ٥٥
٢٢۔ ″ ″ ″ ص ٥٥

۴۰۔ ابن عمر نے کہا کہ میں غزوۂ جلولاء میں شرکت کی غرض سے عراق پہنچا۔ ۵۳

۴۱۔ خزیمہ بن ثابت کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مسح خفین کی مدت ۵۴

۴۲۔ عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چٹائی کا ایک حجرہ بنا لیا۔ ۵۵

۴۳۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ۵۶

۴۴۔ عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ۵۷

۴۵۔ انس بن مالک سے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عصر کی نماز ایسے وقت میں پڑھتے۔ ۵۸

۴۶۔ ابوہریرہ نے کہا جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو ناک میں پانی ڈالے۔ ۵۹

۴۷۔ عبد اللہ بن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کا گوشت کھایا کہ نماز ادا کی اور وضو نہیں کیا۔ ۶۰

۴۸۔ عبد اللہ بن عمر کوفہ میں سعد بن ابی وقاص کے پاس گئے۔ ۶۱

۴۹۔ ابو سعید خدری نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ ۶۲

۵۰۔ جس نے جابر بن عبد اللہ کو ایک دن وضو کی ... موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔ ۶۳

۵۱۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ سعد بن ابی وقاص ایک شخص کے پاس سے گزرے۔ ۶۴

۵۲۔ ابن عمر نے ایک عورت کا جنازہ پڑھا۔ ۶۵

۵۳۔ عمرو بن میمون ... سے روایت کرتے ہیں۔ ۶۶

---

۵۳ دوست محمد شاکر، مولف، مسند امام اعظم، مطبوعہ ... پبلشرز پریس لاہور، ص ۴۰
۵۴ 〃 〃 〃 ، ص ۹۳
۵۵ 〃 〃 〃 ، ص ۹۱
۵۶ 〃 〃 〃 ، ص ۹۹
۵۷ 〃 〃 〃 ، ص ۱۱
۵۸ عبد الوحید، خواجہ: موطا امام محمد، مطبوعہ سعید کمپنی کراچی، ص ۱۹
۵۹ 〃 〃 〃 ، ص ۳۰
۶۰ 〃 〃 〃 ، ص ۲۸
۶۱ 〃 〃 〃 ، ص ۳۲
۶۲ محمد حنیف ندوی، مولانا: کتاب الآثار 〃 ، ص ۳۳
۶۳ 〃 〃 〃 ، ص ۲۷
۶۴ 〃 〃 〃 ، ص ۴۲
۶۵ 〃 〃 〃 ، ص ۴۳
۶۶ 〃 〃 〃 ، ص ۱۴۵

۵۴۔ مسروق، عائشہ سے روایت کرتے ہیں۔

سینکڑوں میں سے نمونے کے طور پر صرف چند عبارتیں پیش کی گئی ہیں جن کے اندر مترجمین حضرات نے صحابہ کرام کے اسمائے گرامی ایسے عامیانہ طریقے پر لکھے ہیں کہ ان کے ساتھ کسی تعظیمی لفظ کی ضرورت بھی محسوس نہیں کی ہے۔ ہم نے آج تک نہیں دیکھا کہ ان حضرات نے اپنے جماعتی بزرگوں کے نام کہیں اپنی تصانیف میں یوں لکھے ہوں ——— احمد رضا لکھتے ہیں ——— اشرف علی لکھتے ہیں ——— نذیر حسین لکھتے ہیں۔

بلکہ جب اپنے جماعتی بزرگوں کا نام لکھتے ہیں تو القاب و آداب کی اس کے ساتھ اتنی فوج ہوتی ہے کہ تین تین سطروں میں اکیلا نام نہیں سماتا۔ معلوم نہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اسمائے گرامی لکھتے وقت ان کے قلموں کی سیاہی کیوں خشک ہو جاتی ہے۔ حالانکہ یہ حضرات قریباً بالاتفاق تمام بزرگوں کے بھی بزرگ، عظیم ملت اسلامیہ کی بنیاد اور ساری امت محمدیہ کے سرتاج ہیں ان کے متعلق تو غیروں نے بھی یوں برملا اعتراف کیا ہے۔ ~

خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے
کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا

تابعین پر الزام

مترجمین حضرات نے جہاں کسی تعظیمی لفظ کے بغیر صحابہ کرام کے اسمائے گرامی عامیانہ طریقے پر لکھے ہیں وہاں نادانستہ طور پر یہ تاثر دینے کی کوشش بھی کی ہے کہ گویا تابعین حضرات بھی اپنی ان علمی اور روحانی پرورش کرنے والی ہستیوں کے نام اسی طرح لیا کرتے تھے۔ چند ایسی عبارتیں ملاحظہ ہوں۔

۱۔ نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر نے کہا۔
۲۔ خالد بن اسلم سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب نے ایک روز افطار کیا رمضان میں۔
۳۔ امام مالک کو پہنچا کہ انس بن مالک بوڑھے ہو گئے تھے۔
۴۔ طاؤس یمانی سے روایت ہے کہ معاذ بن جبل نے تیس گایوں میں سے ایک گائے ایک برس کی لی۔
۵۔ شام کے لوگوں نے ابوعبیدہ بن الجراح سے کہا۔
۶۔ ابن شہاب سے روایت ہے کہ پہنچا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جزیہ لیا بحرین کے مجوس سے اور عمر بن خطاب نے جزیہ لیا فارس کے مجوس سے اور عثمان بن عفان نے جزیہ لیا بربر سے۔

محمد ظہیر الدین، مترجم، بخاری، کتاب الطہارۃ، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۱۳۵
وحید الزمان خان، مترجم، موطا امام مالک، جلد اول، مطبوعہ ... پریس کراچی، ص ۲۹۵
" " " ، ص ۳۰۰
" " " ، ص ۳۰۵
" " " ، ص ۳۳۱
" " " ، ص ۳۳۴
" " " ، ص ۳۴۱

۷۔ اسلم عدوی سے روایت ہے کہ میں نے سنا عمر بن الخطاب سے کہتے تھے۔[27]

۸۔ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر صدقہ نکالتے تھے اپنے غلاموں کی طرف سے۔[28]

۹۔ ثابت سے کہا انس بن مالک رفتار میں ایک شخص کی مانند تھے۔[29]

۱۰۔ سعید بن حارث سے کہا کہ ہم کو ابو سعید نے نماز پڑھائی۔[30]

۱۱۔ حنظلہ سے روایت ہے کہ میں عبادہ بن صامت کے پاس گیا۔[31]

۱۲۔ دونوں سندوں سے جو قرشی تھے مغیرہ سے سنا کہ کہا معاویہ نے منبر پر۔[32]

۱۳۔ ابی الزبیر نے کہا کہ میں نے عبد اللہ بن زبیر سے سنا کہ وہ خطبہ پڑھتے تھے اس منبر پر۔[33]

۱۴۔ علقمہ سے روایت ہے کہ میں نے عبد اللہ بن مسعود سے کہا۔[34]

۱۵۔ ابو جعفر الباقر کہتے ہیں ابن عمر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنتے۔[35]

۱۶۔ عبد اللہ بن الزبیر فرماتے ہیں کہ ایک انصاری نے زبیر بن عوام سے حضور کے سامنے کھیتوں کے پانی کے بارے میں جھگڑا کیا۔[36]

۱۷۔ عمرو بن میمون کہتے ہیں میں ابن مسعود کی خدمت میں ہر جمعرات کی شام کو جاتا۔[37]

۱۸۔ شعبی کہتے ہیں میں ابن عمر کے ساتھ ایک سال تک ساتھ بیٹھا رہا۔[38]

۱۹۔ طاؤس بن کیسان کہتے ہیں ابن عباس فرمایا کرتے تھے۔[39]

۲۰۔ سائب بن یزید کہتے ہیں میں مدینہ سے مکہ تک سعد بن ابی وقاص کے ساتھ رہا۔[40]

---

[27] وحید الزمان خان، علامہ، موطا امام مالک، جلد اول، مطبوعہ مطبع جاوید پریس کراچی، ص ۳۴۴

[28] " " " ص ۳۹۹

[29] غلام رسول سعیدی، علامہ، تفہیم البخاری، جلد دوم، مطبوعہ ...، ص ۵

[30] " " " " ص ۶

[31] وحید الزمان خان، علامہ، صحیح مسلم، جلد اول، مطبوعہ ... کراچی، ص ۱۱۵

[32] " صحیح مسلم، جلد دوم " ص ۱۳۸

[33] " " " ص ۱۳۹

[34] " سنن ابی داؤد، جلد اول، مطبوعہ ... سعید کراچی، ص ۹۸

[35] حبیب الرحمن کاندھلوی، مولانا، سنن ابن ماجہ جلد اول " ص ۲۹

[36] " " " ص ۴۳

[37] " " " ص ۴۵

[38] " " " ص ۴۱

[39] " " " ص ۴۶

[40] " " " ص ۴۷

۲۱- عبداللہ بن الزبیر فرماتے ہیں ابی سے خطاب نے عمر سے عرض کیا۔[۱۱۸]

۲۲- نافع کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر کو ایک رات دیکھا کہ ... تھے۔[۱۱۹]

۲۳- حضرت عبدالرحمن بن کعب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب کعب کی موت کا وقت قریب آیا۔[۱۲۰]

۲۴- سعید بن ابراہیم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ عبدالرحمن بن عوف روزہ سے تھے کہ ان کے پاس کھانا لایا گیا۔[۱۲۱]

۲۵- عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ زید بن ارقم ہمارے جنازوں کی نماز میں چار تکبیریں کہتے تھے۔[۱۲۲]

۲۶- حضرت طاؤس سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ ایک شخص ابن عمر کے پاس آیا۔[۱۲۳]

۲۷- ایک روایت عبد خیر سے یوں ہے کہ علی نے پانی منگایا۔[۱۲۴]

۲۸- جریر کہتے ہیں کہ جریر بن علی کے پاس آیا۔[۱۲۵]

۲۹- سالم بن عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ مسح علی الخفین کے بارے میں سعد بن ابی وقاص اور میرے والد کے درمیان اختلاف واقع ہوا۔[۱۲۶]

۳۰- حضرت ابن زبیر کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہ سے دریافت کیا۔[۱۲۷]

۳۱- حضرت طاؤس سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ ایک شخص ابن عمر کی مسجد میں آیا۔[۱۲۸]

۳۲- قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں کہ میں نے جریر بن عبداللہ کو یہ کہتے سنا۔[۱۲۹]

۳۳- ایک روایت عبد خیر سے یوں ہے کہ علی نے پانی منگایا۔[۱۳۰]

۳۴- نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر نے بازار میں پیشاب کیا۔[۱۳۱]

---

۱۱۸ حبیب الرحمن اعظمی، مترجم، سنن ... جلد اول، مطبوعہ مطیع سعیدی کراچی، ص ۴۸

۱۱۹ „ „ „ „ ، ص ۳۹۱

۱۲۰ نامعلوم مترجمین، مشکوۃ المصابیح، جلد اول، مشتاق بک ... کتب خانہ لاہور، ص ۳۱۵

۱۲۱ „ „ „ „ ، ص ۳۹۸

۱۲۲ „ „ „ „ ، ص ۴۰۰

۱۲۳ سعد حسن، مترجم، مسند امام اعظم، مطبوعہ مطیع سعیدی کراچی، ص ۴۳

۱۲۴ „ „ „ ، ص ۸۲

۱۲۵ „ „ „ ، ص ۸۹

۱۲۶ „ „ „ ، ص ۹۲

۱۲۷ دوست محمد شاکر، مترجم „ ، مطبوعہ ... پبلشرز ... لاہور، ص ۱۱

۱۲۸ „ „ „ ، ص ۱۲

۱۲۹ „ „ „ ، ص ۳۳

۱۳۰ „ „ „ ، ص ۵۰

۱۳۱ عبدالوحید، مترجم، موطا امام محمد، مطبوعہ مطیع سعیدی کراچی، ص ۳۴

۳۵- ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ام سلمہ زوجۂ مطہرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حیض کے متعلق پوچھنے کو آئی۔[۱۳۲]

۳۶- ابراہیم نے کہا کہ میں عبداللہ بن مسعود کے ساتھیوں علقمہ اور اسود وغیرہ کے پاس بیٹھا کرتا تھا۔[۱۳۳]

یقین نہیں آتا کہ تابعین عظام اگر دور بھی کا زمانہ ہے تو حضرات صحابۂ کرام کے سامنے بھی اسی بے باکانہ طریقے سے لیتے جیسے ہمارے مذکورہ مترجمین نے بتائے ہیں۔ تابعین حضرات تو ان بزرگوں کو اپنی عقیدت کا مرکز قرار دیا کرتے تھے کیونکہ دین سب کچھ ان کی وساطت ہی سے پایا تھا۔ لہٰذا ان کی خاک پا کو سرمۂ بصیرت سمجھتے اور ان کے راستوں میں [illegible] نقوش کو جھک جھک کر [illegible] کرتے تھے۔ ایسا کیوں نہ ہوتا جبکہ یہ حضرات اس احترام کے پوری طرح مستحق تھے کیونکہ ان کے نقوشِ قدم ہی سمت نما [illegible] حیات انسانی کی پیروی میں [illegible] ہمارے مترجمین حضرات نے اس حقیقت کو ملحوظ خاطر نہیں رکھا۔

زوالِ تہذیب

اس عنوان کے تحت ہم چند ایسی تحریروں کی عبارتیں پیش کرنے لگے ہیں جن کے اندر حضرات صحابۂ کرام کا ذکر ایسے لفظوں میں کیا گیا ہے جن سے شرافت اور تہذیب بے تحاشا سر پیٹ کر رہ جاتی ہے۔ عالم کہلانے والے اور انبیائے کرام کے وارث بننے والے تو دور کنار ایک عام مسلمان بھی ان مقدس ہستیوں کا ذکر ایسے گھٹیا لفظوں میں نہیں کر سکتا۔ [illegible] صحابۂ کرام سے متعلق [illegible] والوں کے لیے یہ الفاظ زبان پر یا نوکِ قلم پر لانا [illegible] کاش ان مقدس ہستیوں کی عظمت اور احادیث مطہرہ کے تقدس کو ملحوظ رکھا ہوتا۔

۱- عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب نے ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں دیا۔[۱۳۴]

حضور والا! کیا بارگاہِ رسالت کے تربیت یافتہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے مایۂ ناز والد محترم کا نام اس بے باکانہ طریقے سے لیتے تھے۔

۲- [illegible] نے خطبہ فرمایا اپنے رسول پر اس واسطے کہ رسول نے فتنہ کی طرف خیال کیا [illegible] صدق دل سے [illegible] تھا اس ہدایت کا [illegible] اگر [illegible] رسول کی اس سے [illegible] سنت کی ہدایت [illegible] دین کو بڑی ترقی ہوگی۔[۱۳۵]

حضور والا! ایک جلیل القدر اور بارگاہِ رسالت کے لاڈلے اور خاص تربیت یافتہ صحابی کے لیے "فتنہ" کا لفظ دو بار استعمال کرنا اور القاب و آداب تو در کنار ان کے نام تک کو [illegible] ذوقِ سلیم کا [illegible] ہے؟ [illegible] مترجم [illegible] حضرات ان کی پیروی پر صحابۂ کرام کا ادب کس درجے ملحوظ رکھیں گے۔

۳- اس وقت حضرت عمر نے دل میں کہا کاش [illegible] ہمارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کسی بات کا جواب نہ دیں۔[۱۳۶]

---

[۱۳۲] محمد صغیر الدین، مولوی: کتاب الاذکار، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۵۹

[۱۳۳] " " " ، ص ۱۲۵

[۱۳۴] وحید الزمان خان، علامہ، موطا امام مالک، جلد اول، مطبوعہ [illegible] پریس کراچی، ص ۳۰۸

[۱۳۵] " " " ، ص ۳۳۹

[۱۳۶] " " " ، ص ۳۴۰

حضور والا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کر کر پوچھنا کہ کوئی جائز ہے یا کیا آپ کے نزدیک لائق تو، اصحاب کرام فوق صوت النبی پر لا ابد
اسی طرح عمل کرتے تھے۔

۴ ہم آپ کی عیادت کے واسطے آئے تو کہا کہ آپ حضرت عائشہ کے بنگلے میں تسبیح پڑھ رہے ہیں۔ [۱۳۶]
جنگل سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بنگلہ جو حیدر آبادی سے نظر گواہ۔

۵۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسے کسی کا کوئی تم میں سے نماز میں تو چاہیے کہ سامنے اور حرکت اور ارادہ کرے نماز کا۔ [۱۳۷]

۶۔ عمرو بن سلمہ سے اسی حدیث میں روایت ہے کہ میں ان کی امامت کیا کرتا تھا ایک چادر تھی جس میں جوڑ لگا تھا اور پھٹی ہوئی تھی۔
جب میں سجدہ کرتا تو میری کانڈ کھل جاتی۔ [۱۳۸]

کاش یہ الفاظ لکھنے سے پہلے ملا صاحب کا قلم ٹوٹ گیا ہوتا یا اس کی سیاہی خشک ہو جاتی کیا یہ الفاظ بمفہوم تہذیب اور شائستگی کے پہلے میں تحریر میں کیا جا سکتا تھا؟ اگر صحابہ کی عظمت دل میں نہیں تھی تو کم از کم احادیث کے تقدس ہی کو مدنظر رکھ لیا ہوتا۔ اگر ایسے دو فقرے سعادتوں سے محروم تھے تو حدیث کا ترجمہ کرنا ہی بے سود تھا۔

۷۔ سیدنا حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ آپ نے اجازت فرمائی تو میں بخشش کر کے مقرر رکھوں، تو آپ نے دریافت فرمایا
کیا آپ نے سب بیٹوں کو عطیہ دیا ہے اس نے عرض کیا۔ [۱۳۹]

اس عبارت کے آئینے میں اگر بیباکی کو دیکھا جائے تو قاری یہی تاثر لے گا کہ حضرت بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام نہ پہچانا اور ترجمہ کرنے والوں کا اندازہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تو انہیں آپ کہہ کر مخاطب کر رہے ہیں اور ترجمہ کرنے والے حضرات ان کی جانب سے الفاظ سے اشارہ کر رہے ہیں۔ وہ بیں حالت غور کرنا ہو گا کہ فخر دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تو جو کرنے والے کس مقام پر پہنچ گئے
اگر ڈاکٹر اقبال مرحوم آج زندہ ہوتے تو ان حضرات کے ترجمے کو دیکھ کر کیا یہ کہہ سکتے۔

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

۸۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ تم نے ان کے بھائیوں کو بھی کچھ دیا ہے؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ [۱۴۰]

۹۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا تمہارے اور بھی بیٹے ہیں اس کے علاوہ اس نے عرض کیا ہاں۔ [۱۴۱]

۱۰۔ مجھے میرے والد حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے تاکہ آپ کو اس عطیہ پر گواہ کریں تو آپ نے مجھے دیا تھا آپ نے
اس سے پوچھا کیا تمہارے اس کے سوا اور بھی بیٹے ہیں؟ کہا نہیں۔ [۱۴۲]

---

[۱۳۶] وحید الزمان خان، علامہ، سنن ابو داؤد، جلد اول، مطبوعہ سعیدی کراچی، ص ۲۵۲
[۱۳۷] " " " " ،
[۱۳۸] " " " " ، ص ۲۲۰
[۱۳۹] دوست محمد عبدالستار، مولوی، سنن نسائی مترجم، مطبوعہ دارالعلمی پرنٹنگ پریس لاہور، ص ۲
[۱۴۰] " " " " ، ص ۳
[۱۴۱] " " " " ، ص ۵
[۱۴۲] " " " " ، ص ۶

قارئین کرام ذرا حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں ترجمہ کرنے والوں کے یہ الفاظ تو ملاحظہ فرمائیں۔ ــــــ اس نے عرض کیا ــــــ اس سے پوچھا ــــــ جبکہ ہونا یہ چاہیے تھا کہ انہوں نے عرض کیا کہ الفاظ ہیں اور عبارت یہ ہے کہ اس سے پوچھا، ایسے حالات میں عبارت سے یہ ظاہر ہوتا ہے اور حضرت کے لئے کا لفظ لکھا ہوا ہو کہ جس سے کوئی حسین اور حضرت سمجھا اور کہا جائے اس کی جانب کوئی لفظ اس کے ساتھ اشارہ کیا ہے جو مفتی احمد یار خان یا قبلہ ابو البرکات رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کا ذکر کرکے تحریر کرنے والے ان کی جانب لفظ اس کے ساتھ اشارہ کرنے کی جرأت فرمائیں گے کبھی نہیں۔ حالانکہ ان حضرات اور کہاں ایک صحابی کا احترام؟

۱۔ حضرت نعمان بن بشیر کی والدہ نے نعمان کے والد کو ان کے اس بیٹے کے عطیہ پر گواہ بنانے کے لئے کہا ...[١٤٢]

تحریر کرنے والوں کے نزدیک گویا حضرت بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی اہلیہ محترمہ سے فرمایا کرتا تھا و ویسے حالات میں ترجمعین سے کہ قرآن کریم میں الرجال قوامون علی النساء کی جگہ قوامون علی الرجال ہونا چاہیے تھا۔ کہیں ان حضرات کی اپنی گھریلو حالت تو اس عبارت کے اندر کار فرما نہ ہو۔ ایسے ہی حالات کے لئے اکبر الہ آبادی نے کہا ہے:

اکبر دبا نہیں کبھی کسی سے کسی کی فوج سے
لیکن شہید ہو گیا بیوی کی نوج سے

من گھڑت اضافے: اگر ترجمہ میں وضاحت کی غرض سے کچھ الفاظ بڑھائے جائیں تو انہیں قوسین میں لکھا جاتا ہے ورنہ انہیں ترجمہ ہی کہا جائے گا اور متن میں ایسے الفاظ شامل ہیں جو ترجمہ ہوں تو ایسی عبارت کو اضافہ ہی شمار کیا جاتا ہے اور ایسا کرنا مناسب نہیں ہے۔ اضافے کی چند عبارتیں ملاحظہ ہوں۔

۱۔ ہم نے کنوئیں کو پانی سے بھرا ہوا دیکھا۔[١٤٣]

۲۔ ان سے دوسری سے ملاقات کی۔[١٤٤]

۳۔ ظہر اور عصر دونوں میں شریک تھے۔[١٤٥]

۴۔ تاکہ آپ اس کے بچے سے گزر کریں۔ الی آخرہ۔[١٤٦]

۵۔ بکر عائشہ نے بیٹھ دیا۔[١٤٧]

۶۔ جوان کے پیچھے جان۔[١٤٨]

۷۔ انہوں نے قوم کا امتحان لینے ...... (بقیہ سطریں)۔[١٤٩]

---

١٤٢ یوسف محمد شاکر وحید السند، مترجم: سنن نسائی جلد سوم مطبوعہ پرنٹنگ پریس لاہور ص ۲
١٤٣ محمد داؤد خاں و محمد احسن، مترجم: صحیح بخاری جلد دوم مطبوعہ [illegible] سعید بخش لاہور، ص ۱۰۳ سطر ۱۰
١٤٤ " " " ص ۱۰۹ سطر پہلی
١٤٥ " " " ص ۵۱۹ سطر ۱۱
١٤٦ " " " ص ۵۲۵ سطر ۲
١٤٧ چار مولوی صاحبان " مطبوعہ سعید کراچی ص ۵۸۳ سطر ۳
١٤٨ محمد داؤد و محمد احسن " [illegible] سعید بخش لاہور ص ۶۲۱ سطر ۱۱
١٤٩ " " " ص ۶۲۱ سطر ۲۳

من گھڑت ترجمہ کرنا بعض مقامات ایسے بھی دیکھے کہ قرآن میں کچھ ہے لیکن ترجمہ میں بات کچھ اور بنا دی۔ ایسی چند عبارتیں بھی پیش کی جاتی ہیں۔

۸- وَاللّٰهِ لَئِنْ حَلَفْتُ لَا تُصَدِّقُونِي وَلَئِنْ قُلْتُ لَا تَعْذِرُونِي مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَيَعْقُوبَ وَبَنِيهِ (ترجمہ) قسم کھا کر کہنے لگیں کہ اگر میں اپنی بے گناہی بیان کروں تم کبھی یقین نہیں کرو گے اب میرا اور تمہارا حال ایسا ہے جیسا یعقوب اور ان کے بیٹوں کا۔ ۱۴۲

۹- حتی مسیرۃ شہر (ترجمہ) صحیح ادھر تیئے جیسے مسافت کے برابر ہے۔ ۱۴۳

۱۰- فقال بلسان الحق تنعت ابن عم (ترجمہ) عرض کیا کہ میری ماں نے تو گھر کی تنہائی تھی۔ ۱۴۴

۱۱- (اثر) حضرت ابن عباس کو کرسی کا علم بتا دیا ہے۔ (دیکھیے) ۱۴۵

۱۲- قبل ان تخرج من المسجد (ترجمہ) قبل اس کے کہ میں مسجد سے جاؤں۔ ۱۴۶

۱۳- (ارشاد) حدیث ۱۷۱۲ کا من گھڑت ترجمہ کیا ہے (دیکھیے) ۱۴۷

۱۴- حتی یظہر الی الاسلام (ترجمہ) انسان کو کفر و شرک سے دور کریں۔ ۱۴۸

۱۵- واللہ یقول یا ایہا الرسول الی آخرہ (من گھڑت ترجمہ کیا ہے) ۱۴۹

۱۶- واذا ہم یحکی مسعود من تابعیت (ترجمہ) بری کے معنی ہی ہیں آپس میں مشورہ کرتے ہیں۔ ۱۵۰

۱۷- فرقت سفینۃ (ترجمہ) ایک کشتی نظر آئی۔ ۱۵۱

۱۸- ما بقی الا اسم (ترجمہ) سوائے علم کے کوئی باقی نہ رہا۔ ۱۵۲

۱۹- کل عام مرۃ (ترجمہ) ہر سال میں دوبار پیش کرتے تھے۔ ۱۵۳

---

۱۴۲ چار راوی اصحاب، صحیح بخاری، جلد دوم، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۵۵۲، سطر ۱

۱۴۳ " " صحیح بخاری، جلد سوم " " ص ۳۰۵، سطر ۱۲

۱۴۴ " " " " ص ۹۰۵، سطر ۲۱

۱۴۵ محمد داؤد راز، صحیح بخاری، جلد دوم، شائع کردہ مکتبہ سعید برادرز لاہور، ص ۹۱۵، سطر ۱۱

۱۴۶ " " " " ص ۹۰۷، سطر ۱۱

۱۴۷ " " " " ص ۱۶۱، سطر ۲

۱۴۸ " " " " ص ۹۴۶، سطر آخری

۱۴۹ " " " " ص ۹۶۶، سطر

۱۵۰ " " " " ص ۹۲۹، سطر

۱۵۱ " " " " ص ۹۳۰، سطر پہلی

۱۵۲ " " " " ص ۹۸۵، سطر ۲

۱۵۳ " " " " ص ۹۹۶، سطر ۱۰

۲۰۔ قال ابن عبید اللہ مثل ذا لجوہری کی عبارت کا ترجمہ من گھڑت کیا ہے۔ ۱۱۳

۲۱۔ مسیلمۃ الکذاب صاحب الیمامۃ (ترجمہ) مدعی یمامہ کا جھوٹا مسیلمہ کذاب ہے۔ ۱۱۴

نوٹ:۔ متن اور ترجمہ دونوں میں یمامہ کا قیام رہ گیا ہے۔

۲۲۔ وکان لایعرف منزلہ (ترجمہ) دوسرے لوگ کسی سے اس کا گھر معروف نہ تھا۔ ۱۱۵

۲۳۔ اَنَّ اَبَاھَا زَوَّجَھَا وَھِیَ ثَیِّبٌ فَکَرِھَتْ ذٰلِکَ فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ نِکَاحَہٗ (ترجمہ) میرے باپ نے ایک جگہ میرا نکاح کر دیا اور میں ثیبہ تھی میں نے اسے ناپسند کیا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نکاح فسخ کر دیا۔ ۱۱۶

۲۴۔ نوٹ:۔ حدیث [illegible] کے سامنے حدیث [illegible] اور حدیث [illegible] کے سامنے حدیث [illegible] کا ترجمہ لکھا ہوا ہے۔ ۱۱۷

۲۵۔ المقعد لرزات من [illegible] (ترجمہ) ایک [illegible] حضرت [illegible] کا [illegible] ہے۔ ۱۱۸

۲۶۔ وہو القبیلۃ من المعاشر (ترجمہ) قبیلہ [illegible] ساتھی ہے۔ ۱۱۹

۲۷۔ ثلاث ومائۃ (ترجمہ) ایک سو تین۔ ۱۲۰

۲۸۔ کَیْفَ تَیَمَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فِی الْخُرُوْجِ (ترجمہ) قسم [illegible] کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کس طرح سنا ہے۔ ۱۲۱

۲۹۔ بَابُ الدَّلِیْلِ عَلٰی اَنَّ الْخُمُسَ لِنَوَائِبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْمَسَاکِیْنِ وَاِیْثَارِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَھْلَ الصُّفَّۃِ وَالْاَرَامِلَ حِیْنَ سَاَلَتْہُ فَاطِمَۃُ وَشَکَتْ اِلَیْہِ الطَّحْنَ وَالرَّحٰی اَنْ یُّخْدِمَھَا مِنَ السَّبْیِ فَوَکَلَھَا اِلَی اللّٰہِ (ترجمہ) رسول اللہ [illegible] مسکینوں کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے [illegible] خمس کی [illegible] اور حضرت فاطمہ کی چکی پیسنے کی شکایت پر آپ کا ان کو [illegible] دینا اور ان کی ضروریات کو اللہ تبارک و تعالیٰ کے حوالے کرنا [illegible] اور بیوہ عورتوں کے لیے ایثار کرنے کے حکم کی وضاحت۔ ۱۲۲

---

۱۱۳ محمد داؤد راز فاضل، مولوی: صحیح بخاری جلد دوم، شائع کردہ مرکزی جمعیت اہل حدیث لاہور، ص ۲۹۱، سطر ۲

۱۱۴ 〃 〃 〃 ، ص ۳۹۸، سطر ۲

۱۱۵ 〃 صحیح بخاری جلد سوم 〃 ، ص ۹۰، سطر آخری

۱۱۶ 〃 〃 〃 ، ص ۹۲، سطر ۱۹

۱۱۷ 〃 〃 〃 ، ص ۱۰۲، سطر ۲۰

۱۱۸ 〃 〃 〃 ، ص ۱۰۹، سطر ۴

۱۱۹ 〃 〃 〃 ، ص ۱۱۳، سطر ۶

۱۲۰ 〃 〃 〃 ، ص ۱۸۸، سطر ۱۵، ۲۲

۱۲۱ 〃 〃 〃 ، ص ۳۴۲، سطر ۲۳

۱۲۲ 〃 〃 〃 ، ص ۱۹۶، ۱۶

۴۰- قال هذا خمس یعنی رسول اللہ نے فرمایا یہ غنیمت کا پانچواں حصہ ہے اور اس کے کچھ حصے کا حق ہے۔ ۱۴۴

۴۱ شعیب نے کہا میں نے ان کو سو سال کی مدت تک دیکھا۔ ۱۴۵

نوٹ :- اس عبارت میں شعیب راوی کو صحابی بنا کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا۔

۴۲- باب من لم یخمس الاسلاب و من قتل قتیلا فله سلبه من غیر ان یخمس و حکم الامام فیه (ترجمہ) جو کوئی مقتول کافر سے سامان میں خمس نہ لے اور جو کوئی کسی کافر کو قتل کرے تو مقتول کا فروں کا مال و اسباب خمس نکالے یا امام کا حکم حاصل کیے بغیر اسی کا ہے۔ ۱۴۶

۴۳- لیکن نعمان بن ثابت سپہ سالار فوج۔ ۱۴۷

نوٹ :- لیکن صفحہ ۱۹۲ سطر ۵ میں اس کا نام گرامی نعمان بن مقرن لکھا ہوا ہے۔

۴۴- تواتر سیر ثلاث سنین عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ (ترجمہ) سعید بن جابر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ ۱۴۸

نوٹ :- یہاں سعید بن جابر کو صحابی بنا کر اصل صحابی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام ہی خارج کر دیا۔

۴۵- ہشام ابن عروہ عن ابیہ (ترجمہ) ہشام بن عروہ اپنے والد حضرت زبیر سے روایت کرتے ہیں۔ ۱۴۹

نوٹ :- کیا ہشام بن عروہ کے والد صاحب کا نام گرامی حضرت عروہ نہیں بلکہ زبیر ہی ہیں۔

۴۶- عن الزهري قال اخبرني ابو ادريس عائذ الله بن عبد الله ... (ترجمہ) حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں کہ ابو ادریس عائذ اللہ بن عبد اللہ کعب بن مالک سے۔ ۱۵۰

نوٹ :- یہاں عائذ اللہ بن عبد اللہ کو درمیان میں شامل کر کے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسم گرامی خارج کر دیا۔

۴۷- اللہ ذنبنا عند ... (ترجمہ) اس کی معافی ہے کہ کرم اپنے بھتیجے حضرت عباس کا فدیہ معاف کر دیا۔ ۱۵۱

نوٹ :- معلوم نہیں مترجم کے نزدیک چچا اور بھتیجے میں کوئی فرق ہے یا نہیں؟

۴۸- اللهم ان ابراهيم حرم مكة واني حرمت ما بين لابتيها (ترجمہ) یا اللہ حضرت ابراہیم نے مکہ کو حرم بنایا اور میں مدینہ کو اس کے دونوں طرف کے سنگلاخ علاقوں کے درمیان حرم بناتا ہوں۔ ۱۵۲

---

۱۴۴ مجموعہ اول وحید الزماں حیدرآبادی، مترجم بخاری جلد سوم، شائع کردہ فرید بک سٹال لاہور، ص ۱۰۰ سطر ۱۶
۱۴۵ 〃 〃 〃 ص ۱۰۰ سطر ۲۲
۱۴۶ 〃 〃 جلد دوم 〃 ص ۱۸۳ سطر ۱۴
۱۴۷ 〃 〃 〃 ص ۱۹۵ سطر ۲
۱۴۸ 〃 〃 〃 ص ۲۰۸ سطر ۲
۱۴۹ 〃 〃 〃 ص
۱۵۰ 〃 〃 〃 ص ۵۱۳ سطر ۲۶
۱۵۱ 〃 〃 〃 ص ۵۲۰ سطر ۱۴
۱۵۲ 〃 〃 〃 ص ۵۵۱

نوٹ:- یہاں دو پیچھے سطروں کی جو بیان کی گئی ہے وہ درست نہیں بلکہ حدیث متعہ موجود ہے جیسا کہ متعدد احادیث میں اس کی تصریح موجود ہے جس پر سب کا اتفاق ہے۔ ہم نے مطالعہ حدیث کے مکتبی میں اس موضوع پر تفصیلی نوٹ لکھ دیا ہے۔

۳۹- قُلْتُ لِعَائِشَةَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُؤْكَلَ لُحُومُ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ ۔ ترجمہ: حضرت عائشہ سے دریافت کیا کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے سے منع فرمایا؟ [۱۸۳]

۴۰- لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ ۔ ترجمہ: تم اپنی صفوں کو سیدھی کرو نہیں تو اللہ پھوٹ ڈال دے گا تمہارے ارادوں میں۔ [۱۸۴]

۴۱- تَفْضُلُ الصَّلَاةُ الَّتِي يُسْتَاكُ لَهَا عَلَى الصَّلَاةِ الَّتِي لَا يُسْتَاكُ لَهَا سَبْعِينَ ضِعْفًا ۔ ترجمہ: وہ نماز جس کے لیے مسواک کی گئی ہے اس نماز پر جس کے لیے مسواک نہیں کی گئی ستر درجے فضیلت رکھتی ہے۔ [۱۸۵]

ایسے سینکڑوں مقامات سامنے آئے کہ ایک دو لفظوں سے لے کر سطروں تک کے ترجمے غائب ہیں۔ ہم تو صرف ایک ہی جو تھا

ترجمانی و دیانت:- جب کہ وہ ترجمہ کرنے والوں کا فرض تھا کہ ہر ایک لفظ کا ترجمہ کرتے لیکن ان کی اس بے پروائی سے یہاں ترجمے کے طور پر چند نمونوں کی نشاندہی کی جاتی ہے۔

۱- سطر ۹- انما ایما ترابات ... سے ... تک تقریباً پانچ سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔ [۱۸۶]
۲- سطر ۱۱ ... أَهْلِ الْكِتَابِ الْيَهُودِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ کا ترجمہ غائب ہے۔ [۱۸۷]
۳- سطر ۲۱- إِذَا وَقَعَتْ ... سے ... تک کا ترجمہ غائب ہے۔ [۱۸۸]
۴- سطر ۳ اور سطر ۵ دونوں کا ترجمہ غائب ہے۔ [۱۸۹]
۵- سطر ۹- ابن حق ... لے کر تین سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔ [۱۹۰]
۶- صفحہ ۲۴ سطر ۱ سے صفحہ ۳۰ سطر تک تقریباً تیس سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔ [۱۹۱]
۷- آخری سطر کا ترجمہ غائب ہے۔ [۱۹۲]

---

[۱۸۲] محمد اول، محمد فاضل مولوی، صحیح بخاری، جلد سوم، شائع کردہ قرآن سعید پبلشرز لاہور، ص ۱۸۰
[۱۸۳] وحید الزمان خان، مترجم، سنن ابو داؤد، جلد اول، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۲۶۲
[۱۸۴] نامعلوم مترجمین، مشکوٰۃ المصابیح، جلد اول، شائع کردہ ... کتب خانہ لاہور، ص ۱۰۹
[۱۸۵] وحید الزمان خان، مترجم، مؤطا امام مالک، جلد دوم، مطبوعہ ... کراچی، ص ۲۵
[۱۸۶] " " " " ص ۳۱
[۱۸۷] " " " " ص ۹۱
[۱۸۸] " " " " ص ۱۰۱
[۱۸۹] " " " " ص ۱۲۳
[۱۹۰] " " " " ص ۱۴۳
[۱۹۱] " " " " ص ۱۴۷
[۱۹۲] " " " " ص ۱۵۱

۸- سطر گیارہ سے تقریباً ڈھائی سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔ [illegible]

۹- سطر ۹ سے تقریباً چار سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔ [illegible]

۱۰- سطر ۱۲ سے تقریباً دو سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔ [illegible]

۱۱- سطر ۲ نظران قیمتہ سے مرة الی تک کا ترجمہ غائب ہے۔ [illegible]

۱۲- سطر ۹ سے تقریباً پانچ سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔ [illegible]

۱۳- سطر ۱۴ سے تقریباً پانچ سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔ [illegible]

۱۴- سطر ۹ سے تقریباً چار سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔ [illegible]

۱۵- سطر ۲۰ سے تقریباً چار سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔ [illegible]

۱۶- سطر ۵ سے تقریباً پانچ سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔ [illegible]

۱۷- سطر ۹ سے تقریباً چار سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔ [illegible]

۱۸- سطر ۲۲ [illegible] کا ترجمہ غائب ہے۔ [illegible]

۱۹- سطر ۱۱ [illegible] کا ترجمہ غائب ہے۔ [illegible]

۲۰- سطر ۲۲ ثم اقبل الناس [illegible] کا ترجمہ غائب ہے۔ [illegible]

۲۱- سطر ۲۳ بایع تحت الشجرة کا ترجمہ غائب ہے۔ [illegible]

[illegible]	وحید الزمان خان، مترجم، موطا امام مالک، جلد دوم، مطبوعہ [illegible] کراچی،			ص ۱۴۰
[illegible]	"	"	"	ص ۱۴۳
[illegible]	"	"	"	ص ۱۸۹
[illegible]	"	"	"	ص ۱۸۴
[illegible]	"	"	"	ص ۱۸۹
[illegible]	"	"	"	ص ۱۹۳
[illegible]	"	"	"	ص ۱۹۹
[illegible]	"	"	"	ص ۲۰۶
[illegible]	"	"	"	ص ۲۲۵
[illegible]	"	"	"	ص ۲۸۸
[illegible]	وحید الزمان صاحب، صحیح بخاری، جلد دوم، مطبوعہ [illegible]			ص ۵۰۵
[illegible]	"	"	"	۵۰۵
[illegible]	"	"	"	۵۰۸
[illegible]	"	"	"	۵۹۴

۲۲- سطر پہلی۔ وَاِذَا رَجُلٌ حِيْنَمَا تَقُدَّمَ ... كا ترجمہ غائب ہے۔

۲۳- سطر ۲۔ بِسْمِ اللّٰهِ ... فَيُشْتِيْنَا كا ترجمہ غائب ہے۔

۲۴- سطر ۲۳۔ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ۔ كا ترجمہ غائب ہے۔

۲۵- سطر ۲۰۔ وَرَأْسُهُ عَلٰى ... عَاتِقَيْهِ كا ترجمہ غائب ہے۔

۲۶- سطر ۲۲۔ فَقَبِضَهُ اللّٰهُ وَاِنَّ ... كا ترجمہ غائب ہے۔

۲۷- سطر ۲۲۔ فَاِذَا رَأَيْتَهُ ... كا ترجمہ غائب ہے۔

۲۸- باب ... كا ترجمہ نہیں کیا۔

۲۹- سطر ۹۔ دو سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔

۳۰- سطر ۹۔ حَتّٰى ... تین سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔

۳۱- سطر ۱۰۔ لم ... كا ترجمہ غائب ہے۔

۳۲- سطر ۲۲۔ ... آیت کا ترجمہ غائب ہے۔

۳۳- سطر ۱۰۔ وَالَّذِيْنَ ... آیت کا ترجمہ غائب ہے۔

۳۴- سطر ۹۔ ... كا ترجمہ غائب ہے۔

۳۵- سطر ۱۰۔ ... كا ترجمہ غائب ہے۔

---

۱۳۷ چوہدری صاحبان، صحیح بخاری جلد دوم مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۶۵۳
۱۳۸ " " جلد دوم " ، ص ۳۸۵
۱۳۹ " " " " ، ص ۳۳۵
۱۴۰ محمد اصل ... صحیح بخاری جلد دوم ... مطبوعہ ... ص ۳۹۰
۱۴۱ " " " ، ص ۴۰۳
۱۴۲ " " " ، ص ۴۱۰
۱۴۳ " " " ، ص ۴۱۲
۱۴۴ " " " ، ص ۴۱۳
۱۴۵ " " " ، ص ۴۱۸
۱۴۶ " " " ، ص ۴۲۵
۱۴۷ " " " ، ص ۴۳۱
۱۴۸ " " " ، ص ۴۳۲
۱۴۹ " " " ، ص ۴۵۱
۱۵۰ " " " ، ص ۴۵۸

۳۶- سطر ۲۳- مِنَ الْأَصْنَامِ وَالْأَنْصَابِ کا ترجمہ غائب ہے۔ ؎۳۱

۳۷- سطر ۲۳- قَالَ يَحْيَى بَعْضُ الْحَدِيثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ - کا ترجمہ غائب ہے۔ ؎۳۲

۳۸- ما قبل آخر- وَيُجْزَوْا وَلَيْسَ هٰذَا مِنْ خُلُقِ الْكِرَامِ - کا ترجمہ غائب ہے۔ ؎۳۳

۳۹- سطر ۱۹- مَا لَا تَأْوِيلَ لَهُ - کا ترجمہ غائب ہے۔ ؎۳۴

۴۰- سطر ۸- تَحَسَّسُوا تَخَبَّرُوا کا ترجمہ غائب ہے۔ ؎۳۵

۴۱- سطر ۲- وَقَالَ مُجَاهِدٌ کا ترجمہ غائب ہے۔ ؎۳۶

۴۲- سطر ۲- نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ کا ترجمہ غائب ہے۔ ؎۳۷

۴۳- سطر ۱۲- فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ ... مِثْلَ الطَّاقِ کا ترجمہ غائب ہے۔ ؎۳۸

۴۴- سطر ۱۹- يَا مُوسَىٰ إِنِّي عَلَىٰ عِلْمٍ ... فَانْطَلَقَا تین سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔ ؎۳۹

۴۵- سطر ۱۵- أَنْ كَانَ الشَّجَرَةَ الْبَيْضَاءَ فِي جَنْبِ حَجَرٍ ... کا ترجمہ غائب ہے۔ ؎۴۰

۴۶- سطر ۲- فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ ... بِنْتُ أَبِي أُثَاثَةَ تین سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔ ؎۴۱

۴۷- سطر ۱۲- وَكَانَتْ أُمُّ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي ... الرَّجُلُ کا ترجمہ غائب ہے۔ ؎۴۲

۴۸- سطر ۱۸- حَتَّى اسْتَنْفَدُوا نِهَايَتَهُ کا ترجمہ غائب ہے۔ ؎۴۳

۴۹- سطر ۳- بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ کا ترجمہ غائب ہے۔ ؎۴۴

؎۳۱	محمد داؤد راز فاضل دہلوی، صحیح بخاری، جلد دوم، شائع کردہ قرآن سعید ناظم آباد،			ص ۵۰۹
؎۳۲	//	//	//	۵۱۰
؎۳۳	//	//	//	۵۱۹
؎۳۴	//	//	//	۵۱۷
؎۳۵	//	//	//	//
؎۳۶	//	//	//	۵۲۲
؎۳۷	//	//	//	۵۲۴
؎۳۸	//	//	//	۵۲۹
؎۳۹	//	//	//	۵۳۰
؎۴۰	//	//	//	۵۵۵
؎۴۱	//	//	//	۵۴۴
؎۴۲	//	//	//	۵۶۱
؎۴۳	//	//	//	۵۶۲
؎۴۴	//	//	//	۵۹۳

۵۰۔ سطر ۶۔ وَاِنْ كَانَ مَيِّتَةً شَرْطٌ کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۱۵]
۵۱۔ سطر ۹۔ سَابِقُ النَّهَارِ يَتَطَالِبَانِ ۔۔۔ مِنَ الْاٰخَرِ کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۱۶]
۵۲۔ سطر ۱۱۔ يَكُوْنُ عَلَيْهِ مِثْلُ ذٰلِكَ کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۱۷]
۵۳۔ سطر ۲۶۔ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۱۸]
۵۴۔ سطر ۹۔ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً وَهُوَ اَمِيْلُ اِلَى الرَّاْيِ کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۱۹]
۵۵۔ سطر ۲۵۔ فَتَبَيَّنْتُ اَنَّ لَمْ تُرِدْ بِهَا [illegible] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۲۰]
۵۶۔ سطر ۴۔ فَكَانَ قَبْلَ تَحْرِيْمِهِ ۔۔۔۔ وَعَلَانِيَتِهِ وَتَبَرُّكِهِ کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۲۱]
۵۷۔ سطر ۷۔ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۲۲]
۵۸۔ سطر ۴۔ فَاَقْبَلَ عَلٰى [illegible] وَجَنَابِهِ۔ کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۲۳]
۵۹۔ سطر ۲۱۔ وَنَحْوَ ابْنِ جَعْفَرٍ شُعْبَةَ کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۲۴]
۶۰۔ سطر ۲۔ اَلنَّبِيُّ [illegible] مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۲۵]
۶۱۔ سطر ۱۳۔ وَرَكِبْنَ [illegible]۔ کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۲۶]
۶۲۔ سطر ۱۵۔ اِذَا كَانَ ذَاتُ مَالٍ وَجَمَالٍ ۔۔۔ [illegible] کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۲۷]
۶۳۔ سطر ۲۳۔ قَالَ [illegible] فِيْ مَسْجِدِ بَنِيْ [illegible] کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۲۸]

---

[۲۱۵] [illegible] شرح بخاری جلد دوم، شائع کردہ [illegible] ص ۳۱۷
[۲۱۶] // // // // ص ۲۱۳
[۲۱۷] // // // ص ۲۱۸
[۲۱۸] // // // ص ۲۵۹
[۲۱۹] // // // ص ۲۸۵
[۲۲۰] // // // ص ۴۳
[۲۲۱] // // // ص ۴۸۰
[۲۲۲] // // // ص ۵۱۰
[۲۲۳] // // // ص ۵۲۶
[۲۲۴] // // // ص ۵۵۵
[۲۲۵] // شرح بخاری جلد سوم // ص ۹۱
[۲۲۶] // // // ص ۶۲
[۲۲۷] // // // ص ۹۴
[۲۲۸] // // // ص ۹۹

۶۴- سطر ۱۳- ذَكَرُوا الْحَجَرَ تو ـــ مِنْ كُتُبِهَا دو سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۲۹]

۶۵- سطر ۳- حَتّٰى كَمَلَ ذٰلِكَ يَنْتَهِيْ ـــ فَتُطِيْقِيْ پوری پانچ سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۳۰]

۶۶- سطر ۲۲- فَخَرَجَتْ بِهِنَّ إِلَى الْمِنْبَرِ فَإِذَا حَوْلَهُ فقرہ کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۳۱]

۶۷- سطر ۲۳- ثُمَّ ذَكَرَ وَكُوْعًا طَوِيْلًا کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۳۲]

۶۸- سطر ۱۹- يُوْمِئُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ۔ کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۳۳]

۶۹- سطر ۱۱- فَجِئْتُهُ بِقَبْضَةٍ أُخْرٰى فَأَلْقَى مِنْهُ کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۳۴]

۷۰- سطر ۱- فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ ...... تقریباً ڈھائی سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۳۵]

۷۱- سطر ۱۲- حَوَّلَ الْقَمِيْصَ إِلَى وَجْهِهِ ... الْحَجَرِ (دیوار) ترجمہ غلط کیا گیا۔[۲۳۶]

۷۲- سطر ۲- فَقَالَ سُكَيْنَةُ مَا شَيْءٌ يُقَالُ کا ترجمہ غائب ہے۔[۲۳۷]

برائے نام ترجمہ: یہاں ان چند عبارتوں کی مثال کے طور پر نشاندہی کی جاتی ہے جن میں متن کی طویل عبارت کا ترجمہ کرنے کے بجائے مختصر سا خلاصہ لکھ دیا ہے۔

۱- سطر ۲- فَقَالَ مَا بَالُ قَوْمٍ ... سے ... تک تقریباً چار سطروں کا مختصر ترجمہ کیا ہے۔[۲۳۸]

۲- سطر ۵ سے ساڑھے چار سطروں کا صرف دو سطری مختصر ترجمہ کیا ہے۔[۲۳۹]

۳- سطر ۱۷ کی آخری دو سطریں اور صفحہ ۷۰ کی پہلی تین سطروں کا مختصر ترجمہ کیا ہے۔[۲۴۰]

۴- سطر ۲ تا ۱۳- ان تقریباً سات سطروں کا چار سطروں میں مختصر ترجمہ کیا ہے۔[۲۴۱]

---

[۲۲۹] محمد داؤد راز فاضل دہلوی، صحیح بخاری جلد سوم، شائع کردہ محمد سعید اینڈ سنز، کراچی، ص ۱۰۸

[۲۳۰] 〃 〃 〃 〃، ص ۱۱۰

[۲۳۱] 〃 〃 〃 〃

[۲۳۲] 〃 〃 〃 〃، ص ۱۱۳

[۲۳۳] 〃 〃 〃 〃، ص ۱۴۶

[۲۳۴] 〃 〃 〃 〃، ص ۱۵۵

[۲۳۵] 〃 〃 〃 〃

[۲۳۶] 〃 〃 〃 〃، ص ۲۹۳

[۲۳۷] 〃 〃 〃 〃، ص ۳۴۰

[۲۳۸] وحید الزماں خان علامہ، موطا امام مالک، جلد سوم، مطبوعہ مسعود پبلشنگ ہاؤس کراچی، ص ۱۹۳

[۲۳۹] 〃 〃 〃، ص ۲۲۲

[۲۴۰] 〃 〃 〃، ص ۳۰۷

[۲۴۱] 〃 〃 〃، ص ۳۲۵

۵- سطر ۴ سے تقریباً پانچ سطروں کا تین سطروں میں بالاختصار تحریر کیا ہے۔[۴۲]
۶- سطر ۸ سے تقریباً چار سطروں کا ایک سطر میں بالاختصار تحریر کیا ہے۔[۴۳]
۷- آخری چار سطروں کا دو سطروں میں بالاختصار تحریر کیا ہے۔[۴۴]
۸- آخری ساڑھے پانچ سطروں کا اڑھائی سطروں میں تحریر کیا ہے۔[۴۵]
۹- سطر ۸ سے پونے چار سطروں کا ایک سطر میں بالاختصار تحریر کیا ہے۔[۴۶]
۱۰- سطر ۶ سے آخری تین، قرآن کی آیت بھی تحریر کیا ہے۔[۴۷]
۱۱- پہلی سے آٹھویں سطر تک کا سوا دو سطروں میں بالاختصار تحریر کیا ہے۔[۴۸]
۱۲- سطر ۲ سے آٹھ سطروں کا ساڑھے تین سطروں میں بالاختصار تحریر کیا ہے۔[۴۹]
۱۳- آخر والے ساڑھے پانچ سطروں کا سوا تین سطروں میں بالاختصار تحریر کیا ہے۔[۵۰]
۱۴- سطر ۸ سے آٹھ سطروں کا پونے پانچ سطروں میں بالاختصار تحریر کیا ہے۔[۵۱]
۱۵- سطر ۶ سے دس سطروں کا ساڑھے تین سطروں میں بالاختصار تحریر کیا ہے۔[۵۲]
۱۶- سطر ۲ سے ساڑھے چھ سطروں کا ساڑھے چار سطروں میں بالاختصار تحریر کیا ہے۔[۵۳]
۱۷- قول ۱۵ سے اٹھارہ سطروں کا بارہ سطروں میں بالاختصار تحریر کیا ہے۔[۵۴]
۱۸- قول ۱۶ سے تیس سطروں کا بیس سطروں میں بالاختصار تحریر کیا ہے۔[۵۵]

---

۴۲ وحید الزماں خاں، علامہ، اسلام ہلکہ، جلد دوم، مطبوعہ جاوید پریس کراچی، ص ۲۱۷
۴۳ 〃 〃 〃 ص ۲۱۱
۴۴ 〃 〃 〃 ص ۲۱۹
۴۵ 〃 〃 〃 ص ۲۲۴
۴۶ 〃 〃 〃 ص ۲۲۵
۴۷ 〃 〃 〃 ص ۲۳۱
۴۸ 〃 〃 〃 ص ۲۳۹
۴۹ 〃 〃 〃 ص ۲۴۸
۵۰ 〃 〃 〃 〃
۵۱ 〃 〃 〃 ص ۲۴۹
۵۲ 〃 〃 〃 ص ۲۵۰
۵۳ 〃 〃 〃 ص ۲۵۱
۵۴ 〃 〃 〃 ص ۲۵۱
۵۵ 〃 〃 〃 ص ۲۵۲

۱۹- سطر گیارہ میں سطر دس کی سطروں میں ٹیڑھی تحریر کیا ہے۔ ۱۵۱

۲۰- سطر سات سے دوسری سطروں کے بعض نصف سطر پر عبارت گنجلک تحریر کیا ہے۔ ۱۵۲

تحریف معنوی: بعض مترجمین نے غضب یہ بھی کیا ہے کہ حدیث شریف کا ترجمہ کرتے ہوئے … [illegible] … ترجمہ میں تبدیل کر دیا … شارحین … ناشرین کا … لیکن ایسے مترجمین … جہاں … حاشیہ … بھی کی ہیں … حضرات کے … حاشیہ … احادیث … ہونا چاہیے۔

صلوٰۃ وسلام میں بدعت: پہلی بات … إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا۔ لیکن اکثر کتب احادیث کے مترجمین نے … صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ … رضی اللہ تعالیٰ عنہ … کی … سنت … حضرات … بدعت … ان بدعت سیئہ … کوشش کرنی چاہیے۔

بفضلہ تعالیٰ اس ناچیز کو بھی … ترمذی … سنن ابن ماجہ … مؤطا امام مالک … کے ترجمے کا شرف حاصل ہو چکا ہے … حضرات … مطالعہ … ایڈیشن … غلطیاں … مطلع فرمائیں گے تاکہ … اصلاح ہو سکے۔

کتب احادیث کے ان ترجموں کو شائع … سید … صاحب … احادیث … خدمت … پریشانی سے نجات ملے۔

… رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَى حَبِيبِهِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ۔

گر قبول افتد … — محمد عبد الحکیم خان اختر

مجددی مظہری شاہجہانپوری

لاہور چھاؤنی

۱۰ رمضان المبارک ۱۴۰۳ھ

مطابق ۲۲ جون ۱۹۸۳ء

۱۵۱ وحید الزمان خان، مترجم، … مطبوعہ جاوید پریس کراچی، ص ۳۹۰

۱۵۲ … ص ۴۲۹

فہرست ابواب سنن ابوداؤد مترجم عربی اردو جلد اوّل

پارہ — ۳

۲۔ کتاب الصلوٰۃ

پارہ ـــ ۵

پارہ ـــ ۷

۳۔ کتاب الکسوف

۷- ابواب شہر رمضان

۸- ابواب السجود

۹- ابواب الوتر

پارہ — ۹

۱۱۔ کتاب اللقطہ

۱۲۔ کتاب المناسک

پارہ ۔ ۱

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

كِتَابُ الطَّهَارَةِ

بَابُ التَّخَلِّي عِنْدَ قَضَاءِ الْحَاجَةِ

۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ الْقَعْنَبِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ذَهَبَ الْمَذْهَبَ أَبْعَدَ۔

۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ الْبَرَازَ انْطَلَقَ حَتَّى لَا يَرَاهُ أَحَدٌ

کتاب الطہارۃ

قضائے حاجت کے وقت خلوت میں جانا

ابوسلمہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کے لیے جاتے تو بہت دور چلے جاتے۔

ابوالزبیر نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو اتنی دور چلے جاتے کہ کسی کو نظر نہ آتے۔

ف۔ کھلی جگہ اور جنگل یا آبادی سے دور جانے کی بات ہے یعنی غیر عمارت والے علاقے کا ذکر ہے جیسا کہ بخاری کی روایت سے ظاہر ہے۔ ہمارا ان کا ایک مسلک ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ الرَّجُلِ يَتَبَوَّأُ لِبَوْلِهِ

۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا حَمَّادٌ أَنَا أَبُو التَّيَّاحِ حَدَّثَنِي شَيْخٌ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ الْبَصْرَةَ فَكَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مُوسَى فَكَتَبَ عَبْدُ اللّٰهِ إِلَى أَبِي مُوسَى يَسْأَلُهُ عَنْ أَشْيَاءَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَبُو مُوسَى إِنِّي كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَأَرَادَ أَنْ يَبُولَ فَأَتَى دَمِثًا فِي أَصْلِ جِدَارٍ فَبَالَ ثُمَّ قَالَ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَبُولَ فَلْيَرْتَدْ لِبَوْلِهِ۔

آدمی کا پیشاب کے لیے جگہ تلاش کرنا

شیخ سے روایت ہے کہ جب حضرت عبد اللہ بن عباس بصرہ آئے تو حضرت ابوموسیٰ سے باتیں کرتے تھے۔ تو حضرت عبد اللہ نے چند باتیں پوچھنے کے لیے حضرت ابوموسیٰ کے لیے لکھا۔ حضرت ابوموسیٰ نے ان کے لیے جواب لکھا کہ ایک روز میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا تو آپ نے پیشاب کرنے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ ایک دیوار کے نیچے نرم جگہ پر تشریف لے گئے اور پیشاب کیا۔ پھر فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی پیشاب کرنا چاہے تو پیشاب کرنے کے لیے مناسب جگہ تلاش کرے۔ ف

ف۔ حدیث بالا کے علاوہ صحاح ستہ میں یہ حدیث ہے کہ پیشاب سے احتیاط کی تاکید بہت ضروری ہے نیز زمین کا ڈھلوان کی جانب ہونا ضروری ہے تاکہ پیشاب بہتا ہوا پیروں کے نیچے نہ آئے۔ علاوہ ازیں اونچی زمین پر بیٹھ کر پیشاب اور کپڑوں کو پلید نہ کر دیں پیشاب کی چھینٹوں سے بچاؤ نہ کرنے پر عذاب قبر کا خطرہ ہے۔ مشہور حدیث ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چند صحابہ کرام کی معیت میں ایک قبرستان کے پاس سے گزر رہے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ کی سواری کا جانور بدکنے لگا۔ معلوم ہوا کہ دو قبروں سے چیخ پکار کی آواز سنی۔ آپ نے ایک درخت کی شاخ لی اس کے دو حصے کیے اور دونوں قبروں پر ایک ایک نصب فرما دیا۔ صحابہ کرام نے اس حرکت کی وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ ان دونوں قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے۔ ایک غیبت کیا کرتا اور دوسرا پیشاب کی چھینٹوں سے احتیاط نہیں کیا کرتا تھا۔ امید ہے کہ جب تک یہ ٹہنیاں سرسبز رہیں گی ان کی تسبیح کی برکت سے ان کے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے گی (بخاری، مسلم)۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نباتات کی چیزوں سے خوشبو بہت پسند تھی اسی لیے قبروں پر پھول ڈالنا جائز ہے کہ جب تک تر رہیں گے ان کی تسبیح کی برکت سے صاحب قبر کو نفع ہوگا اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پسندیدہ چیز یعنی خوشبو سے دارین کے دولہا اور ایمان کو فرحت حاصل ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب ٣ - مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا دَخَلَ الْخَلاَءَ

بیت الخلاء میں جاتے وقت کیا کہے

٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَعَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلاَءَ قَالَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو حماد کی روایت میں ہے کہ کہتے: اے اللہ میں تیری پناہ پکڑتا ہوں۔ اور عبد الوارث کی روایت میں ہے کہ کہتے: میں اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں ناپاکی اور ناپاکوں سے۔

٥ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو يَعْنِي السَّدُوسِيَّ قَالَ أَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ هُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ وَقَالَ شُعْبَةُ وَقَالَ مَرَّةً أَعُوذُ بِاللَّهِ وَقَالَ وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ.

ہم سے حسن نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی حدیث روایت کی کہ کہتے: اے اللہ میں تیری پناہ پکڑتا ہوں۔ شعبہ کی روایت میں ہے کہ ایک مرتبہ کہا: میں اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں۔ اور وہیب نے عبد العزیز سے روایت کی ہے: پس اللہ کی پناہ پکڑنا چاہیے۔

٦ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هَذِهِ الْحُشُوشَ مُحْتَضَرَةٌ فَإِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الْخَلاَءَ فَلْيَقُلْ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ.

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بیت الخلاء شیاطین کے حاضر ہونے کی جگہیں ہیں، لہٰذا جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء میں جائے تو اسے کہنا چاہیے: میں اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں ناپاکی اور ناپاکوں سے۔

باب ٤ - كَرَاهِيَةِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ عِنْدَ قَضَاءِ الْحَاجَةِ

قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنے کی کراہت

٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ.

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

عن الأعمش عن إبراهيم عن عبد الرحمن بن يزيد عن سلمان قال قيل له لقد علمكم نبيكم كل شيء حتى الخراءة قال أجل لقد نهانا صلى الله عليه وسلم أن نستقبل القبلة بغائط أو بول وأن لا نستنجي باليمين وأن لا يستنجي أحدنا بأقل من ثلاثة أحجار أو نستنجي برجيع أو عظم.

کہا ان سے کہا گیا کہ آپ کے نبی نے ہر چیز آپ لوگوں کو سکھا دی یہاں تک کہ قضائے حاجت کا طریقہ بھی؟ فرمایا ہاں بے شک آپ نے منع فرمایا ہے کہ پاخانہ یا پیشاب کے وقت ہم قبلہ کی طرف منہ کریں اور یہ کہ ہم دائیں ہاتھ سے استنجا کریں اور یہ کہ کوئی تین پتھروں سے کم کے ساتھ استنجا کرے یا گوبر اور ہڈی سے استنجا کرے۔

۸ - حدثنا عبد الله بن محمد النفيلي قال ثنا ابن المبارك عن محمد بن عجلان عن القعقاع بن حكيم عن أبي صالح عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما أنا لكم بمنزلة الوالد أعلمكم فإذا أتى أحدكم الغائط فلا يستقبل القبلة ولا يستدبرها ولا يستطب بيمينه وكان يأمر بثلاثة أحجار وينهى عن الروث والرمة.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تمہارے باپ کی طرح ہوں جو تمہیں تعلیم دیتا ہوں۔ جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کے لیے بیٹھے تو قبلہ کی جانب منہ یا پیٹھ نہ کرے اور دائیں ہاتھ سے استنجا نہ کرے اور آپ تین پتھروں کا حکم فرماتے نیز گوبر اور ہڈی کے ساتھ استنجا کرنے سے منع فرماتے۔ ف

ف: قبلہ کی جانب منہ یا پیٹھ کر کے بول و براز نہ کرے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دونوں جگہ یعنی آبادی اور جنگل میں مکروہ تحریمی ہے اگرچہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صرف جنگل میں ہے کیونکہ عموم ہے دونوں جانب احادیث میں نہی اور صحابہ کا بیان وہ عمل ہے کا یعنی آبادی مخصوص ہیں۔ کیونکہ صرف نظر کرنے سے گریز ہوسکتا ہے کہ باعث حدیث ہے حضرت کی غلطت کے پیش نظر اور ان کے لیے تعظیم والی چیزوں کی جتنی زیادہ تعظیم و توقیر کی جائے بہتر ہے بلکہ شعائر اللہ کی تعظیم تو دلوں کے تقویٰ سے ہے تقویٰ کی ترقی کا باعث ہے اسی کا موجب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۹ - حدثنا مسدد بن مسرهد قال ثنا سفيان عن الزهري عن عطاء بن يزيد عن أبي أيوب رواية قال إذا أتيتم الغائط فلا تستقبلوا القبلة بغائط ولا بول ولكن شرقوا أو غربوا فقدمنا الشام فوجدنا مراحيض قد بنيت قبل القبلة فكنا ننحرف عنها ونستغفر الله.

حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کے لیے بیٹھے تو قبلہ کی جانب منہ کر کے پاخانہ یا پیشاب نہ کرے۔ بلکہ مشرق یا مغرب کی جانب منہ کرے۔ جب ہم شام میں گئے تو ہم نے دیکھا کہ وہاں بیت الخلاء قبلہ رخ بنے ہوئے تھے تو ہم قبلہ کی جانب سے پھر جاتے اور اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتے۔ ف

ف: حضرت مترجم: اہل مدینہ کو بول و براز کے وقت شمال یا جنوب کی جانب منہ کرنا پڑتا ہے کیونکہ مدینہ منورہ کا قبلہ جنوب کی جانب ہے لیکن مکہ مکرمہ اور یمن کے جنوب میں رہنے والے شمال کی جانب اور بعض جگہ کے لوگ مشرق یا مغرب کی جانب منہ کیا کریں تاکہ قبلے کی جانب منہ اور پیٹھ نہ ہو جو علاقے مکہ مکرمہ کے مشرق یا مغرب میں واقع ہیں ان کے لیے حکم شمال یا جنوب ہے جیسا کہ پاکستان، بھارت، افغانستان اور ایران والوں کا قبلہ جانب مغرب ہے لہٰذا وہ مغرب کی جانب منہ کرنے سے بچیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۰ حدثنا موسى بن إسماعيل قال ثنا وهيب قال ثنا عمرو بن يحيى عن أبي زيد عن معقل بن أبي معقل الأسدي قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن نستقبل القبلتين ببول أو غائط. قال أبو داود وأبو زيد هو مولى بني ثعلبة.

حضرت معقل بن ابی معقل اسدی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب یا پاخانے کے وقت دونوں قبلوں یعنی بیت اللہ اور بیت المقدس کی طرف منہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابو زید بنی ثعلبہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔

۱۱ حدثنا محمد بن يحيى بن فارس قال ثنا صفوان بن عيسى عن الحسن بن ذكوان عن مروان الأصفر قال رأيت ابن عمر أناخ راحلته مستقبل القبلة ثم جلس يبول إليها فقلت يا أبا عبد الرحمن أليس قد نهي عن هذا قال بلى إنما نهي عن ذلك في الفضاء فإذا كان بينك وبين القبلة شيء يسترك فلا بأس.

مروان اصفر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ انہوں نے قبلہ کی جانب اپنا اونٹ بٹھایا اور پھر اس کی طرف پیشاب کرنے لگے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے ابو عبدالرحمٰن! کیا ایسا کرنے سے منع نہیں فرمایا گیا ہے؟ فرمایا کیوں نہیں، خالی جگہ میں ایسا کرنے سے منع فرمایا گیا ہے لیکن جب تمہارے اور قبلے کے درمیان کوئی ایسی چیز ہو جو تمہیں چھپا لے تو پھر کوئی مضائقہ نہیں۔

باب الرخصة في ذلك

اس بات کی اجازت

۱۲ حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن يحيى بن سعيد عن محمد بن يحيى بن حبان عن عمه واسع بن حبان عن عبد الله بن عمر قال لقد ارتقيت على ظهر البيت فرأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم على لبنتين مستقبل بيت المقدس لحاجته.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں ایک مکان کی چھت پر چڑھا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ دو اینٹوں پر بیٹھے بیت المقدس کی جانب منہ کر کے حاجت رفع فرما رہے ہیں۔

۱۳ حدثنا محمد بن بشار قال ثنا وهب بن جرير قال ثنا أبي قال سمعت محمد بن إسحاق يحدث عن أبان بن صالح عن مجاهد عن جابر بن عبد الله قال نهى نبي الله صلى الله عليه وسلم أن نستقبل القبلة ببول فرأيته قبل أن يقبض بعام يستقبلها.

مجاہد نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیشاب کرتے وقت قبلہ کی جانب منہ کرنے سے منع فرمایا ہے پھر وصال سے ایک سال پہلے میں نے آپ کو ادھر منہ کرتے ہوئے دیکھا۔

باب كيف التكشف عند الحاجة

قضائے حاجت کے وقت ستر کیسے کھولے؟

۱۴ حدثنا زهير بن حرب قال ثنا وكيع عن الأعمش عن رجل عن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا أراد حاجة لا يرفع ثوبه حتى

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو جب تک زمین کے نزدیک نہ ہو جاتے اس وقت تک کپڑا نہ اٹھاتے۔ امام ابوداؤد

بن ثور عن الاعمش قال ابو داود رواه عبد السلام بن حرب عن الاعمش عن انس بن مالك وهو ضعيف.

نے فرمایا کہ عبدالسلام بن حرب نے اعمش سے حضرت انس بن مالک والی سند ضعیف ہے۔

باب كراهية الكلام عند الخلاء

١٥- حدثنا عبيد الله بن عمر بن ميسرة ثنا ابن مهدي ثنا عكرمة بن عمار عن يحيى بن ابي كثير عن هلال بن عياض قال حدثني ابو سعيد قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يخرج الرجلان يضربان الغائط كاشفين عن عورتهما يتحدثان فان الله عز وجل يمقت على ذلك قال ابو داود هذا لم يسنده الا عكرمة بن عمار.

قضائے حاجت کے وقت بات کرنے کی کراہیت

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ دو آدمی قضائے حاجت کے لیے نہ نکلیں کہ اپنے ستر کھولے ہوئے باتیں کر رہے ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بات سے ناراض ہوتا ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسے عکرمہ بن عمار ہی نے روایت کیا ہے۔

باب في الرجل يرد السلام وهو يبول

١٦- حدثنا عثمان وابو بكر ابنا ابي شيبة قال ثنا عمر بن سعد عن سفيان عن الضحاك بن عثمان عن نافع عن ابن عمر قال مر رجل على النبي صلى الله عليه وسلم وهو يبول فسلم عليه فلم يرد عليه قال ابو داود وروي عن ابن عمر وغيره ان النبي صلى الله عليه وسلم تيمم ثم رد على الرجل السلام.

پیشاب کرتے وقت سلام کا جواب دینا

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک آدمی گزرا جبکہ آپ پیشاب کر رہے تھے تو اس نے آپ کو سلام کیا مگر آپ نے اسے جواب نہ دیا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیمم کیا پھر اس آدمی کو سلام کا جواب دیا۔

١٧- حدثنا محمد بن المثنى ثنا عبد الاعلى ثنا سعيد عن قتادة عن الحسن عن حضين بن المنذر ابي ساسان عن المهاجر بن قنفذ انه اتى النبي صلى الله عليه وسلم وهو يبول فسلم عليه فلم يرد عليه حتى توضا ثم اعتذر اليه فقال اني كرهت ان اذكر الله تعالى ذكره الا على طهر او قال على طهارة.

حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ آپ پیشاب کر رہے تھے تو انہوں نے سلام عرض کیا لیکن آپ نے انہیں جواب نہ دیا یہاں تک کہ وضو فرمایا پھر ان سے عذر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا ناپسند کیا مگر پاکی کی حالت میں یا فرمایا کہ حالت طہارت میں۔ ف

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کے بغیر سلام کا جواب دینا پسند نہیں فرماتے تھے اگر کوئی سلام کرتا اور آپ کا وضو نہ ہوتا تو تیمم فرما لیتے۔ اس حدیث کی روشنی میں ... کیا جائے تو اس کے مفہوم کو

سمجھنے میں کافی مدد ملتی ہے اور حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے موقف کی برتری واضح ہو جاتی ہے۔ مذکورہ حدیث ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ اور مسند احمد میں حضرت ابوہریرہ سے جبکہ حضرت ابوسعید خدری سے مروی ہے اس کے باعث امام احمد بن حنبل وضو سے پہلے تسمیہ کا پڑھنا واجب اور وضو کی شرط مانتے ہیں۔ جبکہ جمہور نے ترکِ تسمیہ کو نفی کمال پر محمول کیا ہے کیونکہ ارشادِ خداوندی اذا قمتم الی الصلوٰۃ فاغسلوا میں حکم دیا گیا ہے، مگر تسمیہ وضو کی شرط ہوتی تو اس کا ذکر فاغسلوا وجوہکم سے بھی پہلے ہوتا۔ معلوم ہوا کہ وضو سے پہلے تسمیہ کا پڑھنا ضروری نہیں بلکہ باعث تکمیل وضو ہونے کے سبب مستحب یا سنت ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب في الرجل يذكر الله تعالى على غير طهر

١٨ - حدثنا محمد بن العلاء ثنا ابن أبي زائدة عن أبيه عن خالد بن سلمة يعني الفأفاء عن البهي عن عروة عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يذكر الله عز وجل على كل أحيانه.

بغیر طہارت ذکر الٰہی کرنا

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر وقت اللہ کا ذکر بہرحالت (وضو ہو یا نہ ہو) کیا کرتے تھے۔

باب الخاتم يكون فيه ذكر الله تعالى يدخل به الخلاء

١٩ - حدثنا نصر بن علي عن أبي علي الحنفي عن همام عن ابن جريج عن الزهري عن أنس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا دخل الخلاء وضع خاتمه. قال أبو داود هذا حديث منكر وإنما يعرف عن ابن جريج عن زياد بن سعد عن الزهري عن أنس قال إن النبي صلى الله عليه وسلم اتخذ خاتما من ورق ثم ألقاه والوهم فيه من همام ولم يروه إلا همام.

جس انگوٹھی پر اللہ تعالیٰ کا نام ہو اسے لے کر بیت الخلاء میں جانا

زہری سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو اپنی انگشتری مبارک کو اتار دیا کرتے تھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث منکر ہے جبکہ معروف اس سند کے ساتھ ہے ابن جریج، زیاد بن سعد، زہری، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور پھر اسے ڈال دیا۔ مذکورہ روایت میں وہم ہمام سے ہے اور ہمام کے سوا کسی نے اسے روایت نہیں کیا۔

باب الاستبراء من البول

٢٠ - حدثنا زهير بن حرب وهناد قالا ثنا وكيع ثنا الأعمش قال سمعت مجاهدا يحدث عن طاوس عن ابن عباس قال مر النبي صلى الله عليه وسلم على قبرين فقال إنهما يعذبان وما يعذبان في كبير أما هذا فكان لا يستتر من البول وأما هذا فكان يمشي بالنميمة ثم دعا

پیشاب کی چھینٹوں سے بچنا

طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے اور کسی بڑے گناہ کے باعث نہیں دیا جا رہا۔ جہاں تک اس کا تعلق ہے تو یہ پیشاب کی چھینٹوں سے احتیاط نہیں کرتا تھا اور وہ چغل خوری کیا کرتا تھا۔ پھر آپ نے کھجور کی ایک تر ٹہنی منگوائی اور چیر کر اس کے دو ٹکڑے

بِعَسِيبٍ رَطْبٍ فَشَقَّهُ بِاثْنَيْنِ ثُمَّ غَرَسَ عَلَى هَذَا وَاحِدًا وَعَلَى هَذَا وَاحِدًا وَقَالَ لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا قَالَ هَنَّادٌ يَسْتَتِرُ مَكَانَ يَسْتَنْزِهُ.

۲۱ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ قَالَ كَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ يَسْتَنْزِهُ.

۲۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَسَنَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَعَمْرُو بْنُ الْعَاصِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ وَمَعَهُ دَرَقَةٌ ثُمَّ اسْتَتَرَ بِهَا ثُمَّ بَالَ فَقُلْنَا انْظُرُوا إِلَيْهِ يَبُولُ كَمَا تَبُولُ الْمَرْأَةُ فَسَمِعَ ذَلِكَ فَقَالَ أَلَمْ تَعْلَمُوا مَا لَقِيَ صَاحِبُ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانُوا إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَوْلُ قَطَعُوا مَا أَصَابَهُ الْبَوْلُ مِنْهُمْ فَنَهَاهُمْ فَعُذِّبَ فِي قَبْرِهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ جِلْدَ أَحَدِهِمْ وَقَالَ عَاصِمٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَسَدَ أَحَدِهِمْ.

بَابُ الْبَوْلِ قَائِمًا

۲۳ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا نَا شُعْبَةُ ح وَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو عَوَانَةَ وَهَذَا لَفْظُ حَفْصٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ مُسَدَّدٌ قَالَ فَذَهَبْتُ أَتَبَاعَدُ فَدَعَانِي حَتَّى كُنْتُ عِنْدَ عَقِبِهِ.

پھر ایک کھجور کی ترشاخ منگوائی اور اس کے دو حصے کر کے ایک ایک قبر پر گاڑ دیا اور فرمایا جب تک یہ خشک نہ ہوں شاید ان کے عذاب میں کمی ہوتی رہے۔ ہناد نے یستنزہ کی جگہ یستتر کہا تھا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی روایت کی ہے کہ فرمایا اپنے پیشاب سے بچتا نہ تھا۔ ابو معاویہ نے یستنزہ کہا تھا۔

عبدالرحمن بن حسنہ سے روایت ہے کہ میں اور عمرو بن العاص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ باہر تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ ایک ڈھال تھی۔ آپ نے اس سے پردہ کیا پھر پیشاب کیا تو ہم نے کہا دیکھو عورتوں کی طرح چھپ کر پیشاب کرتے ہیں۔ آپ نے یہ بات سن کر فرمایا۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص کے ساتھ کیا ہوا؟ جب ان میں سے کسی کو پیشاب لگ جاتا تو اس جگہ کو کاٹ دیتے جہاں پیشاب لگا ہوتا۔ اس نے انہیں منع کیا تو اسے قبر میں عذاب دیا گیا۔ ابو داؤد نے کہا منصور نے ابو وائل سے، انہوں نے ابو موسیٰ سے اس حدیث میں جلد احدھم روایت کیا اور عاصم نے ابو وائل سے، ابو موسیٰ سے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے جسد احدھم [illegible]

کھڑے ہو کر پیشاب کرنا

حفص بن عمر و مسلم بن ابراہیم نے شعبہ سے، مسدد نے ابو عوانہ سے، سلیمان، ابو وائل، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک قوم کی کوڑی پر تشریف لائے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ پھر پانی منگوا کر اپنے موزوں پر مسح کیا۔ ابو داؤد نے کہا مسدد نے کہا میں دور جانے لگا تو آپ نے مجھے بلایا یہاں تک کہ میں آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا تھا۔

ف۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ کسی عذر کی وجہ سے کھڑے ہو کر پیشاب کیا [illegible]

رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہے کہ من حدثکم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یبول قائما فلا تصدقوہ ما کان یبول الا قاعدا (احمد ترمذی نسائی) یعنی جو تمہیں بتائے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب کیا کرتے تھے تو اسے سچا نہ سمجھو کیونکہ آپ بیٹھ کر ہی پیشاب کرتے تھے۔ اسی لیے علماء کرام نے فرمایا ہے کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا مکروہ ہے کیونکہ اس میں بے ادبی بھی ہے اور پیشاب کی چھینٹوں سے کپڑوں اور بدن کے پلید ہونے کا احتمال [illegible] حدیث حذیفہ [illegible] کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کا اشارہ ملتا ہے تو اس کو حضرات محدثین نے عذر پر محمول کیا اور [illegible] بہر حال اس [illegible] کھڑے ہو کر پیشاب کی [illegible] بیٹھ کر پیشاب کرنا سنت ہے [illegible] پیشاب یا خطا [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۱۳ فی الرجل یبول باللیل فی الاناء ثم یضعہ عندہ

۲۴- حدثنا محمد بن عیسی ثنا حجاج عن ابن جریج عن حکیمۃ بنت امیمۃ بنت رقیقۃ عن امھا انھا قالت کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم قدح من عیدان تحت سریرہ یبول فیہ باللیل۔

رات کو پیشاب کرنے کے لیے برتن اپنے پاس رکھ لینا

حضرت حکیمہ بنت امیمہ اپنی والدہ ماجدہ سے روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک لکڑی کا پیالہ تھا جو آپ کے تخت کے نیچے رکھا جاتا اور رات کے وقت اس میں پیشاب کر لیتے۔

باب ۱۴ المواضع التی نھی عن البول فیھا

۲۵- حدثنا قتیبۃ بن سعید ثنا اسمعیل بن جعفر عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابیہ عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اتقوا اللاعنین قالوا وما اللاعنان یا رسول اللہ قال صلی اللہ علیہ وسلم الذی یتخلی فی طریق الناس او ظلھم۔

جن مقامات پر پیشاب کرنے سے منع فرمایا گیا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت کے دو کاموں سے بچو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ لعنت کے دو کام کون سے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں کے راستے اور سایہ کی جگہوں میں قضائے حاجت کرنا۔

۲۶- حدثنا اسحق بن سوید الرملی وعمر بن الخطاب ابو حفص وحدیثہ اتم ان سعید بن الحکم حدثھم قال انا نافع بن یزید حدثنی حیوۃ بن شریح ان ابا سعید الحمیری حدثہ عن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتقوا الملاعن الثلاثۃ البراز فی الموارد وقارعۃ الطریق والظل۔

اسحاق بن سوید رملی اور عمر بن خطاب ابو حفص اور ان کی حدیث زیادہ پوری ہے۔ سعید بن حکم، نافع بن یزید، حیوۃ بن شریح، ابو سعید حمیری، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لعنت کے تین کاموں سے بچو یعنی گھاٹ کے اترنے کے راستے، چلنے کی جگہوں اور سایہ میں قضائے حاجت کرنے سے۔

باب ۱۵ فی البول فی المستحم

۲۷- حدثنا احمد بن محمد بن حنبل و

غسل خانے میں پیشاب کرنا

احمد بن محمد بن حنبل اور حسن بن علی، عبدالرزاق، احمد

الحسن بن علي قالا حدثنا عبد الرزاق قال أحمد قال حدثنا معمر قال أخبرني أشعث وقال الحسن عن أشعث بن عبد الله عن الحسن عن عبد الله بن مغفل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يبولن أحدكم في مستحمه ثم يغتسل فيه قال أحمد ثم يتوضأ فيه فإن عامة الوسواس منه۔

معمر، اشعث، حسن، اشعث بن عبد اللہ، حسن، حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی غسل خانے میں پیشاب کر کے پھر اس میں نہ نہائے۔ احمد کی روایت میں ہے کہ پھر اس میں وضو کرے کیونکہ اکثر وسوسے اسی سے پیدا ہوتے ہیں۔

۲۸- حدثنا أحمد بن يونس حدثنا زهير عن داود بن عبد الله عن حميد الحميري وهو ابن عبد الرحمن قال لقيت رجلا صحب النبي صلى الله عليه وسلم كما صحبه أبو هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يمتشط أحدنا كل يوم أو يبول في مغتسله۔

حمید حمیری یعنی ابن عبد الرحمٰن کا بیان ہے کہ ان کی ملاقات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ایسے صحابی سے ہوئی جنہیں حضرت ابو ہریرہ کی صحبت حاصل ہوئی تھی اور انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزانہ کنگھی کرنے اور اپنے غسل خانے میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔

باب النهي عن البول في الجحر

سوراخ میں پیشاب کرنے کی ممانعت

۲۹- حدثنا عبيد الله بن عمر بن ميسرة حدثنا معاذ بن هشام حدثني أبي عن قتادة عن عبد الله بن سرجس أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى أن يبال في الجحر قال قالوا لقتادة ما يكره من البول في الجحر قال كان يقال إنها مساكن الجن۔

قتادہ نے حضرت عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سوراخ میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ معاذ بن ہشام کا بیان ہے کہ قتادہ سے پوچھا گیا کہ سوراخ میں پیشاب کرنا کیوں مکروہ ہے؟ فرمایا کہ کہا جاتا ہے کہ یہ جنات کے گھر ہیں۔

([illegible])

ف: سوراخ میں پیشاب کرنے کی ممانعت کا سبب یہ بھی ہے کہ ان میں کیڑے مکوڑے رہتے ہیں اور پیشاب سے انہیں ایذا پہنچے یا کسی سانپ وغیرہ موذی جانور کے [illegible] پیشاب کرنے والے کو ضرر پہنچ جائے، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کسی سوراخ کے اندر جنات رہتے ہوں [illegible] پیشاب کی [illegible] جانب سے [illegible] کا خطرہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ما يقول الرجل إذا خرج من الخلاء

بیت الخلاء سے نکلے تو کیا کہے

۳۰- حدثنا عمرو بن محمد الناقد حدثنا هاشم بن القاسم حدثنا إسرائيل عن يوسف بن أبي بردة عن أبيه قال حدثتني عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا خرج من الغائط قال

یوسف بن ابو بردہ کے والد ماجد کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء سے نکلا کرتے تو کہتے بخشش تیری اللہ کی طرف

[illegible]

غُفْرَانَكَ۔

ف۔ قضائے حاجت سے فارغ ہو کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہا کرتے غفرانک یعنی اے اللہ! میں تیری بخشش چاہتا ہوں کہ جس طرح تو نے اس اذیت کو مجھ سے دور کر کے عافیت بخشی ہے اسی طرح گناہوں کو دور کر کے نجات مرحمت فرما۔ یہ تعلیم امت کے لیے ہے ورنہ گناہوں کا ان کے مقدس دامن پر سوال کہاں۔ امت کو تعلیم دی کہ ہر موقع پر اپنی بخشش کے لیے کوشاں رہیں اور اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیں۔ دیگر حدیث میں یوں دعا کرنا وارد ہے۔ الحمد للہ الذی اذہب عنی الاذی وعافانی (ابن ماجہ) بہتر یہ ہے کہ ان دونوں دعاؤں کو ملا لیا جائے یعنی غفرانک الحمد للہ الذی اذہب عنی الاذی وعافانی کہا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ مَسِّ الذَّكَرِ بِالْيَمِينِ فِي الِاسْتِبْرَاءِ۔

استنجا کے وقت شرمگاہ کو دایاں ہاتھ لگانے کی کراہیت

۳۱ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَإِذَا أَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِينِهِ وَإِذَا شَرِبَ فَلَا يَشْرَبْ نَفَسًا وَاحِدًا۔

عبد اللہ بن ابو قتادہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو اپنی شرمگاہ سے دایاں ہاتھ نہ لگائے اور جب بیت الخلا میں جائے تو دائیں ہاتھ سے استنجا نہ کرے اور جب پانی پئے تو ایک ہی سانس میں نہ پئے۔ ف

ف۔ ایک ہی سانس میں پینے سے منع فرمایا کہ بعض اوقات نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے اور ایسا کرنے سے انسان کی صحت پر اثر پڑتا ہے۔ اللہ اکبر! وہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کیسے شفیق تھے کہ امت کے لیے تین سانسوں میں پینا سکھایا۔ بہتر یہ ہے کہ پانی بیٹھ کر دائیں ہاتھ سے پئیں، پینے سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھیں اور پینے کے بعد الحمد للہ کہیں تاکہ منعم حقیقی کی نعمت کا شکر ادا کریں اور لئن شکرتم لازیدنکم کی بشارت کا مصداق ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۳۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أَيُّوبَ يَعْنِي الْإِفْرِيقِيَّ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ وَمَعْبَدٍ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْعَلُ يَمِينَهُ لِطَعَامِهِ وَشَرَابِهِ وَثِيَابِهِ وَيَجْعَلُ شِمَالَهُ لِمَا سِوَى ذَلِكَ۔

حارثہ بن وہب خزاعی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھانے پینے اور کپڑے پہننے کے لیے دایاں دست مبارک استعمال کیا کرتے اور ان کے سوا باقی تمام کاموں کے لیے دوسرا دست اقدس استعمال کرتے۔

---

۳۳ - حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ

ابراہیم کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دایاں دست اقدس

عن الأسود عن عائشة قالت كانت يد رسول الله
صلى الله عليه وسلم اليمنى لطهوره وطعامه وكانت
يده اليسرى لخلائه وما كان من أذى.

٣٤ - حدثنا محمد بن حاتم بن بزيع حدثنا
عبد الوهاب بن عطاء عن سعيد عن أبي معشر
عن إبراهيم عن الأسود عن عائشة عن النبي
صلى الله عليه وسلم بمعناه.

باب الاستتار في الخلاء

٣٥ - حدثنا إبراهيم بن موسى الرازي أخبرنا عيسى
عن ثور عن الحصين الحبراني عن أبي
سعيد عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه
وسلم قال من اكتحل فليوتر من فعل فقد أحسن
ومن لا فلا حرج ومن استجمر فليوتر من فعل فقد
أحسن ومن لا فلا حرج ومن أكل فما تخلل
فليلفظ وما لاك بلسانه فليبتلع من فعل فقد
أحسن ومن لا فلا حرج ومن أتى الغائط فليستتر
فإن لم يجد إلا أن يجمع كثيبا من رمل فليستدبره
فإن الشيطان يلعب بمقاعد بني آدم من فعل
فقد أحسن ومن لا فلا حرج قال أبو داود رواه أبو عاصم
عن ثور قال حصين الحميري قال ورواه
عبد الملك بن الصباح عن ثور فقال أبو سعيد
الخير.

باب ما ينهى عنه أن يستنجى به

٣٦ - حدثنا يزيد بن خالد بن عبد الله بن موهب
الهمداني أخبرنا المفضل يعني ابن فضالة المصري
عن عياش بن عباس القتباني أن شييم بن بيتان
أخبره عن شيبان القتباني قال إن مسلمة بن
مخلد استعمل رويفع بن ثابت على أسفل الأرض
قال شيبان فسرنا معه من كوم شريك إلى

وضو کرنے کے لئے اور کھانے کے لئے دست مبارک استعمال فرماتے اور بایاں ہاتھ استنجا کرنے اور نجاست دھونے میں استعمال فرماتے تھے۔

محمد بن حاتم بن بزیع، عبد الوہاب بن عطاء، سعید، ابومعشر، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی حدیث کے ہم معنی روایت کی ہے۔

قضائے حاجت کے وقت پردہ کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سرمہ لگائے تو طاق مرتبہ لگانا چاہیے جس نے ایسا کیا اس نے اچھا کیا اور اگر کوئی ایسا نہ کرے تو کوئی حرج نہیں۔ جو ڈھیلے لے تو طاق لے جس نے ایسا کیا اچھا کیا اور اگر ایسا نہ کرے تو کوئی حرج نہیں جو کھانا کھائے تو جو کچھ دانتوں میں خلال کرنے سے نکلے اسے پھینک دے اور جو زبان سے نکلے اسے نگل جائے جس نے ایسا کیا اچھا کیا اور اگر ایسا نہ کرے تو کوئی حرج نہیں اور جو قضائے حاجت کے لئے جائے تو پردہ کرے اگر کچھ نہ پائے تو ریت کا ایک ڈھیر ہی جمع کر کے اس کی طرف پیٹھ کرے کیونکہ شیطان بنی آدم کی شرمگاہ سے کھیلتا ہے جس نے ایسا کیا اچھا کیا اور اگر کوئی ایسا نہ کرے تو کوئی حرج نہیں۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے ابوعاصم نے ثور سے روایت کیا تو حصین حمیری کہا ہے۔ عبدالملک بن صباح نے ثور سے ابوسعید الخیر کہا ہے۔

جن چیزوں سے استنجا کرنا منع فرمایا گیا ہے

یزید بن خالد، ابن موہب، مفضل بن فضالہ، عیاش بن عباس، شییم بن بیتان، شیبان قتبانی سے روایت ہے کہ مسلمہ بن مخلد نے رویفع بن ثابت کو زیریں علاقے کا حاکم بنایا۔ شیبان نے فرمایا کہ ہم ان کے ساتھ کوم شریک سے علقماء یا علقام سے کوم شریک کو گئے۔ رویفع نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہم میں سے کوئی اپنے بھائی سے اس شرط پر اونٹ لیا کرتا کہ جو مال غنیمت

علقماء أو من علقماء إلى كوم شريك يريد علقام
فقال رويفع إن كان أحدنا في زمن رسول الله
صلى الله عليه وسلم ليأخذ نضو أخيه على أن له
النصف مما يغنم ولنا النصف وإن كان
أحدنا ليطير له النصل والريش وللآخر القدح ثم
قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا رويفع
لعل الحياة ستطول بك بعدي فأخبر الناس أنه
من عقد لحيته أو تقلد وترا أو استنجى برجيع
دابة أو عظم فإن محمدا منه بريء

٣٧- حدثنا يزيد بن خالد نا مفضل عن
عياش أن شييم بن بيتان أخبره بهذا الحديث
أيضا عن أبي سالم الجيشاني عن عبد الله بن عمرو
يذكر ذلك وهو معه مرابط بحصن باب أليون قال
أبو داود وهو بحصن أليون على جبل قال
أبو داود هو شيبان بن أمية يكنى أبا حذيفة

٣٨- حدثنا أحمد بن محمد بن حنبل نا
روح بن عبادة نا زكريا بن إسحاق نا أبو الزبير
أنه سمع جابر بن عبد الله يقول نهانا رسول
الله صلى الله عليه وسلم أن نتمسح بعظم أو بعر

٣٩- حدثنا حيوة بن شريح الحمصي نا
ابن عياش عن يحيى بن أبي عمرو السيباني عن
عبد الله بن الديلمي عن عبد الله بن مسعود قال
قدم وفد الجن على النبي صلى الله عليه وسلم
فقالوا يا محمد انه أمتك أن يستنجوا بعظم أو
روثة أو حممة فإن الله عز وجل جعل لنا فيها
رزقا قال فنهى النبي صلى الله عليه وسلم

باب الاستنجاء بالأحجار

٤٠- حدثنا سعيد بن منصور وقتيبة بن
سعيد قالا نا يعقوب بن عبد الرحمن عن

شخص کو ملتا اور نصف ہم کو ملتا اور ہم میں سے ایک کو طرف
سے تیر کا پیکان اور پر آتا جبکہ دوسرے کو لکڑی ملتی۔ پھر کہا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ اے رویفع!
شاید تمہاری زندگی میرے بعد لمبی ہو تو لوگوں کو بتا
دینا کہ جس نے داڑھی میں گرہ لگائی یا گلے میں تانت ڈالی یا
جانور کی لید یا ہڈی سے استنجا کیا تو رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم اس سے بری ہیں۔

٣٧- یزید بن خالد، مفضل، عیاش، شییم بن بیتان بھی اس
حدیث کو ابو سالم جیشانی سے روایت کرتے ہیں وہ عبد اللہ بن عمرو
سے روایت کرتے ہیں اور وہ ان کے ساتھ حصن باب الیون میں
مرابط تھے۔ ابو داؤد کہتے ہیں کہ حصن الیون فسطاط میں ایک
پہاڑ پر ہے۔ ابو داؤد نے فرمایا کہ شیبان کی کنیت ابو حذیفہ
ہے۔

٣٨- احمد بن حنبل، روح بن عبادہ، زکریا بن اسحاق، ابو الزبیر
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
ہمیں ہڈی اور مینگنی سے استنجا کرنے سے منع فرمایا ہے۔

٣٩- حیوہ بن شریح حمصی، ابن عیاش، یحییٰ بن ابی عمرو، عبد اللہ
بن دیلمی، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنوں کا ایک وفد نبی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے محمد!
اپنی امت کو منع کر دیجیے کہ وہ ہڈی، لید اور کوئلہ سے استنجا کریں
کیونکہ ان چیزوں میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے رزق رکھا ہے پس نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چیزوں سے استنجا کرنے
سے منع فرمایا۔

پتھروں سے استنجا کا

٤٠- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

أَبِي حَازِمٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ قُرْطٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْغَائِطِ فَلْيَذْهَبْ مَعَهُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ يَسْتَطِيبُ بِهِنَّ فَإِنَّهَا تُجْزِئُ عَنْهُ.

۴۱ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الِاسْتِطَابَةِ فَقَالَ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيهَا رَجِيعٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ كَذَا رَوَاهُ أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ.

جب آدمی کو کوئی تقاضا حاجت کا ہو تو اسے چاہئے کہ اپنے ساتھ تین پتھر لے جائے کہ ان سے پاکی حاصل کرے کیونکہ وہ اسے کافی ہو جائیں گے۔

نوید: حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے استنجا کے بارے میں پوچھا گیا فرمایا تین پتھروں سے جن میں گوبر نہ ہو۔ ابوداؤد نے کہا اسی طرح ابو اسامہ اور ابن نمیر نے ہشام سے روایت کی ہے۔

بَابُ الِاسْتِبْرَاءِ

۴۲ — حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْمُقْرِئُ قَالَا نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَحْيَى التَّوْأَمُ ح وَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَنَا أَبُو يَعْقُوبَ التَّوْأَمُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عُمَرُ خَلْفَهُ بِكُوزٍ مِنْ مَاءٍ فَقَالَ مَا هَذَا يَا عُمَرُ فَقَالَ هَذَا مَاءٌ تَتَوَضَّأُ بِهِ قَالَ مَا أُمِرْتُ كُلَّمَا بُلْتُ أَنْ أَتَوَضَّأَ وَلَوْ فَعَلْتُ لَكَانَتْ سُنَّةً.

پاکی کا بیان

قتیبہ بن سعید و خلف بن ہشام المقری، عبداللہ بن یحییٰ توام، عمرو بن عون، ابو یعقوب توام، عبداللہ بن ابی ملیکہ کی والدہ ماجدہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کیا تو حضرت عمر پانی کا لوٹا لے کر پیچھے کھڑے ہوگئے۔ فرمایا اے عمر یہ کیا ہے؟ عرض کی پانی ہے تاکہ آپ وضو فرمائیں۔ فرمایا مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا کہ جب بھی پیشاب کروں تو وضو کروں اور اگر میں ایسا کرتا تو سنت ہو جاتی۔

بَابٌ فِي الِاسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ

۴۳ — حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ يَعْنِي الْوَاسِطِيَّ عَنْ خَالِدٍ يَعْنِي الْحَذَّاءَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطًا وَمَعَهُ غُلَامٌ مَعَهُ مِيضَأَةٌ وَهُوَ أَصْغَرُنَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ السِّدْرَةِ فَقَضَى حَاجَتَهُ فَخَرَجَ عَلَيْنَا وَقَدِ اسْتَنْجَى بِالْمَاءِ.

پانی سے استنجا کرنا

عطاء بن ابی میمونہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں تشریف لے گئے اور آپ کے ساتھ ایک لڑکا تھا جو ہم سب سے چھوٹا تھا۔ اس کے پاس پانی کا برتن تھا اس نے بیری کے درخت کے پاس رکھ دیا۔ جب آپ قضائے حاجت سے فارغ ہو کر ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ نے پانی سے استنجا کیا۔

۴۴ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آیت اہل قبا کے بارے میں نازل ہوئی (۹ : ۱۰۸) فرمایا

صلى الله عليه وسلم قال نزلت هذه الآية في أهل قباء فيه رجال يحبون أن يتطهروا قال كانوا يستنجون بالماء فنزلت فيهم هذه الآية۔

چونکہ پانی سے استنجا کیا کرتے تھے اس لیے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔

باب الرجل يدلك يده بالأرض إذا استنجى

۴۵۔ حدثنا إبراهيم بن خالد ثنا أسود بن عامر ثنا شريك وهذا لفظه ح وحدثنا محمد بن عبد الله يعني المخرمي ثنا وكيع عن شريك عن إبراهيم بن جرير عن المغيرة عن أبي زرعة عن أبي هريرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا أتى الخلاء أتيته بماء في تور أو ركوة فاستنجى ثم مسح يده على الأرض ثم أتيته بإناء آخر فتوضأ قال أبو داود وحديث الأسود بن عامر أتم۔

استنجا کے بعد ہاتھ زمین پر رگڑنا

حضرت ابراہیم بن خالد، اسود بن عامر، شریک۔ محمد بن عبد اللہ مخرمی، وکیع، شریک، ابراہیم بن جریر، مغیرہ، ابو زرعہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں جاتے تو میں برتن یا چھاگل میں پانی لے کر خدمت میں پیش کرتا۔ پس آپ استنجا کرتے، پھر اپنے دست مبارک کو زمین پر رگڑتے۔ پھر دوسرے برتن کے اندر میں آپ کی خدمت میں پانی پیش کرتا تو آپ وضو فرماتے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسود بن عامر کی حدیث زیادہ کامل ہے۔

ف۔ مقصد یہ ہے کہ آدمی کے ہاتھ سے نجاست کا اثر زائل ہو جائے اور مٹی پر رگڑنے سے ہاتھ اچھی طرح صاف ہو جاتے ہیں جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے۔ بعض علماء نے اس پر قیاس کیا ہے کہ صابن وغیرہ سے ہاتھ دھونے میں بھی یہی مقصد حاصل ہو جاتا ہے۔ سنت کی پیروی ہی بہتر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب السواك

۴۶۔ حدثنا قتيبة بن سعيد عن سفيان عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة يرفعه قال لولا أن أشق على المؤمنين لأمرتهم بتأخير العشاء وبالسواك عند كل صلاة۔

مسواک کا بیان

حضرت قتیبہ بن سعید، سفیان، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ اگر مجھے مسلمانوں کی مشقت کا خیال نہ ہوتا تو میں ان کو عشاء کی تاخیر اور ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

۴۷۔ حدثنا إبراهيم بن موسى أنا عيسى بن يونس ثنا محمد بن إسحاق عن محمد بن إبراهيم التيمي عن أبي سلمة بن عبد الرحمن عن زيد بن خالد الجهني قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لولا أن أشق على أمتي لأخرت صلاة العشاء ولأمرتهم بالسواك عند كل صلاة قال أبو سلمة فرأيت زيدا يجلس في المسجد وإن السواك من أذنه موضع القلم من أذن الكاتب

حضرت ابراہیم بن موسیٰ، عیسیٰ بن یونس، محمد بن اسحاق، محمد بن ابراہیم تیمی، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ اگر مجھے امت کی مشقت کا خیال نہ ہوتا تو میں نماز عشاء کو مؤخر کرتا اور ہر نماز کے لیے مسواک کا حکم دیتا۔ ابو سلمہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت زید کو دیکھا کہ مسجد میں بیٹھے ہوتے اور مسواک ان کے کان پر ایسے ہوتی جیسے کاتب کے کان پر قلم رکھا ہوتا ہے اور جب بھی نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو مسواک کر لیتے۔

اسْتَاكَ.

۴۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ نَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ أَرَأَيْتَ تَوَضُّؤَ ابْنِ عُمَرَ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ عَمَّ ذَاكَ فَقَالَ حَدَّثَتْنِيهِ أَسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي عَامِرٍ حَدَّثَهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالْوُضُوءِ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ فَلَمَّا شَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ أَمَرَ بِالسِّوَاكِ لِكُلِّ صَلَاةٍ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرَى أَنَّ بِهِ قُوَّةً فَكَانَ لَا يَدَعُ الْوُضُوءَ لِكُلِّ صَلَاةٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ رَوَاهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ.

بَابٌ ٢٦ كَيْفَ يَسْتَاكُ.

۴۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مُسَدَّدٌ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ فَرَأَيْتُهُ يَسْتَاكُ عَلَى لِسَانِهِ قَالَ سُلَيْمَانُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسْتَاكُ وَقَدْ وَضَعَ السِّوَاكَ عَلَى طَرَفِ لِسَانِهِ وَهُوَ يَقُولُ إِهْ إِهْ يَعْنِي يَتَهَوَّعُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ مُسَدَّدٌ كَانَ حَدِيثًا طَوِيلًا وَلَكِنِّي اخْتَصَرْتُهُ.

بَابٌ ٢٧ فِي الرَّجُلِ يَسْتَاكُ بِسِوَاكِ غَيْرِهِ.

۵۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى نَا عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَنُّ وَعِنْدَهُ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَأُوحِيَ إِلَيْهِ فِي فَضْلِ السِّوَاكِ أَنْ كَبِّرْ أَعْطِ

۴۸- محمد بن یحییٰ بن حبان کا بیان ہے کہ میں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے کہا کیا وجہ ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر ہر نماز کے لیے وضو کرتے ہیں؟ فرمایا مجھ سے اسماء بنت زید بن خطاب نے بیان کیا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن حنظلہ بن ابی عامر نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے وضو کرنے کا حکم فرمایا باوضو ہوں یا بے وضو۔ جب یہ آپ پر شاق گزرا تو ہر نماز کے لیے مسواک کرنے کا حکم دیا۔ حضرت ابن عمر سمجھا کرتے تھے کہ ان میں اس کی قوت ہے تو وہ ہر نماز کے لیے وضو کرنا نہیں چھوڑتے تھے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ابراہیم بن سعد نے محمد بن اسحاق سے روایت کرتے ہوئے عبید اللہ بن عبد اللہ کہا ہے۔

مسواک کس طرح کرے؟

۴۹- ابو بردہ نے اپنے والد ماجد حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ مسدد کی روایت میں ہے کہ ہم سواری مانگنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو میں نے دیکھا کہ آپ زبان مبارک پر مسواک پھیر رہے تھے۔ سلیمان کی روایت میں ہے کہ فرمایا: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ مسواک کر رہے تھے اور مسواک کنارۂ زبان پر رکھے ہوئے تھے اور اُع اُع فرما رہے تھے جیسے کوئی قے کرتا ہے۔ امام ابوداؤد کا کہنا ہے کہ مسدد نے فرمایا کہ حدیث طویل ہے جسے میں نے مختصر کیا ہے۔

دوسرے آدمی کی مسواک استعمال کرے

۵۰- عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کر رہے تھے اور آپ کی خدمت میں دو آدمی موجود تھے جن میں سے ایک دوسرے سے بڑا تھا۔ آپ پر مسواک کی فضیلت میں وحی نازل ہوئی کہ مسواک بڑے کو عطا کیجئے۔

السواك آكد منهما۔

باب ۲۸ غسل السواك

٥١۔ حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن عبد الله الانصاري نا عنبسة بن سعيد الكوفي الحاسب نا كثير عن عائشة انها قالت كان نبي الله صلى الله عليه وسلم يستاك فيعطيني السواك لاغسله فابدأ به فاستاك ثم اغسله وادفعه اليه۔

باب ۲۹ السواك من الفطرة

٥٢۔ حدثنا يحيى بن معين نا وكيع عن زكريا بن ابي زائدة عن مصعب بن شيبة عن طلق بن حبيب عن ابن الزبير عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عشر من الفطرة قص الشارب واعفاء اللحية والسواك والاستنشاق بالماء وقص الاظفار وغسل البراجم ونتف الابط وحلق العانة وانتقاص الماء يعني الاستنجاء بالماء قال زكريا قال مصعب ونسيت العاشرة الا ان تكون المضمضة۔

٥٣۔ حدثنا موسى بن اسمعيل وداود بن شبيب قالا نا حماد عن علي بن زيد عن سلمة بن محمد بن عمار بن ياسر قال موسى عن ابيه وقال داود عن عمار بن ياسر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان من الفطرة المضمضة والاستنشاق فذكر نحوه ولم يذكر اعفاء اللحية وزاد والختان قال والانتضاح ولم يذكر انتقاص الماء يعني الاستنجاء قال ابو داود وروي نحوه عن ابن عباس وقال خمس كلها في الراس وذكر فيها الفرق ولم يذكر اعفاء اللحية قال ابو داود وروي نحو حديث حماد

مسواک کو دھونا

کثیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کرتے پھر مجھے دھونے کے لیے مجھے عنایت کر دیتے۔ میں اسے پہلے مسواک کرنے کی خاطر لیتی پھر اسے دھو کر آپ کی خدمت اقدس میں پیش کر دیتی۔

مسواک فطری سنت ہے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دس باتیں پیدائشی سنت ہیں۔ مونچھیں کم کرانا۔ داڑھی بڑھانا۔ مسواک کرنا۔ پانی سے ناک صاف کرنا۔ ناخن کاٹنا۔ انگلیوں کے جوڑوں کو دھونا۔ بغل کے بال اکھاڑنا۔ زیر ناف مونڈنا اور پانی کے ساتھ استنجا کرنا۔ زکریا کا بیان ہے کہ مصعب بن شیبہ نے فرمایا دسویں بات میں بھول گیا۔ شاید وہ کلی کرنا ہے۔

موسیٰ بن اسمٰعیل و داؤد بن شبیب، حماد، علی بن زید، سلمہ بن محمد بن عمار بن یاسر، موسیٰ بن اسمٰعیل ان کے والد حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پیدائشی سنتوں میں سے کلی کرنا اور ناک صاف کرنا ہے۔ پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کیا لیکن داڑھی بڑھانے کا ذکر نہیں کیا مگر ختنہ کروانا اور پانی چھڑکنا زیادہ بیان کیا اور پانی سے استنجا کرنے کا ذکر نہ کیا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسی طرح حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے اور فرمایا کہ پانچ باتیں سر سے متعلق ہیں اور ان میں مانگ نکالنے کا ذکر کیا اور داڑھی بڑھانے کا ذکر نہیں فرمایا ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسی طرح حدیث روایت کی حماد، طلق بن حبیب، مجاہد، بکر بن عبداللہ

عن طلق بن حبيب قوله وعن مجاهد وعن بكر بن
عبد الله المزني قولهم ولم يذكروا إعفاء اللحية
وفي حديث محمد بن عبد الله بن أبي مريم
عن أبي سلمة عن أبي هريرة عن النبي صلى الله
عليه وسلم وإعفاء اللحية وعن إبراهيم النخعي
نحوه وذكر إعفاء اللحية والختان.

باب ٣٠ السواك لمن قام بالليل

۵۴ حدثنا محمد بن كثير أنا سفيان عن
منصور وحصين عن أبي وائل عن حذيفة قال
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا قام
من الليل يشوص فاه بالسواك.

۵۵ حدثنا موسى بن إسماعيل ثنا حماد
أنا بهز بن حكيم عن زرارة بن أوفى عن سعد
بن هشام عن عائشة أن النبي صلى الله عليه
وسلم كان يوضع له وضوءه وسواكه فإذا قام من
الليل تخلى ثم استاك.

۵۶ حدثنا محمد بن كثير أنا همام عن علي
بن زيد عن أم محمد عن عائشة أن النبي
صلى الله عليه وسلم كان لا يرقد من ليل ولا نهار
فيستيقظ إلا تسوك قبل أن يتوضأ.

۵۷ حدثنا محمد بن عيسى ثنا هشيم أنا
حصين عن حبيب بن أبي ثابت عن محمد بن
علي بن عبد الله بن عباس عن أبيه عن جده
عبد الله بن عباس قال بت ليلة عند النبي صلى
الله عليه وسلم فلما استيقظ من منامه أتى
طهوره فأخذ سواكه فاستاك ثم تلا هذه الآيات
إن في خلق السموات والأرض واختلاف الليل
والنهار لآيات لأولي الألباب حتى قارب أن
يختم السورة أو ختمها ثم توضأ فأتى مصلاه فصلى

بن مزنی سے اسی کے لفظوں میں لیکن داڑھی بڑھانے کا ذکر
نہیں کیا اور حدیث محمد بن عبد اللہ بن ابو مریم، بواسطہ حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے روایت کی اس میں داڑھی بڑھانا ہے اور ابراہیم نخعی سے داڑھی
بڑھانے اور ختنے کا ذکر کیا ہے۔

رات کو بیدار ہونے پر مسواک کرنا

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کو قیام کے
لئے اٹھتے تو اپنا دہن مبارک مسواک سے صاف فرمایا کرتے تھے۔

سعد بن ہشام سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وضو کا پانی
اور مسواک رکھ دی جاتی، جب آپ رات میں قیام فرماتے تو
استنجا کرنے کے بعد مسواک کرتے۔

ام محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات یا دن میں
خواب سے بیدار ہوتے تو وضو کرنے سے پہلے مسواک فرمایا
کرتے تھے۔

علی بن عبد اللہ نے اپنے والد ماجد حضرت عبد اللہ بن
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک رات میں نے
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس (اپنی خالہ ام المؤمنین
حضرت میمونہ کے گھر) میں گزاری۔ جب آپ خواب سے بیدار
ہوئے اور وضو کا پانی اور مسواک لی پھر یہ آیتیں تلاوت فرمائیں۔
بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کے باہم
بدلنے میں نشانیاں ہیں عقل والوں کے لیے (۳، ۱۹۰) یہاں تک
کہ قریب تھا کہ پوری سورت ختم کر دی۔ پھر وضو کر کے جائے
نماز پر آ گئے اور دو رکعتیں پڑھیں پھر اپنے بستر کی طرف واپس

رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى فِرَاشِهِ فَنَامَ مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى فِرَاشِهِ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ كُلَّ ذٰلِكَ يَسْتَاكُ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ حَتّٰى خَتَمَ السُّورَةَ۔

اور سو گئے حتیٰ کہ خراٹے لینے لگے۔ پھر بیدار ہوئے اور پہلے کی طرح کیا۔ پھر بستر کی طرف لوٹے اور سو گئے۔ پھر بیدار ہوئے اور پہلے کی طرح کیا۔ پھر وضو اور مسواک کرتے اور دو رکعت نماز پڑھتے پھر وتر پڑھتے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا: ابن فضیل کا بیان ہے کہ حصین نے فرمایا پھر مسواک کی اور وضو فرمایا اور آپ کہتے: ان فی خلق السموات والارض آخر سورت تک۔

بَابٌ ۴۲

۵۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ قَالَ ثَنَا عِيسَى ثَنَا مِسْعَرٌ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَأُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ قَالَتْ بِالسِّوَاكِ۔

گھر میں آتے ہی مسواک کرنا

مقدام بن شریح کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے گزارش کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب اپنے کاشانۂ اقدس میں تشریف لاتے تو سب سے پہلے کون سا کام کرتے تھے؟ فرمایا کہ مسواک کرتے تھے۔

بَابُ ۴۳ فَرْضِ الْوُضُوءِ

۵۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْبَلُ اللهُ صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ وَلَا صَلٰوةً بِغَيْرِ طُهُورٍ۔

۶۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبَلُ اللهُ تَعَالَى صَلٰوةَ أَحَدِكُمْ إِذَا أَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ۔

۶۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُورُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ۔

وضو فرض ہے

ابو الملیح نے اپنے والد ماجد حضرت اسامہ بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس صدقہ کو قبول نہیں فرماتا جو چوری کے مال سے ہو اور نہ اس نماز کو جو بغیر طہارت کے ہو۔

ہمام بن منبہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ جل جلالہ نماز کو قبول نہیں فرماتا جب تک کوئی بے وضو ہو یہاں تک کہ وہ وضو کرے۔

محمد بن حنفیہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز کی کنجی طہارت ہے اس کی تحریم اللہ اکبر کہنا اور اس کی تحلیل سلام پھیرنا ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُجَدِّدُ الْوُضُوءَ مِنْ غَيْرِ حَدَثٍ

۶۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَأَنَا لِحَدِيثِ ابْنِ يَحْيَى أَتْقَنُ عَنْ غُطَيْفٍ وَقَالَ مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي غُطَيْفٍ الْهُذَلِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَلَمَّا نُودِيَ بِالظُّهْرِ تَوَضَّأَ فَصَلَّى فَلَمَّا نُودِيَ بِالْعَصْرِ تَوَضَّأَ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَوَضَّأَ عَلَى طُهْرٍ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَذَا حَدِيثُ مُسَدَّدٍ وَهُوَ أَتَمُّ.

بَابُ مَا يُنَجِّسُ الْمَاءَ

۶۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَغَيْرُهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَاءِ وَمَا يَنُوبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ هَذَا لَفْظُ ابْنِ الْعَلَاءِ وَقَالَ عُثْمَانُ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ الصَّوَابُ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ.

۶۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَبُو كَامِلٍ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْمَاءِ يَكُونُ فِي الْفَلَاةِ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ.

حدث کے بغیر دوبارہ وضو کرنا

محمد بن یحییٰ بن فارس، عبد اللہ بن یزید المقری، مسدد، عیسیٰ بن یونس، عبد الرحمن بن زیاد، امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن یحییٰ کی حدیث میں ان کے اسی طرح یہی منقول ہے غطیف کہ ابی غطیف الہذلی کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تھا جب ظہر کی اذان ہوئی تو انہوں نے وضو کرکے نماز پڑھی۔ جب عصر کی اذان ہوئی تب بھی وضو کرنے لگے تو میں نے ان کی خدمت میں عرض کی تو ارشاد ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ جو وضو کی حالت میں وضو کرے اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔

امام ابوداؤد نے فرمایا کہ دونوں سندوں میں مسدد کی حدیث زیادہ کامل ہے۔

پانی کبھی ناپاک نہیں ہوتا

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر کا بیان ہے کہ ان کے والد محترم حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وہ پانی جو جنگل میں ہو اس کے متعلق پوچھا گیا جس پر جنگلی درندے اور جانور آتے جاتے ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ جب پانی دو مٹکوں کے برابر ہو تو ناپاک نہیں ہوتا۔ یہ ابن العلاء کے الفاظ ہیں۔ عثمان اور حسن بن علی نے محمد بن عباد بن جعفر سے بھی روایت کی ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ محمد بن عباد بن جعفر نہیں بلکہ صحیح نام محمد بن جعفر ہے۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، ابو کامل، یزید یعنی ابن زریع، محمد بن اسحٰق، محمد بن جعفر، ابو کامل نے محمد بن جعفر کے بعد کہا ابن الزبیر، عبید اللہ بن عبد اللہ نے اپنے والد ماجد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس پانی کے متعلق پوچھا گیا جو جنگل میں ہو۔

٦٥ — حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَنَا عَاصِمُ بْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ فَإِنَّهُ لَا يَنْجُسُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَقَفَهُ عَنْ عَاصِمٍ۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب پانی دو قلوں کے برابر ہو تو وہ کسی (ناپاکی سے) ناپاک نہیں ہوتا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حماد بن زید نے اس حدیث کو عاصم سے موقوفاً روایت کیا ہے۔ ف

ف: حدیث قلتین کے تحت اہل حق کے گروہ کے درمیان قلتین کی تعریف میں شدید اختلاف ہے اور اسی طرح پانی کے کنوؤں میں پیمانہ کے بارے میں پانی کی طہارت و نجاست کے بارے میں حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا موقف طہارت و نظافت کے بارے میں زیادہ محتاط ہے کیونکہ وہ ہر قسم کی نجاست کو نجاست ہی کے شمار میں رکھتے ہیں اور نظافت پسندی کو ترجیح دیتے ہیں۔ حدیث قلتین میں پیمانہ تو متعین ہے مگر پانی کی حالت کے متعلق کوئی فیصلہ پانی کو پاک یا ناپاک کرنے والا نہیں۔ یہ حدیث صحیحین میں نہیں ہے بلکہ ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، مسند احمد اور دارمی میں ہے اور حضرت امام علی بن مدینی رحمۃ اللہ علیہ اور امام بن عقیل کے نزدیک یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت نہیں اور امام صاحب کے نزدیک قلتین والی روایت کے مقابلے میں حضرت احناف کے موقف پر عمل کیا جانا زیادہ مناسب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي بِئْرِ بُضَاعَةَ۔

بضاعہ کنویں کا بیان

٦٦ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قِيلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ بِئْرٌ يُطْرَحُ فِيهَا الْحِيَضُ وَلَحْمُ الْكِلَابِ وَالنَّتْنُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاءُ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ رَافِعٍ۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن رافع نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارش پیش کی گئی کہ ہم بضاعہ کنویں کے پانی سے وضو کرتے ہیں حالانکہ اس میں حیض کے کپڑے، کتوں کا گوشت اور گندی چیزیں پھینکی جاتی ہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پانی پاک ہے۔ اسے کوئی چیز نجس (ناپاک) نہیں کرتی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ بعض حضرات نے (عبید اللہ بن رافع کی بجائے) عبد الرحمٰن بن رافع کہا ہے۔

---

٦٧ — حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيَّانِ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ سَلِيطِ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيِّ ثُمَّ

عبید اللہ بن عبد الرحمٰن بن رافع انصاری عدوی نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جبکہ حضور کی خدمت میں یہ گزارش کی گئی کہ آپ کے لیے بضاعہ کنویں سے لا کر پانی جاتا

العدوي عن أبي سعيد الخدري قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يقال له إنه يستقى لك من بئر بضاعة وهي بئر يلقى فيها لحوم الكلاب والمحايض وعذر الناس فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الماء طهور لا ينجسه شيء قال أبو داود وسمعت قتيبة بن سعيد قال سألت قيم بئر بضاعة عن عمقها قال أكثر ما يكون فيها الماء إلى العانة قلت فإذا نقص قال دون العورة قال أبو داود وقدرت أنا بئر بضاعة بردائي مددته عليها ثم ذرعته فإذا عرضها ستة أذرع وسألت الذي فتح لي باب البستان فأدخلني إليه هل غير بناؤها عما كانت عليه قال لا ورأيت فيها ماء متغير اللون.

باب الماء لا يجنب

٦٨ حدثنا مسدد قال حدثنا أبو الأحوص قال حدثنا سماك عن عكرمة عن ابن عباس قال اغتسل بعض أزواج النبي صلى الله عليه وسلم في جفنة فجاء النبي صلى الله عليه وسلم ليتوضأ منها أو يغتسل فقالت له يا رسول الله إني كنت جنبا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الماء لا يجنب.

باب البول في الماء الراكد

٦٩ حدثنا أحمد بن يونس قال حدثنا زائدة في حديث هشام عن محمد عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يبولن أحدكم في الماء الدائم ثم يغتسل منه.

٧٠ حدثنا مسدد قال حدثنا يحيى عن محمد بن عجلان قال سمعت أبي يحدث عن أبي هريرة

والے ہیں جس میں کتوں کا گوشت حیض کے کپڑے اور لوگوں کی گندگی ڈالی جاتی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پانی پاک ہے کوئی چیز اس کو ناپاک نہیں کرتی۔ امام ابو داؤد بیان کرتے ہیں کہ میں نے قتیبہ بن سعید کو فرماتے سنا کہ میں نے بضاعہ کے متولی سے اس کی گہرائی کے متعلق پوچھا تو اس نے کہا زیادہ سے زیادہ اس میں پانی ناف تک ہوتا ہے میں نے پوچھا کہ جب کم ہو جاتا ہے تو کہا کہ ستر سے نیچے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ میں نے بضاعہ کو اپنی چادر سے ناپا جو میں نے اس پر پھیلائی تھی پھر اس کو ناپا تو اس کا عرض چھ ہاتھ تھا (ہاتھ) تھی۔ پھر میں نے اس شخص سے جس نے باغ کا دروازہ کھولا تھا پوچھا کہ اس کی بناوٹ پہلے جیسی ہے یا اس میں کوئی تبدیلی ہوئی ہے تو کہا نہیں اور میں نے اس کے پانی کا رنگ بدلا ہوا دیکھا ہے۔

پانی جنبی نہیں ہوتا

عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ نے ایک ٹب میں غسل کیا پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس سے وضو یا غسل کرنے تشریف لائے تو وہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ میں جنبی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانی ناپاک نہیں ہوتا حضرت ابن عباس کی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں۔

ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا

ہشام بن حسان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے کہ پھر اسی پانی سے غسل کرتا ہے۔

ابن عجلان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَلَا يَغْتَسِلُ فِيهِ مِنَ الْجَنَابَةِ۔

تم میں سے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے اور اس پانی کے اندر جا کر غسل جنابت نہ کرے۔ ف

ف۔ یہاں دو مسئلے ہیں جن میں غور کرنا ضروری ہے۔ ایک یہ پانی میں پیشاب کرنا تو جائز نہیں ہے خواہ پانی کثیر ہو یا قلیل اور جاری ہو یا ٹھہرا ہوا۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ پانی میں اگر کوئی پیشاب کرے تو وہ پلید ہو گا یا پاک رہے گا۔ اس مسئلے میں یہ بات متفق علیہ ہے کہ جاری پانی ناپاک نہیں ہو گا اور اسی طرح آب کثیر۔ اب رہا ٹھہرا ہوا قلیل پانی تو اس کے بارے میں آئمہ کرام کے درمیان وہی اختلاف ہے جو قلتین کی تعریف میں ہے۔ بہر حال پانی کے اندر پیشاب اور پاخانہ کرنے سے حتی الامکان احتراز اور اجتناب کرنا چاہیے خواہ وہ قلیل ہو یا کثیر اور ٹھہرا ہوا ہو یا جاری اور دریا نہر وغیرہ میں غسل جنابت کر لینے میں چنداں مضائقہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ ٣٨ الْوُضُوءِ بِسُؤْرِ الْكَلْبِ۔

کتے کے جھوٹے برتن کو دھونا

١ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ فِي حَدِيثِ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طُهُورُ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ إِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ أَنْ يُغْسَلَ سَبْعَ مَرَّاتٍ أُولَاهُنَّ بِالتُّرَابِ۔ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذٰلِكَ قَالَ أَيُّوبُ وَحَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ عَنْ مُحَمَّدٍ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال کر کچھ کھا پی جائے تو اسے سات مرتبہ دھو کر پاک کرے اور پہلی مرتبہ مٹی سے مانجھے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسی طرح ایوب اور حبیب بن شہید نے محمد سے روایت کی ہے۔

٢ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَرْفَعَاهُ وَزَادَ وَإِذَا وَلَغَ الْهِرُّ غُسِلَ مَرَّةً۔

مسدد، معتمر بن سلیمان۔ محمد بن عبید، حماد بن زید، ایوب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی معنیٰ کی روایت کی لیکن دونوں راویوں نے مرفوعاً نہیں بیان کیا اور یہ بھی کہا کہ جب بلی پی جائے تو ایک مرتبہ دھو ڈالے۔

٣ ـ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ السَّابِعَةُ بِالتُّرَابِ۔ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَأَمَّا أَبُو صَالِحٍ وَأَبُو رَزِينٍ وَالْأَعْرَجُ وَثَابِتٌ الْأَحْنَفُ وَهَمَّامُ بْنُ مُنَبِّهٍ وَأَبُو السُّدِّيِّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ رَوَوْهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَذْكُرُوا التُّرَابَ۔

محمد بن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو اسے سات مرتبہ دھو ڈالو اور ساتویں دفعہ مٹی سے مانجھ کر دھونا چاہیے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ابو صالح، ابو رزین، اعرج، ثابت احنف اور ہمام بن منبہ اور ابو السدی عبد الرحمٰن نے بھی اسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے لیکن انہوں نے مٹی کا ذکر نہیں کیا۔

۷۴۔ حدثنا احمد بن محمد بن حنبل قال ثنا یحیی بن سعید عن شعبۃ قال حدثنا ابو التیاح عن مطرف عن ابن مغفل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بقتل الکلاب ثم قال ما لہم ولہا فرخص فی کلب الصید وفی کلب الغنم وقال اذا ولغ الکلب فی الاناء فاغسلوہ سبع مرار والثامنۃ عفروہ بالتراب قال ابو داؤد ھکذا قال ابن مغفل۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتوں کو مار دینے کا حکم فرمایا پھر ارشاد فرمایا کہ تمہارا ان کتوں سے کیا واسطہ ہے؟ پھر شکار کے اور بکریوں کی حفاظت کے لئے کتا رکھنے کی اجازت دی اور فرمایا کہ جب کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو اسے سات مرتبہ دھو ڈالو اور آٹھویں دفعہ مٹی سے مانجھو۔ امام ابوداؤد کا بیان ہے کہ ابن مغفل نے اسی طرح فرمایا ہے۔

ف۔ بخاری و مسلم میں حضرت ابوہریرہ کی حدیث کے الفاظ سے ثابت ہے کہ کتے کے جھوٹے برتن کو سات بار دھویا جائے۔ امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور اکثر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم کا یہی مذہب ہے کہ سات دفعہ دھونا ضروری ہے۔ مسلم کی روایت میں ہے کہ پہلی دفعہ مٹی سے صاف کرو اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ سات دفعہ دھونے کے بعد آٹھویں بار مٹی سے مانجھو۔ ترمذی میں ہے کہ پہلی یا آخری بار مٹی سے دھوئے۔ دارقطنی کی ایک روایت میں ہے کہ ایک دفعہ مٹی سے مانجھے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک روایت آئی ہے کہ تین دفعہ دھونے کے بعد برتن پاک ہو جائے گا۔ امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب ہے کہ دیگر نجاستوں کی طرح یہاں بھی ضروری تین دفعہ دھونا ہے اور سات دفعہ کا حکم تکمیل طہارت کی غرض سے استحباب کے طور پر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب سؤر الہرۃ

بلی کا جھوٹا

۷۵۔ حدثنا عبد اللہ بن مسلمۃ القعنبی عن مالک عن اسحق بن عبد اللہ بن ابی طلحۃ عن حمیدۃ بنت عبید بن رفاعۃ عن کبشۃ بنت کعب بن مالک وکانت تحت ابن ابی قتادۃ ان ابا قتادۃ دخل فسکبت لہ وضوءا فجاءت ہرۃ فشربت منہ فاصغی لہا الاناء حتی شربت قالت کبشۃ فرآنی انظر الیہ فقال اتعجبین یا ابنۃ اخی فقلت نعم فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انہا لیست بنجس انہا من الطوافین علیکم والطوافات۔

حضرت کبشہ بنت کعب بن مالک سے روایت ہے جو ابو قتادہ کے بیٹے کے نکاح میں تھیں کہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اندر تشریف لائے تو میں نے ان کے وضو کے لئے پانی ڈالا تو ایک بلی آ کر اس میں سے پانی پینے لگی۔ انہوں نے اس کے لئے برتن کو جھکا دیا یہاں تک کہ اس نے پی لیا۔ حضرت کبشہ کا بیان ہے کہ میں دیکھتی رہی۔ فرمایا اے بھتیجی! کیا تم اس بات پر تعجب کرتی ہو؟ میں نے عرض کی ہاں۔ ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ ناپاک نہیں ہے یہ تو تمہارے پاس پھرنے والی چیزوں میں سے ہے۔

۷۶۔ حدثنا عبد اللہ بن مسلمۃ قال حدثنا عبد العزیز عن داؤد بن صالح بن دینار التمار عن امہ ان مولاتہا ارسلتہا بہریسۃ الی عائشۃ فوجدتہا تصلی فاشارت الی ان ضعیہا

داؤد بن صالح بن دینار تمار کی والدہ ماجدہ سے روایت ہے کہ ان کی آزاد کردہ لونڈی کو ہریسہ دے کر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں بھیجا۔ انہوں نے انہیں نماز پڑھتے ہوئے پایا۔ حضرت صدیقہ نے رکھ دینے کا اشارہ کیا۔ پس ایک

فَجَاءَتْ هِرَّةٌ فَأَكَلَتْ مِنْهَا فَلَمَّا انْصَرَفَتْ أَكَلَتْ مِنْ حَيْثُ أَكَلَتِ الْهِرَّةُ فَقَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِهَا۔

بلی آئی اور اس میں سے کھانے لگی جب وہ فارغ ہوئیں تو اسی جگہ سے کھانے لگیں جہاں سے بلی نے کھایا تھا اور ارشاد ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ ناپاک نہیں ہے کیونکہ تمہارے پاس پھرنے والوں میں سے ہے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ بلی کے بچے ہوئے پانی سے وضو فرمایا کرتے تھے۔ ف

ف: بلی زیادہ تر گھروں میں رہتی ہے اس کی صورت میں حرج کے باعث اس کے جھوٹے کو پاک قرار دیا گیا ہے تاکہ امت محمدیہ کے لیے دقت نہ ہو کیونکہ گھروں میں پھرنے کے باعث وہ برتنوں میں منہ ڈالتی ہے۔ دوسری روایت میں جو بلی کو درندوں میں شمار کیا ہے کیونکہ وہ چوہے اور چھپکلی وغیرہ کھا جاتی ہے اور درندوں کا جھوٹا ناپاک ہے لہٰذا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بلی کا جھوٹا مکروہ ہے اگر اس کے سوا دوسرا پانی نہ مل سکے تو بلی کے جھوٹے پانی سے وضو کرے کیونکہ پانی مل سکے تو اس کی موجودگی میں تیمم درست نہیں۔ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کراہت کے بغیر بلی کا جھوٹا پاک ہے (اشعۃ اللمعات) ابوداؤد کے علاوہ یہ روایت موطا امام مالک، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، مسند احمد اور دارمی میں بھی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ الْوُضُوءِ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ

عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا

٧٧۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَنَحْنُ جُنُبَانِ۔

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی برتن کے پانی سے مل کر غسل کیا کرتے تھے حالانکہ ہم دونوں حالت جنابت میں ہوتے تھے۔

٧٨۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ خَرَّبُوذَ عَنْ أُمِّ صُبَيَّةَ الْجُهَنِيَّةِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اخْتَلَفَتْ يَدِي وَيَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْوُضُوءِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ۔

ام صبیہ جہنیہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ایک ہی برتن میں وضو کرتے وقت کبھی میرا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ آپس میں ٹکرا جاتے تھے جب کبھی ایک ہی برتن میں پانی لے کر وضو کرتے۔

٧٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّئُونَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُسَدَّدٌ مِنَ الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ جَمِيعًا۔

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، نافع، مسدد، حماد، ایوب، نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں مرد اور عورت وضو کیا کرتے تھے۔ مسدد نے کہا کہ سب مل کر ایک ہی برتن سے۔

٨٠۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ

قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَتَوَضَّأُ نَحْنُ وَالنِّسَاءُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ نُدْلِي فِيهِ أَيْدِيَنَا.

تعالیٰ عنہما سے فرمایا کہ ہم اور عورتیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک برتن سے وضو کیا کرتے۔ ہم سب اس میں ہاتھ ڈالا کرتے تھے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ ذَلِكَ.

اس کی ممانعت

٨١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ح وَثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حُمَيْدٍ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ سِنِينَ كَمَا صَحِبَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَغْتَسِلَ الْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ أَوْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ زَادَ مُسَدَّدٌ وَلْيَغْتَرِفَا جَمِيعًا.

احمد بن یونس نے زہیر سے داؤد بن عبد اللہ سے حمید الحمیری کا بیان ہے کہ میں ایک ایسے شخص سے ملا جسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف چار سال حاصل رہا تھا جیسے حضرت ابو ہریرہ کو۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ عورت مرد کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے یا مرد عورت کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے۔ مسدد نے یہ زیادہ کیا کہ دونوں اکٹھے چلو سے پانی لیا کریں۔

٨٢ - حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ يَعْنِي الطَّيَالِسِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي حَاجِبٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو وَهُوَ الْأَقْرَعُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طَهُورِ الْمَرْأَةِ.

ابو حاجب نے حضرت حکم بن عمرو اقرع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ آدمی اس پانی سے وضو کرے جو عورت کی طہارت سے بچا ہو۔

بَابُ الْوُضُوءِ بِمَاءِ الْبَحْرِ.

سمندری پانی سے وضو

٨٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ مِنْ آلِ ابْنِ الْأَزْرَقِ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا أَفَنَتَوَضَّأُ بِمَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ.

سعید بن سلمہ آل ابن ازرق سے ہیں، مغیرہ بن ابی بردہ بنی عبد الدار سے ہیں۔ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ! ہم سمندری سفر کرتے ہیں اور ہمارے پاس تھوڑا پانی ہوتا ہے جبکہ ہم اس سے وضو کر لیتے ہیں تو پیاسے رہ جاتے ہیں۔ تو کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر لیا کریں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردہ حلال ہے۔ ف

ف۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تمام سمندری جانور حلال ہیں جبکہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صرف مچھلی حلال ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمارے لیے دو مردے حلال کر دیے گئے ہیں مچھلی اور ٹڈی [illegible]

سنت کے اندران دونوں حلال برتنوں سے کھیل سکتا ہے لہٰذا ہر قسم کی حلال ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ ۴۳ اَلْوُضُوْءِ بِالنَّبِيْذِ

۸۴ — حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ قَالَا ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِيْ فَزَارَةَ عَنْ اَبِيْ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ لَيْلَةَ الْجِنِّ مَا فِيْ اِدَاوَتِكَ قَالَ نَبِيْذٌ قَالَ تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ وَمَاءٌ طَهُوْرٌ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنْ اَبِيْ زَيْدٍ اَوْ زَيْدٍ كَذَا قَالَ شَرِيْكٌ وَلَمْ يَذْكُرْ هَنَّادٌ لَيْلَةَ الْجِنِّ۔

نبیذ سے وضو

ابو زید سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے جنات کی حاضری والی رات میں فرمایا کہ تمہاری چھاگل میں کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ نبیذ ہے۔ فرمایا کہ کھجور پاک ہے اور پانی پاک کرنے والا ہے۔ سلیمان بن داؤد نے ابو زید یا زید سے اسی طرح روایت کی ہے۔ شریک بیان ہے کہ ہناد نے جنات والی رات کا ذکر نہیں فرمایا۔

۸۵ — حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ فَقَالَ مَا كَانَ مَعَهُ مِنَّا اَحَدٌ۔

علقمہ کا بیان ہے کہ میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ آپ حضرات میں سے جنات والی رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کون موجود تھا؟ فرمایا کہ ہم میں سے کوئی ایک بھی موجود نہیں تھا۔

۸۶ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ اَنَّهُ كَرِهَ الْوُضُوْءَ بِاللَّبَنِ وَالنَّبِيْذِ وَقَالَ اِنَّ التَّيَمُّمَ اَعْجَبُ اِلَيَّ مِنْهُ۔

ابن جریج نے عطاء سے روایت کی ہے کہ وہ دودھ اور نبیذ سے وضو کرنے کو ناپسند فرماتے تھے اور فرمایا کہ تیمم کرنا میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

۸۷ — حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَلْدَةَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا الْعَالِيَةِ عَنْ رَجُلٍ اَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ وَلَيْسَ عِنْدَهُ مَاءٌ وَعِنْدَهُ نَبِيْذٌ اَيَغْتَسِلُ بِهِ قَالَ لَا۔

ابو خلدہ نے ابو العالیہ سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جو جنابت کی حالت میں ہے اور اس کے پاس پانی نہ ہو لیکن نبیذ ہو، کیا وہ نبیذ سے غسل کرے؟ فرمایا کہ وہ نبیذ کے ساتھ غسل نہ کرے۔

بَابُ ۴۴ اَيُصَلِّي الرَّجُلُ وَهُوَ حَاقِنٌ

کیا قضائے حاجت کے وقت کوئی نماز پڑھے

۸۸ — حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّهُ خَرَجَ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا وَمَعَهُ النَّاسُ وَهُوَ يَؤُمُّهُمْ فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ اَقَامَ الصَّلٰوةَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ قَالَ لِيَتَقَدَّمْ اَحَدُكُمْ وَذَهَبَ اِلَى الْخَلَاءِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حج یا عمرے کے لیے نکلے، لوگ ان کے ساتھ تھے اور وہی ان کی امامت کراتے تھے۔ ایک روز جب صبح کی نماز ہونے لگی تو انہوں نے فرمایا کہ آپ میں سے کوئی ایک آگے ہو اور خود قضائے حاجت کے لیے چلے گئے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عليه وسلم يقول إذا أراد أحدكم أن يذهب الخلاء وقامت الصلاة فليبدأ بالخلاء. قال أبو داود روى وهيب بن خالد وشعيب بن إسحاق وأبو ضمرة هذا الحديث عن هشام بن عروة عن أبيه عن رجل حدثه عن عبد الله بن الأرقم والأكثرون رووه عن هشام قالوا كما قال زهير.

٨٩ — حدثنا أحمد بن محمد بن حنبل ومسدد ومحمد بن عيسى المعنى قالوا حدثنا يحيى بن سعيد عن أبي حزرة قال حدثنا عبد الله بن محمد قال ابن عيسى في حديثه ابن أبي بكر ثم اتفقوا أخو القاسم بن محمد قال كنا عند عائشة فجيء بطعامها فقام القاسم يصلي فقالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يصلى بحضرة الطعام ولا وهو يدافعه الأخبثان.

٩٠ — حدثنا محمد بن عيسى قال حدثنا ابن عياش عن حبيب بن صالح عن يزيد بن شريح الحضرمي عن أبي حي المؤذن عن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث لا يحل لأحد أن يفعلهن لا يؤم رجل قوما فيخص نفسه بالدعاء دونهم فإن فعل فقد خانهم ولا ينظر في قعر بيت قبل أن يستأذن فإن فعل فقد دخل ولا يصلي وهو حقن حتى يتخفف.

٩١ — حدثنا محمود بن خالد السلمي قال حدثنا أحمد بن علي قال حدثنا ثور عن يزيد بن شريح الحضرمي عن أبي حي المؤذن عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يحل لرجل يؤمن بالله واليوم الآخر أن يصلي وهو حقن حتى يتخفف ثم ساق نحوه على هذا اللفظ قال ولا يحل

کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کسی کو بیت الخلاء جانے کی ضرورت ہو اور نماز کھڑی ہو جائے تو پہلے بیت الخلاء میں ہو آنا چاہیے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ وہیب بن خالد اور شعیب بن اسحاق اور ابو ضمرہ نے اس حدیث کو ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ایک آدمی سے جس نے حضرت عبد اللہ بن ارقم سے روایت کیا ہے لیکن اکثر حضرات نے اس کو ہشام سے ویسا ہی نقل کیا ہے جیسا کہ زہیر نے نقل کیا ہے۔

احمد بن محمد بن حنبل اور مسدد اور محمد بن عیسیٰ نے یہ روایت امام یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ابو حزرہ سے انہوں نے عبد اللہ بن محمد سے کی ہے اور ابن عیسیٰ نے اپنی روایت میں ابن ابی بکر کہا ہے۔ پھر سب متفق ہیں کہ عبد اللہ قاسم بن محمد کے بھائی تھے کہ ہم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تھے کہ ان کا کھانا لایا گیا۔ پھر قاسم کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے تو حضرت صدیقہ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کھانے کی موجودگی میں نماز نہ پڑھی جائے اور نہ اس وقت کہ جب پیشاب پاخانہ کا تقاضا ہو۔

محمد بن عیسیٰ نے حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تین باتیں ایسی ہیں کہ کسی کے لیے جائز نہیں ہیں۔ ایک یہ کہ کوئی آدمی کسی قوم کی امامت کرے اور دعا کرتے وقت اپنے ہی لیے دعا کرے اور ان کو چھوڑ دے اگر ایسا کیا تو ان سے خیانت کی۔ دوسرے یہ کہ کسی کے گھر کے اندر اجازت لینے سے پہلے جھانکے اگر ایسا کیا تو گویا اندر داخل ہو گیا اور پیشاب پاخانہ کی حاجت کے وقت نماز نہ پڑھے یہاں تک کہ ہلکا ہو جائے۔

ابو حی مؤذن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لیے جائز نہیں ہے کہ پیشاب پاخانہ کی حاجت کے وقت نماز پڑھے یہاں تک کہ ہلکا ہو جائے۔ پھر اسی لفظ پر اسی مضمون کو آگے بیان کیا اور فرمایا اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لیے جائز نہیں

لرجل يؤمن بالله واليوم الآخر أن يؤم قوما إلا
بإذنهم ولا يختص نفسه بدعوة دونهم فإن
فعل فقد خانهم قال أبو داود هذا من سنن
أهل الشام لم يشركهم فيها أحد۔

باب ۴۴ ما يجزئ من الماء في الوضوء۔

٩٢ حدثنا محمد بن كثير قال أخبرنا همام عن
قتادة عن صفية بنت شيبة عن عائشة أن
النبي صلى الله عليه وسلم كان يغتسل بالصاع
ويتوضأ بالمد قال أبو داود رواه أبان عن
قتادة قال سمعت صفية۔

٩٣ حدثنا أحمد بن محمد بن حنبل قال حدثنا
هشيم قال أخبرنا يزيد بن أبي زياد عن سالم بن
أبي الجعد عن جابر قال كان النبي صلى الله عليه
وسلم يغتسل بالصاع ويتوضأ بالمد۔

٩٤ حدثنا ابن بشار قال حدثنا محمد بن
جعفر قال حدثنا شعبة عن حبيب الأنصاري
قال سمعت عباد بن تميم عن جدته أم
عمارة أن النبي صلى الله عليه وسلم توضأ
فأتي بإناء فيه ماء قدر ثلثي المد۔

٩٥ حدثنا محمد بن الصباح البزاز قال
حدثنا شريك عن عبد الله بن عيسى عن
عبد الله بن جبر عن أنس قال كان النبي صلى الله
عليه وسلم يتوضأ بإناء يسع رطلين ويغتسل
بالصاع قال أبو داود حدثنا شعبة قال حدثني
عبد الله بن عبد الله بن جبر قال سمعت أنسا
إلا أنه قال يتوضأ بمكوك ولم يذكر رطلين قال
أبو داود ورواه يحيى بن آدم عن شريك قال عن
ابن جبر بن عتيك قال وحدثنا سفيان عن عبد الله
بن عيسى قال حدثني جبر بن عبد الله قال

کہ لوگوں کی امامت کرے مگر ان کی اجازت سے اور نہ انہیں چھوڑ کر
اپنے ہی لیے دعا مانگے اگر ایسا کیا تو لوگوں کی خیانت کی۔ امام
ابو داؤد نے فرمایا کہ یہ شام والوں کی حدیث ہے ان میں کوئی
ایک بھی ان کا شریک نہیں ہے۔

وضو کے لیے کتنا پانی کافی ہے

صفیہ بنت شیبہ نے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک صاع
پانی سے غسل اور ایک مد پانی سے وضو فرمایا کرتے تھے۔ امام ابو داؤد
نے فرمایا کہ ابان نے قتادہ سے اس کی روایت کی اور فرمایا کہ میں
نے صفیہ سے سنا ہے۔

سالم بن ابی الجعد کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک صاع پانی سے
غسل اور ایک مد پانی سے وضو فرمایا کرتے تھے۔

عباد بن تمیم نے اپنی دادی یعنی حضرت ام عمارہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے وضو فرمایا تو آپ کے حضور ایک برتن میں پانی پیش کیا گیا جو
ایک مد کا دو تہائی ہو گا۔

عبد اللہ بن جبر کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے برتن سے وضو فرماتے
جس میں دو رطل پانی آتا اور ایک صاع پانی سے غسل فرماتے۔
امام ابو داؤد نے فرمایا کہ شعبہ عبد اللہ بن عبد اللہ بن جبر سے راوی
ہیں کہ میں نے حضرت انس سے سنا اور یہ بھی فرمایا کہ ایک مکوک
پانی سے وضو فرماتے اور دو رطل کا ذکر نہ کیا۔ امام ابو داؤد نے
فرمایا کہ یحییٰ بن آدم نے شریک سے اس کی روایت کی ہے لیکن فرمایا
ابن جبر بن عتیک سے فرمایا کہ سفیان نے عبد اللہ بن
عیسیٰ سے جبر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے۔ امام ابو داؤد نے
فرمایا کہ میں نے امام احمد بن حنبل کو فرماتے ہوئے سنا کہ

ابو داود سمعت احمد بن حنبل يقول الصاع خمسة ارطال قال ابو داود وهو صاع ابن ابي ذئب وهو صاع النبي صلى الله عليه وسلم۔

باب ٤٦ الاسراف في الوضوء

٩٦۔ حدثنا موسى بن اسمعيل قال ثنا حماد قال حدثنا سعيد الجريري عن ابي نعامة ان عبد الله بن مغفل سمع ابنه يقول اللهم اني اسألك القصر الابيض عن يمين الجنة اذا دخلتها فقال يا بني سل الله الجنة وتعوذ به من النار فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انه سيكون في هذه الامة قوم يعتدون في الطهور والدعاء۔

باب ٤٧ في اسباغ الوضوء

٩٧۔ حدثنا مسدد قال ثنا يحيى عن سفيان قال حدثني منصور عن هلال بن يساف عن ابي يحيى عن عبد الله بن عمرو ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى قوما واعقابهم تلوح فقال ويل للاعقاب من النار اسبغوا الوضوء۔

باب ٤٨ الوضوء في آنية الصفر

٩٨۔ حدثنا موسى بن اسمعيل قال ثنا حماد قال اخبرني صاحب لي عن هشام بن عروة ان عائشة قالت كنت اغتسل انا ورسول الله صلى الله عليه وسلم في تور من شبه۔

٩٩۔ حدثنا محمد بن العلاء ان اسحق بن منصور حدثهم عن حماد بن سلمة عن رجل عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه۔

١٠٠۔ حدثنا الحسن بن علي قال ثنا ابو الوليد وسهل بن حماد قالا ثنا عبد العزيز بن عبد الله

صاع پانچ رطل کا ہوتا ہے۔ امام ابو داؤد فرماتے ہیں کہ یہ ابن ابی ذئب والا صاع اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا صاع ہے۔

وضو میں زیادہ پانی خرچ کرنا

ابونعامہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنا کہ ان کا صاحبزادہ یوں دعا کر رہا ہے۔ اے اللہ میں تجھ سے جنت کے دائیں جانب محل کا سوال کرتا ہوں کہ جس میں داخل ہو جاؤں۔ انہوں نے فرمایا اے بیٹے! اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرو اور دوزخ سے پناہ مانگو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب اس امت میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو طہارت اور دعا میں حد سے نکلیں گے۔

پورا وضو کرنا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعض لوگوں کو دیکھا ان کی ایڑیاں خشک تھیں۔ فرمایا ایڑیوں کے لیے آگ کی خرابی ہے خوب اچھا وضو کیا کرو۔

پیتل کے برتن سے وضو کرنا

ہشام بن عروہ روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میں غسل کیا کرتی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی پیتل کے ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتے تھے۔

محمد بن علاء، اسحاق بن منصور، حماد بن سلمہ، ایک آدمی، ہشام بن عروہ کے والد ماجد، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کے مانند روایت کی ہے۔

حسن بن علی، ابو الولید، سہل بن حماد، عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمہ، عمرو بن یحییٰ، ان کے والد محترم نے

بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ جَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْرَجْنَا لَهُ مَاءً فِي تَوْرٍ مِنْ صُفْرٍ فَتَوَضَّأَ.

حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم نے آپ کے لیے پیتل کے ایک پیالے میں پانی نکالا تو آپ نے اس سے وضو فرمایا۔

بَابٌ فِي التَّسْمِيَةِ عَلَى الْوُضُوءِ.

وضو سے پہلے تسمیہ پڑھنا

۱۰۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا وُضُوءَ لَهُ وَلَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ.

یعقوب بن سلمہ اپنے والد سے، وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کی نماز نہیں ہوتی جس کا وضو نہیں ہے اور اس کا وضو (کامل) نہیں ہے جو اس پر اللہ کا نام نہ لے۔ ف

ف۔ سنن ابو داؤد کی اس پہلی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو بعد وضو کرنے کی وجہ سے سلام کا جواب دیا اور جواب نہ دینے کی وجہ یہ بیان فرمائی۔ یعنی مجھے ناپسند ہوا کہ اللہ کا نام بغیر طہارت کے لوں۔ یہ فعل بھی مستحب ہے اور وضو سے پہلے بسم اللہ پڑھنا بھی مستحب ہی ہوگا۔ اگر وضو سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ لیں (قرآن) اور یہ بات غیر مقلد حضرات کا خیال ہے کہ قرآن پڑھنا بے وضو بھی جائز ہے کہ وضو کے بغیر بسم اللہ پڑھنا (قرآن) اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سلام کا جواب نہ دیا کہ مجھے بغیر وضو اللہ تعالیٰ کا نام لینا پسند نہیں ہے۔ تو اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ وضو سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم یا بسم اللہ والحمد للہ علی دین الاسلام یا بسم اللہ العظیم پڑھ لینے کا حکم استحبابی ہے۔ اور مستحب ہونے کی یہ دلیل ہے کہ وہ منقول ہے حضرت ابوہریرہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے وضو کیا اور اللہ کا نام لیا تو اس کا سارا جسم پاک ہو گیا ہے لیکن جس نے وضو کیا اور اللہ کا نام نہ لیا تو اس کے اعضائے وضو ہی پاک ہوں گے۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ وضو کے وقت تسمیہ پڑھنا اگر فرض نہ ہوا جب ہی تو بغیر تسمیہ کے اعضائے وضو پاک ہو گئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۰۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ قَالَ وَذَكَرَ رَبِيعَةُ أَنَّ تَفْسِيرَ حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ أَنَّهُ الَّذِي يَتَوَضَّأُ وَيَغْتَسِلُ وَلَا يَنْوِي وُضُوءًا لِلصَّلَاةِ وَلَا غُسْلًا لِلْجَنَابَةِ.

دراوردی کا بیان ہے کہ ربیعہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث "اس کا وضو نہیں جو اس پر اللہ کا نام نہ لے" کی تفسیر یہ فرمائی کہ جو وضو اور غسل کرے اور نماز کا وضو اور جنابت کا غسل نیت میں نہ ہو اور دوسرا معنی یہی ہے کہ وضو اور غسل بغیر نیت کے صحیح نہیں ہے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهَا.

وضو سے پہلے برتن میں ہاتھ ڈالنے کا بیان

۱۰۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ

ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي رَزِينٍ وَأَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ۔

روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی رات کے وقت سو کر اٹھے تو پانی کے برتن میں ہاتھ نہ ڈالے یہاں تک کہ تین دفعہ دھو لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے کہاں رات گزاری۔

۱۰۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا رَزِينٍ۔

ابو صالح کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہی حدیث روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ دو مرتبہ یا تین دفعہ اور ابو رزین کا ذکر نہیں کیا۔

۱۰۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ أَوْ أَيْنَ كَانَتْ تَطُوفُ يَدُهُ۔

ابو مریم کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو اپنا ہاتھ برتن میں نہ ڈالے یہاں تک کہ تین مرتبہ دھو لے کیونکہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے کہاں رات گزاری یا اس کا ہاتھ کہاں گھومتا پھرتا رہا۔

ف: یہ استحباب کمال پاکیزگی کی وجہ سے ہے کیونکہ اس بات کا احتمال ہے کہ ہاتھ کسی ایسی جگہ لگا ہو جو ناپاک ہو۔ تمام علمائے اسلام اسی بات پر متفق ہیں کہ برتن میں ڈالنے سے پہلے ہاتھ دھونا مستحب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ ۵۱ صِفَةِ وُضُوءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا بیان

۱۰۶ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَبَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ تَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثًا فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى

حمران بن ابان مولیٰ عثمان بن عفان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ پہلے انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں پر تین دفعہ پانی ڈال کر انہیں دھویا۔ پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا اور اپنے دائیں ہاتھ کو کہنی تک تین مرتبہ دھویا پھر اسی طرح بائیں ہاتھ کو۔ پھر سر کا مسح کیا۔ پھر اپنے دائیں قدم کو تین مرتبہ دھویا۔ پھر اسی طرح بائیں قدم کو

إلى المرفق ثلاثا ثم اليسرى مثل ذلك ثم مسح
رأسه ثم غسل قدمه اليمنى ثلاثا ثم اليسرى
مثل ذلك ثم قال رأيت رسول الله صلى الله
عليه وسلم توضأ مثل وضوئي هذا ثم صلى
ركعتين لا يحدث فيهما نفسه غفر الله
له ما تقدم من ذنبه.

١٠٧ - حدثنا محمد بن المثنى قال حدثنا
الضحاك بن مخلد قال حدثنا عبد الرحمن بن
وردان قال حدثني أبو سلمة بن عبد الرحمن
قال حدثني حمران قال رأيت عثمان بن
عفان توضأ فذكر نحوه ولم يذكر المضمضة
والاستنشاق وقال فيه ومسح رأسه ثلاثا
ثم غسل رجليه ثلاثا ثم قال رأيت رسول الله
صلى الله عليه وسلم توضأ هكذا وقال من توضأ
دون هذا كفاه ولم يذكر أمر الصلاة.

١٠٨ - حدثنا محمد بن داود الإسكندراني
قال حدثنا زياد بن يونس قال حدثني سعيد بن زياد
المؤذن عن عثمان بن عبد الرحمن التيمي قال
سئل ابن أبي مليكة عن الوضوء فقال رأيت عثمان
بن عفان سئل عن الوضوء فدعا بماء فأتي
بميضأة فأصغاها على يده اليمنى ثم أدخلها
في الماء فتمضمض ثلاثا واستنثر ثلاثا وغسل
وجهه ثلاثا ثم غسل يده اليمنى ثلاثا وغسل
يده اليسرى ثلاثا ثم أدخل يده فأخذ ماء
فمسح برأسه وأذنيه فغسل بطونهما وظهورهما
مرة واحدة ثم غسل رجليه ثم قال أين السائلون
عن الوضوء هكذا رأيت رسول الله صلى الله عليه
وسلم يتوضأ قال أبو داود أحاديث عثمان الصحاح
كلها تدل على مسح الرأس أنه مرة فإنهم ذكروا

پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے اسی
وضو کی طرح وضو فرماتے دیکھا۔ پھر فرمایا جو میرے اس وضو کی
طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھے جن میں اپنے نفس سے
باتیں نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیتا
ہے۔

حمران کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کو وضو کرتے دیکھا بعدہٗ حسب سابق حدیث کی طرح بیان
کیا لیکن اس میں کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کا ذکر نہ کیا اور
اس میں کہا کہ تین مرتبہ سر کا مسح کیا پھر تین مرتبہ پاؤں دھوئے
پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی
طرح وضو کرتے دیکھا اور فرمایا کہ جو اس سے کم بھی وضو کرے
تب بھی اسے کفایت کرے گا اور نماز کا اس میں کوئی ذکر
نہ کیا۔

عثمان بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ ابن ابی ملیکہ سے وضو
کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ حضرت عثمان
غنی رضی اللہ عنہ سے وضو کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے
پانی منگوایا۔ آپ کے پاس ایک برتن لایا گیا جس سے اپنے دائیں ہاتھ
پر پانی ڈالا پھر اسے پانی میں داخل کیا تو تین دفعہ کلی کی، تین دفعہ
ناک میں پانی ڈالا، تین دفعہ منہ دھویا، پھر تین مرتبہ دایاں ہاتھ دھویا
اور تین مرتبہ بایاں ہاتھ دھویا۔ پھر ہاتھ ڈال کر پانی لیا اور
اپنے سر مبارک اور کانوں کا مسح کیا اور ان کے اندر اور
باہر دونوں حصوں کو ایک مرتبہ دھویا۔ پھر اپنے دونوں پیر دھوئے
پھر فرمایا کہ وضو کے متعلق پوچھنے والے کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے۔ امام ابو داؤد
فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے جتنی صحیح حدیثیں مروی
ہیں وہ سب اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ سر کا مسح ایک ہی مرتبہ ہے کیونکہ
حضرات نے وضو تین تین بار کا ذکر فرمایا اور سر کے مسح کے متعلق مطلقاً

ثم غسل رجليه وقال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ مثل ما رأيتموني توضأت ثم ساق نحو حديث الزهري وأتم

١٠٩ حدثنا إبراهيم بن موسى قال أخبرنا عيسى قال حدثنا عبيد الله يعني ابن أبي زياد عن عبد الله بن عبيد بن عمير عن أبي علقمة أن عثمان دعا بماء فتوضأ فأفرغ بيده اليمنى على اليسرى ثم غسلهما إلى الكوعين قال ثم مضمض واستنشق ثلاثا وذكر الوضوء ثلاثا قال ومسح برأسه ثم غسل رجليه وقال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ مثل ما رأيتموني توضأت ثم ساق نحو حديث الزهري وأتم

١١٠ حدثنا هارون بن عبد الله قال حدثنا يحيى بن آدم قال حدثنا إسرائيل عن عامر بن شقيق بن جمرة عن شقيق بن سلمة قال رأيت عثمان بن عفان غسل ذراعيه ثلاثا ثلاثا ومسح رأسه ثلاثا ثم قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فعل هذا قال أبو داود رواه وكيع عن إسرائيل قال توضأ ثلاثا فقط.

١١١ حدثنا مسدد قال حدثنا أبو عوانة عن خالد بن علقمة عن عبد خير قال أتانا علي رضي الله عنه وقد صلى فدعا بطهور فقلنا ما يصنع بالطهور وقد صلى ما يريد إلا ليعلمنا فأتي بإناء فيه ماء وطست فأفرغ من الإناء على يمينه فغسل يديه ثلاثا ثم تمضمض واستنثر ثلاثا فمضمض ونثر من الكف الذي يأخذ فيه ثم غسل وجهه ثلاثا ثم غسل يده اليمنى ثلاثا وغسل يده الشمال ثلاثا ثم جعل يده في الإناء فمسح برأسه مرة واحدة ثم غسل رجله اليمنى ثلاثا ورجله الشمال ثلاثا ثم قال من سره أن يعلم وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم فهو هذا.

[illegible]

١١٢ - حدثنا الحسن بن علي الحلواني قال حدثنا حسين بن علي الجعفي عن زائدة قال حدثنا خالد بن علقمة الهمداني عن عبد خير قال صلى علي الغداة ثم دخل الرحبة فدعا بماء فأتاه الغلام بإناء فيه ماء وطست قال فأخذ الإناء بيده اليمنى فأفرغ على يده اليسرى وغسل كفيه ثلاثا ثم أدخل يده اليمنى في الإناء فمضمض ثلاثا واستنشق ثلاثا ثم ساق قريبا من حديث أبي عوانة ثم مسح رأسه مقدمه ومؤخره مرة ثم ساق الحديث نحوه.

خالد بن علقمہ ہمدانی کا بیان ہے کہ عبد خیر نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز فجر پڑھنے کے بعد رحبہ میں داخل ہوئے اور پانی منگوایا تو ایک لڑکے نے برتن میں پانی لا کر طشت سمیت پیش کیا راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے برتن دائیں ہاتھ سے پکڑ کر اپنے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر تین مرتبہ اپنی دونوں ہتھیلیوں کو دھویا پھر دایاں ہاتھ برتن میں ڈالا اور تین دفعہ کلی کی۔ پھر تین دفعہ ناک میں پانی لیا۔ پھر ابو عوانہ والی حدیث کے قریب قریب بیان کیا۔ پھر آگے اور پیچھے سر کا ایک مرتبہ مسح کیا پھر بدستور حدیث کی طرح روایت کی۔

١١٣ - حدثنا محمد بن المثنى قال حدثني محمد بن جعفر قال حدثنا شعبة قال سمعت مالك بن عرفطة قال سمعت عبد خير قال رأيت عليا أتي بكرسي فقعد عليه ثم أتي بكوز من ماء فغسل يديه ثلاثا ثم تمضمض مع الاستنشاق بماء واحد وذكر الحديث.

مالک بن عرفطہ نے عبد خیر سے سنا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ ان کے پاس کرسی لائی گئی تو اس پر جلوہ افروز ہوئے۔ پھر پانی کا ایک کوزہ لایا گیا تو انہوں نے تین دفعہ اپنے ہاتھ دھوئے پھر کلی کی اور اسی ایک چلو سے ناک میں پانی لیا اور پھر باقی حدیث بیان کی۔

١١٤ - حدثنا عثمان بن أبي شيبة قال حدثنا أبو نعيم قال حدثنا ربيعة الكناني عن المنهال بن عمرو عن زر بن حبيش أنه سمع عليا وسئل عن وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر الحديث وقال ومسح على رأسه حتى لما يقطر وغسل رجليه ثلاثا ثلاثا ثم قال هكذا كان وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم.

زر بن حبیش نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کے متعلق پوچھا گیا تو حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ اپنے سر کا مسح کیا یہاں تک کہ پانی ٹپکنے کو تھا پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی اسی طرح وضو فرمایا کرتے تھے۔

١١٥ - حدثنا زياد بن أيوب الطوسي قال حدثنا عبيد الله بن موسى قال حدثنا فطر عن أبي فروة عن عبد الرحمن بن أبي ليلى قال رأيت عليا توضأ فغسل وجهه ثلاثا وغسل ذراعيه ثلاثا ومسح برأسه واحدة ثم قال هكذا توضأ رسول الله صلى الله عليه وسلم.

ابو فروہ سے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا کہ انہوں نے اپنا منہ تین دفعہ دھویا اور اپنی دونوں کلائیاں تین تین دفعہ دھوئیں اور اپنے سر کا ایک دفعہ مسح کیا پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی اسی طرح وضو کیا کرتے تھے۔

۱۱۶ حدثنا مسدد وابو توبة قالا حدثنا ابو الاحوص ح وحدثنا عمرو بن عون قال انا ابو الاحوص عن ابي اسحاق عن ابي حية قال رأيت عليا توضأ فذكر وضوءه كله ثلاثا ثلاثا قال ثم مسح رأسه ثم غسل رجليه الى الكعبين ثم قال انما احببت ان اريكم طهور رسول الله صلى الله عليه وسلم.

مسدد اور ابو توبہ اور عمرو بن عون، ابو الاحوص، ابو اسحاق، ابو حیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا انہوں نے وضو کیا تو تمام اعضاء وضو کو تین تین مرتبہ دھویا پھر سر کا مسح کیا پھر اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھوئے پھر فرمایا میں نے پسند کیا کہ تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو دکھاؤں۔

۱۱۷ حدثنا عبد العزيز بن يحيى الحراني قال حدثنا محمد يعني ابن سلمة عن محمد بن اسحاق عن محمد بن طلحة بن يزيد بن ركانة عن عبيد الله الخولاني عن ابن عباس قال دخل علي علي يعني ابن ابي طالب وقد اهراق الماء فدعا بوضوء فاتيناه بتور فيه ماء حتى وضعناه بين يديه فقال يا ابن عباس الا اريك كيف كان يتوضأ رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت بلى قال فاصغى الاناء على يده فغسلها ثم ادخل يده اليمنى فافرغ بها على الاخرى ثم غسل كفيه ثم تمضمض واستنثر ثم ادخل يديه في الاناء جميعا فاخذ بهما حفنة من ماء فضرب بها على وجهه ثم القم ابهاميه ما اقبل من اذنيه ثم الثانية ثم الثالثة مثل ذلك ثم اخذ بكفه اليمنى قبضة من ماء فصبها على ناصيته فتركها تستن على وجهه ثم غسل ذراعيه الى المرفقين ثلاثا ثلاثا ثم مسح رأسه وظهور اذنيه ثم ادخل يديه جميعا فاخذ حفنة من ماء فضرب بها على رجله وفيها النعل ففتلها بها ثم الاخرى مثل ذلك قال قلت وفي النعلين قال وفي النعلين قال قلت وفي النعلين قال وفي النعلين قال قلت وفي النعلين قال وفي

عبید اللہ خولانی کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے پاس تشریف لائے اس حال میں کہ انہوں نے پیشاب کیا تھا پھر وضو کا پانی منگوایا ہم ایک پیالہ میں پانی لے کر آئے اور ان کے سامنے رکھ دیا تو انہوں نے فرمایا۔ اے ابن عباس کیا میں تمہیں دکھاؤں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے وضو فرمایا کرتے تھے میں نے کہا کیوں نہیں پھر انہوں نے برتن کو جھکا کر ہاتھ پر پانی ڈالا اسے دھویا پھر اپنا داہنا ہاتھ برتن میں ڈالا پھر اس سے دوسرے ہاتھ پر پانی ڈالا پھر دونوں ہتھیلیاں دھوئیں پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر دونوں ہاتھ اکٹھے برتن میں ڈالے اور ان سے لپ بھر کر پانی لیا اور چہرے پر مارا پھر اپنے انگوٹھے کانوں کے اگلے حصے پر پھیرے پھر دوسری اور تیسری مرتبہ ایسا ہی کیا پھر داہنے ہاتھ میں ایک چلو پانی لے کر پیشانی پر ڈالا اور اسے چہرے پر بہنے دیا۔ پھر دونوں ہاتھ کہنیوں تک تین تین مرتبہ دھوئے پھر سر کا مسح کیا اور کانوں کی پشت کا پھر دونوں ہاتھ ڈالے اور لپ بھر پانی لیا اور اس پاؤں پر مارا جس میں جوتا تھا اور اسی سے اسے دھویا پھر دوسرے پاؤں کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا میں نے کہا جوتے میں؟ فرمایا جوتے میں۔ میں نے کہا جوتے میں؟ فرمایا جوتے میں۔ میں نے کہا جوتے میں؟ فرمایا جوتے میں۔ امام ابو داؤد فرماتے ہیں کہ ابن جریج کی حدیث [illegible] مشابہ ہے [illegible]

الثقفي قال أخبرنا ... ابن المغيرة بن شعبة يقول ... عن أبيه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم ... وقال ... على خفيه ... صلى الله عليه وسلم ... مثله.

روایت کی ہے کہ آپ نے سر کا مسح ایک مرتبہ کیا اور اس میں یہ ہے کہ ابن جریج کی روایت ہے کہ آپ نے سر کا مسح تین دفعہ کیا۔

۱۱۸ـ حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن عمرو بن يحيى المازني عن أبيه أنه قال لعبد الله بن زيد وهو جد عمرو بن يحيى هل تستطيع أن تريني كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ فقال عبد الله بن زيد نعم فدعا بوضوء فأفرغ على يديه فغسل يديه مرتين ثم مضمض واستنثر ثلاثا ثم غسل وجهه ثلاثا ثم غسل يديه مرتين مرتين إلى المرفقين ثم مسح رأسه بيديه فأقبل بهما وأدبر بدأ بمقدم رأسه ثم ذهب بهما إلى قفاه ثم ردهما حتى رجع إلى المكان الذي بدأ منه ثم غسل رجليه.

عمرو بن یحییٰ مازنی کے والد سے روایت ہے حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو کہ عمرو بن یحییٰ مازنی کے دادا تھے کہا کیا تم مجھ کو دکھا سکتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کس طرح وضو فرمایا کرتے تھے؟ حضرت عبد اللہ بن زید نے فرمایا ہاں! پھر آپ نے وضو کے لیے پانی منگوایا، پہلے اپنے ہاتھوں پر پانی ڈال کر دو دو بار دھوئے، پھر تین دفعہ کلی کی اور تین دفعہ ناک میں پانی ڈالا، پھر تین دفعہ منہ دھویا۔ پھر اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دو دو مرتبہ دھوئے، پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے سر کا مسح کیا آگے سے پیچھے لے گئے اور پیچھے سے آگے لائے، سر کے اگلے حصے سے شروع کیا یہاں تک کہ گدی تک لے گئے اور اسی جگہ واپس لے آئے جہاں سے ابتداء کی تھی۔ پھر اپنے دونوں پیر دھوئے۔

۱۱۹ـ حدثنا مسدد قال ثنا خالد عن عمرو بن يحيى ... عن عبد الله بن زيد بن عاصم بهذا الحديث قال فمضمض واستنشق من كف واحد ففعل ذلك ثلاثا ولم يذكر الكعبين.

عمرو بن یحییٰ سے اسی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مذکورہ حدیث کی طرح منقول ہے کہ آپ نے کلی کی اور ناک میں پانی ایک ہی چلو سے تین بار ڈالا، پھر ٹخنوں کا ذکر نہیں کیا۔

۱۲۰ـ حدثنا أحمد بن عمرو بن السرح قال ثنا ابن وهب عن عمرو بن الحارث أن حبان بن واسع حدثه أن أباه حدثه أنه سمع عبد الله بن زيد بن عاصم المازني يذكر أنه رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ فذكر وضوءه قال ومسح رأسه بماء غير فضل يديه وغسل رجليه حتى أنقاهما.

حبان بن واسع کے والد سے روایت ہے حضرت عبد اللہ بن زید بن عاصم مازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ذکر کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کے وضو کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا نئے پانی سے جو ہاتھوں سے بچا ہوا نہ تھا اور اپنے دونوں پیر دھوئے یہاں تک کہ انہیں صاف کر دیا۔

۱۲۱ـ حدثنا أحمد بن [illegible] قال

عبد الرحمن بن جبیر مصری ... سے روایت ہے حضرت

ثنا أبو المغيرة قال ثنا حريز قال حدثني عبد الرحمن بن ميسرة الحضرمي قال سمعت المقدام بن معديكرب الكندي قال أتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بوضوء فتوضأ فغسل كفيه ثلاثا ثم غسل وجهه ثلاثا ثم غسل ذراعيه ثلاثا ثلاثا ثم تمضمض واستنشق ثلاثا ثم مسح برأسه وأذنيه ظاهرهما وباطنهما۔

مقدام بن معدیکرب کندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں وضو کے لیے پانی پیش کیا گیا تو آپ وضو کرنے لگے۔ چنانچہ تین مرتبہ دونوں ہاتھوں کو دھویا اور تین مرتبہ ہی اپنا چہرہ دھویا۔ پھر تین تین مرتبہ اپنی دونوں کلائیاں دھوئیں۔ پھر تین مرتبہ کلی کی اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا۔ پھر اپنے سر کا مسح فرمایا اور کانوں کا باہر اور اندر سے۔

۱۲۲۔ حدثنا محمود بن خالد ويعقوب بن كعب الأنطاكي لفظه قالا ثنا الوليد بن مسلم عن حريز بن عثمان عن عبد الرحمن بن ميسرة عن المقدام بن معديكرب قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ فلما بلغ مسح رأسه وضع كفيه على مقدم رأسه فأمرهما حتى بلغ القفا ثم ردهما إلى المكان الذي بدأ منه قال محمود قال أخبرني حريز۔

عبد الرحمن بن میسرہ کا بیان ہے کہ حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وضو کرتے دیکھا۔ جب آپ سر کے مسح تک پہنچے تو اپنی ہتھیلیاں سر کے اگلے حصے پر رکھ کر انہیں پیچھے کی طرف گدی تک لے گئے پھر واپس اسی جگہ لائے جہاں سے ابتدا کی تھی۔ محمود کا بیان ہے کہ مجھے حریز نے خبر دی۔

۱۲۳۔ حدثنا محمود بن خالد وهشام بن خالد المعنى قالا ثنا الوليد بهذا الإسناد قال ومسح بأذنيه ظاهرهما وباطنهما زاد هشام وأدخل أصابعه في صماخ أذنيه۔

محمود بن خالد اور ہشام بن خالد نے ولید سے اسی سند کے ساتھ روایت کی ہے کہ اور مسح کیا اپنے دونوں کانوں کا باہر اور اندر کی جانب۔ ہشام نے یہ بھی زائد کیا کہ اپنی انگلیاں کانوں کے سوراخوں میں داخل کیں۔

۱۲۴۔ حدثنا مؤمل بن الفضل الحراني قال ثنا الوليد بن مسلم قال ثنا أبو الأزهر المغيرة بن فروة ويزيد بن أبي مالك أن معاوية توضأ للناس كما رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ فلما بلغ رأسه غرف غرفة من ماء فتلقاها بشماله حتى وضعها على وسط رأسه حتى قطر الماء أو كاد يقطر ثم مسح من مقدمه إلى مؤخره ومن مؤخره إلى مقدمه۔

یزید بن ابی مالک کا بیان ہے کہ حضرت معاویہ نے لوگوں کے لیے وضو کیا جیسا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وضو کرتے دیکھا تھا۔ جب سر تک پہنچے تو بائیں ہاتھ سے چلو میں پانی لے کر سر کے درمیان میں ڈالا یہاں تک کہ پانی ٹپکنے لگا یا ٹپکنے کے قریب ہو گیا۔ پھر سر کے اگلے حصے سے پیچھے تک مسح کیا اور پیچھے سے آگے تک کیا۔

۱۲۵۔ حدثنا محمود بن خالد قال ثنا الوليد بهذا الإسناد قال فتوضأ ثلاثا ثلاثا وغسل

محمود بن خالد نے ولید سے اسی سند کے ساتھ روایت کی ہے کہ انہوں نے تین تین دفعہ وضو کیا اور

وَرِجْلَيْهِ بِغَيْرِ عَدَدٍ۔

دونوں پیر دھوئے بغیر گنتی کے۔

۱۲۶ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينَا فَحَدَّثَتْنَا أَنَّهُ قَالَ اسْكُبِي لِي وَضُوءًا فَذَكَرَتْ وُضُوءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فِيهِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا وَوَضَّأَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مَرَّةً وَوَضَّأَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّتَيْنِ بِمُؤَخَّرِ رَأْسِهِ ثُمَّ بِمُقَدَّمِهِ وَبِأُذُنَيْهِ كِلْتَيْهِمَا ظُهُورِهِمَا وَبُطُونِهِمَا وَوَضَّأَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهٰذَا مَعْنَى حَدِيثِ مُسَدَّدٍ۔

عبداللہ بن محمد بن عقیل کا بیان ہے کہ ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ فرمایا کہ میرے وضو کے لیے پانی لاؤ۔ پھر انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ پس آپ نے اپنے دونوں ہاتھ تین تین مرتبہ دھوئے اور منہ مبارک بھی تین دفعہ دھویا اور ایک دفعہ کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ پھر دونوں ہاتھ بازوؤں تک تین تین مرتبہ دھوئے اور دو دفعہ سر کا مسح کیا۔ سر کے پیچھے سے ابتدا کی اور پھر آگے سے اور پھر اسی طرح دونوں کانوں کا مسح کیا اور تین تین مرتبہ دونوں پیر دھوئے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہی معنی ہیں مسدد کی حدیث کے۔

۱۲۷ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَقِيلٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ يُغَيِّرُ بَعْضَ مَعَانِي بِشْرٍ قَالَ فِيهِ وَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا۔

اسحاق بن اسمٰعیل، سفیان نے ابن عقیل سے مذکورہ حدیث کی اسناد کے ساتھ بعض الفاظ میں اختلاف کرتے ہوئے کہا اور تین دفعہ کلی کی اور تین دفعہ ناک میں پانی ڈالا۔

۱۲۸ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ عِنْدَهَا فَمَسَحَ الرَّأْسَ كُلَّهُ مِنْ قَرْنِ الشَّعْرِ كُلَّ نَاحِيَةٍ لِمُنْصَبِّ الشَّعْرِ لَا يُحَرِّكُ الشَّعْرَ عَنْ هَيْئَتِهِ۔

عبداللہ بن محمد بن عقیل کا بیان ہے کہ حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے پاس وضو فرمایا تو سارے سر کا مسح کیا، بالوں کے سرے سے ہر جانب بالوں کے جھکاؤ کے لحاظ سے کسی بال کو اس کی ہیئت سے نہ ہٹاتے یعنی بالوں کو اسی حالت پر رکھتے۔

۱۲۹ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ أَنَّ رُبَيِّعَ بِنْتَ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قَالَتْ فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَمَسَحَ مَا أَقْبَلَ مِنْهُ وَمَا أَدْبَرَ وَصُدْغَيْهِ وَأُذُنَيْهِ مَرَّةً وَاحِدَةً۔

عبداللہ بن محمد بن عقیل کا بیان ہے کہ حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وضو فرماتے ہوئے دیکھا کہ آپ نے سر کا مسح فرمایا اس کے آگے کا اور پیچھے کا، دونوں کنپٹیوں اور دونوں کانوں کا ایک ہی مرتبہ۔

۱۳۰ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ

سند حدیث: مسدد، عبداللہ بن داؤد، سفیان بن سعید، ابن عقیل

داؤد عن سفیان بن سعید عن ابن عقیل عن الربیع أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسح برأسہ من فضل ماء کان فی یدہ۔

نے حضرت ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے سر کا مسح اس پانی سے کیا جو ہاتھ میں لگا ہوا تھا۔

١٣١ حدثنا ابراهيم بن سعید قال حدثنا وکیع قال حدثنا الحسن بن صالح عن عبد اللہ بن محمد بن عقیل عن الربیع بنت معوذ أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ فأدخل إصبعیه فی جحری أذنیه۔

عبداللہ بن محمد بن عقیل نے حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو اپنے کانوں کے دونوں سوراخوں میں انگلیاں داخل فرمائیں۔

١٣٢ حدثنا محمد بن عیسیٰ ومسدد قالا حدثنا عبد الوارث عن لیث عن طلحة بن مصرف عن أبیه عن جده قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسح رأسه مرة واحدة حتی بلغ القذال وهو أول القفا وقال مسدد مسح رأسه من مقدمه إلی مؤخره حتی أخرج یدیه من تحت أذنیه قال مسدد فحدثت به یحییٰ فأنکره قال أبو داود وسمعت أحمد یقول إن ابن عیینة زعموا أنه کان ینکره ویقول إیش هذا طلحة عن أبیه عن جده۔

طلحہ بن مصرف کے والد ماجد نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سر کا مسح ایک دفعہ کرتے دیکھا ہے، یہاں تک کہ گردن کی ابتدا تک پہنچ جاتے اور مسدد نے کہا کہ اپنے سر کا مسح کیا اس کے اگلے حصے سے لے کر آخری حصے تک حتیٰ کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں کانوں کے نیچے سے نکالا۔ مسدد کا بیان ہے کہ میں نے یہ حدیث یحییٰ سے بیان کی تو انہوں نے اسے منکر ٹھہرایا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمد کو فرماتے ہوئے سنا کہ ابن عیینہ اسے منکر حدیث قرار دیتے اور فرماتے: طلحہ عن ابیہ عن جدہ کیا ہے؟

١٣٣ حدثنا الحسن بن علی ثنا یزید بن هارون قال أنا عباد بن منصور عن عکرمة بن خالد عن سعید بن جبیر عن ابن عباس أنه رأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ فذکر الحدیث کله ثلاثا ثلاثا قال ومسح برأسه وأذنیه مسحة واحدة۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا پھر ساری حدیث میں تین تین بار ذکر کیا اور فرمایا کہ سر اور کانوں کا مسح صرف ایک بار ہی فرمایا۔

١٣٤ حدثنا سلیمان بن حرب قال ثنا حماد ح وحدثنا مسدد وقتیبة عن حماد بن زید عن سنان بن ربیعة عن شهر بن حوشب عن أبی أمامة وذکر وضوء النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سلیمان بن حرب، حماد، مسدد، قتیبہ، حماد بن زید، سنان بن ربیعہ، شہر بن حوشب سے حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آنکھ کے دونوں کویوں کو بھی ملتے۔ ان کا بیان ہے کہ حضور نے فرمایا دونوں کان

يَمْسَحُ الْمَأْقَيْنِ قَالَ وَقَالَ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ يَقُولُهَا أَبُو أُمَامَةَ قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ حَمَّادٌ لَا أَدْرِي هُوَ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَبِي أُمَامَةَ يَعْنِي قِصَّةَ الْأُذُنَيْنِ قَالَ قُتَيْبَةُ عَنْ سِنَانٍ أَبِي رَبِيعَةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ ابْنُ رَبِيعَةَ كُنْيَتُهُ أَبُو رَبِيعَةَ۔

بَابُ الْوُضُوءِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا

۱۳۵ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ الطُّهُورُ فَدَعَا بِمَاءٍ فِي إِنَاءٍ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ فَأَدْخَلَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّاحَتَيْنِ فِي أُذُنَيْهِ وَمَسَحَ بِإِبْهَامَيْهِ عَلَى ظَاهِرِ أُذُنَيْهِ وَبِالسَّبَّاحَتَيْنِ بَاطِنَ أُذُنَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هَكَذَا الْوُضُوءُ فَمَنْ زَادَ عَلَى هَذَا أَوْ نَقَصَ فَقَدْ أَسَاءَ وَظَلَمَ أَوْ ظَلَمَ وَأَسَاءَ۔

بَابُ الْوُضُوءِ مَرَّتَيْنِ

۱۳۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَوْبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيُّ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ۔

۱۳۷ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ لَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَتُحِبُّونَ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَدَعَا

سر کا مسح کیا۔ سلیمان بن حرب نے کہا کہ حضرت ابو امامہ یہی فرمایا کرتے تھے۔ قتیبہ سے روایت ہے کہ حماد نے فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ کانوں کے متعلق بیان نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے یا حضرت ابو امامہ کا۔ قتیبہ نے سنان ابی ربیعہ کہا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ ربیعہ کے بیٹے ہیں جن کی کنیت ابو ربیعہ ہے۔

تین تین مرتبہ وضو کرنا

عمرو بن شعیب کے والد محترم سے ان کے دادا محترم نے فرمایا کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! وضو کا طریقہ کیا ہے؟ پس آپ نے ایک برتن میں پانی منگوایا اور اس سے دونوں ہاتھ تین بار دھوئے، پھر تین مرتبہ چہرہ مبارک دھویا، پھر تین تین مرتبہ دونوں کلائیاں دھوئیں، پھر سر کا مسح کیا اور اپنی شہادت کی انگلیوں کو کانوں کے سوراخوں میں داخل کیا اور دونوں انگوٹھوں سے کانوں کے اوپر والے حصے کا اور شہادت کی دونوں انگلیوں سے کانوں کے اندرونی حصے کا مسح کیا۔ پھر تین تین مرتبہ اپنے دونوں پیر دھوئے اور فرمایا کہ وضو کا طریقہ یہ ہے۔ جس نے اس میں بیشی کی یا کمی کی تو اس نے برا کیا اور ظلم کیا، یا ظلم کیا اور برا کیا۔

دو دو بار وضو کرنا

محمد بن علاء، زید یعنی ابن حباب، عبدالرحمن بن ثوبان، عبداللہ بن فضل ہاشمی، اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو دو بار وضو کیا۔

عطاء بن یسار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ہم سے فرمایا۔ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں تمہیں دکھاؤں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کس طرح وضو فرمایا کرتے تھے؟ پس انہوں نے ایک برتن میں پانی منگوایا اور اپنے دائیں ہاتھ میں ایک چلو پانی لے کر اس سے کلی کی اور ناک میں پانی لیا۔ پھر دوسرا پانی لے کر دونوں ہاتھوں کو اکٹھا کیا اور ایک۔

بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ فَاغْتَرَفَ غَرْفَةً بِيَدِهِ الْيُمْنَى فَتَمَضْمَضَ
وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ أَخَذَ أُخْرَى فَجَمَعَ بِهَا يَدَيْهِ
ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ أَخَذَ أُخْرَى فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ
الْيُمْنَى ثُمَّ أَخَذَ أُخْرَى فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُسْرَى
ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ نَفَضَ يَدَهُ ثُمَّ
مَسَحَ بِهَا رَأْسَهُ وَأُذُنَيْهِ ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً أُخْرَى
مِنَ الْمَاءِ فَرَشَّ عَلَى رِجْلِهِ الْيُمْنَى وَفِيهَا النَّعْلُ
ثُمَّ مَسَحَهَا بِيَدَيْهِ يَدٍ فَوْقَ الْقَدَمِ وَيَدٍ تَحْتَ النَّعْلِ
ثُمَّ صَنَعَ بِالْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ۔

باب ۵۴ الْوُضُوءِ مَرَّةً مَرَّةً۔

۱۳۸ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ
يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِوُضُوءِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً۔

باب ۵۵ فِي الْفَرْقِ بَيْنَ الْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ

۱۳۹ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ لَيْثًا يَذْكُرُ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ دَخَلْتُ يَعْنِي عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ وَالْمَاءُ يَسِيلُ
مِنْ وَجْهِهِ وَلِحْيَتِهِ عَلَى صَدْرِهِ فَرَأَيْتُهُ يَفْصِلُ
بَيْنَ الْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ۔

باب ۵۶ فِي الِاسْتِنْثَارِ۔

۱۴۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ
عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ
أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِي أَنْفِهِ مَاءً ثُمَّ لْيَنْثُرْ۔

۱۴۱ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا
وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ قَارِظٍ عَنْ
أَبِي غَطَفَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

چہرہ کو دھویا پھر پانی لے کر اس سے دایاں ہاتھ دھویا۔ پھر پانی لے کر اس سے بایاں ہاتھ دھویا۔ پھر پانی سے ایک چلو لے کر اسے گرا دیا اور اس تری سے سر اور دونوں کانوں کا مسح کیا پھر ایک چلو پانی لے کر اپنے دائیں پیر پر چھڑکا اور اس پاؤں میں جوتا تھا اس پر ہاتھوں سے مسح کیا کہ ایک ہاتھ اوپر دوسرا جوتے کے نیچے رکھا۔ پھر اسی طرح بائیں پیر کا مسح کیا۔

ایک ایک بار دھونا

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وضو نہ بتلاؤں پس آپ نے ایک ایک دفعہ وضو کیا۔

کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے میں فرق رکھنا

طلحہ بن مصرف نے اپنے والد ماجد سے اور ان کے دادا جان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ وضو فرما رہے تھے اور پانی آپ کے چہرہ اقدس اور داڑھی مبارک سے سینۂ پُر نور پر بہہ رہا تھا۔ میں نے دیکھا کہ آپ نے کلی کرنے اور ناک میں پانی دینے کے درمیان فرق رکھا۔

ناک سنکنے کا بیان

اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اسے چاہیے کہ اپنی ناک میں پانی لے اور ناک سنکے۔

ابراہیم بن موسیٰ، وکیع، ابن ابی ذئب، قارظ، ابو غطفان نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ناک کو دو یا تین مرتبہ

[illegible]

سعید قال حدثنا ابن جریج قال حدثنی اسمٰعیل
بن کثیر عن عاصم بن لقیط بن صبرۃ عن ابیہ وافد
بنی المنتفق انہ اتی عائشۃ فذکر معناہ قال فلم
ننشب ان جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتقلع
یتکفأ وقال عصیدۃ مکان خزیرۃ۔

۱۴۴ حدثنا محمد بن یحیی بن فارس قال
حدثنا ابو عاصم قال حدثنا ابن جریج بھذا
الحدیث قال فیہ اذا توضأت فمضمض۔

باب۵۴ تخلیل اللحیۃ۔

۱۴۵ حدثنا ابو توبۃ ربیع بن نافع
قال حدثنا ابو الملیح عن الولید بن زوران عن انس
بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان
اذا توضأ اخذ کفا من ماء فادخلہ تحت حنکہ
فخلل بہ لحیتہ وقال ھکذا امرنی ربی۔

باب۵۵ المسح علی العمامۃ۔

۱۴۶ حدثنا احمد بن محمد بن حنبل
قال حدثنا یحیی بن سعید عن ثور عن راشد
بن سعد عن ثوبان قال بعث رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سریۃ فاصابھم البرد فلما قدموا
علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرھم
ان یمسحوا علی العصائب والتساخین۔

۱۴۷ حدثنا احمد بن صالح قال حدثنا
ابن وھب قال حدثنی معاویۃ بن صالح عن
عبد العزیز بن مسلم عن ابی معقل عن انس بن
مالک قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یتوضأ وعلیہ عمامۃ قطریۃ فادخل یدہ من
تحت العمامۃ فمسح مقدم رأسہ ولم ینقض العمامۃ۔

باب۵۶ غسل الرجل۔

۱۴۸ حدثنا قتیبۃ بن سعید قال حدثنا ابن

روایت کی ہے کہ وہ بنی منتفق کا وفد لے کر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر حسب سابق حدیث کی طرح بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ تھوڑی ہی دیر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے کہ جھکتے ہوئے اور راوی نے خزیرہ کی جگہ عصیدہ کہا۔

محمد بن یحییٰ بن فارس، ابو عاصم، ابن جریج سے یہی حدیث اسی طرح روایت کرتے ہوئے اس میں کہا: جب وضو کرو تو کلی کر لیا کرو۔

داڑھی میں خلال کرنا

ولید بن زوران نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب وضو فرماتے تو ایک چلو پانی لے کر ٹھوڑی کے نیچے ڈالتے اور داڑھی مبارک میں اس کے ساتھ خلال کرتے اور فرمایا کہ میرے رب نے مجھے یہی حکم دیا ہے۔

عمامہ پر مسح کرنا

راشد بن سعد بیان کرتے ہیں کہ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک سریہ بھیجا، ان لوگوں کو سردی لگ گئی۔ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے انہیں حکم فرمایا کہ عماموں اور موزوں پر مسح کر لیا کریں۔

ابو معقل سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا اور آپ کے سر پر قطری کا بنا ہوا عمامہ تھا۔ پس آپ نے اپنا دست مبارک عمامے کے نیچے داخل کر کے سر اقدس کے اگلے حصے کا مسح کیا اور عمامہ مقدس کی بندش کو نہ توڑا۔

پاؤں دھونا

ابو عبد الرحمٰن حبلی سے روایت ہے کہ حضرت مستورد

[illegible] عن أبي معقل عن أنس بن مالك قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ وعليه عمامة قطرية فأدخل يده من تحت العمامة فمسح مقدم رأسه ولم ينقض العمامة.

[illegible] قطری عمامہ [illegible] سر کا مسح کیا اور عمامہ کو نہیں کھولا۔

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

موزوں پر مسح کرنا

١٤٩ حدثنا أحمد بن صالح قال حدثنا عبد الله بن وهب أخبرني يونس بن يزيد عن ابن شهاب حدثني عباد بن زياد أن عروة بن المغيرة بن شعبة أخبره أنه سمع أباه المغيرة يقول [illegible] رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible]

١٤٩ [illegible] حضرت مغیرہ بن شعبہ [illegible]

١٥٠ حدثنا مسدد قال حدثنا يحيى يعني ابن سعيد عن التيمي قال حدثنا بكر [illegible]

عَنِ التَّيْمِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ نَاصِيَتَهُ وَذَكَرَ فَوْقَ الْعِمَامَةِ قَالَ عَنِ الْمُعْتَمِرِ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَعَلَى نَاصِيَتِهِ وَعَلَى عِمَامَتِهِ قَالَ بَكْرٌ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ

١٥١- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يَذْكُرُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَكْبِهِ وَمَعِي إِدَاوَةٌ فَخَرَجَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ فَتَلَقَّيْتُهُ بِالْإِدَاوَةِ فَأَفْرَغْتُ عَلَيْهِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ وَوَجْهَهُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ مِنْ جِبَابِ الرُّومِ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ فَضَاقَتْ فَادَّرَعَهُمَا ادِّرَاعًا ثُمَّ أَهْوَيْتُ إِلَى الْخُفَّيْنِ لِأَنْزِعَهُمَا فَقَالَ لِي دَعِ الْخُفَّيْنِ فَإِنِّي أَدْخَلْتُ الْقَدَمَيْنِ الْخُفَّيْنِ وَهُمَا طَاهِرَتَانِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا قَالَ أَبِي قَالَ الشَّعْبِيُّ شَهِدَ لِي عُرْوَةُ عَلَى أَبِيهِ وَشَهِدَ أَبُوهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١٥٢- حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ وَعَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ قَالَ تَخَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ هَذِهِ الْقِصَّةَ قَالَ فَأَتَيْنَا النَّاسَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ يُصَلِّي بِهِمُ الصُّبْحَ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَتَأَخَّرَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ أَنْ يَمْضِيَ قَالَ فَصَلَّيْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ

حسن سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور اپنی پیشانی مبارک پر مسح کیا اور عمامہ کے اوپر مسح۔ معتمر کے والد بکر بن عبد اللہ، حسن، ابن مغیرہ بن شعبہ سے حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم موزوں اور پیشانی مبارک اور عمامہ پر مسح فرمایا کرتے تھے۔ بکر کا بیان ہے کہ میں نے ابن مغیرہ سے سنا ہے۔

عروہ بن مغیرہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ہم لوگ سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور میرے ساتھ ایک چھاگل تھی۔ پس حضور اپنی حاجت کے لیے باہر تشریف لے گئے۔ جب واپس تشریف لائے تو میں چھاگل لیے ہوئے ملا۔ پس میں نے پانی ڈالا تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اور چہرہ مبارک دھویا۔ پھر اپنی کلائیاں نکالنے کا ارادہ کیا اور آپ اونی جبہ پہنے ہوئے تھے جو رومی بنا ہوا تھا جس کی آستینیں تنگ تھیں۔ پس آستینیں چڑھ نہ سکیں تو اندر سے نکال لیا۔ پھر میں موزے اتارنے کے لیے جھکا تو آپ نے فرمایا۔ موزوں کو چھوڑ دو کیونکہ میں نے انہیں اس وقت پہنا تھا جبکہ میرے دونوں قدم پاک تھے۔ پس آپ نے ان پر مسح فرمایا۔ یونس کے والد کا بیان ہے کہ شعبی نے ذکر کیا کہ عروہ نے اپنے والد کی شہادت دی اور ان کے والد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت دی۔

زرارہ بن اوفیٰ سے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیچھے رہ گئے پھر یہی واقعہ ذکر کرتے ہوئے کہا کہ پھر ہم لوگوں کے پاس پہنچے۔ حضرت عبد الرحمن بن عوف انہیں صبح کی نماز پڑھا رہے تھے۔ جب انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا تو پیچھے ہٹنا چاہا لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی طرف جاری رکھنے کا اشارہ فرمایا۔ پس میں نے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے پیچھے ایک رکعت پڑھی۔ جب انہوں نے سلام پھیرا تو

[illegible]

١٥٣ - حدثنا [illegible]

[illegible]

١٥٤ - حدثنا [illegible]

[illegible]

١٥٥ - حدثنا [illegible]

[illegible]

١٥٦ - حدثنا [illegible]

[illegible]

البجلي عن عبد الرحمن بن أبي نعم عن المغيرة بن شعبة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم مسح على الخفين فقلت يا رسول الله أنسيت قال بل أنت نسيت بهذا أمرني ربي عز وجل.

باب التوقيت في المسح

۱۵۷ حدثنا حفص بن عمر قال ثنا شعبة عن الحكم وحماد عن إبراهيم عن أبي عبد الله الجدلي عن خزيمة بن ثابت عن النبي صلى الله عليه وسلم قال المسح على الخفين للمسافر ثلاثة أيام وللمقيم يوم وليلة قال أبو داود رواه منصور بن المعتمر عن إبراهيم التيمي بإسناده قال فيه ولو استزدناه لزادنا.

۱۵۸ حدثنا يحيى بن معين ثنا عمرو بن الربيع بن طارق قال أنا يحيى بن أيوب عن عبد الرحمن بن رزين عن محمد بن يزيد عن أيوب بن قطن عن أبي بن عمارة قال يحيى بن أيوب وكان قد صلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم القبلتين أنه قال يا رسول الله أمسح على الخفين قال نعم قال يوما قال يوما قال ويومين قال ويومين قال وثلاثة قال نعم وما شئت. قال أبو داود رواه ابن أبي مريم المصري عن يحيى بن أيوب عن عبد الرحمن بن رزين عن محمد بن يزيد بن أبي زياد عن عبادة بن نسي عن أبي بن عمارة قال فيه حتى بلغ سبعا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم ما بدا لك. قال أبو داود وقد اختلف في إسناده وليس هو بالقوي ورواه ابن أبي مريم ويحيى بن إسحاق السيلحيني عن يحيى بن أيوب وقد اختلف في إسناده.

آپ نے موزوں پر مسح فرمایا تو میں نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ بھول گئے ہیں؟ فرمایا بلکہ تم بھول گئے ہو مجھے میرے رب عزوجل نے یہی حکم فرمایا ہے۔

مسح کی مدت

۱۵۷۔ حفص بن عمر ... سے حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا موزوں پر مسح کی مدت مسافر کے لیے تین دن اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ منصور بن معتمر نے ابراہیم تیمی سے اس کی سند کے ساتھ روایت کی ہے اس میں یہ ہے کہ اگر ہم اور زیادہ چاہتے تو زیادہ کر دیتے۔

۱۵۸۔ یحییٰ بن معین ... سے حضرت ابی بن عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی ہے، عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ کیا میں موزوں پر مسح کیا کروں؟ فرمایا ہاں۔ عرض کی کہ ایک دن؟ فرمایا ایک دن۔ عرض کی دو دن؟ فرمایا اور دو دن۔ عرض کی تین دن؟ فرمایا ہاں اور جتنا چاہو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن ابی مریم مصری نے یحییٰ بن ایوب سے ... محمد بن یزید بن ابی زیاد ... عبادہ بن نسی سے ... ابی بن عمارہ سے روایت کی ہے کہ یہاں تک کہ سات تک پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اور جتنا مناسب سمجھو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس کی سند میں اختلاف ہے اور یہ قوی نہیں ہے۔ ابن ابی مریم اور یحییٰ بن اسحاق سیلحینی نے بھی یحییٰ بن ایوب سے روایت کیا ہے اور اس کی سند میں اختلاف کیا گیا ہے۔ ف

ف۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک موزوں پر مسح کی مدت مقیم کے لیے ایک دن رات اور مسافر کے لیے تین دن رات ہے

نے موزوں پر مسح کیا احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اس کا انکار وہی کرے گا جو بدعتی ہو [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۲۳ — المسح على الجوربين

۱۵۹ — حدثنا عثمان بن ابي شيبة عن وكيع عن سفيان عن ابي قيس الاودي هو عبد الرحمن بن ثروان عن هزيل بن شرحبيل عن المغيرة بن شعبة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ ومسح على الجوربين والنعلين كان عبد الرحمن بن مهدي لا يحدث بهذا الحديث لان المعروف عن المغيرة ان النبي صلى الله عليه وسلم مسح على الخفين وروي هذا ايضا عن ابي موسى الاشعري عن النبي صلى الله عليه وسلم انه مسح على الجوربين وليس بالمتصل ولا بالقوي ومسح على الجوربين علي بن ابي طالب وابن مسعود والبراء بن عازب وانس بن مالك وابو امامة وسهل بن سعد وعمرو بن حريث وروي ذلك عن عمر بن الخطاب وابن عباس۔

جرابوں پر مسح کرنا

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عبدالرحمن بن مہدی اسے بیان نہیں کرتے تھے کیونکہ حضرت مغیرہ سے مشہور روایت یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کیا۔ اور اسی طرح حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جرابوں پر مسح کیا۔ یہ روایت متصل نہیں اور نہ مضبوط ہی ہے۔ حضرت علی، حضرت ابن مسعود، حضرت براء بن عازب، حضرت انس بن مالک، حضرت ابو امامہ، حضرت سہل بن سعد اور حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے جرابوں پر مسح کیا۔ حضرت عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی اس کی روایت کی گئی ہے۔

باب ۲۴

۱۶۰ — حدثنا مسدد وعباد بن موسى قالا حدثنا هشيم عن يعلى بن عطاء عن ابيه قال عباد قال اخبرني اوس بن ابي اوس الثقفي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ ومسح على نعليه وقدميه وقال عباد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اتى كظامة قوم يعني الميضأة ولم يذكر مسدد الميضأة والكظامة ثم اتفقا فتوضأ ومسح على نعليه وقدميه۔

جوتوں اور پاؤں پر مسح کرنا

حضرت اوس بن ابی اوس ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور اپنے جوتوں اور پیروں پر مسح کیا۔ عباد نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک قوم کے [illegible] پر آئے [illegible] مسدد نے [illegible] کا ذکر نہیں کیا پھر دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ وضو کیا اور مسح کیا اپنے جوتوں اور پیروں پر۔

باب ۲۵ — كيف المسح

۱۶۱ — حدثنا محمد بن الصباح البزاز قال حدثنا عبد الرحمن بن ابي الزناد قال ذكره ابي عن

مسح کرنے کا طریقہ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَقَالَ غَيْرُ مُحَمَّدٍ عَلَى ظَهْرِ الْخُفَّيْنِ۔

۱۶۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ ثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَوْ كَانَ الدِّينُ بِالرَّأْيِ لَكَانَ أَسْفَلُ الْخُفِّ أَوْلَى بِالْمَسْحِ مِنْ أَعْلَاهُ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى ظَاهِرِ خُفَّيْهِ۔

۱۶۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ مَا كُنْتُ أُرَى بَاطِنَ الْقَدَمَيْنِ إِلَّا أَحَقَّ بِالْغَسْلِ حَتَّى رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى ظَهْرِ خُفَّيْهِ۔

۱۶۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ لَوْ كَانَ الدِّينُ بِالرَّأْيِ لَكَانَ بَاطِنُ الْقَدَمَيْنِ أَحَقَّ بِالْمَسْحِ مِنْ ظَاهِرِهِمَا وَقَدْ مَسَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ظَهْرِ خُفَّيْهِ وَرَوَاهُ وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِ قَالَ كُنْتُ أَرَى أَنَّ بَاطِنَ الْقَدَمَيْنِ أَحَقُّ بِالْمَسْحِ مِنْ ظَاهِرِهِمَا حَتَّى رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ ظَاهِرَهُمَا قَالَ وَكِيعٌ يَعْنِي الْخُفَّيْنِ وَرَوَاهُ عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ كَمَا رَوَاهُ وَكِيعٌ وَرَوَاهُ أَبُو السَّوْدَاءِ عَنِ ابْنِ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ ظَاهِرَ قَدَمَيْهِ وَقَالَ لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

۱۶۵- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ وَمَحْمُودُ

پر مسح فرمایا کرتے تھے۔ محمد بن صباح کے سوا دوسرے حضرات نے کہا کہ موزوں کی پشت پر مسح فرمایا کرتے تھے۔

عبد خیر کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر دین میں رائے کو دخل ہوتا تو موزوں کے اوپر والے حصے کی نسبت نیچے کی طرف مسح کرنا بہتر ہوتا اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ موزوں کے اوپر والے حصے پر مسح فرماتے۔

یزید بن عبد العزیز نے اعمش سے اپنی اسناد کے ساتھ یہ حدیث روایت کرتے ہوئے فرمایا: میں پیروں کے تلووں کو دھونا مقدم سمجھا کرتا تھا یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو موزوں کے ظاہری حصے پر مسح فرماتے ہوئے دیکھا۔

اعمش نے اسی حدیث کو روایت کرتے ہوئے فرمایا اگر دین رائے پر منحصر ہوتا تو پیروں کے تلوے مسح کے ظاہری حصے سے زیادہ مستحق ہوتے حالانکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے موزوں کے ظاہری حصے پر مسح فرمایا۔ وکیع نے اعمش سے اپنی اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہوئے فرمایا: میں سمجھتا تھا کہ مسح کرنے میں ظاہری حصے سے تلوے مقدم ہیں یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے ظاہری حصے پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔ وکیع نے فرمایا یعنی موزوں پر۔ عیسیٰ بن یونس نے اعمش سے وکیع کی طرح حدیث روایت کی ہے۔ ابو السوداء نے ابن عبد خیر، عبد خیر سے روایت کی کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے دونوں قدموں کی پشت کو دھویا اور فرمایا کہ اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔

وراد بن حیاۃ کا بیان ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ

خالد الدمشقی المعنی قالا ثنا الولید قال محمود قال انا ثور بن یزید عن رجاء بن حیوۃ عن کاتب المغیرۃ بن شعبۃ عن المغیرۃ بن شعبۃ قال وضأت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک فمسح اعلی الخفین واسفلہما قال ابوداؤد وبلغنی انہ لم یسمع ثور ھذا الحدیث من رجاء۔

تعالیٰ عنہ نے اپنے کاتب سے فرمایا کہ غزوہ تبوک کے دوران نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو موزوں کے اوپر اور نیچے مسح کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مجھے بات پہنچی ہے کہ ثور نے یہ حدیث رجاء بن حیاۃ سے نہیں سنی (یعنی منقطع ہے)۔

باب فی الانتضاح

پانی چھڑکنے کا بیان

۱۶۶ حدثنا محمد بن کثیر قال انا سفیان عن منصور عن مجاہد عن سفیان بن الحکم الثقفی او الحکم بن سفیان الثقفی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا بال یتوضأ وینتضح قال ابوداؤد وافق سفیان جماعۃ علی ھذا الاسناد وقال بعضہم الحکم او ابن الحکم۔

مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت سفیان بن حکم ثقفی یا حضرت حکم بن سفیان ثقفی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پیشاب کرتے تو وضو کرتے اور پانی چھڑکتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ایک جماعت نے اس سند میں سفیان کی موافقت کی ہے۔ بعض حضرات نے الحکم اور بعض نے ابن الحکم کہا ہے۔

۱۶۸ حدثنا نصر بن المہاجر ثنا معاویۃ بن عمرو ثنا زائدۃ عن منصور عن مجاہد عن الحکم او ابن الحکم عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بال ثم توضأ ونضح فرجہ۔

حکم یا ابن حکم سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کیا پھر وضو فرمایا اور اپنی شرمگاہ پر پانی چھڑکا۔

باب ما یقول الرجل اذا توضأ

وضو کے بعد کیا کہے

۱۶۹ حدثنا احمد بن سعید الہمدانی قال ثنا ابن وہب قال سمعت معاویۃ یعنی ابن صالح یحدث عن ابی عثمان عن جبیر بن نفیر عن عقبۃ بن عامر قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدام انفسنا نتناوب الرعایۃ رعایۃ ابلنا فکانت علی رعایۃ الابل فروحتہا بالعشی فادرکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب الناس فسمعتہ یقول ما منکم من احد یتوضأ فیحسن الوضوء ثم یقوم فیرکع رکعتین یقبل علیہما بقلبہ ووجہہ الا قد اوجب فقلت بخ بخ ما اجود

جبیر بن نفیر سے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور اپنی باری سے اپنے اونٹ چرایا کرتے تھے۔ ایک روز اونٹ چرانے کی باری میری تھی۔ میں تیسرے پہر انہیں ساتھ لا کر آیا تو میں نے پایا کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے۔ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے کوئی ایسا نہیں جو وضو کرے تو اچھی طرح وضو کرے۔ پھر دو رکعتیں پڑھنے کے لئے کھڑا ہو اور ان کی جانب دل اور اپنی توجہ کے ساتھ متوجہ ہو مگر اس کے لئے (جنت واجب) ہو جاتی ہے۔ میں نے کہا واہ واہ! یہ کتنی اچھی بات ہے (یہ کتنی عمدہ بات ہے)

[illegible]

حسین بن عیسیٰ، عبداللہ بن یزید، حیوہ بن شریح،

ابو عقیل [illegible] حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے لیکن [illegible] کا ذکر نہیں کیا۔ [illegible] پھر آسمان کی طرف نظر [illegible] باقی حدیث معاویہ کی حدیث کے ہم معنی ہے۔

ایک ہی وضو سے کئی نمازیں پڑھنا

۱۷۱۔ محمد بن عیسیٰ، شریک، عمرو بن عامر بجلی، محمد بن عیسیٰ [illegible] عمرو بن عامر بجلی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وضو کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر نماز کے لئے وضو فرمایا کرتے تھے اور ہم ایک ہی وضو سے کئی نمازیں پڑھ لیا کرتے تھے۔

۱۷۲۔ مسدد، یحییٰ، سفیان، علقمہ بن مرثد، حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ہی وضو سے پانچ نمازیں پڑھیں اور موزوں پر مسح کیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ آج آپ نے ایسا کام کیا ہے جو آپ نہیں کیا کرتے تھے۔ فرمایا میں نے عمداً ایسا کیا ہے۔

وضو میں وقفہ ہو جانا

هذه فقال رجل من بين يدي التي قبلها يا عقبة أجود منها فنظرت فإذا هو عمر بن الخطاب فقلت ما هي يا أبا حفص قال إنه قال آنفا قبل أن تجيء ما منكم من أحد يتوضأ فيحسن الوضوء ثم يقول حين يفرغ من وضوئه أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدا عبده ورسوله إلا فتحت له أبواب الجنة الثمانية يدخل من أيها شاء قال معاوية وحدثني ربيعة بن يزيد عن أبي إدريس عن عقبة بن عامر.

١٧٠ - حدثنا الحسين بن عيسى قال حدثنا عبد الله بن يزيد المقرئ عن حيوة بن شريح عن أبي عقيل عن ابن عمه عن عقبة بن عامر الجهني عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه ولم يذكر أمر الرعاية قال عند قوله فأحسن الوضوء ثم رفع نظره إلى السماء فقال وساق الحديث بمعنى حديث معاوية.

باب الرجل يصلي الصلوات بوضوء واحد

١٧١ - حدثنا محمد بن عيسى قال حدثنا شريك عن عمرو بن عامر البجلي قال محمد هو أبو أسد بن عمرو قال سألت أنس بن مالك عن الوضوء فقال كان النبي صلى الله عليه وسلم يتوضأ لكل صلاة وكنا نصلي الصلوات بوضوء واحد.

١٧٢ - حدثنا مسدد قال حدثنا يحيى عن سفيان قال حدثني علقمة بن مرثد عن سليمان بن بريدة عن أبيه قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الفتح خمس صلوات بوضوء واحد ومسح على خفيه فقال له عمر إني رأيتك صنعت اليوم شيئا لم تكن تصنعه قال عمدا صنعته.

باب تفريق الوضوء

۱۷۳ - حدثنا هارون بن معروف قال ثنا ابن وهب عن جرير بن حازم أنه سمع قتادة بن دعامة قال ثنا أنس أن رجلا جاء إلى النبي صلى الله عليه وسلم وقد توضأ وترك على قدمه مثل موضع الظفر فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ارجع فأحسن وضوءك قال أبو داود وهذا الحديث ليس بمعروف عن جرير بن حازم ولم يروه إلا ابن وهب وحده وقد روي عن معقل بن عبيد الله الجزري عن أبي الزبير عن جابر عن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه قال ارجع فأحسن وضوءك.

قتادہ بن دعامہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص وضو کر کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اس نے ناخن برابر جگہ اپنے پیر کی خشک چھوڑ دی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جاؤ اور اچھی طرح وضو کرو۔ امام ابو داؤد فرماتے ہیں کہ یہ حدیث جریر بن حازم سے معروف نہیں ہے بلکہ صرف ابن وہب ہی سے مروی ہے۔ نیز معقل بن عبید اللہ جزری بواسطہ ابو زبیر، جابر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کی مانند روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ واپس جاؤ اور اچھی طرح وضو کرو۔

۱۷۴ - حدثنا موسى بن إسماعيل قال ثنا حماد قال أخبرنا يونس وحميد عن الحسن عن النبي صلى الله عليه وسلم بمعنى قتادة.

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، یونس اور حمید حضرت حسن سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حدیث قتادہ کی طرح روایت کرتے ہیں۔

۱۷۵ - حدثنا حيوة بن شريح قال ثنا بقية عن بحير هو ابن سعد عن خالد عن بعض أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم أن النبي صلى الله عليه وسلم رأى رجلا يصلي وفي ظهر قدمه لمعة قدر الدرهم لم يصبها الماء فأمره النبي صلى الله عليه وسلم أن يعيد الوضوء والصلاة.

خالد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کسی صحابی سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو نماز پڑھتے دیکھا جس کے قدم پر ایک درہم کے برابر جگہ خشک تھی جہاں پانی نہیں پہنچا تھا پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ دوبارہ وضو کر کے نماز پڑھے۔

باب إذا شك في الحدث

جسے وضو ٹوٹنے کا شک ہو

۱۷۶ - حدثنا قتيبة بن سعيد ومحمد بن أحمد بن أبي خلف قالا ثنا سفيان عن الزهري عن سعيد بن المسيب وعباد بن تميم عن عمه قال شكي إلى النبي صلى الله عليه وسلم الرجل يجد الشيء في الصلاة حتى يخيل إليه فقال لا ينفتل حتى يسمع صوتا أو يجد ريحا.

سعید بن مسیب اور عباد بن تمیم سے روایت ہے کہ ان کے چچا حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ آدمی کو نماز میں ہوا خارج ہونے کا شک گزرتا ہے۔ فرمایا کہ نماز نہ توڑے جب تک کہ آواز نہ سنے یا بو نہ پائے۔

۱۷۷ - حدثنا موسى بن إسماعيل قال ثنا حماد قال أخبرنا سهيل بن أبي صالح عن أبيه

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَوَجَدَ حَرَكَةً فِي دُبُرِهِ أَحْدَثَ أَوْ لَمْ يُحْدِثْ فَأَشْكَلَ عَلَيْهِ فَلَا يَنْصَرِفْ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا۔

جب تم میں سے کوئی نماز کے اندر ہو اور وہ اپنی پیٹھ میں حرکت محسوس کرے اور شک میں مبتلا ہو جائے کہ وضو ٹوٹا یا نہیں تو نماز سے نہ نکلے جب تک کہ آواز نہ سنے یا بو محسوس کرے۔ ف

ف۔ یہ حکم ایسا وسوسہ کے طور پر شیطان ڈالتا ہے کہ وضو ٹوٹ گیا ہے لہٰذا وسوسے پر عمل نہ کرے اور نماز جاری رکھے۔ ہاں اگر واقعی ریح خارج ہو جائے تو نماز خود ٹوٹ گئی ہے اب نماز جاری نہ رکھے بلکہ وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھے واللہ تعالیٰ اعلم

بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الْقُبْلَةِ

بوسہ دینے سے وضو کا حکم

۱۷۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي رَوْقٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَهَا وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ مُرْسَلٌ إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَائِشَةَ شَيْئًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَا رَوَاهُ الْفِرْيَابِيُّ وَغَيْرُهُ۔

ابراہیم تیمی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں بوسہ دیا اور وضو نہ کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ ابراہیم تیمی نے حضرت عائشہ سے کچھ بھی نہیں سنا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح اسے فریابی وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

۱۷۹ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا وَكِيعٌ قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ عُرْوَةُ فَقُلْتُ لَهَا مَنْ هِيَ إِلَّا أَنْتِ فَضَحِكَتْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَكَذَا رَوَاهُ زَائِدَةُ وَعَبْدُ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات میں سے کسی کا بوسہ لیا پھر نماز کے لیے تشریف لے گئے اور وضو نہیں فرمایا۔ عروہ کا بیان ہے کہ میں نے ان سے کہا وہ آپ ہی ہوں گی پس وہ ہنس پڑیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ زائدہ اور عبدالحمید حمانی نے سلیمان اعمش سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۸۰ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَخْلَدٍ الطَّالْقَانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَغْرَاءَ قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ ثَنَا أَصْحَابٌ لَنَا عَنْ عُرْوَةَ الْمُزَنِيِّ عَنْ عَائِشَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ لِرَجُلٍ احْكِ عَنِّي أَنَّ هَذَيْنِ يَعْنِي حَدِيثَ الْأَعْمَشِ هَذَا عَنْ حَبِيبٍ وَحَدِيثَهُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ أَنَّهَا تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ قَالَ يَحْيَى احْكِ عَنِّي أَنَّهُمَا شِبْهُ لَا شَيْءَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرُوِيَ

ابراہیم بن مخلد طالقانی، عبدالرحمن بن مغراء، اعمش، ان کے چند ساتھی، عروہ مزنی نے اس کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یحییٰ بن سعید القطان نے ایک آدمی سے کہا کہ یہ دونوں حدیثیں مجھ سے نقل کرو یعنی اعمش کی حدیث بواسطہ حبیب اور اسی اسناد کے ساتھ اس کی حدیث کہ مستحاضہ ہر نماز کے لیے وضو کرے۔ یحییٰ نے کہا کہ مجھ سے یہ لفظ نقل کیے گئے ہیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ سفیان ثوری سے مروی ہے کہ ہم سے حبیب نے نہیں روایت

عن الثوری قال ما حدثنا حبیب الا عن عروۃ المزنی یعنی لم یحدثہم عن عروۃ بن الزبیر بشیء قال ابوداؤد وقد روی حمزۃ الزیات عن حبیب عن عروۃ بن الزبیر عن عائشۃ حدیثا صحیحا

کہ عروہ مزنی کے واسطے سے یعنی انہوں نے عروہ بن زبیر سے کوئی حدیث روایت نہیں کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حمزہ زیات نے حبیب عروہ بن زبیر حضرت عائشہ کی اس سند کے ساتھ ایک صحیح حدیث روایت کی ہے۔ ف

ف۔ عورت کو چھونا یا بوسہ لینا ناقض وضو ہے یا نہیں اس مسئلہ میں ائمہ کے درمیان اختلاف ہے امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک عورت کو چھونا یا بوسہ لینا ناقض وضو ہے خواہ شہوت سے ہو یا بغیر شہوت۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مطلق عورت کو چھونا یا بوسہ لینا ناقض وضو ہے آیت کریمہ اولامستم النساء سے دلیل پکڑتے ہیں لیکن امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک لمس سے مراد جماع ہے جیسا کہ تفسیر میں ہے اور امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک عورت کو چھونا ناقض وضو نہیں ہے۔ اس مسئلہ میں احناف کی دلیل وہ حدیث بھی ہے جو صحیح مسلم میں ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدے میں جاتے تو میرے پاؤں کو ہاتھ لگاتے ... اور اس سے معلوم ہوا کہ عورت کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ امام ترمذی نے شافعی مذہب کی تقویت کے لئے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے لیکن اس حدیث کی صحت ثابت ہے اور دوسرے طرق سے بھی مروی ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب الوضوء من مس الذکر

شرمگاہ چھونے سے وضو کرنا

١٨١ حدثنا عبد اللہ بن مسلمۃ عن مالک عن عبد اللہ بن ابی بکر انہ سمع عروۃ یقول دخلت علی مروان بن الحکم فذکرنا ما یکون منہ الوضوء فقال مروان ومن مس الذکر فقال عروۃ ما علمت ذلک فقال مروان اخبرتنی بسرۃ بنت صفوان انہا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من مس ذکرہ فلیتوضأ

عبداللہ بن ابوبکر نے عروہ بن زبیر کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں مروان بن حکم کے پاس گیا اور ہم نے ان چیزوں کا ذکر کیا جن سے وضو لازم آتا ہے۔ مروان نے کہا کہ شرمگاہ چھونے سے بھی وضو ہے۔ عروہ نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں۔ مروان نے کہا کہ حضرت بسرہ بنت صفوان نے بتایا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شرمگاہ چھوئے تو وضو کرے۔ ف

ف۔ مس ذکر ناقض وضو ہے یا نہیں اس مسئلہ میں بھی اختلاف ہے جیسا کہ اوپر مختلف روایات میں۔ امام شافعی کے نزدیک مس ذکر ناقض وضو ہے جبکہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس سے وضو نہیں ٹوٹتا اور جس حدیث میں ہے اس کو استحباب پر محمول کیا ہے کہ وضو کرنا مستحب ہے۔ جیسا کہ دوسری حدیث میں ہے کہ ... اس سے وضو نہیں ٹوٹتا ... واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب الرخصۃ فی ذلک

اس بات کی اجازت

١٨٢ حدثنا مسدد قال ثنا ملازم بن عمرو

قیس بن طلق نے اپنے والد حضرت طلق بن علی

عَمْرٍو الْحَنَفِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَدِمْنَا عَلَى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ كَأَنَّهُ بَدَوِيٌّ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا تَرَى فِي مَسِّ الرَّجُلِ ذَكَرَهُ بَعْدَ مَا يَتَوَضَّأُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ هُوَ إِلَّا مُضْغَةٌ مِنْهُ أَوْ بَضْعَةٌ مِنْهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَشُعْبَةُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَجَرِيرٌ الرَّازِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو ایک بدوی شخص نے عرض گزار ہوا۔ یا نبی اللہ! اگر کوئی وضو کرنے کے بعد اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگائے؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بھی جسم کا ایک حصہ ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے ہشام بن حسان، سفیان ثوری، شعبہ، ابن عیینہ، جریر رازی، محمد بن جابر نے حضرت قیس بن طلق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۱۸۳ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَقَالَ فِي الصَّلَاةِ۔

مسدد، محمد بن جابر نے حضرت قیس بن طلق سے مذکورہ حدیث کو اسی اسناد کے ساتھ معناً روایت کرتے ہوئے اضافہ کیا کہ نماز میں۔

بَابٌ ۷۳ الْوُضُوءُ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ۔

اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کرنا

۱۸۴ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّازِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ فَقَالَ تَوَضَّئُوا مِنْهَا وَسُئِلَ عَنْ لُحُومِ الْغَنَمِ فَقَالَ لَا تَوَضَّئُوا مِنْهَا وَسُئِلَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ فَقَالَ لَا تُصَلُّوا فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ فَإِنَّهَا مِنَ الشَّيَاطِينِ وَسُئِلَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ فَقَالَ صَلُّوا فِيهَا فَإِنَّهَا بَرَكَةٌ۔

عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کرنے کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ اس کے بعد وضو کیا کرو۔ بکری کے گوشت کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ اس کے بعد وضو نہ کرو۔ اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہوں میں نماز پڑھنے کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہوں میں نماز نہ پڑھو کیونکہ ان کا تعلق شیاطین سے ہے اور بکریوں کے رہنے کی جگہوں میں نماز پڑھنے کی بابت دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ وہاں نماز پڑھ لیا کرو کیونکہ وہ برکت کی جگہیں ہیں۔ ف

ف۔ نماز ہر ایک جگہ میں پڑھی جا سکتی ہے جہاں اپنے مال کی حفاظت بھی ہوتی ہے جہاں اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ ہو وہاں نماز پڑھنے سے منع فرمایا کیونکہ اونٹ بعض اوقات شرارت کرتے ہیں اور ممکن ہے کہ اسے کچل دیں لہٰذا خطرے کے وقت ان کے قریب نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ ۷۴ الْوُضُوءُ مِنْ مَسِّ اللَّحْمِ النِّيءِ وَغَسْلِهِ

کچا گوشت چھونے یا دھونے سے وضو کا حکم

۱۸۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَأَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقِّيُّ وَعَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ الْمَعْنَى

ہلال بن میمون جہنی نے عطاء بن یزید لیثی سے روایت کی، ہلال نے کہا کہ حضرت ابوسعید خدری کے سوا میں اس کی کوئی

قَالُوا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ مَيْمُونٍ الْجُهَنِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ قَالَ هِلَالٌ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَقَالَ أَيُّوبُ وَعَمْرٌو أُرَاهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِغُلَامٍ يَسْلُخُ شَاةً فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَحَّ حَتَّى أُرِيَكَ فَأَدْخَلَ يَدَهُ بَيْنَ الْجِلْدِ وَاللَّحْمِ فَدَحَسَ بِهَا حَتَّى تَوَارَتْ إِلَى الْإِبْطِ ثُمَّ مَضَى فَصَلَّى لِلنَّاسِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. زَادَ عَمْرٌو فِي حَدِيثِهِ يَعْنِي لَمْ يَمَسَّ مَاءً وَقَالَ عَنْ هِلَالِ بْنِ مَيْمُونٍ الرَّمْلِيِّ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا لَمْ يَذْكُرْ أَبَا سَعِيدٍ.

سند معلوم نہیں ... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک لڑکے کے پاس سے گزرے جو بکری کی کھال اتار رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا ایک طرف ہو جاؤ میں تمہیں بتاتا ہوں، پھر اپنا ہاتھ کھال اور گوشت کے درمیان ڈالا یہاں تک کہ بغل تک چھپ گیا۔ پھر آپ نے جا کر لوگوں کو نماز پڑھائی اور وضو نہ کیا۔ عمرو نے اپنی حدیث میں یہ بھی کہا کہ پانی کو ہاتھ بھی نہ لگایا اور ہلال بن میمون رملی سے روایت کیا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ عبد الواحد بن زیاد اور ابو معاویہ نے ہلال سے، انہوں نے عطاء سے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کی ہے اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

بَابُ ۷۳ تَرْكِ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الْمَيْتَةِ

مردار کو چھونے سے وضو ترک

۱۸۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِالسُّوقِ دَاخِلًا مِنْ بَعْضِ الْعَالِيَةِ وَالنَّاسُ كَنَفَتَيْهِ فَمَرَّ بِجَدْيٍ أَسَكَّ مَيِّتٍ فَتَنَاوَلَهُ فَأَخَذَ بِأُذُنِهِ ثُمَّ قَالَ أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنَّ هَذَا لَهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

جعفر کے والد ماجد سے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عالیہ بستی سے ایک بستی کے اندر ہو کر بازار سے گزرے جبکہ لوگ آپ کے دونوں طرف تھے۔ آپ بکری کے ایک مردہ بچے کے پاس سے گزرے جس کے کان چھوٹے تھے، اسے کان سے پکڑ کر اٹھا لیا پھر فرمایا تم میں سے کون اسے پسند کرے گا ... پھر پوری حدیث بیان کی۔ ف

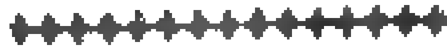
ف ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو [illegible] اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا [illegible] کی حقیقت [illegible] زیادہ حقیر ہے [illegible] دنیا [illegible] قطعاً [illegible] حضرت مجدد الف ثانی [illegible] دنیا کی حقیقت یوں بیان فرمائی۔

دنیا [illegible] حقیقت [illegible]

[illegible] ۔ مکتوبات امام ربانی دفتر اول، مکتوب ۱۰۰ ۔

دنیا بدرگاہ خدا و عزوجل ذلیل و خوار اور مبغوض کیوں ہے؟ اس کی وجہ بتاتے ہوئے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے دوسرے مکتوب میں یوں فرمایا ہے:۔

کیسی دنیا حق سبحانہ و تعالیٰ کے نزدیک اس لیے ملعونہ و مبغوضہ ہے کہ حصول دنیا نفسانی خواہشات کے حصول کا ذریعہ و معاون ہے اور نفس جو حق کا دشمن ہے وہ مردود و لعنت کا مستحق ہے۔ اسی لیے فقر فخر محمدی علیٰ صاحبہا وعلیٰ آلہ الصلوات والتسلیمات۔ فقر میں نفس کی نامرادی ہے۔ انبیاء کرام علیہم الصلوات والتسلیمات کی بعثت کا مقصد نفس کو عاجز کرنا ہے جبکہ تکلیفات شرعیہ میں یہ حکمت ہے کہ نفس امارہ عاجز اور خراب ہوتا ہے۔ شرائع نفسانی خواہشات کو مٹانے کی غرض سے وارد ہوئی ہیں۔ جس قدر شریعت کے مطابق عمل کیا جائے گا اسی قدر نفسانی خواہشات زوال پذیر ہوں گی۔ (مکتوبات امام ربانی، دفتر اول، مکتوب ۵۲)۔



پارہ — ۲

بسم الله الرحمن الرحيم

اس کتاب کا حصہ دوم یہاں سے شروع ہوتا ہے

باب في ترك الوضوء مما مست النار.

آگ سے پکی ہوئی چیز کھا کر وضو نہ کرنا

١٨٧ حدثنا عبد الله بن مسلمة قال ثنا مالك عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اكل كتف شاة ثم صلى ولم يتوضأ.

عبداللہ بن مسلمہ سے روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کی دستی کا گوشت کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔

١٨٨ حدثنا عثمان بن ابي شيبة ومحمد بن سليمان الانباري المعنى قالا ثنا وكيع عن مسعر عن ابي صخرة جامع بن شداد عن المغيرة بن عبد الله عن المغيرة بن شعبة قال ضفت النبي صلى الله عليه وسلم ذات ليلة فامر بجنب فشوي واخذ الشفرة فجعل يحز لي بها منه قال فجاء بلال فآذنه بالصلاة قال فالقى الشفرة وقال ما له تربت يداه وقام يصلي زاد الانباري وكان شاربي وفى فقصه لي على سواك او قال اقصه لك على سواك.

عثمان بن ابی شیبہ کا بیان ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان ہوا تو آپ نے بکری کا ایک حصہ بھوننے کا حکم فرمایا وہ بھونا گیا تو آپ چھری لے کر اس میں سے میرے واسطے کاٹنے لگے اتنے میں حضرت بلال نماز کے لیے بلانے آئے تو آپ نے چھری ڈال دی اور فرمایا اس کے ہاتھ خاک آلود ہوں اور کھڑے ہو کر نماز پڑھانے لگے۔ انباری نے اتنا زیادہ کیا ہے کہ میری مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں جنہیں آپ نے مسواک پر رکھ کر کتروا دیا یا فرمایا کہ میں تمہاری مسواک پر رکھ کر کتر دیتا ہوں۔

١٨٩ حدثنا مسدد قال ثنا ابو الاحوص قال ثنا سماك عن عكرمة عن ابن عباس قال اكل رسول الله صلى الله عليه وسلم كتفا ثم مسح يده بمسح كان تحته ثم قام فصلى.

مسدد کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کی دستی کا گوشت کھایا پھر ہاتھ اس ٹاٹ سے صاف کیے جو آپ کے نیچے بچھا ہوا تھا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔

١٩٠ حدثنا حفص بن عمر النمري قال ثنا همام عن قتادة عن يحيى بن يعمر عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم انتهش من كتف ثم صلى ولم يتوضأ.

یحییٰ بن یعمر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کی دستی کا گوشت دانتوں سے نوچا پھر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔

۱۹۱ — حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْخَثْعَمِيُّ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَرَّبْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا وَلَحْمًا فَأَكَلَ ثُمَّ دَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ بِهِ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ طَعَامِهِ فَأَكَلَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

محمد بن منکدر نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور روٹی اور گوشت پیش کیا آپ نے تناول فرمایا پھر وضو کے لیے پانی منگوا کر اس سے وضو کیا۔ پھر ظہر کی نماز پڑھی پھر اپنا باقی کھانا طلب فرمایا پھر تناول کیا پھر نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور وضو نہ فرمایا۔

۱۹۲ — حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ سَهْلٍ أَبُو عِمْرَانَ الرَّمْلِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ آخِرُ الْأَمْرَيْنِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْكَ الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ هَذَا الْحَدِيثُ مُخْتَصَرٌ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ۔

محمد بن منکدر کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دونوں معاملوں میں سے آخری عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آگ سے پکی ہوئی چیز کھا کر وضو نہیں فرمایا کرتے تھے۔ ابو الحسن نے فرمایا کہ یہ حدیث پہلی حدیث کا اختصار ہے۔

۱۹۳ — حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي كَرِيمَةَ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ مِنْ خِيَارِ الْمُسْلِمِينَ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ ثُمَامَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا مِصْرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ فِي مَسْجِدِ مِصْرَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ أَوْ سَادِسَ سِتَّةٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَارِ رَجُلٍ فَمَرَّ بِلَالٌ فَنَادَاهُ بِالصَّلَاةِ فَخَرَجْنَا فَمَرَرْنَا بِرَجُلٍ وَبُرْمَتُهُ عَلَى النَّارِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطَابَتْ بُرْمَتُكَ قَالَ نَعَمْ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَتَنَاوَلَ مِنْهَا بَضْعَةً فَلَمْ يَزَلْ يَعْلُكُهَا حَتَّى أَحْرَمَ بِالصَّلَاةِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ۔

جس چیز کو آگ نے بدل دیا ہو اس کو کھا کر وضو نہ کرنے کا باب

عبید بن ثمامہ مرادی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت عبد اللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ مصر میں ہمارے پاس تشریف لائے تو میں نے انہیں مصر کی مسجد میں حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں نے اپنے آپ کو ایک آدمی کے گھر میں ساتویں یا چھٹے نمبر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دیکھا۔ پس حضرت بلال رضی اللہ عنہ گزرے تو انہوں نے نماز کے لیے آواز دی۔ پس ہم باہر نکلے تو ایک آدمی کے پاس سے گزرے جس کی ہانڈی آگ پر تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کیا تمہاری ہانڈی پک گئی؟ اس نے عرض کیا ہاں میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ آپ نے اس میں سے ایک بوٹی اٹھا لی اور اسے چباتے رہے یہاں تک کہ نماز کی تکبیر کہی اور ایسا کرتے ہوئے میں نے آپ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

ف۔ شروع اسلام میں یہ حکم تھا کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا اور وضو منسوخ ہوا۔ اکثر علماء نے یہی کہا ہے کہ اس کے بعد وضو کا حکم منسوخ ہو گیا۔ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے کوئی چیز بھی کھائی جائے اس کا وضو سے کوئی تعلق نہیں۔ اس کے بعد جو کچھ کیا گیا ہے وہ استحباب پر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بَابُ التَّشْدِيدِ فِي ذَلِكَ

۱۹۴ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ عَنِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُضُوءُ مِمَّا أَنْضَجَتِ النَّارُ۔

اس سے وضو لازم آنا

مسدد، یحییٰ، شعبہ، ابوبکر بن حفص، اغر سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو لازم ہوتا ہے آگ سے پکی ہوئی چیز کھا کر۔

۱۹۵ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا أَبَانُ عَنْ يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ سَعِيدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ فَسَقَتْهُ قَدَحًا مِنْ سَوِيقٍ فَدَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ فَقَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي أَلَا تَوَضَّأُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَوَضَّئُوا مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ أَوْ قَالَ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ يَا ابْنَ أَخِي۔

ابوسفیان بن سعید بن مغیرہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ام المؤمنین نے ان کو ستو کا ایک پیالہ پلایا۔ پھر انہوں نے پانی منگوا کر کلی کی تو فرمایا اے میرے بھانجے! تم وضو کیوں نہیں کرتے جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آگ سے پکائی ہوئی چیز کھا کر وضو کیا کرو یا فرمایا کہ جس کو آگ نے مس کیا ہو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ زہری کی حدیث میں اے بھتیجے ہے۔

ل ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آگ سے پکائی ہوئی چیز کھا کر وضو کرنا لازم ہے یا بظاہر نفس کی بات ہے شروع اسلام میں یہی حکم تھا لیکن بعد میں یہ منسوخ ہو گیا تھا کہ آگ سے پکائی ہوئی چیز کھانے سے وضو لازم نہیں ہے شرح معانی الآثار

بَابٌ فِي الْوُضُوءِ مِنَ اللَّبَنِ

۱۹۶ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ لَهُ دَسَمًا۔

دودھ پی کر وضو کرنا

قتیبہ، لیث، عقیل، زہری، عبیداللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ نوش فرما کر پانی منگوایا اور کلی کی۔ پھر فرمایا کہ اس میں چکنائی ہوتی ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

۱۹۷ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ الْحُبَابِ عَنْ مُطِيعِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَلَمْ يُمَضْمِضْ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَصَلَّى قَالَ زَيْدٌ دَلَّنِي شُعْبَةُ عَلَى هَذَا الشَّيْخِ۔

اس کی رخصت

توبہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ نوش فرمایا لیکن نہ کلی کی اور نہ وضو کیا اور نماز پڑھ لی۔ زید نے فرمایا کہ اس بوڑھے کے متعلق شعبہ نے بتلایا۔

بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الدَّمِ

۱۹۸ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ

خون نکلنے سے وضو کا حکم

عقیل بن جابر کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے

[illegible]

[illegible] أحب أن [illegible]

باب [illegible]

۹۹ [illegible] حدثنا [illegible]

[illegible] رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible]

۱۰۰ [illegible] حدثنا [illegible]

[illegible]

[illegible]

٢٤١ - حدثنا [illegible]

[illegible] قتادة [illegible] أنس [illegible]

[illegible]

٢٤٢ - حدثنا يحيى بن يحيى [illegible]

[illegible]

وقال كان النبي صلى الله عليه وسلم [illegible]

وقالت عائشة [illegible]

[illegible]

[illegible]

١ - [illegible]

٢ - [illegible]

٣ - [illegible]

٤ - [illegible]

[illegible]

۲۲۳ حدثنا [illegible]

[illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

باب [illegible]

[illegible]

[illegible]

باب [illegible]

۲۲۵ حدثنا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قوله عن النبي صلى الله عليه وسلم.

۲۰۹ - حدثنا عبد الله بن مسلمة القعنبي قال ثنا أبي عن هشام بن عروة عن عروة عن حديث حدثه عن علي بن أبي طالب قال قلت للمقداد فذكر معناه قال أبو داود ورواه المفضل بن فضالة والثوري وابن عيينة عن هشام عن أبيه عن علي ورواه ابن إسحاق عن هشام بن عروة عن أبيه عن المقداد عن النبي صلى الله عليه وسلم لم يذكر أنثييه.

۲۱۰ - حدثنا مسدد قال ثنا إسماعيل يعني ابن إبراهيم قال أنا محمد بن إسحاق قال حدثني سعيد بن عبيد بن السباق عن أبيه عن سهل بن حنيف قال كنت ألقى من المذي شدة وكنت أكثر منه الاغتسال فسألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك فقال إنما يجزيك من ذلك الوضوء قلت يا رسول الله فكيف بما يصيب ثوبي منه قال يكفيك بأن تأخذ كفا من ماء فتنضح بها من ثوبك حيث ترى أنه أصابه.

۲۱۱ - حدثنا إبراهيم بن موسى قال أنا عبد الله بن وهب قال ثنا معاوية يعني ابن صالح عن العلاء بن الحارث عن حرام بن حكيم عن عمه عبد الله بن سعد الأنصاري قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عما يوجب الغسل وعن الماء يكون بعد الماء فقال ذاك المذي وكل فحل يمذي فتغسل من ذلك فرجك وأنثييك وتوضأ وضوءك للصلاة.

نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے کہا۔ پھر حسبِ سابق حدیث بیان کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے مفضل بن فضالہ، ثوری، ابن عیینہ نے ہشام، عروہ کے واسطے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور ابن اسحاق نے ہشام بن عروہ، عروہ کے واسطے سے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور انثیین کا ذکر نہیں فرمایا۔

سعید بن عبید بن سباق نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میری شدت کے ساتھ مذی نکلتی ہے جس کے باعث کثرت سے غسل کیا کرتا۔ پس میں نے اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو فرمایا کہ اس کے لیے تمہیں وضو کر لینا کافی ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! جو میرے کپڑے پر لگ جاتی ہے اس کے لیے کیا کروں؟ فرمایا تمہارے لیے یہی کافی ہے کہ جہاں لگی ہوئی دیکھو تو اس پر ایک چلو پانی چھڑک لیا کرو۔

حرام بن حکیم نے اپنے چچا سے روایت کی ہے کہ ان کے چچا جان حضرت عبداللہ بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ کن چیزوں سے غسل واجب ہوتا ہے اور غسل کرنے کے بعد پانی نکل آئے؟ فرمایا کہ یہ مذی ہوتی ہے جو ہر بالغ مرد کو ہوتی ہے اس کے باعث اپنی شرمگاہ اور خصیتین کو دھو ڈالا کرو اور نماز کے وضو کی طرح وضو کر لیا کرو۔

ف۔ نماز کے لیے پاکی ہر وقت ضروری ہے [illegible] غسل واجب نہیں ہوتا۔ بلکہ [illegible] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے [illegible] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] کہ اس مسئلے کی تمام روایات [illegible]

کپڑے میں جہاں مذی لگ گئی ہو اُسے دھو کر صاف کر لیا جائے کیونکہ مذی خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے لیکن غسل لازم نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب ۸۵ في مباشرة الحائض ومؤاكلتها۔

۲۱۲۔ حدثنا هارون بن محمد بن بكار قال ثنا مروان يعني ابن محمد قال ثنا الهيثم بن حميد قال ثنا العلاء بن الحارث عن حرام بن حكيم عن عمه أنه سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يحل لي من امرأتي وهي حائض قال لك ما فوق الإزار وذكر مؤاكلة الحائض أيضا وساق الحديث۔

حائضہ کے ساتھ مباشرت اور کھانے پینے کا بیان

علاء بن حارث نے حرام بن حکیم سے روایت کی ہے کہ ان کے چچا جان حضرت سہل بن حنیف نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میرے لیے اپنی بیوی سے کیا چیز جائز ہے، جب کہ وہ حائضہ ہو؟ فرمایا تہبند سے اوپر تمہارے لیے سب کچھ جائز ہے اور حائضہ کے ساتھ کھانے پینے کا ذکر بھی کیا۔ پھر باقی حدیث آخر تک بیان کی۔

۲۱۳۔ حدثنا هشام بن عبد الملك اليزني قال ثنا بقية عن سعد الأغطش وهو ابن عبد الله عن عبد الرحمن بن عائذ الأزدي قال هشام هو ابن قرط أمير حمص عن معاذ بن جبل قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عما يحل للرجل من امرأته وهي حائض قال فقال ما فوق الإزار والتعفف عن ذلك أفضل قال أبو داود وليس بالقوي۔

عبدالرحمٰن بن عائذ ازدی نے جو ابن قرط امیر حمص ہیں، سے روایت کی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آدمی کے لیے اپنی بیوی سے کیا چیز جائز ہے جب کہ وہ حائضہ ہو؟ فرمایا کہ تہبند سے اوپر سب کچھ جائز ہے اور اس سے بچنا افضل ہے۔
امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ سند قوی نہیں ہے۔

باب ۸۶ في الإكسال

۲۱۴۔ حدثنا أحمد بن صالح قال ثنا ابن وهب قال أخبرني عمرو يعني ابن الحارث عن ابن شهاب قال حدثني بعض من أرضى أن سهل بن سعد الساعدي أخبره أن أبي بن كعب أخبره أن رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما جعل ذلك رخصة للناس في أول الإسلام لقلة الثياب ثم أمر بالغسل ونهى عن ذلك قال أبو داود يعني الماء من الماء۔

دخول کا بیان

حضرت سہل بن سعد ساعدی نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع اسلام میں کپڑوں کی قلت کے باعث لوگوں کو اس دخول سے غسل لازم نہ آنے کی رخصت عطا فرمائی تھی پھر غسل کرنے کا حکم فرمایا اور غسل ترک کرنے سے منع فرما دیا گیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یعنی اس سے منع فرما دیا کہ پانی نکلنے سے غسل لازم آتا ہے۔

۲۱۵۔ حدثنا محمد بن مهران البزاز الرازي قال ثنا مبشر الحلبي عن محمد أبي غسان عن أبي حازم

حضرت سہل بن سعد کا بیان ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ یہ جو فتوے دیتے تھے کہ انزال

عن سهل بن سعد قال حدثني ابي بن كعب ان الفتيا التي كانوا يفتون ان الماء من الماء كانت رخصة رخصها رسول الله صلى الله عليه وسلم في بدء الاسلام ثم امر بالاغتسال بعد قال ابو داود يعني الماء من الماء.

کرنے سے غسل واجب ہوتا ہے یہ رخصت تھی کہ شروع اسلام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ رخصت عطا فرمائی تھی۔ پھر اس کے بعد غسل کرنے کا حکم فرما دیا گیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ پانی سے مراد نہانا ہے۔

٢١٦ - حدثنا مسلم بن ابراهيم الفراهيدي قال حدثنا هشام وشعبة عن قتادة عن الحسن عن ابي رافع عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا قعد بين شعبها الاربع والزق الختان بالختان فقد وجب الغسل.

ابو رافع نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مرد عورت کی چاروں شاخوں (دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں) کے درمیان بیٹھ گیا اور ختنہ ختنے سے مل گیا تو غسل واجب ہو گیا۔

٢١٧ - حدثنا احمد بن صالح قال حدثنا ابن وهب قال اخبرني عمرو عن ابن شهاب عن ابي سلمة بن عبد الرحمن عن ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الماء من الماء وكان ابو سلمة يفعل ذلك.

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانی (احتلام کی منی) نظر آنے سے غسل ہے۔ ابوسلمہ ایسا ہی کیا کرتے تھے (یعنی انزال ہونے پر غسل کیا کرتے تھے)۔

ف: شروع اسلام میں حکم تھا کہ انزال ہونے پر غسل لازم آتا تھا۔ متعدد صحابہ کرام نے اسے روایت کیا ہے لیکن ایک مدت کے بعد یہ حکم منسوخ ہو گیا اور حکم ہوا کہ جب مرد اور عورت کے ختنے آپس میں مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے انزال خواہ ہو یا نہ ہو۔ یہی مذہب ہے حضرت خلفائے راشدین، حضرت عائشہ صدیقہ، اکثر صحابہ کرام، تابعین عظام، ائمہ اربعہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا۔ اور بروایت صحیح مسلم حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: إنما الماء من الماء۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: إنما الماء من الماء فی الاحتلام، یعنی یہ حکم احتلام سے متعلق ہے کہ پانی یعنی منی نظر آئے تو غسل واجب ہے اور اگر منی نظر نہ آئی تو غسل واجب نہیں، خواہ خواب میں کچھ دیکھا ہو کہ احتلام ہوا ہے۔ اس کے برعکس احتلام کا کوئی اثر نہ ہو لیکن کپڑا یا جسم پر منی ہو تو اس پر غسل کرنا واجب ہے۔ اسلام کے ابتدائی دور میں جماع کے متعلق بھی یہی حکم تھا کہ پانی (سے پانی) لیکن وہ منسوخ ہوا اور یہ حکم صرف احتلام کے بارے میں مخصوص ہو گیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب في الجنب يعود.

جنبی کا دوبارہ جماع کرنا

٢١٨ - حدثنا مسدد قال حدثنا اسمعيل قال حدثنا حميد الطويل عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم طاف ذات يوم على نسائه في غسل واحد قال ابو داود وهكذا رواه هشام

حمید الطویل نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ایک غسل سے اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس ہو آئے تھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح ہشام بن زید نے حضرت انس سے روایت کی ہے

بن زيد عن أنس ومعمر عن قتادة عن أنس وصالح بن أبي الأخضر عن الزهري كلهم عن أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم.

باب ۸۵ الوضوء لمن أراد أن يعود.

۲۱۹ - حدثنا موسى بن إسماعيل قال نا حماد عن عبد الرحمن بن أبي رافع عن عمته سلمى عن أبي رافع أن النبي صلى الله عليه وسلم طاف ذات يوم على نسائه يغتسل عند هذه وعند هذه قال فقلت له يا رسول الله ألا تجعله غسلا واحدا قال هذا أزكى وأطيب وأطهر. قال أبو داود وحديث أنس أصح من هذا.

۲۲۰ - حدثنا عمرو بن عون أخبرنا حفص بن غياث عن عاصم الأحول عن أبي المتوكل عن أبي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم إذا أتى أحدكم أهله ثم بدا له أن يعاود فليتوضأ بينهما وضوءا.

باب ۸۶ في الجنب ينام.

۲۲۱ - حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن عبد الله بن دينار عن عبد الله بن عمر أنه قال ذكر عمر بن الخطاب لرسول الله صلى الله عليه وسلم أنه تصيبه الجنابة من الليل فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ واغسل ذكرك ثم نم.

باب ۸۷ الجنب يأكل.

۲۲۲ - حدثنا مسدد وقتيبة بن سعيد قالا نا سفيان عن الزهري عن أبي سلمة عن عائشة قالت إن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا أراد أن ينام وهو جنب توضأ وضوءه للصلاة.

اور معمر قتادہ نے حضرت انس سے روایت کی ہے اور صالح بن ابی الاخضر نے زہری سے اور سب نے حضرت انس سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

دوبارہ جماع کرنا چاہے تو وضو کرے

سلمٰی نے حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس گئے تو ہر ایک کے پاس علیحدہ غسل کرتے۔ پھر دوسری سے ملتے۔ راوی کا بیان ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ آپ ایک ہی بار غسل کیوں نہیں فرما لیتے؟ فرمایا کہ یہ طہارت بہتر ہے اور پاکیزگی میں زیادہ ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حضرت انس کی حدیث اس سے زیادہ صحیح ہے۔

عمرو بن عون، حفص بن غیاث، عاصم الاحول، ابو المتوکل حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس گیا۔ پھر دوبارہ جانا چاہے تو دونوں کے درمیان وضو کرے۔

حالتِ جنابت میں سونا

عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ رات کے وقت ان کو جنابت کی حالت پیش آ جاتی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ وضو کر کے اپنی شرمگاہ کو دھو لو اور سو جایا کرو۔

حالتِ جنابت میں کھانا

زہری نے ابو سلمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت کی حالت میں سونا چاہتے تو نماز کے وضو کی طرح وضو فرما لیا کرتے تھے۔

۲۲۳ــ حدثنا محمد بن الصباح البزاز قال ثنا ابن المبارك عن يونس عن الزهري بإسناده ومعناه زاد وإذا أراد أن يأكل وهو جنب غسل يديه قال أبو داود ورواه ابن وهب عن يونس فجعل قصة الأكل قول عائشة مقصورا ورواه صالح بن أبي الأخضر عن الزهري كما قال ابن المبارك إلا أنه قال عن عروة أو أبي سلمة ورواه الأوزاعي عن يونس عن الزهري عن النبي صلى الله عليه وسلم كما قال ابن المبارك.

باب من قال الجنب يتوضأ.

۲۲۴ــ حدثنا مسدد ثنا يحيى ثنا شعبة عن الحكم عن إبراهيم عن الأسود عن عائشة قالت إن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا أراد أن يأكل أو ينام توضأ تعني وهو جنب.

۲۲۵ــ حدثنا موسى يعني ابن إسماعيل قال ثنا حماد قال أنا عطاء الخراساني عن يحيى بن يعمر عن عمار بن ياسر أن النبي صلى الله عليه وسلم رخص للجنب إذا أكل أو شرب أو نام أن يتوضأ قال أبو داود بين يحيى بن يعمر وعمار بن ياسر في هذا الحديث رجل وقال علي بن أبي طالب وابن عمر وعبد الله بن عمرو الجنب إذا أراد أن يأكل توضأ.

باب في الجنب يؤخر الغسل.

۲۲۶ــ حدثنا مسدد قال ثنا معتمر ح و ثنا أحمد بن حنبل قال ثنا إسماعيل بن إبراهيم قال ثنا برد بن سنان عن عبادة بن نسي عن غضيف بن الحارث قال قلت لعائشة أرأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يغتسل من الجنابة في أول الليل أو في آخره قالت ربما اغتسل

یونس نے زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ حالت جنابت میں جب کھانے کا ارادہ فرماتے تو پہلے ہاتھوں کو دھو لیا کرتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن وہب نے یونس سے روایت کرتے ہوئے جو کھانے کے متعلق کہا وہ حضرت عائشہ کا قول ہے جس کو صالح بن ابی الاخضر نے زہری سے ابن مبارک کے مطابق روایت کیا سوائے اس کے کہ عروہ یا ابو سلمہ سے روایت کی۔ اوزاعی، یونس، زہری نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن مبارک کے مطابق روایت کی۔

جنبی کا وضو کرنا

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانے یا سونے کا ارادہ فرماتے تو وضو کر لیتے حالانکہ آپ جنابت کی حالت میں ہوتے۔

یحییٰ بن یعمر نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنبی کو رخصت مرحمت فرمائی ہے کہ جب کھانے، پینے یا سونے لگے تو وضو کر لے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند میں یحییٰ بن یعمر اور حضرت عمار بن یاسر کے مابین ایک آدمی چھوٹا ہوا ہے۔ حضرت علی، حضرت ابن عمر اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ جنبی جب کھانے کا ارادہ کرے تو وضو کرے۔

جنبی کا غسل میں دیر کرنا

غضیف بن حارث کا بیان ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنابت کے لیے رات کے پہلے حصے میں غسل فرماتے دیکھا یا پچھلے حصے میں؟ فرمایا کہ کبھی پہلے حصے میں غسل فرماتے تھے اور کبھی پچھلے میں۔ میں نے تکبیر کہتے ہوئے کہا کہ خدا کا شکر ہے جس نے اس کام میں آسانی فرمائی۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ فِي آخِرِهِ قُلْتُ اللّٰهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً قُلْتُ أَرَأَيْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ أَوَّلَ اللَّيْلِ أَمْ فِي آخِرِهِ قَالَتْ رُبَّمَا أَوْتَرَ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا أَوْتَرَ فِي آخِرِهِ قُلْتُ اللّٰهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً قُلْتُ أَرَأَيْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْهَرُ بِالْقُرْآنِ أَمْ يُخَافِتُ بِهِ قَالَتْ رُبَّمَا جَهَرَ بِهِ وَرُبَّمَا خَافَتَ قُلْتُ اللّٰهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً۔

کہ رات کے پہلے حصے میں وتر پڑھتے ہوئے دیکھا یا پچھلے میں؟ فرمایا کہ کبھی رات کے پہلے حصے میں وتر پڑھتے اور کبھی پچھلے میں۔ تکبیر کہتے ہوئے میں نے خدا کا شکر ادا کیا جس نے اس کام میں آسانی فرمائی۔ میں عرض گزار ہوا کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلند آواز سے قرآن مجید پڑھتے دیکھا یا آہستہ؟ فرمایا کہ کبھی بلند آواز سے تلاوت کرتے تھے اور کبھی آہستہ۔ تکبیر کہتے ہوئے میں نے خدا کا شکر ادا کیا جس نے اس کام میں آسانی فرمائی۔

۲۲۷ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُجَيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ وَلَا جُنُبٌ۔

عبداللہ بن نجی کے والد ماجد نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر، کتا یا جنبی ہو۔ ف

ف۔ فرشتوں سے یہاں رحمت کے فرشتے مراد ہیں۔ جاندار کی تصویر بنانا اور رکھنا جائز نہیں ہے۔ کتا جو رکھوالی وغیرہ کی حفاظت کے لیے رکھا جائے وہ مستثنیٰ ہے۔ جنبی کو بغیر کسی وجہ کے غسل میں دیر کرنا اچھا نہیں کیونکہ اس حالت میں وہ کتنے ہی نیک کاموں سے محروم ہوتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۲۲۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَمَسَّ مَاءً قَالَ أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَاسِطِيُّ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ يَقُولُ هٰذَا الْحَدِيثُ وَهْمٌ يَعْنِي حَدِيثَ أَبِي إِسْحَاقَ۔

ابو اسحاق نے اسود سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت میں پانی کو ہاتھ لگائے بغیر سو جایا کرتے تھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حسن بن علی واسطی نے یزید بن ہارون کو فرماتے ہوئے سنا کہ ابو اسحاق کی یہ حدیث ایک وہم ہے۔

بَابُ ۹۳ فِي الْجُنُبِ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ۔

جنبی کا قرآن کریم پڑھنا

۲۲۹ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلِمَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَلِيٍّ أَنَا وَرَجُلَانِ رَجُلٌ مِنَّا وَ

عبداللہ بن سلمہ کا بیان ہے کہ میں دو آدمیوں کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میرے خیال میں ایک ہمارے قبیلے سے اور ایک بنی اسد سے

رجل منا ورجل من بني أسد أحسب فبعثهما علي وجهاً وقال إنكما علجان فعالجا عن دينكما ثم قام فدخل المخرج ثم خرج فدعا بماء فأخذ منه حفنة فتمسح بها ثم جعل يقرأ القرآن فأنكروا ذلك فقال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يخرج من الخلاء فيقرئنا القرآن ويأكل معنا اللحم ولم يكن يحجبه أو قال يحجزه عن القرآن شيء ليس الجنابة۔

باب في الجنب يصافح

۲۳۰ - حدثنا مسدد قال ثنا يحيى عن مسعر عن واصل عن أبي وائل عن حذيفة أن النبي صلى الله عليه وسلم لقيه فأهوى إليه فقال إني جنب فقال إن المسلم ليس بنجس۔

۲۳۱ - حدثنا مسدد قال ثنا يحيى وبشر عن حميد عن بكر عن أبي رافع عن أبي هريرة قال لقيني رسول الله صلى الله عليه وسلم في طريق من طرق المدينة وأنا جنب فاختنست فذهبت فاغتسلت ثم جئت فقال أين كنت يا أبا هريرة قال قلت إني كنت جنباً فكرهت أن أجالسك على غير طهارة فقال سبحان الله إن المسلم لا ينجس قال في حديث بشر قال ثنا حميد قال حدثني بكر۔

باب في الجنب يدخل المسجد

۲۳۲ - حدثنا مسدد قال ثنا عبد الواحد بن زياد قال ثنا أفلت بن خليفة قال حدثتني جسرة بنت دجاجة قالت سمعت عائشة رضي الله عنها تقول جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم ووجوه

تھا حضرت علی نے دونوں کو اپنے سامنے بلا کر فرمایا کہ ماشاء اللہ تم دونوں طاقتور ہو جانفشانی سے اپنے دین کی خدمت کرنا۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور بیت الخلاء میں چلے گئے۔ پھر باہر آئے تو پانی منگوایا اور اس میں سے ایک چلو پانی لے کر منہ پر پھیرا۔ اور قرآن مجید پڑھنے لگے۔ لوگوں کو یہ بات ناپسند ہوئی تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے نکل کر ہمیں قرآن کریم پڑھاتے اور ہمارے ساتھ گوشت کھاتے تھے اور اس میں کوئی جھجک محسوس نہ فرماتے اور فرمایا جنابت کے سوا قرآن مجید سے آپ کو کوئی چیز نہ روکتی۔ ف

ف۔ جنبی قرآن کریم کی تلاوت نہیں کر سکتا۔ بے وضو تلاوت کر سکتا ہے لیکن قرآن مجید کو ہاتھ نہیں لگا سکتا کیونکہ ارشاد ہے لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ۔ واللہ اعلم

جنبی کا مصافحہ کرنا

ابو وائل نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ملے تو ان کی جانب جھکے یہ کہنے لگے کہ میں جنبی ہوں۔ فرمایا کہ مسلمان ناپاک نہیں ہوتا۔

ابو رافع کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے مدینہ منورہ کے ایک راستے میں ملے جبکہ میں حالت جنابت میں تھا۔ پس میں ایک جانب ہٹ کر پیچھے ہو گیا اور غسل کر کے حاضر بارگاہ ہوا تو فرمایا اے ابو ہریرہ! تم کہاں تھے؟ عرض گزار ہوا کہ میں جنبی تھا اور طہارت بغیر آپ کی بارگاہ میں بیٹھنا میں نے ناپسند کیا۔ فرمایا سبحان اللہ! مسلمان کبھی ناپاک نہیں ہوتا۔ فرمایا کہ حدیث بشر کو حمید نے بکر سے روایت کی ہے۔

جنبی کا مسجد میں داخل ہونا

جسرہ بنت دجاجہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ کے بعض صحابہ کرام کے اپنے گھروں کے دروازے کھلے ہوئے تھے جانے کے لیے مسجد کے اندر

شارعة في المسجد فقال وجهوا هذه البيوت عن المسجد ثم دخل النبي صلى الله عليه وسلم ولم يصنع القوم شيئا رجاء أن تنزل فيهم رخصة فخرج إليهم بعد فقال وجهوا هذه البيوت عن المسجد فإني لا أحل المسجد لحائض ولا جنب قال أبو داود هو فليت العامري۔

باب في الجنب يصلي بالقوم وهو ناس۔

۲۳۳ حدثنا موسى بن إسماعيل ثنا حماد عن زياد الأعلم عن الحسن عن أبي بكرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل في صلاة الفجر فأومأ بيده أن مكانكم ثم جاء ورأسه يقطر فصلى بهم۔

۲۳۴ حدثنا عثمان بن أبي شيبة ثنا يزيد بن هارون قال أنا حماد بن سلمة بإسناده ومعناه وقال في أوله فكبر وقال في آخره فلما قضى الصلاة قال إنما أنا بشر وإني كنت جنبا قال أبو داود رواه الزهري عن أبي سلمة بن عبد الرحمن عن أبي هريرة قال فلما قام في مصلاه وانتظرنا أن يكبر انصرف ثم قال كما أنتم ورواه أيوب وابن عون وهشام عن محمد مرسلا عن النبي صلى الله عليه وسلم قال فكبر ثم أومأ إلى القوم أن اجلسوا فذهب فاغتسل وكذلك رواه مالك عن إسماعيل بن أبي حكيم عن عطاء بن يسار أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كبر في صلاة قال أبو داود وكذلك حدثناه مسلم بن إبراهيم قال ثنا أبان عن يحيى عن الربيع بن محمد عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه كبر۔

۲۳۵ حدثنا عمرو بن عثمان الحمصي قال

نکلا کرتے تھے فرمایا ان مکانوں کے دروازے مسجد کی طرف سے بند کرو پھر آپ مسجد شریف میں گئے اور اس سلسلہ میں لوگوں نے کچھ بھی نہ کیا اس امید پر کہ شاید رخصت نازل ہو جائے۔ پھر دوبارہ آپ صحابہ کے پاس تشریف لائے تو فرمایا ان مکانوں کے دروازے مسجد کی طرف سے بند کرو کیونکہ میں حائضہ اور جنبی کے لیے مسجد کو حلال نہیں کرتا۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ افلت بن خلیفہ ہی فلیت عامری ہیں۔

جنبی بھول کر لوگوں کو نماز پڑھانے لگے

حسن نے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر پڑھانے کے لیے مسجد میں داخل ہوئے پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو۔ پھر واپس تشریف لائے تو آپ کے سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا پس نماز پڑھائی۔

حماد بن سلمہ نے اپنی سند کے ساتھ اسی معنی میں حدیث کو روایت کیا اور اس کے شروع میں ہے کہ آپ نے تکبیر کہی اور اس کے آخر میں ہے کہ جب نماز پڑھا چکے تو فرمایا کہ میں بھی ایک بشر ہوں اور میں جنبی تھا۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ زہری نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جب آپ مصلے پر کھڑے ہوئے اور ہم نے انتظار کیا کہ آپ تکبیر کہیں تو آپ واپس چلے گئے پھر فرمایا اپنی جگہ پر رہو اور ایوب اور ابن عون اور ہشام نے محمد سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کیا کہ آپ نے تکبیر کہی پھر لوگوں کی طرف اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ پھر جا کر غسل کیا اسی طرح امام مالک نے اسماعیل بن ابی حکیم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی تکبیر کہی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ہم سے حدیث بیان کی اسی طرح مسلم بن ابراہیم نے ابان سے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے ربیع بن محمد سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی۔

ثنا محمد بن حرب قال ثنا الزبيدي ح وثنا عياش بن الازرق قال اخبرنا ابن وهب عن يونس ح وثنا مخلد بن خالد قال ثنا ابراهيم بن خالد امام مسجد صنعاء قال ثنا رباح عن معمر ح وثنا مؤمل بن الفضل قال ثنا الوليد عن الاوزاعي كلهم عن الزهري عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال اقيمت الصلاة وصف الناس صفوفهم فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اذا قام في مقامه ذكر انه لم يغتسل فقال للناس مكانكم ثم رجع الى بيته فخرج علينا ينطف راسه وقد اغتسل ونحن صفوف وهذا لفظ ابن حرب وقال عياش في حديثه فلم نزل قياما ننتظره حتى خرج علينا وقد اغتسل۔

باب في الرجل يجد البلة في منامه۔

۲۳۶ - حدثنا قتيبة بن سعيد قال ثنا حماد بن خالد الخياط قال ثنا عبد الله العمري عن عبيد الله عن القاسم عن عائشة قالت سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يجد البلل ولا يذكر احتلاما قال يغتسل وعن الرجل يرى انه قد احتلم ولا يجد البلل قال لا غسل عليه فقالت ام سليم المرأة ترى ذلك عليها غسل قال نعم انما النساء شقائق الرجال۔

باب في المرأة ترى ما يرى الرجل۔

۲۳۷ - حدثنا احمد بن صالح قال ثنا عنبسة ثنا يونس عن ابن شهاب قال قال عروة عن عائشة ان ام سليم الانصارية هي ام انس بن مالك قالت يا رسول الله ان الله لا يستحيي من الحق ارأيت المرأة اذا رأت في النوم ما يرى الرجل أتغتسل ام لا قالت عائشة فقال النبي

ابو حرب، زبیدی، عیاش بن ازرق، ابن وہب، یونس، مخلد بن خالد، ابراہیم بن خالد امام مسجد صنعاء، رباح، معمر، مؤمل بن الفضل، ولید، اوزاعی، زہری، ابو سلمہ
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نماز کی اقامت ہو گئی اور لوگوں نے صفیں بنا لیں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے یہاں تک کہ اپنی جگہ پر کھڑے ہو گئے۔ یاد آیا کہ غسل نہیں کیا ہے تو لوگوں سے فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہنا۔ پھر آپ اپنے گھر کی جانب واپس گئے پھر غسل فرما کر مکان سے نکل کر جب ہمارے پاس تشریف لائے تو سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا غسل کرنے کے باعث اور ہم صف بستہ تھے۔ یہ روایت ابن حرب کے الفاظ میں ہے۔ عیاش راوی نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ ہم کھڑے ہوئے آپ کا انتظار کرتے رہے یہاں تک کہ آپ غسل کر کے ہمارے پاس تشریف لے آئے۔

جو خواب میں تری دیکھے

۲۳۶ - قاسم کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جو تری دیکھے اور اسے احتلام یاد نہ ہو۔ فرمایا وہ غسل کرے۔ اور اس شخص کے متعلق جس نے دیکھا کہ اسے احتلام ہو گیا لیکن تری نہیں پائی۔ فرمایا کہ اس پر غسل نہیں ہے۔ حضرت ام سلیم عرض گزار ہوئیں کہ اگر عورت ایسا دیکھے تو کیا اس پر غسل ہے؟ فرمایا ہاں، اس لئے کہ عورتیں بھی مردوں کی طرح ہیں۔

عورت جب مرد کی طرح تری دیکھے

۲۳۷ - عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ام سلیم جو حضرت انس بن مالک کی والدہ ہیں عرض گزار ہوئیں یا رسول اللہ! بیشک اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شرماتا تو جب عورت خواب میں دیکھے جو مرد دیکھا کرتا ہے تو کیا غسل کرنا چاہیے جبکہ پانی دیکھے۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

صلى الله عليه وسلم فلتغتسل إذا وجدت الماء. قالت عائشة فالتفتت إليها فقلت أف لك وهل ترى ذلك المرأة؟ فأقبل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال تربت يمينك يا عائشة ومن أين يكون الشبه. قال أبو داود وكذلك روى الزبيدي وعقيل ويونس وابن أخي الزهري عن الزهري وابن أبي الوزير عن مالك عن الزهري ووافق الزهري مسافع الحجبي قال عن عروة عن عائشة وأما هشام بن عروة فقال عن عروة عن زينب بنت أبي سلمة عن أم سلمة أن أم سليم جاءت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم.

باب مقدار الماء الذي يجزئ به الغسل

۲۳۸ - حدثنا عبد الله بن مسلمة القعنبي عن مالك عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يغتسل من إناء هو الفرق من الجنابة قال أبو داود قال معمر عن الزهري في هذا الحديث قالت كنت أغتسل أنا ورسول الله صلى الله عليه وسلم من إناء واحد فيه قدر الفرق قال أبو داود وروى ابن عيينة نحو حديث مالك قال أبو داود سمعت أحمد بن حنبل يقول الفرق ستة عشر رطلا وسمعته يقول صاع ابن أبي ذئب خمسة أرطال وثلث قال فمن قال ثمانية أرطال قال ليس ذلك بمحفوظ قال أبو داود وسمعت أحمد يقول من أعطى في صدقة الفطر برطلنا هذا خمسة أرطال وثلثا فقد أوفى قيل الصيحاني ثقيل قال الصيحاني أطيب قال لا أدري.

پانی آئے غسل کرنا چاہیے جب کہ پانی (منی) دیکھے۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ میں اُن کے پاس گئی اور اُن سے کہا، آپ پر افسوس ہے کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے! چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری جانب توجہ کی اور فرمایا اے عائشہ تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں مشابہت کہاں سے ہوتی ہے۔ ابو داؤد کہتے ہیں کہ اسی طرح روایت کی ہے زبیدی، عقیل، یونس اور زہری کے بھتیجے اور ابن ابی الوزیر نے مالک سے، زہری سے، زہری کی موافقت مسافع حجبی نے عروہ سے، حضرت عائشہ سے روایت کی ہے لیکن ہشام نے عروہ سے، زینب بنت ابی سلمہ نے حضرت ام سلمہ سے روایت کی کہ حضرت ام سلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔

جتنا پانی غسل کے لیے کافی ہے

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل جنابت فرمایا کرتے جو فرق ہے۔ ابو داؤد کہتے ہیں کہ معمر نے زہری سے اس حدیث کے متعلق روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کیا کرتے کہ جس میں ایک فرق پانی ہوتا ہے۔ ابو داؤد نے فرمایا کہ ابن عیینہ نے مالک کی حدیث کی طرح روایت کی ہے۔ ابو داؤد کا بیان ہے کہ میں نے امام احمد بن حنبل کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک فرق سولہ رطل کا ہوتا ہے۔ جس نے آٹھ رطل کہا یہ بات درست نہیں ہے۔ امام ابو داؤد کا بیان ہے کہ میں نے امام احمد کو کہتے ہوئے سنا کہ جس نے صدقہ فطر ہمارے رطل سے پانچ اور ایک تہائی رطل دیا اس نے پورا صدقہ ادا کر دیا۔ اُن سے کہا گیا کہ صیحانی کھجور بھاری ہوتی ہے۔ فرمایا کہ صیحانی عمدہ ہے۔ اُس نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں۔

باب في الغسل من الجنابة

۲۳۹ - حدثنا عبد الله بن محمد النفيلي قال حدثنا زهير قال حدثنا أبو إسحاق قال حدثني سليمان بن صرد عن جبير بن مطعم أنهم ذكروا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم الغسل من الجنابة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أما أنا فأفيض على رأسي ثلاثا وأشار بيديه كلتيهما

غسل جنابت کا بیان

سلیمان بن صرد نے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور غسل جنابت کا ذکر کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تو اپنے سر پر تین چلو پانی ڈالتا ہوں اور اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا (کہ اس طرح چلو ڈالتا ہوں)

۲۴۰ - حدثنا محمد بن المثنى قال حدثنا أبو عاصم عن حنظلة عن القاسم عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا اغتسل من الجنابة دعا بشيء نحو الحلاب فأخذ بكفه فبدأ بشق رأسه الأيمن ثم الأيسر ثم أخذ بكفيه فقال بهما على رأسه -

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کا ارادہ فرماتے تو حلاب جیسی کوئی چیز منگواتے جو دودھ دوہنے کا برتن ہوتا ہے۔ پھر چلو بھر پانی لے کر پہلے سر کی دائیں جانب ڈالتے پھر بائیں جانب پھر دونوں ہتھیلیوں میں لے کر سر پر ڈالتے۔

۲۴۱ - حدثنا يعقوب بن إبراهيم قال حدثنا عبد الرحمن يعني ابن مهدي عن زائدة بن قدامة عن صدقة قال حدثنا جميع بن عمير أحد بني تيم الله بن ثعلبة قال دخلت مع أمي وخالتي على عائشة فسألتها إحداهما كيف كنتم تصنعون عند الغسل فقالت عائشة كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ وضوءه للصلاة ثم يفيض على رأسه ثلاث مرار ونحن نفيض على رؤوسنا خمسا من أجل الضفر

بنی تیم اللہ بن ثعلبہ کے ایک شخص جمیع بن عمیر کا بیان ہے کہ میں اپنی والدہ محترمہ اور خالہ جان کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان میں سے ایک نے پوچھا کہ آپ غسل کے وقت کیا کرتے تھے؟ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے وضو کی طرح وضو فرماتے پھر اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتے اور ہم چوٹیوں کے باعث اپنے سروں پر پانچ مرتبہ پانی ڈالا کرتی تھیں۔

۲۴۲ - حدثنا سليمان بن حرب الواشحي ومسدد قالا حدثنا حماد عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا اغتسل من الجنابة قال سليمان يبدأ فيفرغ بيمينه على شماله وقال مسدد غسل يديه يصب الإناء على يده اليمنى ثم اتفقا فيغسل فرجه وقال مسدد يفرغ على شماله وربما كنت

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کرتے (سلیمان راوی نے کہا کہ) ابتدا کرتے کہ دائیں ہاتھ سے بائیں پر پانی ڈالتے۔ مسدد راوی نے کہا کہ دونوں ہاتھ دھوتے، برتن سے دائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے۔ پھر دونوں حضرات متفق ہو گئے کہ اپنی شرمگاہ کو دھوتے۔ مسدد نے کہا کہ بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے اور کبھی بطور کنایہ شرمگاہ کہا۔ پھر وضو کرتے نماز کے وضو کی طرح۔ پھر برتن میں دونوں ہاتھ

عن المغيرة ثم يتوضأ وضوءه للصلوة ثم يخلل شعره بيديه في الاناء فيخلل شعره حتى اذا رأى انه قد اصاب البشرة او انقى البشرة افرغ على راسه ثلثا فاذا فضل فضلة صبها عليه۔

۲۴۳۔ حدثنا عمرو بن علي الباهلي حدثنا محمد بن ابي عدي حدثنا سعيد عن ابي معشر عن النخعي عن الاسود عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد ان يغتسل من الجنابة بدأ بكفيه فغسلهما ثم غسل مرافغه وافاض عليه الماء فاذا انقاهما اهوى بهما الى حائط ثم يستقبل الوضوء ويفيض الماء على راسه۔

۲۴۴۔ حدثنا الحسن بن شوكر حدثنا هشيم عن عروة الهمداني حدثنا الشعبي قال قالت عائشة لئن شئتم لاريتكم اثر يد رسول الله صلى الله عليه وسلم في الحائط حيث كان يغتسل من الجنابة۔

۲۴۵۔ حدثنا مسدد بن مسرهد حدثنا عبد الله بن داود عن الاعمش عن سالم عن كريب حدثنا ابن عباس عن خالته ميمونة قالت وضعت للنبي صلى الله عليه وسلم غسلا يغتسل به من الجنابة فاكفأ الاناء على يده اليمنى فغسلها مرتين او ثلثا ثم صب على فرجه فغسل فرجه بشماله ثم ضرب بيده الارض فغسلها ثم تمضمض واستنشق وغسل وجهه ويديه ثم صب على راسه وجسده ثم تنحى ناحية فغسل رجليه فناولته المنديل فلم ياخذه وجعل ينفض الماء عن جسده فذكرت ذلك لابراهيم فقال كانوا لا يرون بالمنديل

داخل کرکے بالوں میں خلال کرتے یہاں تک کہ جب دیکھتے کہ پانی جلد تک پہنچ گیا یا جلد صاف ہوگئی تو تین دفعہ سر پر پانی ڈالتے پھر جتنا پانی بچ جاتا اسے اپنے اوپر ڈال لیتے۔

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کا ارادہ فرماتے تو اپنی ہتھیلیوں سے شروع فرماتے کہ انہیں دھوکر پھر جوڑوں کو دھوتے اور ان پر پانی ڈالتے جب وہ صاف ہوجاتیں تو انہیں دیوار سے رگڑتے۔ پھر وضو فرماتے اور اپنے سر مبارک پر پانی ڈالتے۔

شعبی کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس دیوار پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کا نشان دکھا دوں جہاں آپ غسل جنابت فرماتے تھے۔

حضرت ابن عباس سے ان کی خالہ جان حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پانی رکھا تاکہ اس کے ساتھ غسل جنابت فرمائیں تو آپ نے پہلے برتن سے دائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اسے دو یا تین دفعہ دھویا۔ پھر شرمگاہ پر پانی چھوڑ کر اسے بائیں دست مبارک سے دھویا۔ پھر اپنا دست مبارک زمین پر مار کر اسے دھویا۔ پھر کلی کی، ناک میں پانی ڈالا، چہرہ دھویا اور دونوں ہاتھ دھوئے۔ پھر اپنے سر اقدس اور جسم اطہر پر پانی بہایا۔ پھر اس مقام سے ہٹ کر اپنے دونوں پیر دھوئے تو میں نے رومال پیش کیا، جو نہ لیا اور آپ کے جسم اطہر سے پانی ٹپکتا رہا۔ اعمش کا بیان ہے کہ میں نے ابراہیم سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ صحابہ کرام رومال کے استعمال میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے لیکن عادت بنا لینا انہیں ناپسند تھا۔ امام ابوداؤد

بأسا ولكن كانوا يكرهون العادة قال ابوداؤد
قال مسدد قلت لعبد الله بن داود كانوا
يكرهونه للعادة فقال هكذا هو ولكن وجدته
في كتابي هكذا.

تو فرمایا کہ صحابہ کرام عادت
کو ناپسند فرماتے تھے ابوداؤد کہتے ہیں کہ یہی ہے
میں نے اسی طرح پایا ہے۔

۲۴۶ حدثنا حسين بن عيسى الخراساني
حدثنا ابن ابي فديك عن ابن ابي ذئب عن شعبة
قال ان ابن عباس كان اذا اغتسل من الجنابة يفرغ
بيده اليمنى على يده اليسرى سبع مرار ثم يغسل
فرجه فنسي مرة كم افرغ فسألني كم افرغت
فقلت لا ادري فقال لا ام لك وما يمنعك ان تدري
ثم يتوضأ وضوءه للصلاة ثم يفيض على
جلده الماء ثم يقول هكذا كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم يتطهر.

شعبہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ
جب غسل جنابت فرماتے تو داہنے ہاتھ
سے بائیں ہاتھ پر سات مرتبہ پانی ڈالتے پھر شرمگاہ کو دھوتے
ایک مرتبہ بھول گئے کہ کتنی مرتبہ ڈالا تو مجھ سے پوچھا میں نے
کہا مجھے یاد نہیں ہے فرمایا تیری ماں نہ رہے
تجھے یاد رکھنے سے کس چیز نے روکا
پھر نماز کے وضو کی طرح وضو فرماتے پھر بدن پر پانی بہاتے
پھر فرماتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح طہارت
فرماتے تھے۔

۲۴۷ حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا ايوب بن
جابر عن عبد الله بن عصم عن عبد الله بن عمر
قال كانت الصلاة خمسين والغسل من
الجنابة سبع مرار وغسل البول من الثوب
سبع مرار فلم يزل رسول الله صلى الله عليه وسلم
يسأل حتى جعلت الصلاة خمسا والغسل من
الجنابة مرة وغسل البول من الثوب مرة.

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
شروع میں پچاس نمازیں تھیں، نیز غسل جنابت سات
مرتبہ اور کپڑے سے پیشاب دھونا سات مرتبہ تھا
پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر سوال کرتے رہے یہاں
تک کہ نمازیں پانچ رہ گئیں نیز جنابت کا غسل
ایک مرتبہ اور کپڑے سے پیشاب کا دھونا ایک مرتبہ رہ گیا۔

۲۴۸ حدثنا نصر بن علي حدثنا الحارث بن وجيه
حدثنا مالك بن دينار عن محمد بن سيرين عن
ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان تحت كل شعرة جنابة فاغسلوا الشعر
وانقوا البشر قال ابوداؤد الحارث بن وجيه
حديثه منكر وهو ضعيف.

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر
بال کے نیچے جنابت ہے لہٰذا بالوں کو دھوؤ اور بدن کو صاف
کرو۔ ابوداؤد کہتے ہیں حارث بن وجیہ کی حدیث منکر
ہے اور وہ ضعیف ہے۔

۲۴۹ حدثنا موسى بن اسماعيل حدثنا حماد
اخبرنا عطاء بن السائب عن زاذان عن علي قال
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من ترك

زاذان نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے غسل
جنابت میں ایک بال برابر جگہ بھی بغیر دھوئے چھوڑ دی

تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنْ جَنَابَةٍ لَمْ يَغْسِلْهَا فُعِلَ بِهَا كَذَا وَكَذَا مِنَ النَّارِ قَالَ عَلِيٌّ فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي وَكَانَ يَجُزُّ شَعْرَهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

آگ کا اس طرح عذاب دیا جائے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسی لیے میں اپنے سر کا دشمن ہوں، اسی لیے میں اپنے سر کا دشمن ہوں، اسی لیے میں اپنے سر کا دشمن ہوں اور اپنے بالوں کو منڈایا کرتے تھے۔

بَابُ الْوُضُوْءِ بَعْدَ الْغُسْلِ۔

غسل کے بعد وضو کرنا

۲۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا زُهَيْرٌ نَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ وَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ وَصَلٰوةَ الْغَدَاةِ وَلَا أُرَاهُ يُحْدِثُ وُضُوْءًا بَعْدَ الْغُسْلِ۔

اسود نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کر کے دو رکعتیں پڑھتے اور نماز فجر اور میں نے آپ کو غسل فرما لینے کے بعد کبھی تازہ وضو کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

بَابُ الْمَرْأَةِ هَلْ تَنْقُضُ شَعْرَهَا عِنْدَ الْغُسْلِ۔

کیا غسل کرتے وقت عورت اپنے بال کھولے

۲۵۱۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ السَّرْحِ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلٰى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ إِنَّ امْرَأَةً مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَقَالَ زُهَيْرٌ إِنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أَشُدُّ ضَفْرَ رَأْسِي أَفَأَنْقُضُهُ لِلْجَنَابَةِ قَالَ إِنَّمَا يَكْفِيْكِ أَنْ تَحْفِنِي عَلَيْهِ ثَلٰثًا وَقَالَ زُهَيْرٌ تَحْثِي عَلَيْهِ ثَلٰثَ حَثَيَاتٍ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ تُفِيْضِي عَلٰى سَائِرِ جَسَدِكِ فَإِذَا أَنْتِ قَدْ طَهُرْتِ۔

عبد اللہ بن رافع مولیٰ ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مسلمانوں میں سے ایک عورت نے زہیر نے کہا کہ وہ عرض گزار ہوئی، یا رسول اللہ! میں اپنی چوٹی سختی سے باندھتی ہوں۔ کیا غسل جنابت کے لیے اسے کھولا کروں؟ فرمایا کہ تمہارے لیے سر پر تین لپ ڈال لینا کافی ہے۔ زہیر کا بیان ہے کہ تین لپ پانی سر پر ڈال کر اسے سارے جسم پر بہا لو اس وقت تم پاک ہو جاؤ گی۔

۲۵۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ نَا ابْنُ نَافِعٍ يَعْنِي الصَّائِغَ عَنْ أُسَامَةَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلٰى أُمِّ سَلَمَةَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَتْ فَسَأَلْتُ لَهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ قَالَ فِيْهِ وَاغْمِزِي قُرُوْنَكِ عِنْدَ كُلِّ حَفْنَةٍ۔

مقبری نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک عورت حضرت ام سلمہ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ مذکورہ حدیث کی طرح بیان کرتے فرمایا کہ اس کی خاطر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ معناً بیان کرتے ہوئے اس میں کہا کہ ہر لپ کے ساتھ اپنی لٹوں کو ہلایا کرو۔

۲۵۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا يَحْيٰى

صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ

بن أبي بكير نا إبراهيم بن نافع عن الحسن بن مسلم عن صفية بنت شيبة عن عائشة قالت كانت إحدانا إذا أصابتها جنابة أخذت ثلاث حفنات هكذا تعني بكفيها جميعا فتصب على رأسها وأخذت بيد واحدة فصبتها على هذا الشق والأخرى على الشق الآخر.

رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم میں سے جب کسی کو غسل جنابت کی حاجت ہوتی تو تین لپ پانی لیتی اسطرح دونوں ہاتھوں کو اکٹھا کر کے تا پاکر ایسے ہی اپنے سر پر پانی ڈالتے نیز ایک چلو پانی لے کر ایک جانب ڈالتے اور دوسرا چلو لے کر دوسری جانب ڈالا جاتا۔

٢٥٤ - حدثنا نصر بن علي نا عبد الله بن داود عن عمر بن سويد عن عائشة بنت طلحة عن عائشة قالت كنا نغتسل وعلينا الضماد ونحن مع رسول الله صلى الله عليه وسلم محلات ومحرمات.

عائشہ بنت طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم غسل کرتے حالانکہ ہم نے سر پر لیپ کیا ہوا ہوتا اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتیں احرام سے باہر اور حالت احرام میں۔

٢٥٥ - حدثنا محمد بن عوف قال قرأت في أصل إسماعيل قال ابن عوف ونا محمد بن إسماعيل عن أبيه حدثني ضمضم بن زرعة عن شريح بن عبيد قال أفتاني جبير بن نفير عن الغسل من الجنابة أن ثوبان حدثهم أنهم استفتوا النبي صلى الله عليه وسلم عن ذلك فقال أما الرجل فلينشر رأسه فليغسله حتى يبلغ أصول الشعر وأما المرأة فلا عليها أن لا تنقضه لتغرف على رأسها ثلاث غرفات بكفيها.

ضمضم بن زرعہ نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ جبیر بن نفیر نے غسل جنابت کے متعلق مجھے فتویٰ دیا کہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے ان سے حدیث بیان کی کہ انہوں نے اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آنحضرت نے فرمایا مرد اپنا سر کھول کر دھوئے یہاں تک کہ بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے اور عورت کے لیے حرج نہیں ہے کہ اپنے دونوں ہاتھوں سے تین لپ پانی اپنے سر پر ڈال لے۔

باب في الجنب يغسل رأسه بالخطمي

جو جنبی اپنے سر کو خطمی سے دھوئے

٢٥٦ - حدثنا محمد بن جعفر بن زياد نا شريك عن قيس بن وهب عن رجل من بني سواءة عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه كان يغسل رأسه بالخطمي وهو جنب يجتزئ بذلك ولا يصب عليه الماء.

بنی سواءة کے ایک آدمی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت کرتے وقت اپنے سر مبارک کو خطمی سے دھوتے تو اسی کو کافی سمجھتے اور پھر سر پر پانی نہ بہاتے۔

باب فيما يفيض بين الرجل والمرأة من الماء

اس پانی کا بیان جو مرد و عورت کے درمیان ہے

٢٥٧ - حدثنا محمد بن رافع نا يحيى بن

[illegible] مصر کے ایک شخص نے حضرت عائشہ صدیقہ

ثنا شريك عن قيس بن وهب عن رجل من بني سواءة بن عامر عن عائشة فيما يفيض بين الرجل والمرأة من الماء قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأخذ كفا من ماء يصب على الماء ثم يأخذ كفا من ماء ثم يصبه عليه

باب في مؤاكلة الحائض ومجامعتها.

۲۵۸ حدثنا موسى بن اسماعيل ثنا حماد ثنا ثابت البناني عن انس بن مالك ان اليهود كانت اذا حاضت منهم المرأة اخرجوها من البيت ولم يؤاكلوها ولم يشاربوها ولم يجامعوها في البيت فسئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك فانزل الله تعالى ذكره ويسئلونك عن المحيض قل هو اذى فاعتزلوا النساء في المحيض الى اخر الآية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم جامعوهن في البيوت واصنعوا كل شيء غير النكاح فقالت اليهود ما يريد هذا الرجل ان يدع شيئا من امرنا الا خالفنا فيه فجاء اسيد بن حضير وعباد بن بشر الى النبي صلى الله عليه وسلم فقالا يا رسول الله ان اليهود تقول كذا وكذا افلا ننكحهن في المحيض فتمعر وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى ظننا ان قد وجد عليهما فخرجا فاستقبلتهما هدية من لبن الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فبعث في آثارهما فسقاهما فظننا انه لم يجد عليهما

۲۵۹ حدثنا مسدد ثنا عبد الله بن داود عن مسعر عن المقدام بن شريح عن ابيه عن عائشة قالت كنت اتعرق العظم وانا حائض فاعطيه النبي صلى الله عليه وسلم

رضی اللہ عنہا سے اس پانی کے متعلق روایت ہے جو مرد و عورت کے درمیان ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چلو پانی کا لے کر پانی پر ڈالتے پھر ایک چلو پانی کا لے کر اپنے جسم پر ڈالتے۔

حائضہ کے ساتھ کھانا کھانا اور لیٹنا

۲۵۸ موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، ثابت بنانی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہودیوں میں جب کسی عورت کو حیض آتا تو اس کو گھر سے نکال دیتے اور نہ اس کے ساتھ کھاتے پیتے اور نہ اس کو گھر میں ساتھ رکھتے۔ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (ویسئلونک عن المحیض... البقرہ ۲۲۲) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کے ساتھ گھروں میں رہو اور سوائے جماع کے ان کے ساتھ سب کچھ کرو۔ یہودیوں نے کہا یہ شخص چاہتا ہے کہ ہماری کوئی بات بھی ایسی نہ چھوڑے جس میں ہماری مخالفت نہ کرے۔ پھر حضرت اسید بن حضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہما آئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہودی ایسا ایسا کہتے ہیں تو کیا ہم حیض کی حالت میں ان سے جماع نہ کریں؟ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ بدل گیا یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا کہ آپ ان دونوں حضرات سے ناراض ہو گئے ہیں۔ وہ دونوں نکل گئے۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ کا تحفہ آیا۔ پس آپ نے ان کے پیچھے آدمی بھیج کر ان کو دودھ پلایا تو ہمیں معلوم ہو گیا کہ آپ ان سے ناراض نہیں ہوئے۔

تعرق عرق: ہڈی پر سے گوشت نوچنے کو کہتے ہیں۔

۲۵۹ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حالت حیض میں ہڈی چوستی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیتی تو آپ اسی جگہ منہ رکھتے جہاں

فيضع فمه في الموضع الذي فيه وضعته وأشرب الشراب فأناوله فيضع فمه في الموضع الذي كنت أشرب منه.

میں منہ لگاتے جہاں میرا منہ لگا ہوتا تھا اور میں پانی پی کر آپ کو دیتی تو آپ اُسی جگہ منہ رکھتے جہاں منہ لگا کر میں پیتی تھی۔

۲۶۰۔ حدثنا محمد بن كثير نا سفيان عن منصور بن عبد الرحمن عن صفية عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يضع رأسه في حجري فيقرأ وأنا حائض.

منصور بن عبدالرحمن نے صفیہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری گود میں اپنا سر مبارک رکھ کر تلاوت فرماتے اور میں حائضہ ہوتی۔

باب في الحائض تناول من المسجد

حائضہ کا مسجد سے کوئی چیز لینا

۲۶۱۔ حدثنا مسدد بن مسرهد نا أبو معاوية عن الأعمش عن ثابت بن عبيد عن القاسم عن عائشة قالت قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ناوليني الخمرة من المسجد فقلت إني حائض فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن حيضتك ليست في يدك.

قاسم بن محمد بن ابو بکر سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ مسجد سے مجھے نماز پڑھنے کا بوریا دو۔ میں عرض گزار ہوئی کہ حائضہ ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں تو نہیں ہے۔

باب في الحائض لا تقضي الصلاة

حائضہ پر نماز کی قضا نہیں ہے

۲۶۲۔ حدثنا موسى بن إسماعيل نا وهيب نا أيوب عن أبي قلابة عن معاذة أن امرأة سألت عائشة أتقضي الحائض الصلاة فقالت أحرورية أنت لقد كنا نحيض عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فلا نقضي ولا نؤمر بالقضاء.

ابو قلابہ نے معاذہ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ کیا حائضہ نماز کی قضا پڑھے۔ فرمایا کیا تم حروریہ ہو۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حیض کا زمانہ گزارتے تھے اور ہمیں قضا پڑھنے کا حکم نہیں فرمایا۔

۲۶۳۔ حدثنا الحسن بن عمرو نا سفيان يعني ابن عبد الملك عن ابن المبارك عن معمر عن أيوب عن معاذة العدوية عن عائشة بهذا الحديث. وزاد فيه فنؤمر بقضاء الصوم ولا نؤمر بقضاء الصلاة.

معاذہ عدویہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اسی حدیث کی روایت کی ہے۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ہمیں روزوں کی قضا کا حکم دیا گیا لیکن نماز کی قضا پڑھنے کا حکم نہیں فرمایا گیا تھا۔

باب في إتيان الحائض

حائضہ سے جماع کرنے کا کفارہ

۲۶۴۔ حدثنا مسدد نا يحيى عن شعبة قال حدثني الحكم عن عبد الحميد بن عبد الرحمن عن مقسم عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه

مقسم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنی بیوی سے حالتِ حیض میں جماع کر بیٹھے تو ایک دینار یا نصف دینار صدقہ

وَسَلَّمَ فِي الَّذِي يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ أَوْ بِنِصْفِ دِينَارٍ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَكَذَا الرِّوَايَةُ الصَّحِيحَةُ قَالَ دِينَارٌ أَوْ نِصْفُ دِينَارٍ وَرُبَّمَا لَمْ يَرْفَعْهُ شُعْبَةُ.

ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا اس طرح یہ روایت صحیح ہے کہ ایک دینار یا نصف دینار صدقہ دے اور کبھی کبھار شعبہ اسے مرفوعاً روایت نہیں کرتے تھے۔

۲۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ نَا جَعْفَرٌ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْجَزَرِيِّ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا أَصَابَهَا أَوَّلَ الدَّمِ فَدِينَارٌ وَإِذَا أَصَابَهَا فِي انْقِطَاعِ الدَّمِ فَنِصْفُ دِينَارٍ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَلِكَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مِقْسَمٍ.

مقسم سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اگر حیض کے شروع میں جماع کیا تو ایک دینار اور اگر خون ختم ہونے کے قریب کیا ہو تو نصف دینار صدقہ دے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح روایت کیا ہے ابن جریج، عبدالکریم سے نے مقسم سے۔

۲۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ نَا شَرِيكٌ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَقَعَ الرَّجُلُ بِأَهْلِهِ وَهِيَ حَائِضٌ فَلْيَتَصَدَّقْ بِنِصْفِ دِينَارٍ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَا قَالَ عَلِيُّ بْنُ بَذِيمَةَ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آمُرُهُ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِخُمُسَيْ دِينَارٍ.

مقسم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی حالت حیض میں اپنی بیوی سے جماع کر بیٹھے تو اسے چاہیے کہ نصف دینار صدقہ دے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح روایت کی ہے علی بن بذیمہ نے مقسم سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اوزاعی، یزید بن ابی مالک، عبدالحمید بن عبدالرحمن نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ دینار کا دو تہائی حصہ صدقہ کرے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُصِيبُ مِنْهَا مَا دُونَ الْجِمَاعِ

جو حائضہ سے جماع کے سوا سب کچھ کرے

۲۶۷۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَبِيبٍ مَوْلَى عُرْوَةَ عَنْ نُدْبَةَ مَوْلَاةِ مَيْمُونَةَ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُبَاشِرُ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَائِهِ وَهِيَ حَائِضٌ إِذَا كَانَ عَلَيْهَا إِزَارٌ إِلَى أَنْصَافِ الْفَخِذَيْنِ أَوِ الرُّكْبَتَيْنِ تَحْتَجِزُ بِهِ.

ندبہ مولاۃ میمونہ سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات سے مباشرت فرماتے حالانکہ وہ حالت حیض میں ہوتیں جبکہ انہوں نے ازار سے نصف رانوں تک یا گھٹنوں تک پردہ کیا ہوا ہوتا۔

۲۶۸ - حدثنا مسلم بن إبراهيم نا شعبة عن منصور عن إبراهيم عن الأسود عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمر إحدانا إذا كانت حائضا أن تتزر ثم يضاجعها زوجها وقالت مرة يباشرها.

اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب ہم میں سے کوئی حائضہ ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو تہبند باندھنے کا حکم فرماتے پھر اس کے پاس لیٹ جاتے ایک مرتبہ فرمایا مباشرت کرتے تھے۔

۲۶۹ - حدثنا مسدد نا يحيى عن جابر بن صبح قال سمعت خلاسا الهجري قال سمعت عائشة تقول كنت أنا ورسول الله صلى الله عليه وسلم نبيت في الشعار الواحد وأنا حائض طامث فإن أصابه مني شيء غسل مكانه لم يعده ثم صلى فيه وإن أصاب تعني ثوبه منه شيء غسل مكانه لم يعده ثم صلى فيه.

خلاس ہجری نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چادر میں رات گزارتے اور میں حائضہ ہوتی۔ اگر مجھ سے آپ کے جسم پر کچھ لگ جاتا تو آپ صرف اسی جگہ کو دھو کر نماز پڑھ لیا کرتے اور اگر آپ کے کپڑے کو لگ جاتا تو صرف اتنی ہی جگہ کو دھو کر اس کے ساتھ نماز پڑھ لیا کرتے۔

۲۷۰ - حدثنا عبد الله بن مسلمة نا عبد الله يعني ابن عمر بن غانم عن عبد الرحمن يعني ابن زياد عن عمارة بن غراب أن عمة له حدثته أنها سألت عائشة قالت إن إحدانا تحيض وليس لها ولزوجها إلا فراش واحد قالت أخبرك بما صنع رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل فمضى إلى مسجده تعني مسجد بيته فلم ينصرف حتى غلبتني عيني وأوجعه البرد فقال ادني مني فقلت إني حائض فقال وإن اكشفي عن فخذيك فكشفت فخذي فوضع خده وصدره على فخذي وحنيت عليه حتى دفئ ونام.

عمارہ بن غراب کہتے ہیں کہ ان کی پھوپھی جان نے بتلایا کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ ہم میں سے کوئی حائضہ ہو جائے جب کہ میاں بیوی کے پاس ایک ہی بچھونا ہو؟ فرمایا میں تمہیں بتلاتی ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔ ایک رات آپ میرے پاس تشریف لائے جب کہ میں حائضہ تھی تو آپ اپنی مسجد میں چلے گئے۔ آپ وہاں سے نہیں لوٹے یہاں تک کہ مجھے نیند آ گئی۔ آپ کو سردی لگی تو فرمایا میرے قریب ہو جاؤ۔ میں نے عرض کیا کہ میں حائضہ ہوں۔ فرمایا اپنی رانیں کھول دو۔ جب میں نے اپنی رانیں کھول دیں تو آپ نے اپنا رخسار مبارک اور سینہ مبارک میری رانوں پر رکھ دیا اور میں خود بھی آپ پر جھک گئی یہاں تک کہ آپ کو گرمی پہنچی اور آپ سو گئے۔

۲۷۱ - حدثنا سعيد بن عبد الجبار نا عبد العزيز يعني ابن محمد عن أبي اليمان عن أم ذرة عن عائشة أنها قالت كنت إذا حضت نزلت عن المثال على الحصير فلم نقرب رسول

ام ذرہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب مجھے حیض شروع ہو جاتا تو میں بستر سے نیچے چٹائی پر آ جاتی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت تک قریب نہیں جایا کرتی تھی جب تک حیض سے پاک

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ تَكُنْ تُصَلِّي حَتّٰى تَطْهُرَ۔

دوبارہ نماز

۲۷۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ مِنَ الْحَائِضِ شَيْئًا أَلْقٰى عَلٰى فَرْجِهَا ثَوْبًا۔

عکرمہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زوجہ مطہرہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی کسی زوجہ مطہرہ سے مباشرت وغیرہ کا ارادہ کرتے اور وہ حائضہ ہوتیں تو ان کی شرمگاہ پر کپڑا ڈال دیا کرتے۔

۲۷۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا فِي فَوْحِ حَيْضِنَا أَنْ نَتَّزِرَ ثُمَّ يُبَاشِرُنَا وَأَيُّكُمْ يَمْلِكُ إِرْبَهُ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْلِكُ إِرْبَهُ۔

عبدالرحمٰن بن اسود کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیض کی شدت کے دوران ہمیں تہبند باندھنے کا حکم فرماتے اور پھر ہم سے مباشرت کرتے تھے اور تم میں سے اپنی شہوت پر اتنا اختیار کس کو ہے جتنا اختیار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل تھا۔

بَابٌ فِي الْمَرْأَةِ تُسْتَحَاضُ وَمَنْ قَالَ تَدَعُ الصَّلٰوةَ فِي عِدَّةِ الْأَيَّامِ الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ۔

جس نے مستحاضہ کے متعلق کہا کہ جتنے دنوں حیض آتا تھا اتنے دنوں کی نماز چھوڑ دے

۲۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدِّمَاءَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَتْ لَهَا أُمُّ سَلَمَةَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِتَنْظُرْ عِدَّةَ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامِ الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُهُنَّ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ أَنْ يُصِيبَهَا الَّذِي أَصَابَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلٰوةَ قَدْرَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّهْرِ فَإِذَا خَلَّفَتْ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ ثُمَّ لِتُصَلِّيْ۔

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک عورت کا خون جاری ہو گیا تو حضرت ام سلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ پہلے جتنے دن حیض آتا تھا ان دنوں کا خیال رکھے جب کہ اسے یہ تکلیف نہیں ہوئی تھی سو اتنے دنوں کی نماز چھوڑ دیا کرے اور جب وہ دن نکل جائیں تو غسل کر کے ایک لنگوٹ باندھ لے اور نماز پڑھا کرے۔

۲۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَا نَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلًا أَخْبَرَهُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدَّمَ فَذَكَرَ

سلیمان بن یسار نے ایک آدمی سے اور اس نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک عورت کا خون جاری ہو گیا۔ اس کا مسئلہ ذکر کرتے ہوئے کہا کہ جب وہ دن گزر جائیں اور نماز کا وقت ہو جائے تو غسل کرے بمعنٰی

معناه قال فإذا خلفت ذلك وحضرت الصلاة فلتغتسل بمعناه.

ذکر حدیث کی طرح۔

۲۷۶ — حدثنا عبد الله بن مسلمة ثنا أنس يعني ابن عياض عن عبيد الله عن نافع عن سليمان بن يسار عن رجل من الأنصار أن امرأة كانت تهراق الدم فذكر معنى حديث الليث قال فإذا خلفتهن وحضرت الصلاة فلتغتسل وساق معناه.

سلیمان بن یسار نے ایک انصاری سے روایت کی ہے کہ ایک عورت کا خون جاری رہتا تھا (استحاضہ کی بیماری ہو گئی تھی) پھر حدیث لیث کی طرح معنیٰ بیان کرتے ہوئے کہا کہ جب ایام حیض گزر جائیں اور نماز کا وقت ہو تو غسل کرے اور آگے ذکر حدیث کی طرح معنیٰ کہا۔

۲۷۷ — حدثنا يعقوب بن إبراهيم ثنا عبد الرحمن بن مهدي ثنا صخر بن جويرية عن نافع بإسناد الليث ومعناه قال فلتترك الصلاة قدر ذلك ثم إذا حضرت الصلاة فلتغتسل ولتستثفر بثوب ثم تصلي.

حضرت صخر بن جویریہ نے نافع سے لیث کی اسناد کے ساتھ معنیٰ روایت کرتے ہوئے کہا کہ اتنے دنوں کی نماز چھوڑ دے۔ پھر جب نماز کا وقت ہو تو غسل کرنا چاہیے اور ایک لنگوٹ باندھے اور نماز پڑھا کرے۔

۲۷۸ — حدثنا موسى بن إسماعيل ثنا وهيب ثنا أيوب عن سليمان بن يسار عن أم سلمة بهذه القصة قال فيه تدع الصلاة وتغتسل فيما سوى ذلك وتستثفر بثوب وتصلي قال أبو داود سمى المرأة التي كانت استحيضت حماد بن زيد عن أيوب في هذا الحديث قال فاطمة بنت أبي حبيش.

سلیمان بن یسار نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے یہ واقعہ روایت کرتے ہوئے کہا کہ اتنے دنوں کی نماز چھوڑ دے اور باقی دنوں میں غسل کرے اور ایک کپڑے کا لنگوٹ باندھے اور نماز پڑھا کرے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس عورت کا نام جس کو استحاضہ کی بیماری تھی اس حدیث میں حماد بن زید نے ایوب سے روایت کرتے ہوئے فاطمہ بنت ابی حبیش بتایا ہے۔

۲۷۹ — حدثنا قتيبة بن سعيد ثنا الليث عن يزيد بن أبي حبيب عن جعفر عن عراك عن عروة عن عائشة أنها قالت إن أم حبيبة سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن الدم فقالت عائشة فرأيت مركنها ملآن دما فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم امكثي قدر ما كانت تحبسك حيضتك ثم اغتسلي قال أبو داود رواه قتيبة بين أضعاف حديث جعفر بن ربيعة في آخرها ورواه علي بن عياش ويونس

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت ام حبیبہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خون کے متعلق پوچھا اور میں نے ان کا ایک ٹب دیکھا کہ خون سے بھرا ہوا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ جتنے دن حیض کے باعث نماز نہیں پڑھتی تھیں اتنے دن رکی رہا کرو پھر غسل کر لیا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ جعفر بن ربیعہ کی حدیث کو قتیبہ نے درمیان اور آخر سے روایت کیا ہے اسے روایت کیا علی بن عیاش اور یونس بن محمد نے لیث سے۔ دونوں نے کہا جعفر بن ربیعہ سے۔

بن محمد عن الليث فقالا جعفر بن ربيعة۔

٢٨٠ - حدثنا عيسى بن حماد أخبرنا الليث عن يزيد بن أبي حبيب عن بكير بن عبد الله عن المنذر بن المغيرة عن عروة بن الزبير أن فاطمة بنت أبي حبيش حدثته أنها سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم فشكت إليه الدم فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما ذلك عرق فانظري إذا أتى قرؤك فلا تصلي فإذا مر قرؤك فتطهري ثم صلي ما بين القرء إلى القرء۔

عبداللہ بن منذر بن مغیرہ سے روایت ہے کہ عروہ بن زبیر نے فرمایا کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا نے ان سے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خون کی شکایت کی اور پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ یہ ایک رگ کا خون ہے پس تم اپنے ایام حیض کا خیال رکھو کہ جب حیض کا وقت آئے تو نماز نہ پڑھو اور جب تمہارے حیض کے دن گزر جائیں تو پاک ہو کر نماز پڑھو ایک حیض سے دوسرے حیض تک۔

٢٨١ - حدثنا يوسف بن موسى حدثنا جرير عن سهيل يعني ابن أبي صالح عن الزهري عن عروة بن الزبير حدثتني فاطمة بنت أبي حبيش أنها أمرت أسماء أو أسماء حدثتني أنها أمرتها فاطمة بنت أبي حبيش أن تسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم فأمرها أن تقعد الأيام التي كانت تقعد ثم تغتسل۔ قال أبو داود ورواه قتادة عن عروة بن الزبير عن زينب بنت أم سلمة أن أم حبيبة بنت جحش استحيضت فأمرها النبي صلى الله عليه وسلم أن تدع الصلاة أيام أقرائها ثم تغتسل وتصلي۔ قال أبو داود لم يسمع قتادة من عروة شيئا وزاد ابن عيينة في حديث الزهري عن عمرة عن عائشة أن أم حبيبة كانت تستحاض فسألت النبي صلى الله عليه وسلم فأمرها أن تدع الصلاة أيام أقرائها۔ قال أبو داود وهذا وهم من ابن عيينة ليس هذا في حديث الحفاظ عن الزهري إلا ما ذكر سهيل بن أبي صالح وقد روى الحميدي هذا الحديث عن ابن عيينة لم يذكر فيه تدع الصلاة

عروہ بن زبیر سے حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت اسماء کو حکم دیا یا حضرت اسماء نے مجھ سے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ مجھے حکم دیا حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش نے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھوں تو آپ نے فرمایا جتنے دن تم بیٹھتی تھیں اتنے دن بیٹھی رہا کرو، پھر غسل کر لیا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس حدیث کو قتادہ نے بواسطہ عروہ بن زبیر بواسطہ زینب بنت ام سلمہ روایت کیا ہے کہ حضرت ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ ہو گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اپنے ایام حیض کی نماز چھوڑ دیا کرے پھر غسل کر کے نماز پڑھا کرے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ قتادہ نے عروہ سے کچھ بھی نہیں سنا اور ابن عیینہ نے حدیث زہری میں بواسطہ عمرہ حضرت عائشہ سے یہ اضافہ کیا کہ حضرت ام حبیبہ کو استحاضہ ہو گیا تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا آپ نے انہیں حکم فرمایا کہ اپنے حیض کے دنوں کی نماز چھوڑ دیا کرے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ ابن عیینہ کا وہم ہے اور زہری سے یہ بات دوسرے حفاظ حدیث کی روایت میں نہیں ہے سوائے سہیل بن ابو صالح کے اور حمیدی نے اس حدیث کو ابن عیینہ سے روایت کیا ہے اس میں حیض کے دنوں کی نماز چھوڑنے کا ذکر نہیں کیا۔ قمیر نے حضرت عائشہ سے روایت کیا کہ مستحاضہ اپنے حیض کے دنوں کی نماز چھوڑ دے، پھر غسل کرے۔ عبدالرحمن بن قاسم نے

أَيَّامَ أَقْرَائِهَا وَرَوَتْ قَمِيرُ عَنْ عَائِشَةَ الْمُسْتَحَاضَةُ تَتْرُكُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا أَنْ تَتْرُكَ الصَّلَاةَ قَدْرَ أَقْرَائِهَا وَرَوَى أَبُو بِشْرٍ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي وَحْشِيَّةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ اسْتُحِيضَتْ فَذَكَرَ مِثْلَهُ وَرَوَى شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَحَاضَةُ تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي وَرَوَى الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ سَوْدَةَ اسْتُحِيضَتْ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَضَتْ أَيَّامُهَا اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتْ وَرَوَى سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ الْمُسْتَحَاضَةُ تَجْلِسُ أَيَّامَ قُرْئِهَا وَكَذَلِكَ رَوَاهُ عَمَّارٌ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ وَطَلْقُ بْنُ حَبِيبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ مَعْقِلٌ الْخَثْعَمِيُّ عَنْ عَلِيٍّ وَكَذَلِكَ رَوَى الشَّعْبِيُّ عَنْ قَمِيرَ امْرَأَةِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ قَوْلُ الْحَسَنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَطَاءٍ وَمَكْحُولٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَسَالِمٍ وَالْقَاسِمِ أَنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ يَسْمَعْ قَتَادَةُ مِنْ عُرْوَةَ شَيْئًا.

بَابُ مَنْ قَالَ إِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ تَدَعُ الصَّلَاةَ

٢٨٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ

بیٹھی رہا کرے ... سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا اپنے حیض کے دنوں کے مطابق نماز چھوڑ دیا کرو۔ روایت کیا اس کو ابو بشر جعفر بن ابی وحشیہ نے عکرمہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ کی شکایت ہو گئی پھر اسی طرح بیان کیا۔ روایت کی شریک، ابو یقظان، عدی بن ثابت، ان کے والد اور ان کے دادا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مستحاضہ اپنے ایام حیض کی قدر نماز چھوڑ دے پھر غسل کرے اور نماز پڑھے۔ روایت کیا ہے علاء بن مسیب نے ... سے کہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو استحاضہ ہو گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ جب تمہارے ایام حیض گزر جائیں تو غسل کر کے نماز پڑھا کرو۔ روایت کی اس کو سعید بن جبیر نے ——— حضرت علی اور حضرت ابن عباس سے کہ مستحاضہ اپنے ایام حیض میں بیٹھی رہے اسی طرح روایت کیا عمار مولیٰ بنی ہاشم اور طلق بن حبیب نے حضرت ابن عباس سے اسی طرح روایت کیا معقل خثعمی نے حضرت علی سے، اسی طرح روایت کیا ہے شعبی نے قمیر زوجہ مسروق نے حضرت عائشہ سے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ حسن بصری اور سعید بن مسیب، عطاء، مکحول، ابراہیم، سالم اور قاسم کا یہی قول ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ قتادہ نے عروہ سے کچھ نہیں سنا۔

جب حیض کے دن آ جائیں تو نماز چھوڑ دے

احمد بن یونس، عبداللہ بن محمد، زہیر، ہشام، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ میں مستحاضہ ہو جاتی ہوں اور کبھی پاک نہیں رہتی تو کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا یہ حیض نہیں ہے بلکہ ایک رگ کا خون ہے۔ جب حیض

أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ قَالَ إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي.

۲۸۳ - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامٍ بِإِسْنَادِ زُهَيْرٍ وَمَعْنَاهُ قَالَ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَاتْرُكِي الصَّلَاةَ وَإِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَاغْسِلِي الدَّمَ عَنْكِ وَصَلِّي.

۲۸۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا أَبُو عَقِيلٍ عَنْ بُهَيَّةَ قَالَتْ سَمِعْتُ امْرَأَةً تَسْأَلُ عَائِشَةَ عَنِ امْرَأَةٍ فَسَدَ حَيْضُهَا وَأُهْرِيقَتْ دَمًا فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ آمُرَهَا فَلْتَنْظُرْ قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحِيضُ فِي كُلِّ شَهْرٍ وَحَيْضُهَا مُسْتَقِيمٌ فَلْتَعْتَدَّ بِقَدْرِ ذَلِكَ مِنَ الْأَيَّامِ ثُمَّ لْتَدَعِ الصَّلَاةَ فِيهِنَّ أَوْ بِقَدْرِهِنَّ ثُمَّ لْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لْتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ ثُمَّ تُصَلِّي.

۲۸۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَقِيلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمِصْرِيَّانِ قَالَا أَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ خَتَنَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ فَاسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذِهِ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلَكِنْ هَذَا عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي. قَالَ أَبُو دَاوُدَ زَادَ الْأَوْزَاعِيُّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتُحِيضَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ وَهِيَ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ سَبْعَ سِنِينَ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا

وہ کیا کریں تو نماز چھوڑ دیا کرو اور جب وہ گزر جائیں تو اپنے جسم سے خون دھو کر نماز پڑھ لیا کرو۔

ہشام نے زہیر کی سند کے ساتھ مشابہ روایت کیا ہے کہ جب حیض کے دن شروع ہوں تو نماز چھوڑ دیا کرو اور جب اتنے دن گزر جائیں تو اپنے جسم سے خون دھو کر نماز پڑھ لیا کرو۔

بہیہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا کہ ایک عورت حضرت عائشہ سے اس عورت کے متعلق پوچھ رہی تھی جس کا حیض بگڑ جائے اور خون جاری ہو جائے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ اسے حکم دوں کہ وہ ان دنوں کا اندازہ لگائے جن میں کہ اسے تندرستی کی حالت کے اندر حیض آیا کرتا تھا۔ پس انہیں شمار کر کے اتنے دن نماز چھوڑ دیا کرے۔ پھر غسل کر کے اور ایک کپڑے کا لنگوٹ باندھ کر نماز پڑھا کرے۔

عروہ بن زبیر اور عمرہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سالی حضرت ام حبیبہ بنت جحش کو سات سال تک استحاضہ آتا رہا جو حضرت عبدالرحمن بن عوف کے نکاح میں تھیں۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ حیض نہیں بلکہ ایک رگ کا خون ہے، لہٰذا غسل کر کے نماز پڑھ لیا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اوزاعی نے اس حدیث میں یہ زیادہ کیا کہ زہری، عروہ اور عمرہ، حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ام حبیبہ بنت جحش کو سات سال تک استحاضہ کی شکایت رہی جو حضرت عبدالرحمن بن عوف کے نکاح میں تھیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ جب ایام حیض آئیں تو نماز چھوڑ دیا کرو اور جب وہ گزر جائیں تو غسل کر کے نماز پڑھ لیا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس بات کا زہری کے اصحاب میں سے اوزاعی کے سوا

أدبرت فاغتسلي وصلي قال أبوداود ولم يذكر
هذا الكلام أحد من أصحاب الزهري غير
الأوزاعي ورواه عن الزهري عمرو بن الحارث
والليث ويونس وابن أبي ذئب ومعمر وإبراهيم
بن سعد وسليمان بن كثير وابن إسحاق وسفيان
بن عيينة ولم يذكروا هذا الكلام قال أبوداود
وإنما هذا لفظ حديث هشام بن عروة عن أبيه
عن عائشة قال أبوداود وزاد ابن عيينة فيه
أيضا أمرها أن تدع الصلاة أيام أقرائها وهو
وهم من ابن عيينة وحديث محمد بن عمرو عن
الزهري فيه شيء يقرب من الذي زاد
الأوزاعي في حديثه

۲۸۶ حدثنا محمد بن المثنى نا محمد
بن أبي عدي عن محمد يعني ابن عمرو قال
حدثني ابن شهاب عن عروة بن الزبير عن فاطمة
بنت أبي حبيش أنها كانت تستحاض فقال
لها النبي صلى الله عليه وسلم إذا كان دم
الحيض فإنه دم أسود يعرف فإذا كان ذلك
فأمسكي عن الصلاة فإذا كان الآخر فتوضئي و
صلي فإنما هو عرق قال أبوداود وقال ابن المثنى
ثنا به ابن أبي عدي من كتابه هكذا ثم ثنا به
بعد حفظا قال ثنا محمد بن عمرو عن
الزهري عن عروة عن عائشة أن فاطمة
كانت تستحاض فذكر معناه قال أبوداود
وقد روى أنس بن سيرين عن ابن عباس في
المستحاضة قال إذا رأت الدم البحراني
فلا تصلي وإذا رأت الطهر ولو ساعة فلتغتسل
وتصلي وقال مكحول إن النساء لا تخفى
عليهن الحيضة إن دمها أسود غليظ فإذا

کو سوائے اوزاعی کے کسی نے ذکر نہیں کیا اور زہری سے عمرو بن حارث اور
لیث اور یونس اور ابن ابی ذئب اور معمر اور ابراہیم بن سعد اور
سلیمان بن کثیر اور ابن اسحاق اور سفیان بن عیینہ نے اس کو روایت
کیا لیکن اس بات کو انہوں نے ذکر نہیں کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا
کہ یہ لفظ صرف ہشام بن عروہ کی روایت کے ہیں جو حضرت عائشہ صدیقہ
والی حدیث میں ہیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن عیینہ نے یہ بھی
کہا ہے کہ آپ نے اس کو ایام حیض کی نماز چھوڑ دینے کا حکم فرمایا
یہ ابن عیینہ کا وہم ہے اور محمد بن عمرو کی زہری سے روایت
کی ہوئی حدیث میں بھی ایسی بات ہے جو اوزاعی والی حدیث کے الفاظ
سے نزدیک ہے۔

محمد بن مثنیٰ، محمد بن ابی عدی، محمد بن عمرو، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش
رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ مستحاضہ تھیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ان سے فرمایا جب حیض کا خون آئے جو سیاہ رنگ کا ہوتا ہے تو
نماز سے رک جاؤ اور جب دوسرا خون آئے تو وضو
کر کے نماز پڑھ لیا کرو کیونکہ یہ ایک رگ ہے۔ امام ابوداؤد نے
فرمایا کہ ابن مثنیٰ نے کہا کہ ابن ابی عدی نے ... محمد بن عمرو، زہری، عروہ، حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ... روایت کیا کہ
حضرت فاطمہ مستحاضہ تھیں ... امام ابوداؤد نے فرمایا کہ انس بن سیرین
نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مستحاضہ کے بارے میں روایت کیا کہ
جب وہ گہرا سرخ خون دیکھے تو نماز نہ پڑھے اور جب پاکی دیکھے اگرچہ ایک ساعت
ہی ہو تو غسل کر کے نماز پڑھے۔ مکحول نے فرمایا کہ عورتوں پر حیض
کا خون چھپا ہوا نہیں ہوتا اس کا خون سیاہ اور گاڑھا ہوتا
ہے جب سیاہی ختم ہو جائے اور زردی اور مٹیالا پن
آ جائے تو غسل کر کے نماز پڑھے۔ امام ابوداؤد نے
فرمایا کہ حماد بن زید نے یحییٰ بن سعید سے ... قعقاع
بن حکیم نے سعید بن مسیب سے مستحاضہ کے بارے میں
روایت کیا کہ جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دے اور جب پاک ہو جائے تو

ذَهَبَ ذَلِكَ وَصَارَتْ صُفْرَةً رَقِيقَةً فَإِنَّهَا مُسْتَحَاضَةٌ فَلْتَغْتَسِلْ وَلْتُصَلِّ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ إِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ تَرَكَتِ الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتِ اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتْ وَرَوَى سُمَيٌّ وَغَيْرُهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ تَجْلِسُ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا وَكَذَلِكَ رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ الْحَائِضُ إِذَا مَدَّ بِهَا الدَّمُ تُمْسِكُ بَعْدَ حَيْضَتِهَا يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ وَقَالَ التَّيْمِيُّ عَنْ قَتَادَةَ إِذَا زَادَ عَلَى أَيَّامِ حَيْضِهَا خَمْسَةُ أَيَّامٍ فَلْتُصَلِّ قَالَ التَّيْمِيُّ فَجَعَلْتُ أَنْقُصُ حَتَّى بَلَغَتْ يَوْمَيْنِ فَقَالَ إِذَا كَانَ يَوْمَيْنِ فَهُوَ مِنْ حَيْضِهَا وَسُئِلَ ابْنُ سِيرِينَ عَنْهُ فَقَالَ النِّسَاءُ أَعْلَمُ بِذَلِكَ۔

روایت کیا ہے ایام حیض میں بیٹھی رہے اور اسی طرح حماد بن سلمہ نے یحییٰ بن سعید نے سعید بن مسیب سے اس کی روایت کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یونس نے حسن سے روایت کی ہے کہ حائضہ کا خون جب زیادہ دنوں جاری رہے تو حیض کے بعد ایک یا دو دن نماز سے رکی رہے پھر وہ مستحاضہ ہے۔ تیمی نے قتادہ سے کہا کہ جب حیض کے دنوں سے پانچ دن اوپر چلے جائیں تو نماز پڑھنی چاہیے۔ تیمی نے فرمایا کہ میں اس مدت میں کمی کرتے کرتے دو دن تک آ گیا اور کہا کہ اگر یہ دو دن تک ہو تو بھی حیض ہی کے ایام حیض میں ہیں۔ ابن سیرین سے اس بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ عورتیں ہی اس معاملے کو بہتر جانتی ہیں۔

۲۸۷۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَغَيْرُهُ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهِ عِمْرَانَ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أُمِّهِ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ كُنْتُ أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً شَدِيدَةً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْتَفْتِيهِ وَأُخْبِرُهُ فَوَجَدْتُهُ فِي بَيْتِ أُخْتِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً شَدِيدَةً فَمَا تَرَى فِيهَا قَدْ مَنَعَتْنِي الصَّلَاةَ وَالصَّوْمَ فَقَالَ أَنْعَتُ لَكِ الْكُرْسُفَ فَإِنَّهُ يُذْهِبُ الدَّمَ قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَتَلَجَّمِي قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَاتَّخِذِي ثَوْبًا فَقَالَتْ هُوَ

عمران بن طلحہ نے اپنی والدہ ماجدہ حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے انہوں نے فرمایا کہ مجھے استحاضہ کی شکایت تھی اور شدت سے بہنے والے خون حیض کی طرح بہتا تھا پس میں مسئلہ پوچھنے کی غرض سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور صورت حال آپ کو بتائی۔ میں نے آپ کو اپنی بہن حضرت زینب بنت جحش کے مکان میں پایا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میں مستحاضہ عورت ہوں جس کا خون شدت سے جاری رہتا ہے۔ آپ کا اس کے متعلق کیا ارشاد ہے جس نے مجھے نماز اور روزے سے بھی روک دیا ہے۔ فرمایا کہ تمہیں روئی رکھنے کا مشورہ دیتا ہوں کیونکہ وہ خون کو جذب کر لیتی ہے۔ عرض گزار ہوئیں کہ خون اس سے زیادہ ہے۔ فرمایا تو لنگوٹ باندھ لو۔ عرض کی کہ وہ اس سے بھی زیادہ ہے۔ فرمایا کہ کپڑا رکھ لیا کرو۔ عرض گزار ہوئی کہ وہ اس سے

الكُرسُفَ ... ذلك ... إنما أثج ثجا فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم سآمرك بأمرين أيهما فعلت
أجزأ عنك من الآخر وإن قويت عليهما فأنت
أعلم فقال لها إنما هذه ركضة من ركضات
الشيطان فتحيضي ستة أيام أو سبعة أيام
في علم الله تعالى ذكره ثم اغتسلي حتى إذا رأيت
أنك قد طهرت واستنقأت فصلي ثلاثا وعشرين
ليلة أو أربعا وعشرين ليلة وأيامها وصومي فإن
ذلك يجزيك وكذلك فافعلي في كل شهر كما تحيض
النساء وكما يطهرن ميقات حيضهن وطهرهن
وإن قويت على أن تؤخري الظهر وتعجلي العصر
فتغتسلين وتجمعين بين الصلاتين الظهر
والعصر وتؤخرين المغرب وتعجلين العشاء ثم
تغتسلين وتجمعين بين الصلاتين فافعلي
وتغتسلين مع الفجر فافعلي وصومي إن قدرت
على ذلك قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
وهذا أعجب الأمرين إلي قال أبو داود رواه
عمرو بن ثابت عن ابن عقيل فقال قالت حمنة
فقلت هذا أعجب الأمرين إلي لم يجعله قول رسول الله
صلى الله عليه وسلم جعله كلام حمنة قال أبو داود
وكان عمرو بن ثابت رافضيا وذكره عن يحيى بن
معين قال أبو داود سمعت أحمد يقول حديث
ابن عقيل في نفسي منه شيء ...
[illegible]

٢٨٨ - حدثنا ابن أبي عقيل ومحمد بن
سلمة المراديان قالا ثنا ابن وهب عن عمرو
بن الحارث عن ابن شهاب عن عروة بن
الزبير وعمرة بنت عبد الرحمن عن عائشة

کی زبان سے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا میں تمہیں روئی [illegible] بتاتا ہوں [illegible]
[illegible]
آپ نے فرمایا کہ یہ شیطان کی [illegible]
پھر [illegible] غسل [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] نماز ظہر کو [illegible]
نماز عصر کو جلدی پڑھنا اور ایک غسل کے ساتھ دونوں نمازیں
[illegible]
[illegible]
[illegible] یہ زیادہ پسند ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] امام احمد بن حنبل
[illegible]
[illegible] ابن عقیل [illegible]
[illegible]
کیا ہے۔

مستحاضہ ہر نماز کے لیے تازہ غسل کرے

[illegible] سے روایت ہے
[illegible]
[illegible] ام حبیبہ بنت جحش [illegible] عبدالرحمن
[illegible] استحاضہ کی

زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اِنَّ
اُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ خَتَنَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ
اسْتُحِيْضَتْ سَبْعَ سِنِيْنَ فَاسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذِهِ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ
وَلٰكِنْ هٰذَا عِرْقٌ فَاغْتَسِلِيْ وَصَلِّيْ قَالَتْ عَائِشَةُ
فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ فِيْ مِرْكَنٍ فِيْ حُجْرَةِ اُخْتِهَا زَيْنَبَ
بِنْتِ جَحْشٍ حَتّٰى تَعْلُوَ حُمْرَةُ الدَّمِ الْمَاءَ۔

۲۸۹ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَنْبَسَةُ
نَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ عَمْرَةُ
بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ
قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ۔

۲۹۰ - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ
قَالَ فِيْهِ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ
قَالَ الْقَاسِمُ بْنُ مَبْرُوْرٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ بِنْتِ جَحْشٍ
وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ
عَنْ عَائِشَةَ وَرُبَّمَا قَالَ مَعْمَرٌ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ
اُمِّ حَبِيْبَةَ بِمَعْنَاهُ وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ اِبْرَاهِيْمُ
بْنُ سَعْدٍ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ
عَنْ عَائِشَةَ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فِيْ حَدِيْثِهِ وَلَمْ يَقُلْ
اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهَا اَنْ
تَغْتَسِلَ۔

۲۹۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ الْمُسَيَّبِيُّ
حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ
وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اُمَّ

شکایت ہوئی تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ حیض نہیں بلکہ رگ کا خون ہوتا ہے بس غسل کر کے نماز پڑھ لیا کرو۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ وہ اپنی بہن حضرت زینب بنت جحش کے حجرے میں ایک بڑے لگن کے اندر غسل کیا کرتیں، یہاں تک کہ خون کی سرخی پانی پر غالب آ جاتی۔

احمد بن صالح، عنبسہ، یونس، ابن شہاب، عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے حضرت ام حبیبہ سے اسی حدیث کو روایت کیا۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ وہ ہر نماز کے لیے غسل کیا کرتی تھیں۔

یزید بن خالد بن عبداللہ بن موہب ہمدانی، لیث بن سعد، ابن شہاب، عمرہ نے اس حدیث کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا اس میں یہ ہے کہ وہ ہر نماز کے لیے غسل کیا کرتی تھیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ قاسم بن مبرور، یونس، ابن شہاب، عمرہ، حضرت عائشہ نے حضرت ام حبیبہ بنت جحش سے روایت کی ہے۔ اسی طرح اس روایت کو معمر، زہری، عمرہ نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کیا ہے لیکن معمر نے عمرہ کو ام حبیبہ کہتے ہوئے اسے معناً روایت کیا۔ اسی طرح روایت کیا ہے ابراہیم بن سعد اور ابن عیینہ نے زہری، عمرہ، حضرت عائشہ صدیقہ سے۔ ابن عیینہ نے اپنی حدیث میں بیان کیا لیکن یہ نہیں کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں غسل کرنے کا حکم فرمایا۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سالی سات سال تک حضرت ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ کی شکایت

أم حبيبة استحيضت سبع سنين فأمرها
رسول الله صلى الله عليه وسلم أن تغتسل
فكانت تغتسل لكل صلاة وكذلك رواه الأوزاعي
أيضا قال فيه قالت عائشة فكانت تغتسل
لكل صلاة.

٢٩٢ حدثنا هناد بن السري عن عبدة
عن ابن إسحاق عن الزهري عن عروة عن
عائشة أن أم حبيبة بنت جحش استحيضت
في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فأمرها
بالغسل لكل صلاة وساق الحديث قال أبو داود
ورواه أبو الوليد الطيالسي ولم أسمعه
منه عن سليمان بن كثير عن الزهري عن
عروة عن عائشة قالت استحيضت زينب بنت
جحش فقال لها النبي صلى الله عليه وسلم
اغتسلي لكل صلاة وساق الحديث قال أبو داود
ورواه عبد الصمد عن سليمان بن كثير قال
توضئي لكل صلاة قال أبو داود وهذا وهم
من عبد الصمد والقول فيه قول أبي الوليد.

٢٩٣ حدثنا عبد العزيز بن يحيى حدثنا
محمد يعني ابن سلمة عن محمد بن إسحاق عن
عبد الرحمن بن القاسم عن أبيه عن زينب
بنت أبي سلمة أن امرأة كانت تهراق الدم و
كانت تحت عبد الرحمن بن عوف أن رسول
الله صلى الله عليه وسلم أمرها أن تغتسل عند
كل صلاة وتصلي وأخبرني أن أم بكر أخبرته
أن عائشة قالت إن رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال في المرأة ترى ما يريبها بعد الطهر
إنما هي أو قال إنما هو عرق أو قال عروق قال أبو داود
في حديث ابن عقيل الأمران جميعا وقال

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں غسل کرنے کا حکم دیا تو یہ ہر نماز کے لیے غسل کیا کرتی تھیں۔ امام اوزاعی نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے اس میں یہ ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ وہ ہر نماز کے لیے غسل کیا کرتی تھیں۔

ہناد بن سری سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ ہوا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہر نماز کے لیے غسل کرنے کا حکم فرمایا۔ امام ابو داؤد فرماتے ہیں کہ اسے ابو الولید طیالسی نے روایت کیا ہے جبکہ میں نے ان سے نہیں سنا انہوں نے سلیمان بن کثیر، زہری، عروہ سے، حضرت عائشہ نے فرمایا کہ حضرت زینب بنت جحش مستحاضہ ہوئیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نماز کے لیے غسل کر، ایک لمبی حدیث بیان کی۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسے عبد الصمد نے سلیمان بن کثیر سے روایت کیا کہ ہر نماز کے لیے وضو کر۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ یہ عبد الصمد کا وہم ہے اور اس بارے میں ابو الولید کا قول ہے۔

ابو سلمہ نے زینب بنت ابی سلمہ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت کا خون جاری رہتا تھا وہ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ ہر نماز سے پہلے غسل کرکے نماز پڑھا کریں۔ راوی فرماتے ہیں کہ مجھے ام بکر نے خبر دی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کے متعلق فرمایا جو حیض سے پاک ہونے کے بعد کچھ دیکھے جس سے شبہ ہو فرمایا کہ وہ رگ ہے یا رگیں ہیں۔ امام ابو داؤد فرماتے ہیں کہ ابن عقیل کی حدیث میں دونوں باتیں ہیں اور فرمایا کہ اگر تمہیں طاقت ہو تو ہر نماز کے لیے غسل کرو ورنہ دو نمازیں جمع کر لیا کرو جیسا کہ قاسم نے اپنی حدیث میں کہا ہے

... فاغتسلي لكل صلاة ... فاجمعي
كما قال القاسم في حديثه وقد روي هذا
القول عن سعيد بن جبير عن علي وابن عباس

باب من قال تجمع بين الصلاتين
وتغتسل لهما غسلاً

٢٩٤ حدثنا عبيد الله بن معاذ ثنا أبي ثنا
شعبة عن عبد الرحمن بن القاسم عن
أبيه عن عائشة قالت استحيضت امرأة على
عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فأمرت
أن تعجل العصر وتؤخر الظهر وتغتسل لهما
غسلاً وأن تؤخر المغرب وتعجل العشاء
وتغتسل لهما غسلاً وتغتسل لصلاة الصبح
غسلاً فقلت لعبد الرحمن أعن النبي صلى
الله عليه وسلم فقال لا أحدثك إلا عن
النبي صلى الله عليه وسلم بشيء.

٢٩٥ حدثنا عبد العزيز بن يحيى حدثني
محمد يعني ابن سلمة عن محمد بن إسحاق
عن عبد الرحمن بن القاسم عن أبيه عن عائشة
أن سهلة بنت سهيل استحيضت فأتت
النبي صلى الله عليه وسلم فأمرها أن تغتسل
عند كل صلاة فلما جهدها ذلك أمرها أن
تجمع بين الظهر والعصر بغسل والمغرب
والعشاء بغسل وتغتسل للصبح قال أبو داود
ورواه ابن عيينة عن عبد الرحمن بن القاسم
عن أبيه أن امرأة استحيضت فسألت
رسول الله صلى الله عليه وسلم فأمرها بمعناه.

٢٩٦ حدثنا وهب بن بقية أنا خالد
عن سهيل يعني ابن أبي صالح عن الزهري عن
عروة بن الزبير عن أسماء بنت عميس

اسی قول کو روایت کیا ہے سعید بن جبیر نے حضرت علی اور
حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے۔

جس کا قول ہے کہ مستحاضہ ایک غسل سے دو نمازیں پڑھے

عبید اللہ بن معاذ، معاذ، شعبہ، عبد الرحمن بن قاسم، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک عورت کو استحاضہ ہو گیا تو اسے حکم دیا گیا کہ عصر جلدی اور ظہر تاخیر سے پڑھے اور دونوں کے لیے ایک ہی غسل کرے اور مغرب کو مؤخر اور عشاء کو جلدی پڑھے اور دونوں کے لیے ایک غسل کرے اور صبح کی نماز کے لیے بھی غسل کرے۔ شعبہ نے عبد الرحمن سے پوچھا کیا یہ حکم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے؟ فرمایا کہ میں تم سے جو حدیث بھی بیان کرتا ہوں وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ہوتی ہے۔

عبد العزیز بن یحییٰ، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، عبد الرحمن بن قاسم، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت سہلہ بنت سہیل کو استحاضہ کی شکایت ہو گئی تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں تو آپ نے انہیں حکم دیا کہ ہر نماز کے لیے غسل کیا کرے۔ جب ان کا یہ غسل کرنا دشوار ہو گیا تو آپ نے ان کو حکم دیا کہ ظہر اور عصر کو ایک غسل کے ساتھ جمع کر لیا کرو اور مغرب و عشاء کو ایک غسل سے اور نماز فجر کے لیے علیحدہ غسل کیا کرو۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو ابن عیینہ نے عبد الرحمن بن قاسم سے روایت کیا انہوں نے اپنے والد سے کہ ایک عورت کو استحاضہ کی شکایت ہوئی تو اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے اسے حکم دیا۔

وہب بن بقیہ، خالد، سہیل بن ابی صالح، زہری، عروہ بن زبیر، حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ کی اتنی مدت سے شکایت ہے

قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ اسْتُحِيضَتْ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ تُصَلِّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ إِنَّ هٰذَا مِنَ الشَّيْطَانِ لِتَجْلِسْ فِي مِرْكَنٍ فَإِذَا رَأَتْ صُفْرَةً فَوْقَ الْمَاءِ فَلْتَغْتَسِلْ لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلْ لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلْ لِلْفَجْرِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَوَضَّأُ فِيمَا بَيْنَ ذٰلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ مُجَاهِدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَمَّا اشْتَدَّ عَلَيْهَا الْغُسْلُ أَمَرَهَا أَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ قَوْلُ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ۔

جس کے باعث انہوں نے نماز چھوڑ رکھی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعجب سے فرمایا کہ یہ شیطان کی شرارت ہوتی ہے۔ انہیں ٹب میں بیٹھنا چاہیے۔ جب پانی پر زردی دیکھیں تو ظہر اور عصر کے لیے غسل کریں ایک مرتبہ اور مغرب و عشاء کے لیے ایک مرتبہ غسل کریں اور نماز فجر کے لیے ایک مرتبہ اور اس کے درمیان میں وضو کر لیا کریں۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسے مجاہد نے روایت کیا ہے کہ آپ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ جب ہر نماز کے لیے غسل کرنا ان کے لیے مشکل ہو گیا تو انہیں حکم دیا گیا کہ دو نمازیں جمع کر لیا کریں۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اس کو ابراہیم نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے اور یہی قول ہے ابراہیم نخعی اور عبداللہ بن شداد کا۔

بَابُ مَنْ قَالَ تَغْتَسِلُ مِنْ طُهْرٍ إِلَى طُهْرٍ

جس نے کہا کہ مستحاضہ کو طہر کے بعد غسل کرنا چاہیے

۲۹۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ أَنَا ح وَثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي وَالْوُضُوءُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ زَادَ عُثْمَانُ وَتَصُومُ وَتُصَلِّي۔

محمد بن جعفر، عثمان بن ابی شیبہ، شریک، ابو الیقظان، عدی بن ثابت نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مستحاضہ کے متعلق فرمایا کہ وہ اپنے حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے پھر غسل کر کے نماز پڑھے اور ہر نماز کے لیے وضو کیا کرے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ عثمان کی روایت میں یہ بھی ہے کہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے۔

۲۹۸ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ خَبَرَهَا قَالَ ثُمَّ اغْتَسِلِي ثُمَّ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ وَصَلِّي۔

عثمان بن ابی شیبہ، وکیع، اعمش، حبیب بن ابی ثابت، عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش حاضر ہوئیں اور اپنا حال عرض کیا۔ فرمایا کہ پھر غسل کر لینا۔ پھر ہر نماز کے لیے تازہ وضو کر کے نماز پڑھ لیا کرنا۔

۲۹۹ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ الْوَاسِطِيُّ نَا يَزِيدُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي مِسْكِينٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ عَنْ عَائِشَةَ فِي

احمد بن سنان قطان الواسطی، یزید، ایوب بن ابی مسکین، حجاج، ام کلثوم سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مستحاضہ کے بارے میں فرمایا کہ وہ ایک مرتبہ غسل کر

[illegible]

والمعروف عن ابن عباس في الغسل.

[illegible]

باب من قال المستحاضة تغتسل من طهر الى طهر۔

۳۰۱۔ حدثنا القعنبی عن مالك عن سمی مولى ابی بکر ان القعقاع و زید بن اسلم ارسلاه الی سعید بن المسیب یسأله کیف تغتسل المستحاضة فقال تغتسل من ظهر الی ظهر و تتوضأ لکل صلوة فان غلبها الدم استثفرت بثوب قال ابوداؤد وروی عن ابن عمر و انس بن مالك تغتسل من ظهر الی ظهر و کذلك روی داود و عاصم عن الشعبی عن امرأته عن قمیر عن عائشة الا ان داود قال کل یوم و فی حدیث عاصم عند الظهر و هو قول سالم بن عبدالله و الحسن و عطاء و قال مالك انی لاظن حدیث ابن المسیب من طهر الی طهر فقلبها الناس من ظهر الی ظهر انما هو من طهر الی طهر و لکن الوهم دخل فیه و رواه مسور بن عبدالملك بن سعید بن عبدالرحمن بن یربوع قال فیه من طهر الی طهر فقلبها الناس من ظهر الی ظهر۔

باب من قال تغتسل کل یوم مرة ولم یقل عند الظهر۔

۳۰۲۔ حدثنا احمد بن حنبل ثنا عبدالله بن نمیر عن محمد بن ابی اسمٰعیل عن معقل الخثعمی عن علی قال المستحاضة اذا انقضی حیضها اغتسلت کل یوم و اتخذت صوفة فیها سمن او زیت۔

باب من قال تغتسل بین الایام۔

۳۰۳۔ حدثنا القعنبی ثنا عبدالعزیز یعنی ابن محمد عن محمد بن عثمان انه سأل القاسم بن محمد عن المستحاضة فقال تدع

جس نے کہا کہ مستحاضہ کو ایک نماز ظہر کے بعد دوسری نماز ظہر کے لیے غسل کرنا چاہیے

قعنبی، مالک، سُمی مولیٰ ابوبکر، قعقاع، زید بن اسلم نے سعید بن مسیب کے پاس یہ پوچھنے کے لیے بھیجا کہ مستحاضہ کس طرح غسل کرے؟ فرمایا کہ ایک نماز ظہر کے بعد دوسری نماز ظہر کے لیے غسل کرے اور ہر نماز کے لیے وضو کرے۔ اگر خون کا غلبہ ہو تو ایک کپڑے کا لنگوٹ باندھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کی ہے حضرت ابن عمر اور حضرت انس بن مالک سے کہ ایک ظہر سے دوسری ظہر تک۔ اسی طرح روایت کی ہے داؤد اور عاصم نے شعبی سے، ایک عورت قمیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مگر داؤد نے ہر روز کا ذکر کیا ہے اور عاصم کی روایت میں ہے کہ ظہر کے نزدیک۔ یہی قول ہے سالم بن عبداللہ، حسن اور عطاء کا۔ مالک نے فرمایا ابن مسیب کی حدیث میں جو ظہر سے ظہر تک ہے تو میرے خیال میں طہر سے طہر تک ہوگا اور اس میں وہم ہو گیا ہے۔ روایت کیا ہے مسور بن عبدالملک بن سعید بن عبدالرحمٰن بن یربوع نے اس میں طہر سے طہر تک کہا ہے جسے بعد میں لوگوں نے ظہر تک بنا دیا۔

جس نے کہا کہ مستحاضہ کو روزانہ ایک بار غسل کرنا چاہیے اور ظہر کا نام نہ لیا۔

احمد بن حنبل، عبداللہ بن نمیر، محمد بن اسمٰعیل، معقل خثعمی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا مستحاضہ کا جب حیض بند ہو جائے تو روزانہ غسل کیا کرے اور گھی یا روغن زیتون لگا کر روئی استعمال کیا کرے۔

مستحاضہ کو ایام حیض میں غسل کرنا چاہیے

قعنبی، عبدالعزیز بن محمد، محمد بن عثمان نے قاسم بن محمد سے مستحاضہ کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ اپنے حیض کے دنوں کی نماز چھوڑ دے۔ پھر غسل کر کے نماز

الصلوٰة ایام اقرائها ثم تغتسل فتصلي ثم تغتسل في الأيام۔

پڑھے۔ پھر تمام دنوں میں غسل کرے۔

باب من قال توضأ لكل صلوٰة

٣٠٤۔ حدثنا محمد بن المثنى ثنا ابن أبي عدي عن محمد يعني ابن عمرو قال حدثني ابن شهاب عن عروة بن الزبير عن فاطمة بنت أبي حبيش أنها كانت تستحاض فقال لها النبي صلى الله عليه وسلم إذا كان دم الحيض فإنه دم أسود يعرف فإذا كان ذلك فأمسكي عن الصلوٰة فإذا كان الآخر فتوضئي وصلي قال أبو داود قال ابن المثنى وثنا به ابن أبي عدي حفظا فقال عن عروة عن عائشة قال أبو داود وروي عن العلاء بن المسيب وشعبة عن الحكم عن أبي جعفر قال العلاء عن النبي صلى الله عليه وسلم وأوقفه شعبة على أبي جعفر توضأ لكل صلوٰة۔

جس نے کہا کہ وہ ہر نماز کے لیے وضو کرے

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا مستحاضہ تھیں۔ تو ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب حیض کا خون ہو تو وہ سیاہ ہوتا ہے جو پہچانا جاتا ہے۔ جب ایسا ہو تو نماز سے رک جاؤ۔ جب یہ ختم ہو جائے تو وضو کر کے نماز پڑھ لیا کرو۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ابن مثنیٰ نے کہا کہ ابن ابی عدی نے جب ہم سے زبانی بیان کیا تو کہا کہ عروہ نے حضرت عائشہ سے روایت کی۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ علاء بن مسیب اور شعبہ نے حکم سے انہوں نے ابوجعفر سے روایت کی۔ علاء نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اور شعبہ نے موقوفاً کہ ہر نماز کے لیے وضو کرے۔ ف

ف: اس سلسلے میں مستحاضہ کے متعلق مختلف احادیث ہیں کہ وہ ہر نماز کے لیے غسل کرے یا دو نمازوں کو جمع کر کے ایک غسل کرے۔ یہ تمام احکام ابتدائی دور اسلام کے ہیں یا ایک دوسرے سے منسوخ ہو چکے ہیں اور آخری یہ ہے کہ جب استحاضہ کا خون جاری ہو تو [illegible] ہے اور ہر نماز کے لیے تازہ وضو کیا کرے۔ مستحاضہ کے لیے مسجد میں داخل ہونا اور شوہر سے ملنا جائز ہے۔ واللہ اعلم۔

باب من لم يذكر الوضوء إلا عند الحدث

٣٠٥۔ حدثنا زياد بن أيوب ثنا هشيم أنا أبو بشر عن عكرمة أن أم حبيبة بنت جحش استحيضت فأمرها النبي صلى الله عليه وسلم أن تنتظر أيام أقرائها ثم تغتسل وتصلي فإن رأت شيئا من ذلك توضأت وصلت۔

٣٠٦۔ حدثنا عبد الملك بن شعيب حدثني عبد الله بن وهب أخبرني الليث عن ربيعة أنه كان لا يرى على المستحاضة وضوءا عند كل صلوٰة

جس نے وضو کا ذکر نہیں کیا مگر وقت حدث

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کو استحاضہ کی شکایت ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ اپنے حیض کے دنوں کا انتظار کریں۔ پھر غسل کر کے نماز پڑھیں اور اگر پھر کوئی چیز دیکھیں تو وضو کر کے نماز پڑھ لیا کریں۔

لیث نے ربیعہ سے روایت کی ہے کہ وہ مستحاضہ پر ہر نماز کے لیے وضو لازمی شمار نہیں کیا کرتے تھے سوائے اس کے کہ اسے خون کے سوا کوئی دوسرا حدث ہو جائے

إِلَّا أَنْ يُصِيبَهَا ... حَتَّى تَغْتَسِلَ ... قَالَ أَبُو دَاوُدَ
هَذَا قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ۔

تو وہ طہر سے ... امام ابوداؤد نے فرمایا حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ کا بھی یہی قول ہے۔ ف

ف: امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی احادیث کی رو سے ... مستحاضہ ہر نماز کے لیے معذور کی طرح تازہ وضو کرے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بَابٌ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى الصُّفْرَةَ وَالْكُدْرَةَ بَعْدَ الطُّهْرِ

اس عورت کا بیان جو طہر کے بعد زردی یا گندگی دیکھے

۳۰۷ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أُمِّ الْهُذَيْلِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ وَكَانَتْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُنَّا لَا نَعُدُّ الْكُدْرَةَ وَالصُّفْرَةَ بَعْدَ الطُّهْرِ شَيْئًا۔

ام ہذیل نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ فرمایا کہ طہر کے بعد ہم گدلے اور زرد رنگ کو کوئی اہمیت نہیں دیا کرتے تھے۔

۳۰۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا إِسْمَاعِيلُ نَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ بِمِثْلِهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ أُمُّ الْهُذَيْلِ هِيَ حَفْصَةُ بِنْتُ سِيرِينَ كَانَ ابْنُهَا اسْمُهُ هُذَيْلٌ وَاسْمُ زَوْجِهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ۔

محمد بن سیرین نے ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت کی ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ام ہذیل یعنی حفصہ بنت سیرین ہیں۔ ان کے صاحبزادے کا نام ہذیل اور خاوند کا نام عبدالرحمن تھا۔

بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ يَغْشَاهَا زَوْجُهَا

مستحاضہ سے اس کا خاوند جماع کر سکتا ہے

۳۰۹ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ نَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ كَانَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ تُسْتَحَاضُ فَكَانَ زَوْجُهَا يَغْشَاهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ مُعَلَّى ثِقَةٌ وَكَانَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لَا يَرْوِي عَنْهُ لِأَنَّهُ كَانَ يَنْظُرُ فِي الرَّأْيِ۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا مستحاضہ تھیں لیکن ان کا خاوند ان سے صحبت کرتا تھا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یحییٰ بن معین نے معلی کو ثقہ کہا اور امام احمد بن حنبل اس سے روایت نہیں کرتے تھے کیونکہ وہ فقیہ اہل الرائے میں شامل تھا۔

۳۱۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ الرَّازِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَهْمِ نَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ أَنَّهَا كَانَتْ مُسْتَحَاضَةً وَكَانَ زَوْجُهَا يُجَامِعُهَا۔

عمرو بن ابی قیس نے عاصم سے، عبداللہ بن جہم، عمرو بن ابی قیس، عاصم، عکرمہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا مستحاضہ تھیں اور ان کا خاوند ان سے جماع کیا کرتا تھا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي وَقْتِ النُّفَسَاءِ

نفاس کے دنوں کا بیان

۳۱۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا زُهَيْرٌ نَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي سَهْلٍ عَنْ مُسَّةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَتِ النُّفَسَاءُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ

مسہ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں نفاس والی عورتیں بچے کی پیدائش کے بعد چالیس روز یا چالیس دن

الله صلى الله عليه وسلم تقعد بعد نفاسها أربعين يوما أو أربعين ليلة وكنا نطلي على وجوهنا الورس تعني من الكلف.

٣١٢ - حدثنا الحسن بن يحيى ثنا محمد بن حاتم يعني حبي ثنا عبد الله بن المبارك عن يونس بن نافع عن كثير بن زياد قال حدثتني الأزدية يعني مسة قالت حججت فدخلت على أم سلمة فقلت يا أم المؤمنين إن سمرة بن جندب يأمر النساء يقضين صلاة المحيض فقالت لا يقضين كانت المرأة من نساء النبي صلى الله عليه وسلم تقعد في النفاس أربعين ليلة لا يأمرها النبي صلى الله عليه وسلم بقضاء صلاة النفاس قال محمد يعني ابن حاتم واسمها مسة تكنى أم بسة قال أبو داود كثير بن زياد كنيته أبو سهل.

باب ١٢٣ الاغتسال من الحيض.

٣١٣ - حدثنا محمد بن عمرو الرازي ثنا سلمة يعني ابن الفضل ثنا محمد يعني ابن إسحاق عن سليمان بن سحيم عن أمية بنت أبي الصلت عن امرأة من بني غفار قد سماها لي قالت أردفني رسول الله صلى الله عليه وسلم على حقيبة رحله قالت فوالله لنزل رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى الصبح فأناخ ونزلت عن حقيبة رحله فإذا بها دم مني فكانت أول حيضة حضتها قالت فتقبضت إلى الناقة واستحييت فلما رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم ما بي ورأى الدم قال ما لك لعلك نفست قلت نعم قال فأصلحي من نفسك ثم خذي إناء من ماء فاطرحي فيه ملحا ثم اغسلي ما أصاب

جھائیوں کی وجہ سے ہم ورس کا لیپ کرنے کے لیے اپنے چہروں پر لیپ کرتی تھیں۔

۳۱۲ - حسن بن یحییٰ ... مسہ ازدیہ سے روایت ہے کہ میں نے حج کیا تو حضرت ام سلمہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ اے ام المومنین! سمرہ بن جندب عورتوں کو حیض کی نمازوں کے قضا پڑھنے کا حکم دیتے ہیں۔ فرمایا کہ ان پر قضا نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے نفاس کے باعث چالیس روز تک بیٹھی رہتیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں نفاس کی نمازوں کی قضا کا حکم نہیں فرماتے تھے۔ محمد بن حاتم نے کہا کہ اس کا نام مسہ اور کنیت ام بسہ ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ کثیر بن زیاد کی کنیت ابو سہل ہے۔

خونِ حیض دھونا

سلیمان بن سحیم، امیہ بنت ابو الصلت سے وہ بنی غفار کی ایک عورت سے راوی ہیں جس نے مجھے اپنا نام بتایا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پیچھے سواری پر بٹھا لیا۔ اس نے کہا کہ خدا کی قسم! صبح کے وقت جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اترے اور اونٹ بٹھایا گیا تو میں کجاوے کے تھیلے سے اتری تو اس پر خون لگا ہوا تھا اور یہ میرا پہلا حیض تھا۔ پس میں اونٹنی سے لگ گئی اور حیا محسوس کرنے لگی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری حالت اور خون کو دیکھا تو فرمایا کہ تمہیں کیا ہوا؟ شاید تمہیں حیض آگیا؟ میں نے عرض کی کہ ہاں۔ فرمایا کہ اپنے آپ کو درست کرو۔ پھر ایک برتن میں پانی لے کر نمک ڈالو۔ پھر اس کے ساتھ تھیلے میں جو خون لگا ہوا ہے اسے دھو ڈالو۔ پھر اپنی جگہ پر سوار ہو جاؤ۔ راوی کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر فتح کیا تو آپ نے

الحقيبة من الدم ثم عودي لمركبك قالت فلما
فتح رسول الله صلى الله عليه وسلم خيبر
قسم لنا من الفيء قالت وكانت لا تطهر من حيضة
إلا جعلت في طهورها ملحا وأوصت به أن
يجعل في غسلها حين ماتت۔

فی کے حصّہ میں سے کچھ مرحمت فرمایا اور وہ اپنے حیض سے کبھی
پاک نہ ہوتیں مگر غسل کے پانی میں نمک ملا لیتیں اور بوقت وفات
اپنے غسل کے پانی میں نمک ملانے کی وصیت کی۔

۳۱۴۔ حدثنا عثمان بن أبي شيبة نا سلام
بن سليم عن إبراهيم بن مهاجر عن صفية بنت
شيبة عن عائشة قالت دخلت أسماء على
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله
كيف تغتسل إحدانا إذا طهرت من المحيض
قال تأخذ سدرها وماءها فتوضأ ثم تغسل
رأسها وتدلكه حتى يبلغ الماء أصول شعرها
ثم تفيض على جسدها ثم تأخذ فرصتها
فتطهر بها قالت يا رسول الله كيف أتطهر بها
قالت عائشة فعرفت الذي يكني عنه فقلت
لها تتبعين بها آثار الدم۔

صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حضرت اسماء بنت شکل انصاریہ حاضر ہوئیں اور عرض کرنے لگیں کہ
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم میں سے کوئی حیض سے پاک ہو کر
کس طرح غسل کرے؟ فرمایا کہ بیری کے پتّوں والا پانی لے کر
وضو کرے پھر اپنا سر دھوئے اور اسے بہت ملے یہاں تک کہ پانی بالوں
کی جڑوں تک پہنچ جائے۔ پھر پانی اپنے جسم پر ڈالے۔ پھر روئی کا
کوئی ٹکڑا لے کر اس کے ساتھ صفائی کرے۔ وہ عرض گزار
ہوئیں کہ یا رسول اللہ! اس کے ساتھ کیسے صفائی کروں؟ حضرت
عائشہ نے فرمایا کہ میں سمجھ گئی کہ آپ کیا فرما رہے ہیں، اس سے
کہہ دیا کہ خون کے نشانات کو صاف کرتی جائے۔

۳۱۵۔ حدثنا مسدد بن مسرهد نا أبو عوانة
عن إبراهيم بن مهاجر عن صفية بنت شيبة
عن عائشة أنها ذكرت نساء الأنصار فأثنت عليهن
وقالت لهن معروفا وقالت دخلت امرأة منهن
على رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر معناه
إلا أنه قال فرصة ممسكة قال مسدد كان
أبو عوانة يقول فرصة وكان أبو الأحوص يقول
قرصة۔

صفیہ بنت شیبہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
سے روایت کی ہے کہ انہوں نے انصار کی عورتوں کا ذکر کرتے
ہوئے ان کی تعریف کی اور بھلائی کا احسان ہے کہ ان میں
سے ایک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی
پھر سابقہ حدیث بیان کی گئی، یہ ہے کہ کپڑا خوشبو دار ہو (مشک لگا
ہوا)۔ مسدد کا قول ہے کہ ابو عوانہ فرصہ کہتے اور ابو الاحوص
قرصہ یعنی چمڑا کہا کرتے۔

۳۱۶۔ حدثنا عبيد الله بن معاذ نا أبي نا
شعبة عن إبراهيم يعني ابن مهاجر عن صفية
بنت شيبة عن عائشة أن أسماء سألت النبي
صلى الله عليه وسلم بمعناه قال فرصة ممسكة
فقالت كيف أتطهر بها قال سبحان الله تطهري

صفیہ بنت شیبہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
سے روایت کی کہ حضرت اسماء نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
دریافت کیا۔ پھر پچھلی حدیث کی طرح معنی بیان کرتے ہوئے کہ
مشک لگا ہوا ہو۔ عرض گزار ہوئیں کہ میں اس کے ساتھ
کیسے صفائی کروں؟ فرمایا سبحان اللہ اس کے ساتھ صفائی کیا کرو

[illegible] وسألته عن الغسل من الجنابة فقال تأخذين ماءك فتطهرين أحسن الطهور وأبلغه ثم تصبين على رأسك الماء ثم تدلكينه حتى يبلغ شؤون رأسك ثم تفيضين عليك الماء قالت وقالت عائشة نعم النساء نساء الأنصار لم يكن يمنعهن الحياء أن يسألن عن الدين وأن يتفقهن فيه.

باب التيمم

٣١٧ حدثنا عبد الله بن محمد النفيلي نا أبو معاوية ح وحدثنا عثمان بن أبي شيبة نا عبدة المعنى واحد عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم أسيد بن حضير وأناسا معه في طلب قلادة أضلتها عائشة فحضرت الصلاة فصلوا بغير وضوء فأتوا النبي صلى الله عليه وسلم فذكروا ذلك له فأنزلت آية التيمم زاد ابن نفيل فقال لها أسيد يرحمك الله ما نزل بك أمر تكرهينه إلا جعل الله للمسلمين ولك فيه فرجا.

٣١٨ حدثنا أحمد بن صالح نا عبد الله بن وهب حدثني يونس عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله حدثه عن عمار بن ياسر أنه كان يحدث أنهم تمسحوا وهم مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بالصعيد لصلاة الفجر فضربوا بأكفهم الصعيد ثم مسحوا وجوههم مسحة واحدة ثم عادوا فضربوا بأكفهم الصعيد مرة أخرى فمسحوا بأيديهم كلها إلى المناكب والآباط من بطون أيديهم.

٣١٩ حدثنا سليمان بن داود المهري وعبد الملك بن شعيب عن ابن وهب نحو هذا

سے اپنا سر (بالوں کی جڑوں) تک پہنچا لیا۔ اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ انہوں نے آپ سے غسل جنابت کے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ پانی لے کر خوب اچھی طرح وضو کر کے پاکی حاصل کرو۔ پھر اپنے سر پر پانی ڈال کر خوب ملو تاکہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے پھر اپنے سارے جسم پر پانی بہالو اور حضرت عائشہؓ فرماتی تھیں کہ انصار کی عورتیں بہت بہتر ہیں کیونکہ دین کی باتیں پوچھنے میں ان کو حیا مانع نہیں ہوتی۔

تیمم کا بیان

[illegible]

ہشام بن عروہ اپنے والد عروہ کے ذریعہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسید بن حضیر اور ان کے ساتھ کچھ لوگوں کو ایک ہار کی تلاش میں بھیجا جو حضرت عائشہ سے گم ہو گیا تھا نماز کا وقت ہو گیا تو لوگوں نے وضو کے بغیر نماز پڑھی پس جب لوٹ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ سے اس بات کا ذکر کیا پس تیمم کی آیت نازل ہوئی۔ ابن نفیل کی روایت میں یہ زیادہ ہے کہ حضرت اسید نے حضرت عائشہ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے جب بھی آپ کو کوئی ناپسندیدہ امر پیش آیا تو اللہ تعالیٰ نے اس میں مسلمانوں کے لیے اور آپ کے لیے کشادگی پیدا کر دی۔

عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز کے لیے مٹی سے تیمم کیا پس انہوں نے اپنی ہتھیلیاں مٹی پر ماریں پھر اپنے چہروں کا ایک مرتبہ مسح کیا پھر دوبارہ ہتھیلیاں مٹی پر ماریں پھر ہاتھوں کا کندھوں اور بغلوں تک ہتھیلیوں کے اندرونی حصہ سے مسح کیا۔

سلیمان بن داؤد مہری اور عبد الملک بن شعیب نے ابن وہب سے اسی طرح روایت کی ہے [illegible]

[illegible] بخیل ولا رکاب [illegible]

[illegible]

حدثنا [illegible]

[illegible]

[illegible]

۹۷۳ — حدثنا عاصم بن النضر حدثنا المعتمر [illegible]

[illegible]

... صلى الله عليه وسلم [illegible]

[illegible]

ذکر نہیں کیا، اگرچہ [illegible]

[illegible] حضرت عبداللہ بن مسعود [illegible]

[illegible]

تَذْكُرُ إِذْ كُنْتُ أَنَا وَأَنْتَ فِي الْإِبِلِ فَأَصَابَتْنَا جَنَابَةٌ فَأَمَّا أَنَا فَتَمَعَّكْتُ فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَقُولَ هٰكَذَا وَضَرَبَ بِيَدَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ نَفَخَهُمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى نِصْفِ الذِّرَاعِ فَقَالَ عُمَرُ يَا عَمَّارُ اتَّقِ اللهَ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنْ شِئْتَ وَاللهِ لَمْ أَذْكُرْهُ أَبَدًا فَقَالَ عُمَرُ كَلَّا وَاللهِ لَنُوَلِّيَنَّكَ مِنْ ذٰلِكَ مَا تَوَلَّيْتَ۔

ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میں نے آپ سے اس بات کا ذکر کیا۔ فرمایا تمہارے لیے اس طرح کرنا کافی تھا اپنے دونوں دست مبارک زمین پر مارے۔ پھر ان میں پھونک مار کر ان سے اپنے پُر نور چہرے کا مسح فرمایا اور نصف کلائیوں تک۔ حضرت عمر نے فرمایا اے عمار! اللہ سے ڈرو۔ عرض کی اے امیر المؤمنین! اگر آپ چاہیں تو خدا کی قسم میں اس کا ذکر کبھی نہیں کروں گا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ ہرگز نہیں، تمہیں بیان کرنے کا پورا اختیار حاصل ہے۔

٣٢٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا حَفْصٌ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ ابْنِ أَبْزٰى عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ يَا عَمَّارُ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ هٰكَذَا ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ الْأَرْضَ ثُمَّ ضَرَبَ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرٰى ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهُ وَالذِّرَاعَيْنِ إِلَى نِصْفِ السَّاعِدَيْنِ وَلَمْ يَبْلُغِ الْمِرْفَقَيْنِ ضَرْبَةً وَاحِدَةً قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى وَرَوَاهُ جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ أَبِيهِ۔

ابن ابزیٰ نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو روایت کیا کہ فرمایا اے عمار! تمہارے لیے یہی کافی تھا۔ پھر حضور نے دست مبارک زمین پر مارے، پھر ایک کو دوسرے پر مارا اپنے پُر نور چہرے پر مسح فرمایا اور کلائیوں پر نصف ساعد تک اور کہنیوں تک نہیں پہنچے، ایک ہی بار ضرب فرمائی۔ ابو داؤد نے فرمایا کہ اسے وکیع نے اعمش سے، انہوں نے سلمہ بن کہیل سے، انہوں نے عبدالرحمن بن ابزیٰ سے روایت کیا۔ اسے جریر نے اعمش سے، انہوں نے سلمہ سے، انہوں نے سعید بن عبدالرحمن بن ابزیٰ سے، انہوں نے اپنے والد ماجد عبدالرحمن بن ابزیٰ سے۔

٣٢٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَّارٍ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ وَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ نَفَخَ فِيهَا وَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ شَكَّ سَلَمَةُ قَالَ لَا أَدْرِي فِيهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ يَعْنِي أَوْ إِلَى الْكَفَّيْنِ۔

عبدالرحمن بن ابزیٰ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے یہی واقعہ روایت کیا ہے کہ فرمایا تمہارے لیے یہی کافی تھا۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں دست مبارک زمین پر مارے۔ پھر ان پر پھونک ماری اور انہیں اپنے پُر نور چہرے اور ہتھیلیوں پر پھیرا۔ سلمہ کو شک ہے فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ کہنیوں تک فرمایا یا ہتھیلیوں تک۔

٣٢٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ نَا حَجَّاجٌ يَعْنِي الْأَعْوَرَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ بِإِسْنَادِهِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ ثُمَّ نَفَخَ فِيهَا وَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ أَوْ إِلَى الذِّرَاعَيْنِ قَالَ شُعْبَةُ كَانَ سَلَمَةُ

شعبہ نے اسی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث روایت کی ہے کہ پھر ان پر پھونک ماری اور ان کے ساتھ اپنے پُر نور چہرے اور ہتھیلیوں پر مسح فرمایا، یا کہنیوں تک یا کلائیوں تک۔ شعبہ نے فرمایا کہ سلمہ کہا کرتے تھے دونوں ہتھیلیوں، چہرے اور

يَقُولُ الْكَفَّيْنِ وَالْوَجْهَ وَالذِّرَاعَيْنِ فَقَالَ لَهُ مَنْصُورٌ ذَاتَ يَوْمٍ انْظُرْ مَا تَقُولُ فَإِنَّهُ لَا يَذْكُرُ الذِّرَاعَيْنِ غَيْرُكَ۔

اور دونوں کلائیوں پر۔ اور منصور نے ایک روز ان سے کہا اور غور کیجئے کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں کیونکہ کلائیوں کا ذکر آپ کے سوا کوئی نہیں کرتا۔

۳۲۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَّارٍ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَضْرِبَ بِيَدَيْكَ إِلَى الْأَرْضِ فَتَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَكَ وَكَفَّيْكَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّارًا يَخْطُبُ بِمِثْلِهِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ لَمْ يَنْفُخْ وَذَكَرَ حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ ضَرَبَ بِكَفَّيْهِ إِلَى الْأَرْضِ وَنَفَخَ۔

عبدالرحمن بن ابزیٰ نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے کہ ان کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے لیے یہی کافی تھا کہ اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارتے پھر ان کے ساتھ اپنا چہرہ اور اپنی ہتھیلیوں پر مسح کر لیتے اور پھر باقی حدیث بیان کی۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اسے روایت کیا ہے شعبہ نے حصین سے، ابو مالک سے فرمایا کہ میں نے حضرت عمار کو اسی طرح خطبہ دیتے ہوئے سنا مگر یہ بھی فرمایا کہ پھونک نہ ماری۔ حسین بن محمد نے شعبہ سے، حکم سے اس حدیث کا ذکر کرتے ہوئے کہا اور پھر اپنی دونوں ہتھیلیاں زمین پر ماریں اور پھونک ماری۔

۳۲۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّيَمُّمِ فَأَمَرَنِي ضَرْبَةً وَاحِدَةً لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ۔

سعید بن عبدالرحمن بن ابزیٰ نے اپنے والد ماجد عبدالرحمن سے روایت کی کہ حضرت عمار بن یاسر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تیمم کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے چہرے اور ہتھیلیوں کے لیے ایک ضرب کا حکم فرمایا۔

۳۲۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا أَبَانُ قَالَ سُئِلَ قَتَادَةُ عَنِ التَّيَمُّمِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ حَدَّثَنِي مُحَدِّثٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ۔

ابان سے روایت ہے کہ قتادہ سے سفر میں تیمم کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے شعبی نے عبدالرحمن بن ابزیٰ، حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہنیوں تک۔

ف۔ جنبی شخص کے لیے پانی نہ ملنے کی صورت میں [illegible] تیمم کر لینا کافی ہے [illegible] شرعاً باوضو شمار ہوتا ہے۔ اگر غسل کے لیے پانی نہ ملے یا سخت سردی ہو [illegible] اس کی بجائے بھی تیمم کیا جا سکتا ہے۔ تیمم کا طریقہ یہ ہے کہ پاک مٹی پر دونوں ہاتھ مار کر منہ پر پھیر لیے جائیں [illegible] دونوں ہاتھ [illegible] کہنیوں تک پھیر لیے جائیں۔ جہاں تک [illegible] کا تعلق ہے [illegible]

دونوں ہاتھوں کو پہلے منہ پر پھر کلائیوں تک پھیرے۔ دوسرا یہ ہے کہ ایک ضرب کے بعد منہ پر اور دوسری ضرب کے بعد کلائیوں
پر ہاتھ پھیرے۔ دونوں جانب احادیث موجود ہیں۔ ہمارے امام ابو حنیفہ، صاحبین اور امام مالک کے نزدیک دو ضربیں ضروری ہیں۔
مذہب شافعی کا مختار اور امام احمد بن حنبل کے بعض اصحاب کا مذہب ہے۔ حضرت علی، حضرت عبداللہ بن عمر، حسن
بصری، شعبی، سالم بن عبداللہ، سفیان ثوری اور اکثر علماء کا مذہب یہی ہے۔ بعض محدثین ایک ضرب کی حدیثوں کو ترجیح
قرار دیتے ہیں۔ جب کہ کثرت و صحت میں دو ضرب کی حدیثیں بھی کم نہیں لہٰذا ایک ضرب کی حدیثوں میں تاویل کی گنجائش ہے۔
واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۱۲۵۔ التَّيَمُّمِ فِي الْحَضَرِ۔

حالتِ اقامت میں تیمم

۳۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ أَقْبَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى أَبِي الْجُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ أَبُو الْجُهَيْمِ أَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ السَّلَامَ حَتّٰى أَتٰى عَلٰى جِدَارٍ فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ہرمز نے عمیر مولیٰ ابن عباس کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اور عبداللہ بن یسار گئے جو مولیٰ تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ کے، یہاں تک کہ ہم حضرت ابو جہیم بن حارث بن صمہ انصاری کے پاس پہنچے۔ حضرت ابو جہیم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بئر جمل کی جانب سے تشریف لا رہے تھے کہ آپ کو ایک آدمی ملا جس نے آپ کو سلام کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سلام کا جواب نہ دیا۔ یہاں تک کہ ایک دیوار آئی تو آپ نے اپنے چہرۂ انور سے اور دونوں مبارک ہاتھوں پر مسح فرمایا۔ پھر اس کے سلام کا جواب دیا۔ ف

ف۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کے بغیر سلام کا جواب نہ دیا اور تیمم کر کے جواب دیا یا پھر تیمم کر کے جواب دینے کے بعد یہ بیان فرمایا کہ میں بغیر طہارت کے ذکر الٰہی ناپسند کرتا ہوں تو حالت وضو سے پہلے تسمیہ کا پڑھنا فرض یا واجب کس طرح ہو سکتا ہے؟ لہٰذا بات وہی ہوئی کہ جس طرح بغیر وضو کے سلام کا جواب دینا جائز ہے۔ اسی طرح بغیر وضو یعنی وضو سے پہلے تسمیہ کا پڑھنا بھی جائز ہے۔ لیکن فرض یا واجب نہیں ہو سکتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۳۳۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَوْصِلِيُّ أَبُو عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ الْعَبْدِيُّ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي حَاجَةٍ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَضَى ابْنُ عُمَرَ حَاجَتَهُ وَكَانَ مِنْ حَدِيثِهِ يَوْمَئِذٍ أَنْ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سِكَّةٍ مِنَ السِّكَكِ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ غَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتّٰى إِذَا كَادَ الرَّجُلُ

محمد بن ثابت عبدی نے نافع سے روایت کی ہے کہ میں ایک ضرورت کے تحت حضرت ابن عباس کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت ابن عمر نے اپنی حاجت پوری کی۔ اس روز گفتگو اس بارے میں ہوئی کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ کسی گلی میں ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اور آپ قضائے حاجت یا پیشاب سے فارغ ہو کر نکلے تھے۔ پس اس نے آپ کو سلام کیا لیکن آپ نے جواب نہ دیا۔ یہاں تک کہ وہ آدمی

أن يتوارى في السكة ضرب بيديه على الحائط ومسح بهما وجهه ثم ضرب ضربة أخرى فمسح ذراعيه ثم رد على الرجل السلام وقال إنه لم يمنعني أن أرد عليك السلام إلا أني لم أكن على طهر قال أبو داود سمعت أحمد بن حنبل يقول روى محمد بن ثابت حديثا منكرا في التيمم قال ابن داسة قال أبو داود لم يتابع محمد بن ثابت في هذه القصة على ضربتين عن النبي صلى الله عليه وسلم ورووه فعل ابن عمر.

معلوم ہوئی کہ جب غائب ہونے لگا تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھ دیوار پر مارے اور منہ پر پھیرا۔ پھر دوسری ضرب مار کر دونوں ہاتھوں پر ملا۔ پھر اس شخص کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا میں نے تیرے سلام کا جواب اس لیے نہیں دیا تھا کہ میں طہارت سے نہ تھا۔ ابو داؤد نے کہا میں نے امام احمد بن حنبل کو فرماتے ہوئے سنا کہ تیمم کے متعلق محمد بن ثابت نے منکر حدیث بیان کی ہے۔ ابن داسہ نے کہا کہ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دو ضرب والے واقعہ میں محمد بن ثابت کے ساتھ کسی نے موافقت نہیں کی بلکہ انہوں نے حضرت ابن عمر کے فعل کو روایت کیا ہے۔

ف: امام ابو داؤد کے نزدیک از روئے حدیث تیمم میں ... کسی صحیح روایت سے ثابت نہیں ... [illegible]

۳۳۱ - حدثنا جعفر بن مسافر حدثنا عبد الله بن يحيى البرلسي حدثنا حيوة بن شريح عن ابن الهاد أن نافعا حدثه عن ابن عمر قال أقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم من الغائط فلقيه رجل عند بئر جمل فسلم عليه فلم يرد عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى أقبل على الحائط فوضع يده على الحائط ثم مسح وجهه ويديه ثم رد رسول الله صلى الله عليه وسلم على الرجل السلام.

ترجمہ: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت سے تشریف لا رہے تھے کہ بئر جمل کے پاس ایک شخص ملا اس نے آپ کو سلام کیا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سلام کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ ایک دیوار کی طرف آئے اور اپنا ہاتھ دیوار پر رکھا پھر اپنے منہ اور ہاتھوں پر مسح کیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے سلام کا جواب دیا۔

باب۱۲۴: الجنب یتیمم

۳۳۲- حدثنا عمرو بن عون نا خالد ح وحدثنا مسدد قال نا خالد يعني ابن عبد الله الواسطي عن خالد الحذاء عن أبي قلابة عن عمرو بن بجدان عن أبي ذر قال اجتمعت غنيمة عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا أبا ذر ابدُ فيها فبدوت إلى الربذة فكانت تصيبني الجنابة فأمكث الخمس والست فأتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أبو ذر فسكت فقال ثكلتك أمك أبا ذر لأمك الويل فدعا لي بجارية سوداء فجاءت بعس فيه ماء فسترتني بثوب واستترت بالراحلة واغتسلت فكأني ألقيت عني جبلا فقال الصعيد الطيب وضوء المسلم ولو إلى عشر سنين فإذا وجدت الماء فأمسه جلدك فإن ذلك خير وقال مسدد غنيمة من الصدقة وحديث عمرو أتم

۳۳۳- حدثنا موسى بن إسماعيل نا حماد عن أيوب عن أبي قلابة عن رجل من بني عامر قال دخلت في الإسلام فأهمني ديني فأتيت أبا ذر فقال أبو ذر إني اجتويت المدينة فأمر لي رسول الله صلى الله عليه وسلم بذود وبغنم فقال لي اشرب من ألبانها قال حماد وأشك في أبوالها فقال أبو ذر فكنت أعزب عن الماء ومعي أهلي فتصيبني الجنابة فأصلي بغير طهور فأتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم بنصف النهار وهو في رهط من أصحابه وهو في ظل المسجد فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أبو ذر فقلت نعم هلكت يا رسول الله قال وما أهلكك قلت إني كنت أعزب عن الماء ومعي

جنبی کا تیمم

عمرو بن عون، خالد، مسدد، خالد یعنی ابن عبداللہ واسطی، خالد حذاء، ابو قلابہ، عمرو بن بجدان سے روایت ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ بکریاں اکٹھی ہو گئیں تو فرمایا اے ابوذر! ان کو جنگل میں لے جاؤ۔ پس میں ان کو لے کر ربذہ چلا گیا مجھے جنابت لاحق ہوتی جبکہ میں پانچ یا چھ دن پانی نہ پاتا۔ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا اے ابوذر! میں خاموش رہا۔ ثکلتک امک تمہاری ماں کی خرابی ہو پھر آپ نے ایک سیاہ فام لونڈی کو بلایا وہ ایک بڑا پیالہ پانی کا لائی۔ پس اس نے ایک کپڑے سے ستر چھپایا اور میں نے سواری کی آڑ میں غسل کر لیا تو گویا میرے سر سے پہاڑ اتر گیا۔ فرمایا کہ پاک مٹی مسلمان کا وضو ہے خواہ دس سال تک پانی نہ ملے۔ جب تمہیں پانی مل جائے تو اپنے جسم پر پانی بہا لو کہ یہ بہتر ہے۔ مسدد نے کہا کہ بکریاں صدقہ کی تھیں اور عمرو کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

بنو عامر کے ایک شخص سے روایت ہے کہ جب میں نے اسلام قبول کیا تو مجھے اپنے دین کی فکر لاحق ہوئی۔ پس میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے چند اونٹوں اور بکریوں کا حکم فرمایا اور مجھ سے فرمایا کہ ان کا دودھ پیو۔ حماد کہتے ہیں کہ پیشاب کے متعلق مجھے شک ہے۔ حضرت ابوذر نے فرمایا کہ میں پانی سے دور رہتا اور میرے گھر والے میرے ساتھ تھے مجھے جنابت لاحق ہوتی تو میں بغیر طہارت کے نماز پڑھ لیتا۔ جب دوپہر کے وقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ مسجد کے سایہ میں صحابہ کی جماعت کے درمیان تشریف فرما تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر! میں نے عرض کیا میں ہلاک ہو گیا یا رسول اللہ! فرمایا کس چیز نے تجھے ہلاک کیا

[illegible]

[illegible]

عمرو بن العاص كان على سرية فذكر الحديث نحوه قال فغسل مغابنه وتوضأ وضوءه للصلاة ثم صلى بهم فذكر نحوه ولم يذكر التيمم قال ابو داود وروي هذه القصة عن الاوزاعي عن حسان بن عطية قال فيه فتيمم

باب ١٢٨ المجروح يتيمم

٣٣٦ - حدثنا موسى بن عبد الرحمن الانطاكي ثنا محمد بن سلمة عن الزبير بن خريق عن عطاء عن جابر قال خرجنا في سفر فاصاب رجلا منا حجر فشجه في رأسه ثم احتلم فسأل اصحابه فقال هل تجدون لي رخصة في التيمم فقالوا ما نجد لك رخصة وانت تقدر على الماء فاغتسل فمات فلما قدمنا على النبي صلى الله عليه وسلم اخبر بذلك فقال قتلوه قتلهم الله الا سألوا اذ لم يعلموا فانما شفاء العي السؤال انما كان يكفيه ان يتيمم ويعصر او يعصب شك موسى على جرحه خرقة ثم يمسح عليها ويغسل سائر جسده

٣٣٧ - حدثنا نصر بن عاصم الانطاكي ثنا محمد بن شعيب اخبرني الاوزاعي انه بلغه عن عطاء بن ابي رباح انه سمع عبد الله بن عباس قال اصاب رجلا جرح في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم احتلم فامر بالاغتسال فاغتسل فمات فبلغ ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال قتلوه قتلهم الله الم يكن شفاء العي السؤال

باب ١٢٩ في المتيمم يجد الماء بعد ما يصلي في الوقت

٣٣٨ - حدثنا محمد بن اسحاق المسيبي ثنا عبد الله بن نافع عن الليث بن سعد عن بكر

تیمم کا ذکر کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا گیا ہے یہ قصہ اوزاعی کے واسطے سے ساتھ حسان بن عطیہ سے کہ اس میں ہے کہ انہوں نے تیمم کیا۔

زخمی شخص تیمم کرے

حضرت عطاء سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم ایک سفر میں نکلے تو ہم میں سے ایک آدمی کے سر میں پتھر لگا اور اس کا سر پھٹ گیا پھر اسے احتلام ہوگیا۔ اس نے ساتھیوں سے دریافت کیا کہ کیا تم میرے لیے تیمم کی رخصت پاتے ہو؟ انہوں نے کہا ہم تیرے لیے کوئی رخصت نہیں پاتے کیونکہ تو پانی پر قادر ہے پس اس نے غسل کیا اور مر گیا۔ جب ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کو اس بات کی خبر دی گئی۔ آپ نے فرمایا اللہ انہیں مارے انہوں نے اسے قتل کر دیا۔ جب انہیں معلوم نہ تھا تو انہوں نے دریافت کیوں نہ کیا کیونکہ جہالت کا علاج پوچھنا ہے۔ اس کے لیے تیمم کر لینا کافی تھا اور یہ کہ زخم پر پٹی باندھ لیتا (موسیٰ کو شک ہے) پھر اس پر مسح کر لیتا اور باقی سارے جسم کو دھو لیتا۔

حضرت عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک آدمی کو زخم پہنچا پھر اسے احتلام ہوگیا تو اسے غسل کرنے کا حکم دیا گیا اس نے غسل کیا تو فوت ہوگیا۔ جب یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے فرمایا اللہ انہیں قتل کرے انہوں نے اسے قتل کیا۔ کیا جہالت کا علاج پوچھنا نہیں ہے؟

تیمم کر کے نماز پڑھی اور وقت کے اندر پانی مل جائے

حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دو آدمی سفر میں نکلے اور نماز کا وقت

بن سوادة عن عطاء بن يسار عن أبي سعيد الخدري قال خرج رجلان في سفر فحضرت الصلاة وليس معهما ماء فتيمما صعيدا طيبا فصليا ثم وجدا الماء في الوقت فأعاد أحدهما الصلاة والوضوء ولم يعد الآخر ثم أتيا رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرا ذلك له فقال للذي لم يعد أصبت السنة وأجزأتك صلاتك وقال للذي توضأ وأعاد لك الأجر مرتين قال أبو داود وغير ابن نافع يرويه عن الليث عن عميرة بن أبي ناجية عن بكر بن سوادة عن عطاء بن يسار عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أبو داود وذكر أبي سعيد في هذا الحديث ليس بمحفوظ هو مرسل۔

۳۳۹ - حدثنا عبد الله بن مسلمة ثنا ابن لهيعة عن بكر بن سوادة عن أبي عبد الله مولى إسماعيل بن عبيد عن عطاء بن يسار أن رجلين من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم بمعناه۔

باب في الغسل للجمعة

۳۴۰ - حدثنا أبو توبة الربيع بن نافع ثنا معاوية عن يحيى أخبرني أبو سلمة بن عبد الرحمن أن أبا هريرة أخبره أن عمر بن الخطاب بينا هو يخطب يوم الجمعة إذ دخل رجل فقال عمر أتحتبسون عن الصلاة فقال الرجل ما هو إلا أن سمعت النداء فتوضأت فقال عمر والوضوء أيضا أولم تسمعوا رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إذا أتى أحدكم الجمعة فليغتسل۔

۳۴۱ - حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن صفوان بن سليم عن عطاء بن يسار عن

ہوا کہ ان کے پاس پانی نہ تھا۔ پس انہوں نے پاک مٹی سے تیمم کر کے نماز پڑھ لی۔ پھر وقت کے اندر انہیں پانی مل گیا پس ان میں سے ایک نے وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھ لی اور دوسرے نے اعادہ نہ کیا۔ پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اس بات کا ذکر کیا۔ آپ نے اس شخص سے فرمایا جس نے اعادہ نہ کیا تھا کہ تم نے سنت کو پا لیا اور تمہاری نماز کافی ہے اور اس شخص سے فرمایا جس نے وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھی کہ تمہارے لیے دگنا اجر ہے۔ ابو داؤد نے فرمایا کہ ابن نافع کے علاوہ دوسرے حضرات نے اسے روایت کیا لیث، عمیرہ بن ابی ناجیہ، بکر بن سوادہ، عطاء بن یسار نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اس حدیث میں حضرت ابو سعید کا ذکر محفوظ نہیں بلکہ یہ مرسل ہے۔

ابو عبد اللہ مولیٰ اسمٰعیل بن عبید سے روایت ہے کہ عطاء بن یسار نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے دو حضرات۔ آگے مذکورہ حدیث کی مثل روایت کیا۔

نماز جمعہ کے لیے غسل کرنا

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جمعہ کے روز جب حضرت عمر خطبہ دے رہے تھے تو ایک آدمی آیا۔ حضرت عمر نے کہا کیا آپ نماز سے رکے رہے تھے؟ اس شخص نے جواب دیا کہ بات یہ ہے کہ میں نے اذان کی آواز سنی اور وضو کیا۔ حضرت عمر نے کہا صرف وضو؟ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ جب تم میں سے کوئی نماز جمعہ کے لیے آئے تو اسے غسل کر لینا چاہیے۔

عطاء بن یسار نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

أبي سعيد الخدري أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال غسل يوم الجمعة واجب على كل محتلم.

۳۴۲ — حدثنا يزيد بن خالد بن عبد الله بن موهب الرملي ثنا المفضل يعني ابن فضالة عن عياش بن عباس عن بكير عن نافع عن ابن عمر عن حفصة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال على كل محتلم رواح الجمعة وعلى كل من راح إلى الجمعة الغسل قال أبو داود إذا اغتسل الرجل بعد طلوع الفجر أجزأه من غسل الجمعة وإن أجنب.

۳۴۳ — حدثنا يزيد بن خالد بن عبد الله بن موهب الرملي الهمداني وعبد العزيز بن يحيى الحراني قالا ثنا محمد بن سلمة ح وثنا موسى بن إسماعيل ثنا حماد وهذا حديث محمد بن سلمة عن محمد بن إسحاق عن محمد بن إبراهيم عن أبي سلمة بن عبد الرحمن قال يزيد وعبد العزيز في حديثهما عن أبي سلمة بن عبد الرحمن وأبي أمامة بن سهل عن أبي سعيد الخدري وأبي هريرة قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اغتسل يوم الجمعة ولبس من أحسن ثيابه ومس من طيب إن كان عنده ثم أتى الجمعة فلم يتخط أعناق الناس ثم صلى ما كتب الله له ثم أنصت إذا خرج إمامه حتى يفرغ من صلاته كانت كفارة لما بينها وبين جمعتها التي قبلها قال ويقول أبو هريرة وزيادة ثلاثة أيام ويقول إن الحسنة بعشر أمثالها قال أبو داود وحديث محمد بن سلمة أتم ولم يذكر حماد كلام أبي هريرة.

جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ مسلمان پر واجب ہے۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر بالغ مسلمان کے لیے جمعہ کو جانا ضروری ہے اور جو جائے اس پر غسل کرنا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ جب کوئی طلوع فجر کے بعد غسل کر لیا تو وہ غسل جمعہ کی طرف سے کافی ہوگا۔ خواہ وہ جنبی کیوں نہ ہو۔

یزید بن خالد بن عبداللہ بن موہب رملی ہمدانی اور عبدالعزیز بن یحییٰ حرانی، محمد بن سلمہ، موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، محمد بن ابراہیم، ابو سلمہ بن عبدالرحمن، یزید اور عبدالعزیز، ابو سلمہ بن عبدالرحمن اور ابو امامہ بن سہل سے حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور اچھے کپڑے پہنے اور خوشبو لگائی جب کہ اس کے پاس ہو پھر نماز جمعہ کے لیے آئے اور لوگوں کی گردنوں کے اوپر سے نہ پھلانگے۔ پھر نماز پڑھے جو اللہ تعالیٰ نے اس پر فرض فرمائی ہے۔ پھر خاموش رہے جب امام نکل آئے یہاں تک کہ اپنی نماز سے فارغ ہو جائے تو یہ اس جمعہ سے لے کر پچھلے جمعہ تک کے گناہوں کا کفارہ ہو جائیگا علاوہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ فرمایا کرتے تھے کہ تین دن زائد کے گناہ۔ اسلئے کہ نیکی کا اجر دس گنا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ محمد بن سلمہ کی حدیث زیادہ کامل ہے اور حماد نے کلام ابوہریرہ کا ذکر نہیں کیا۔

---

٣٤٤ - حدثنا محمد بن سلمة المرادي نا ابن وهب عن عمرو بن الحارث أن سعيد بن أبي هلال وبكير بن الأشج حدثاه عن أبي بكر بن المنكدر عن عمرو بن سليم الزرقي عن عبد الرحمن بن أبي سعيد الخدري عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال الغسل يوم الجمعة على كل محتلم والسواك ويمس من الطيب ما قدر له إلا أن بكيرا لم يذكر عبد الرحمن وقال في الطيب ولو من طيب المرأة.

محمد بن سلمہ مرادی، ابن وہب، عمرو بن حارث، سعید بن ابی ہلال اور بکیر بن اشج، ابوبکر بن المنکدر، عمرو بن سلیم زرقی، عبدالرحمن بن ابو سعید خدری نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعے کے روز کا غسل ہر بالغ پر ہے اور مسواک کرنا اور خوشبو لگانا جو قسمت میں ہو۔ مگر بکیر نے عبدالرحمن کا ذکر نہیں کیا اور خوشبو کے متعلق کہا کہ خواہ عورت کی خوشبو ہو۔

---

٣٤٥ - حدثنا محمد بن حاتم الجرجرائي حبي نا ابن المبارك عن الأوزاعي حدثني حسان بن عطية حدثني أبو الأشعث الصنعاني حدثني أوس بن أوس الثقفي قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من غسل يوم الجمعة واغتسل ثم بكر وابتكر ومشى ولم يركب ودنا من الإمام فاستمع ولم يلغ كان له بكل خطوة عمل سنة أجر صيامها وقيامها.

ابوالاشعث صنعانی سے روایت ہے کہ حضرت اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے جمعے کے روز غسل کیا اور غسل کروایا، پھر سویرے گیا اور جلدی سے گیا اور سواری کے بغیر جائے اور امام کے قریب بیٹھ کر غور سے سنے اور لغو بات نہ کرے تو اس کو ہر قدم کے بدلے ایک سال کے روزے رکھنے اور شب بیداری کرنے کا ثواب ملے گا۔

٣٤٦ - حدثنا قتيبة نا الليث عن خالد بن يزيد عن سعيد بن أبي هلال عن عبادة بن نسي عن أوس الثقفي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال من غسل رأسه يوم الجمعة واغتسل ثم ساق نحوه.

عبادہ بن نسی نے حضرت اوس ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے جمعے کے روز اپنا سر دھویا اور غسل کیا۔ پھر باقی ماندہ حدیث کی طرح روایت کی۔

٣٤٧ - حدثنا ابن أبي عقيل ومحمد بن سلمة المصريان قالا نا ابن وهب قال ابن أبي عقيل قال أخبرني أسامة يعني ابن زيد عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن عبد الله بن عمرو بن العاص عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال من اغتسل يوم الجمعة ومس من طيب امرأته إن كان لها ولبس من صالح ثيابه ثم

حضرت عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے جمعے کے روز غسل کیا اور اپنی بیوی کی خوشبو میں سے لگائی جبکہ اس کے پاس ہو اور اپنے کپڑوں میں سے اچھے کپڑے پہنے۔ پھر لوگوں کی گردنوں کے اوپر سے نہ پھلانگے اور خطبے کے دوران لغو بات نہ کرے تو وہ اس کے لیے دو جمعوں کے درمیانی صغیرہ

ثُمَّ لَمْ يَتَخَطَّ رِقَابَ النَّاسِ وَلَمْ يَلْغُ عِنْدَ الْمَوْعِظَةِ كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهُمَا وَمَنْ لَغَا وَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ كَانَتْ لَهُ ظُهْرًا۔

گناہوں کا کفارہ ہو گا اور جو لغویات کرے اور لوگوں کی گردنوں کے اوپر سے پھلانگتا آئے تو یہ نماز ظہر کی طرح ہو گی۔

٣٤٨۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ نَا زَكَرِيَّا نَا مُصْعَبُ بْنُ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ أَرْبَعٍ مِنَ الْجَنَابَةِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمِنَ الْحِجَامَةِ وَمِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ۔

حضرت عبداللہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چار وجوہ سے غسل فرمایا کرتے تھے۔ (١) جنابت سے (٢) جمعہ کے روز (٣) پچھنے لگوانے کے بعد اور (٤) میت کو غسل دینے کے بعد۔

٣٤٩۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ نَا مَرْوَانُ نَا عَلِيُّ بْنُ حَوْشَبٍ قَالَ سَأَلْتُ مَكْحُولًا عَنْ هَذَا الْقَوْلِ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ فَقَالَ غَسَلَ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ۔

محمود بن خالد دمشقی، مروان، علی بن حوشب نے مکحول سے غسل کرنے اور کروانے کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ اس سے مراد اپنے سر اور جسم کو دھونا ہے۔

٣٥٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ نَا أَبُو مُسْهِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ قَالَ قَالَ سَعِيدٌ غَسَلَ رَأْسَهُ وَغَسَلَ جَسَدَهُ۔

محمد بن ولید دمشقی، ابو مسہر نے سعید بن عبدالعزیز سے غسل کرنے اور کروانے کے متعلق دریافت کیا تو سعید نے فرمایا کہ اس کا مطلب اپنے سر اور جسم کو دھونا ہے۔

٣٥١۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ۔

ابو صالح سمان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے جمعہ کے روز غسل جنابت کیا، پھر چلا گیا تو گویا اس نے اونٹ کی قربانی دی۔ دوسری ساعت میں آیا تو گویا اس نے گائے کی قربانی دی۔ تیسری ساعت میں آیا تو گویا اس نے سینگ والے مینڈھے کی قربانی دی۔ چوتھی ساعت میں آیا تو گویا اس نے مرغ کا ثواب پایا۔ جو پانچویں ساعت میں آیا تو گویا اس نے انڈے کا ثواب حاصل کیا اور جب امام خطبے کے لیے نکل آتا ہے تو فرشتے خطبہ سننے کے لیے حاضر ہو جاتے ہیں۔

باب الرخصة في ترك الغسل يوم الجمعة

۳۵۲۔ حدثنا مسدد ثنا حماد بن زيد عن يحيى بن سعيد عن عمرة عن عائشة قالت كان الناس مهان انفسهم فيروحون الى الجمعة بهيئتهم فقيل لهم لو اغتسلتم۔

۳۵۳۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة ثنا عبد العزيز يعني ابن محمد عن عمرو بن ابي عمرو عن عكرمة ان اناسا من اهل العراق جاءوا فقالوا يا ابن عباس اترى الغسل يوم الجمعة واجبا قال لا ولكنه اطهر وخير لمن اغتسل ومن لم يغتسل فليس عليه بواجب وسأخبركم كيف بدء الغسل كان الناس مجهودين يلبسون الصوف ويعملون على ظهورهم وكان مسجدهم ضيقا مقارب السقف انما هو عريش فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم في يوم حار وعرق الناس في ذلك الصوف حتى ثارت منهم رياح اذى بذلك بعضهم بعضا فلما وجد رسول الله صلى الله عليه وسلم تلك الريح قال ايها الناس اذا كان هذا اليوم فاغتسلوا وليمس احدكم افضل ما يجد من دهنه وطيبه قال ابن عباس ثم جاء الله بالخير ولبسوا غير الصوف وكفوا العمل ووسع مسجدهم وذهب بعض الذي كان يؤذي بعضهم بعضا من العرق۔

جمعہ کے روز غسل نہ کرنے کی رخصت

عمرہ بنت عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ لوگ محنت مزدوری کرتے تھے اور اسی حالت میں نماز جمعہ کے لیے چلے جاتے تو ان سے کہا جاتا کاش! آپ غسل کر لیجیے۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ عراق کے کچھ لوگ آئے اور کہنے لگے: اے ابن عباس! کیا آپ کے نزدیک جمعہ کے روز غسل کرنا واجب ہے؟ فرمایا نہیں لیکن غسل کرنا بہتر اور پاکیزگی ہے اور جو غسل نہ کرے تو اس پر واجب نہیں۔ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ غسل کیسے شروع ہوا۔ لوگ مفلس تھے، اونی کپڑے پہنتے تھے اور اپنی پیٹھ پر بوجھ اٹھاتے تھے اور ان کی مسجد تنگ تھی، اس کی چھت نیچی تھی گویا ایک چھپر ہے۔ تو ایک گرمی کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور لوگوں نے اونی کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ ان کو پسینہ آیا یہاں تک کہ ان سے بو پھیلی جس سے ایک دوسرے کو تکلیف ہونے لگی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بو محسوس ہوئی تو آپ نے فرمایا: اے لوگو! جب یہ دن آئے تو غسل کر لیا کرو اور تیل اور خوشبو جو اچھی ملے لگا لیا کرو۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے مالی حالت بہتر بنا دی تو لوگ اونی کپڑوں کے علاوہ دوسرے کپڑے پہننے لگے، محنت ختم ہو گئی اور مسجد بھی کشادہ ہو گئی اور پسینے کی وہ بو بھی جاتی رہی جس سے ایک دوسرے کو تکلیف ہوا کرتی تھی۔

ف۔ غسل جمعہ کے بارے میں ائمہ کرام کے درمیان اختلاف ہے۔ امام مالک اس کے وجوب کے قائل ہیں جیسا کہ بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے اور ایک روایت کے مطابق امام احمد بن حنبل کا مذہب بھی یہی ہے کیونکہ احادیث میں غسل جمعہ کا حکم دیا گیا ہے۔ ان حضرات نے امر کو وجوب پر محمول کیا ہے جب کہ دیگر فقہاء اور جمہور علماء اس کے سنت یا مستحب ہونے کے قائل ہیں اور انہوں نے امر کو استحباب کی تاکید و مبالغہ پر محمول کیا ہے۔ اس آخری موقف کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے جس میں انہوں نے بیان فرمایا کہ غسل جمعہ واجب نہیں بلکہ افضل ہے اور اس کی ابتدا جس ضرورت سے ہوئی اس کی تائید ہے جیسا کہ ...

کی ابتدائی کیفیت اور محنت و مشقت کے باعث صحابۂ کرام کی ابتدائی حالت سے واضح ہوتا ہے۔ جب وہ حالت نہ رہی تو تاکید کا حکم بھی جاتا رہا۔ لہٰذا ایسی حالت میں غسل کی تاکید اب بھی موجود ہے عام حالات میں وہی مسنون و مستحب اور باعث ثواب واللہ تعالیٰ اعلم۔

٣٥٢۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَهُوَ أَفْضَلُ۔

ابوالولید، ہمام، قتادہ، حسن، حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے وضو کیا تو اچھا کیا اور خوب کیا اور جس نے غسل کیا تو اس میں فضیلت ہے۔ ف

ف۔ جمعہ کے روز غسل کرنا مسنون و مستحب اور باعث ثواب ہے لیکن واجب نہیں۔ اگر بغیر کسی مجبوری کے غسل نہ کیا تو خواہ مخواہ ثواب ضائع کیا۔ محنت و مشقت کے باعث جن کے جسموں اور کپڑوں سے بو آتی ہو اُن کے لیے غسل کرنا اور کپڑے بدلنا ضروری ہے تاکہ نماز جمعہ میں حاضر ہونے والے دوسرے نمازیوں کو اُن کی بدبو سے اذیت نہ پہنچے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔



پارہ — ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

بَابُ الرَّجُلِ يُسْلِمُ فَيُؤْمَرُ بِالْغُسْلِ

۳۵۵ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ أَنَا سُفْيَانُ نَا الْأَغَرُّ عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ جَدِّهِ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيدُ الْإِسْلَامَ فَأَمَرَنِي أَنْ أَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ۔

اسلام قبول کرنے والے کو غسل کا حکم دیا جائے

محمد بن کثیر عبدی، سفیان، اغر، خلیفہ بن حصین سے ان کے دادا حضرت قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اسلام قبول کرنے کے ارادے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے حکم فرمایا کہ بیری کے پتے ڈال کر ابالے ہوئے پانی سے غسل کروں۔

۳۵۶ — حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أُخْبِرْتُ عَنْ عُثَيْمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ أَسْلَمْتُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْقِ عَنْكَ شَعْرَ الْكُفْرِ يَقُولُ احْلِقْ قَالَ وَأَخْبَرَنِي آخَرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِآخَرَ مَعَهُ أَلْقِ عَنْكَ شَعْرَ الْكُفْرِ وَاخْتَتِنْ۔

عثیم بن کلیب نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے اپنے دادا محترم سے روایت کی ہے کہ میں نبی کریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور مسلمان ہو گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اپنے زمانہ کفر کے بال منڈوا دو اور انہوں نے کہ دوسرے ساتھ جانے والے شخص سے فرمایا کہ تم بھی اپنے زمانہ کفر کے بال منڈوا دو اور ختنہ کروا لو۔

بَابُ الْمَرْأَةِ تَغْسِلُ ثَوْبَهَا الَّذِي تَلْبَسُهُ فِي حَيْضِهَا

۳۵۷ — حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَتْنِي أُمُّ الْحَسَنِ يَعْنِي جَدَّةَ أَبِي بَكْرٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْحَائِضِ يُصِيبُ ثَوْبَهَا الدَّمُ قَالَتْ تَغْسِلُهُ فَإِنْ لَمْ يَذْهَبْ أَثَرُهُ فَلْتُغَيِّرْهُ بِشَيْءٍ مِنْ صُفْرَةٍ قَالَتْ وَلَقَدْ كُنْتُ أَحِيضُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ حِيَضٍ

عورت کا ان کپڑوں کو دھونا جو اس نے حالت حیض میں پہنے تھے

ابوبکر عدوی کی دادی جان ام الحسن سے روایت ہے کہ معاذہ نے فرمایا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس حائضہ کے متعلق پوچھا گیا جس کے حیض کا خون اس کے کپڑے سے لگ جائے۔ فرمایا کہ اسے دھو ڈالے اور اگر نشانات نہ جائیں تو اس کپڑے کو کسی زرد رنگ سے بدل ڈالے۔ فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حیض آ جاتا تھا۔ مسلسل تین حیض اور میں اپنے کپڑے نہیں دھوتی تھی۔

حَيْضَتُهَا لَمْ تَغْتَسِلْ فِيهِ .

ف - اگر کپڑے میں حیض کا دھبہ نہ لگے تو اس کا دھونا ضروری نہیں ہے جیسا کہ یہ کہنا کہ حیض کی حالت میں پہنے ہوئے کپڑے سے نماز [illegible] ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۲۵۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ يَذْكُرُ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا كَانَ لِإِحْدَانَا إِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ تَحِيضُ فِيهِ فَإِنْ أَصَابَهُ شَيْءٌ مِنْ دَمٍ بَلَّتْهُ بِرِيقِهَا ثُمَّ قَصَعَتْهُ بِرِيقِهَا .

کپڑے پر خون لگ جائے تو صحابیات کیا کرتی تھیں — حضرت عائشہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم ازواج مطہرات میں سے کسی کے پاس ایک سے زیادہ کپڑا نہیں ہوتا تھا اسی میں حیض آتا جب اس پر خون لگ جاتا تو اس پر تھوک لگاتیں اور تھوک سے رگڑ دیتیں۔

۲۵۹ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَسَأَلَتْهَا امْرَأَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ عَنِ الصَّلَاةِ فِي ثَوْبِ الْحَائِضِ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ قَدْ كَانَ يُصِيبُنَا الْحَيْضُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلْبَثُ إِحْدَانَا أَيَّامَ حَيْضِهَا ثُمَّ تَطَّهَّرُ فَتَنْظُرُ الثَّوْبَ الَّذِي كَانَتْ تَقْلِبُ فِيهِ فَإِنْ أَصَابَهُ دَمٌ غَسَلْنَاهُ وَصَلَّيْنَا فِيهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَصَابَهُ شَيْءٌ تَرَكْنَاهُ وَلَمْ يَمْنَعْنَا ذَلِكَ مِنْ أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِ وَأَمَّا الْمُمْتَشِطَةُ فَكَانَتْ إِحْدَانَا تَكُونُ مُمْتَشِطَةً فَإِذَا اغْتَسَلَتْ لَمْ تَنْقُضْ ذَلِكَ وَلَكِنَّهَا تَحْفِنُ عَلَى رَأْسِهَا ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ فَإِذَا رَأَتِ الْبَلَلَ فِي أُصُولِ الشَّعْرِ دَلَكَتْهُ ثُمَّ أَفَاضَتْ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهَا .

بکار بن یحییٰ کی دادی سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی تو ان سے قریش کی ایک عورت نے حیض والے کپڑے میں نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا حضرت ام سلمہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم کو حیض آتا تو حیض کے دنوں میں ٹھہری رہتیں پھر پاک ہو کر اس کپڑے کو دیکھتیں جس میں ایام حیض گزارے ہوتے اگر اس پر خون لگا ہوتا تو دھو لیتیں اور اسی میں نماز پڑھ لیتیں اور اگر کوئی چیز نہ لگی ہوتی تو چھوڑ دیتیں۔ جب ہم میں سے کسی کی چوٹی گندھی ہوتی تو وہ غسل کے وقت اس کو نہ کھولتی بلکہ اپنے سر پر تین لپ پانی ڈال لیا کرتی جب یہ دیکھ لیتی کہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ گیا ہے تو ان کو مل لیتی پھر سارے جسم پر پانی بہا لیتی۔ ف

ف - بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچانے کے لئے چوٹی کا کھولنا ضروری نہیں ہے اگر بال اس کے بغیر بھی تر ہو جائیں اور اگر بالوں کی جڑوں تک پانی نہ پہنچے تو کھولنا ضروری ہے اگر بال [illegible] پانی نہ پہنچ سکا تو غسل نہیں ہوا اور اس حالت میں نماز [illegible] اور جو چیز بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچنے سے مانع ہو اس کا دور کرنا ضروری ہے جس کے بغیر پانی نہ پہنچ سکتا ہو اسی طرح جسم کے ایک بال برابر جگہ بھی خشک رہ جائے تو غسل ہرگز نہیں ہوگا عورتوں کو اس کا خیال رکھنا چاہئے [illegible] مسجد میں جانے سے پہلے توبہ کر لینی چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۲۶۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ

کپڑے پر خون لگ جائے تو اس کو دھونے کا بیان — حضرت اسماء بنت ابی بکر

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے سنا ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ رہی تھی کہ جب ہم میں سے کسی کو اپنے

سَمِعْتُ امْرَأَةً تَسْأَلُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَصْنَعُ إِحْدَانَا بِثَوْبِهَا إِذَا رَأَتِ الطُّهْرَ أَتُصَلِّي فِيهِ قَالَ تَنْظُرُ فَإِنْ رَأَتْ فِيهِ دَمًا فَلْتَقْرُصْهُ بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ وَلْتَنْضَحْ مَا لَمْ تَرَ وَلْتُصَلِّ فِيهِ۔

آپ کو حیض سے پاک دیکھے تو اپنے کپڑوں کا کیا کرے۔ بتائیے کیا ان میں نماز پڑھ لے۔ فرمایا دیکھو اگر اس میں خون نظر آئے تو تھوڑا سا پانی ڈال کر اسے کھرچ ڈالو اور اگر کچھ بھی نظر نہ آئے تو اس میں نماز پڑھ لو۔

۳۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا قَالَتْ سَأَلَتِ امْرَأَةٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِحْدَانَا إِذَا أَصَابَ ثَوْبَهَا الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ قَالَ إِذَا أَصَابَ إِحْدَاكُنَّ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضِ فَلْتَقْرُصْهُ ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ لِتُصَلِّي۔

فاطمہ بنت منذر سے روایت ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتے ہوئے عرض گزار ہوئی یا رسول اللہ جب ہم سے کسی کے کپڑے میں حیض کا خون لگا ہو دیکھے تو کیا کرے؟ فرمایا جب تم میں سے کسی کو حیض کا خون لگ جائے تو اسے کھرچ دے پھر اسے پانی سے دھو دے اور پھر نماز پڑھ لے۔

۳۶۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْمَعْنَى قَالَا حُتِّيهِ ثُمَّ اقْرُصِيهِ بِالْمَاءِ ثُمَّ انْضَحِيهِ۔

مسدد، حماد، مسدد، عیسیٰ بن یونس، موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد بن سلمہ نے ہشام سے یہی روایت کرتے ہوئے دونوں نے کہا کہ اسے کھرچ دو۔ پھر اس پر پانی ڈالو، پھر اسے دھو لو۔

۳۶۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ثَابِتٌ الْحَدَّادُ قَالَ حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ تَقُولُ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يَكُونُ فِي الثَّوْبِ قَالَ حُكِّيهِ بِضِلْعٍ وَاغْسِلِيهِ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ۔

عدی بن دینار نے حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگر حیض کا خون کپڑے میں لگ جائے؟ فرمایا کہ اسے لکڑی سے کھرچ دو اور بیری کے پتوں والے پانی سے دھو ڈالو۔

۳۶۴۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدْ كَانَ يَكُونُ لِإِحْدَانَا الدِّرْعُ فِيهِ تَحِيضُ وَفِيهِ تُصِيبُهَا الْجَنَابَةُ ثُمَّ تَرَى فِيهِ قَطْرَةً مِنْ دَمٍ فَتَقْصَعُهُ بِرِيقِهَا۔

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم میں سے ہر ایک کے پاس ایک ہی کرتہ ہوتا جس میں حیض اور حالت جنابت میں رہا کرتی۔ جب اس پر خون کا قطرہ لگا ہوا دیکھا جاتا تو اپنے تھوک سے اسے مل دیا جاتا۔

ف۔ یہ کھرچنا اور دھونا وغیرہ اس خون حیض کے متعلق ہے جو مقدار میں کم ہو جیسے ایک دو قطرے۔ خون زیادہ جگہ پر لگا ہوا ہو تو کپڑے کو دھو کر اس سے پاک کرنا ضروری ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۔ لہٰذا حتی الامکان پاکیزگی کا خیال

رکنا مسبب درخور بیان مقبول و محمود ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب ١٣٤ الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُصِيبُ أَهْلَهُ فِيهِ.

٣٦٥ - حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ أَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ سَأَلَ أُخْتَهُ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُجَامِعُهَا فِيهِ فَقَالَتْ نَعَمْ إِذَا لَمْ يَرَ فِيهِ أَذًى.

باب ١٣٥ الصَّلٰوةِ فِي شُعُرِ النِّسَاءِ.

٣٦٦ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا أَبِي نَا الْأَشْعَثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي فِي شُعُرِنَا أَوْ لُحُفِنَا قَالَ عُبَيْدُ اللهِ شَكَّ أَبِي.

٣٦٧ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُصَلِّي فِي مَلَاحِفِنَا قَالَ حَمَّادٌ وَسَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ أَبِي صَدَقَةَ قَالَ سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْهُ فَلَمْ يُحَدِّثْنِي وَقَالَ سَمِعْتُهُ مُنْذُ زَمَانٍ وَلَا أَدْرِي مِمَّنْ سَمِعْتُهُ وَلَا أَدْرِي أَسَمِعْتُهُ مِنْ ثَبْتٍ أَوْ لَا فَسَلُوا عَنْهُ.

باب ١٣٦ الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ.

٣٦٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ سَمِعَهُ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ يُحَدِّثُ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى وَعَلَيْهِ مِرْطٌ وَعَلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ مِنْهُ وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ يُصَلِّي وَهُوَ عَلَيْهِ

اُن کپڑوں میں نماز پڑھنا جن میں کہ اپنی بیوی سے صحبت کی تھی

معاویہ بن ابی سفیان نے اپنی بہن حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ تھیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن کپڑوں کو پہن کر جماع کرتے کیا ان کے ساتھ نماز پڑھ لیا کرتے تھے؟ انھوں نے فرمایا ہاں جبکہ ان پر کوئی نجاست لگی ہوئی نہ ہو۔

عورتوں کے بچھانے کے کپڑوں پر نماز نہ پڑھنا۔

عبداللہ بن شقیق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بچھانے کے کپڑے اور چادرے لحاف میں نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔ عبید اللہ کا قول ہے کہ میرے والد کو شک ہے۔

ابن سیرین نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری اوڑھنے کی چادروں میں نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔ حماد، سعید بن ابو صدقہ کا بیان ہے کہ میں نے محمد بن سیرین سے اس بارے میں پوچھا تو انھوں نے یہ حدیث مجھ سے بیان نہیں کی اور کہا کہ مدت گزری جب میں نے یہ سنی تھی۔ اور مجھے نہیں معلوم کہ کس سے سنی تھی اور یہ بھی معلوم نہیں کہ جس سے سنی وہ ثقہ تھا یا نہیں، لہٰذا اس کی تحقیق کرلو۔

اس بات کی اجازت

عبداللہ بن شداد نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور آپ کے اوپر ایک چادر تھی جس کا کچھ حصہ آپ کی ایک زوجہ مطہرہ کے اوپر تھا جو حائضہ تھیں اور نماز پڑھتے ہوئے بھی وہ حصہ آپ کے اوپر رہتا۔

۳۶۹ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ نَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ وَأَنَا إِلَى جَنْبِهِ وَأَنَا حَائِضٌ وَعَلَيَّ مِرْطٌ وَعَلَيْهِ بَعْضُهُ.

عبیداللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت نماز پڑھتے تھے اور میں آپ کے پہلو میں تھی اور میں حائضہ تھی اور میرے اوپر چادر تھی اس کا ایک حصہ آپ کے اوپر تھا۔

بَابُ ۱۳۳ الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ

جب کپڑے میں منی لگ جائے

۳۷۰ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ كَانَ عِنْدَ عَائِشَةَ فَاحْتَلَمَ فَأَبْصَرَتْهُ جَارِيَةٌ لِعَائِشَةَ وَهُوَ يَغْسِلُ أَثَرَ الْجَنَابَةِ مِنْ ثَوْبِهِ أَوْ يَغْسِلُ ثَوْبَهُ فَأَخْبَرَتْ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَأَنَا أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ہمام بن حارث سے روایت ہے کہ وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھے کہ انہیں احتلام ہو گیا تو انہیں حضرت عائشہ کی لونڈی نے کپڑے سے جنابت کا نشان دھوتا یا کپڑا دھوتے ہوئے دیکھ لیا۔ اس نے حضرت عائشہ کو بتا دیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کپڑے میں اسے دیکھتی تو مل دیا کرتی تھی۔

۳۷۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُصَلِّي فِيهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَافَقَهُ مُغِيرَةُ وَأَبُو مَعْشَرٍ وَوَاصِلٌ وَرَوَاهُ الْأَعْمَشُ كَمَا رَوَاهُ الْحَكَمُ.

ابراہیم نے اسود سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو کھرچ دیا کرتی تھی اور آپ اس کے ساتھ نماز پڑھ لیا کرتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس کی موافقت کی ہے مغیرہ اور ابو معشر واصل نے اور اعمش نے بھی حکم کی طرح روایت کیا ہے۔

۳۷۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا زُهَيْرٌ ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ الْبَصْرِيُّ نَا سُلَيْمٌ يَعْنِي ابْنَ أَخْضَرَ الْمَعْنَى وَالْإِخْبَارُ فِي حَدِيثِ سُلَيْمٍ قَالَا نَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ إِنَّهَا كَانَتْ تَغْسِلُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ ثُمَّ أَرَى فِيهِ بُقْعَةً أَوْ بُقَعًا.

عبداللہ بن محمد نفیلی، زہیر، محمد بن عبید ابن حساب بصری، سلیم ابن اخضر، عمرو بن میمون بن مہران، سلیمان بن یسار سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو دھویا کرتیں اور پھر انہیں ایک یا کئی نشانات نظر آتے رہتے تھے۔ ف

ف۔ کپڑے میں منی لگ جائے تو اسے دھو دینا اچھی طرح پاک کر لینے کے بعد اگر منی کے نشانات کپڑے پر باقی رہ جائیں تو ان سے کپڑے کی پاکی پر کوئی اثر نہیں پڑتا اور بغیر کسی جھجک کے ایسے کپڑے میں نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بَابُ ۱۳۴ بَوْلِ الصَّبِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ

جب بچہ کپڑے پر پیشاب کر دے

۳۷۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے

مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيْرٍ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْلَسَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجْرِهِ فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ۔

اُم قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا اپنے چھوٹے صاحبزادے کو لے کر جو ابھی کھانا نہیں کھاتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی گود میں بٹھا لیا، تو اس نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا۔ پس آپ نے پانی منگوا کر اس پر چھڑک دیا اور اسے نہ دھویا۔

۳۷۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ وَالرَّبِيْعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُوْ تَوْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ قَابُوْسَ عَنْ لُبَابَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ كَانَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ فِي حِجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَالَ عَلَيْهِ فَقُلْتُ الْبَسْ ثَوْبًا وَأَعْطِنِي إِزَارَكَ حَتَّى أَغْسِلَهُ قَالَ إِنَّمَا يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْأُنْثَى وَيُنْضَحُ مِنْ بَوْلِ الذَّكَرِ۔

قابوس نے حضرت لبابہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں حسین بن علی رضی اللہ عنہما تھے تو انہوں نے آپ پر پیشاب کر دیا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ آپ دوسرا کپڑا پہن لیجئے اور اپنا تہبند مجھے دے دیجئے تاکہ میں اسے دھو دوں۔ فرمایا کہ لڑکی کے پیشاب کو دھویا جاتا ہے اور لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑکا جاتا ہے۔

۳۷۵۔ حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسَى وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْمَعْنَى قَالَا نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنِي مُحِلُّ بْنُ خَلِيْفَةَ حَدَّثَنِي أَبُو السَّمْحِ قَالَ كُنْتُ أَخْدِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْتَسِلَ قَالَ وَلِّنِي قَفَاكَ فَأُوَلِّيْهِ قَفَايَ فَأَسْتُرُهُ بِهِ فَأُتِيَ بِحَسَنٍ أَوْ حُسَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَبَالَ عَلَى صَدْرِهِ فَجِئْتُ أَغْسِلُهُ فَقَالَ يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِيَةِ وَيُرَشُّ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ قَالَ عَبَّاسٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ وَهُوَ أَبُو الزَّعْرَاءِ قَالَ هَارُوْنُ بْنُ تَمِيْمٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ الْأَبْوَالُ كُلُّهَا سَوَاءٌ۔

محل بن خلیفہ نے حضرت ابو السمح رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا۔ جب آپ غسل کا ارادہ کرتے تو فرماتے کہ میری جانب پیٹھ پھیر لو۔ پس میں آپ کی جانب پیٹھ کر کے آڑ کر دیتا۔ چنانچہ امام حسن یا امام حسین رضی اللہ عنہما آئے اور آپ کے سینے پر پیشاب کر دیا۔ میں دھونے کے لیے حاضر ہوا تو فرمایا کہ لڑکی کے پیشاب کو دھویا جاتا ہے اور لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑکا جاتا ہے۔ عباس نے یحییٰ بن ولید سے روایت کی ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ان کی کنیت ابوالزعراء ہے۔ ہارون بن تمیم نے حسن بصری سے روایت کی کہ پیشاب سب برابر ہیں۔

۳۷۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ يُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ وَيُنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ مَا لَمْ يَطْعَمْ۔

ابوحرب بن ابوالاسود نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لڑکی کے پیشاب کو دھویا جائے اور لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑکے جب تک کھانا نہ کھاتا ہو۔

٣٧٧ - حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا لَمْ يَطْعَمْ زَادَ قَالَ قَتَادَةُ هَذَا مَا لَمْ يَطْعَمَا الطَّعَامَ فَإِذَا طَعِمَا غُسِلَا جَمِيعًا

ابو حرب بن ابو الاسود کے والد ماجد نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر یہی حدیث بیان کی مگر کھانا نہ کھانے کا ذکر نہیں کیا۔ قتادہ نے یہ اضافہ کیا کہ یہ حکم اس وقت تک ہے جب تک وہ دونوں کھانا نہ کھاتے ہوں۔ جب کھانا کھانے لگیں تو دونوں کا پیشاب دھویا جائے گا۔

٣٧٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا أَبْصَرَتْ أُمَّ سَلَمَةَ تَصُبُّ الْمَاءَ عَلَى بَوْلِ الْغُلَامِ مَا لَمْ يَطْعَمْ فَإِذَا طَعِمَ غَسَلَتْهُ وَكَانَتْ تَغْسِلُ بَوْلَ الْجَارِيَةِ

حسن بصری نے اپنی والدہ ماجدہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا وہ لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑکا کرتیں جب تک وہ کھانا نہ کھاتا۔ جب کھانا کھانے لگتا ہے تو اسے دھو ڈالتیں اور لڑکی کے پیشاب کو دھویا کرتیں۔

ف: امام شافعی اور امام احمد کا مذہب اس حدیث کے ظاہری مفہوم کے مطابق ہے جبکہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور امام مالک رحمہ اللہ کا مذہب یہ ہے کہ پیشاب ناپاک ہے خواہ لڑکے کا ہو یا لڑکی کا۔ دونوں کے پیشاب کو دھو کر پاک کیا جائے گا۔ حدیث میں جو لڑکے کے پیشاب پر پانی بہانا آیا ہے اس سے یہی مراد ہے کہ ملنے کے بغیر دھویا جاتا تھا۔ بہرحال بہتر یہی ہے کہ لڑکے شیر خوار کے پیشاب کو کسی قدر خفیف طریقے سے دھویا جائے کیونکہ طہارت مقبول بارگاہ اور محبوب مستحسن ہے۔ ہاں پانی کی قلت ہو تو شیر خوار بچے کے پیشاب پر پانی بہا دینے پر اکتفا کر لیا جائے اور قلت دور ہو جائے تو پہلی طرح پاک کر لیجیے۔ میں کیا مضائقہ اور کیا حرج ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بَابُ الْأَرْضِ يُصِيبُهَا الْبَوْلُ

جس زمین پر پیشاب کر دیا جائے

٣٧٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَابْنُ عَبْدَةَ فِي آخَرِينَ وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ عَبْدَةَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَصَلَّى قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا ثُمَّ لَمْ يَلْبَثْ أَنْ بَالَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَأَسْرَعَ النَّاسُ إِلَيْهِ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ صُبُّوا عَلَيْهِ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ أَوْ قَالَ ذَنُوبًا مِنْ مَاءٍ

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک دیہاتی مسجد نبوی میں داخل ہوا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ پس اس نے نماز پڑھی۔ ابن عبدہ نے دو رکعتیں کہیں۔ پھر اس نے کہا اے اللہ! مجھ پر اور محمد پر رحم فرما اور ہمارے ساتھ کسی پر رحم نہ کر۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے وسیع چیز کو تنگ کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ مسجد کے ایک گوشے میں پیشاب کرنے لگا۔ تو لوگ اس کی جانب لپکے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو منع کیا اور فرمایا کہ تمہیں آسانی کے لیے مبعوث فرمایا گیا ہے، تم تنگی کرنے کے لیے مبعوث نہیں کیے گئے۔ اس پر ایک ڈول یا ڈول بھر کر پانی بہا دو۔

قَالَ ذَنُوبًا مِنْ مَاءٍ۔

٣٨٠ ـ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ يَعْنِي ابْنَ عُمَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ صَلَّى أَعْرَابِيٌّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فِيهِ وَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا مَا بَالَ عَلَيْهِ مِنَ التُّرَابِ فَأَلْقُوهُ وَأَهْرِيقُوا عَلَى مَكَانِهِ مَاءً قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ مُرْسَلٌ ابْنُ مَعْقِلٍ لَمْ يُدْرِكِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبدالملک بن عمیر سے روایت ہے کہ عبداللہ بن معقل بن مقرن نے فرمایا کہ ایک اعرابی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر وہی واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس مٹی پر پیشاب کیا ہے اسے اٹھا کر باہر پھینک دو اور اس جگہ پر پانی بہا دو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ ابن معقل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ نہیں پایا۔ ف۔

ف ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس عادت کا ایک اعرابی مسجد میں پیشاب کرنے لگا۔ صحابہ کرام اسے منع کرنے کے لیے بڑھے تو آپ نے حکمت اور شفقت کے پیش نظر انہیں منع فرما دیا کہ اعرابی کے پیشاب کی حالت میں روکنے کی صورت میں بیمار ہو جانے کا خطرہ تھا اور فرمایا کہ سختی سے کوئی بات بنتی نہیں بلکہ بگڑ جاتی ہے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنے والوں کو نرمی سے کام لینا چاہیے اور جس کو کچھ بتانا مقصود ہو اسے نرمی اور اخلاق سے بتائیں تاکہ بات کی معقولیت جب اس کے دل میں اتر جائے تو اسے اپنی غلطی کا احساس ہو جائے۔ جیسا کہ بعض روایتوں میں ہے کہ فارغ ہونے کے بعد آپ نے اس اعرابی کو پاس بلایا اور فرمایا کہ مسجدیں ان کاموں کے لیے نہیں بنائی جاتیں بلکہ یہ تو عبادت کی جگہ ہے۔ یہ سچی تعلیم و ہدایت کا وہ عالم ہے جو مخالف کو بھی موم کر دیتا ہے جبکہ سختی کرنے سے ضد میں اضافہ ہوتا ہے جس کے نتائج آج ہم سب کے سامنے ہیں۔ حضرات علمائے کرام کو یہ رویہ اپنانا چاہیے۔ ان حضرات کا طریق یہی رہا ہے جس سے لوگ ان کی تبلیغ سے متاثر ہو کر ان کے سامنے جاتے تھے جبکہ موجودہ دور کی سختی سے خود مسلمان گروہوں میں بٹ گئے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بَابٌ فِي طُهُورِ الْأَرْضِ إِذَا يَبِسَتْ

خشک ہونے پر زمین کا پاک ہونا

٣٨١ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ كُنْتُ أَبِيتُ فِي الْمَسْجِدِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ فَتًى شَابًّا عَزَبًا وَكَانَتِ الْكِلَابُ تَبُولُ وَتُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فَلَمْ يَكُونُوا يَرُشُّونَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ۔

حمزہ بن عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں میں مسجد میں رات گزارتا اور میں غیر شادی شدہ نوجوان تھا چنانچہ کتے مسجد میں آتے جاتے اور پیشاب کر جاتے تو لوگ ان کے پیشاب پر پانی نہیں بہاتے تھے۔

بَابُ الْأَذَى يُصِيبُ الذَّيْلَ۔

جب نجاست کپڑے کے ایک حصے میں لگے

٣٨٢ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ

ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف کی ام ولد سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ

عن محمد بن عمارة بن عمرو بن حزم عن محمد بن إبراهيم عن أم ولد لإبراهيم بن عبد الرحمن بن عوف أنها سألت أم سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم فقالت إني امرأة أطيل ذيلي وأمشي في المكان القذر فقالت أم سلمة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يطهره ما بعده.

٣٨٣ - حدثنا عبد الله بن محمد النفيلي وأحمد بن يونس قالا نا زهير نا عبد الله بن عيسى عن موسى بن عبد الله بن يزيد عن امرأة من بني عبد الأشهل قالت قلت يا رسول الله إن لنا طريقا إلى المسجد منتنة فكيف نفعل إذا مطرنا قال أليس بعدها طريق هي أطيب منها قالت قلت بلى قال فهذه بهذه.

باب ١٤٢ في الأذى يصيب النعل

٣٨٤ - حدثنا أحمد بن حنبل نا أبو المغيرة نا الأوزاعي ح وحدثنا عباس بن الوليد بن مزيد أخبرني أبي ح وحدثنا محمود بن خالد نا عمر يعني ابن عبد الواحد عن الأوزاعي المعنى قال أنبئت أن سعيد بن أبي سعيد المقبري حدث عن أبيه عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا وطئ أحدكم بنعله الأذى فإن التراب له طهور.

٣٨٥ - حدثنا أحمد بن إبراهيم حدثني محمد بن كثير يعني الصنعاني عن الأوزاعي عن ابن عجلان عن سعيد بن أبي سعيد عن أبيه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم بمعناه قال إذا وطئ الأذى بخفيه فطهورهما التراب.

٣٨٦ - حدثنا محمود بن خالد نا محمد

علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مسئلہ دریافت کرتے ہوئے عرض کیا کہ میں ایسی عورت ہوں کہ میرا دامن لٹکتا جاتا ہے جو گندی جگہ میں گھسٹتا ہے۔ حضرت ام سلمہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے بعد دوسری جگہ پاک کر دیتی ہے۔

موسیٰ بن عبداللہ بن یزید نے بنی عبدالاشہل کی ایک عورت سے روایت کی اس نے کہا کہ میں عرض گذار ہوئی یا رسول اللہ! ہمارا مسجد کا راستہ گندا ہے تو بارش کے وقت ہم کیا کریں؟ فرمایا کیا اس کے بعد پاک راستہ نہیں ہے؟ میں عرض گذار ہوئی کیوں نہیں۔ فرمایا تو اس کی ناپاکی کو یہ دور کر دے گا۔

جوتے میں نجاست لگنا

احمد بن حنبل، ابو مغیرہ۔ عباس بن ولید بن مزید کو ان کے والد ماجد نے بتایا۔ محمود بن خالد، عمر یعنی عبدالواحد، اوزاعی، سعید بن ابو سعید مقبری، ان کے والد ماجد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے جوتے سے گندگی لگ جائے تو مٹی اسے پاک کرنے والی ہے۔ یعنی مٹی پر رگڑنے سے وہ پاک ہو جائے گا۔

سعید بن ابو سعید کے والد ماجد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی مروی ہے کہ فرمایا جب موزوں کو گندگی لگ جائے تو مٹی انہیں پاک کرنے والی ہے یعنی موزوں کو پاک مٹی پر رگڑ دیا جائے تو گندگی دور ہو کر پاک شمار ہوں گے۔

محمود بن خالد، محمد بن عائذ، یحییٰ بن حمزہ، اوزاعی،

عَوْفٍ ابْنُ عَائِذٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ حَمْزَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَخْبَرَنِي أَيْضًا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ.

محمد بن الولید، سعید بن ابو سعید، قعقاع بن حکیم، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر ذکر کی حدیث کو مشابہ بیان کیا۔

بَابُ الْإِعَادَةِ مِنَ النَّجَاسَةِ تَكُونُ فِي الثَّوْبِ

جس کپڑے سے پڑھی ہوئی نماز کا اعادہ کرنا

٣٨٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا أَبُو مَعْمَرٍ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَتْنَا أُمُّ يُونُسَ بِنْتُ شَدَّادٍ قَالَتْ حَدَّثَتْنِي حَمَاتِي أُمُّ جَحْدَرٍ الْعَامِرِيَّةُ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ فَقَالَتْ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْنَا شِعَارُنَا وَقَدْ أَلْقَيْنَا فَوْقَهُ كِسَاءً فَلَمَّا أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ الْكِسَاءَ فَلَبِسَهُ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الْغَدَاةَ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ لُمْعَةٌ مِنْ دَمٍ فَقَبَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا يَلِيهَا فَبَعَثَ بِهَا إِلَيَّ مَصْرُورَةً فِي يَدِ الْغُلَامِ فَقَالَ اغْسِلِي هَذِهِ وَأَجِفِّيهَا ثُمَّ أَرْسِلِي بِهَا إِلَيَّ فَدَعَوْتُ بِقَصْعَتِي فَغَسَلْتُهَا ثُمَّ أَجْفَفْتُهَا فَأَحَرْتُهَا إِلَيْهِ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنِصْفِ النَّهَارِ وَهِيَ عَلَيْهِ.

محمد بن یحییٰ بن فارس، ابو معمر، عبد الوارث، ام یونس بنت شداد، ام جحدر عامریہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ حیض کا خون کپڑے کو لگ جائے تو؟ انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی اور بچھانے کا کپڑا ہمارے اوپر تھا اور ہم نے اس کے اوپر کمبل ڈال رکھا تھا۔ صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کمبل لے کر اوڑھ لیا پھر آپ باہر نکلے اور نماز فجر پڑھ کر بیٹھ گئے۔ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ خون کا نشان ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ارد گرد سے پکڑ کر ایک غلام کے ہاتھ میری طرف بھیجا اور فرمایا کہ اسے دھو دو اور جب خشک ہو جائے تو میرے پاس بھیج دینا۔ پس میں نے اپنا ٹب منگا کر اسے دھو ڈالا اور خشک ہونے کے بعد آپ کی خدمت میں بھجوا دیا گیا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کے وقت تشریف لائے اور وہ کمبل آپ کے جسم پر تھا۔ ف

ف۔ اس حدیث میں اس نماز کے لوٹانے کا ذکر نہیں جو اس کمبل کو اوڑھ کر پڑھی گئی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی تھی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کمبل میں لگا ہوا خون اتنا ہی ہوگا جو مانع نماز نہیں یا اگر اتنا زیادہ ہوگا جو مانع نماز ہے تو اس کے ساتھ پڑھی ہوئی نماز دوبارہ پڑھنا ہوگا۔ واللہ اعلم

بَابُ الْبُصَاقِ يُصِيبُ الثَّوْبَ

کپڑے میں تھوک لگنا

٣٨٨- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ أَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ بَزَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَوْبِهِ وَحَكَّ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ.

موسیٰ بن اسماعیل، حماد، ثابت بنانی سے روایت ہے کہ حضرت ابو نضرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کپڑے میں تھوکا اور دوسرے حصوں سے اسے مل لیا۔

۳۸۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ
عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ۔ (آخِرُ كِتَابِ الطَّهَارَةِ)

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، حمید، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مذکورہ حدیث کی طرح۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

اَوَّلُ كِتَابِ الصَّلٰوةِ

نماز کا بیان

بَابُ ۱۴۵ فَرْضِ الصَّلٰوةِ

۳۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ
عَنْ عَمِّهِ عَنْ أَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ
طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّأْسِ
يُسْمَعُ دَوِيُّ صَوْتِهِ وَلَا يُفْقَهُ مَا يَقُوْلُ حَتّٰى دَنَا
فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ
قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَّوَّعَ قَالَ وَ
ذَكَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَامَ
شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ
تَطَّوَّعَ قَالَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ الصَّدَقَةَ قَالَ فَهَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ
تَطَّوَّعَ فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَا أَزِيْدُ عَلٰى
هٰذَا وَلَا أَنْقُصُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ۔

نماز کی فرضیت

سہیل بن مالک کے والد ماجد نے حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے گنگناہٹ سنائی دیتی تھی لیکن یہ پتہ نہیں لگتا تھا کہ وہ کیا کہتا ہے یہاں تک کہ نزدیک ہو کر اس نے اسلام کے متعلق دریافت کیا فرمایا کہ دن اور رات میں پانچ نمازیں ہیں۔ عرض گزار ہوا کہ کیا ان کے سوا بھی مجھ پر کچھ ہے؟ فرمایا کہ نہیں مگر جو خوشی سے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ماہ رمضان کے روزوں کا ذکر فرمایا۔ عرض کی کہ کیا ان کے سوا بھی مجھ پر روزے ہیں؟ فرمایا کہ نہیں مگر جو تم اپنی خوشی سے رکھو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے زکوٰۃ کا ذکر فرمایا۔ عرض گزار ہوا کہ کیا اس کے سوا بھی مجھ پر کچھ ہے؟ فرمایا کہ نہیں مگر جو تم اپنی خوشی سے دو۔ جب وہ آدمی پیٹھ پھیر کر جانے لگا تو کہتا تھا کہ خدا کی قسم میں ان میں اضافہ کروں گا اور نہ کمی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اس نے سچ کہا ہے تو نجات پا گیا۔ ف

ف۔ نجات کے لئے یہ تین باتوں کا ضروری ہونا تو درست ہے اولاً یہ کہ نجات کا دارومدار ایمان یعنی اسلامی عقائد

نظریات پر ہے اگر کسی نے ایک عقیدہ بھی غیر اسلامی اختیار کر لیا تو وہ ایمان کی دولت سے محروم ہو کر اسلام کے دائرے سے باہر نکل جاتا ہے اگرچہ وہ خود کو مسلمان ہی کہتا رہے ________ اور دوسرے لوگ بھی خواہ اسے مسلمان ہی شمار کرتے رہیں [illegible] مسلمان نہیں ہے اسلامی عقائد و نظریات وہی ہیں جو قرآن و حدیث سے ثابت ہیں [illegible] اہل سنت و جماعت کے [illegible] اہل سنت و جماعت ہی جنت پانے والا [illegible] ہے۔ اور دنیا میں اسلام کی [illegible] سب [illegible] فرقے [illegible] ایجاد کیا [illegible] ایسے ہر [illegible] کے حق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ [illegible] (۱۱:۳۳) [illegible] بلکہ کتاب و اسلام کے [illegible] حدیث میں [illegible] (مسلم شریف [illegible]) [illegible] جماعت [illegible] ہوگی۔

لہٰذا یہ [illegible] جنت [illegible] اللہ تعالیٰ نے فرمایا [illegible] اعمال [illegible] فرمایا ہے کہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ایمان کے [illegible] جنت [illegible] [illegible] [illegible] اعمال [illegible] جنت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہے۔ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہے۔

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

تسلیم نہ کریں کیا جب یہ واجب ہے صبر اسکتی ہے۔

دوسرے مقام پر آپ نے اس حقیقت کو یوں بیان فرمایا ہے:

شکر منعم تعالیٰ اولاً تصحیح عقائد است بمقتضائے فرقۂ ناجیہ اہلسنت و جماعت و ثانیاً اتیان احکام شرعیہ علیہ بمقتضائے آراء مجتہدین ایشان (مکتوبات ۱: ۱۷)

منعم حقیقی کے شکر ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے اہلسنت و جماعت کی آراء کے مطابق عقائد کو درست کیا جائے اس کے بعد اہلسنت و جماعت کے مجتہدین کی تحقیقات کے مطابق شرعی احکام پر عمل کیا جائے۔

عقائد کے بعد یہ بات مدنظر رکھنی چاہیے کہ سنتیں حقیقت میں فرائض و واجبات کی تکمیل کے لیے ہیں اور مستحبات سنتوں کی تکمیل کے لیے۔ فرائض و واجبات کو ترک کر کے سنن و مستحبات پر عمل کرنے سے کچھ بھی حاصل نہیں ہوگا۔ پہلا یہ کہ عقائد یعنی ایمان کا درجہ بمنزلہ اسلام میں جڑ کا ہے، جڑ کے بغیر درخت کا تصور ہی نہیں ہو سکتا۔ فرائض و واجبات تنے کی طرح ہیں۔ سنتیں ٹہنیاں اور مستحبات پھل پھول ہیں۔ اگر جڑ کے اوپر تنا اور ٹہنیاں ہوں تو پھل پھول کبھی نہ کبھی لگیں گے۔ آجکل فرائض سے غفلت اور بعض مستحب امور کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ غوث اعظم سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۵۶۱ھ نے اس سلسلے میں یوں تلقین فرمائی ہے۔

ينبغي للمؤمن أن يشتغل أولاً بالفرائض فإذا فرغ منها اشتغل بالسنن ثم يشتغل بالنوافل والفضائل فما لم يفرغ من الفرائض فالاشتغال بالسنن حمق ورعونة فإن اشتغل بالسنن والنوافل قبل الفرائض لم يقبل منه وأهين۔

(فتوح الغیب مقالہ ۴۸)

صاحب ایمان کے لیے مناسب ہے کہ پہلے فرائض کو ادا کرنے میں مشغول ہو۔ جب ان سے فارغ ہو تو سنتیں ادا کرے اور پھر نفل اور فضیلت والے کاموں میں مشغول ہوا کرے۔ جو فرائض ادا کیے بغیر سنتوں میں مشغول ہو یہ حماقت اور سرگردانی ہے جبکہ فرائض سے پہلے سنن و نوافل میں مشغول ہونا قبول نہ ہوگا بلکہ ذلیل کیا جائے گا۔

دریں حالت طالب خدا کو چاہیے کہ سب سے زیادہ اسلامی عقائد پر زور دے اس کے بعد فرائض و واجبات کی ادائیگی، پھر سنتوں کی پابندی کرے اور اس کے بعد نفل کاموں کو بجا لائے۔ زیر بحث حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سائل کو فرائض کی تلقین فرمائی کیونکہ یہی وہ لازمی تھا۔ اس سے واضح ہے کہ ایمان کے بعد فرائض کی پابندی سب سے ضروری ہے کیونکہ ان سے نجات کا معاملہ متعلق ہے جبکہ باقی اعمال ماسوا فرائض کی تکمیل اور درجات جنت کے لیے ہیں اور ان کی قبولیت فرائض کی ادائیگی پر موقوف ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

۳۹۱ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ نَافِعِ بْنِ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ بِإِسْنَادِهِ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَفْلَحَ وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ۔

ابو سہیل نافع بن مالک بن ابی عامر نے اپنی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا۔ نجات پا گیا اور اس کے باپ کی قسم، یہ جنت میں داخل ہو گیا اس کے باپ کی قسم اگر سچ کہا۔

بَابٌ فِي الْمَوَاقِيتِ

نماز کے اوقات

۳۹۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت

حدثني عبد الرحمن بن فلان بن أبي ربيعة قال
أبو داود هو عبد الرحمن بن الحارث بن عياش
ابن أبي ربيعة عن حكيم بن حكيم عن نافع بن
جبير بن مطعم عن ابن عباس قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم أمني جبريل عليه
السلام عند البيت مرتين فصلى بي الظهر حين
زالت الشمس وكانت قدر الشراك وصلى بي
العصر حين كان ظله مثله وصلى بي يعني المغرب
حين أفطر الصائم وصلى بي العشاء حين غاب
الشفق وصلى بي الفجر حين حرم الطعام و
الشراب على الصائم فلما كان الغد صلى بي
الظهر حين كان ظله مثله وصلى بي العصر حين
كان ظله مثليه وصلى بي المغرب حين أفطر
الصائم وصلى بي العشاء إلى ثلث الليل وصلى بي
الفجر فأسفر ثم التفت إلي فقال يا محمد هذا
وقت الأنبياء من قبلك والوقت ما بين هذين
الوقتين۔

۳۹۴ حدثنا محمد بن سلمة المرادي
نا ابن وهب عن أسامة بن زيد الليثي أن ابن
شهاب أخبره أن عمر بن عبد العزيز كان قاعدا
على المنبر فأخر العصر شيئا فقال له عروة بن الزبير
أما إن جبريل قد أخبر محمدا صلى
الله عليه وسلم بوقت الصلاة فقال له عمر اعلم
ما تقول فقال عروة سمعت بشير بن أبي مسعود
يقول سمعت أبا مسعود الأنصاري يقول سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول نزل
جبريل فأخبرني بوقت الصلاة فصليت معه
ثم صليت معه ثم صليت معه ثم صليت
معه ثم صليت معه يحسب بأصابعه خمس

بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت جبرئیل نے بیت اللہ کے پاس دو مرتبہ میری امامت کی۔ پس میرے ساتھ نماز ظہر پڑھی جبکہ سورج ڈھل گیا اور سایہ تسمہ کے برابر ہو گیا اور میرے ساتھ نماز عصر پڑھی جبکہ ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا اور میرے ساتھ نماز مغرب پڑھی جبکہ روزہ دار افطار کیا کرتا ہے اور میرے ساتھ نماز عشاء پڑھی جبکہ شفق غائب ہو گئی اور میرے ساتھ نماز فجر پڑھی جب روزہ دار پر کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے۔ جب دوسرا دن ہوا تو میرے ساتھ نماز ظہر پڑھی جب کہ سایہ ایک مثل ہو گیا اور میرے ساتھ نماز عصر پڑھی جبکہ سایہ دو مثل ہو گیا اور میرے ساتھ نماز مغرب پڑھی جبکہ روزہ دار افطار کرتا ہے اور نماز عشاء میرے ساتھ پڑھی تہائی رات گزرنے پر اور میرے ساتھ نماز فجر پڑھی جبکہ خوب اجالا ہو گیا۔ پھر میری جانب متوجہ ہو کر کہا کہ اے محمد مصطفیٰ! یہ آپ سے پہلے انبیائے کرام کے اوقات نماز ہیں اور ہر نماز کا وقت ان دونوں وقتوں کے درمیان ہے۔

اسامہ بن زید لیثی کہتے ہیں کہ ابن شہاب نے بتایا کہ حضرت عمر بن عبد العزیز منبر پر بیٹھے ہوئے تھے کہ انہوں نے نماز عصر میں تاخیر کر دی تو حضرت عروہ بن زبیر نے ان سے کہا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے تو محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز کا وقت بتا دیا تھا۔ حضرت عمر نے ان سے کہا کہ غور تو کیجئے آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ عروہ نے کہا کہ میں نے بشیر بن ابی مسعود کو فرماتے ہوئے سنا کہ انہوں نے حضرت ابو مسعود انصاری کو فرماتے ہوئے سنا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت جبرئیل نازل ہوئے تو انہوں نے مجھے نماز کے اوقات بتائے لہٰذا میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی۔ اپنی انگلیوں کو

صلوات حتی رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم صلی الظہر حین تزول الشمس وربما اخرہا
حین یشتد الحر ورأیتہ یصلی العصر والشمس
مرتفعۃ بیضاء قبل ان تدخلہا الصفرۃ فینصرف
الرجل من الصلاۃ فیأتی ذا الحلیفۃ قبل غروب
الشمس ویصلی المغرب حین تسقط الشمس
ویصلی العشاء حین یسود الافق وربما اخرہا
حتی یجتمع الناس وصلی الصبح مرۃ بغلس
ثم صلی مرۃ اخری فاسفر بہا ثم کانت صلاتہ
بعد ذلک التغلیس حتی مات لم یعد الی ان
یسفر قال ابوداؤد وروی ہذا الحدیث عن
الزہری معمر ومالک وابن عیینۃ وشعیب بن
ابی حمزۃ واللیث بن سعد وغیرہم لم یذکروا
الوقت الذی صلی فیہ ولم یفسروہ وکذلک
ایضا رواہ ہشام بن عروۃ وحبیب بن ابی مرزوق
عن عروۃ نحو روایۃ معمر واصحابہ الا ان حبیبا
لم یذکر بشیرا وروی وہب بن کیسان عن جابر
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقت المغرب
قال ثم جاءہ للمغرب حین غابت الشمس
یعنی من الغد وقتا واحدا قال ابوداؤد وکذلک
روی عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال ثم صلی بی المغرب یعنی من الغد وقتا واحدا
وکذلک روی عن عبداللہ بن عمرو بن العاص
من حدیث حسان بن عطیۃ عن عمرو بن شعیب
عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔
کی یہ عمل۔ ف

پانچ نمازیں شمار کیں پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کو دیکھا کہ آپ نے نماز ظہر زوال آفتاب کے بعد پڑھی اور کبھی سخت
گرمی کی وجہ سے تاخیر کر دیتے اور میں نے آپ کو نماز عصر پڑھتے
دیکھا جبکہ سورج بلند اور سفید تھا اس میں زردی
آنے سے پہلے کوئی شخص نماز پڑھ کر ذوالحلیفہ پہنچ جاتا اس سے
پہلے کہ سورج غروب ہو اور سورج ڈوبنے کے بعد نماز مغرب پڑھا
کرتے اور عشاء اس وقت پڑھتے جبکہ افق پر سیاہی آ گئی ہو اور کبھی
اس میں تاخیر فرماتے تاکہ لوگ جمع ہو جائیں اور ایک مرتبہ نماز فجر
اندھیرے میں پڑھی اور دوسری دفعہ خوب اجالے میں پڑھی پھر
آپ کی نماز اس کے بعد اندھیرے ہی میں رہی وصال تک اور
اجالے میں نہیں پڑھی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس حدیث کو
زہری سے معمر و مالک و ابن عیینہ و شعیب بن ابی حمزہ و لیث بن سعد
وغیرہم نے روایت کیا ہے لیکن نماز کا وقت ذکر نہیں کیا کہ کس
وقت پڑھی اور نہ اس کی تفسیر بیان کی۔ اسی طرح ہشام بن
عروہ اور حبیب بن ابی مرزوق نے عروہ سے معمر کے ساتھیوں کی طرح روایت کی ہے مگر حبیب
نے بشیر کا ذکر نہیں کیا۔ اور وہب بن کیسان حضرت جابر
سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نماز مغرب کا وقت فرمایا
پھر حضرت جبریل مغرب کے وقت آئے جبکہ سورج غروب ہو گیا
یعنی دوسرے دن بھی ایک ہی وقت۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح
حضرت ابوہریرہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت
کی گئی ہے کہ پھر مجھے نماز مغرب پڑھائی یعنی دوسرے دن بھی ایک
وقت اسی طرح روایت کیا ہے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کی
حسان بن عطیہ کی حدیث سے عمرو بن شعیب سے ان
کے والد سے ان کے دادا سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

ف نماز کے اوقات حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سکھائے ... [illegible]
... نماز کا وقت کب شروع ہوتا ہے ... [illegible]
... صبح صادق ... آفتاب ... نماز کا وقت ... آفتاب ... [illegible]

ہر چیز کا سایہ علاوہ سایۂ اصلی کے دو مثل ہونے تک رہتا ہے اس کے بعد سے غروب آفتاب تک عصر کا وقت ہے۔ مغرب کا وقت سے شفق کے غائب ہونے تک رہتا ہے۔ نماز عشاء کا وقت شفق کے غائب ہونے سے نصف رات تک اور نصف رات سے صبح صادق تک کراہت کے ساتھ باقی رہتا ہے۔ مغرب کے علاوہ ہر نماز کے وقت کا نصف آخر مستحب وقت ہے۔ ظہر کی نماز سردیوں میں جلدی اور گرمیوں میں ٹھنڈا کر کے پڑھی جائے۔ فجر کی نماز جتنی اجالا کر کے پڑھی جائے اتنا ہی ثواب زیادہ ہے طلوع اور غروب سے تقریباً بیس منٹ پہلے نماز پڑھ لی جائے۔ دانستہ اتنی دیر کرنا مکروہ ہے۔ نماز جمعہ کا وقت بھی وہی ہے جو نماز ظہر کا ہے۔ حضرت عروہ بن زبیر مشہور تابعی صاحب علم و دانش اور علم و فضل کا منبع تھے، علم قرآن و حدیث اور آثار صحابہ میں بدرجہ امامت پہنچا اور استاد مانے جاتے تھے۔ یہ حضرت عبداللہ بن زبیر کے چھوٹے بھائی، حضرت زبیر بن العوام کے صاحبزادے، حضرت اسماء بنت ابی بکر کے لخت جگر، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کے بھانجے یعنی اور امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق کے نواسے تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ حضرت عروہ بن زبیر ۲۳ھ میں پیدا ہوئے تھے۔ اس حدیث کی شرح لکھتے ہوئے [illegible] (شرح معانی الآثار [illegible]) سے سمجھا گیا کہ حضرت عروہ بن زبیر کو صحابی شمار کرتے ہوئے انہوں نے کہا ہے کہ حضرت عروہ بن زبیر خود بھی صحابی ہیں اگر چہ بلا واسطہ حدیث بیان کرنا مشہور ہے کہ انہوں نے حضور سے خود بھی یہ حدیث سنی ہے۔ ایسے علاوہ دیگر صحابہ نے بھی مثل ان سے دوسرے مسائل سنے ہیں۔ غرضیکہ بطاہر اس کی ضرورت نہیں جب صحابی خود حضور سے حدیث سن لیں تو انہیں استاد کی ضرورت نہیں۔ (مرآۃ جلد اول ص [illegible]) اگر حضرت عروہ صحابی ہوتے تو استاد سے حدیث بیان کرتے ہوئے کسی دوسرے صحابی سے سماع کے بجائے مرسلاً فرماتے کہ

جب صحابی کرام بشیر بن ابو مسعود کے سماع کی صراحت کا ذکر درج کیا گیا ہے جب کہ حضرت بشیر تابعی ہیں۔ کیا صحابی تابعی کا بیان نہیں کر سکتا؟ (شرح معانی الآثار [illegible] صاحب نے حضرت عروہ بن زبیر کا سال پیدائش خود بھی ۲۳ھ لکھا ہے۔ مرآۃ جلد ہشتم، ترجمہ اکمال ص [illegible])

۳۹۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ ثَنَا بَدْرُ بْنُ عُثْمَانَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مُوسٰى عَنْ أَبِي مُوسٰى أَنَّ سَائِلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا حَتّٰى أَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ لِلْفَجْرِ حِينَ انْشَقَّ الْفَجْرُ فَصَلّٰى حِينَ كَانَ الرَّجُلُ لَا يَعْرِفُ وَجْهَ صَاحِبِهِ أَوْ إِنَّ الرَّجُلَ لَا يَعْرِفُ مَنْ إِلٰى جَنْبِهِ ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الظُّهْرَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى قَالَ الْقَائِلُ انْتَصَفَ النَّهَارُ وَهُوَ أَعْلَمُ ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُرْتَفِعَةٌ وَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ فَلَمَّا

ابو بکر بن ابو موسیٰ سے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا لیکن آپ نے اسے کوئی جواب نہ دیا یہاں تک کہ حضرت بلال کو نماز فجر کی اقامت کا حکم فرمایا جبکہ پو پھٹی تھی اور ایسے وقت نماز پڑھی کہ کوئی اپنے ساتھی کا منہ نہیں پہچانتا تھا (یا) آدمی اسے نہیں پہچان سکتا جو اس کے پہلو میں ہو پھر حضرت بلال کو حکم فرمایا تو انہوں نے ظہر کے لیے اقامت کہی جبکہ سورج ڈھل چکا تھا، پوچھنے والا کہتا کہ دوپہر ہو گئی ہے حالانکہ آپ بہتر جانتے تھے پھر حضرت بلال کو حکم فرمایا تو انہوں نے نماز عصر کے لیے اقامت کہی جبکہ آفتاب سفید اور بلند تھا۔ آپ نے حضرت بلال کو حکم فرمایا تو انہوں نے نماز مغرب کی اقامت کہی جبکہ سورج غروب ہو گیا

كَانَ مِنَ الْغَدِ صَلَّى الْفَجْرَ وَانْصَرَفَ فَقُلْنَا أَطَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأَقَامَ الظُّهْرَ فِي وَقْتِ الْعَصْرِ الَّذِي كَانَ قَبْلَهُ وَصَلَّى الْعَصْرَ وَقَدِ اصْفَرَّتِ الشَّمْسُ أَوْ قَالَ أَمْسَى وَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ الْوَقْتُ فِيمَا بَيْنَ هَذَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَغْرِبِ نَحْوَ هَذَا قَالَ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ قَالَ بَعْضُهُمْ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِلَى شَطْرِهِ وَكَذَلِكَ رَوَى ابْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

٣٩٥ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ ثَنَا أَبِي ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ وَقْتُ الظُّهْرِ مَا لَمْ تَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَسْقُطْ فَوْرُ الشَّفَقِ وَوَقْتُ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ وَوَقْتُ صَلَاةِ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ۔

بَابٌ فِي وَقْتِ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَيْفَ كَانَ يُصَلِّيهَا۔

٣٩٦ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ الْحَسَنِ قَالَ سَأَلْنَا جَابِرًا عَنْ وَقْتِ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَالْعِشَاءَ إِذَا كَثُرَ النَّاسُ عَجَّلَ وَإِذَا قَلُّوا أَخَّرَ وَالصُّبْحَ بِغَلَسٍ۔

٣٩٧ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا شُعْبَةُ

گیا تھا اور شفق کے غائب ہونے پر نماز عشاء کی اقامت کہی گئی اگلے روز آپ نماز فجر پڑھ کر لوٹے تو ہم نے کہا کیا سورج طلوع ہو گیا؟ پھر ظہر کی اس وقت پڑھی جس وقت پہلے روز عصر کی پڑھی تھی اور عصر کی نماز اس وقت پڑھی جب سورج میں زردی آ گئی یا فرمایا کہ شام ہونے لگی اور شفق کے غائب ہونے سے پہلے مغرب پڑھی اور تہائی رات گزرنے پر نماز عشاء پڑھی۔ پھر فرمایا کہ وقت کے بارے میں پوچھنے والا کہاں ہے؟ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کی سلیمان بن موسیٰ، عطاء، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کے مطابق۔ فرمایا پھر عشاء پڑھی۔ بعض حضرات نے کہا کہ تہائی رات گزرنے پر اور بعض نے کہا کہ وقت نصف۔ اسی طرح روایت کیا ابن بریدہ کے والد ماجد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ظہر کا وقت ہے جب تک عصر نہ آئے اور عصر کا وقت ہے جب تک سورج زرد نہ ہو اور مغرب کا وقت ہے جب تک شفق کا ابھار ختم نہ ہو اور عشاء کا وقت آدھی رات تک ہے اور فجر کا وقت ہے جب تک سورج طلوع نہ ہو۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوقاتِ نماز اور آپ کیسے نماز پڑھتے تھے

محمد بن عمرو بن الحسن سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے اوقات کے بارے میں پوچھا تو فرمایا۔ حضور ظہر کی نماز دوپہر کو پڑھتے اور عصر اس وقت جبکہ سورج میں جان ہوتی اور مغرب سورج غروب ہونے پر اور عشاء کے وقت جب کافی حضرات آ جاتے تو جلدی پڑھتے اور تھوڑے ہوتے تو دیر کرتے اور صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھتے۔

ابو المنہال سے روایت ہے کہ حضرت ابو برزہ رضی اللہ

عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعَصْرَ وَإِنَّ أَحَدَنَا لَيَذْهَبُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَيَرْجِعُ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَنَسِيتُ الْمَغْرِبَ وَكَانَ لَا يُبَالِي تَأْخِيرَ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ قَالَ ثُمَّ قَالَ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ وَمَا يَعْرِفُ أَحَدُنَا جَلِيسَهُ الَّذِي كَانَ يَعْرِفُهُ وَكَانَ يَقْرَأُ فِيهَا السِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ۔

بَابُ وَقْتِ صَلَاةِ الظُّهْرِ

۳۹۸ — حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا نَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي الظُّهْرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآخُذُ قَبْضَةً مِنَ الْحَصَى لِتَبْرُدَ فِي كَفِّي أَضَعُهَا لِجَبْهَتِي أَسْجُدُ عَلَيْهَا لِشِدَّةِ الْحَرِّ۔

۳۹۹ — حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُدْرِكٍ عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَتْ قَدْرُ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّيْفِ ثَلَاثَةَ أَقْدَامٍ إِلَى خَمْسَةِ أَقْدَامٍ وَفِي الشِّتَاءِ خَمْسَةَ أَقْدَامٍ إِلَى سَبْعَةِ أَقْدَامٍ۔

۴۰۰ — حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي أَبُو الْحَسَنِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَبُو الْحَسَنِ هُوَ مُهَاجِرٌ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرَادَ الْمُؤَذِّنُ أَنْ يُؤَذِّنَ الظُّهْرَ فَقَالَ أَبْرِدْ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ أَبْرِدْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا

تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر کی نماز پڑھتے جب سورج ڈھل جاتا اور عصر پڑھتے کہ اگر کوئی ہم میں سے مدینہ کے آخری کنارے تک جا کر لوٹتا تو سورج میں ابھی جان ہوتی اور مغرب کے متعلق میں بھول گیا اور آپ عشاء کو تہائی رات تک مؤخر کرنے میں کوئی مضائقہ نہ سمجھتے پھر فرمایا کہ آدھی رات تک فرمایا اور آپ اس سے پہلے سونا اور اس کے بعد باتیں کرنا ناپسند فرماتے اور صبح کی نماز پڑھتے کہ ہم اپنے جاننے پہچاننے ساتھی کو پہچان نہیں سکتے تھے اور اس میں آپ ساٹھ سے سو آیتوں تک پڑھتے۔

نماز ظہر کا وقت

سعید بن حارث انصاری سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نماز ظہر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھا کرتا تو ایک مٹھی کنکریاں لیتا کہ وہ میرے ہاتھ میں ٹھنڈی ہو جائیں تاکہ گرمی کی شدت کے باعث ان کو پیشانی کے نیچے رکھ کر سجدہ کر سکوں۔

عثمان بن ابی شیبہ، عبیدہ بن حمید، ابو مالک اشجعی سعد بن طارق، کثیر بن مدرک، اسود سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز ظہر کا گرمیوں میں اندازہ تین سے پانچ قدم تک اور سردیوں میں پانچ سے سات قدم تک تھا۔

زید بن وہب نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ مؤذن نے ظہر کی اذان کہنے کا ارادہ کیا تو فرمایا کہ ٹھنڈک ہونے دو۔ پھر اذان کہنے کا ارادہ کیا تو فرمایا کہ ٹھنڈک ہونے دو۔ دو یا تین مرتبہ ایسا فرمایا یہاں تک کہ ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھ لیا۔ پھر فرمایا کہ گرمی کی شدت جہنم کی لپٹ سے ہے جب سخت گرمی ہو تو نماز

حَتّٰى رَأَيْنَا فَيْءَ التُّلُولِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ

ٹھنڈی کر کے پڑھو۔

۴۰۱- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ أَنَّ اللَّيْثَ حَدَّثَهُمْ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلَاةِ قَالَ ابْنُ مَوْهَبٍ بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

سعید بن مسیب اور ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب گرمی کی شدت ہو تو وقت ٹھنڈا کر کے نماز ظہر پڑھا کرو۔ ابن موہب نے کہا کہ نماز کے ساتھ کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہے۔ ف

ف: شدت کی گرمیاں ہوں تو ظہر کی نماز از روئے حدیث ایسے وقت پڑھنا بہتر ہے کہ گرمی میں تھوڑی سی کمی آ جائے۔ مولوی وحید الزمان خان صاحب نے بھی ایسا ہی لکھا ہے۔ چنانچہ رقمطراز ہیں: "ان حدیثوں سے یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ گرما کی شدت میں ظہر کی تاخیر کرنا بہتر ہے اس کی تعیین نہیں ہے۔۔۔۔ حدیث سے مقصود یہ ہے کہ بہ نسبت دوپہر کے کچھ ٹھنڈک ہو جائے" (لغات الحدیث جلد اول ص ۱۸۲) لیکن موصوف نے یہ بھی لکھا ہے مگر یہ نہیں نکلتا کہ ایک مثل کے بعد پڑھے۔۔۔۔ یہ نہیں غرض ہے کہ بالکل ٹھنڈک ہو جائے تو وہ شام تک بھی نہیں ہوتی البتہ آدھی رات کے بعد ہو جاتی ہے" (ایضاً) معلوم نہیں موصوف نے یہ نتیجہ کہاں سے نکال لیا کہ یہ نہیں نکلتا کہ ایک مثل کے بعد پڑھے؟ اپنے اس خانہ ساز مفہوم کے خلاف پڑا تو بپھر گئے کہ حدیث کے حقیقی مفہوم کا مذاق اڑاتے ہوئے ظہر کی نماز آدھی رات کے بعد پڑھنے کی تلقین فرما رہے ہیں۔ مولوی وحید الزمان صاحب کو ایسے معیار اور طریقے سے گفتگو کرنا اور وہ بھی کسی دلیل کے بغیر ہرگز ان کی شان کے شایاں نہ تھا۔ ظہر کے وقت گرمی کی شدت میں قدرے کمی آ جاتی ہے کہ تجربے سے معلوم ہو سکتا ہے اور مقصود واقعی وقت کا تھوڑا سا ٹھنڈا کر لینا ہے تاکہ نماز اطمینان سے پڑھی جا سکے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۴۰۲- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ بِلَالًا كَانَ يُؤَذِّنُ الظُّهْرَ إِذَا دَحَضَتِ الشَّمْسُ۔

جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظہر کی اذان اس وقت کہا کرتے جب سورج ڈھل جاتا۔

بَابُ ۳۹ وَقْتِ الْعَصْرِ

نماز عصر کا وقت

۴۰۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ وَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ۔

ابن شہاب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عصر ایسے وقت پڑھتے کہ سورج سفید، بلند اور جاندار ہوتا۔ اگر کوئی جانے والا عوالی تک جاتا تو سورج اس وقت بھی بلند رہتا۔

۴۰۴- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

حسن بن علی، عبد الرزاق، معمر، زہری نے فرمایا کہ عوالی

أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ وَالْعَوَالِي عَلَى مِيلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ أَوْ أَرْبَعَةٍ۔

٤٠٥۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ حَيَاتُهَا أَنْ تَجِدَ حَرَّهَا۔

٤٠٦۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ عُرْوَةُ وَلَقَدْ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ۔

٤٠٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَنْبَرِيُّ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَكَانَ يُؤَخِّرُ الْعَصْرَ مَا دَامَتِ الشَّمْسُ بَيْضَاءَ نَقِيَّةً۔

بَابٌ فِي الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى۔

٤٠٨۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَبَسُونَا عَنْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللّٰهُ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا۔

٤٠٩۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ أَنَّهُ قَالَ أَمَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنْ أَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا وَقَالَتْ إِذَا بَلَغْتَ هٰذِهِ الْآيَةَ فَآذِنِّي حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى فَلَمَّا بَلَغْتُهَا آذَنْتُهَا فَأَمْلَتْ عَلَيَّ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ ثُمَّ قَالَتْ عَائِشَةُ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ

دو یا تین میل ہیں۔ معمر نے کہا کہ میرے خیال میں چار کا بھی بیان کیا ہے۔

یوسف بن موسیٰ، جریر، منصور، خیثمہ نے کہا کہ سورج کی زندگی یہ ہے کہ اس میں حرارت پائی جائے۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھا کرتے کہ دھوپ دیواروں پر چڑھنے سے پہلے ان کے حجرے میں ہوا کرتی۔

محمد بن عبدالرحمٰن عنبری، ابراہیم بن ابی الوزیر، محمد بن یزید یمامی، یزید بن عبدالرحمٰن بن علی بن شیبان کے دادا حضرت علی بن شیبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نماز عصر میں تاخیر کرتے جب تک سورج میں سفیدی اور صفائی رہتی۔

درمیانی نماز (عصر) کا وقت

عثمان بن ابی شیبہ، یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ، یزید بن ہارون، ہشام بن حسان، محمد، عبیدہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ خندق کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہوں (کافروں) نے ہمیں درمیانی نماز یعنی نماز عصر سے روکے رکھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے گھروں اور ان کی قبروں کو آگ سے بھرے۔

ابو یونس مولیٰ عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے حکم فرمایا کہ میں ان کے لیے قرآن مجید لکھوں اور فرمایا کہ جب اس آیت پر پہنچو: حفاظت کرو نمازوں کی اور خاص طور پر درمیانی نماز کی، تو مجھے بتانا۔ جب میں اس آیت پر پہنچا تو انہیں بتایا۔ انہوں نے لکھوایا: حفاظت کرو نمازوں کی اور خاص طور پر درمیانی نماز اور نماز عصر کی اور اللہ کے لیے ادب سے کھڑے رہا کرو۔ پھر حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۴۱۰۔ حدثنا محمد بن المثنى حدثني محمد بن جعفر ثنا شعبة حدثني عمرو بن أبي حكيم قال سمعت الزبرقان يحدث عن عروة بن الزبير عن زيد بن ثابت قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي الظهر بالهاجرة ولم يكن يصلي صلاة أشد على أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم منها فنزلت حافظوا على الصلوات والصلاة الوسطى وقال إن قبلها صلاتين وبعدها صلاتين۔

عروہ بن زبیر نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کے وقت پڑھا کرتے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ پر اس سے سخت کوئی نماز نہ ہوتی۔ اس کے متعلق یہ حکم نازل ہوا: حفاظت کرو نمازوں کی اور درمیانی نماز کی۔ اور فرمایا کہ اس سے پہلے دو نمازیں ہیں اور دو نمازیں اس کے بعد ہیں۔ ف

ف: صلوٰۃ وسطیٰ کے بارے میں مختلف اقوال ہیں۔ بعض اس سے ظہر اور بعض فجر مراد لیتے ہیں۔ لیکن اکثر حضرات کے نزدیک اس سے مراد نماز عصر ہے جیسا کہ ان کئی حدیثوں سے صاف واضح ہوتا ہے۔ بہر حال ہر نماز کی حفاظت ضروری ہے اور نماز وسطیٰ کی محافظت کے لیے تاکید مزید ہے جو اکثر حضرات کے نزدیک نماز عصر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۱۵ من أدرك ركعة من الصلاة فقد أدركها

جسے ایک رکعت مل گئی اسے پوری نماز مل گئی

۴۱۱۔ حدثنا الحسن بن الربيع حدثني ابن المبارك عن معمر عن ابن طاوس عن طاوس عن ابن عباس عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أدرك من العصر ركعة قبل أن تغرب الشمس فقد أدرك ومن أدرك من الفجر ركعة قبل أن تطلع الشمس فقد أدرك۔

حضرت ابن عباس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے نماز عصر کی ایک رکعت سورج غروب ہونے سے پہلے پا لی اس نے نماز عصر پا لی اور نماز فجر کی ایک رکعت سورج طلوع ہونے سے پہلے پا لی تو اس نے نماز فجر پا لی۔

باب ۱۶ التشديد في تأخير العصر إلى الاصفرار

سورج زرد ہونے تک نماز عصر میں تاخیر کرنے پر تہدید

۴۱۲۔ حدثنا القعنبي عن مالك عن العلاء بن عبد الرحمن أنه قال دخلنا على أنس بن مالك بعد الظهر فقام يصلي العصر فلما فرغ من صلاته ذكرنا تعجيل الصلاة أو ذكرها فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول تلك صلاة المنافقين تلك صلاة المنافقين تلك صلاة

علاء بن عبد الرحمن نے فرمایا کہ ہم نماز ظہر کے بعد حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہ نماز عصر پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ جب وہ اپنی نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے جلدی نماز پڑھنے کا ذکر کیا یا اس بات کا ذکر کیا تو فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ منافقوں کی نماز ہے کہ تم میں سے کوئی بیٹھا رہے، یہاں

الْمُنَافِقِينَ يَجْلِسُ أَحَدُهُمْ حَتَّى إِذَا اصْفَرَّتِ الشَّمْسُ فَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ أَوْ عَلَى قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا۔

باب ۱۵۲ التَّشْدِيدِ فِي الَّذِي تَفُوتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ۔

۴۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِي تَفُوتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أُتِرَ وَاخْتُلِفَ عَلَى أَيُّوبَ فِيهِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وُتِرَ۔

۴۱۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ نَا الْوَلِيدُ قَالَ قَالَ أَبُو عَمْرٍو يَعْنِي الْأَوْزَاعِيَّ وَذَلِكَ أَنْ تَرَى مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الشَّمْسِ صَفْرَاءَ۔

باب ۱۵۳ وَقْتِ الْمَغْرِبِ۔

۴۱۵۔ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَبِيبٍ نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَرْمِي فَيَرَى أَحَدُنَا مَوْضِعَ نَبْلِهِ۔

۴۱۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ سَاعَةَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ إِذَا غَابَ حَاجِبُهَا۔

۴۱۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا قَدِمَ

یہاں تک کہ سورج زرد ہو جائے گویا وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان ہو جائے یا دونوں سینگوں پر ہو تب اس وقت کھڑا ہو کر چار ٹھونگے مارے اور نہیں وہ خدا کی یاد کرتا مگر تھوڑا بہت۔

نماز عصر قضا کر دینے پر تہدید

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی نماز عصر (ساری عمر میں ایک بار بھی) فوت ہو گئی اس کے اہل و عیال اور مال سب کچھ لٹ گیا امام ابوداؤد نے کہا کہ عبیداللہ نے اُتِرَ فرمایا ہے اور اس میں ایوب پر اختلاف کیا گیا اور زہری سالم سے ان کے والد سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وُتِرَ روایت کیا ہے۔

محمود بن خالد، ولید، ابو عمرو اوزاعی نے فرمایا کہ نماز عصر کی تاخیر یہ ہے کہ دھوپ زمین پر زرد نظر آنے لگے۔

نماز مغرب کا وقت

ثابت بنانی سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز مغرب پڑھا کرتے پھر ہم تیر چلاتے تو ہمیں اس کے گرنے کی جگہ نظر آتی تھی۔

یزید بن ابی عبید سے روایت ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز مغرب اسی وقت پڑھتے جب سورج کا اوپر والا کنارہ غائب (غروب) ہو جاتا۔

یزید بن ابی حبیب سے روایت ہے کہ مرثد بن عبداللہ نے فرمایا کہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے ہاں جہاد سے واپسی پر تشریف لائے اور ان دنوں حضرت

علینا ابو ایوب غازیا و عقبۃ بن عامر یومئذ علی مصر فاخر المغرب فقام الیہ ابو ایوب فقال لہ ما ہذہ الصلوٰۃ یا عقبۃ فقال شغلنا قال اما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تزال امتی بخیر او قال علی الفطرۃ ما لم یؤخروا المغرب الی ان تشتبک النجوم

ترجمہ: مرثد سے روایت ہے کہ ... انہوں نے نماز مغرب میں تاخیر کی تو حضرت ابو ایوب ان کے پاس گئے اور کہا اے عقبہ یہ کیسی نماز ہے؟ کہا ہم مشغول تھے کہا کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے نہیں سنا کہ میری امت ہمیشہ بھلائی کے ساتھ رہے گی یا فرمایا فطرت پر رہے گی جب تک نماز مغرب میں اتنی دیر نہیں کریں گی کہ ستارے چمکنے لگیں۔ ف

ف: یہ ایک وہ وقت تھا کہ حضرت ابو ایوب نے حاکم مصر حضرت عقبہ بن عامر کو نماز مغرب میں دیر کرنے پر ٹوکا اور انہیں حدیث رسول سنائی تو انہوں نے حدیث کے آگے سر تسلیم خم کر دیا اور اپنی کوتاہی اور حدیث میں مداخلت کرنے کا کوئی حق نہ دیا اور اسے اپنی توہین شمار کیا کہ پبلک کے ایک فرد نے گرفت کیوں کی ہے۔ ایک وقت آج ہے کہ حدیث تو رہی اپنی جگہ بلکہ قرآنی احکام کو بھی مسلمان کہلانے والے حکام خاطر میں نہیں لاتے اور اپنے خلاف قرآن و حدیث کے احکام سے باقاعدہ بگڑے ہوئے ہیں ... احکام الٰہی اور ان کی تعمیل کرانے پر مصر ہیں وہ قرآن و حدیث کے صریحاً خلاف ہیں ... اس بات کی ذرا پرواہ نہیں کرتے کہ ایسا کر کے وہ مسلمان ہوتے ہوئے کیسے خدا اور رسول سے بغاوت کر رہے ہیں۔ اس انتظار کی نوبت آج بھی مسلمان کہلانے والے آج بڑی حد تک بھلائی سے محروم ہو چکے ہیں ... یعنی لوگ بھی بڑی حد تک اپنے حکام کے دین پر چلنے لگتے ہیں اور حکام اپنے اپنے کام کرتے کرتے جہنم کی طرف گامزن ہیں۔ واللہ اعلم

باب ۱۵۵ وقت العشاء الآخرۃ

نماز عشاء کا وقت

۴۱۸ حدثنا مسدد نا ابو عوانۃ عن ابی بشر عن بشیر بن ثابت عن حبیب بن سالم عن النعمان بن بشیر قال انا اعلم الناس بوقت ہذہ الصلوٰۃ صلوٰۃ العشاء الآخرۃ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلیہا لسقوط القمر لثالثۃ

ترجمہ: حبیب بن سالم سے روایت ہے کہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں آخری نماز یعنی نماز عشاء کا سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت پڑھتے تھے جب تیسری رات کا چاند غروب ہو جاتا تھا۔

۴۱۹ حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ نا جریر عن منصور عن الحکم عن نافع عن عبد اللہ بن عمر قال مکثنا ذات لیلۃ ننتظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لصلوٰۃ العشاء فخرج الینا حین ذہب ثلث اللیل او بعدہ فلا ندری اشیء شغلہ ام غیر ذلک فقال حین خرج اتنتظرون ہذہ الصلوٰۃ لولا ان تثقل علی امتی لصلیت بہم ہذہ الساعۃ ثم امر المؤذن

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک رات ہم نماز عشاء کے لیے رسول اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انتظار کرتے رہے لیکن آپ ہمارے پاس اس وقت تشریف لائے جبکہ تہائی رات گزر گئی تھی یا اس کے بعد بھی ہمیں معلوم نہیں کہ آپ کسی کام میں مشغول رہے یا کوئی اور بات تھی۔ جب آپ تشریف لائے تو فرمایا کیا تم اس کا انتظار کر رہے ہو اگر مجھے امت کی مشقت کا خیال نہ ہوتا تو میں اسی وقت نماز پڑھایا کرتا۔ پھر آپ نے مؤذن کو حکم فرمایا تو اذان

كما قالوا.

٤٢٠ ـ حدثنا عمرو بن عثمان الحمصي نا أبي نا حريز عن راشد بن سعد عن عاصم بن حميد السكوني أنه سمع معاذ بن جبل يقول بقينا النبي صلى الله عليه وسلم في صلاة العتمة فتأخر حتى ظن الظان أنه ليس بخارج والقائل منا يقول صلى فإنا لكذلك حتى خرج النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا له كما قالوا فقال لهم أعتموا بهذه الصلاة فإنكم قد فضلتم بها على سائر الأمم ولم تصلها أمة قبلكم.

٤٢١ ـ حدثنا مسدد نا بشر بن المفضل نا داود بن أبي هند عن أبي نضرة عن أبي سعيد الخدري قال صلينا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة العتمة فلم يخرج حتى مضى نحو من شطر الليل فقال خذوا مقاعدكم فأخذنا مقاعدنا فقال إن الناس قد صلوا وأخذوا مضاجعهم وإنكم لن تزالوا في صلاة ما انتظرتم الصلاة ولولا ضعف الضعيف وسقم السقيم لأخرت هذه الصلاة إلى شطر الليل.

کیا تھا۔

۴۲۰ ۔ عمرو بن عثمان نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ہم نے عشاء کے لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نکلنے کا انتظار کیا۔ آپ نے اتنی دیر کر دی یہاں تک کہ گمان کرنے والے نے گمان کیا کہ آپ تشریف نہیں لائیں گے اور بعض ہم میں سے کہنے لگے کہ آپ نماز پڑھ چکے۔ ہم اسی حال میں تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ لوگوں نے آپ سے عرض کیا جو کہہ رہے تھے پس فرمایا اس نماز کو دیر سے پڑھا کرو کیونکہ تم کو اس کے سبب تمام امتوں پر فضیلت دی گئی ہے اور تم سے پہلے کسی امت نے یہ نماز نہیں پڑھی۔

۴۲۱ ۔ ابونضرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء پڑھنا چاہتے تھے لیکن آپ تشریف نہ لائے یہاں تک کہ آدھی رات کے قریب گزر گئی۔ فرمایا اپنی جگہ بیٹھے رہو۔ ہم بیٹھے رہے۔ پس فرمایا کہ لوگ نماز پڑھ کر سو گئے ہیں لیکن تم نماز میں ہو جب تک نماز کا انتظار کرو گے۔ اگر کمزوروں کی کمزوری اور بیماروں کی بیماری کا خیال نہ ہوتا تو میں اس نماز کو آدھی رات تک مؤخر کر دیتا۔ ف

ف: ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ نماز عشاء کو رات کے [illegible] ... ہمارے آقا و مولا سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ... فرمایا [illegible] ... لہٰذا ان لوگوں کی بات ہرگز نہ سنی جائے [illegible] ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ... ایمان [illegible]

ہوگئے وشمن ہو گئے تھے تمام عمر خوش و شاد رہتے ہیں گئے ہیں یہ بات ہرگز نہیں ہے کہ مسلمان کو نہایت عاجزی سے نماز کے انتظار میں رہنا چاہیے تاکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں ایسے اوقات کو پائے جن کی فضیلت میں تصریح فرمائی اور جس کا کے طفیل خدا نے ان پر سے بے حد رحمت کے دروازے کھول دیئے اس محبوب پروردگار کی بارگاہ میں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے شوق کرتے ہیں کہ ان کی ہدایت کی ساری بہار حبیب پروردگار ہی کے صدقے ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب ۱۵۶ وقت الصبح

نماز فجر کا وقت

۴۲۳ — حدثنا القعنبي عن مالك عن يحيى ابن سعيد عن عمرة عن عائشة أنها قالت إن كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ليصلي الصبح فينصرف النساء متلفعات بمروطهن ما يعرفن من الغلس۔

عمرہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ صبح کی نماز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسے وقت پڑھتے کہ عورتیں جب چادریں لپیٹ کر واپس جاتیں تو اندھیرے کے باعث پہچانی نہیں جاتی تھیں۔

۴۲۴ — حدثنا إسحاق بن إسماعيل ثنا سفيان عن ابن عجلان عن عاصم بن عمر بن قتادة بن النعمان عن محمود بن لبيد عن رافع بن خديج قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أصبحوا بالصبح فإنه أعظم لأجوركم أو أعظم للأجر۔

محمود بن لبید سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، صبح کو روشن کرو کیونکہ اس میں تمہارے لیے ثواب زیادہ ہے یا اس کا ثواب زیادہ ہے۔ ف

ف: اس حدیث سے احناف کے مذہب کی صراحت ہوتی ہے کہ نماز فجر روشنی میں پڑھی جائے کیونکہ اس میں زیادہ ثواب ہے جیسا کہ رسول اللہ کی حدیث ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ اس طرح اکثر لوگ جماعت میں شامل ہو سکتے ہیں اور اس زمانے میں تو ہر مسلمان کو اس پر عمل کرنا چاہیے تاکہ زیادہ لوگ نماز فجر میں شامل ہو سکیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب ۱۵۷ المحافظة على الصلوات۔

نمازوں کی حفاظت کرنا

۴۲۵ — حدثنا محمد بن حرب الواسطي ثنا يزيد يعني ابن هارون ثنا محمد بن مطرف ثنا زيد بن أسلم عن عطاء بن يسار عن عبد الله الصنابحي قال زعم أبو محمد أن الوتر واجب فقال عبادة بن الصامت كذب أبو محمد أشهد أني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول خمس صلوات افترضهن الله تعالى من أحسن وضوءهن وصلاهن لوقتهن وأتم ركوعهن وخشوعهن كان له على الله عهد أن يغفر له ومن لم يفعل فليس له على الله عهد

عبد اللہ صنابحی سے روایت ہے کہ ابو محمد نے کہا کہ وتر واجب ہے تو حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ابو محمد نے غلط کہا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ پانچ نمازیں ایسی ہیں کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے فرض فرمایا ہے۔ جو ان کے لیے اچھی طرح وضو کرے، انہیں وقت پر پڑھے، ان کے رکوع اور خشوع پورا کرے تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اس کی مغفرت فرمائے گا اور جو ایسا نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کا اس سے کوئی وعدہ نہیں ہے، چاہے تو اسے بخش دے اور چاہے عذاب دے۔

إن شئت ... صلاة معه.

۴۲۵ حدثنا محمد بن عبد الله الخزاعي وعبد الله بن مسلمة قالا حدثنا عبد الله بن عمر عن القاسم بن غنام عن بعض أمهاته عن أم فروة قالت سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم أي الأعمال أفضل قال الصلاة في أول وقتها. قال الخزاعي في حديثه عن عمة له يقال لها أم فروة قد بايعت النبي صلى الله عليه وسلم أن النبي صلى الله عليه وسلم سئل.

۴۲۶ حدثنا عمرو بن عون أخبرنا هشيم عن داود بن أبي هند عن أبي حرب بن أبي الأسود عن عبد الله بن فضالة عن أبيه قال علمني رسول الله صلى الله عليه وسلم فكان فيما علمني وحافظ على الصلوات الخمس قال قلت إن هذه ساعات لي فيها أشغال فمرني بأمر جامع إذا أنا فعلته أجزأ عني فقال حافظ على العصرين وما كانت من لغتنا فقلت وما العصران قال صلاة قبل طلوع الشمس وصلاة قبل غروبها.

۴۲۷ حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن إسماعيل بن أبي خالد حدثنا أبو بكر بن عمارة بن رويبة عن أبيه قال سأله رجل من أهل البصرة فقال أخبرني ما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يلج النار رجل صلى قبل طلوع الشمس وقبل أن تغرب قال أنت سمعته منه ثلاث مرات قال نعم كل ذلك يقول سمعته أذناي ووعاه قلبي فقال الرجل وأنا سمعته صلى الله عليه وسلم يقول ذلك.

باب إذا أخر الإمام الصلاة عن الوقت

۴۲۸ حدثنا مسدد حدثنا حماد بن زيد

قاسم بن غنام کی بعض ماؤں نے حضرت ام فروہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون سا عمل افضل ہے، آپ نے فرمایا نماز کو اس کے اول وقت میں پڑھنا۔ خزاعی نے اپنی حدیث میں کہا کہ ان کی پھوپھی ام فروہ تھیں جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا۔

(۴۲۶) حضرت عبد اللہ بن فضالہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھایا اور جو آپ نے سکھایا اس میں یہ بھی تھا کہ پانچوں نمازوں کی حفاظت کرو۔ میں نے عرض کیا کہ ان اوقات میں مجھے مشغولیت ہوتی ہے، مجھے کوئی جامع بات بتائیے کہ جب میں اس پر عمل کروں تو وہ میرے لئے کافی ہو۔ آپ نے فرمایا عصرین کی حفاظت کرو، اور یہ لفظ ہماری زبان میں نہ تھا۔ میں نے عرض کیا عصرین کیا ہیں؟ فرمایا ایک نماز طلوع آفتاب سے پہلے اور ایک غروب آفتاب سے پہلے۔

(۴۲۷) ابوبکر بن عمارہ بن رویبہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے اہل بصرہ میں سے ایک شخص نے پوچھا کہ مجھے وہ بات بتائیے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ وہ شخص جہنم میں داخل نہ ہوگا جس نے طلوع آفتاب سے پہلے اور غروب آفتاب سے پہلے نماز پڑھی۔ اس نے کہا کیا آپ نے یہ خود ان سے سنا ہے؟ تین مرتبہ پوچھا۔ فرمایا ہاں، ہر مرتبہ یہی کہا کہ میرے کانوں نے سنا اور میرے دل نے یاد رکھا۔ اس شخص نے کہا میں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے۔

جب امام نماز کو وقت سے مؤخر کرے

(۴۲۸) حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عن أبي عمران يعني الجوني عن عبد الله بن الصامت عن أبي ذر قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا أبا ذر كيف أنت إذا كانت عليك أمراء يميتون الصلاة أو قال يؤخرون الصلاة قلت يا رسول الله فما تأمرني قال صل الصلاة لوقتها فإن أدركتها معهم فصلها فإنها لك نافلة۔

۴۳۲ حدثنا عبد الرحمن بن إبراهيم الدمشقي نا الوليد نا الأوزاعي حدثني حسان يعني ابن عطية عن عبد الرحمن بن سابط عن عمرو بن ميمون الأودي قال قدم علينا معاذ بن جبل اليمن رسول رسول الله صلى الله عليه وسلم إلينا قال فسمعت تكبيره مع الفجر رجل أجش الصوت قال فألقيت عليه محبتي فما فارقته حتى دفنته بالشام ميتا ثم نظرت إلى أفقه الناس بعده فأتيت ابن مسعود فلزمته حتى مات فقال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف بكم إذا أتت عليكم أمراء يصلون الصلاة لغير ميقاتها قلت فما تأمرني إذا أدركني ذلك يا رسول الله قال صل الصلاة لميقاتها واجعل صلاتك معهم سبحة۔

۴۳۳ حدثنا محمد بن قدامة بن أعين نا جرير عن منصور عن هلال بن يساف عن أبي المثنى عن ابن أخت عبادة بن الصامت عن عبادة بن الصامت ح وحدثنا محمد بن سليمان الأنباري نا وكيع عن سفيان المعنى عن منصور عن هلال بن يساف عن أبي المثنى الحمصي عن أبي أبي ابن امرأة عبادة بن الصامت عن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنها ستكون عليكم بعدي

سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے ابوذر! اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب کہ تم پر ایسے حاکم ہوں گے جو نماز کو مردہ کر ڈالیں گے یا فرمایا نماز میں تاخیر کریں گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا کہ نماز اس کے اصل وقت پر پڑھنا۔ اگر ان کے ساتھ نماز ملے تو دوبارہ پڑھ لینا کیونکہ یہ تمہارے لئے نفل ہو جائے گی۔

عمرو بن میمون اودی سے روایت ہے کہ ہمارے پاس یمن میں حضرت معاذ بن جبل تشریف لائے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے قاصد تھے۔ میں نے نماز فجر میں ان کی تکبیر سنی۔ وہ بلند آواز والے تھے۔ مجھے ان سے محبت ہو گئی اور میں ان سے جدا نہ ہوا یہاں تک کہ شام میں ان کو دفن کر دیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ فقیہ ان کے بعد کون ہے پس میں حضرت ابن مسعود کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور ان کی صحبت میں رہا یہاں تک کہ ان کا انتقال ہو گیا۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم پر ایسے حاکم ہوں گے جو بے وقت نماز پڑھائیں گے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں اگر میں ایسا وقت پاؤں؟ فرمایا کہ وقت پر نماز پڑھتے رہنا اور نفل طور پر ان کے ساتھ پڑھ لینا۔

محمد بن قدامہ بن اعین، جریر، منصور، ہلال بن یساف، ابی المثنیٰ، عبادہ بن صامت کا بھانجا، حضرت عبادہ بن صامت۔ محمد بن سلیمان انباری، وکیع، سفیان، منصور، ہلال بن یساف، ابو المثنیٰ حمصی، ابو ابی بن امرأۃ عبادہ بن صامت، حضرت عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب میرے بعد تم پر ایسے حاکم مقرر ہوں گے کہ ان کو غفلتیں نماز وقت پر پڑھنے سے روکیں گی یہاں تک کہ ایک وقت کی نماز اس کے وقت پر نہ پڑھیں گے جب تک اس کا وقت جا چکا ہوگا۔ ایک شخص نے عرض کیا

[illegible]

[illegible]

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے!
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

[illegible]

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا بِلَالٌ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى إِذَا ضَرَبَتْهُمُ الشَّمْسُ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَهُمُ اسْتِيقَاظًا فَفَزِعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا بِلَالُ فَقَالَ أَخَذَ بِنَفْسِي الَّذِي أَخَذَ بِنَفْسِكَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ فَاقْتَادُوا رَوَاحِلَهُمْ شَيْئًا ثُمَّ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ لَهُمُ الصَّلَاةَ وَصَلَّى لَهُمُ الصُّبْحَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا فَإِنَّ اللهَ قَالَ أَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي قَالَ يُونُسُ وَكَانَ ابْنُ شِهَابٍ يَقْرَؤُهَا كَذَلِكَ قَالَ أَحْمَدُ قَالَ عَنْبَسَةُ يَعْنِي عَنْ يُونُسَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ لِذِكْرِي قَالَ أَحْمَدُ الْكَرَى النُّعَاسُ۔

یہاں تک کہ ان پر دھوپ آگئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے بیدار ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھبرا کر فرمایا اے بلال! حضرت بلال عرض گزار ہوئے کہ جس نے آپ کو پکڑا اسی نے مجھے پکڑ لیا میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ پھر تھوڑی دور تک اونٹ لے چلے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور حضرت بلال کو حکم دیا تو انہوں نے اقامت کہی اور ان سب کو صبح کی نماز پڑھائی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ جو نماز بھول جائے تو جب یاد آئے پڑھ لے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے نماز قائم کرو میری یاد کے لیے۔ یونس نے کہا کہ ابن شہاب اسے اسی طرح پڑھا کرتے تھے۔ احمد، عنبسہ یعنی یونس نے اس حدیث میں لذکری کہا ہے۔ امام احمد نے فرمایا الکری نیند کو کہتے ہیں۔

ف: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کا سفر میں نیند کی وجہ سے نماز سے رہ جانا ... قضا نماز ادا کرنا ... اللہ تعالیٰ ... اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو ... رحمت سے ... واللہ تعالیٰ اعلم

۴۳۳ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا أَبَانُ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي هَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَوَّلُوا عَنْ مَكَانِكُمُ الَّذِي أَصَابَتْكُمْ فِيهِ الْغَفْلَةُ قَالَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ وَأَقَامَ وَصَلَّى قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَالْأَوْزَاعِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ وَابْنُ إِسْحَاقَ لَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمُ الْأَذَانَ فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ هَذَا وَلَمْ يُسْنِدْهُ مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا الْأَوْزَاعِيُّ وَأَبَانُ الْعَطَّارُ عَنْ مَعْمَرٍ۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی حدیث میں روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس جگہ سے ہٹ چلو جہاں تم پر غفلت طاری ہوئی۔ پھر آپ نے حضرت بلال کو اذان اور اقامت کا حکم فرمایا اور نماز پڑھی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مالک، سفیان بن عیینہ، اوزاعی اور عبدالرزاق نے معمر اور ابن اسحاق سے اسے روایت کیا لیکن ان میں سے کسی نے بھی اذان کا ذکر نہیں کیا۔ ان میں سے اس روایت کو اوزاعی اور ابان عطار نے معمر سے مسند کیا ہے۔

۴۳۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ الْأَنْصَارِيِّ

عبداللہ بن رباح انصاری نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر

[illegible]

٢٣٥ [illegible]

[illegible]

كانت بين يدي الله فلم يصلها الى سنتها فمن ادرك منكم صلوة الغداة من غد صالحا فليقض معها مثلها.

کل کی نماز کے وقت پر پڑھے تو اس کے ساتھ اسی جیسی نماز اور پڑھے۔

۴۳۶۔ حدثنا عمرو بن عون نا خالد عن حصين عن ابن ابي قتادة في هذا الخبر قال فقال ان الله قبض ارواحكم حيث شاء وردها حيث شاء قم فاذن بالصلوة فقاموا فتطهروا حتى اذا ارتفعت الشمس قام النبي صلى الله عليه وسلم فصلى بالناس.

حصین نے حضرت ابن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے تمہاری روحوں کو قبض فرمایا جب چاہا اور بھیج دیا جب چاہا۔ پس نماز کے لیے اذان کہو۔ سب لوگ کھڑے ہو گئے اور طہارت کی یہاں تک کہ سورج بلند ہو گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کھڑے ہوئے اور لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی۔

۴۳۷۔ حدثنا هناد نا عبثر عن حصين عن عبد الله بن ابي قتادة عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم بمعناه قال فتوضا حين ارتفعت الشمس فصلى بهم.

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی مفہوم کی روایت کی ہے۔ اس میں فرمایا کہ سورج بلند ہونے پر آپ نے وضو کیا اور لوگوں کے ساتھ نماز ادا کی۔

۴۳۸۔ حدثنا العباس العنبري نا سليمان بن داود وهو الطيالسي نا سليمان يعني ابن المغيرة عن ثابت عن عبد الله بن رباح عن ابي قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس في النوم تفريط انما التفريط في اليقظة ان تؤخر صلوة حتى يدخل وقت اخرى.

عبداللہ بن رباح نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سوتے رہنے کی صورت میں کوتاہی نہیں ہے۔ کوتاہی تو بیداری کی حالت میں ہے کہ ایک نماز کو اتنا مؤخر کر دیا جائے کہ دوسری نماز کا وقت آ جائے۔

۴۳۹۔ حدثنا مسدد نا ابو عوانة عن قتادة عن انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من نسي صلوة فليصلها اذا ذكرها لا كفارة لها الا ذلك.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو کسی نماز کو پڑھنا بھول جائے تو یاد آنے پر اسے پڑھ لے۔ اس کے سوا اس کا کوئی کفارہ نہیں ہے۔

۴۴۱۔ حدثنا وهب بن بقية عن خالد عن يونس عن الحسن عن عمران بن حصين ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان في مسير له فناموا عن صلوة الفجر فاستيقظوا بحر الشمس فارتفعوا قليلا حتى استقلت الشمس ثم امر مؤذنا فاذن فصلى ركعتين قبل الفجر ثم اقام ثم صلى الفجر.

حسن نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سفر میں تھے تو نماز فجر کے وقت سوئے رہے اور سورج کی گرمی نے آپ کو بیدار کیا۔ آپ تھوڑی دور چلے یہاں تک کہ سورج بلند ہو گیا۔ پھر آپ نے مؤذن کو حکم فرمایا۔ اس نے اذان کہی۔ پس نماز فجر سے پہلے آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر اٹھ کھڑے ہوئے اور فجر کی نماز پڑھی (یعنی جماعت)۔

۴۴۱ - حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَهَذَا لَفْظُ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَهُمْ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ يَعْنِي الْقِتْبَانِيَّ أَنَّ كُلَيْبَ بْنَ صُبْحٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ الزِّبْرِقَانَ حَدَّثَهُ عَنْ عَمِّهِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَنَامَ عَنِ الصُّبْحِ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَنَحَّوْا عَنْ هَذَا الْمَكَانِ قَالَ ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ ثُمَّ تَوَضَّئُوا وَصَلَّوْا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى بِهِمْ صَلَاةَ الصُّبْحِ۔

کلیب بن صبح کہتے ہیں کہ زبرقان نے روایت کی ہے کہ اُن کے چچا جان حضرت عمرو بن اُمیہ ضمری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کسی سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ہم نماز فجر کے وقت سوتے رہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے اور فرمایا کہ اس جگہ کو چھوڑ دو۔ پھر آپ نے حضرت بلال کو اذان کا حکم فرمایا اور وضو کر کے فجر کی دو رکعتیں سنتیں پڑھیں۔ پھر حضرت بلال کو نماز کی اقامت کا حکم فرمایا اور لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی۔

۴۴۲ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَرِيزٌ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ حَدَّثَنَا مُبَشِّرٌ يَعْنِي الْحَلَبِيَّ حَدَّثَنَا حَرِيزٌ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ صُلَيْحٍ عَنْ ذِي مِخْبَرٍ الْحَبَشِيِّ وَكَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَتَوَضَّأَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُضُوءًا لَمْ يَلُثَّ مِنْهُ التُّرَابَ ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ غَيْرَ عَجِلٍ ثُمَّ قَالَ لِبِلَالٍ أَقِمِ الصَّلَاةَ ثُمَّ صَلَّى وَهُوَ غَيْرُ عَجِلٍ قَالَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ صُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي ذُو مِخْمَرٍ رَجُلٌ مِنَ الْحَبَشَةِ وَقَالَ عُبَيْدٌ يَزِيدُ بْنُ صُبَيْحٍ۔

ابراہیم بن حسن، حجاج بن محمد، حریز۔ عبید بن ابی الوزیر، مبشر حلبی، حریز ابن عثمان، یزید بن صلیح، حضرت ذو مخبر حبشی رضی اللہ عنہ نے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتے تھے اس واقعہ کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوڑے پانی سے وضو فرمایا کہ زمین بھی نہ بھیگی۔ پھر حضرت بلال کو اذان کہنے کا حکم فرمایا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور جلدی کیے بغیر دو رکعتیں پڑھیں۔ حجاج نے یزید بن صلیح سے روایت کرتے ہوئے کہا حبشہ کے رہنے والے ذو مخبر اور عبید نے یزید بن صبیح کہا۔

۴۴۳ - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ حَرِيزٍ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ صُلَيْحٍ عَنْ ذِي مِخْبَرٍ ابْنِ أَخِي النَّجَاشِيِّ فِي هَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَأَذَّنَ وَهُوَ غَيْرُ عَجِلٍ۔

یزید بن صلیح سے روایت ہے کہ حضرت نجاشی کے بھتیجے حضرت ذی مخبر رضی اللہ عنہ نے اس واقعہ کو روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ جلدی کیے بغیر اذان کہی گئی۔

۴۴۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ سَمِعْتُ

عبدالرحمن بن ابو علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صلح حدیبیہ کے زمانے میں ہم

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَكْلَؤُنَا فَقَالَ بِلَالٌ أَنَا فَنَامُوا حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ افْعَلُوا كَمَا كُنْتُمْ تَفْعَلُونَ قَالَ فَفَعَلْنَا قَالَ فَكَذٰلِكَ فَافْعَلُوا لِمَنْ نَامَ أَوْ نَسِيَ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آ رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیں کون جگائے گا؟ حضرت بلال عرض گزار ہوئے کہ میں۔ پس سب سو گئے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو فرمایا اسی طرح نماز پڑھو جیسے پڑھا کرتے تھے۔ بیان ہے کہ ہم نے اسی طرح کیا۔ فرمایا کہ جو سو جائے یا بھول جائے تو اسی طرح پڑھے۔

ف۔ اس باب میں حدیث ۴۴۳ کے ماتحت وضاحت پیش کی جا چکی ہے۔ حضرت بلال کے جاگنے اور پھر سو جانے کی کیفیت بخاری شریف میں تفصیل سے مذکور ہے من شاء فلیرجع الیہ۔

بَابٌ فِي بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ

مسجدیں تعمیر کرنے کا بیان

۴۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ أَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي فَزَارَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُمِرْتُ بِتَشْيِيدِ الْمَسَاجِدِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَتُزَخْرِفُنَّهَا كَمَا زَخْرَفَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى۔

یزید بن اصم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے مسجدوں کو بلند کرنے کا حکم نہیں فرمایا گیا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ ضرور تم مسجدوں کو اسی طرح آراستہ کرو گے جیسے یہود و نصاریٰ نے کی تھیں۔

۴۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ وَقَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی۔ یہاں تک کہ لوگ فخر کریں گے مسجدوں کی بابت شان و شوکت کے باعث۔

۴۴۷۔ حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ الْمُرَجّٰى ثَنَا أَبُو هَمَّامٍ الدَّلَّالُ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يَجْعَلَ مَسْجِدَ الطَّائِفِ حَيْثُ كَانَ طَوَاغِيتُهُمْ۔

محمد بن عبداللہ بن عیاض نے حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف میں انہیں اس جگہ مسجد بنانے کا حکم فرمایا جہاں ان لوگوں کے بت رکھا کرتے تھے۔

۴۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ وَمُجَاهِدُ بْنُ مُوسٰى وَهُوَ أَتَمُّ قَالَا ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا نَافِعٌ أَنَّ

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں مسجد نبوی کچی اینٹوں کی بنی ہوئی تھی اور اس کی چھت لکڑیوں کی تھی اور ستون بھی

عبد الله بن عمر أخبره أن المسجد كان على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم مبنيا باللبن وسقفه بالجريد وعمده قال مجاهد عمده من خشب النخل فلم يزد فيه أبو بكر شيئا وزاد فيه عمر وبناه على بنائه في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم باللبن والجريد وأعاد عمده قال مجاهد عمده خشبا وغيره عثمان فزاد فيه زيادة كثيرة وبنى جداره بالحجارة المنقوشة والقصة وجعل عمده من حجارة منقوشة وسقفه بالساج قال مجاهد وسقفه الساج قال أبو داود القصة الجص.

مجاہد نے کہا کہ اس کے ستون کھجور کی لکڑی کے تھے۔ حضرت ابو بکر نے اس میں کوئی اضافہ نہ کیا اور حضرت عمر نے اس میں اضافہ کیا اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک کی بنیاد پر کچی اینٹوں اور کھجور کی شاخوں سے ہی بنایا اور اس کے ستون دوبارہ لکڑی کے لگائے۔ مجاہد نے کہا کہ اس کے ستون لکڑی کے تھے۔ حضرت عثمان نے اس میں تبدیلی کی اور کافی اضافہ کیا اس کی دیواریں نقش و نگار والے پتھر اور چونے سے بنوائیں اور اس کے ستون نقش و نگار والے پتھر کے بنائے اور ساگوان کی لکڑی سے اس کی چھت بنائی۔ مجاہد نے کہا اس کی چھت ساگوان کی تھی۔ امام ابو داؤد فرماتے ہیں قصہ چونے کو کہتے ہیں۔

۴۴۹ حدثنا محمد بن حاتم نا عبيد الله بن موسى عن شيبان عن فراس عن عطية عن ابن عمر أن مسجد النبي صلى الله عليه وسلم كانت سواريه على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم من جذوع النخل أعلاه مظلل بجريد النخل ثم إنها نخرت في خلافة أبي بكر فبناها بجذوع النخل وبجريد النخل ثم إنها نخرت في خلافة عثمان فبناها بالآجر فلم تزل ثابتة حتى الآن.

حضرت عطیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کے ستون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں کھجور کے تنے کے تھے اور اس کے اوپر چھت کے لئے کھجور کی ٹہنیاں تھیں۔ پھر حضرت ابو بکر کے دور خلافت میں وہ گل گئیں تو انہیں کھجور کی لکڑی اور ٹہنیوں سے بنا دیا گیا۔ پھر حضرت عثمان کے دور خلافت میں گل گئیں تو انہیں پکی اینٹوں سے بنا دیا گیا جو آج تک اسی حالت پر باقی ہے۔

۴۵۰ حدثنا مسدد نا عبد الوارث عن أبي التياح عن أنس بن مالك قال قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة فنزل في علو المدينة في حي يقال لهم بنو عمرو بن عوف فأقام فيهم أربع عشرة ليلة ثم أرسل إلى بني النجار فجاءوا متقلدين سيوفهم فقال أنس فكأني أنظر إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم على راحلته وأبو بكر ردفه وملأ بني النجار حوله حتى ألقى بفناء أبي أيوب وكان رسول الله صلى الله عليه

ابو التیاح سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو مدینہ کے بالائی حصے میں ایک قبیلہ میں اترے جس کو بنو عمرو بن عوف کہا جاتا تھا۔ ان میں آپ چودہ راتیں رہے۔ پھر آپ نے بنو نجار کے پاس پیغام بھیجا وہ اپنی تلواریں لٹکائے ہوئے حاضر ہوئے۔ حضرت انس نے فرمایا گویا میں اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر ہیں اور حضرت ابو بکر آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے ہیں اور بنی نجار کے لوگ آپ کے ارد گرد ہیں یہاں تک کہ آپ

[illegible]

۲۵۱ [illegible]

[illegible]

۲۵۲ [illegible]

[illegible]

۲۵۳ [illegible]

ثنا يحيى يعني ابن حسان ثنا سليمان بن موسى ثنا جعفر بن سعد بن سمرة حدثني خبيب بن سليمان عن أبيه سليمان بن سمرة عن أبيه سمرة قال إنه كتب إلى بنيه أما بعد فإن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يأمرنا بالمساجد أن نصنعها في دورنا ونصلح صنعتها ونطهرها.

جعفر بن سعد بن سمرہ، خبیب بن سلیمان، سلیمان بن سمرہ، حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انہوں نے اپنے صاحبزادوں کے لیے خط لکھا۔ اما بعد بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھروں میں مسجدیں بنانے کا حکم فرمایا کرتے تھے اور انہیں اچھی طرح بنانے اور پاک صاف رکھنے کے لیے فرمایا کرتے تھے۔

باب ۱۲ في السرج في المساجد

۴۵۴۔ حدثنا النفيلي ثنا مسكين عن سعيد بن عبد العزيز عن زياد بن أبي سودة عن ميمونة مولاة النبي صلى الله عليه وسلم أنها قالت يا رسول الله أفتنا في بيت المقدس فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ائتوه فصلوا فيه وكانت البلاد إذ ذاك حرباً فإن لم تأتوه وتصلوا فيه فابعثوا بزيت يسرج في قناديله.

مسجدوں میں چراغ جلانا

زیاد بن ابی سودہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مولاۃ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! ہمیں بیت المقدس کے بارے میں بتائیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہاں جاؤ اور اس میں نماز پڑھو اور ان دنوں وہاں لڑائی جھگڑا تھا۔ اگر وہاں جا کر اس میں نماز نہ پڑھ سکو تو اس کے لیے تیل بھیج دیا کرو جو اس کی قندیلوں میں جلایا جائے۔

باب ۱۳ في حصى المسجد

۴۵۵۔ حدثنا سهل بن تمام بن بزيع ثنا عمر بن سليم الباهلي عن أبي الوليد قال سألت ابن عمر عن الحصى الذي في المسجد فقال مطرنا ذات ليلة فأصبحت الأرض مبتلة فجعل الرجل يأتي بالحصى في ثوبه فيبسطه تحته فلما قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلاة قال ما أحسن هذا.

مسجدوں کی کنکریوں کا بیان

ابو الولید نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مسجد کی کنکریوں کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا کہ ایک رات بارش ہوئی تو زمین گیلی ہو گئی۔ پس لوگ کنکریاں لا کے اپنے اپنے کپڑوں میں لاتے اور انہیں اپنے نیچے بچھا لیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ یہ کیا ہی اچھا ہے۔

۴۵۶۔ حدثنا عثمان بن أبي شيبة ثنا أبو معاوية ووكيع قالا ثنا الأعمش عن أبي صالح قال كان يقال إن الرجل إذا أخرج الحصى من المسجد يناشده.

عثمان بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، وکیع، اعمش، ابو صالح نے فرمایا کہ یہ کہا جاتا تھا کہ جب کوئی مسجد سے کنکریوں کو نکالتا تو کنکریاں اسے قسم دیا کرتی تھیں۔

۴۵۷۔ حدثنا محمد بن إسحاق أبو بكر يعني الصاغاني ثنا أبو بدر شجاع بن الوليد ثنا شريك ثنا

ابو حصین نے ابو صالح سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ابو بدر کے خیال میں یہ ... نے

أَبُو حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو بَدْرٍ أُرَاهُ قَدْ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْحَصَاةَ لَتُنَاشِدُ الَّذِي يُخْرِجُهَا مِنَ الْمَسْجِدِ۔

اسے ابوبکر نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کیا ہے فرمایا: کنکریاں اس شخص کو قسم دیتی ہیں جو انہیں کسی بھی مسجد سے نکالتا ہے۔

بَابٌ فِي كَنْسِ الْمَسْجِدِ۔

مسجد میں جھاڑو دینے کا بیان

۴۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ الْخَزَّازُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ أُجُورُ أُمَّتِي حَتَّى الْقَذَاةُ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَعُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوبُ أُمَّتِي فَلَمْ أَرَ ذَنْبًا أَعْظَمَ مِنْ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ أَوْ آيَةٍ أُوتِيهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا۔

مطلب بن عبداللہ بن حنطب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر میری امت کے ثواب پیش کیے گئے یہاں تک کہ وہ تنکا بھی جسے آدمی مسجد سے نکالتا ہے اور مجھ پر میری امت کے گناہ پیش کیے گئے تو میں نے اس سے بڑا گناہ نہیں دیکھا کہ کسی کو قرآن کریم کی کوئی سورت یا آیت ملی ہو پھر اس نے اسے بھلا دیا ہو۔

بَابٌ فِي اعْتِزَالِ النِّسَاءِ فِي الْمَسَاجِدِ عَنِ الرِّجَالِ

مسجدوں میں عورتوں کا مردوں سے جدا رہنا

۴۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو وَأَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكْنَا هَذَا الْبَابَ لِلنِّسَاءِ قَالَ نَافِعٌ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ ابْنُ عُمَرَ حَتَّى مَاتَ وَقَالَ غَيْرُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ عُمَرُ وَهُوَ أَصَحُّ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کاش ہم اس دروازے کو عورتوں کے لیے چھوڑ دیں۔ نافع نے فرمایا کہ حضرت ابن عمر آخر دم تک اس دروازے سے داخل نہیں ہوئے۔ عبدالوارث کے سوا دوسرے حضرات سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

۴۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ بْنِ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِمَعْنَاهُ وَهُوَ أَصَحُّ۔

محمد بن قدامہ بن اعین، اسماعیل، ایوب، نافع سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور پھر مذکورہ حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ یہی زیادہ صحیح ہے۔

۴۶۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَنْهَى أَنْ يُدْخَلَ مِنْ بَابِ النِّسَاءِ۔

قتیبہ ابن سعید، بکر ابن مضر، عمرو بن حارث، بکیر، نافع سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ منع فرمایا کرتے تھے کہ کوئی عورتوں والے دروازے سے داخل ہو۔

باب فیما یقولہ الرجل عند دخولہ المسجد

۴۶۵- حدثنا محمد بن عثمان الدمشقی حدثنا عبد العزیز یعنی الدراوردی عن ربیعۃ بن ابی عبد الرحمن عن عبد الملک بن سعید بن سوید قال سمعت ابا حمید او ابا اسید الانصاری یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل احدکم المسجد فلیسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم لیقل اللھم افتح لی ابواب رحمتک فاذا خرج فلیقل اللھم انی اسئلک من فضلک۔

مسجد میں داخل ہوتے وقت کیا کہنا چاہیے

۴۶۵- حضرت ابو حمید یا ابو اسید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام عرض کرنا چاہیے پھر کہنا چاہیے اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے، جب نکلے تو کہے اے اللہ میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں۔

ف: اس حدیث میں مسجد کے اندر داخل ہوتے وقت ثم اللھم افتح لی ابواب رحمتک پڑھنے سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام عرض کرنا چاہیے۔ [illegible]

۴۶۶- حدثنا اسمعیل بن بشر بن منصور حدثنا عبد الرحمن بن مہدی عن عبد اللہ بن المبارک عن حیوۃ بن شریح قال لقیت عقبۃ بن مسلم فقلت لہ بلغنی انک حدثت عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان اذا دخل المسجد قال اعوذ باللہ العظیم وبوجہہ الکریم وسلطانہ القدیم من الشیطان الرجیم قال اقط قلت نعم قال فاذا قال ذلک قال الشیطان حفظ منی سائر الیوم۔

۴۶۶- حیوۃ بن شریح کہتے ہیں کہ میں عقبہ بن مسلم سے ملا تو میں نے ان سے کہا مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ آپ یہ حدیث بیان کرتے ہیں بواسطہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص کے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جب مسجد میں داخل ہوتے تو کہتے میں پناہ مانگتا ہوں اللہ بزرگ کی اور اس کی ذات کریم کی اور اس کی قدیم سلطنت کی شیطان مردود سے۔ فرمایا کیا بس اتنا ہی؟ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا کہ اس کے بعد شیطان کہتا ہے کہ آج سارے دن کے لیے مجھ سے محفوظ ہو گیا۔

باب ۱۶۷ ما جاء في الصلاة عند دخول المسجد

۴۶۴ - حدثنا القعنبي ثنا مالك عن عامر ابن عبد الله بن الزبير عن عمرو بن سليم عن أبي قتادة قال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا جاء أحدكم المسجد فليصل سجدتين من قبل أن يجلس.

مسجد میں داخل ہونے کی نماز کا بیان

عمرو بن سلیم نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو اُسے چاہیے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھے۔

۴۶۵ - حدثنا مسدد ثنا عبد الواحد بن زياد ثنا أبو عميس عتبة بن عبد الله عن عامر ابن عبد الله بن الزبير عن رجل من بني زريق عن أبي قتادة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه زاد ثم ليقعد بعد إن شاء أو ليذهب لحاجته.

مسدد، عبد الواحد بن زیاد، ابو عمیس عتبہ بن عبد اللہ، عامر بن عبد اللہ بن زبیر، بنی زریق کا ایک آدمی، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت کرتے ہوئے کہا کہ پھر چاہے تو بیٹھ جائے اور چاہے اپنی کسی حاجت کے لیے چلا جائے۔

باب ۱۶۸ فضل القعود في المسجد

مسجد میں بیٹھنے کی فضیلت

۴۶۶ - حدثنا القعنبي عن مالك عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة قال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن الملائكة تصلي على أحدكم ما دام في مصلاه الذي يصلي فيه ما لم يحدث أو يقم اللهم اغفر له اللهم ارحمه.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے تمہارے اس شخص کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک کسی جگہ بیٹھا رہے جہاں نماز پڑھی ہے اور اسے حدث نہ ہو اور باہر بھی نہ جائے کہ اے اللہ! اسے بخش دے۔ اے اللہ! اس پر رحم فرما۔

۴۶۷ - حدثنا القعنبي عن مالك عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يزال أحدكم في صلاة ما كانت الصلاة تحبسه لا يمنعه أن ينقلب إلى أهله إلا الصلاة.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ اس وقت تک نماز میں شمار ہوتا ہے جب تک نماز اُسے روکے رکھے یعنی اُسے اپنے گھر والوں میں جانے سے نہ روکتی ہو مگر نماز۔

۴۶۸ - حدثنا موسى بن إسماعيل ثنا حماد عن ثابت عن أبي رافع عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال العبد في صلاة ما كان في مصلاه ينتظر الصلاة تقول الملائكة اللهم اغفر له اللهم ارحمه حتى ينصرف أو يحدث فقيل ما يحدث قال يفسو أو يضرط.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بندہ اس وقت تک نماز میں شمار ہوتا ہے جب تک اپنے مصلے پر نماز کے انتظار میں بیٹھا رہے فرشتے کہتے رہتے ہیں اے اللہ! اسے بخش دے، اے اللہ! اس پر رحم فرما یہاں تک کہ لوٹ جائے۔ کہا گیا کہ حدث ہو جانا کیا ہے؟ فرمایا کہ آہستہ یا آواز سے ہوا کا خارج ہونا۔

۴۶۹ - حدثنا هشام بن عمار ثنا صدقة بن خالد ثنا عثمان بن ابي العاتكة الازدي عن عمير بن هانئ العنسي عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اتى المسجد لشيء فهو حظه.

ہشام بن عمار، صدقہ بن خالد، عثمان بن ابی العاتکہ ازدی، عمیر بن ہانی عنسی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسجد میں جس کام کے لیے آیا اس کے لیے وہی حصہ ہے۔

باب في كراهية انشاد الضالة في المسجد

مسجد میں گم شدہ چیز تلاش کرنے کی کراہیت

۴۷۰ - حدثنا عبيد الله بن عمر الجشمي ثنا عبد الله بن يزيد ثنا حيوة يعني ابن شريح قال سمعت ابا الاسود يقول اخبرني ابو عبد الله مولى شداد انه سمع ابا هريرة يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من سمع رجلا ينشد ضالة في المسجد فليقل لا اداها الله اليك فان المساجد لم تبن لهذا.

عبید اللہ بن عمر جشمی، عبد اللہ بن یزید، حیوۃ ابن شریح، ابو الاسود، ابو عبد اللہ مولیٰ شداد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص کسی سے سنے کہ وہ گم شدہ چیز مسجد میں تلاش کر رہا ہے تو کہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ تیری چیز نہ لوٹائے کیونکہ مسجدیں اس لیے نہیں بنائی گئیں۔

باب في كراهية البزاق في المسجد

مسجد میں تھوکنے کی کراہیت

۴۷۱ - حدثنا مسلم بن ابراهيم ثنا هشام و شعبة و ابان عن قتادة عن انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم قال التفل في المسجد خطيئة وكفارته ان تواريه.

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسجد میں تھوکنا خطا ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ اسے چھپا دے۔

۴۷۲ - حدثنا مسدد ثنا ابو عوانة عن قتادة عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم البزاق في المسجد خطيئة وكفارتها دفنها.

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اسے دفن کرنا ہے۔

۴۷۳ - حدثنا ابو كامل ثنا يزيد يعني ابن زريع عن سعيد عن قتادة عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم النخاعة في المسجد فذكر مثله.

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسجد میں بلغم ڈالنا۔ پھر سابق کی طرح بیان کیا۔

۴۷۴ - حدثنا القعنبي ثنا ابو مودود عن عبد الرحمن بن ابي حدرد الاسلمي قال سمعت ابا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من دخل هذا المسجد فبزق فيه او تنخم

عبد الرحمن بن ابو حدرد اسلمی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اس مسجد میں داخل ہو اور اس میں تھوکے یا بلغم ڈالے تو چاہیے کہ مٹی کرید کر اسے دفن کر دے اور اگر ایسا نہ کرے تو چاہیے

فَلْيَحْفِرْ فَلْيَدْفِنْهُ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلْيَبْزُقْ فِي ثَوْبِهِ
ثُمَّ لِيَخْرُجْ بِهِ.

کپڑے میں تھوک لے پھر اسے باہر ساتھ لے جائے۔

٤٧٥ - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ
عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُحَارِبِيِّ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ
الرَّجُلُ إِلَى الصَّلَاةِ أَوْ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْزُقَنَّ
أَمَامَهُ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلَكِنْ عَنْ تِلْقَاءِ يَسَارِهِ إِنْ
كَانَ فَارِغًا أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى ثُمَّ لْيَقُلْ بِهِ.

حضرت طارق بن عبد اللہ محاربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص نماز پڑھنے کھڑا ہو یا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے سامنے اور دائیں جانب نہ تھوکے ہاں اگر گنجائش ہو تو اپنے بائیں جانب تھوک لے ورنہ اپنے بائیں قدم کے نیچے تھوک کر اسے مل دینا چاہیے۔

٤٧٦ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ ثَنَا حَمَّادٌ ثَنَا
أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمًا إِذْ رَأَى نُخَامَةً
فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَتَغَيَّظَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَكَّهَا قَالَ
وَأَحْسِبُهُ قَالَ فَدَعَا بِزَعْفَرَانٍ فَلَطَخَهُ بِهِ وَقَالَ
إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قِبَلَ وَجْهِ أَحَدِكُمْ إِذَا صَلَّى فَلَا يَبْزُقْ
بَيْنَ يَدَيْهِ.

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے کہ آپ نے مسجد کے قبلے کی جانب بلغم دیکھا تو لوگوں پر بہت غصے ہوئے پھر اسے کھرچ دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ میرا خیال ہے کہ آپ نے زعفران منگا کر اس پر مل دیا تھا اور فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتا ہے تو اپنے سامنے نہ تھوکا کرے۔

٤٧٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ ثَنَا
خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ
عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحِبُّ الْعَرَاجِينَ
وَلَا يَزَالُ فِي يَدِهِ مِنْهَا فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَرَأَى
نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ
مُغْضَبًا فَقَالَ أَيَسُرُّ أَحَدَكُمْ أَنْ يُبْصَقَ فِي وَجْهِهِ
إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَإِنَّمَا يَسْتَقْبِلُ رَبَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ وَالْمَلَكُ عَنْ يَمِينِهِ فَلَا يَتْفُلْ عَنْ يَمِينِهِ
وَلَا فِي قِبْلَتِهِ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ
فَإِنْ عَجِلَ بِهِ أَمْرٌ فَلْيَقُلْ هَكَذَا وَوَصَفَ لَنَا ابْنُ
عَجْلَانَ ذَلِكَ أَنْ يَتْفُلَ فِي ثَوْبِهِ ثُمَّ يَرُدَّ بَعْضَهُ
عَلَى بَعْضٍ.

عیاض بن عبد اللہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھجور کی خشک ٹہنیاں پسند فرماتے تھے جو ہمیشہ آپ کے دست مبارک میں ہوتیں۔ ایک دفعہ جناب مسجد میں داخل ہوئے تو مسجد کی جانب قبلہ آپ نے بلغم دیکھا تو اسے کھرچ ڈالا۔ پھر ناراضگی کی حالت میں لوگوں کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی اس بات پر خوش ہوگا کہ اس کے منہ پر تھوکا جائے، تم میں سے جب کوئی قبلہ کی جانب منہ کرتا ہے تو گویا وہ اپنے رب عز وجل کی جانب منہ کرتا ہے اور فرشتہ اس کی دائیں جانب ہوتا ہے۔ تو دائیں جانب اور سامنے نہ تھوکے۔ بلکہ اپنے بائیں جانب تھوکے یا اپنے قدم کے نیچے۔ اگر جلدی ہو تو ایسے کرے۔ اس کی تشریح کرتے ہوئے ابن عجلان نے بتایا کہ اپنے کپڑے میں تھوکے اور پھر اسے مل ڈالا کرے۔

۴۷۸ حدثنا يحيى بن الفضل السجستاني
وهشام بن عمار وسليمان بن عبد الرحمن قالوا
ثنا حاتم بن اسمعيل ثنا يعقوب بن مجاهد
ابو حزرة عن عبادة بن الوليد بن عبادة بن
الصامت قال اتينا جابرا يعني ابن عبد الله وهو
في مسجده فقال اتانا رسول الله صلى الله عليه
وسلم في مسجدنا هذا وفي يده عرجون ابن
طاب فنظر فرأى في قبلة المسجد نخامة فأقبل
عليها فحتها بالعرجون ثم قال ايكم يحب ان يعرض
الله عنه بوجهه ثم قال ان احدكم اذا قام يصلي
فان الله قبل وجهه فلا يبصقن قبل وجهه
ولا عن يمينه وليبزق عن يساره تحت رجله
اليسرى فان عجلت به بادرة فليقل بثوبه
هكذا ووضعه على فيه ثم دلكه ثم قال اروني
عبيرا فقام فتى من الحي يشتد الى اهله فجاء
بخلوق في راحته فأخذه رسول الله صلى الله
عليه وسلم فجعله على رأس العرجون ثم لطخ به
على اثر النخامة قال جابر فمن هناك جعلتم
الخلوق في مساجدكم.

عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت سے روایت ہے
کہ ہم حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں
حاضر ہوئے جبکہ وہ اپنی مسجد میں تھے تو انہوں نے فرمایا کہ ایک دفعہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہماری اسی مسجد میں تشریف
لائے اور آپ کے دست مبارک میں ابن طاب کی شاخ تھی
جب آپ نے غور سے دیکھا تو مسجد کے جانب قبلہ تھوک نظر آیا آپ
اس کی جانب متوجہ ہوئے اور اسے شاخ سے کھرچ دیا پھر فرمایا کہ تم میں
سے کون پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی جانب سے اعراض
فرمائے پھر فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے
تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتا ہے پس کوئی اپنے سامنے نہ
تھوکے اور نہ اپنی دائیں جانب بلکہ اپنی بائیں جانب تھوکے بائیں قدم
کے نیچے اگر جلدی کی حاجت ہو تو اپنے کپڑے میں ایسا تھوک
دے پھر اسے منہ پر رکھ کر یونہی مل دے پھر فرمایا کہ
عبیر لاؤ۔ قبیلہ کا ایک جوان دوڑا اور اپنے گھر گیا اور
ہتھیلی میں خلوق لے کر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اسے لکڑی کے سرے پر لگایا اور تھوک کی
جگہ لگا دیا۔ حضرت جابر نے فرمایا کہ اسی سبب تم اپنی مسجدوں میں
خلوق کا اہتمام کرتے ہو۔

۴۷۹ حدثنا احمد بن صالح ثنا عبد الله
ابن وهب اخبرني عمرو عن بكر بن سوادة الجذامي
عن صالح بن خيوان عن ابي سهلة السائب بن
خلاد قال احمد من اصحاب النبي صلى الله
عليه وسلم ان رجلا أم قوما فبصق في القبلة و
رسول الله صلى الله عليه وسلم ينظر فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم حين فرغ لا يصلي لكم
فأراد بعد ذلك ان يصلي لهم فمنعوه واخبروه
بقول رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك
لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال نعم وحسبت

صالح بن خیوان سے حضرت ابو سہلہ سائب بن خلاد
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ امام احمد نے فرمایا کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ہیں کہ ایک شخص
نے کچھ لوگوں کی امامت کی تو قبلہ کی جانب تھوک دیا اور رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے جب وہ فارغ ہوا تو
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمہیں نماز نہ پڑھائے
پس اس کے بعد اس نے نماز پڑھانی چاہی تو لوگوں نے منع کر دیا
اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان بتایا۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا ہاں اور میرا

أَنَّهُ قَالَ إِنَّكَ آذَيْتَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۸۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا حَمَّادٌ أَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَبَزَقَ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى۔

۳۸۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ بِمَعْنَاهُ زَادَ ثُمَّ دَلَكَهُ بِنَعْلِهِ۔

۳۸۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا الْفَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ رَأَيْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ بَصَقَ عَلَى الْبُورِيِّ ثُمَّ مَسَحَهُ بِرِجْلِهِ فَقِيلَ لَهُ لِمَ فَعَلْتَ هَذَا قَالَ لِأَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُشْرِكِ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ

۳۸۳۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ أَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ فَأَنَاخَهُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهُ ثُمَّ قَالَ أَيُّكُمْ مُحَمَّدٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَقُلْنَا لَهُ هَذَا الْأَبْيَضُ الْمُتَّكِئُ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ يَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَبْتُكَ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي سَائِلُكَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

۳۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ثَنَا سَلَمَةُ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ نُوَيْفِعٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ بَنُو سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ ضِمَامَ بْنَ ثَعْلَبَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمَ عَلَيْهِ فَأَنَاخَ بَعِيرَهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ

فرمایا کہ بیشک تم نے اللہ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچائی۔

حضرت مطرف نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ چنانچہ آپ نے اپنے بائیں قدم مبارک کے نیچے تھوکا۔

مسدد، یزید بن زریع، سعید جریری، ابو العلاء نے اپنے والد سے اسی طرح روایت کی ہے لیکن اتنا اضافہ ہے کہ پھر اسے جوتے سے مل دیا۔

حضرت ابو سعید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دمشق کی مسجد میں دیکھا کہ انہوں نے چٹائی پر تھوکا پھر اسے پاؤں سے مل دیا۔ ان سے کہا گیا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ فرمایا اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔

مشرک کے مسجد میں داخل ہونے کا بیان

سعید مقبری نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی اونٹ پر سوار ہو کر آیا اور مسجد میں اسے بٹھا دیا اور باندھ دیا پھر کہا تم میں محمد کون ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٹیک لگائے ہوئے لوگوں کے درمیان بیٹھے تھے۔ ہم نے کہا یہ سفید رنگ والے جو ٹیک لگائے ہوئے ہیں۔ اس آدمی نے آپ سے کہا، اے عبدالمطلب کے بیٹے! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ میں نے تمہاری بات سن لی۔ اس نے کہا اے محمد! میں آپ سے پوچھنے والا ہوں اور پوری حدیث بیان کی۔

کریب سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ بنی سعد بن بکر نے ضمام بن ثعلبہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ چنانچہ وہ آئے اور اپنا اونٹ مسجد کے دروازے پر بٹھا دیا پھر اسے باندھا پھر مسجد میں داخل ہوئے پھر حدیث کی طرح بیان کرتے ہوئے کہا کہ آپ حضرات میں سے ابن عبدالمطلب کون ہیں؟ رسول اللہ

ثُمَّ عَقَلَهُ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ فَقَالَ أَيُّكُمُ ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن عبدالمطلب میں ہوں۔ معترض کہنے لگا کہ اے ابن عبدالمطلب! اور پھر باقی حدیث بیان کی۔

۴۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ نَا رَجُلٌ مِنْ مُزَيْنَةَ وَنَحْنُ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ الْيَهُودُ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالُوا يَا أَبَا الْقَاسِمِ فِي رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ زَنَيَا مِنْهُمْ۔

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہودی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جبکہ آپ مسجد کے اندر تشریف فرما صحابہ کرام کے درمیان جلوہ افروز تھے۔ انہوں نے کہا اے ابوالقاسم! اس شخص کے متعلق جس نے ایک عورت سے زنا کیا اور وہ دونوں ہمیں میں سے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَوَاضِعِ الَّتِي لَا تَجُوزُ فِيهَا الصَّلَاةُ

وہ جگہیں جن میں نماز پڑھنا جائز نہیں

۴۸۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا۔

عبید بن عمیر نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے لیے ساری زمین کو پاک کرنے والی اور مسجد بنا دیا گیا ہے۔

۴۸۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ وَيَحْيَى بْنُ أَزْهَرَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ الْمُرَادِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْغِفَارِيِّ أَنَّ عَلِيًّا مَرَّ بِبَابِلَ وَهُوَ يَسِيرُ فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ يُؤَذِّنُ بِصَلَاةِ الْعَصْرِ فَلَمَّا بَرَزَ مِنْهَا أَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ إِنَّ حَبِيبِي عَلَيْهِ السَّلَامُ نَهَانِي أَنْ أُصَلِّيَ فِي الْمَقْبَرَةِ وَنَهَانِي أَنْ أُصَلِّيَ فِي أَرْضِ بَابِلَ فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ۔

عمار بن سعد مرادی نے ابو صالح غفاری سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بابل شہر کے پاس سے گزرے جبکہ سفر میں تھے۔ پس آپ کے پاس مؤذن آیا کہ نماز عصر کے لیے اذان کہے۔ جب شہر کی حد سے باہر نکل گئے تو مؤذن کو حکم فرمایا جس نے نماز کے لیے اقامت کہی۔ جب فارغ ہو گئے تو فرمایا کہ میرے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے قبرستان میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے اور بابل کی سرزمین میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ وہ ملعون ہے۔

۴۸۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَزْهَرَ وَابْنُ لَهِيعَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْغِفَارِيِّ عَنْ عَلِيٍّ بِمَعْنَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ فَلَمَّا خَرَجَ مَكَانَ فَلَمَّا بَرَزَ۔

احمد بن صالح، ابن وہب، یحییٰ بن ازہر، ابن لہیعہ، حجاج بن شداد، ابو صالح غفاری نے حضرت علی سے اسی معنی میں روایت کی ہے جیسے سلیمان بن داؤد نے۔ فرمایا کہ فلما برز کی جگہ فلما خرج ہے۔

۴۸۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عَمْرِو بْنِ

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، مسدد، عبدالواحد، عمرو بن یحییٰ نے اپنے والد ماجد سے حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُوسَى فِي حَدِيثِهِ فِيمَا يَحْسِبُ عَمْرٌو إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْحَمَّامَ وَالْمَقْبَرَةَ۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ۔

۴۹۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّازِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ فَقَالَ لَا تُصَلُّوا فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ فَإِنَّهَا مِنَ الشَّيَاطِينِ وَسُئِلَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ فَقَالَ صَلُّوا فِيهَا فَإِنَّهَا بَرَكَةٌ۔

بَابُ مَتَى يُؤْمَرُ الْغُلَامُ بِالصَّلَاةِ۔

۴۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى يَعْنِي ابْنَ الطَّبَّاعِ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوا الصَّبِيَّ بِالصَّلَاةِ إِذَا بَلَغَ سَبْعَ سِنِينَ وَإِذَا بَلَغَ عَشْرَ سِنِينَ فَاضْرِبُوهُ عَلَيْهَا۔

۴۹۲۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ يَعْنِي الْيَشْكُرِيَّ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ سَوَّارٍ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ سَوَّارُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو حَمْزَةَ الْمُزَنِيُّ الصَّيْرَفِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرٍ وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ۔

۴۹۳۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ ثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ سَوَّارٍ الْمُزَنِيُّ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَزَادَ وَإِذَا زَوَّجَ أَحَدُكُمْ خَادِمَهُ عَبْدَهُ أَوْ أَجِيرَهُ فَلَا

روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا موسیٰ بن اسمٰعیل کی حدیث عمرو بن یحییٰ کے مطابق ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ساری زمین مسجد ہے سوائے حمام اور مقبرے کی جگہ کے۔

اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ پر نماز پڑھنے کی ممانعت

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ پر نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ نماز نہ پڑھا کرو کیونکہ شیطانوں کی جگہ ہے اور آپ سے بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھنے کی بابت پوچھا گیا تو فرمایا کہ ان میں پڑھ لیا کرو کیونکہ وہ باعث برکت ہیں۔

لڑکے کو نماز پڑھنے کا کب حکم دیا جائے

عبدالملک بن ربیع بن سبرہ نے بواسطہ اپنے والد ماجد کے حضرت سبرہ بن معبد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لڑکا جب سات سال کا ہو جائے تو اسے نماز کا حکم دو اور جب دس سال کا ہو جائے تو نماز کے متعلق اسے مارا کرو۔

مؤمل بن ہشام الیشکری، اسمٰعیل، سوار ابو حمزہ، امام ابو داؤد سوار بن داؤد ابو حمزہ مزنی صیرفی، عمرو بن شعیب کے والد ماجد سے ان کے دادا جان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی اولاد کو نماز کا حکم دو جبکہ وہ سات سال کے ہو جائیں اور انہیں نہ پڑھنے پر مارو جبکہ وہ دس سال کے ہو جائیں اور انہیں الگ الگ سلایا کرو۔

زہیر بن حرب، وکیع، داؤد بن سوار مزنی نے اپنی سند کے ساتھ اسی حدیث کو روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ جب تم میں کوئی اپنے خادم، غلام یا نوکر کا نکاح کر دے تو اسے اس

إلى ما دون السرة وفوق الركبة. قال أبو داود: وهم وكيع في اسمه وروى عنه أبو داود الطيالسي هذا الحديث فقال أبو حمزة سوار الصيرفي.

۴۹۴ - حدثنا سليمان بن داود حدثنا ابن وهب أخبرني هشام بن سعد حدثني معاذ بن عبد الله بن خبيب الجهني قال دخلنا عليه فقال لامرأته متى يصلي الصبي فقالت كان رجل منا يذكر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه سئل عن ذلك فقال إذا عرف يمينه من شماله فمروه بالصلاة.

باب ۲۸ بدء الأذان.

۴۹۵ - حدثنا عباد بن موسى الختلي وزياد بن أيوب وحديث عباد أتم قالا حدثنا هشيم عن أبي بشر قال زياد أخبرنا أبو بشر عن أبي عمير بن أنس عن عمومة له من الأنصار قال اهتم النبي صلى الله عليه وسلم للصلاة كيف يجمع الناس لها فقيل له انصب راية عند حضور الصلاة فإذا رأوها آذن بعضهم بعضا فلم يعجبه ذلك قال فذكر له القنع يعني الشبور وقال زياد شبور اليهود فلم يعجبه ذلك وقال هو من أمر اليهود قال فذكر له الناقوس فقال هو من أمر النصارى فانصرف عبد الله بن زيد وهو مهتم لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فأري الأذان في منامه قال فغدا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخبره فقال له يا رسول الله إني لبين نائم ويقظان إذ أتاني آت فأراني الأذان قال وكان عمر بن الخطاب قد رآه قبل ذلك فكتمه عشرين يوما قال ثم أخبر النبي صلى الله عليه وسلم فقال له ما منعك أن تخبرني فقال سبقني

سے نیچے اور گھٹنے سے اوپر نہ دیکھے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ وکیع کو ان کے نام میں وہم ہوا اور ابو داؤد طیالسی نے یہ حدیث ذکر کی ابو حمزہ سوار صیرفی۔

ہشام بن سعد سے روایت ہے کہ ہم معاذ بن عبد اللہ بن خبیب جہنی کے پاس گئے تو انہوں نے اپنی بیوی سے فرمایا کہ بچہ کب سے نماز پڑھے؟ اس نے کہا کہ ہم میں سے ایک آدمی ذکر کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ جب وہ دائیں بائیں میں تمیز کرنے لگے تو اسے نماز کا حکم کرو۔

اذان کی ابتدا

ابو بشر نے ابو عمیر بن انس سے انہوں نے اپنے چچاؤں سے روایت کی جو انصار سے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہتمام کیا کہ نماز کے لیے لوگوں کو کس طرح جمع کیا جائے۔ آپ سے کہا گیا کہ نماز کا وقت ہونے پر ایک جھنڈا کھڑا کر دیا جائے۔ جب لوگ اسے دیکھیں تو ایک دوسرے کو بتا دیں۔ یہ بات آپ کو پسند نہ آئی۔ پھر آپ سے نرسنگے کا ذکر کیا گیا۔ زیاد کی روایت میں ہے کہ یہود کا نرسنگا، یہ بھی یہودیوں کا فعل ہونے کی وجہ سے پسند نہ آیا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر ناقوس کا ذکر ہوا تو نصاریٰ کا فعل ہونے کے باعث پسند نہ کیا۔ پس حضرت عبد اللہ بن زید لوٹ گئے اور انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس فکر کا بڑا احساس تھا تو انہیں خواب میں اذان دکھائی گئی۔ اگلے روز صبح وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر بتانے لگے اور عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں سونے اور جاگنے کے درمیان تھا، پھر کسی آنے والے نے مجھے اذان دکھائی۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب اس سے بھی بیس روز پہلے دیکھ چکے تھے لیکن چھپائے رکھا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی گئی تو آپ نے ان سے فرمایا، تمہیں بتانے سے کس چیز نے روکا؟ عرض گزار ہوئے کہ عبد اللہ بن زید

سبقت لے گئے تو مجھ کو شرم محسوس ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے بلال! اٹھو اور جو عبداللہ تم سے کہیں ویسا ہی کرو، چنانچہ حضرت بلال نے اذان کہی۔ ابو بشر نے کہا مجھ سے ابو عمیر نے بیان کیا کہ انصار کا خیال ہے کہ حضرت عبداللہ بن زید اگر اس دن بیمار نہ ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں ہی مؤذن مقرر فرماتے۔

اذان کس طرح دی جائے

ترجمہ: محمد بن عبداللہ بن زید بن عبد ربہ سے روایت ہے کہ ان سے ان کے والد حضرت عبداللہ بن زید نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناقوس کا حکم فرمایا تاکہ اسے بجا کر لوگوں کو نماز کے لیے جمع کیا جائے تو میرے پاس سے ایک آدمی گزرا جبکہ میں سویا ہوا تھا اور اس نے اپنے ہاتھ میں ناقوس اٹھایا ہوا تھا۔ میں نے کہا اے خدا کے بندے! کیا آپ یہ ناقوس بیچیں گے؟ اس نے کہا آپ اس کا کیا کریں گے؟ میں نے کہا ہم اس سے نماز کے لیے بلائیں گے۔ کہا کیا میں وہ چیز نہ بتاؤں جو اس سے بہتر ہے؟ میں نے اس سے کہا کیوں نہیں۔ کہا یوں کہو: اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، آؤ نماز کی طرف، آؤ نماز کی طرف، آؤ نجات کی طرف، آؤ نجات کی طرف، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ پھر وہ تھوڑا پیچھے ہٹ گیا پھر کہا کہ جب نماز کھڑی ہونے لگے تو یوں کہنا: اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، آؤ نماز کی طرف، آؤ نجات کی طرف، بیشک نماز کھڑی ہو گئی، بیشک نماز کھڑی ہو گئی، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔ جب صبح ہوئی تو میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور جو کچھ دیکھا تھا آپ سے عرض کیا۔ فرمایا

عبد الله بن زيد فاستحييت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا بلال قم فانظر ما يأمرك به عبد الله بن زيد فافعله فأذن بلال قال أبو بشر فأخبرني أبو عمير أن الأنصار تزعم أن عبد الله بن زيد لولا أنه كان يومئذ مريضا لجعله رسول الله صلى الله عليه وسلم مؤذنا.

باب كيف الأذان

۴۹۹ حدثنا محمد بن منصور الطوسي نا يعقوب نا أبي عن محمد بن إسحاق حدثني محمد بن إبراهيم بن الحارث التيمي عن محمد بن عبد الله بن زيد بن عبد ربه قال حدثني أبي عبد الله بن زيد قال لما أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم بالناقوس يعمل ليضرب به للناس لجمع الصلاة طاف بي وأنا نائم رجل يحمل ناقوسا في يده فقلت يا عبد الله أتبيع الناقوس قال وما تصنع به فقلت ندعو به إلى الصلاة قال أفلا أدلك على ما هو خير من ذلك فقلت له بلى قال فقال تقول الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر أشهد أن لا إله إلا الله أشهد أن لا إله إلا الله أشهد أن محمدا رسول الله أشهد أن محمدا رسول الله حي على الصلاة حي على الصلاة حي على الفلاح حي على الفلاح الله أكبر الله أكبر لا إله إلا الله قال ثم استأخر عني غير بعيد ثم قال وتقول إذا أقمت الصلاة الله أكبر الله أكبر أشهد أن لا إله إلا الله أشهد أن محمدا رسول الله حي على الصلاة حي على الفلاح قد قامت الصلاة قد قامت الصلاة الله أكبر الله أكبر لا إله إلا الله فلما أصبحت أتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخبرته بما رأيت فقال

إنها لرؤيا حق إن شاء الله فقم مع بلال فألق
عليه ما رأيت فليؤذن به فإنه أندى صوتا
منك فقمت مع بلال فجعلت ألقيه عليه ويؤذن
به قال فسمع بذلك عمر بن الخطاب وهو في
بيته فخرج يجر رداءه يقول والذي بعثك
بالحق يا رسول الله لقد رأيت مثل ما رأى فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
فلله الحمد قال أبو داود هكذا رواية الزهري
عن سعيد بن المسيب عن عبد الله بن زيد و
قال فيه ابن إسحاق عن الزهري الله أكبر الله
أكبر الله أكبر الله أكبر وقال معمر ويونس عن
الزهري فيه الله أكبر الله أكبر لم يثنيا.

۴۹۷ حدثنا مسدد ثنا الحارث بن عبيد
عن محمد بن عبد الملك بن أبي محذورة عن
أبيه عن جده قال قلت يا رسول الله علمني
سنة الأذان قال فمسح مقدم رأسي وقال
تقول الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر ترفع بها صوتك
ثم تقول أشهد أن لا إله إلا الله أشهد أن لا إله
إلا الله أشهد أن محمدا رسول الله أشهد أن
محمدا رسول الله تخفض بها صوتك ثم ترفع
صوتك بالشهادة أشهد أن لا إله إلا الله أشهد
أن لا إله إلا الله أشهد أن محمدا رسول الله
أشهد أن محمدا رسول الله حي على الصلاة
حي على الصلاة حي على الفلاح حي على الفلاح
فإن كان صلاة الصبح قلت الصلاة خير من النوم
الصلاة خير من النوم الله أكبر الله أكبر لا إله
إلا الله.

۴۹۸ حدثنا الحسن بن علي ثنا أبو عاصم
وعبد الرزاق عن ابن جريج قال أخبرني عثمان بن

خواب انشاء اللہ سچا ہے۔ پس بلال کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور جو تم نے
دیکھا ہے وہ ان کو بتلاتے جاؤ تاکہ وہ اذان دیں کیونکہ ان کی آواز
تم سے بلند ہے۔ پس میں حضرت بلال کے ساتھ کھڑا ہو گیا
میں بتاتا جاتا وہ اذان دیتے جاتے۔ حضرت عمر نے اپنے گھر
میں جب یہ سنا تو اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے نکلے اور عرض کرنے لگے
قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ
مبعوث فرمایا ہے میں نے بھی ایسا ہی دیکھا ہے جیسا انہوں نے دیکھا۔ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ ہی کے لئے تمام تعریفیں ہیں
امام ابو داؤد نے فرمایا کہ زہری نے سعید بن مسیب سے
حضرت عبد اللہ بن زید سے اسی طرح روایت کی۔ ابن اسحاق
نے زہری سے چار تکبیریں روایت کی ہیں لیکن معمر اور یونس
نے زہری سے دو تکبیریں روایت کی ہیں۔

ذوالشہیدہ کے ساتھ محمد بن عبد الملک سے روایت ہے
انہوں نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اذان کا طریقہ
سکھا دیجئے۔ پس آپ نے میری پیشانی پر ہاتھ پھیرا
اور فرمایا یوں کہا کرو۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے
اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ یہ بلند آواز سے کہنا
پھر کہنا میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں۔ میں گواہی
دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد
اللہ کے رسول ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں
یہ آہستہ آواز سے کہنا۔ پھر بلند آواز سے شہادتین
میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے۔ میں گواہی دیتا
ہوں کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ
کے رسول ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ آؤ
نماز کی طرف۔ آؤ نماز کی طرف۔ آؤ بھلائی کی طرف۔ آؤ نجات
کی طرف۔ اگر صبح کی اذان ہو تو کہنا۔ نماز نیند سے بہتر ہے۔ نماز
نیند سے بہتر ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ نہیں
کوئی معبود سوائے اللہ کے۔

عثمان بن سائب اپنے والد اور ام عبد الملک بن ابی محذورہ سے وہ
اپنے والد ابو محذورہ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ابن السائب أخبروني كلهم عن أم عبد الملك بن
أبي محذورة عن أبي محذورة عن النبي صلى الله
عليه وسلم نحو هذا الخبر وفيه الصلاة خير من
النوم الصلاة خير من النوم في الأولى من الصبح
قال أبو داود وحديث مسدد أبين قال فيه و
علمني الإقامة مرتين مرتين الله أكبر الله أكبر أشهد
أن لا إله إلا الله أشهد أن لا إله إلا الله أشهد
أن محمدا رسول الله أشهد أن محمدا رسول
الله حي على الصلاة حي على الصلاة حي على الفلاح
حي على الفلاح الله أكبر الله أكبر لا إله إلا الله
قال أبو داود وقال عبد الرزاق وإذا أقمت فقلها
مرتين قد قامت الصلاة قد قامت الصلاة
أسمعت قال فكان أبو محذورة لا يجز ناصيته
ولا يفرقها لأن النبي صلى الله عليه وسلم
مسح عليها.

۴۹۹ - حدثنا الحسن بن علي ثنا عفان
وسعيد بن عامر وحجاج والمعنى واحد قالوا ثنا
همام ثنا عامر الأحول حدثني مكحول أن ابن
محيريز حدثه أن أبا محذورة حدثه أن رسول
الله صلى الله عليه وسلم علمه الأذان تسع عشرة
كلمة والإقامة سبع عشرة كلمة الأذان الله
أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر أشهد أن لا
إله إلا الله أشهد أن لا إله إلا الله أشهد أن
محمدا رسول الله أشهد أن محمدا رسول الله
حي على الصلاة حي على الصلاة حي على الفلاح
حي على الفلاح الله أكبر الله أكبر لا إله إلا الله
والإقامة الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر
أشهد أن لا إله إلا الله أشهد أن لا إله إلا الله
أشهد أن محمدا رسول الله أشهد أن محمدا

معلوم ہوئی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی طرح کہہ
طریقہ بتایا اس روایت میں ہے کہ الصلوٰۃ خیر من النوم (نماز نیند
سے بہتر ہے) فجر کی پہلی اذان میں ہے۔ امام ابو داؤد فرماتے ہیں
کہ مسدد کی حدیث زیادہ واضح ہے جس میں یہ ہے کہ اقامت
دو دو مرتبہ سکھائی: اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے میں گواہی
دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی
معبود مگر اللہ، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ میں گواہی
دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، آؤ نماز کی طرف، آؤ نماز کی طرف
آؤ نجات کی طرف، آؤ نجات کی طرف، اللہ بہت بڑا ہے اللہ
بہت بڑا ہے نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔ امام ابو داؤد کہتے
ہیں کہ عبدالرزاق نے کہا جب تم تکبیر اقامت کہو تو دو مرتبہ کہنا
کہ قد قامت الصلوٰۃ، قد قامت الصلوٰۃ، کیا تم نے سنا؟ اور
فرمایا حضرت ابو محذورہ نہ ہی اپنی پیشانی کے بال کترتے اور
نہ مانگ نکالتے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان پر اپنا
دست مبارک پھیرا تھا۔

ابن محیریز حضرت ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں
اذان کے انیس کلمات اور اقامت کے سترہ کلمات سکھائے۔ اذان یہ
ہے: اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا
ہے اللہ بہت بڑا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی
معبود مگر اللہ، میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ
میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں
کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود
مگر اللہ، میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، میں گواہی دیتا
ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ آؤ نماز کی طرف، آؤ نماز کی طرف
آؤ نجات کی طرف، آؤ نجات کی طرف، اللہ بہت بڑا ہے
اللہ بہت بڑا ہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ اقامت یہ ہے
اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے،
اللہ بہت بڑا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ
عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ
قَامَتِ الصَّلٰوةُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
كَذٰلِكَ كَانَ يُؤَذِّنُ فِي [illegible] الْمَكْتُوْبَةِ

۵۰۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ
ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ
اَبِي مَحْذُوْرَةَ يَعْنِي عَبْدَ الْعَزِيْزِ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ
عَنْ اَبِي مَحْذُوْرَةَ قَالَ اَلْقٰى عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّأْذِيْنَ هُوَ بِنَفْسِهِ فَقَالَ قُلْ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ
ارْجِعْ فَمُدَّ مِنْ صَوْتِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ
اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ
حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

۵۰۱ - حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ
عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي مَحْذُوْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَدِّي
عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ اَبِي مَحْذُوْرَةَ يَذْكُرُ اَنَّهُ سَمِعَ
اَبَا مَحْذُوْرَةَ يَقُوْلُ اَلْقٰى عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَذَانَ حَرْفًا حَرْفًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ
اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ
حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ
حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ وَكَانَ يَقُوْلُ فِي الْفَجْرِ الصَّلٰوةُ
خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ

گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں [illegible] نماز کی طرف آؤ نماز کی طرف آؤ کامیابی کی طرف آؤ کامیابی کی طرف آؤ نماز کھڑی ہو گئی نماز کھڑی ہو گئی اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں [illegible]

محمد بن بشار، ابو عاصم، ابن جریج، ابن عبدالملک، حضرت ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خود اذان سکھائی [illegible] اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں دو دو بار پھر فرمایا کہ دوبارہ بلند آواز سے کہو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں نماز کی طرف آؤ نماز کی طرف آؤ کامیابی کی طرف آؤ کامیابی کی طرف آؤ اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

نفیلی، ابراہیم بن اسماعیل، عبدالملک بن ابی محذورہ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اذان کا ایک ایک لفظ سکھایا اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں نماز کی طرف آؤ نماز کی طرف آؤ کامیابی کی طرف آؤ کامیابی کی طرف آؤ اور فجر کی اذان میں یہ کہتے تھے: نماز نیند سے بہتر ہے۔

۵۰۲ - حدثنا محمد بن داود الاسكندراني ثنا زياد يعني ابن يونس عن نافع بن عمر يعني الجمحي عن عبد الملك بن ابي محذورة اخبره عن عبد الله بن محيريز الجمحي عن ابي محذورة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم علمه الاذان يقول الله اكبر الله اكبر اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله ثم ذكر مثل اذان حديث ابن جريج عن عبد العزيز بن عبد الملك ومعناه وفي حديث مالك بن دينار قال سألت ابن ابي محذورة قلت حدثني عن اذان ابيك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر فقال الله اكبر الله اكبر قط وكذلك حديث جعفر بن سليمان عن ابن ابي محذورة عن عمه عن جده الا انه قال ثم ترجع فترفع صوتك الله اكبر الله اكبر

عبداللہ بن محیریز نے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو تعلیم فرمائی کہ یوں کہا کرو۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ پھر اذان کے متعلق اسی طرح ذکر کیا جو ابن جریج نے عبدالملک بن عبدالعزیز سے روایت کیا ہے اور معنی ملتے جلتے ہیں۔ مالک بن دینار کی حدیث میں ہے اس کا بیان ہے کہ میں نے ابن ابی محذورہ سے پوچھا میں نے عرض کیا کہ مجھے اپنے والد محترم کی اذان بتائیے جو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سیکھی تو انہوں نے کہا اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے صرف اسی قدر۔ اسی طرح جعفر بن سلیمان کی حدیث میں ہے جو انہوں نے ابن ابی محذورہ سے انہوں نے اپنے چچا سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے مگر اس میں فرمایا پھر ترجیع کرتے ہوئے بلند آواز سے کہو اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔

۵۰۳ - حدثنا عمرو بن مرزوق انا شعبة عن عمرو بن مرة قال سمعت ابن ابي ليلى ح وحدثنا ابن المثنى ثنا محمد بن جعفر عن شعبة عن عمرو بن مرة قال سمعت ابن ابي ليلى قال احيلت الصلاة ثلاثة احوال قال وحدثنا اصحابنا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لقد اعجبني ان تكون صلاة المسلمين او قال المؤمنين واحدة حتى لقد هممت ان ابث رجالا في الدور ينادون الناس بحين الصلاة وحتى هممت ان آمر رجالا يقومون على الآطام ينادون المسلمين بحين الصلاة حتى نقسوا او كادوا ان ينقسوا قال فجاء رجل من الانصار فقال يا رسول الله اني لما رجعت لما رأيت من اهتمامك رأيت رجلا كأن عليه ثوبين اخضرين فقام على المسجد

عمرو بن مرزوق، شعبہ، عمرو بن مرہ، ابن ابی لیلیٰ، ابن المثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو بن مرہ، ابن ابی لیلیٰ سے روایت کی کہ نماز کی تین حالتیں بدلیں۔ ہمارے اصحاب نے ہم سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے یہ بات پسند ہے کہ مسلمانوں یا ایمان والوں کی نماز ایک ہو۔ یہاں تک کہ میں نے ارادہ کیا کہ آدمیوں کو بھیجا کروں جو گھروں میں نماز کے وقت کی پکار کریں۔ یہاں تک کہ میں نے ارادہ کیا کہ کچھ لوگوں کو حکم دوں کہ وہ اونچی جگہوں پر چڑھ کر مسلمانوں کو نماز کے وقت بلایا کریں یہاں تک کہ وہ ناقوس بجانے لگے یا ناقوس بجانے والے تھے کہ انصار سے ایک شخص آیا عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ جب میں واپس لوٹا تو آپ کے اہتمام کو دیکھ کر میں نے دیکھا کہ ایک آدمی سبز کپڑے پہنے ہوئے مسجد پر کھڑا ہوا اور اذان دی پھر تھوڑی دیر بیٹھا اسی طرح کہا مگر اس کے ساتھ یہ کہا قد قامت الصلاۃ یعنی نماز کھڑی ہو گئی اگر لوگوں کے یہ کہنے کا خوف نہ ہوتا

فقعد قعدة ثم قام فقال مثلها الا انه
يقول قد قامت الصلوة ولولا ان يقول الناس
قال ابن المثنى ان تقولوا لقلت اني كنت يقظانا
غير نائم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
وقال ابن المثنى لقد اراك الله خيرا ولم يقل
عمرو لقد اراك الله خيرا فمر بلالا فليؤذن قال فقال عمر اما
اني قد رايت مثل الذي راى ولكن لما سبقت
استحييت قال وحدثنا اصحابنا قال كان الرجل
اذا جاء يسال فيخبر بما سبق من صلاته وانهم
قاموا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم من بين
قائم وراكع وقاعد ومصل مع رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال ابن المثنى قال عمرو وحدثني
بها حصين عن ابن ابي ليلى حتى جاء معاذ قال
شعبة وقد سمعتها من حصين فقال لا اراه
على حال الى قوله كذلك فافعلوا قال ابو داود ثم رجعت
الى حديث عمرو بن مرزوق قال فجاء معاذ
فاشاروا اليه قال شعبة وهذه سمعتها من
حصين قال فقال معاذ لا اراه على حال الا كنت
عليها قال فقال ان معاذا قد سن لكم سنة
كذلك فافعلوا قال وحدثنا اصحابنا ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم لما قدم المدينة امرهم
بصيام ثلاثة ايام ثم انزل رمضان وكانوا
قوما لم يتعودوا الصيام وكان الصيام عليهم شديدا
فكان من لم يصم اطعم مسكينا فنزلت هذه
الاية فمن شهد منكم الشهر فليصمه فكانت
الرخصة للمريض والمسافر فامروا بالصيام قال
وحدثنا اصحابنا قال وكان الرجل اذا افطر
فنام قبل ان ياكل لم ياكل حتى يصبح قال فجاء
عمر فاراد امراته فقالت اني قد نمت فظن انها

اس شخص نے کہا کہ اگر لوگ [illegible] نہ کہتے تو میں کہتا کہ میں جاگ
رہا تھا سویا ہوا نہ تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا — ابن مثنیٰ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بھلائی دکھائی
ہے اور عمرو نے یہ نہیں کہا [illegible] پس بلال سے کہو کہ اذان کہیں۔ راوی
کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے عرض کیا کہ جیسے انہوں نے دیکھا میں نے بھی اسی طرح
دیکھا ہے لیکن جب یہ مجھ پر سبقت لے گئے تو مجھے حیا محسوس ہوئی
راوی کا بیان ہے کہ ہم سے ساتھیوں نے بتایا کہ آدمی اگر آتا تو
اسے بتایا جاتا کہ کتنی نماز ہو چکی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے ساتھ [illegible]
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ [illegible]
[illegible] حصین نے ابن ابی لیلیٰ سے روایت کی کہ حضرت معاذ آگئے۔
شعبہ کا کہنا ہے کہ حصین سے میں نے سنا کہ [illegible]
[illegible]
[illegible] عمرو بن مرزوق کی حدیث کی طرف [illegible] حضرت معاذ آگئے تو
لوگوں نے ان کی طرف اشارہ کیا۔ شعبہ کا کہنا ہے کہ یہ میں نے حصین
سے سنا ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں
تشریف لائے تو لوگوں کو تین روزے رکھنے کا حکم فرمایا۔ پھر رمضان
کے متعلق حکم نازل ہوا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
جب کھانا کھانے سے پہلے سو جاتا [illegible]
پس حضرت عمر [illegible]
[illegible]

تَعْتَلُّ فَأَتَاهَا فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَرَادَ الطَّعَامَ فَقَالُوا حَتَّى نُسَخِّنَ لَكَ شَيْئًا فَنَامَ فَلَمَّا أَصْبَحُوا أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةُ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ.

٥٠٧ - حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى عَنْ أَبِي دَاوُدَ ح وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنِ الْمَسْعُودِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ أُحِيلَتِ الصَّلَاةُ ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ وَأُحِيلَ الصِّيَامُ ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ وَسَاقَ نَصْرٌ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ وَاقْتَصَّ ابْنُ الْمُثَنَّى مِنْهُ قِصَّةَ صَلَاتِهِمْ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَطْ قَالَ الْحَالُ الثَّالِثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَصَلَّى يَعْنِي نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثَلَاثَةَ عَشَرَ شَهْرًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ هَذِهِ الْآيَةَ قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ فَوَجَّهَهُ اللَّهُ إِلَى الْكَعْبَةِ وَتَمَّ حَدِيثُهُ وَسَمَّى نَصْرٌ صَاحِبَ الرُّؤْيَا قَالَ فَجَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَقَالَ فِيهِ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ مَرَّتَيْنِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ أَمْهَلَ هُنَيَّةً ثُمَّ قَامَ فَقَالَ مِثْلَهَا إِلَّا أَنَّهُ قَالَ زَادَ بَعْدَ مَا قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنْهَا بِلَالًا فَأَذَّنَ بِهَا بِلَالٌ وَقَالَ فِي الصَّوْمِ قَالَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

کیا اسی طرح ایک انصاری نے کھانے کا ارادہ کیا لوگوں نے کہا ٹھہرئیے یہاں تک کہ ہم کچھ گرم کر لیں پس وہ سو گیا۔ جب صبح ہوئی تو یہ آیت نازل ہوئی۔ حلال کیا گیا تمہارے لیے روزوں کی راتوں میں عورتوں کے پاس جانا (۲، ۱۸۷)

ابن مثنیٰ، ابو داؤد، نصر بن مہاجر، یزید بن ہارون، مسعودی، عمرو بن مرہ، ابن ابی لیلیٰ، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نماز میں تین حالتیں گزریں اور اسی طرح روزے کی تین حالتیں۔ نصر نے پوری حدیث بیان کی ہے۔ ابن مثنیٰ نے اس میں سے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا قصہ بیان کیا ہے کہ تیسری حالت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو آپ نے بیت المقدس کی طرف تیرہ مہینے نماز پڑھی پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ہم دیکھ رہے ہیں بار بار آپ کا آسمان کی طرف منہ اٹھانا تو ہم ضرور پھیر دیں گے آپ کو اس قبلہ کی طرف جس کو آپ پسند کرتے ہیں پس اب آپ اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کر لیں اور تم جہاں کہیں بھی ہو اپنا منہ اسی کی طرف کر لیا کرو (۲، ۱۴۴) اللہ تعالیٰ نے آپ کو کعبہ کی طرف پھیر دیا۔ ابن مثنیٰ کی حدیث پوری ہو گئی۔ اور نصر نے خواب دیکھنے والے کا نام لیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن زید آئے جو انصار میں سے تھے اور کہا کہ انہوں نے قبلہ کی طرف منہ کر کے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر، اشہد ان لا الہ الا اللہ، اشہد ان لا الہ الا اللہ، اشہد ان محمدا رسول اللہ، اشہد ان محمدا رسول اللہ، دو مرتبہ حی علی الصلوٰۃ دو مرتبہ حی علی الفلاح اور اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ پھر تھوڑی دیر ٹھہر کر کھڑا ہوا اور ویسے ہی کلمات کہے مگر حی علی الفلاح کے بعد قد قامت الصلوٰۃ قد قامت الصلوٰۃ بھی کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کلمات بلال کو سکھا دو پس بلال نے ان کلمات کے ساتھ اذان دی۔ روزہ کے متعلق فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے تین روزے رکھتے اور عاشورہ کا روزہ رکھتے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَيَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ فَكَانَ مَنْ شَاءَ أَنْ يَصُومَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَنْ يُفْطِرَ وَيُطْعِمَ كُلَّ يَوْمٍ مِسْكِينًا أَجْزَأَهُ ذَلِكَ فَهَذَا حَوْلٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ فَثَبَتَ الصِّيَامُ عَلَى مَنْ شَهِدَ الشَّهْرَ وَعَلَى الْمُسَافِرِ أَنْ يَقْضِيَ وَثَبَتَ الطَّعَامُ لِلشَّيْخِ الْكَبِيرِ وَالْعَجُوزِ اللَّذَيْنِ لَا يَسْتَطِيعَانِ الصَّوْمَ وَجَاءَهُ صِرْمَةُ وَقَدْ عَمِلَ يَوْمَهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا۔ مومنو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے کہ تم سے اگلے لوگوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تم پرہیزگار بنو گنتی کے دن ہیں تو تم میں سے جو کوئی بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں ادا کرلے اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہو وہ بدلہ میں ایک مسکین کا کھانا (۲: ۱۸۴) پس جو روزہ رکھنا چاہتا رکھ لیتا اور جو چھوڑنا چاہتا وہ اس کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دیتا ایک سال یہ حالت رہی تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا۔ رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اترا لوگوں کے لئے ہدایت اور رہنمائی اور فیصلہ کی روشن باتیں تو تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے ضرور اس کے روزے رکھے اور جو کوئی بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں (۲: ۱۸۵) پس رمضان کے روزے ہر اس شخص پر لازم ہو گئے جو یہ مہینہ پائے اور مسافر پر قضا لازم ہوئی اور بوڑھے مرد اور بوڑھی عورت جن کو روزے کی طاقت نہ رہی ان کے لئے ہوگیا کہ روزانہ ایک شخص کو کھانا کھلا دیں۔ پھر پوری حدیث بیان کی۔

بَابٌ فِي الْإِقَامَةِ

اقامت کا بیان

۵۰۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَطِيَّةَ ح وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ جَمِيعًا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ زَادَ حَمَّادٌ فِي حَدِيثِهِ إِلَّا الْإِقَامَةَ۔

سلیمان بن حرب و عبدالرحمن بن مبارک، حماد، سماک بن عطیہ موسیٰ بن اسمٰعیل، وہیب، ایوب، ابوقلابہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت بلال کو حکم دیا گیا کہ اذان کو جفت اور اقامت کو طاق کہا کریں۔ حماد نے اپنی حدیث میں کہا کہ سوائے قد قامت کے۔

۵۰۶۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ مِثْلَ حَدِيثِ وُهَيْبٍ قَالَ إِسْمَاعِيلُ فَحَدَّثْتُ بِهِ أَيُّوبَ فَقَالَ إِلَّا الْإِقَامَةَ۔

ابوقلابہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مذکورہ حدیث وہیب کی طرح روایت کی۔ اسمٰعیل نے کہا کہ میں نے یہ حدیث ایوب سے بیان کی تو کہا کہ اقامت کے سوا۔

۵۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ يُحَدِّثُ عَنْ مُسْلِمٍ أَبِي الْمُثَنَّى عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِنَّمَا كَانَ

مسلم ابوالمثنیٰ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اذان دو دو مرتبہ اور اقامت ایک ایک دفعہ ہوتی تھی۔

عَنْ عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَالْإِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً غَيْرَ أَنَّهُ يَقُولُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ فَإِذَا سَمِعْنَا الْإِقَامَةَ تَوَضَّأْنَا ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ شُعْبَةُ لَمْ أَسْمَعْ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ۔

۵۰۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ يَعْنِي الْعَقَدِيَّ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُؤَذِّنِ مَسْجِدِ الْعُرْيَانِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْمُثَنَّى مُؤَذِّنَ مَسْجِدِ الْأَكْبَرِ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُؤَذِّنُ وَيُقِيمُ آخَرُ

۵۰۹ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَذَانِ أَشْيَاءَ لَمْ يَصْنَعْ مِنْهَا شَيْئًا قَالَ فَأُرِيَ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ الْأَذَانَ فِي الْمَنَامِ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ أَلْقِهِ عَلَى بِلَالٍ فَأَلْقَاهُ عَلَيْهِ فَأَذَّنَ بِلَالٌ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ أَنَا رَأَيْتُهُ وَأَنَا كُنْتُ أُرِيدُهُ قَالَ فَأَقِمْ أَنْتَ۔

۵۱۰ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ كَانَ جَدِّي عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ يُحَدِّثُ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَأَقَامَ جَدِّي۔

بَابٌ مَنْ أَذَّنَ فَهُوَ يُقِيمُ

۵۱۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ غَانِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ يَعْنِي الْأَفْرِيقِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ زِيَادَ بْنَ نُعَيْمٍ

سوائے اس کے کہ کہتے وہ قد قامت الصلوٰۃ ہو گئی، یقیناً نماز کھڑی ہو گئی۔ جب ہم اقامت سنتے تو وضو کر کے نماز کے لئے نکل آتے۔ شعبہ نے کہا کہ میں نے ابو جعفر سے اس حدیث کے سوا اور کچھ نہیں سنا۔

عبد الملک بن عمرو نے شعبہ سے روایت کی ہے کہ مسجد عریان کے مؤذن ابو جعفر نے مسجد اکبر کے مؤذن ابو المثنیٰ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا ہے، اور مذکورہ حدیث بیان کی۔

اگر ایک اذان کہے اور دوسرا اقامت

محمد بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ان کے چچا جان حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اذان کی بجائے کئی کاموں کے کرنے کا ارادہ فرمایا لیکن ان میں سے ایک بھی کیا نہیں۔ ان کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن زید کو خواب میں اذان دکھائی گئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے۔ فرمایا کہ بلال کو سکھا دو۔ پس انہیں سکھا دی گئی تو حضرت بلال نے اذان کہی۔ حضرت عبد اللہ بن زید کا بیان ہے کہ میں نے دیکھی تھی اور میں اذان کہنا چاہتا تھا لیکن حضور نے فرمایا کہ تم اقامت کہو۔

محمد بن عمرو نے عبد اللہ بن محمد سے سنا کہ میرے جد امجد حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ واقعہ بیان فرماتے۔ ان کا بیان ہے کہ میرے جد امجد نے اقامت کہی۔

جو اذان دے وہی اقامت کہے

زیاد بن نعیم حضرمی سے روایت ہے کہ حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب پہلی صبح ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا تو میں نے۔۔۔

الصُّدَائِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ زِيَادَ بْنَ الْحَارِثِ الصُّدَائِيَّ قَالَ لَمَّا كَانَ أَوَّلُ أَذَانِ الصُّبْحِ أَمَرَنِي يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذَّنْتُ فَجَعَلْتُ أَقُولُ أُقِيمُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى نَاحِيَةِ الْمَشْرِقِ إِلَى الْفَجْرِ فَيَقُولُ لَا حَتَّى إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ نَزَلَ فَبَرَزَ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيَّ وَقَدْ تَلَاحَقَ أَصْحَابُهُ يَعْنِي فَتَوَضَّأَ فَأَرَادَ بِلَالٌ أَنْ يُقِيمَ فَقَالَ لَهُ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخَا صُدَاءٍ هُوَ أَذَّنَ وَمَنْ أَذَّنَ فَهُوَ يُقِيمُ قَالَ فَأَقَمْتُ۔

اذان کہی پس میں کہتا یا رسول اللہ اقامت کہوں لیکن آپ اجالا ہونے تک برابر مشرق کی جانب دیکھتے رہے اور فرماتے رہے۔ پھر طلوع فجر کے بعد آپ نے نزول اجلال فرمایا پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور آپ کے اصحاب آ گئے تھے تو آپ نے وضو کیا حضرت بلال نے اقامت کہنی چاہی اور جو اذان کہے وہی اقامت کہتا ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے ہی کہی۔

بَابٌ فِي رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْأَذَانِ

۵۱۲ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهُ مَدَى صَوْتِهِ وَيَشْهَدُ لَهُ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ وَشَاهِدُ الصَّلَاةِ يُكْتَبُ لَهُ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ صَلَاةً وَيُكَفَّرُ عَنْهُ مَا بَيْنَهُمَا۔

اذان بلند آواز سے کہنا

ابو یحییٰ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بلند آواز سے اذان کہنے والے کی مغفرت فرما دی جاتی ہے اور جہاں تک اس کی آواز جاتی ہے ہر تر و خشک چیز اس کی گواہی دیتی ہے اور جماعت میں حاضر ہونے والے کو پچیس گنا ثواب لکھا جاتا ہے اور اس کے دو نمازوں کے درمیانی گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔

۵۱۳ - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِينَ فَإِذَا قُضِيَ النِّدَاءُ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ حَتَّى إِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ وَيَقُولُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ أَنْ لَا يَدْرِيَ كَمْ صَلَّى۔

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کے لیے اذان کہی جائے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے کہ اس کی ہوا خارج ہو رہی ہے یہاں تک کہ اسے اذان کی آواز نہیں آتی جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو واپس آ جاتا ہے جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو پھر دور ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ جب تکبیر ختم ہو جائے تو پھر آ پہنچتا ہے یہاں تک کہ آدمی کے دل میں خیالات پیدا کرتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں بات کو یاد کر جو اسے یاد

بَابُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمُؤَذِّنِ مِنْ تَعَاهُدِ الْوَقْتِ

۵۱۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

مؤذن کے لیے وقت کی پابندی کرنا ضروری ہے

ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام ضامن اور مؤذن امانت دار ہوتے ہیں۔ اے

وَسَلَّمَ الْإِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ اللَّهُمَّ أَرْشِدِ الْأَئِمَّةَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِينَ۔

خدا اماموں کو ہدایت دے اور مؤذنوں کی مغفرت فرما۔

ف۔ مؤذن کا وقت پر اذان کہنا اور امام کا اہل جماعت کے ساتھ درست نماز پڑھانا بہت ضروری ہے چونکہ مقتدیوں کی نماز کا دارومدار امام پر ہوتا ہے۔ اگر نماز درست ہوئی اور سب طریقے سے ادا کی گئی تو امام کو تمام مقتدیوں کے برابر ثواب ملے گا اور اگر نماز میں نقص ہوا یا فاسد ہوا جیسا کہ مثلاً بغیر وضو کے نماز پڑھا دی تو اس کا وبال امام پر ہوگا اور مقتدیوں کی نماز [illegible] ہو جائے گی [illegible] امام [illegible] حضرات [illegible] سے [illegible] امام اور مقتدیوں کو ثواب ہوگا لیکن نماز کے [illegible] جماعت کی [illegible] اور [illegible] امام پر ہے اور امام صاحب [illegible] باقی سب [illegible] لیکن [illegible] ہو جاتا ہے۔ [illegible] حضرات [illegible] کہ [illegible] قیامت کے دن لوگوں سے زیادہ لمبی گردن والے ہوں گے۔

٥١٥ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ نُبِّئْتُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ وَلَا أُرَانِي إِلَّا قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حسن بن علی، ابن نمیر، اعمش، ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر گذشتہ حدیث کے مطابق روایت کی۔

بَابُ ١٨٢ الْأَذَانِ فَوْقَ الْمَنَارَةِ۔

منارے پر اذان کہنا

٥١٦ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَيُّوبَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ قَالَتْ كَانَ بَيْتِي مِنْ أَطْوَلِ بَيْتٍ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَكَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ عَلَيْهِ الْفَجْرَ فَيَأْتِي بِسَحَرٍ فَيَجْلِسُ عَلَى الْبَيْتِ يَنْظُرُ إِلَى الْفَجْرِ فَإِذَا رَآهُ تَمَطَّى ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَحْمَدُكَ وَأَسْتَعِينُكَ عَلَى قُرَيْشٍ أَنْ يُقِيمُوا دِينَكَ قَالَتْ ثُمَّ يُؤَذِّنُ قَالَتْ وَاللهِ مَا عَلِمْتُهُ كَانَ تَرَكَهَا لَيْلَةً وَاحِدَةً هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ۔

احمد بن محمد بن ایوب، ابراہیم بن سعد، محمد بن اسحاق، محمد بن جعفر بن زبیر، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ بنی نجار کی ایک عورت نے بیان فرمایا کہ مسجد نبوی کے گرد جتنے گھر تھے ان میں میرا گھر سب سے اونچا تھا حضرت بلال فجر کی اذان اسی پر کہتے تھے۔ بلال صبح صادق سے پہلے آ کر بیٹھ جاتے اور فجر کا انتظار کرتے جب اسے دیکھ لیتے تو انگڑائی لیتے اور کہتے۔ اے اللہ میں تیری حمد و ثنا بیان کرتا ہوں اور قریش کے مقابلے میں تیری مدد چاہتا ہوں کہ وہ تیرے دین کو قائم کریں۔ وہ فرماتی ہیں کہ پھر اذان کہتے۔ وہ بیان فرماتی ہیں کہ خدا کی قسم میرے علم میں نہیں کہ ایک رات بھی انہوں نے یہ کلمات ترک کیے ہوں۔

بَابُ ١٨٣ الْمُؤَذِّنِ يَسْتَدِيرُ فِي أَذَانِهِ۔

مؤذن کا اذان میں گھومنا

٥١٧ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا قَيْسٌ يَعْنِي ابْنَ الرَّبِيعِ ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ جَمِيعًا عَنْ عَوْنٍ

موسیٰ بن اسماعیل، قیس بن ربیع، محمد بن سلیمان انباری، وکیع، سفیان، عون بن ابی جحیفہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم

ابن أبي جحيفة عن أبيه قال أتيت النبي صلى الله عليه وسلم بمكة وهو في قبة حمراء من أدم فخرج بلال فأذن فكنت أتتبع فمه ههنا وههنا قال ثم خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم وعليه حلة حمراء برود يمانية قطري وقال موسى قال رأيت بلالا خرج إلى الأبطح فأذن فلما بلغ حي على الصلاة حي على الفلاح لوى عنقه يمينا وشمالا ولم يستدر ثم دخل فأخرج العنزة وساق حديثه.

باب ۱۸۳ في الدعاء بين الأذان والإقامة

۵۱۸ - حدثنا محمد بن كثير أنا سفيان عن زيد العمي عن أبي إياس عن أنس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يرد الدعاء بين الأذان والإقامة.

باب ۱۸۴ ما يقول إذا سمع المؤذن

۵۱۹ - حدثنا عبد الله بن مسلمة القعنبي عن مالك عن ابن شهاب عن عطاء بن يزيد الليثي عن أبي سعيد الخدري أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا سمعتم النداء فقولوا مثل ما يقول المؤذن.

۵۲۰ - حدثنا محمد بن سلمة نا ابن وهب عن ابن لهيعة وحيوة وسعيد بن أبي أيوب عن كعب بن علقمة عن عبد الرحمن بن جبير عن عبد الله بن عمرو بن العاص أنه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول إذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما يقول ثم صلوا علي فإنه من صلى علي صلاة صلى الله عليه بها عشرا ثم سلوا الله لي الوسيلة فإنها منزلة في الجنة لا تنبغي إلا لعبد من عباد الله وأرجو أن أكون أنا هو فمن سأل

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ آپ مکہ مکرمہ میں ایک چمڑے کے خیمے میں جلوہ افروز تھے۔ پس حضرت بلال نکلے اور اذان کہی۔ میں دیکھ رہا تھا کہ شروع سے اپنا منہ ادھر ادھر کیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کے جسم پر سرخ حلہ تھا یعنی یمنی چادر لائے گئے قطری کی۔ موسیٰ کی روایت ہے کہ ابو جحیفہ نے کہا میں نے حضرت بلال کو دیکھا کہ ابطح کی جانب نکل گئے پس اذان کہی اور جب حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح پر پہنچے تو اپنی گردن کو دائیں بائیں جانب پھیرا لیکن خود نہیں گھومے پھر اندر داخل ہوئے اور نیزہ نکالا۔

اذان و اقامت کے درمیان دعا مانگنا

ابو ایاس سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ دعا رد نہیں ہوتی جو اذان و اقامت کے درمیان کی جائے۔

اذان کی آواز سن کر کیا کہے

عطاء بن یزید لیثی سے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب اذان کی آواز سنو تو وہی کہتے جاؤ جو مؤذن کہہ رہا ہے۔

عبد الرحمن بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم مؤذن کی آواز سنو تو وہی کہو جو وہ کہتا ہے۔ پھر مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ کا سوال کرو کیونکہ وہ جنت میں ایک اعلیٰ مقام ہے جو اللہ کے بندوں میں سے ایک ہی بندے کے لائق ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہوں۔ پس جو میرے لیے وسیلہ مانگے گا اس کے لیے میری شفاعت حلال ہو گئی۔

اللہ لی الوسیلۃ حلت علیہ الشفاعۃ۔

ف: وسیلہ جنت میں ایک اعلیٰ مقام ہے۔ روز قیامت جب ہر ایک کو اپنی اپنی پڑی ہوگی اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی ایسے ہوں گے جو اپنے پروردگار کی ایسی تعریفیں بیان کریں گے جو مخلوق کے کسی فرد کو معلوم نہیں ہونگی اور دوسری جانب مخلوق خدا کی شفاعت فرمائیں گے۔ جو سجدے میں گرے ہوئے لوگوں کو اٹھائیں گے۔ مالک کے حضور بے یارو مددگار کھڑے ہوئے لوگوں کو بخشوائیں گے، خود ہی ان کی بخشش کی خاطر تڑپیں گے اور جلتے ہوئے تڑپتے ہوئے گنہگاروں کو آرام پہنچائیں گے۔ غرضیکہ باب شفاعت کھول کر مخلوق خدا کی بگڑی بنائیں گے۔ جنت میں جاتے ہوئے مسلمانوں کی مشکل کشائی فرمائیں گے۔ بخشش کی حاجت رکھنے والوں کی حاجت روائی کریں گے۔ غرضیکہ جس میدان میں اذھبوا الی غیری کی صدا بلند ہوتی ہوگی وہاں حبیب کردگار کی شفاعت کا سماں بندھا ہوگا جس کا نقشہ ایک مرحوم نے یوں کھینچا ہے۔

کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے تمہاری واہ واہ

قرض لیتی ہے گنہ پرہیزگاری واہ واہ

۵۲۱۔ حدثنا ابن السرح ومحمد بن سلمۃ قالا حدثنا ابن وھب عن حیی عن ابی عبد الرحمن یعنی الحبلی عن عبد اللہ بن عمرو ان رجلا قال یا رسول اللہ ان المؤذنین یفضلوننا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل کما یقولون فاذا انتھیت فسل تعطہ۔

ابو عبد الرحمٰن حبلی سے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ مؤذن ہم پر فضیلت لے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم بھی کہو جو وہ کہتے ہیں اور جب اذان ختم ہو جائے تو مانگو تمہیں عطا فرمایا جائے گا۔

۵۲۲۔ حدثنا قتیبۃ بن سعید ثنا اللیث عن الحکیم بن عبد اللہ بن قیس عن عامر بن سعد بن ابی وقاص عن سعد بن ابی وقاص عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال حین یسمع المؤذن وانا اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ رضیت باللہ ربا وبمحمد رسولا وبالاسلام دینا غفر لہ۔

عامر بن سعد بن ابی وقاص سے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اذان سنتے وقت کہا گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد مصطفیٰ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ میں اللہ کے رب ہونے، محمد مصطفیٰ کے رسول ہونے اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں تو اسے بخش دیا جاتا ہے۔

۵۲۳۔ حدثنا ابراھیم بن مھدی ثنا علی بن مسھر عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سمع المؤذن یتشھد قال وانا وانا۔

عروہ بن زبیر سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مؤذن سے شہادتیں سنتے تو فرماتے۔ میں بھی گواہ ہوں، میں بھی گواہ ہوں۔

۵۲۴۔ حدثنا محمد بن المثنی ثنا محمد

حفص بن عاصم بن عمر کے والد ماجد سے حضرت عمر رضی اللہ

ثنا محمد بن جهضم ثنا إسمعيل بن جعفر عن عمارة بن غزية عن خبيب بن عبد الرحمن ابن يساف عن حفص بن عاصم بن عمر عن أبيه عن جده عمر بن الخطاب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا قال المؤذن الله أكبر الله أكبر فقال أحدكم الله أكبر الله أكبر ثم قال أشهد أن لا إله إلا الله قال أشهد أن لا إله إلا الله ثم قال أشهد أن محمدا رسول الله قال أشهد أن محمدا رسول الله ثم قال حي على الصلوة قال لا حول ولا قوة إلا بالله ثم قال حي على الفلاح قال لا حول ولا قوة إلا بالله ثم قال الله أكبر الله أكبر قال الله أكبر الله أكبر ثم قال لا إله إلا الله قال لا إله إلا الله من قلبه دخل الجنة.

تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب مؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہو پھر وہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کہے تو تم بھی اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کہو پھر وہ اشہد ان محمدا رسول اللہ کہے تو تم بھی اشہد ان محمدا رسول اللہ کہو پھر وہ حی علی الصلوٰۃ کہے تو تم لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہو پھر وہ حی علی الفلاح کہے تو تم لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہو پھر وہ اللہ اکبر اللہ اکبر کہے تو تم اللہ اکبر اللہ اکبر کہو پھر وہ لا الٰہ الا اللہ کہے تو تم بھی دل سے لا الٰہ الا اللہ کہو تو جنت میں داخل ہو گے اور دوسرا راوی وہاں سے یہ بات کہتا ہے کہ اسے حق شفاعت فرمایا جاتا ہے۔

باب ۲۸۷ ما يقول إذا سمع الإقامة.

۵۲۵ حدثنا سليمان بن داود العتكي ثنا محمد بن ثابت حدثني رجل من أهل الشام عن شهر بن حوشب عن أبي أمامة أو عن بعض أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم أن بلالا أخذ في الإقامة فلما أن قال قد قامت الصلوة قال النبي صلى الله عليه وسلم أقامها الله وأدامها وقال في سائر الإقامة كنحو حديث عمر في الأذان.

اقامت سن کر کیا کہے

شہر بن حوشب سے حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کسی اور صحابی سے روایت ہے کہ حضرت بلال اقامت کہنے لگے۔ جب انہوں نے یہ کہا قد قامت الصلوٰۃ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں کہا۔ اقامہا اللہ وادامہا اور باقی ساری اقامت کے جواب میں اسی طرح کہا جیسا کہ اذان کے متعلق حدیث عمر میں ہے۔

باب ۲۸۸ الدعاء عند الأذان.

۵۲۶ حدثنا أحمد بن حنبل ثنا علي بن عياش ثنا شعيب بن أبي حمزة عن محمد بن المنكدر عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال حين يسمع النداء اللهم رب هذه الدعوة التامة

اذان کے بعد کی دعا

محمد بن منکدر سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اذان سن کر کہا۔ اے اللہ! اس کامل دعوت اور قائم ہونے والی نماز کے رب! محمد مصطفیٰ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں مقام محمود پر مبعوث فرما جس کا تو نے

وَالصَّلَوٰةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

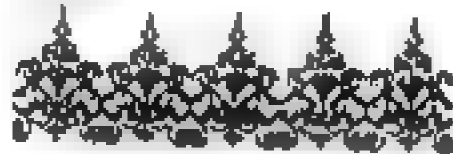
بَابُ ٨٨ مَا يَقُولُ عِنْدَ أَذَانِ الْمَغْرِبِ

٥٢٧ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِهَابٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيدِ الْعَدَنِيُّ ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَعْنٍ ثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقُولَ عِنْدَ أَذَانِ الْمَغْرِبِ اللّٰهُمَّ إِنَّ هٰذَا إِقْبَالُ لَيْلِكَ وَإِدْبَارُ نَهَارِكَ وَأَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْ لِي۔

وعدہ فرمایا ہے۔ قیامت کے روز وہ میری شفاعت کا مستحق ہوگا۔

مغرب کی اذان کے وقت کیا کہے

ابو کثیر مولیٰ ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے سکھایا کہ مغرب کی اذان کے وقت کہا کروں اے اللہ! یہ تیری رات کے آنے، تیرے دن کے جانے اور تیرے پکارنے والوں کی آوازیں ہیں۔ پس میری مغفرت فرما (دعا کی اس حصے تعلیم دی گئی ہے کہ بندوں کی توجہ ہر حال پر اپنے خالق و مالک کی طرف مبذول رہے)



پارہ ۵ ـــ ۴

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم کرنے والا ہے

بَابُ اَخْذِ الْاَجْرِ عَلَی التَّاْذِیْنِ.

۵۲۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ نَا حَمَّادٌ اَنَا سَعِیْدٌ الْجُرَیْرِیُّ عَنْ اَبِی الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ وَقَالَ مُوْسٰی فِیْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ اِنَّ عُثْمَانَ بْنَ اَبِی الْعَاصِ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اجْعَلْنِیْ اِمَامَ قَوْمِیْ قَالَ اَنْتَ اِمَامُہُمْ وَاقْتَدِ بِاَضْعَفِہِمْ وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا یَاْخُذُ عَلٰی اَذَانِہٖ اَجْرًا.

اذان کہنے کی تنخواہ لینا

مطرف بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن ابی العاص نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو میری قوم کا امام بنا دو۔ موسیٰ بن اسمٰعیل نے دوسرے مقام پر کہا کہ حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ مجھے قوم کا امام بنا دیجیے۔ فرمایا قوم کی امامت کرو اور سب سے ضعیف کی رعایت کرنا اور مؤذن ایسا مقرر کرنا جو اجرت نہ لے۔

ف۔ امام ہو تو اس کا خیال رکھے کہ جماعت میں کمزور، بیمار اور صاحب ضرورت بھی شامل ہوتے ہیں لہٰذا بقدر کفایت قرأت اتنی کرنی چاہیے کہ کمزوروں اور صاحب ضرورت میں سے کسی کو تکلیف نہ ہو لیکن اتنی کم بھی نہ ہو کہ نماز کے لیے ناکافی ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بَابٌ فِی الْاَذَانِ قَبْلَ دُخُوْلِ الْوَقْتِ.

۵۲۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ وَدَاوٗدُ بْنُ شَبِیْبٍ الْمَعْنٰی قَالَا نَا حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ بِلَالًا اَذَّنَ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَاَمَرَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّرْجِعَ فَیُنَادِیَ اَلَا اِنَّ الْعَبْدَ نَامَ اَلَا اِنَّ الْعَبْدَ نَامَ زَادَ مُوْسٰی فَرَجَعَ فَنَادٰی اَلَا اِنَّ الْعَبْدَ نَامَ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَھٰذَا الْحَدِیْثُ لَمْ یَرْوِہٖ عَنْ اَیُّوْبَ اِلَّا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ.

وقت سے پہلے اذان کہنے کا بیان

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت بلال نے طلوع فجر سے پہلے اذان کہہ دی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں دوبارہ کہنے کا حکم فرمایا یعنی اعلان کریں کہ بندہ سو گیا تھا۔ موسیٰ بن اسمٰعیل نے یہ بھی کہا کہ وہ لوٹے اور اعلان کیا کہ بندہ سو گیا تھا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ انہیں روایت کیا اس حدیث کو ایوب سے مگر حماد بن سلمہ نے۔

۵۳۰۔ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا شُعَیْبُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ اَبِیْ رَوَّادٍ نَا نَافِعٌ عَنْ مُؤَذِّنٍ لِعُمَرَ یُقَالُ لَہٗ مَسْرُوْحٌ اَذَّنَ قَبْلَ الصُّبْحِ فَاَمَرَہٗ عُمَرُ فَذَکَرَ نَحْوَہٗ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَقَدْ رَوَاہُ حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنْ

نافع نے حضرت عمر کے مؤذن سے روایت کی ہے جن کو مسروح کہا جاتا تھا کہ انہوں نے صبح صادق سے پہلے اذان کہہ دی تو حضرت عمر نے حکم فرمایا۔ پھر پہلی حدیث کی طرح۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اس حدیث کو حماد بن زید، عبید اللہ بن عمر سے نافع یا کسی اور سے روایت ہے کہ حضرت عمر کا

نافع او غیرہ ان مؤذنا لعمر یقال له مسروح او غیرہ قال ابوداؤد ورواہ الدراوردی عن عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر قال کان لعمر مؤذن یقال له مسعود وذکر نحوہ وھذا اصح من ذلک۔

مؤذن جسے مسروح کہا جاتا تھا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے دراوردی، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا کہ حضرت عمر کا ایک مؤذن تھا جس کو مسعود کہا جاتا تھا پھر اسی طرح بیان کی اور یہ سب سے صحیح ہے۔

۵۳۱۔ حدثنا زھیر بن حرب ثنا وکیع ثنا جعفر بن برقان عن شداد مولی عیاض بن عامر عن بلال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال له لا تؤذن حتی یستبین لک الفجر ھکذا ومد یدیه عرضا قال ابوداؤد شداد لم یدرک بلالا۔

زہیر، وکیع، جعفر بن برقان، شداد مولیٰ عیاض بن عامر سے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت تک اذان نہ کہا کرو جب تک فجر اس طرح واضح نہ ہو جائے اور اپنے دست مبارک پھیلائے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ شداد نے حضرت بلال کو نہیں پایا۔

۵۳۲۔ حدثنا محمد بن مسلمة ثنا ابن وھب عن یحیی بن عبد اللہ بن سالم عن عبد اللہ بن عمر وسعید بن عبد الرحمن عن ھشام بن عروة عن ابیه عن عائشة ان ابن ام مکتوم کان مؤذنا لرسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وھو اعمی۔

محمد بن سلمہ، ابن وہب، یحییٰ بن عبد اللہ بن سالم بن عبد اللہ بن عمر، سعید بن عبد الرحمن، ہشام بن عروہ، عروہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابن ام مکتوم مؤذن تھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حالانکہ نابینا تھے۔

ف۔ نابینا کا اذان پڑھنا جائز ہے جبکہ کوئی اسے صبح وقت بتانے والا موجود ہو جو وقت بتادے اگر وقت بتانے والا کوئی نہ ہو تو نابینا اذان نہ پڑھے واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب فی الخروج من المسجد بعد الاذان

اذان کے بعد مسجد سے نکلنے کا بیان

۵۳۳۔ حدثنا محمد بن کثیر ثنا سفیان عن ابراھیم بن المھاجر عن ابی الشعثاء قال کنا مع ابی ھریرة فی المسجد فخرج رجل حین اذن المؤذن للعصر فقال ابو ھریرة اما ھذا فقد عصی ابا القاسم صلی اللہ علیه وسلم۔

ابراہیم بن مہاجر سے روایت ہے کہ ابو الشعثاء نے فرمایا کہ ہم مسجد میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے ایک شخص مسجد سے باہر نکلا جبکہ مؤذن نے عصر کی اذان کہی تھی حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ جس نے ایسا کیا اس نے ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

ف۔ جب کسی مسجد میں اذان ہو جائے تو اذان کے بعد ایسے شخص کو جو اس وقت مسجد میں موجود ہو بغیر نماز پڑھے مسجد سے باہر نہیں جانا چاہیے سوائے شرعی ضرورت کے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۱۹۴ فی المؤذن ینتظر الامام

مؤذن امام کا انتظار کرے

۵۳۴۔ حدثنا عثمان بن ابی شیبة ثنا

سماک سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ

شَبَابَةُ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ ثُمَّ يُمْهِلُ فَإِذَا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ أَقَامَ الصَّلَوٰةَ۔

تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت بلال اذان کہنے کے بعد کچھ دیر ٹھہر جاتے جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آتے تو نماز کی اقامت کہی جاتی۔

بَابٌ ۱۴۳ فِي التَّثْوِيبِ

تثویب کا بیان

۵۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ ثَنَا أَبُو يَحْيَى الْقَتَّاتُ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَثَوَّبَ رَجُلٌ فِي الظُّهْرِ أَوِ الْعَصْرِ قَالَ اخْرُجْ بِنَا فَإِنَّ هٰذِهِ بِدْعَةٌ۔

مجاہد کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا کہ کسی آدمی نے ظہر یا عصر کے وقت تثویب کہی۔ فرمایا کہ ہمارے ساتھ نکل چلو کیونکہ یہ بدعت ہے۔

بَابٌ ۱۴۴ فِي الصَّلٰوةِ تُقَامُ وَلَمْ يَأْتِ الْإِمَامُ يَنْتَظِرُوْنَهُ قُعُوْدًا۔

نماز کی اقامت کہی جائے اور امام نہ آئے تو لوگ بیٹھ کر اس کا انتظار کریں

۵۳۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا ثَنَا أَبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُومُوا حَتّٰى تَرَوْنِي قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهٰكَذَا رَوَاهُ أَيُّوبُ وَحَجَّاجٌ الصَّوَّافُ عَنْ يَحْيَى وَهِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ يَحْيَى وَرَوَاهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ وَعَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى وَقَالَا فِيهِ حَتّٰى تَرَوْنِي وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ۔

عبد اللہ بن ابو قتادہ نے اپنے والد ماجد حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب اقامت کہی جائے تو کھڑے نہ ہوا کرو جب تک نہ دیکھ لو۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسی طرح روایت کیا ہے اسے ایوب، حجاج صواف، یحییٰ اور ہشام دستوائی سے کہ مجھے یحییٰ نے لکھا اور روایت کیا اسے معاویہ بن سلام اور علی بن مبارک نے یحییٰ سے اور اس میں کہا۔ یہاں تک کہ مجھے دیکھ لو اور سکون سے رہنا ضروری ہے۔

۵۳۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَنَا عِيسَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ قَالَ حَتّٰى تَرَوْنِي قَدْ خَرَجْتُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ لَمْ يَذْكُرْ قَدْ خَرَجْتُ إِلَّا مَعْمَرٌ وَرَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ لَمْ يَقُلْ فِيهِ قَدْ خَرَجْتُ۔

معمر نے یحییٰ سے اسی سند کے ساتھ اسے روایت کرتے ہوئے کہا۔ جب تک مجھے دیکھ نہ لو کہ باہر نکل آیا ہوں۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ میں نکل آیا ہوں والی بات کا معمر کے سوا کسی نے ذکر نہیں کیا اور ابن عیینہ نے معمر سے روایت کرتے ہوئے قد خرجت نہیں کہا۔

۵۳۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ قَالَ أَبُو عَمْرٍو ح وَثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ ثَنَا الْوَلِيدُ وَهٰذَا لَفْظُهُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ تُقَامُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْخُذُ

محمود بن خالد، ولید، ابو عمرو، داؤد بن رشید، ولید، اوزاعی، زہری، ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے نماز کی اقامت کہی جاتی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مصلے پر آنے سے پہلے لوگ اپنی اپنی جگہ سنبھال لیا کرتے تھے۔

النَّاسَ مَقَامَهُمْ قَبْلَ أَنْ يَأْخُذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۳۹ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُعَاذٍ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ ثَابِتًا الْبُنَانِيَّ عَنِ الرَّجُلِ يَتَكَلَّمُ بَعْدَ مَا تُقَامُ الصَّلٰوةُ فَحَدَّثَنِي عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَعَرَضَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَحَبَسَهُ بَعْدَ مَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ.

حمید کا بیان ہے کہ میں نے ثابت بنانی سے نماز کی اقامت ہو جانے کے بعد بات کرنے کے متعلق پوچھا تو مجھ سے حدیث بیان کرتے ہوئے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نماز کی اقامت ہو چکی تھی کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ کو باتوں کے ذریعے روکا اقامت تکبیر ہو جانے کے بعد۔

۵۴۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مَنْجُوفٍ السَّدُوسِيُّ ثَنَا عَوْنُ بْنُ كَهْمَسٍ عَنْ أَبِيهِ كَهْمَسٍ قَالَ قُمْنَا إِلَى الصَّلٰوةِ بِمِنًى وَالْإِمَامُ لَمْ يَخْرُجْ فَقَعَدَ بَعْضُنَا فَقَالَ لِي شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ مَا يُقْعِدُكَ قُلْتُ ابْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ هٰذَا السُّمُودُ فَقَالَ لِيَ الشَّيْخُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْسَجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كُنَّا نَقُومُ فِي الصُّفُوفِ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوِيلًا قَبْلَ أَنْ يُكَبِّرَ قَالَ وَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الَّذِينَ يَلُونَ الصُّفُوفَ الْأُوَلَ وَمَا مِنْ خُطْوَةٍ أَحَبَّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ خُطْوَةٍ يَمْشِيهَا يَصِلُ بِهَا صَفًّا.

عون بن کہمس سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد کہمس نے فرمایا کہ ہم منیٰ میں نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور امام آیا نہ تھا تو ہم میں سے بعض حضرات بیٹھ گئے تو اہل کوفہ کے ایک بزرگ نے فرمایا آپ کو کس نے بٹھایا؟ میں نے کہا کہ ابن بریدہ نے۔ فرمایا یہ سمود ہے پھر ان بزرگ نے مجھ سے فرمایا کہ مجھ سے حدیث بیان کی عبد الرحمن بن عوسجہ نے انہیں حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں تکبیر سے پہلے کافی دیر صفوں میں بیٹھے رہتے اور فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت نازل کرتے ہیں ان لوگوں پر جو پہلی صفوں میں ملتے ہیں اور اللہ کو کوئی قدم اس قدم سے زیادہ پیارا نہیں جو صف میں ملنے کے لیے چلے۔

۵۴۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجِيٌّ فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ فَمَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ حَتّٰى نَامَ الْقَوْمُ.

عبد العزیز بن صہیب سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نماز کی اقامت ہو گئی جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد کی ایک جانب سرگوشی فرما رہے تھے پس آپ نماز کے لیے تشریف نہ لائے یہاں تک کہ لوگ سو گئے۔

۵۴۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْجَوْهَرِيُّ أَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُقَامُ الصَّلٰوةُ فِي الْمَسْجِدِ إِذَا

موسیٰ بن عقبہ سے روایت ہے کہ حضرت سالم ابو النضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد میں نماز قائم کرنے کے متعلق عادت مبارکہ تھی کہ جب دیکھتے تھوڑے ہیں تو بیٹھ جاتے اور جب دیکھتے پوری جماعت

رَاٰهُمْ قَلِيْلًا جَلَسَ لَمْ يُصَلِّ وَاِذَا رَاٰهُمْ جَمَاعَةً صَلّٰى

نظر آتی تو نماز پڑھ لیتے۔

۵۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحٰقَ نَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

عبداللہ بن اسحاق، ابو عاصم، ابن جریج، ابو مسعود زرقی نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

بَابُ ۱۹۵ التَّشْدِيْدِ فِيْ تَرْكِ الْجَمَاعَةِ

جماعت ترک کرنے پر وعید

۵۴۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ نَا زَائِدَةُ نَا السَّائِبُ بْنُ حُبَيْشٍ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِيْ قَرْيَةٍ وَلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِيْهِمُ الصَّلٰوةُ اِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ فَاِنَّمَا يَاْكُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِيَةَ قَالَ زَائِدَةُ قَالَ السَّائِبُ يَعْنِيْ بِالْجَمَاعَةِ الصَّلٰوةَ فِيْ جَمَاعَةٍ۔

معدان بن ابو طلحہ یعمری سے روایت ہے کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جو کسی گاؤں یا بستی میں تین آدمی ہوں اور جماعت قائم نہ کریں تو شیطان ان پر مسلط ہو جاتا ہے لہٰذا جماعت کو ضروری سمجھو کیونکہ بھیڑیا بچھڑی ہوئی بکری کو کھاتا ہے۔ زائدہ نے سائب سے روایت کی ہے کہ جماعت سے باجماعت نماز مراد ہے۔

۵۴۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَتُقَامَ ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ اَنْطَلِقَ مَعِيْ بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حُزَمٌ مِنْ حَطَبٍ اِلٰى قَوْمٍ لَا يَشْهَدُوْنَ الصَّلٰوةَ فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ بِالنَّارِ۔

ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک میں نے ارادہ کیا کہ نماز کی اقامت کا حکم دوں پھر ایک آدمی کو حکم دوں کہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں اپنے ساتھ آدمیوں کو لے کر جاؤں جن کے ساتھ لکڑیوں کے گٹھے ہوں اور ان لوگوں کے پاس جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے تو ان کے گھر جلا کر آگ لگا دوں۔ ف

ف: جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا کتنا ضروری ہے اس کا اندازہ اسی حدیث سے لگایا جا سکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسے گھروں کو جلانے کا ارادہ فرمایا جو گھروں میں نماز پڑھتے ہیں اور مسجد میں آکر جماعت سے نماز پڑھنے کے لیے حاضر نہیں ہوتے۔ معلوم ہوا کہ نماز باجماعت سے پڑھنا بہت ہی ضروری ہے اور تارکِ جماعت سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہیں جسے اپنا مال کی پرواہ گھر جلا دینا چاہتے تھے۔ نعوذ باللہ من غضب رسول اللہ۔

۵۴۶۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا اَبُو الْمَلِيْحِ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ الْاَصَمِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ فِتْيَتِيْ فَيَجْمَعُوْا حُزَمًا مِنْ حَطَبٍ ثُمَّ اٰتِيَ قَوْمًا يُصَلُّوْنَ فِيْ بُيُوْتِهِمْ

یزید بن اصم کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ارادہ کیا کہ اپنے نوجوانوں کو لکڑیوں کے گٹھے جمع کرنے کا حکم دوں۔ پھر ایسے لوگوں کے پاس جاؤں جو بغیر شرعی عذر کے اپنے گھروں میں نماز پڑھتے ہیں۔ پس انہیں آگ لگا دوں۔

لَيْسَتْ بِجُمُعَةٍ فَأَخِّرْهَا عَلَيْهِمْ قُلْتُ لِيَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ يَا أَبَا عَوْفٍ الْجُمُعَةَ عَنَى أَوْ غَيْرَهَا قَالَ صُمَّتَا أُذُنَايَ إِنْ لَمْ أَكُنْ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَأْثُرُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذَكَرَ جُمُعَةً وَلَا غَيْرَهَا.

یزید بن اصم سے پوچھا اے ابو عوف! اس سے جمعہ مراد ہے یا دوسری نماز؟ فرمایا کہ میرے دونوں کان بہرے ہو جائیں اگر میں نے حضرت ابوہریرہ سے نہ سنا ہو وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے۔ جمعہ اور دوسری نماز کا ذکر نہیں فرمایا۔

۵۴۷ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبَّادٍ الْأَزْدِيُّ ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْمَسْعُودِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ حَافِظُوا عَلَى هَؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ حَيْثُ يُنَادَى بِهِنَّ فَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى وَإِنَّ اللَّهَ شَرَعَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنَنَ الْهُدَى وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ بَيِّنُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيُهَادَى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتَّى يُقَامَ فِي الصَّفِّ وَمَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَلَهُ مَسْجِدٌ فِي بَيْتِهِ وَلَوْ صَلَّيْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ وَتَرَكْتُمْ مَسَاجِدَكُمْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَكَفَرْتُمْ.

ابو الاحوص سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ان پانچوں نمازوں کی حفاظت کرو جن کے لیے اذان کہی جاتی ہے کیونکہ یہ ہدایت کے راستے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ہدایت کے راستے مقرر فرما دیے تھے۔ ہم نے دیکھا کہ ان سے وہی منافق پیچھے رہتا جس کا نفاق واضح تھا۔ ہم نے دیکھا کہ ایک شخص دو آدمیوں کا سہارا لے کر صف میں آ کر کھڑا ہوتا۔ تم میں سے کوئی نہیں جس کے گھر میں مسجد نہ ہو۔ اگر تم اپنے گھروں میں نماز پڑھو گے اور اپنی مسجدوں کو چھوڑ دو گے تو تم نے اپنے نبی کا طریقہ چھوڑا اور اپنے نبی کے طریقے کو چھوڑ دو گے تو تم نے کفر کیا۔ ف

ف۔ نماز کے متعلق ارشاد نبوی ہے: الصلوٰۃ عماد الدین، نماز دین کا ستون ہے۔ نیز فرمایا ہے: الصلوٰۃ معراج المؤمنین یعنی نماز اہل ایمان کی معراج ہے۔ نیز فرمایا ہے: الصلوٰۃ مفتاح الجنۃ، جنت کی چابی نماز ہے۔ اور فرمایا ہے کہ نماز دین کا ستون ہے۔ صحابہ کرام دین کے ستون، جنت کی کنجی اور اہل ایمان کی معراج کو چھوڑنے کا تصور بھی اپنے ذہنوں میں کس طرح لا سکتے تھے۔ وہ تو نماز چھوڑنے والے کو منافق کے زمرے میں شمار کرتے۔ حقیقت یہی ہے کہ نماز چھوڑنے والا اپنے دین کی عمارت کو گرا دیتا ہے، جنت کی کنجی کو گم کر بیٹھتا ہے اور ایمان کی معراج کو ضائع کر کے بد نصیبی کی مجسم تصویر بن جاتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۵۴۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ أَبِي جَنَابٍ عَنْ مَغْرَاءَ الْعَبْدِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِيَ فَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنِ اتِّبَاعِهِ عُذْرٌ قَالُوا وَمَا الْعُذْرُ قَالَ خَوْفٌ أَوْ مَرَضٌ لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ الصَّلَاةُ الَّتِي صَلَّى.

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو اذان کی آواز سنے اور اس کی تعمیل کرنے میں کوئی عذر مانع نہ ہو۔ عرض کی گئی کہ عذر کیا ہے؟ فرمایا کہ خوف یا مرض۔ تو اس کی پڑھی ہوئی نماز قبول نہیں ہوگی۔

۵۴۹ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ أَبِي رَزِينٍ عَنِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي رَجُلٌ ضَرِيرُ الْبَصَرِ شَاسِعُ الدَّارِ وَلِي قَائِدٌ لَا يُلَائِمُنِي فَهَلْ لِي رُخْصَةٌ أَنْ أُصَلِّيَ فِي بَيْتِي قَالَ هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ قَالَ نَعَمْ قَالَ لَا أَجِدُ لَكَ رُخْصَةً۔

۵۵۰ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ ثَنَا أَبِي ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَدِينَةَ كَثِيرَةُ الْهَوَامِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْمَعُ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فَحَيَّ هَلًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَا رَوَاهُ الْقَاسِمُ الْجَرْمِيُّ عَنْ سُفْيَانَ۔

بَابُ فِي فَضْلِ صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ۔

۵۵۱ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا الصُّبْحَ فَقَالَ أَشَاهِدٌ فُلَانٌ قَالُوا لَا قَالَ أَشَاهِدٌ فُلَانٌ قَالُوا لَا قَالَ إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلٰوتَيْنِ أَثْقَلُ الصَّلَوَاتِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ وَلَوْ تَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَيْتُمُوهُمَا وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الرُّكَبِ وَإِنَّ الصَّفَّ الْأَوَّلَ عَلَى مِثْلِ صَفِّ الْمَلَائِكَةِ وَلَوْ عَلِمْتُمْ مَا فَضِيلَتُهُ لَابْتَدَرْتُمُوهُ وَإِنَّ صَلٰوةَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ أَزْكٰى مِنْ صَلٰوتِهِ وَحْدَهُ وَصَلٰوتُهُ مَعَ الرَّجُلَيْنِ أَزْكٰى مِنْ صَلٰوتِهِ مَعَ الرَّجُلِ وَمَا كَثُرَ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۵۵۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ثَنَا إِسْحٰقُ

ابو رزین نے حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ سوال کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ میں نابینا ہوں، گھر دور ہے اور جو مجھے لاتا ہے وہ میرے قابو میں نہیں کیا آپ مجھے اجازت مرحمت فرماتے ہیں کہ اپنے گھر میں نماز پڑھ لیا کروں۔ فرمایا کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو؟ عرض گزار ہوئے ہاں۔ فرمایا تمہیں اجازت نہیں ہے۔

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ مدینہ منورہ میں کیڑے مکوڑے اور درندے بہت ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کی آواز سنتے ہو تو ضرور آیا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ قاسم جرمی نے بھی سفیان سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

نمازِ باجماعت کی فضیلت

عبداللہ بن ابی بصیر سے روایت ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی تو آپ نے فرمایا۔ کیا فلاں حاضر ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ نہیں۔ فرمایا کیا فلاں حاضر ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ نہیں۔ فرمایا یہ دو نمازیں منافقوں پر بہت بھاری ہیں۔ اگر تمہیں پتہ ہوتا کہ ان میں کیا ہے تو گھٹنوں کے بل گھسٹتے ہوئے بھی حاضر ہوتے اور پہلی صف فرشتوں کی صف کی مانند ہے اور اگر تم جانتے کہ اس میں کیا فضیلت ہے تو ضرور جلدی کرتے۔ آدمی کا ایک آدمی کے ساتھ نماز پڑھنا اکیلے پڑھنے سے بہتر ہے اور جتنے زیادہ ہوں گے اللہ عزوجل کو اتنے ہی زیادہ پسند ہیں۔

عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ سے حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ

ابن يوسف نا سفيان عن ابي سهل يعني عثمان ابن حكيم نا عبد الرحمن بن ابي عمرة عن عثمان بن عفان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى العشاء في جماعة كان كقيام نصف ليلة ومن صلى العشاء والفجر في جماعة كان كقيام ليلة.

تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی تو ایسا ہے گویا اس نے نصف رات قیام کیا اور جس نے عشاء اور فجر کی نماز جماعت سے پڑھی تو ایسا ہے گویا اس نے ساری رات قیام کیا۔

ف ۔ عشاء اور فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنے والے کو پوری رات عبادت کرنے والے کے برابر ثواب ملنے کا مطلب
نماز پڑھنے والوں پر اللہ تعالیٰ کا اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں فضل و کرم ہے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

باب ما جاء في فضل المشي إلى الصلاة
نماز کے لیے چلنے کی فضیلت

۵۵۳ ۔ حدثنا مسدد نا يحيى عن ابن ابي ذئب عن عبد الرحمن بن مهران عن عبد الرحمن بن سعد عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الابعد فالابعد من المسجد اعظم اجرا.

عبد الرحمن بن سعد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر شخص مسجد سے جتنا زیادہ دور ہے اسے جماعت میں شامل ہونے کے باعث اتنا ہی زیادہ ثواب ملتا ہے۔

۵۵۴ ۔ حدثنا عبد الله بن محمد النفيلي نا زهير نا سليمان التيمي ان ابا عثمان حدثه عن ابي بن كعب قال كان رجل لا اعلم احدا من الناس ممن يصلي القبلة من اهل المدينة ابعد منزلا من المسجد من ذلك الرجل وكان لا تخطئه صلاة في المسجد فقلت لو اشتريت حمارا تركبه في الرمضاء والظلمة فقال ما احب ان منزلي الى جنب المسجد فنمي الحديث الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فسأله عن ذلك فقال اردت يا رسول الله ان يكتب لي اقبالي الى المسجد ورجوعي الى اهلي اذا رجعت فقال اعطاك الله ذلك كله انطاك الله ما احتسبت كله اجمع.

ابو عثمان سے روایت ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص تھا مدینہ منورہ کے اندر قبلہ رو نماز پڑھنے والے لوگوں میں سے میرے علم میں کوئی شخص بھی ایسا نہیں تھا کہ اس کا گھر مسجد سے اس کی نسبت دور ہو اور وہ مسجد میں کوئی بھی نماز پڑھنے سے چھوڑتا نہیں تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ آپ ایک گدھا خرید لیں تاکہ گرمی اور اندھیرے میں اس پر سوار ہو کر آیا کریں۔ فرمایا مجھے یہ پسند نہیں کہ میرا گھر مسجد کے ساتھ ہو۔ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے اس سے اس کے متعلق پوچھا۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرا مسجد کی طرف آنا لکھا جائے اور واپس لوٹنا بھی جبکہ گھر والوں کی طرف واپس لوٹتا ہوں۔ ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ سب کچھ عطا فرما دیا جو تم نے اس کے لیے کیا۔ ف

ف ۔ قرون اولیٰ میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی مبارک زندگیوں اور مقدس جذبات پر مدح کیا اور جمع کرنے

ہو گئے ہوں گے۔ چونکہ نماز کے لیے گھر سے جانا ذریعہ ثواب بھی ہے اور چونکہ زیادہ نیکی اور ذکر کرنے کے لیے بہت وسیع اور ہر وقت جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا اہتمام کرتے تھے۔ ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ ان حضرت کے گھر ... ہو گیا تھا آپ ایک طرف ... باجماعت نماز ... حضرت کے ساتھ ... کر دیں گے بیٹے ... نصیب فرمائے۔ آمین

۵۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ مُتَطَهِّرًا إِلَى صَلٰوةٍ مَكْتُوبَةٍ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ وَمَنْ خَرَجَ إِلَى تَسْبِيحِ الضُّحَى لَا يُنْصِبُهُ إِلَّا إِيَّاهُ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْمُعْتَمِرِ وَصَلٰوةٌ عَلَى إِثْرِ صَلٰوةٍ لَا لَغْوَ بَيْنَهُمَا كِتَابٌ فِي عِلِّيِّينَ۔

ترجمہ: حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنے گھر سے طہارت کر کے فرض نماز کے لیے نکلا تو اس کا ثواب حاجی کے ثواب کی طرح ہے جو احرام باندھ کر نکلنے والے کی طرح، اور جو چاشت کی نماز کے لیے نکلے اور صرف اسی کے لیے تکلیف اٹھاتا ہو تو اس کے لیے عمرہ کرنے والے کی طرح ثواب ہے اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز، جس کے درمیان کوئی لغو بات نہ کی ہو تو وہ علیین میں لکھی جاتی ہے۔

۵۵۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلَى صَلٰوتِهِ فِي بَيْتِهِ وَصَلٰوتِهِ فِي سُوقِهِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً وَذٰلِكَ بِأَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ وَأَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلٰوةَ وَلَا يَنْهَزُهُ إِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رُفِعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلٰوةٍ مَا كَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهُ وَالْمَلٰئِكَةُ يُصَلُّونَ عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ يَقُولُونَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ اللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيهِ أَوْ يُحْدِثْ فِيهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آدمی کا جماعت سے نماز پڑھنا اس کے گھر یا بازار میں نماز پڑھنے سے پچیس درجے زیادہ رکھتا ہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اچھی طرح وضو کرے اور مسجد کو آئے جبکہ اس کا مقصد صرف نماز ہو اور اسے صرف نماز ہی لائے تو ہر قدم پر اس کا ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے اور اس کا ایک گناہ معاف کیا جاتا ہے یہاں تک کہ مسجد میں داخل ہو جائے جب مسجد میں داخل ہو گیا تو نماز میں ہے جب تک نماز اسے روکے رکھے اور فرشتے تم میں سے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک اپنی اسی جگہ بیٹھا رہے جہاں نماز پڑھی تھی اور کہتے ہیں اے اللہ! اسے بخش دے۔ اے اللہ! اس پر رحم فرما۔ اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما جب تک کہ وہ ایذا نہ پہنچائے یا بے وضو نہ ہو جائے۔

۵۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةُ فِي جَمَاعَةٍ تَعْدِلُ

عطاء بن یزید نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جماعت سے نماز پڑھنا پچیس نمازوں کے برابر ہے جب جنگل میں نماز پڑھے اور رکوع و سجود پوری طرح کرے

خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ صَلٰوةً فَاِذَا صَلَّاهَا فِيْ فَلَاةٍ فَاَتَمَّ رُكُوْعَهَا وَسُجُوْدَهَا بَلَغَتْ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً قَالَ اَبُوْدَاوُدَ قَالَ عَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِي الْفَلَاةِ تُضَاعَفُ عَلٰى صَلٰوتِهٖ فِي الْجَمَاعَةِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

بَابُ ۱۹۸ مَا جَاءَ فِي الْمَشْيِ اِلَى الصَّلٰوةِ فِي الظُّلَمِ

۵۵۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ نَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ نَا اِسْمٰعِيْلُ اَبُوْ سُلَيْمَانَ الْكَحَّالُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَوْسٍ عَنْ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِي الظُّلَمِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

بَابُ ۱۹۹ مَا جَاءَ فِي الْهَدْيِ فِي الْمَشْيِ اِلَى الصَّلٰوةِ۔

۵۵۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَنْبَارِيُّ اَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ عَمْرٍو حَدَّثَهُمْ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعْدُ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ ثُمَامَةَ الْحَنَّاطُ اَنَّ كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ اَدْرَكَهٗ وَهُوَ يُرِيْدُ الْمَسْجِدَ اَدْرَكَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ قَالَ فَوَجَدَنِيْ وَاَنَا مُشَبِّكٌ بِيَدَيَّ فَنَهَانِيْ عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُشَبِّكَنَّ يَدَيْهِ فَاِنَّهٗ فِي الصَّلٰوةِ۔

۵۶۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذِ بْنِ عَبَّادٍ الْعَنْبَرِيُّ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ حَضَرَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ الْمَوْتُ فَقَالَ اِنِّيْ مُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا مَا اُحَدِّثُكُمُوْهُ اِلَّا احْتِسَابًا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ لَمْ يَرْفَعْ قَدَمَهُ

تعداد پچاس نمازوں تک پہنچتی ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عبدالواحد بن زیاد نے اس روایت میں کہا کہ آدمی کی جنگل میں پڑھی ہوئی نماز کا ثواب جماعت کی نماز سے کئی گنا ہے اور باقی حدیث بیان کی۔

اندھیری رات میں نماز کے لیے جانے کا بیان

یحییٰ بن معین، ابو عبیدہ حداد، اسمٰعیل ابو سلیمان الکحال

عبداللہ بن اوس نے حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خوشخبری سنا دو کہ اندھیرے میں مسجدوں کو جانے والوں کے لیے مکمل روشنی ہوگی۔

نماز کے لیے جاتے وقت کس طرح جانا چاہیے

ابو ثمامہ حناط کا بیان ہے کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں پایا جبکہ وہ مسجد کے ارادے سے گئے تو آپس میں ملاقات ہوئی۔ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے مجھے ایسی حالت میں پایا کہ میں نے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں پیوستہ کی ہوئی تھیں۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اچھی طرح وضو کرنا چاہیے۔ پھر مسجد کے ارادے سے نکلے تو انگلیاں نہیں پیوست کرے کیونکہ وہ نماز میں ہے۔

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ ایک انصاری کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے لوگوں سے کہا کہ میں آپ حضرات سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں اور بیان کرنے سے میرا مقصد حصول ثواب کے سوا کچھ نہیں ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اچھی طرح وضو کرے پھر نماز کے لیے نکلے تو وہ اپنا دایاں قدم نہیں اٹھاتا مگر اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا

قَدَمَهُ الْيُمْنَى إِلاَّ كَتَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ حَسَنَةً وَلَمْ يَضَعْ قَدَمَهُ الْيُسْرَى إِلاَّ حَطَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ سَيِّئَةً فَلْيُقَرِّبْ أَحَدُكُمْ أَوْ لِيُبَعِّدْ فَإِنْ أَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى فِي جَمَاعَةٍ غُفِرَ لَهُ فَإِنْ أَتَى الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّوْا بَعْضًا وَبَقِيَ بَعْضٌ صَلَّى مَا أَدْرَكَ وَأَتَمَّ مَا بَقِيَ كَانَ كَذَلِكَ فَإِنْ أَتَى الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّوْا فَأَتَمَّ الصَّلَاةَ كَانَ كَذَلِكَ۔

جب وہ کوئی بایاں قدم نہیں رکھتا مگر اللہ عزوجل اس کا ایک گناہ دور کرتا ہے پس جو چاہے مسجد سے نزدیک رہے یا دور رہے جب مسجد میں باجماعت نماز پڑھ لیتا ہے تو اس کی مغفرت فرما دی جاتی ہے۔ اگر وہ مسجد میں ایسے وقت آئے کہ کچھ نماز ہو چکی اور کچھ باقی ہے تو جو ملے پڑھے اور جو رہ گئی اسے پوری کرے تو اس کے لیے بھی یہی اجر ہے۔ اگر مسجد میں ایسے وقت آیا کہ لوگ نماز پڑھ چکے تو خود پوری نماز پڑھے اس کے لیے بھی یہی ثواب ہے۔

بَابُ فِيمَنْ خَرَجَ يُرِيدُ الصَّلَاةَ فَسُبِقَ بِهَا

جو نماز کے ارادے سے نکلا لیکن جماعت ہو چکی

۵۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ طَحْلَاءَ عَنْ مُحْصِنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَوْفِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ رَاحَ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا أَعْطَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِثْلَ أَجْرِ مَنْ صَلَّاهَا وَحَضَرَهَا لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أَجْرِهِمْ شَيْئًا۔

عبداللہ بن مسلمہ، عبدالعزیز بن محمد، محمد بن طحلاء، محصن بن علی، عوف بن حارث، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا، پھر مسجد کی جانب روانہ ہوا تو دیکھا کہ لوگ نماز پڑھ چکے۔ اللہ عزوجل اسے ان لوگوں کے برابر ثواب عطا فرمائے گا جنہوں نے حاضر ہو کر جماعت سے نماز پڑھی اور اس کے باعث ان کے اجر میں کمی واقع نہیں ہوگی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى الْمَسْجِدِ

عورتوں کے مسجد جانے کا بیان

۵۶۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ وَلَكِنْ لِيَخْرُجْنَ وَهُنَّ تَفِلَاتٌ۔

ابو سلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کی لونڈیوں (عورتوں) کو مسجد میں آنے سے روکا کرو ایسا نہیں چاہیے اگر خوشبو لگا کر نہ نکلا کریں۔ ف

ف۔ اسلام کے ابتدائی دور کی بات ہے عورتوں کا مسجدوں میں آنا خلافت فاروقی ہی میں بند کر دیا گیا تھا کیونکہ تقویٰ و طہارت کی حالت عہد رسالت جیسی نہ رہی تھی اس کے پیش نظر یہی سمجھا گیا کہ جب عورت کو خانۂ خدا میں آنے کی اجازت بھی نہ دی اور یہ خطرناک نظر آنے لگا تو عورتوں کا بازاروں، تفریح گاہوں اور میلوں ٹھیلوں میں جانا اور مردوں کے دوش بدوش رہنا کہاں تک مناسب ہے یہ سراسر خطرناک اور خلاف دین ہے اسلام کے دو شکلیں تقویٰ کی رہ نمائی سے آج پوری امت اسلامیہ کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے اس سبب سے مادر پدر آزادی اور اخلاقی تباہی کو اس کے نقطۂ عروج تک پہنچانے کی خاطر کہیں حقوق نسواں کا خوشنما لیبل لگایا جاتا ہے اور کہیں مردوں کے شانہ بشانہ چلنے کا نعرہ بلند کیا جاتا ہے لیکن ابھی کسی تنظیم نے آج تک نہیں کہا کہ جب عہد رسالت میں انہیں مسجدوں میں حاضر ہونے کی اجازت تھی تو آج بھی مسجدوں میں آنے اور باجماعت نماز پڑھنے سے

کمال نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان مرد و عورت کو عقل سلیم عطا فرمائے کہ ہم بے حوصلوں کے کاموں میں بکر سامان تفریح نہ دیکھیں۔ آمین۔

٥٦٣۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللَّهِ مَسَاجِدَ اللَّهِ

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مسجدوں سے منع نہ کرو۔

٥٦٤۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا نِسَاءَكُمُ الْمَسَاجِدَ وَبُيُوتُهُنَّ خَيْرٌ لَهُنَّ۔

عثمان بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، عوام بن حوشب، حبیب بن ابی ثابت، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی عورتوں کو مسجدوں سے منع نہ کرو اور ان کے گھر ان کے لیے بہتر ہیں۔

٥٦٥۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا جَرِيرٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْذَنُوا لِلنِّسَاءِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِاللَّيْلِ فَقَالَ ابْنٌ لَهُ وَاللَّهِ لَا نَأْذَنُ لَهُنَّ فَيَتَّخِذْنَهُ دَغَلًا وَاللَّهِ لَا نَأْذَنُ لَهُنَّ قَالَ فَسَبَّهُ وَغَضِبَ وَقَالَ أَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْذَنُوا لَهُنَّ وَتَقُولُ لَا نَأْذَنُ لَهُنَّ۔

مجاہد نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا رات کے وقت عورتوں کو مسجدوں کی جانب جانے دیا کرو۔ اس پر ان کے ایک صاحبزادے نے کہا، خدا کی قسم ہم انہیں اجازت نہیں دیں گے کہ اس سے وہ بدکاری کریں گی۔ اللہ کی قسم ہم انہیں اجازت نہیں دیں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے برا بھلا کہا اور ناراض ہوئے۔ فرمایا میں تو کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں اجازت دے دیا کرو اور تم کہتے ہو کہ ہم انہیں اجازت نہیں دیں گے۔ ف

ف۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہر قول کی پیروی ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے جس سے مسائل نکلتے ہیں یہ حدیث بھی ہے لیکن صحابہ پر عمل نہ ہوا کہ تنہا پہلے بتایا گیا ہے دوسرے مسئلے نکلے اور ان حضرات نے بہ تحقیق قبول کر لیا کہ حدیث پر عمل کیا جائے یا نہیں کیا جائے گا۔ اس بات پر امت کا اجماع ہے کہ ان چاروں حضرات کی تحقیق برحق ہے اور ان میں سے کسی ایک کی تقلید کرنا ہر مسلمان غیر مجتہد پر فرض ہے۔ بڑے سے بڑے ولی اور عالم بھی ان کی تقلید سے آزاد نہیں بلکہ ان چاروں میں سے کسی کی تقلید چھوڑ کر اپنی تحقیق کی گاڑی چلانے والا گمراہ ہے جو ان کے پیچھے لگیں گے وہ گمراہی کے جنگل میں بھٹکتے پھریں گے۔ مسلمانوں میں بہت سے فرقوں کا وجود ائمہ کی تقلید کو چھوڑ کر تحقیق کے چلانے ہی کی وجہ سے ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ التَّشْدِيدِ فِي ذَلِكَ

اس بارے میں وعید

٥٦٦۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ

عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے

أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَوْ أَدْرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ يَحْيَى فَقُلْتُ لِعَمْرَةَ أَمُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَتْ نَعَمْ۔

۵۶۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَاصِمٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُوَرِّقٍ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي حُجْرَتِهَا وَصَلَاتُهَا فِي مَخْدَعِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي بَيْتِهَا۔

۵۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكْنَا هٰذَا الْبَابَ لِلنِّسَاءِ قَالَ نَافِعٌ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ ابْنُ عُمَرَ حَتّٰى مَاتَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَهٰذَا أَصَحُّ۔

باب ۲۰۳۔ السَّعْيُ إِلَى الصَّلٰوةِ۔

۵۶۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ ثَنَا عَنْبَسَةُ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتُوهَا تَسْعَوْنَ وَأْتُوهَا تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا قَالَ أَبُو دَاوُدَ كَذَا قَالَ الزُّبَيْدِيُّ وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ وَمَعْمَرٌ وَشُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحْدَهُ فَاقْضُوا وَ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اگر رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملاحظہ فرماتے جو اب عورتوں نے حال بنا لیا ہے تو آپ ضرور انہیں مسجدوں سے منع فرما دیتے جیسے بنی اسرائیل کی عورتوں کو منع کر دیا گیا تھا۔ یحییٰ کا بیان ہے کہ میں نے عمرہ سے کہا کہ کیا بنی اسرائیل کی عورتوں کو منع کیا گیا تھا؟ جواب دیا: ہاں۔

ابو الاحوص نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کی گھر میں پڑھی ہوئی نماز افضل ہے اس نماز سے جو اس نے اپنے صحن میں پڑھی اور اس کی کوٹھڑی میں پڑھی ہوئی نماز افضل ہے اس نماز سے جو اس نے اپنے گھر میں پڑھی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہ ہم اس دروازے کو عورتوں کے لیے چھوڑ دیں۔ نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر تاحیات اس دروازے سے کبھی داخل نہیں ہوئے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے اسمٰعیل بن ابراہیم، ایوب، نافع نے روایت کیا حضرت عمر سے اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

نماز کے لیے دوڑنا

سعید بن مسیب اور ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب نماز کھڑی ہو جائے تو اس کے لیے دوڑتے ہوئے نہ آیا کرو بلکہ سکون کے ساتھ چلتے ہوئے آؤ کیونکہ آرام سے چلنا ضروری ہے۔ پس جتنی نماز مل جائے پڑھ لو اور جتنی رہ جائے اسے پوری کر لو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح کہا زبیدی اور ابن ابی ذئب اور ابراہیم بن سعد اور معمر اور شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے کہ جتنی نکل جائے اسے پوری کر لو۔ ابن عیینہ نے زہری سے روایت کی کہ اسے پوری کرو۔ محمد بن عمرو، ابو سلمہ سے حضرت

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَأَتِمُّوا وَابْنُ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو قَتَادَةَ وَأَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ قَالُوا فَأَتِمُّوا۔

٥٧٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ائْتُوا الصَّلَاةَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَصَلُّوا مَا أَدْرَكْتُمْ وَاقْضُوا مَا سَبَقَكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَا قَالَ ابْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلْيَقْضِ وَكَذَا قَالَ أَبُو رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبُو ذَرٍّ رُوِيَ عَنْهُ فَأَتِمُّوا وَاقْضُوا اخْتُلِفَ عَنْهُ۔

بَابٌ فِي الْجَمْعِ فِي الْمَسْجِدِ مَرَّتَيْنِ

٥٧١ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَ رَجُلًا يُصَلِّي وَحْدَهُ فَقَالَ أَلَا رَجُلٌ يَتَصَدَّقُ عَلَى هَذَا فَيُصَلِّيَ مَعَهُ۔

بَابٌ فِيمَنْ صَلَّى فِي مَنْزِلِهِ ثُمَّ أَدْرَكَ الْجَمَاعَةَ يُصَلِّي مَعَهُمْ

٥٧٢ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ فَلَمَّا صَلَّى إِذَا رَجُلَانِ لَمْ يُصَلِّيَا فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَدَعَا بِهِمَا فَجِيءَ بِهِمَا تُرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا قَالَا قَدْ صَلَّيْنَا فِي رِحَالِنَا فَقَالَ لَا تَفْعَلُوا إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فِي رَحْلِهِ ثُمَّ أَدْرَكَ الْإِمَامَ

ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔ جعفر بن ربیعہ اعرج سے حضرت ابوہریرہ سے روایت کو پوری کرلو۔ حضرت ابن مسعود نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی حضرت ابوقتادہ حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ پوری کرلیا کرو۔

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نماز کے لیے سکون و اطمینان سے آیا کرو۔ جتنی نماز ملے وہ پڑھ لیا کرو اور جو نکل گئی وہ بعد میں پوری کرلیا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح ابن سیرین نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ پوری کرلیا کرو۔ اسی طرح ابورافع نے حضرت ابوذر سے روایت کی ہے کہ اسے پوری کرلو اور پڑھ لیا کرو اور اس میں اختلاف کیا گیا ہے۔

مسجد میں دوبارہ جماعت

ابوالمتوکل نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو تنہا نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ کیا اس پر کوئی یہ احسان نہیں کرسکتا کہ وہ اس کے ساتھ نماز پڑھ لے۔

جو اپنے گھر میں نماز پڑھ لے پھر جماعت ملے تو ان کے ساتھ پڑھ لے

جابر بن یزید بن اسود نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی جبکہ وہ نوجوان لڑکے تھے جب آپ نماز پڑھ چکے تو دو آدمی ایسے تھے جنہوں نے نماز نہیں پڑھی اور مسجد کے ایک گوشے میں بیٹھے رہے۔ آپ نے ان دونوں کو بلایا اور وہ حاضر ہوئے تو ان کی پسلیوں کا گوشت بھی پھڑک رہا تھا۔ فرمایا کہ تمہیں ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا؟ دونوں عرض گزار ہوئے کہ ہم نے اپنے گھروں میں نماز پڑھ لی تھی۔ فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو۔

ولكن يصلي معهم فانها له نافلة۔

٥٧٣ حدثنا ابن معاذ ثنا ابي ثنا شعبة عن يعلى بن عطاء عن جابر بن يزيد بن الاسود عن ابيه قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم الصبح بمنى بمعناه۔

٥٧٤ حدثنا قتيبة ثنا معن بن عيسى عن سعيد بن السائب عن نوح بن صعصعة عن يزيد بن عامر قال جئت والنبي صلى الله عليه وسلم في الصلوة فجلست ولم ادخل معهم في الصلوة فانصرف علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فرأى يزيد جالسا فقال الم تسلم يا يزيد قال بلى يا رسول الله قد اسلمت قال فما منعك ان تدخل مع الناس في صلاتهم قال اني كنت قد صليت في منزلي احسب ان قد صليتم فقال اذا جئت الى الصلوة فوجدت الناس فصل معهم وان كنت قد صليت تكن لك نافلة وهذه مكتوبة۔

٥٧٥ حدثنا احمد بن صالح قال قرأت على ابن وهب قال اخبرني عمرو عن بكير انه سمع عفيف بن عمرو بن المسيب يقول حدثني رجل من بني اسد بن خزيمة انه سأل ابا ايوب الانصاري فقال يصلي احدنا في منزله الصلوة ثم يأتي المسجد وتقام الصلوة فاصلي معهم فاجد في نفسي من ذلك شيئا فقال ابو ايوب سألنا عن ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فقال ذلك له سهم جمع۔

باب اذا صلى في جماعة ثم ادرك جماعة أيعيد

٥٧٦ حدثنا ابو كامل ثنا يزيد بن زريع

جیسا کہ ہم نے کہا اپنے گھروں میں نماز پڑھ لے اور پھر کہا

ابن معاذ، شعبہ، یعلی بن عطاء، جابر بن یزید کے والد سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں فجر کی نماز پڑھی۔ باقی حدیث حسب سابق روایت کی۔

قتیبہ، معن، سعید بن سائب، نوح بن صعصعہ، یزید بن عامر سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں تھے میں بیٹھ گیا اور نماز میں شامل نہیں ہوا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے یزید کو بیٹھے ہوئے دیکھا۔ فرمایا اے یزید کیا تم مسلمان نہیں ہو؟ عرض کیا یا رسول اللہ کیوں نہیں میں مسلمان ہوں۔ فرمایا تو پھر تم لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے منع کیا؟ عرض کیا میں نے اپنے گھر میں نماز پڑھ لی تھی اور میرا خیال تھا کہ آپ لوگ نماز پڑھ چکے ہیں۔ فرمایا جب تم نماز کے لیے آؤ اور لوگوں کو نماز پڑھتا ہوا پاؤ تو ان کے ساتھ پڑھ لیا کرو اگرچہ تم پڑھ چکے ہو تو یہ تمہارے لیے نفل ہو جائے گی اور وہ فرض۔

احمد بن صالح، ابن وہب، عمرو، بکیر، عفیف بن عمرو بن مسیب سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی اسد بن خزیمہ کے ایک آدمی نے حدیث بیان کی کہ اس نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ ہم میں سے کوئی اپنے گھر میں نماز پڑھ لیتا ہے پھر مسجد میں آتا ہے اور جماعت کھڑی ہوتی ہے تو وہ لوگوں کے ساتھ نماز پڑھ لیتا ہے میرے دل میں اس کے متعلق شک گزرتا ہے۔ حضرت ابوایوب نے فرمایا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس کو جماعت کا ثواب ملے گا۔

جب جماعت سے نماز پڑھ لی پھر دوسری جماعت ملے تو کیا دوبارہ پڑھے

ابو کامل، یزید بن زریع، حسین، عمرو بن شعیب، سلیمان مولیٰ میمونہ

ثنا حسين عن عمرو بن شعيب عن سليمان يعني مولى ميمونة قال أتيت ابن عمر على البلاط وهم يصلون فقلت ألا تصلي معهم قال قد صليت إني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تصلوا صلاة في يوم مرتين.

نے فرمایا کہ میں بلاط میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس گیا تو لوگ نماز پڑھ رہے تھے میں نے ان (حضرت ابن عمر) سے کہا کہ آپ کیوں ان کے ساتھ نماز نہیں پڑھتے؟ فرمایا کہ میں نماز پڑھ چکا ہوں میں نے رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک نماز کو ایک دن میں دو دفعہ نہ پڑھا کرو۔

باب في جماع الإمامة وفضلها

قوم کی امامت اور اس کی فضیلت

۵۷۷ - حدثنا سليمان بن داود المهري ثنا ابن وهب أخبرني يحيى بن أيوب عن عبد الرحمن بن حرملة عن أبي علي الهمداني قال سمعت عقبة بن عامر يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من أم الناس فأصاب الوقت فله ولهم ومن انتقص من ذلك شيئا فعليه ولا عليهم.

سلیمان بن داؤد مہری، ابن وہب، یحییٰ بن ایوب، عبدالرحمٰن بن حرملہ، ابو علی ہمدانی، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو لوگوں کو وقت پر نماز پڑھائے تو امام اور لوگوں کو ثواب ملے گا اور جو اس میں کوتاہی کرے گا اس کا اس پر گناہ ہے لوگوں پر نہیں ہوگا۔

باب في كراهية التدافع عن الإمامة

امامت کے متعلق جھگڑنے کی کراہیت

۵۷۸ - حدثنا هارون بن عباد الأزدي ثنا مروان حدثتني طلحة أم غراب عن عقيلة امرأة من بني فزارة مولاة لهم عن سلامة بنت الحر أخت خرشة بن الحر الفزاري قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن من أشراط الساعة أن يتدافع أهل المسجد لا يجدون إماما يصلي بهم.

ہارون بن عباد ازدی، مروان، طلحہ ام غراب، عقیلہ بنی فزارہ کی ایک عورت جو ان کی مولاۃ تھی، خرشہ بن حر فزاری کی بہن سلامہ حضرت سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ لوگ مسجد میں ایک دوسرے کو دھکیلیں گے لیکن انہیں نماز پڑھانے کے لیے امام نہیں ملے گا۔ ف

ف۔ موجودہ دور میں یہ نشانی کمال تک پائی جاتی ہے کہ جو لوگ نماز پڑھاتے ہیں ان میں سے اکثر امامت کے اہل نہیں بلکہ محض پیشہ ور امام ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب من أحق بالإمامة

امامت کا زیادہ مستحق کون ہے

۵۷۹ - حدثنا أبو الوليد الطيالسي ثنا شعبة أخبرني إسماعيل بن رجاء قال سمعت أوس بن ضمعج يحدث عن أبي مسعود البدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يؤم القوم أقرؤهم لكتاب الله وأقدمهم قراءة

اوس بن ضمعج نے حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کی امامت وہ کرے جو اللہ کی کتاب کا زیادہ پڑھنے والا اور پہلے کا قاری ہو اگر وہ آدمی قرأت میں برابر ہوں تو امامت وہ کرے جس نے پہلے ہجرت کی اگر ہجرت میں بھی برابر

فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَلْيَؤُمَّهُمْ أَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَلْيَؤُمَّهُمْ أَكْبَرُهُمْ سِنًّا وَلَا يُؤَمُّ الرَّجُلُ فِي بَيْتِهِ وَلَا فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يُجْلَسُ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِإِسْمٰعِيلَ مَا تَكْرِمَتُهُ قَالَ فِرَاشُهُ۔

ہونا تو وہ امامت کرے جس کی عمر زیادہ ہو۔ نہ امامت کرے آدمی دوسرے کے گھر میں اور نہ اس کی بادشاہت میں اور نہ بیٹھے اس کی مسند خاص پر مگر اس کی اجازت سے۔ شعبہ نے اسمعیل سے کہا کہ خاص مسند کیا ہے؟ فرمایا: اس کے بیٹھنے کی جگہ۔

۵۸۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ ثَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ وَلَا يَؤُمُّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَا قَالَ يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ شُعْبَةَ أَقْدَمُهُمْ قِرَاءَةً۔

ابن معاذ اپنے والد سے وہ شعبہ سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں اس میں فرمایا کہ ایک آدمی دوسرے کی جگہ امامت نہ کرے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یحییٰ قطان نے شعبہ سے روایت کی کہ بڑا قاری۔

۵۸۱ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ أَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً وَلَمْ يَقُلْ فَأَقْدَمُهُمْ قِرَاءَةً۔

اوس بن ضمعج حضرمی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے سُنا۔ فرمایا کہ اگر قرأت میں برابر ہوں تو جو سنت رسول کا زیادہ جاننے والا ہو۔ اگر سنت رسول میں برابر ہوں تو جس نے ہجرت پہلے کی ہو اور اس روایت میں بڑا قاری نہیں فرمایا۔

۵۸۲ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ ثَنَا حَمَّادٌ أَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ قَالَ كُنَّا بِحَاضِرٍ يَمُرُّ بِنَا النَّاسُ إِذَا أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانُوا إِذَا رَجَعُوا مَرُّوا بِنَا فَأَخْبَرُونَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَذَا وَكَذَا وَكُنْتُ غُلَامًا حَافِظًا فَحَفِظْتُ مِنْ ذٰلِكَ قُرْآنًا كَثِيرًا فَانْطَلَقَ أَبِي وَافِدًا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنْ قَوْمِهِ فَعَلَّمَهُمُ الصَّلَاةَ فَقَالَ يَؤُمُّكُمْ أَقْرَؤُكُمْ وَكُنْتُ أَقْرَأَهُمْ لِمَا كُنْتُ أَحْفَظُ فَقَدَّمُونِي فَكُنْتُ أَؤُمُّهُمْ وَعَلَيَّ بُرْدَةٌ لِي صَغِيرَةٌ صَفْرَاءُ فَكُنْتُ إِذَا سَجَدْتُ تَكَشَّفَتْ عَنِّي فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ النِّسَاءِ وَارُوا عَنَّا عَوْرَةَ قَارِئِكُمْ فَاشْتَرَوْا لِي

حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم ایسی جگہ رہا کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جانے والے ہمارے پاس سے گزرا کرتے۔ جب وہ واپس لوٹتے ہوئے ہمارے پاس سے گزرتے تو ہمیں بتاتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں یہ آیتیں سنائی ہیں۔ میں ذہین لڑکا تھا اس طرح میں نے کافی قرآن مجید زبانی یاد کر لیا تھا۔ میرے والد صاحب اپنی قوم کا ایک وفد لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے نماز سکھائی اور فرمایا کہ تمہاری امامت وہ کرے جو زیادہ قاری ہو۔ پس حفظ کرنے کے باعث میں قرآن کریم زیادہ جانتا تھا۔ اور مجھے آگے کیا تو میں امامت کرایا۔ میرے بدن پر ایک چھوٹی سی زرد چادر ہوتی جو جب میں سجدہ کرتا تو میرا ستر کھل جاتا۔ قبیلے کی عورتوں میں سے

قَمِيصًا عُمَانِيًّا فَمَا فَرِحْتُ بِشَيْءٍ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَرَحِي بِهِ فَكُنْتُ أَؤُمُّهُمْ وَأَنَا ابْنُ سَبْعِ أَوْ ثَمَانِ سِنِينَ۔

۵۸۳ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ ثَنَا زُهَيْرٌ ثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ بِهٰذَا الْخَبَرِ قَالَ فَكُنْتُ أَؤُمُّهُمْ فِي بُرْدَةٍ مُوَصَّلَةٍ فِيهَا فَتْقٌ فَكُنْتُ إِذَا سَجَدْتُ خَرَجَتْ اسْتِي۔

۵۸۴ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرِ بْنِ حَبِيبٍ الْجَرْمِيِّ ثَنَا عَمْرُو بْنُ سَلِمَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُمْ وَفَدُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَرَادُوا أَنْ يَنْصَرِفُوا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ يَؤُمُّنَا قَالَ أَكْثَرُكُمْ جَمْعًا لِلْقُرْآنِ أَوْ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ فَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ جَمَعَ مَا جَمَعْتُهُ فَقَدَّمُونِي وَأَنَا غُلَامٌ وَعَلَيَّ شَمْلَةٌ لِي قَالَ فَمَا شَهِدْتُ مَجْمَعًا مِنْ جَرْمٍ إِلَّا كُنْتُ إِمَامَهُمْ وَكُنْتُ أُصَلِّي عَلَى جَنَائِزِهِمْ إِلَى يَوْمِي هٰذَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ مِسْعَرِ بْنِ حَبِيبٍ الْجَرْمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ قَالَ لَمَّا وَفَدَ قَوْمِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقُلْ عَنْ أَبِيهِ۔

۵۸۵ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ ثَنَا أَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ ح وَحَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ الْمَعْنَى قَالَا ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ الْأَوَّلُونَ نَزَلُوا الْعُصْبَةَ قَبْلَ مَقْدَمِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَؤُمُّهُمْ سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَكَانَ أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا زَادَ الْهَيْثَمُ وَفِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الْأَسَدِ۔

۵۸۶ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ ح وَثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ

ایک عورت نے کہا اپنے قاری کا ستر ہم سے چھپاؤ، پس لوگوں نے میرے لیے عمانی قمیص خریدی۔ اسلام لانے کے بعد اتنی کسی بات سے مجھے خوشی نہیں ہوئی جتنی اس سے، اور میں امامت کراتا اور میری عمر سات یا آٹھ سال تھی۔

۵۸۳۔ میں نے حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح مروی ہے کہ میں ایک پیوند لگی ہوئی چادر اوڑھ کر جماعت کرایا کرتا تھا جب میں سجدہ کرتا تو میری پیٹھ ننگی ہو جاتی۔

حضرت عمرو بن سلمہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ وہ وفد کی صورت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جب واپس لوٹنے کا ارادہ کیا تو عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہماری امامت کون کرے؟ فرمایا کہ جس نے قرآن زیادہ یاد کیا ہو یا قرآن کریم زیادہ حاصل کیا ہو۔ قوم میں سے جتنا میں نے یاد کیا تھا کسی نے نہیں کیا تھا۔ پس مجھے آگے کر دیا۔ حالانکہ میں لڑکا تھا اور میرے جسم پر چادر تھی۔ قبیلہ جرم کے لوگ جس مجلس میں جمع ہوتے تو میں ان کا امام ہوتا اور میں ہی آج تک ان کے جنازوں کی نماز پڑھاتا ہوں۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے یزید بن ہارون نے مسعر بن حبیب سے حضرت عمرو بن سلمہ نے فرمایا کہ جب میری قوم کا وفد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب سب سے پہلے ہجرت کرنے والے مہاجرین تشریف لائے اور عصبہ میں ٹھہرے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے تو ان کی امامت حضرت سالم مولیٰ حذیفہ کرتے تھے جو ان میں سب سے زیادہ قرآن کریم یاد رکھتے تھے۔ ہیثم نے یہ بھی فرمایا کہ ان میں حضرت عمر اور حضرت ابو سلمہ بن عبد الاسد بھی تھے۔

ابو قلابہ نے حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا!

عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ أَوْ لِصَاحِبٍ لَهُ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَذِّنَا ثُمَّ أَقِيمَا ثُمَّ لْيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا سِنًّا وَفِي حَدِيثِ مَسْلَمَةَ قَالَ وَكُنَّا يَوْمَئِذٍ مُتَقَارِبَيْنِ فِي الْعِلْمِ وَقَالَ فِي حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ قَالَ خَالِدٌ قُلْتُ لِأَبِي قِلَابَةَ فَأَيْنَ الْقُرْآنُ قَالَ إِنَّهُمَا كَانَا مُتَقَارِبَيْنِ۔

٥٨٧ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا حُسَيْنُ بْنُ عِيسَى الْحَنَفِيُّ نَا الْحَكَمُ بْنُ أَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُؤَذِّنْ لَكُمْ خِيَارُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ قُرَّاؤُكُمْ۔

بَابُ إِمَامَةِ النِّسَاءِ

٥٨٨ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ نَا الْوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُمَيْعٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَلَّادٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أُمِّ وَرَقَةَ بِنْتِ نَوْفَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا غَزَا بَدْرًا قَالَتْ قُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ ائْذَنْ لِي فِي الْغَزْوِ مَعَكَ أُمَرِّضُ مَرْضَاكُمْ لَعَلَّ اللهَ أَنْ يَرْزُقَنِي شَهَادَةً قَالَ قِرِّي فِي بَيْتِكِ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَرْزُقُكِ الشَّهَادَةَ قَالَ فَكَانَتْ تُسَمَّى الشَّهِيدَةَ قَالَ وَكَانَتْ قَدْ قَرَأَتِ الْقُرْآنَ فَاسْتَأْذَنَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَتَّخِذَ فِي دَارِهَا مُؤَذِّنًا فَأَذِنَ لَهَا قَالَ وَكَانَتْ دَبَّرَتْ غُلَامًا لَهَا وَجَارِيَةً فَقَامَا إِلَيْهَا بِاللَّيْلِ فَغَمَّاهَا بِقَطِيفَةٍ لَهَا حَتَّى مَاتَتْ وَذَهَبَا فَأَصْبَحَ عُمَرُ فَقَامَ فِي النَّاسِ فَقَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْ هٰذَيْنِ عِلْمٌ أَوْ مَنْ رَآهُمَا فَلْيَجِئْ بِهِمَا فَأَمَرَ بِهِمَا فَصُلِبَا فَكَانَا أَوَّلَ مَصْلُوبٍ بِالْمَدِينَةِ۔

ان کے ساتھی سے کہ جب نماز کا وقت ہو جائے تو اذان کہا کرو پھر اقامت کرو پھر جو عمر میں بڑا ہو وہ امامت کرے۔ مسلمہ کی حدیث میں ہے کہ ان دنوں علم میں ہم دونوں برابر تھے۔ اسمعیل کی حدیث میں ہے کہ خالد نے فرمایا کہ میں نے ابو قلابہ سے پوچھا کہ قرآن مجید کس کو زیادہ یاد تھا فرمایا کہ وہ دونوں برابر تھے۔

عثمان بن ابی شیبہ، حسین بن عیسیٰ حنفی، حکم بن ابان، عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے بہتر لوگ اذان کہیں اور تمہاری امامت وہ کرے جو تم میں قرآن مجید زیادہ جانتا ہو۔

عورتوں کی امامت

عثمان بن ابی شیبہ، وکیع، ولید بن جمیع کی دادی اور عبدالرحمن بن خلاد انصاری سے روایت ہے کہ حضرت ام ورقہ بنت نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض گزار ہوئیں جبکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوۂ بدر فرمانے گئے تھے کہ یا رسول اللہ مجھے اپنے ساتھ جہاد کی اجازت دیجیے کہ آپ کے بیماروں کی تیمارداری کروں شاید اللہ تعالیٰ مجھے شہادت کے مرتبہ سے سرفراز فرما دے۔ فرمایا کہ اپنے گھر میں رہو اللہ تعالیٰ تمہیں شہادت مرحمت فرمائے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ ان کا نام شہیدہ پڑ گیا۔ وہ اپنے گھر میں قرآن کریم پڑھا کرتی تھیں چنانچہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنے گھر میں مؤذن رکھنے کی اجازت طلب کی تو انہیں اجازت مل گئی۔ حضرت ام ورقہ نے ایک غلام اور ایک لونڈی کو مدبر کیا ہوا تھا۔ رات کے وقت دونوں نے چادر سے گلا گھونٹ کر انہیں مار دیا اور خود بھاگ گئے۔ صبح ہوئی تو حضرت عمر نے لوگوں میں اعلان فرمایا کہ جس کو ان دونوں کا علم ہو یا جس نے انہیں دیکھا ہو تو انہیں پیش کرے پس ان کے متعلق حکم دیا گیا تو انہیں سولی دی گئی اور مدینہ منورہ میں سب سے پہلے سولی انہیں دی گئی۔ ق

ف معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا غیب پر ایسا تمام علم تھا، اسی لیے حضرت ام ورقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں شہادت عطا فرمائے گا قربان جائیں صحابہ کرام کے اس عقیدے کی پختگی پر کہ تمام حضرات کو کامل یقین ہو گیا تھا کہ غیب پر سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو ان سے فرمایا ہے وہ ہو کر رہے گا جیسا کہ حضرت ام ورقہ کو شہادت حاصل ہو گئی۔

عورتوں کو گھر پر امامت کی اجازت ہے

تماشہ میں عورت کا ادا ہونا ہے

ایک ایسا وقت تھا کہ اسلام کی ابتدا میں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات ادا کر دی جاتی ہے کہ گھر میں عورتوں کو ان کے ساتھ امامت کی اجازت تھی۔ لیکن بعض حضرات نے اس پر عمل کیا۔ یہ ایک مخصوص حکم تھا جو ایک خاص وقت کے لیے تھا اور اب یہ منسوخ ہو چکا ہے جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ارشاد سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کے مسجد آنے میں بھی فتنے کا اندیشہ ہے۔

۵۸۹ — حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ الْحَضْرَمِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَلَّادٍ عَنْ أُمِّ وَرَقَةَ بِنْتِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَالْأَوَّلُ أَتَمُّ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُورُهَا فِي بَيْتِهَا وَجَعَلَ لَهَا مُؤَذِّنًا يُؤَذِّنُ لَهَا وَأَمَرَهَا أَنْ تَؤُمَّ أَهْلَ دَارِهَا قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَأَنَا رَأَيْتُ مُؤَذِّنَهَا شَيْخًا كَبِيرًا۔

حسن بن حماد حضرمی، محمد بن فضیل، ولید بن جمیع، عبد الرحمن بن خلاد سے حضرت ام ورقہ بنت عبد اللہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہی حدیث روایت کی ہے اور پہلی حدیث زیادہ مکمل ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لے جایا کرتے تھے اور ان کے لیے مؤذن مقرر کیا جو اذان کہا کرتا اور حضرت ام ورقہ کو حکم فرمایا کہ اپنے گھر والوں کی امامت کیا کریں۔ عبد الرحمن کا بیان ہے کہ میں نے ان کے مؤذن کو دیکھا بہت بوڑھے تھے۔

باب الرَّجُلِ يَؤُمُّ الْقَوْمَ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ۔

ایسے کا امامت کرنا جس سے لوگ ناراض ہوں

۵۹۰ — حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ غَانِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ عَبْدٍ الْمَعَافِرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ ثَلَاثَةٌ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُمْ صَلَاةً مَنْ تَقَدَّمَ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ وَرَجُلٌ أَتَى الصَّلَاةَ دِبَارًا وَالدِّبَارُ أَنْ يَأْتِيَهَا بَعْدَ أَنْ تَفُوتَهُ وَرَجُلٌ اعْتَبَدَ مُحَرَّرَةً۔

عمران بن عبد معافری نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے۔ تین شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی نماز قبول نہیں فرماتا ایک وہ جو لوگوں کا امام بن بیٹھے اور وہ اسے ناپسند کرتے ہوں دوسرا وہ شخص جو نماز کا وقت نکل جانے کے بعد نماز پڑھنے آئے۔ تیسرا وہ جو کسی آزاد کو غلام بنائے۔

باب إِمَامَةِ الْأَعْمٰى۔

اندھے کی امامت

۵۹۱ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَنْبَرِيُّ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ ثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا عِمْرَانُ

محمد بن عبد الرحمن عنبری ابو عبد اللہ، ابن مہدی، عمران القطان، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَخْلَفَ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ يَؤُمُّ النَّاسَ وَهُوَ أَعْمَى۔

بَابُ إِمَامَةِ الزَّائِرِ۔

٥٩٢ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا أَبَانُ عَنْ بُدَيْلٍ حَدَّثَنِي أَبُو عَطِيَّةَ مَوْلًى مِنَّا قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ يَأْتِينَا إِلَى مُصَلَّانَا هَذَا فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَقُلْنَا لَهُ تَقَدَّمْ فَصَلِّهْ فَقَالَ لَنَا قَدِّمُوا رَجُلًا مِنْكُمْ يُصَلِّي بِكُمْ وَسَأُحَدِّثُكُمْ لِمَ لَا أُصَلِّي بِكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا يَؤُمَّهُمْ وَلْيَؤُمَّهُمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ۔

بَابُ الْإِمَامِ يَقُومُ مَكَانًا أَرْفَعَ مِنْ مَكَانِ الْقَوْمِ۔

٥٩٣ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ وَأَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ أَبُو مَسْعُودٍ الرَّازِيُّ الْمَعْنَى قَالَا ثَنَا يَعْلَى ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ أَنَّ حُذَيْفَةَ أَمَّ النَّاسَ بِالْمَدَائِنِ عَلَى دُكَّانٍ فَأَخَذَ أَبُو مَسْعُودٍ بِقَمِيصِهِ فَجَبَذَهُ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّهُمْ كَانُوا يُنْهَوْنَ عَنْ ذَلِكَ قَالَ بَلَى قَدْ ذَكَرْتُ حِينَ مَدَدْتَنِي۔

٥٩٤ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو خَالِدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَنِي رَجُلٌ أَنَّهُ كَانَ مَعَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ بِالْمَدَائِنِ فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَتَقَدَّمَ عَمَّارٌ وَقَامَ عَلَى دُكَّانٍ يُصَلِّي وَالنَّاسُ أَسْفَلَ مِنْهُ فَتَقَدَّمَ حُذَيْفَةُ فَأَخَذَ عَلَى يَدَيْهِ فَاتَّبَعَهُ عَمَّارٌ حَتَّى أَنْزَلَهُ حُذَيْفَةُ فَلَمَّا فَرَغَ عَمَّارٌ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ أَلَمْ تَسْمَعْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی جگہ پر حضرت ابن ام مکتوم کو امامت پر مقرر فرمایا حالانکہ وہ نابینا تھے۔

زیارت کرنے والے کی امامت

ابو عطیہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہماری اس نماز پڑھنے کی جگہ میں تشریف لاتے۔ ایک دفعہ نماز کھڑی ہونے لگی تو ہم نے ان سے کہا کہ آگے تشریف لے کر نماز پڑھائیے۔ انہوں نے ہم سے فرمایا کہ نماز پڑھانے کے لیے اپنے میں سے کسی آدمی کو آگے کرو اور میں تم سے ابھی ایک حدیث بیان کروں گا کہ میں کیوں تمہیں نماز نہیں پڑھاتا۔ میں نے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی کسی قوم سے ملنے جائے تو وہ ان کی امامت نہ کرے بلکہ ان میں سے کوئی آدمی ان کی امامت کرے۔

جب امام لوگوں سے اونچی جگہ پر کھڑا ہو

ابراہیم نے ہمام سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ نے مدائن میں ایک دکان پر کھڑے ہو کر امامت کی تو حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں قمیص سے پکڑ کر کھینچا۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ لوگ اس بات سے منع کیے جاتے تھے؟ کہا کیوں نہیں جب آپ نے کھینچا تو مجھے یہ بات یاد آ گئی۔

عدی بن ثابت انصاری نے ایک آدمی سے بیان کیا جو مدائن میں حضرت عمار بن یاسر کے ساتھ تھا تو نماز کھڑی ہونے لگی پس حضرت عمار آگے بڑھ گئے اور ایک دکان پر کھڑے ہو کر نماز پڑھانے لگے اور لوگ نیچے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے حضرت حذیفہ آگے بڑھے اور ان کے ہاتھ پکڑ کر حضرت عمار کو نیچے اتار لیا۔ جب حضرت عمار اپنی نماز سے فارغ ہو گئے تو حضرت حذیفہ نے ان سے کہا کیا آپ نے نہیں سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ جب کوئی آدمی لوگوں کی امامت کرے تو لوگوں سے

يَقُولُ إِذَا أَمَّ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فَلَا يَقُمْ فِي مَكَانٍ أَرْفَعَ مِنْ مَقَامِهِمْ أَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ قَالَ عَمَّارٌ لِذٰلِكَ اتَّبَعْتُكَ حِينَ أَخَذْتَ عَلَى يَدِي۔

اونچی جگہ پر کھڑا ہو یا ایسے ہی الفاظ فرمائے۔ حضرت عمار نے کہا کہ جب آپ نے میرے ہاتھ پکڑے تو اسی لیے میں نے آپ کی بات مان لی تھی۔

بَابُ (۲۵) إِمَامَةِ مَنْ صَلَّى بِقَوْمٍ وَقَدْ صَلَّى تِلْكَ الصَّلٰوةَ۔

اس شخص کی امامت جو لوگوں کے ساتھ نماز پڑھ چکا اور وہی نماز پڑھائے

۵۹۵۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّي بِهِمْ تِلْكَ الصَّلٰوةَ۔

عبید اللہ بن مقسم نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ حضرت معاذ بن جبل عشاء کی نماز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھتے اور اپنی قوم کے پاس جا کر پھر وہی نماز انہیں پڑھایا کرتے۔

۵۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ إِنَّ مُعَاذًا كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ۔

عمرو بن دینار نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت معاذ بن جبل پہلے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے، واپس جا کر اپنی قوم کی امامت کیا کرتے۔

بَابُ الْإِمَامِ يُصَلِّي مِنْ قُعُودٍ

جب امام بیٹھ کر نماز پڑھائے

۵۹۷۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ فَصَلَّى صَلٰوةً مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ قُعُودًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ۔

ابن شہاب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہوئے تو گر پڑے اور آپ کی داہنی کروٹ زخمی ہو گئی۔ پس آپ نے ایک نماز بیٹھ کر پڑھائی اور ہم نے آپ کے پیچھے بیٹھ کر پڑھی۔ جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا کہ امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھائے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو۔ جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو۔ جب وہ اٹھے تو تم بھی۔ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو اور جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم سب بیٹھ کر پڑھو۔ ف

ف۔ اس حدیث کا یہ حصہ، جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو، جمہور علماء کے نزدیک منسوخ ہے کیونکہ یہ ابتدائی دور کی بات ہے اور ناسخ کیا ہے، وہ بخاری کی حدیث کافی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آخری مرض کے دوران آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی اور تمام صحابہ کرام نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۵۹۸ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا جَرِيرٌ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَكِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا بِالْمَدِينَةِ فَصَرَعَهُ عَلَى جِذْمِ نَخْلَةٍ فَانْفَكَّتْ قَدَمُهُ فَأَتَيْنَاهُ نَعُودُهُ فَوَجَدْنَاهُ فِي مَشْرُبَةٍ لِعَائِشَةَ يُسَبِّحُ جَالِسًا قَالَ فَقُمْنَا خَلْفَهُ فَسَكَتَ عَنَّا ثُمَّ أَتَيْنَاهُ مَرَّةً أُخْرَى نَعُودُهُ فَصَلَّى الْمَكْتُوبَةَ جَالِسًا فَقُمْنَا خَلْفَهُ فَأَشَارَ إِلَيْنَا فَقَعَدْنَا قَالَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا وَلَا تَفْعَلُوا كَمَا يَفْعَلُ أَهْلُ فَارِسَ بِعُظَمَائِهَا۔

ابو سفیان سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہوئے تو اس نے آپ کو ایک کھجور کی جڑ پر گرا دیا جس سے آپ کے پیر مبارک میں موچ آ گئی۔ ہم آپ کی عیادت کے لیے حاضر ہوئے تو آپ کو حضرت عائشہ کے گھر میں بیٹھے ہوئے تسبیح پڑھتے پایا۔ ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے مگر آپ نے ہم سے کلام نہ فرمایا۔ ہم دوبارہ عیادت کے لیے حاضر ہوئے تو آپ بیٹھ کر فرض نماز پڑھ رہے تھے۔ ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے تو آپ نے بیٹھنے کا اشارہ فرمایا۔ جب آپ نماز پڑھ چکے تو فرمایا کہ جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو اور جب امام کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو کھڑے ہو کر پڑھو اور ایسا نہ کرو جیسے فارس والے اپنے بڑوں کے ساتھ کرتے ہیں۔

۵۹۹ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنَى عَنْ وُهَيْبٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَلَا تُكَبِّرُوا حَتَّى يُكَبِّرَ وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَلَا تَرْكَعُوا حَتَّى يَرْكَعَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ قَالَ مُسْلِمٌ وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَلَا تَسْجُدُوا حَتَّى يَسْجُدَ وَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا أَجْمَعِينَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ أَفْهَمَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ سُلَيْمَانَ۔

ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا امام اسی لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے پس جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو اور اس سے پہلے تکبیر نہ کہا کرو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور اس سے پہلے رکوع نہ کیا کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللھم ربنا لک الحمد کہو۔ مسلم نے ولک الحمد کہا اور جب وہ سجدہ کرے تو تم سجدہ کرو اور اس سے پہلے سجدہ نہ کیا کرو اور جب وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھا کرو۔ امام ابو داؤد فرماتے ہیں کہ اللھم ربنا لک الحمد مجھے میرے بعض ساتھیوں نے سلیمان سے روایت کر کے سمجھایا۔

۶۰۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ الْمِصِّيصِيُّ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ بِهَذَا الْخَبَرِ زَادَ وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَذِهِ الزِّيَادَةُ وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا لَيْسَتْ بِمَحْفُوظَةٍ

ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا امام اسی لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ اس میں یہ زیادہ ہے کہ جب وہ قراءت کرے تو تم خاموش رہو۔ امام ابو داؤد فرماتے ہیں کہ یہ اضافہ اور جب وہ قراءت کرے تو تم خاموش رہو محفوظ نہیں ہے اور ہمارے نزدیک یہ وہم ابو خالد کا ہے

اَلْوَهْمُ عِنْدَنَا مِنْ أَبِي خَالِدٍ۔

۶۰۱ - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ فَصَلَّى وَرَاءَهُ قَوْمٌ قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا۔

۶۰۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الْمَعْنَى أَنَّ اللَّيْثَ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ وَهُوَ قَاعِدٌ وَأَبُو بَكْرٍ يُكَبِّرُ يُسْمِعُ النَّاسَ تَكْبِيرَهُ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ۔

۶۰۳ - حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحُبَابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنِي حُصَيْنٌ مِنْ وَلَدِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّهُ كَانَ يَؤُمُّهُمْ قَالَ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ إِمَامَنَا مَرِيضٌ فَقَالَ إِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا۔
قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ۔

بَابُ الرَّجُلَيْنِ يَؤُمُّ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ كَيْفَ يَقُومَانِ۔

۶۰۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ فَأَتَوْهُ بِسَمْنٍ وَتَمْرٍ فَقَالَ رُدُّوا هَذَا فِي وِعَائِهِ وَهَذَا فِي سِقَائِهِ فَإِنِّي صَائِمٌ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ تَطَوُّعًا فَقَامَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ وَأُمُّ حَرَامٍ خَلْفَنَا قَالَ ثَابِتٌ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ أَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ عَلَى بِسَاطٍ۔

عروہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے گھر میں بیٹھ کر نماز پڑھی اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے تو آپ نے انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا کہ امام اسی لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کیا کرو اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھایا کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھا کرو۔

ابو زبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار تھے ہم نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی اور آپ بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تکبیر کہتے تا کہ لوگوں کو آپ کی تکبیر سنائی جائے۔ پھر آگے حدیث بیان کی۔

محمد بن صالح نے حضرت سعد بن معاذ کے صاحبزادے حصین سے روایت کی ہے کہ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ امامت کیا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے تو لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمارے امام صاحب بیمار ہیں۔ فرمایا کہ جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھیں تو تم بھی بیٹھ کر پڑھا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث متصل نہیں ہے۔

دو میں سے ایک امامت کرے تو دونوں کیسے کھڑے ہوں؟

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ام حرام کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے گھی اور کھجوریں پیش کیں۔ فرمایا کہ اسے اس کے برتن میں اور اسے اس کے مشکیزے میں ڈال دو کیونکہ میں روزہ دار ہوں۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور ہمارے ساتھ نفل نماز کی دو رکعتیں پڑھیں تو حضرت ام سلیم اور حضرت ام حرام ہمارے پیچھے کھڑی ہوئیں۔ ثابت کا بیان ہے کہ میرے علم کے مطابق حضرت انس نے فرمایا کہ مجھے اپنی دائیں جانب

۶۰۵۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُخْتَارِ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّهُ وَامْرَأَةً مِنْهُمْ فَجَعَلَهُ عَنْ يَمِينِهِ وَالْمَرْأَةَ خَلْفَ ذٰلِكَ۔

موسیٰ بن انس سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی امامت کی تو ایک عورت کو ان کے دائیں جانب اور ایک کو ان کے پیچھے کھڑا کر لیا۔

۶۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَأَطْلَقَ الْقِرْبَةَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ أَوْكَأَ الْقِرْبَةَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ كَمَا تَوَضَّأَ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَنِي بِيَمِينِهِ فَأَدَارَنِي مِنْ وَرَائِهِ فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ۔

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ کے گھر میں رات گزاری تو رات میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور مشکیزے کا منہ کھول کر وضو کیا پھر اس کا منہ بند کر دیا پھر آپ نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔ پس میں بھی کھڑا ہوا اور آپ کی طرح وضو کیا۔ پھر آ کر آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے مجھے دائیں ہاتھ سے پکڑ کر اپنے پیچھے سے نکال کر دائیں جانب کھڑا کر لیا پس میں نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔

۶۰۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فَأَخَذَ بِرَأْسِي أَوْ بِذُؤَابَتِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی قصے کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ میرے سر یا چوٹی کو پکڑ کر مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا۔

بَابٌ إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً كَيْفَ يَقُومُونَ

جب تین آدمی ہوں تو کیسے کھڑے ہوں

۶۰۸۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُومُوا فَلْأُصَلِّيَ لَكُمْ قَالَ أَنَسٌ فَقُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ فَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ أَنَا وَالْيَتِيمُ وَرَاءَهُ وَالْعَجُوزُ مِنْ وَرَائِنَا فَصَلَّى لَنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ۔

اسحاق بن عبداللہ بن ابو طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ان کی نانی حضرت ملیکہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھانے کے لیے بلایا جو انہوں نے تیار کیا تھا۔ آپ نے اس میں سے کھایا پھر فرمایا کھڑے ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں نماز پڑھاؤں۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ میں اپنی ایک چٹائی کی طرف گیا جو کثرت استعمال سے سیاہ ہو گئی تھی۔ میں نے اسے پانی سے دھویا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس پر کھڑے ہو گئے تو میں نے اور یتیم نے آپ کے پیچھے صف بنائی اور بڑھیا ہمارے پیچھے تھیں۔ آپ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں پھر واپس تشریف لے گئے۔

٦٠٩ ـ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اسْتَأْذَنَ عَلْقَمَةُ وَالْأَسْوَدُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ وَقَدْ كُنَّا أَطَلْنَا الْقُعُودَ عَلَى بَابِهِ فَخَرَجَتِ الْجَارِيَةُ فَاسْتَأْذَنَتْ لَهُمَا فَأَذِنَ لَهُمَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى بَيْنِي وَبَيْنَهُ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ۔

عبدالرحمٰن بن اسود نے اپنے والد اسود سے روایت کی ہے کہ علقمہ اور اسود نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اندر آنے کی اجازت مانگی ہم ان کے دروازے پر کافی دیر بیٹھے رہے تو ایک لونڈی نکلی اور ان دونوں کے لیے اجازت طلب کی تو انہیں اجازت مل گئی پھر وہ کھڑے ہوئے اور میرے اور ان کے درمیان نماز پڑھی پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

بَابُ الْإِمَامِ يَنْحَرِفُ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

سلام کے بعد امام پھر جائے

٦١٠ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ إِذَا انْصَرَفَ انْحَرَفَ۔

جابر بن یزید بن اسود سے حضرت یزید بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو قبلہ کی جانب سے پھر گئے۔

٦١١ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ ثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْبَرَاءِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْبَبْنَا أَنْ نَكُونَ عَنْ يَمِينِهِ فَيُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عبید بن براء سے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تو آپ کی دائیں جانب ہونا پسند کرتے تاکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سلام کے بعد چہرہ ہماری جانب فرمائیں۔ صحابہ کرام کے اس جذبے کا سبب یہ ہے کہ چہرۂ انور کے شرف دیدار کے بعد رحمت نازل ہوتی تھی۔

بَابُ الْإِمَامِ يَتَطَوَّعُ فِي مَكَانِهِ

امام کا اپنی جگہ پر نفل پڑھنا

٦١٢ ـ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْقُرَشِيُّ ثَنَا عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي الْإِمَامُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ حَتَّى يَتَحَوَّلَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ لَمْ يُدْرِكِ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ۔

عطاء خراسانی نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا امام اس جگہ نماز نہ پڑھے جہاں اس نے نماز پڑھائی ہے یہاں تک کہ وہاں سے ہٹ جائے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عطاء خراسانی نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہیں پایا یعنی ان سے ملاقات ثابت نہیں ہے۔

بَابُ الْإِمَامِ يُحْدِثُ بَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنْ آخِرِ الرَّكْعَةِ

امام جب آخری رکعت کے سجدے سے سر اٹھائے اور اس کا وضو ٹوٹ جائے

٦١٣ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ ثَنَا زُهَيْرٌ

عبدالرحمٰن بن رافع اور بکر بن سوادہ سے حضرت عبداللہ

ثنا عبد الرحمن بن زياد بن أنعم عن عبد الرحمن بن رافع وبكر بن سوادة عن عبد الله بن عمرو أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا قضى الإمام الصلاة وقعد فأحدث قبل أن يتكلم فقد تمت صلاته ومن كان خلفه ممن أتم الصلاة۔

عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب امام نماز پوری کر کے قعدہ میں بیٹھا ہو اور کلام کرنے سے پہلے اس کا وضو ٹوٹ جائے تو اس کی نماز پوری ہو گئی اور جن مقتدیوں نے اس کے پیچھے ساری نماز پڑھی ہے ان کی نماز بھی پوری ہو گئی۔

باب ۲۲۲ في تحريم الصلاة وتحليلها۔

نماز کی تحریم و تحلیل کا بیان

۶۱۴ حدثنا عثمان بن أبي شيبة ثنا وكيع عن سفيان عن ابن عقيل عن محمد بن الحنفية عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مفتاح الصلاة الطهور وتحريمها التكبير وتحليلها التسليم۔

محمد بن حنفیہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز کی کنجی طہارت ہے۔ تکبیر یعنی اللہ اکبر کہنا اس کی تحریم اور سلام کرنا یا آخر میں سلام پھیرنا اس کی تحلیل ہے۔

باب ۲۲۳ ما يؤمر به المأموم من اتباع الإمام۔

مقتدیوں کو امام کی پیروی کرنے کا حکم ہے

۶۱۵ حدثنا مسدد ثنا يحيى عن ابن عجلان حدثني محمد بن يحيى بن حبان عن ابن محيريز عن معاوية بن أبي سفيان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تبادروني بركوع ولا بسجود فإنه مهما أسبقكم به إذا ركعت تدركوني به إذا رفعت إني قد بدنت۔

ابن محیریز نے حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رکوع اور سجدہ کرنے میں مجھ سے آگے نہ نکل جایا کرو کیونکہ اگر میں رکوع میں پہلے چلا جاؤں تو تم مجھے پا لو گے اور اسی طرح جب سر اٹھاؤں گا کیونکہ میرا جسم بھاری ہو گیا ہے۔

۶۱۶ حدثنا حفص بن عمر ثنا شعبة عن أبي إسحاق قال سمعت عبد الله بن يزيد الخطمي يخطب الناس ثنا البراء وهو غير كذوب أنهم كانوا إذا رفعوا رؤوسهم من الركوع مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قاموا قياما فإذا رأوه قد سجد سجدوا۔

عبد اللہ بن یزید خطمی نے خطبہ دیتے ہوئے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی جو جھوٹے نہ تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ لوگ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سیدھے کھڑے رہتے جب دیکھتے کہ حضور سجدے میں چلے گئے ہیں تب سجدے میں جاتے۔

۶۱۷ حدثنا زهير بن حرب وهارون بن معروف المعنى قالا ثنا سفيان عن أبان بن تغلب قال أبو داود قال زهير ثنا الكوفيون أبان وغيره عن الحكم عن عبد الرحمن بن

زہیر بن حرب اور ہارون بن معروف، سفیان، ابان بن تغلب۔ امام ابوداؤد نے فرمایا: زہیر، ابان وغیرہ کوفی، حکم، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَحْنُو أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى يَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ۔

٦١٨۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ ثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَكَعَ رَكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ نَزَلْ قِيَامًا حَتَّى يَرَوْنَهُ قَدْ وَضَعَ جَبْهَتَهُ بِالْأَرْضِ ثُمَّ يَتْبَعُونَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۲۲۴ التَّشْدِيدِ فِيمَنْ يَرْفَعُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَوْ يَضَعُ قَبْلَهُ۔

٦١٩۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا يَخْشَى أَوْ أَلَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ وَالْإِمَامُ سَاجِدٌ أَنْ يُحَوِّلَ اللهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ أَوْ صُورَتَهُ صُورَةَ حِمَارٍ۔

باب ۲۲۵ فِيمَنْ يَنْصَرِفُ قَبْلَ الْإِمَامِ۔

٦٢٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَا حَفْصُ بْنُ بُغَيْلٍ ثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَضَّهُمْ عَلَى الصَّلٰوةِ وَنَهَاهُمْ أَنْ يَنْصَرِفُوا قَبْلَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلٰوةِ۔

باب ۲۲۶ جِمَاعِ أَثْوَابِ مَا يُصَلَّى فِيهِ۔

٦٢١۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے ساتھ نماز پڑھتے تو ہم میں سے اس وقت تک کوئی اپنی پیٹھ کو جھکاتا جب تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رکوع میں نہ دیکھ لیا کرتا۔

محارب بن دثار سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن یزید کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ مجھ سے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کی کہ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تو حضور رکوع میں جاتے تو یہ بھی رکوع میں چلے جاتے اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہہ لیا جاتا تو برابر کھڑے رہتے یہاں تک کہ آپ کی مبارک پیشانی کو زمین پر دیکھتے پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیروی میں سجدہ کرتے۔

امام سے پہلے سر اٹھانے اور اس سے پہلے سر رکھنے پر وعید

محمد بن زیاد سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات سے نہیں ڈرتا جبکہ وہ سجدے سے اپنا سر اٹھا لیتا ہے حالانکہ امام سجدے میں ہوتا ہے کہ اس کا سر گدھے جیسا بنا دیا جائے یا گدھے کی صورت میں تبدیل ہو جائے۔

امام سے پہلے چلے جانے کا بیان

مختار بن فلفل نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں نماز کی ترغیب دی اور لوگوں کو نماز سے فارغ ہونے سے پہلے اپنی جگہ سے ہٹنے سے منع فرمایا۔

کتنے کپڑوں میں نماز پڑھی جائے

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک کپڑے کے ساتھ نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا گیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم میں ہر ایک کے پاس

وَسَلَّمَ أَوَلِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ۔

۶۲۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى مَنْكِبَيْهِ مِنْهُ شَيْءٌ۔

۶۲۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَحْيَى ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ الْمَعْنٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فِي ثَوْبٍ فَلْيُخَالِفْ بِطَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ۔

۶۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُلْتَحِفًا مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْهِ۔

۶۲۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو الْحَنَفِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا تَرٰى فِي الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ قَالَ فَأَطْلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِزَارَهُ طَارَقَ بِهِ رِدَاءَهُ فَاشْتَمَلَ بِهِمَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى بِنَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَنْ قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ أَوَكُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ۔

بَابُ ۲۲ الرَّجُلِ يَعْقِدُ الثَّوْبَ فِي قَفَاهُ ثُمَّ يُصَلِّي۔

۶۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ

دو کپڑے ہیں۔

اعرج سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی ایک کپڑے کے ساتھ اس طرح نماز نہ پڑھے کہ اس میں سے اس کے کندھوں پر کچھ نہ ہو۔

مسدد، یحییٰ۔ مسدد، اسمٰعیل، ہشام بن عبد اللہ، یحییٰ بن ابی کثیر، عکرمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک کپڑے کے ساتھ نماز پڑھے تو اس کے دونوں کنارے مخالف کندھوں پر ڈال لیا کرے۔

ابو امامہ بن سہل سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑا لپیٹ کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ اس کے دونوں کنارے اپنے مخالف کندھوں پر ڈالے ہوئے تھے یعنی لپیٹ کر جسم چھپا لینا چاہیے۔

قیس بن طلق سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت طلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ایک آدمی آیا اور عرض گزار ہوا کہ اے نبی اللہ! ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا تہبند اور چادر کو ایک دوسرے پر لٹکا کر دونوں کو اپنے اوپر لپیٹ لیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہوگئے۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ کیا تم میں سے ہر ایک کو دو کپڑے میسر ہیں۔

کپڑے کو اپنی گردن کے پیچھے باندھ کر نماز پڑھے

ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے کئی آدمیوں کو دیکھا جنہوں نے

سهل قال لقد رأيت الرجال عاقدي أزرهم
في أعناقهم من ضيق الأزر خلف رسول الله
صلى الله عليه وسلم في الصلاة كأمثال الصبيان
فقال قائل يا معشر النساء لا ترفعن رءوسكن
حتى يرفع الرجال.

باب الرجل يصلي في ثوب بعضه على غيره.

۶۲۷- حدثنا أبو الوليد الطيالسي ثنا زائدة
عن أبي حصين عن أبي صالح عن عائشة أن
النبي صلى الله عليه وسلم صلى في ثوب بعضه علي.

باب الرجل يصلي في قميص واحد.

۶۲۸- حدثنا القعنبي ثنا عبد العزيز يعني
ابن محمد عن موسى بن إبراهيم عن سلمة
ابن الأكوع قال قلت يا رسول الله إني رجل
أصيد أفأصلي في القميص الواحد قال نعم
وازرره ولو بشوكة.

۶۲۹- حدثنا محمد بن حاتم بن بزيع
ثنا يحيى بن أبي بكير عن إسرائيل عن أبي حومل
العامري قال أبو داود كذا قال والصواب أبو حرمل
عن محمد بن عبد الرحمن بن أبي بكر عن أبيه
قال أمنا جابر بن عبد الله في قميص ليس عليه
رداء فلما انصرف قال إني رأيت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يصلي في قميص.

باب إذا كان الثوب ضيقا.

۶۳۰- حدثنا هشام بن عمار وسليمان بن
عبد الرحمن الدمشقي قالا
ثنا حاتم يعني ابن إسماعيل ثنا يعقوب بن
مجاهد أبو حزرة عن عبادة بن الوليد بن
عبادة بن الصامت قال أتينا جابرا يعني ابن عبد الله
قال سرت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في

کہ باعث ان تہبندوں کو گردنوں کے پیچھے باندھے ہوئے تھے نماز میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے لڑکوں کی طرح۔ ایک کہنے والے نے کہا اے عورتوں کے گروہ۔ تم اپنے سر اس وقت تک نہ اٹھایا کرو جب تک مرد نہ اٹھا لیا کریں۔

ایسے کپڑے سے نماز پڑھنا جس کا کچھ حصہ دوسرے پر ہو

ابو صالح سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسے کپڑے میں نماز پڑھی کہ جس کا کچھ حصہ مجھ پر تھا۔

آدمی کا ایک قمیص سے نماز پڑھنا

موسیٰ بن ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ میں شکاری آدمی ہوں۔ کیا ایک کپڑے میں نماز پڑھ لیا کروں؟ فرمایا ہاں لیکن اسے باندھ لیا کرو خواہ کانٹے کے ساتھ ہی۔

محمد بن حاتم بن بزیع، یحییٰ ابن ابی بکیر، اسرائیل، ابو حومل عامری۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح کہا۔ ابو حرمل، محمد بن عبد الرحمن بن ابی بکر سے روایت ہے کہ حضرت عبد الرحمن بن ابی بکر نے فرمایا کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے ہماری امامت کی اور قمیص کے علاوہ ان کے اوپر چادر بھی نہیں۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک قمیص میں نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

جب کپڑا تنگ ہو

عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں نکلا تو نماز پڑھنے کھڑا ہوا اور میرے اوپر ایک چادر تھی میں اس کے دونوں کناروں کو الٹنے لگا لیکن وہ میری اتنی لمبی نہ تھی اور اس کے کنارے لگے ہوئے تھے میں نے الٹ کر

غزوة فقام يصلي وكانت علي بردة ذهبت أخالف بين طرفيها فلم تبلغ لي وكانت لها ذباذب فنكستها ثم خالفت بين طرفيها ثم تواقصت عليها لا تسقط ثم جئت حتى قمت عن يسار رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخذ بيدي فأدارني حتى أقامني عن يمينه فجاء ابن صخر حتى قام عن يساره فأخذنا بيديه جميعا حتى أقامنا خلفه قال وجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يرمقني وأنا لا أشعر ثم فطنت به فأشار إلي أن أتزر بها فلما فرغ رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يا جابر قلت لبيك يا رسول الله قال إذا كان واسعا فخالف بين طرفيه وإذا كان ضيقا فاشدده على حقوك.

باب الإسبال في الصلاة.

٦٣١ ـ حدثنا زيد بن أخزم ثنا أبو داود عن أبي عوانة عن عاصم عن أبي عثمان عن ابن مسعود قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من أسبل إزاره في صلاته خيلاء فليس من الله جل ذكره في حل ولا حرام قال أبو داود روى هذا جماعة عن عاصم موقوفا على ابن مسعود منهم حماد بن سلمة وحماد ابن زيد وأبو الأحوص وأبو معاوية.

٦٣٢ ـ حدثنا موسى بن إسماعيل ثنا أبان ثنا يحيى عن أبي جعفر عن عطاء بن يسار عن أبي هريرة قال بينما رجل يصلي مسبلا إزاره إذ قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم اذهب فتوضأ فذهب فتوضأ ثم جاء ثم قال اذهب فتوضأ فذهب فتوضأ ثم جاء فقال له رجل يا رسول الله ما لك أمرته أن يتوضأ قال إنه كان يصلي وهو مسبل إزاره وإن الله جل ذكره لا يقبل

اس کے دونوں کناروں کو الٹا پھر اس پر جھک گیا کہ گر نہ جائے پھر میں آ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے گھما کر اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا۔ پھر ابن صخر آ کر آپ کے بائیں جانب کھڑے ہو گئے تو آپ نے ہم دونوں کو ہاتھوں سے پکڑ کر ہمیں اپنے پیچھے کھڑا کر لیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے کن انکھیوں سے دیکھتے رہے جبکہ میں نہ سمجھا پھر سمجھا تو آپ نے مجھے تہبند باندھنے کا اشارہ فرمایا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو فرمایا اے جابر! میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ میں حاضر ہوں۔ فرمایا کہ جب کپڑے میں وسعت ہو تو دونوں کناروں کو الٹ کر کندھوں پر ڈال لیا کرو اور جب تنگ ہو تو کمر سے باندھ لیا کرو۔

نماز میں کپڑا لٹکانا

ابو عثمان نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو نماز میں ازراہِ تکبر اپنی ازار لٹکائے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے حلال و حرام کی کوئی پروا نہیں۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اس کو روایت کیا ایک جماعت نے عاصم سے حضرت ابن مسعود پر موقوف کرتے ہوئے ان میں سے حماد بن سلمہ، حماد بن زید، ابو الاحوص اور ابو معاویہ بھی ہیں۔

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی تہبند لٹکائے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا۔ جاؤ وضو کرو۔ وہ وضو کر کے آ گیا تو فرمایا۔ جاؤ وضو کرو۔ وہ گیا اور پھر وضو کر کے آ گیا تو فرمایا۔ جاؤ وضو کرو۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ نے اسے کس وجہ سے وضو کرنے کا حکم فرمایا ہے؟ فرمایا کہ تہبند لٹکائے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا اور اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز قبول نہیں فرماتا جو تہبند لٹکائے

صَلوٰۃَ رَجُلٍ مُشْتَمِلٍ بِإِزَارِهٖ

باب ۲۳۲ مَنْ قَالَ يَتَّزِرُ بِهٖ اِذَا كَانَ ضَيِّقًا۔

۶۳۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ قَالَ عُمَرُ اِذَا كَانَ لِاَحَدِكُمْ ثَوْبَانِ فَلْيُصَلِّ فِيْهِمَا فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ اِلَّا ثَوْبٌ فَلْيَتَّزِرْ بِهٖ وَلَا يَشْتَمِلْ اِشْتِمَالَ الْيَهُوْدِ۔

تنگ کپڑا ہو تو اسے تہمد کی طرح باندھے

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یا یہ کہا کہ حضرت عمر نے فرمایا۔ جب تمہارے پاس دو کپڑے ہوں تو ان کے ساتھ نماز پڑھا کرو اور جب ایک ہی کپڑا ہو تو اسے تہمد کی طرح باندھو اور اسے یہودیوں کی طرح نہ لٹکایا کرو۔

۶۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ الذُّهْلِيُّ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اَبُوْ تُمَيْلَةَ يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ ثَنَا اَبُو الْمُنِيْبِ عُبَيْدُ اللّٰهِ الْعَتَكِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّصَلِّيَ فِيْ لِحَافٍ لَا يَتَوَشَّحُ بِهٖ وَالْاٰخَرُ اَنْ تُصَلِّيَ فِيْ سَرَاوِيْلَ وَلَيْسَ عَلَيْكَ رِدَاءٌ۔

محمد بن یحییٰ ذہلی، سعید بن محمد، ابو تمیلہ یحییٰ بن واضح، ابو المنیب عبیداللہ عتکی، عبداللہ بن بریدہ کے والد ماجد نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چادر کے ساتھ نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے جبکہ اسے لپیٹا نہ جائے اور شلوار کے ساتھ نماز پڑھنے سے منع فرمایا جب کہ آدمی کے اوپر چادر نہ ہو۔

باب ۲۳۳ فِيْ كَمْ تُصَلِّي الْمَرْاَةُ۔

۶۳۵۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ قُنْفُذٍ عَنْ اُمِّهٖ اَنَّهَا سَاَلَتْ اُمَّ سَلَمَةَ مَاذَا تُصَلِّيْ فِيْهِ الْمَرْاَةُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَتْ تُصَلِّيْ فِي الْخِمَارِ وَالدِّرْعِ السَّابِغِ الَّذِيْ يُغَيِّبُ ظُهُوْرَ قَدَمَيْهَا۔

عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھے

محمد بن زید بن قنفذ نے اپنی والدہ ماجدہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھ سکتی ہے انہوں نے فرمایا کہ دوپٹہ اور ایسے کرتے کے ساتھ نماز پڑھتی ہیں جو پیروں کے اوپر والے حصے کو چھپا لیتا ہے۔

۶۳۶۔ حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى ثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ عُمَرَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا سَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُصَلِّي الْمَرْاَةُ فِيْ دِرْعٍ وَّخِمَارٍ لَيْسَ عَلَيْهَا اِزَارٌ قَالَ اِذَا كَانَ الدِّرْعُ سَابِغًا يُّغَطِّيْ ظُهُوْرَ قَدَمَيْهَا قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَّبَكْرُ بْنُ مُضَرَ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَّاِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ وَّابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ وَّابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

مجاہد بن موسیٰ، عثمان بن عمر، عبدالرحمٰن بن عبداللہ یعنی ابن دینار، محمد بن زید نے اس حدیث کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا عورت کرتے اور دوپٹے سے نماز پڑھ سکتی ہے جبکہ اس کے جسم پر تہمد نہ ہو۔ فرمایا جبکہ کرتا اتنا لمبا ہو کہ پیروں کے ظاہری حصے کو چھپا لے۔

امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس حدیث کو مالک بن انس، بکر بن مضر، حفص بن غیاث، اسمٰعیل بن جعفر، ابن ابی ذئب، ابن اسحاق نے محمد بن زید سے ان کی والدہ ماجدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ

حَمَّادٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ لَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصَرُوا بِهِ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ۔

بَابٌ ۸۴ الْمَرْأَةُ تُصَلِّي بِغَيْرِ خِمَارٍ۔

۶۳۷ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةَ حَائِضٍ إِلَّا بِخِمَارٍ۔ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۶۳۸ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّ عَائِشَةَ نَزَلَتْ عَلَى صَفِيَّةَ أُمِّ طَلْحَةَ الطَّلَحَاتِ فَرَأَتْ بَنَاتٍ لَهَا فَقَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ وَفِي حُجْرَتِي جَارِيَةٌ فَأَلْقَى لِي حَقْوَهُ وَقَالَ لِي شُقِّيهِ بِشُقَّتَيْنِ فَأَعْطِي هَذِهِ نِصْفًا وَالْفَتَاةَ الَّتِي عِنْدَ أُمِّ سَلَمَةَ نِصْفًا فَإِنِّي لَا أُرَاهَا إِلَّا قَدْ حَاضَتْ أَوْ لَا أُرَاهُمَا إِلَّا قَدْ حَاضَتَا۔ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ۔

بَابٌ ۸۵ السَّدْلُ فِي الصَّلَاةِ۔

۶۳۹ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ وَأَنْ يُغَطِّيَ الرَّجُلُ فَاهُ۔

۶۴۰ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ الطَّبَّاعِ ثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَكْثَرُ مَا رَأَيْتُ عَطَاءً يُصَلِّي سَادِلًا۔ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ عِسْلٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى

تعالیٰ عنہا سے روایت کیا اور کسی ایک نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نہیں لیا بلکہ حضرت ام سلمہ پر موقوف کیا ہے۔

جب عورت دوپٹے کے بغیر نماز پڑھے

صفیہ بنت حارث نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ بالغ عورت کی نماز قبول نہیں فرماتا مگر دوپٹے کے ساتھ۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس روایت کو سعید یعنی ابن ابی عروبہ نے قتادہ سے، حسن نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرسلاً۔

ایوب نے محمد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت صفیہ ام طلحہ کے پاس گئیں۔ وہاں کی لڑکیوں کو دیکھ کر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف فرما ہوئے۔ وہاں ایک لڑکی تھی تو آپ نے اپنی لنگی میری جانب پھینکتے ہوئے فرمایا کہ اس کے دو حصے کر کے ایک اس لڑکی کو دے دو اور دوسرا حصہ اس لڑکی کو جو ام سلمہ کے پاس ہے کیونکہ میرے خیال میں یہ دونوں جوان ہو گئی ہیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے ہشام نے بھی محمد بن سیرین سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

نماز میں کپڑا لٹکانا

محمد بن علاء اور ابراہیم بن موسیٰ، ابن مبارک، حسن بن ذکوان، سلیمان احول، عطاء، ابراہیم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز میں سدل اور کپڑا لٹکانے نیز منہ ڈھانپنے سے منع فرمایا ہے۔

محمد بن عیسیٰ بن طباع، حجاج، ابن جریج کا بیان ہے کہ میں نے عطاء کو نماز میں اکثر سدل کرتے ہوئے دیکھا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے روایت کیا ہے عسل نے عطاء سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

عن السدل فی الصلوٰۃ۔

باب ۸۸ الرجل یصلی عاقصا شعرہ۔

۶۴۶۔ حدثنا الحسن بن علی حدثنا عبد الرزاق عن ابن جریج حدثنی عمران بن موسیٰ عن سعید بن ابی سعید المقبری یحدث عن ابیه انه رای ابا رافع مولی النبی صلی اللہ علیه وسلم مر بحسن بن علی رضی اللہ عنهما وهو یصلی قائما وقد غرز ضفره فی قفاه فحلها ابو رافع فالتفت حسن الیه مغضبا فقال له ابو رافع اقبل علی صلوتك ولا تغضب فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول ذلك کفل الشیطان یعنی مقعد الشیطان یعنی مغرز ضفره۔

۶۴۷۔ حدثنا محمد بن سلمة ثنا ابن وهب عن عمرو بن الحارث ان بکیرا حدثه ان کریبا مولی ابن عباس حدثه ان عبد اللہ بن عباس رای عبد اللہ بن الحارث یصلی ورأسه معقوص من ورائه فقام وراءه فجعل یحله واقر له الآخر فلما انصرف اقبل الی ابن عباس فقال ما لك ورأسی قال انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول انما مثل هذا مثل الذی یصلی وهو مکتوف۔

باب ۸۹ الصلوٰۃ فی النعل۔

۶۴۸۔ حدثنا مسدد ثنا یحیی عن ابن جریج حدثنی محمد بن عباد بن جعفر عن ابن سفیان عن عبد اللہ بن السائب قال رایت النبی صلی اللہ علیه وسلم یصلی یوم الفتح ووضع نعلیه عن یساره۔

۶۴۹۔ حدثنا الحسن بن علی ثنا عبد الرزاق وابو عاصم قالا انا ابن جریج قال سمعت محمد

نماز میں سدل سے منع فرمایا ہے۔

جو بالوں کا جوڑا بنا کر نماز پڑھے

سعید بن ابو سعید مقبری سے ان کے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مولیٰ ابو رافع کو دیکھا کہ وہ حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس سے گزرے جبکہ وہ نماز پڑھ رہے تھے اور انہوں نے گردن کے پیچھے اپنے بالوں کا جوڑا باندھ رکھا تھا تو حضرت ابو رافع نے اسے کھول دیا۔ حضرت حسن نے ان کی جانب غصے سے دیکھا تو حضرت ابو رافع نے کہا کہ نماز کی جانب توجہ رکھو اور غصہ مت ہو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔

کریب مولیٰ ابن عباس سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن حارث کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ جنہوں نے اپنے سر کے پیچھے بالوں کا جوڑا باندھا ہوا تھا۔ پس یہ پیچھے کھڑے ہو کر اسے کھولنے لگے اور وہ خاموش رہے جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت ابن عباس کی جانب متوجہ ہو کر کہا کہ آپ نے میرے سر کو ہاتھ کیوں لگایا۔ کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس کی مثال ایسی ہے جیسے نماز میں کسی کے ہاتھ پیچھے باندھے ہوئے ہوں۔

جوتے پہن کر نماز پڑھنا

ابن سفیان سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے فتح مکہ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اپنے نعلین مبارک اتار کر بائیں جانب رکھے۔

محمد بن عباد بن جعفر نے ابو سلمہ بن سفیان، عبد اللہ بن مسیب عابدی اور عبد اللہ بن عمرو سے روایت کی ہے کہ

بن عباد بن جعفر يقول أخبرني أبو سلمة بن سفيان وعبد الله بن المسيب العابدي عن عبد الله ابن عمرو عن عبد الله بن السائب قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم الصبح بمكة فاستفتح سورة المؤمنين حتى إذا جاء ذكر موسى وهارون أو ذكر موسى وعيسى ابن عباد يشك أو اختلفوا عليه أخذت النبي صلى الله عليه وسلم سعلة فحذف فركع وعبد الله بن السائب حاضر لذلك۔

حضرت عبد اللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں صبح کی نماز پڑھائی پھر آپ نے سورۂ مومنون کی تلاوت شروع کر دی یہاں تک کہ جب حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون یا حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کے ذکر پر پہنچے ابن عباد کو اس میں شک ہے یا شیوخ نے اختلاف کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھانسی آئی تو قرأت چھوڑ کر رکوع کیا اور حضرت عبد اللہ بن سائب اس وقت وہاں موجود تھے۔

٦٢٥۔ حدثنا موسى بن إسماعيل ثنا حماد عن أبي نعامة السعدي عن أبي نضرة عن أبي سعيد الخدري قال بينما رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي بأصحابه إذ خلع نعليه فوضعهما عن يساره فلما رأى ذلك القوم ألقوا نعالهم فلما قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاته قال ما حملكم على إلقائكم نعالكم قالوا رأيناك ألقيت نعليك فألقينا نعالنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن جبريل عليه السلام أتاني فأخبرني أن فيهما قذرا وقال إذا جاء أحدكم إلى المسجد فلينظر فإن رأى في نعليه قذرا أو أذى فليمسحه وليصل فيهما۔

ابو نضرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اصحاب کو نماز پڑھا رہے تھے تو آپ نے اپنے نعلین مبارک اتار کر اپنی بائیں جانب رکھ لیے جب لوگوں نے یہ دیکھا تو انہوں نے بھی اپنے جوتے اتار دیئے جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز مکمل کر لی تو فرمایا کہ تم نے کس وجہ سے اپنے جوتے اتارے؟ عرض گزار ہوئے کہ ہم نے دیکھا کہ آپ نے اپنے نعلین مبارک اتار دیئے تو ہم نے بھی اپنے جوتے اتار دیئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے تو انہوں نے مجھے بتایا کہ ان میں نجاست لگی ہوئی ہے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو اپنے جوتوں میں نجاست لگی ہوئی دیکھے تو اسے رگڑ دے اور ان کے ساتھ نماز پڑھ لے۔

٦٢٦۔ حدثنا موسى يعني ابن إسماعيل ثنا أبان ثنا قتادة حدثني بكر بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذا قال فيهما خبث قال في الموضعين خبث۔

مروی ہے بعینہٖ ابان، قتادہ، حضرت بکر بن عبد اللہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اس میں خباثت تھی فرمایا کہ دونوں میں لفظ نجاست ہے۔

٦٢٧۔ حدثنا قتيبة بن سعيد ثنا مروان بن معاوية الفزاري عن هلال بن ميمون الرملي عن يعلى بن شداد بن أوس عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خالفوا اليهود

یعلیٰ بن شداد بن اوس سے اپنے والد ماجد حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہود کی مخالفت کرو کیونکہ وہ جوتوں اور موزوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھتے۔

فَإِنَّهُمْ لَا يُصَلُّونَ فِي نِعَالِهِمْ وَلَا خِفَافِهِمْ۔

٦٤٨ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَافِيًا وَمُنْتَعِلًا۔

مسلم بن ابراہیم، شعیب بن مبارک، حسین معلم، عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ننگے پیر اور نعلین مبارک پہنے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا۔

باب ٢٣٣ الْمُصَلِّي إِذَا خَلَعَ نَعْلَيْهِ أَيْنَ يَضَعُهُمَا

نمازی اپنے جوتے اتار کر کہاں رکھے

٦٤٩ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا صَالِحُ بْنُ رُسْتُمَ أَبُو عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَا يَضَعْ نَعْلَيْهِ عَنْ يَمِينِهِ وَلَا عَنْ يَسَارِهِ فَتَكُونَ عَنْ يَمِينِ غَيْرِهِ إِلَّا أَنْ لَا يَكُونَ عَنْ يَسَارِهِ أَحَدٌ وَلْيَضَعْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ۔

یوسف بن ماہک سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے جوتے دائیں جانب نہ رکھے اور نہ بائیں جانب کیونکہ وہ دوسرے آدمی کی دائیں جانب ہے مگر یہ کہ اس کے بائیں جانب کوئی آدمی نہ ہو اور چاہئے کہ انہیں اپنے دونوں پیروں کے درمیان رکھے۔

٦٥٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ ثَنَا بَقِيَّةُ وَشُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَلَا يُؤْذِ بِهِمَا أَحَدًا لِيَجْعَلْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَوْ لِيُصَلِّ فِيهِمَا۔

سعید بن ابی سعید کے والد اپنے والد سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو جوتے اتار کر ان کے ذریعے دوسرے کو تکلیف نہ پہنچائے بلکہ انہیں اپنے دونوں پیروں کے درمیان رکھ لے یا انہیں پہن کر نماز پڑھے۔

باب ٢٣٤ الصَّلَاةِ عَلَى الْخُمْرَةِ

چھوٹے بوریے پر نماز پڑھنا

٦٥١ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَنَا خَالِدٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ حَدَّثَتْنِي مَيْمُونَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا حِذَاءَهُ وَأَنَا حَائِضٌ وَرُبَّمَا أَصَابَنِي ثَوْبُهُ إِذَا سَجَدَ وَكَانَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ۔

عبداللہ بن شداد سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے اور میں حالت حیض کے اندر آپ کے برابر ہوتی جب آپ سجدے میں جاتے تو کبھی آپ کا کپڑا مجھے لگ جاتا اور آپ چھوٹے بوریے پر نماز پڑھا کرتے۔

باب ٢٣٥ الصَّلَاةِ عَلَى الْحَصِيرِ

بڑے بوریے پر نماز پڑھنا

٦٥٢ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ ثَنَا أَبِي ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي

انس بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک انصاری مرد عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ میں موٹا آدمی ہوں اور آپ کے ساتھ

رَجُلٌ ضَخْمٌ وَكَانَ ضَخْمًا لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أُصَلِّيَ مَعَكَ وَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا وَدَعَاهُ إِلَى بَيْتِهِ فَصَلِّ حَتَّى أَرَاكَ كَيْفَ تُصَلِّي فَأَقْتَدِيَ بِكَ فَنَضَحُوا لَهُ طَرَفَ حَصِيرٍ لَهُمْ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَالَ فُلَانُ بْنُ الْجَارُودِ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَكَانَ يُصَلِّي الضُّحَى قَالَ لَمْ أَرَهُ صَلَّى إِلَّا يَوْمَئِذٍ۔

۶۵۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَزُورُ أُمَّ سُلَيْمٍ فَتُدْرِكُهُ الصَّلَاةُ أَحْيَانًا فَيُصَلِّي عَلَى بِسَاطٍ لَنَا وَهُوَ حَصِيرٌ نَنْضَحُهُ بِالْمَاءِ۔

۶۵۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ بِمَعْنَى الْإِسْنَادِ وَالْحَدِيثِ قَالَا ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي عَوْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى الْحَصِيرِ وَالْفَرْوَةِ الْمَدْبُوغَةِ۔

بَابُ ۲۲۲ الرَّجُلِ يَسْجُدُ عَلَى ثَوْبِهِ۔

۶۵۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ ثَنَا غَالِبٌ الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ فَإِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَحَدُنَا أَنْ يُمَكِّنَ وَجْهَهُ مِنَ الْأَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ۔

بَابُ ۲۲۳ تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ۔

۶۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ سَأَلْتُ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشَ عَنْ حَدِيثِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ فِي الصُّفُوفِ الْمُقَدَّمِ فَحَدَّثَنَا عَنِ

آپ کے ساتھ نماز نہیں پڑھ سکتا اس نے آپ کے لیے کھانا تیار کرایا اور اپنے گھر آپ کی دعوت کی۔ تاکہ آپ نماز پڑھیں اور میں آپ کی نماز پڑھنے کا طریقہ دیکھ کر پیروی کروں۔ پس انہوں نے آپ کے لیے بچھونے کا ایک کنارہ دھو دیا۔ آپ کھڑے ہوگئے اور دو رکعتیں پڑھیں۔ فلاں بن جارود نے حضرت انس بن مالک سے روایت کی کہ کیا حضور چاشت کی نماز پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ میں نے اس روز کے سوا آپ کو نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب حضرت ام سلیم سے ملنے جاتے اور نماز کا وقت ہو جاتا تو ہمارے فرش پر نماز پڑھ لیتے کہ ایک چٹائی تھی اور اسے پانی سے دھو دیا جاتا۔

عبید اللہ بن عمر بن میسرہ اور عثمان بن ابی شیبہ، ابو احمد زبیری، یونس بن حارث، ابو عون ان کے والد ماجد سے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چٹائی اور دباغت کیے ہوئے چمڑے پر نماز پڑھا کرتے تھے۔

اپنے کپڑے پر سجدہ کرنا

بکر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ شدت کی گرمی میں نماز پڑھا کرتے جب ہمارے لیے زمین پر اپنی پیشانی رکھنا مشکل ہو جاتا تو اپنا کپڑا بچھا کر اس پر سجدہ کر لیا کرتے۔

صفیں برابر کرنا

عبد اللہ بن محمد نفیلی، زہیر، سلیمان اعمش سے حضرت جابر بن سمرہ سے پہلی صف کے متعلق روایت کی۔ مسیب بن رافع، تمیم بن طرفہ نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ

الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ جَابِرِ
ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَلَا تَصُفُّونَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ
فَقُلْنَا وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالَ يُتِمُّونَ
الصُّفُوفَ الْمُقَدَّمَةَ وَيَتَرَاصُّونَ فِي الصَّفِّ۔

۶۵۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ
عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ
بَشِيرٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّينَا
فِي الصُّفُوفِ كَمَا يُقَوَّمُ الْقِدْحُ حَتَّى إِذَا ظَنَّ أَنْ
قَدْ أَخَذْنَا ذَلِكَ عَنْهُ وَفَقِهْنَا أَقْبَلَ ذَاتَ يَوْمٍ بِوَجْهِهِ
إِذَا رَجُلٌ مُنْتَبِذٌ بِصَدْرِهِ فَقَالَ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ
أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ۔

۶۵۹۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَأَبُو عَاصِمِ
ابْنُ جَوَّاسٍ الْحَنَفِيُّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ
عَنْ طَلْحَةَ الْيَامِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ
عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّلُ الصَّفَّ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَى
نَاحِيَةٍ يَمْسَحُ صُدُورَنَا وَمَنَاكِبَنَا وَيَقُولُ لَا تَخْتَلِفُوا
فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ وَكَانَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ
وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصُّفُوفِ الْأُوَلِ۔

۶۶۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ
الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ
سِمَاكٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّي صُفُوفَنَا
إِذَا قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ فَإِذَا اسْتَوَيْنَا كَبَّرَ۔

۶۶۱۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ حَدَّثَنَا
ابْنُ وَهْبٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
وَحَدِيثُ ابْنِ وَهْبٍ أَتَمُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ
عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

جابر سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
تم اس طرح صفیں کیوں نہیں بناتے جیسے اپنے رب کے حضور
فرشتے صفیں بناتے ہیں۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ فرشتے اپنے رب
کے حضور کس طرح صفیں بناتے ہیں؟ فرمایا کہ پہلی صف کو سب
سے پہلے پوری کرتے ہیں اور صف میں مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔

سماک بن حرب سے روایت ہے کہ میں نے حضرت نعمان بن
بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم ہماری صفوں کو یوں سیدھی کیا کرتے جیسے تیر کی لکڑی کو
سیدھا کیا جاتا ہے یہاں تک کہ آپ نے سمجھ لیا کہ ہم نے اس
کی مشق کر لی ہے تب ایک مرتبہ آپ ہماری جانب متوجہ ہوئے
تو ایک شخص کا سینہ آگے نکلا ہوا تھا فرمایا کہ اپنی صفیں سیدھی
کیا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں کو بدل دے گا۔

ہناد بن سری، ابو عاصم بن جواس الحنفی، ابو الاحوص،
منصور، طلحہ الیامی، عبدالرحمن بن عوسجہ سے حضرت براء بن عازب
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
صفوں کے درمیان پھرا کرتے ایک جانب سے دوسری جانب تک
جاتے ہمارے سینوں اور کندھوں کو ہاتھ لگایا کرتے اور فرمایا کرتے
کہ آگے پیچھے نہ ہوا کرو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف ہو جائے گا
اور فرماتے کہ بے شک اللہ اور اس کے فرشتے پہلی صف پر رحمت
بھیجتے ہیں۔

سماک بن حرب سے روایت ہے کہ میں نے حضرت
نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب
ہم نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ہماری صفوں کو سیدھی کیا کرتے پس جب ہم صفیں سیدھی کر
لیتے تو آپ تکبیر کہتے۔

عیسیٰ بن ابراہیم غافقی، ابن وہب، قتیبہ بن سعید،
لیث، ابن وہب کی حدیث زیادہ مکمل ہے، معاویہ بن
صالح، ابو الزاہریہ، کثیر بن مرہ سے حضرت عبداللہ بن عمر
سے روایت ہے۔ دوسری قتیبہ والی میں ابو الزاہریہ سے ابو شجرہ

عمر قال قتيبة عن أبي الزاهرية عن أبي شجرة لم يذكر ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أقيموا الصفوف وحاذوا بين المناكب وسدوا الخلل ولينوا بأيدي إخوانكم لم يقل عيسى بأيدي إخوانكم ولا تذروا فرجات للشيطان ومن وصل صفا وصله الله ومن قطع صفا قطعه الله قال أبو داود أبو شجرة كثير بن مرة۔

٦٦٢۔ حدثنا مسلم بن إبراهيم ثنا أبان عن قتادة عن أنس بن مالك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال رصوا صفوفكم وقاربوا بينها وحاذوا بالأعناق فوالذي نفسي بيده إني لأرى الشيطان يدخل من خلل الصف كأنها الحذف۔

٦٦٣۔ حدثنا أبو الوليد الطيالسي وسليمان بن حرب قالا ثنا شعبة عن قتادة عن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سووا صفوفكم فإن تسوية الصف من تمام الصلاة۔

٦٦٤۔ حدثنا قتيبة ثنا حاتم بن إسماعيل عن مصعب بن ثابت بن عبد الله بن الزبير عن محمد بن مسلم بن السائب صاحب المقصورة قال صليت إلى جنب أنس بن مالك يوما فقال هل تدري لم صنع هذا العود فقلت لا والله قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يضع يده عليه فيقول استووا وعدلوا صفوفكم۔

٦٦٥۔ حدثنا مسدد ثنا حميد بن الأسود ثنا مصعب بن ثابت عن محمد بن مسلم عن أنس بهذا الحديث قال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا قام إلى الصلاة أخذه بيمينه ثم التفت فقال اعتدلوا سووا صفوفكم ثم أخذه بيساره فقال اعتدلوا سووا صفوفكم۔

روایت کی مگر حضرت ابن عمرؓ کا ذکر نہیں کیا بلکہ یوں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا صفوں کو قائم کرو اور کندھوں کو برابر رکھو اور خالی جگہ کو پُر کرو اور ساتھی بھائیوں کے لیے نرم ہو جاؤ۔ عیسیٰ نے بایدی اخوانکم نہیں کہا اور شیطان کے گھسنے کے لیے جگہ نہ چھوڑو۔ جو صف کو جوڑے گا اللہ تعالیٰ اسے جوڑے گا اور جو صف کو توڑے گا اللہ تعالیٰ اسے توڑ دے گا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابو شجرہ کا نام کثیر بن مرہ ہے۔

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صفوں میں مل کر کھڑے ہو اور ان میں فاصلہ کم رکھو اور گردنیں برابر رکھو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں شیطان کو دیکھتا ہوں کہ وہ بکری کے بچے کی طرح تمہاری صف میں گھس جاتا ہے۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی صفوں کو سیدھی کیا کرو کیونکہ صفوں کا سیدھا کرنا نماز کو مکمل کرتا ہے۔

محمد بن مسلم بن سائب سے روایت ہے کہ ایک روز میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلو میں نماز پڑھی تو انہوں نے فرمایا۔ تم جانتے ہو کہ یہ لکڑی کس لیے رکھی ہوئی ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ خدا کی قسم نہیں۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس پر اپنا دست مبارک رکھ کر فرمایا کرتے سیدھے ہو جاؤ اور اپنی صفیں درست کرو۔

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اس لکڑی کو اپنے داہنے دست مبارک سے پکڑتے پھر لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرماتے سیدھے ہو جاؤ اور اپنی صفیں درست کرو پھر بائیں دست مبارک سے پکڑ کر فرماتے سیدھے ہو جاؤ اور اپنی صفوں کو درست کرو۔

۶۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَنْبَارِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ ثُمَّ الَّذِيْ يَلِيْهِ فَمَا كَانَ مِنْ نَقْصٍ فَلْيَكُنْ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پہلی صف کو پورا کر لیا کرو پھر جو اس کے نزدیک والی صف ہے اگر کچھ کمی ہے تو وہ آخری صف میں ہونی چاہیے۔

۶۶۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ يَحْيَى بْنِ ثَوْبَانَ اَخْبَرَنِيْ عَمِّيْ عُمَارَةُ بْنُ ثَوْبَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيَارُكُمْ اَلْيَنُكُمْ مَنَاكِبَ فِي الصَّلٰوةِ۔

ابن بشار، ابو عاصم، جعفر بن یحییٰ بن ثوبان، عمارہ بن ثوبان، عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر وہ آدمی ہیں جن کے کندھے نماز میں نرم رہتے ہیں۔

بَابٌ ۲۴۲ الصُّفُوْفُ بَيْنَ السَّوَارِيْ۔

ستونوں کے درمیان صفیں بنانا

۶۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ مَحْمُوْدٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَدُفِعْنَا اِلَى السَّوَارِيْ فَتَقَدَّمْنَا وَتَاَخَّرْنَا فَقَالَ اَنَسٌ كُنَّا نَتَّقِيْ هٰذَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عبدالحمید بن محمود سے روایت ہے کہ میں نے جمعہ کی نماز حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ پڑھی پس لوگوں نے ہمیں ستونوں کی جانب دھکیل دیا تو ہم ایک دوسرے کے آگے پیچھے ہو گئے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں ہم اس بات سے بچا کرتے تھے۔

بَابٌ ۲۴۳ مَنْ يُسْتَحَبُّ اَنْ يَلِيَ الْاِمَامَ فِي الصَّفِّ وَكَرَاهِيَةِ التَّاَخُّرِ۔

صف میں امام سے نزدیک رہنا مستحب ہے اور دور رہنے کی کراہیت

۶۶۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيْرٍ اَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَلِيَنِّيْ مِنْكُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ۔

ابو معمر نے حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے سمجھدار لوگ میرے نزدیک رہیں پھر وہ جو ان کے قریب ہیں، پھر وہ جو ان کے قریب ہیں۔

۶۷۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَزَادَ وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ وَاِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْاَسْوَاقِ۔

علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر مذکورہ حدیث کی طرح روایت کی۔ یہ زیادہ ہے آگے پیچھے نہ ہوا کرو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف ڈال دیا جائے گا اور بازاروں کی طرح شور مچانے سے بچا کرو۔

٦٧١ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ ابْنُ هِشَامٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلٰى مَيَامِنِ الصُّفُوْفِ۔

عروہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا صفوں کے دائیں جانب کھڑے ہونے پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی طرف سے رحمت نازل ہوتی ہے۔

باب ٢٢٥ مَقَامِ الصِّبْيَانِ مِنَ الصَّفِّ۔

صف میں بچے کہاں کھڑے ہوں؟

٦٧٢ - حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ شَاذَانَ ثَنَا عَيَّاشٌ الرَّقَّامُ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى ثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا بُدَيْلٌ ثَنَا شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيُّ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ بِصَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَفَّ الرِّجَالَ وَصَفَّ خَلْفَهُمُ الْغِلْمَانَ ثُمَّ صَلّٰى بِهِمْ فَذَكَرَ صَلٰوتَهُ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا صَلٰوةُ قَالَ عَبْدُ الْاَعْلٰى لَا اَحْسِبُهُ اِلَّا اُمَّتِيْ۔

عبدالرحمن بن غنم سے روایت ہے کہ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز نہ بتاؤں؟ فرمایا کہ آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو پہلے مردوں نے صفیں بنائیں اور ان کے پیچھے لڑکوں نے صف بنائی پھر آپ نے انہیں نماز پڑھائی۔ پھر آپ کی نماز کا ذکر کیا اور فرمایا کہ نماز یوں ہوتی ہے۔ عبدالاعلیٰ نے کہا میرے خیال میں فرمایا کہ میری امت کی نماز ہے۔

باب ٢٢٦ صَفِّ النِّسَاءِ وَالتَّاَخُّرِ عَنِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ۔

عورتوں کی صف اور اگلی صف سے پیچھے رہنا

٦٧٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ ثَنَا خَالِدٌ وَاِسْمٰعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ سُهَيْلِ ابْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا وَشَرُّهَا اٰخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَاءِ اٰخِرُهَا وَشَرُّهَا اَوَّلُهَا۔

سہیل بن ابو صالح کے والد ماجد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کی سب سے بہتر صف پہلی ہے اور سب سے بری پچھلی ہے اور عورتوں کی بہتر صف پچھلی اور بری سب سے اگلی ہے۔

٦٧٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَاَخَّرُوْنَ عَنِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ فِي النَّارِ۔

ابو سلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ پہلی صف سے ہمیشہ تاخیر کرتے جائیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں جہنم میں پیچھے کر دے گا۔

٦٧٥ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ وَمُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ قَالَا ثَنَا اَبُو الْاَشْهَبِ عَنْ

ابو نضرہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے

أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي أَصْحَابِهِ تَأَخُّرًا فَقَالَ لَهُمْ تَقَدَّمُوا فَأْتَمُّوا بِي وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُونَ حَتَّى يُؤَخِّرَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

بعض صحابہ کو پیچھے ہٹتے دیکھا تو ان سے فرمایا ... آگے آؤ اور میری پیروی کرو تاکہ بعد والے تمہاری پیروی کریں اور لوگ ہمیشہ پیچھے ہٹتے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں پیچھے ڈال دے گا۔

باب ٢٣٧ مَقَامِ الْإِمَامِ مِنَ الصَّفِّ

امام صف کے درمیان کھڑا ہو

٦٧٦ - حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ بَشِيرِ بْنِ خَلَّادٍ عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ فَسَمِعَتْهُ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسِّطُوا الْإِمَامَ وَسُدُّوا الْخَلَلَ۔

یحییٰ بن بشیر بن خلاد کی والدہ ماجدہ محمد بن کعب قرظی کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو انہیں یہ کہتے ہوئے سنا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام کو درمیان میں کھڑا کرو اور خالی جگہوں کو پر کرو۔

باب ٢٣٨ الرَّجُلِ يُصَلِّي وَحْدَهُ خَلْفَ الصَّفِّ

جو پچھلی صف میں اکیلا نماز پڑھے

٦٧٧ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَاشِدٍ عَنْ وَابِصَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يُعِيدَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ الصَّلَاةَ۔

سلیمان بن حرب اور حفص بن عمر، شعبہ، عمرو بن مرہ، ہلال بن یساف، عمرو بن راشد نے حضرت وابصہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صف سے پیچھے اکیلے نماز پڑھتے دیکھا تو اسے دوہرانے کا حکم فرمایا۔ سلیمان بن حرب کا بیان ہے کہ نماز۔ ف

ف۔ صف کے پیچھے اکیلے آدمی کا کھڑے ہو کر جماعت سے نماز پڑھنا مکروہ ہے چاہیے کہ امام کے رکوع کرنے تک کسی آدمی کے آنے کا انتظار کرے ورنہ اگلی صف سے کسی آدمی کو اپنے ساتھ ملا لے جس آدمی کے کندھے پر ہاتھ رکھے اسے چاہیے کہ پیچھے ہٹ آئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ٢٥ الرَّجُلِ يَرْكَعُ دُونَ الصَّفِّ

جو صف میں پہنچے بغیر رکوع کرلے

٦٧٨ - حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ زِيَادٍ الْأَعْلَمِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ أَنَّ أَبَا بَكْرَةَ حَدَّثَ أَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَنَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاكِعٌ قَالَ فَرَكَعْتُ دُونَ الصَّفِّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَادَكَ اللَّهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ۔

حمید بن مسعدہ، یزید بن زریع، سعید بن ابی عروبہ، زیاد اعلم، حسن کو حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رکوع میں تھے تو انہوں نے صف سے پیچھے ہی رکوع کرلیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری حرص کو بڑھائے لیکن آئندہ ایسا نہ کرنا۔

٦٧٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَنْبَأَنَا زِيَادٌ الْأَعْلَمُ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ أَبَا بَكْرَةَ جَاءَ وَرَسُولُ

زیاد اعلم نے حسن سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ آئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رکوع میں

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راکع فرکع دون الصف ثم مشی الی الصف فلما قضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلاتہ قال ایکم الذی رکع دون الصف ثم مشی الی الصف فقال ابو بکرۃ انا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم زادک اللہ حرصا ولا تعد۔

تھے انہوں نے صف سے پیچھے ہی رکوع کیا اور پھر چل کر صف میں شامل ہوگئے جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی نماز پوری کر لی تو فرمایا۔ تم میں سے صف سے پیچھے کس نے رکوع کیا اور پھر چل کر صف میں ملا؟ حضرت ابوبکرہ عرض گزار ہوئے کہ میں! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری حرص زیادہ کرے لیکن آئندہ ایسا نہ کرنا۔

باب ۲۵۵ ما یستر المصلی۔

۶۸۰۔ حدثنا محمد بن کثیر العبدی انا اسرائیل عن سماک عن موسی بن طلحۃ عن ابیہ طلحۃ بن عبید اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جعلت بین یدیک مثل مؤخرۃ الرحل فلا یضرک من مر بین یدیک۔

نمازی کے سترے کا بیان

موسیٰ بن طلحہ نے اپنے والد ماجد حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم اپنے آگے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز رکھ لو گے تو جو بھی تمہارے سامنے سے گزرے وہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔

۶۸۱۔ حدثنا الحسن بن علی ثنا عبد الرزاق عن ابن جریج عن عطاء قال آخرۃ الرحل ذراع فما فوقہ۔

حسن بن علی، عبدالرزاق، ابن جریج سے عطاء نے فرمایا کہ پچھلی لکڑی ایک ہاتھ یا اس سے کچھ زیادہ ہوتی ہے۔

۶۸۲۔ حدثنا الحسن بن علی ثنا ابن نمیر عن عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا خرج یوم العید امر بالحربۃ فتوضع بین یدیہ فیصلی الیہا والناس وراءہ وکان یفعل ذلک فی السفر فمن ثم اتخذہا الامراء۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب عید کے روز نکلتے تو آپ نیزے کا حکم فرماتے جو آپ کے سامنے گاڑ دیا جاتا آپ اس کی جانب نماز پڑھتے اور لوگ آپ کے پیچھے ہوتے اور سفر میں بھی آپ ایسا ہی کیا کرتے پھر حکام نے اسے اپنا لیا۔

۶۸۳۔ حدثنا حفص بن عمر ثنا شعبۃ عن عون بن ابی جحیفۃ عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی بہم بالبطحاء وبین یدیہ عنزۃ الظہر رکعتین والعصر رکعتین یمر خلف العنزۃ المرأۃ والحمار۔

عون بن ابو جحیفہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بطحاء میں نماز پڑھائی اور آپ کے سامنے نیزہ تھا۔ ظہر کی دو رکعتیں اور عصر کی دو رکعتیں نیزے کے پیچھے سے عورتیں اور گدھے گزر رہے تھے۔

باب ۲۵۶ الخط اذا لم یجد عصا۔

۶۸۴۔ حدثنا مسدد ثنا بشر بن المفضل ثنا اسمعیل بن امیۃ حدثنی ابو عمرو بن محمد

جب لکڑی نہ ملے تو لکیر کھینچ لے

ابو عمرو بن محمد بن حریث نے اپنے دادا جان سے سنا جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے تھے کہ

ابن حریث أنه سمع جده حریثا یحدث عن
أبي هریرة أن رسول الله صلى الله علیه وسلم قال إذا
صلى أحدكم فلیجعل تلقاء وجهه شیئا فإن
لم یجد فلینصب عصا فإن لم یكن معه عصا
فلیخطط خطا ثم لا یضره ما مر أمامه.

۶۸۵- حدثنا محمد بن یحیى بن فارس
حدثنا علي یعني ابن المدیني عن سفیان عن
إسماعیل بن أمیة عن أبي محمد بن عمرو بن
حریث عن جده حریث رجل من بني عذرة عن
أبي هریرة عن أبي القاسم صلى الله علیه وسلم قال
فذكر حدیث الخط قال سفیان لم نجد شیئا
نشد به هذا الحدیث ولم یجئ إلا من هذا الوجه
قال قلت لسفیان إنهم یختلفون فیه فتفكر ساعة
ثم قال ما أحفظ إلا أبا محمد بن عمرو قال سفیان
قدم ههنا رجل بعد ما مات إسماعیل بن أمیة
فطلب هذا الشیخ أبا محمد حتى وجده فسأله
عنه فخلط علیه قال أبو داود وسمعت أحمد
بن حنبل سئل عن وصف الخط غیر مرة
فقال هكذا عرضا مثل الهلال قال أبو داود وسمعت
مسددا قال قال ابن داود الخط بالطول.

۶۸۶- حدثنا عبد الله بن محمد الزهري
حدثنا سفیان بن عیینة قال رأیت شریكا صلى بنا
في جنازة العصر فوضع قلنسوته بین یدیه یعني
في فریضة حضرت.

باب ۲۵۲ الصلاة إلى الراحلة

۶۸۷- حدثنا عثمان بن أبي شیبة ووهب
ابن بقیة وابن أبي خلف وعبد الله بن سعید قال
عثمان حدثنا أبو خالد عن عبید الله عن نافع عن ابن عمر
أن النبي صلى الله علیه وسلم كان یصلي إلى بعیره.

رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز
پڑھے تو اپنے سامنے کوئی چیز رکھ لے اگر کوئی چیز نہ ملے تو لاٹھی گاڑ
لے اگر لاٹھی نہ ملے تو اپنے سامنے خط کھینچ لے۔ پھر سامنے سے
گزرنے والا کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔

بنی عذرہ کے ایک شخص ابو محمد بن عمرو بن حریث کے
دادا حریث نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کی ہے کہ ابو القاسم رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
پھر خط والی حدیث ذکر کی۔ سفیان نے کہا کہ ہم ایسی کوئی چیز نہیں
پاتے جس سے اس حدیث کو مضبوط کریں یہ صرف اسی سند کے
ساتھ مروی ہے۔ ابن مدینی نے سفیان سے کہا کہ لوگ اس میں
اختلاف کرتے ہیں تو انہوں نے تھوڑی دیر سوچ کر فرمایا کہ مجھے
ابو محمد بن عمرو ہی یاد ہے سفیان نے کہا کہ اسمٰعیل بن امیہ کی
وفات کے بعد ایک شخص ہمارے پاس آیا اور اس شیخ یعنی
ابو محمد کو ڈھونڈ کر پوچھا تو انہوں نے بات خلط ملط کر دی۔
امام ابو داؤد نے فرمایا کہ میں نے امام احمد بن حنبل سے خط کی
کیفیت کے بارے میں کئی دفعہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ عرض
میں ہلال کی طرح ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ میں نے مسدد کو
فرماتے ہوئے سنا کہ ابن داؤد نے خط کو طول میں بتایا
ہے۔

سفیان بن عیینہ نے فرمایا کہ میں نے شریک کو دیکھا کہ
انہوں نے ہمارے ساتھ جنازے کی نماز پڑھی پھر جب عصر کی
فرض نماز پڑھی تو اپنی ٹوپی کو اپنے سامنے رکھ لیا۔

اونٹ کی طرف نماز پڑھنا

عثمان بن ابی شیبہ، وہب بن بقیہ اور ابن ابی خلف
اور عبد اللہ بن سعید، عثمان، ابو خالد، عبید اللہ، نافع سے
حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم اونٹ کی طرف نماز پڑھا کرتے تھے۔

باب ٢٥٣ إِذَا صَلَّى إِلَى سَارِيَةٍ أَوْ نَحْوِهَا أَيْنَ يَجْعَلُهَا مِنْهُ

٦٨٨۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ ثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ الْوَلِيدُ بْنُ كَامِلٍ عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ حُجْرٍ الْبَهْرَانِيِّ عَنْ ضُبَاعَةَ بِنْتِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهَا قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى عُودٍ وَلَا عَمُودٍ وَلَا شَجَرَةٍ إِلَّا جَعَلَهُ عَلَى حَاجِبِهِ الْأَيْمَنِ أَوِ الْأَيْسَرِ وَلَا يَصْمُدُ لَهُ صَمْدًا۔

جب سترہ کی طرف نماز پڑھے تو اسے اپنی کس چیز کے سامنے رکھے

ضباعہ دختر مقداد بن اسود سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نہیں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی لکڑی، ستون یا درخت کی جانب نماز پڑھی ہو مگر اسے اپنے دائیں یا بائیں ابروئے مبارک کے بالمقابل رکھا اور اسے اپنے بالکل سامنے نہیں رکھا کرتے تھے۔

باب ٢٥٤ الصَّلَاةِ إِلَى الْمُتَحَدِّثِينَ وَالنِّيَامِ

٦٨٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَيْمَنَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ قَالَ قُلْتُ لَهُ يَعْنِي لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُصَلُّوا خَلْفَ النَّائِمِ وَلَا الْمُتَحَدِّثِ۔

باتیں کرنے والوں اور سوئے ہوئے کی طرف نماز پڑھنا

عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی، عبد الملک بن محمد بن ایمن، عبد اللہ بن یعقوب بن اسحاق، محمد بن کعب قرظی کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت عمر بن عبد العزیز نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، سوئے ہوئے اور باتیں کرنے والے کی جانب نماز نہ پڑھا کرو۔

باب ٢٥٥ الدُّنُوِّ مِنَ السُّتْرَةِ

٦٩٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ أَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَحَامِدُ بْنُ يَحْيَى وَابْنُ السَّرْحِ قَالُوا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ۔ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ وَاقِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَاخْتُلِفَ فِي إِسْنَادِهِ۔

سترے سے نزدیک رہنا

محمد بن صباح بن سفیان، سفیان، عثمان بن ابی شیبہ، حامد بن یحییٰ، ابن سرح، سفیان، صفوان بن سلیم، نافع بن جبیر نے حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی سترے کی جانب نماز پڑھے تو اس کے نزدیک رہے تاکہ شیطان اس کی نماز کو نہ توڑ سکے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے واقد بن محمد، صفوان، محمد بن سہل نے اپنے والد ماجد سے یا محمد بن سہل سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔ بعض حضرات نے کہا کہ نافع بن جبیر نے حضرت سہل بن سعد سے اور اس کی اسناد میں اختلاف ہے۔

٦٩١ - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ وَالنُّفَيْلِيُّ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ سَهْلٍ قَالَ وَكَانَ بَيْنَ مُقَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ مَمَرُّ عَنْزٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ الْخَبَرُ لِلنُّفَيْلِيِّ۔

عبدالعزیز بن ابی حازم کے والد صاحب نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کھڑے ہونے کی جگہ اور قبلہ کے درمیان بکری کے گزرنے کے برابر فاصلہ ہوتا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ خبر نفیلی کی ہے۔

باب ٢٥٦ - مَا يُؤْمَرُ الْمُصَلِّي أَنْ يَدْرَأَ عَنِ الْمَمَرِّ بَيْنَ يَدَيْهِ

نمازی اپنے سامنے سے گزرنے والے کو روکے

٦٩٢ - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَدَعْ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلْيَدْرَأْهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ۔

عبدالرحمن بن ابوسعید نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو کسی کو اپنے سامنے سے گزرنے نہ دے جہاں تک ہو سکے اسے روکے اور اگر باز نہ آئے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

٦٩٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيُصَلِّ إِلَى سُتْرَةٍ وَلْيَدْنُ مِنْهَا ثُمَّ سَاقَ مَعْنَاهُ۔

عبدالرحمن بن ابوسعید خدری نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اسے سترہ کی جانب پڑھنی چاہیے اور اس سے نزدیک رہے۔ پھر آگے حدیث معنًا بیان کی۔

٦٩٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ الرَّازِيُّ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ ثَنَا مَسَرَّةُ بْنُ مَعْبَدٍ اللَّخْمِيُّ لَقِيتُهُ بِالْكُوفَةِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ حَاجِبُ سُلَيْمَانَ قَالَ رَأَيْتُ عَطَاءَ بْنَ يَزِيدَ اللَّيْثِيَّ قَائِمًا يُصَلِّي فَذَهَبْتُ أَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَرَدَّنِي ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ لَا يَحُولَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قِبْلَتِهِ أَحَدٌ فَلْيَفْعَلْ۔

سلیمان کے دربان ابوعبید کا بیان ہے کہ میں نے عطاء بن یزید لیثی کو نماز پڑھتے دیکھا۔ میں ان کے سامنے سے گزرنے لگا تو انہوں نے مجھے روک دیا۔ پھر فرمایا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو تم میں سے کسی کو اپنے اور قبلہ کے درمیان گزرنے سے روک سکتا ہے تو وہ ایسا کرے۔

٦٩٥ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ هِلَالٍ قَالَ قَالَ أَبُو صَالِحٍ أُحَدِّثُكَ عَمَّا رَأَيْتُ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ وَسَمِعْتُهُ مِنْهُ دَخَلَ أَبُو سَعِيدٍ عَلَى مَرْوَانَ فَقَالَ

ابوصالح کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوسعید کو دیکھا اور ان سے سنا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروان کے پاس تشریف لے گئے تو فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم میں سے کوئی سترہ رکھ کر جانب

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْ فِي نَحْرِهِ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ۔

نماز پڑھے پھر کوئی سامنے سے گزرنا چاہے تو اس کے سینے پر ہاتھ مارے اگر پھر بھی باز نہ آئے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

بَابُ ۲۵۴ مَا يُنْهَى عَنْهُ مِنَ الْمُرُورِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي۔

نمازی کے سامنے سے گزرنے کی ممانعت

۶۹۶۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ أَرْسَلَهُ إِلَى أَبِي جُهَيْمٍ يَسْأَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي فَقَالَ أَبُو جُهَيْمٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ أَبُو النَّضْرِ لَا أَدْرِي قَالَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا أَوْ سَنَةً۔

بسر بن سعید کو زید بن خالد جہنی نے حضرت ابوجہیم کے پاس یہ پوچھنے کے لیے بھیجا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کے متعلق کیا فرمایا ہے حضرت ابوجہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا کو یہ پتا لگ جائے کہ اس پر کتنا گناہ ہے تو وہ چالیس سال تک کھڑے رہنے کو نمازی کے سامنے سے گزرنے کی بہ نسبت بہتر سمجھے۔ ابوالنضر نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں کہ حضور نے چالیس دن فرمایا یا چالیس مہینے یا سال۔

بَابُ ۲۵۵ مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ۔

جو چیز نماز توڑ دیتی ہے

۶۹۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ وَابْنُ كَثِيرٍ الْمَعْنَى أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ الْمُغِيرَةِ أَخْبَرَهُمْ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ حَفْصٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَا عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ يَقْطَعُ صَلَاةَ الرَّجُلِ إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ قِيدُ آخِرَةِ الرَّحْلِ الْحِمَارُ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ وَالْمَرْأَةُ فَقُلْتُ مَا بَالُ الْأَسْوَدِ مِنَ الْأَحْمَرِ مِنَ الْأَصْفَرِ مِنَ الْأَبْيَضِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ۔

حفص بن عمر، شعبہ، عبدالسلام بن مطہر اور ابن کثیر، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال، عبداللہ بن صامت، حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ حضرت حفص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اور دونوں نے سلیمان سے روایت کی کہ حضرت ابوذر نے فرمایا کہ تین چیزیں نمازی کی نماز کو توڑ دیتی ہیں جبکہ اس کے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی جتنی چیز نہ ہو، گدھا، سیاہ کتا اور عورت۔ میں نے عرض کی کہ سیاہ کا کیا قصور ہے، لال اور سفید کیوں نہیں؟ فرمایا اے بھتیجے! جیسے تم نے پوچھا ہے میں نے بھی اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا کہ سیاہ کتا شیطان ہوتا ہے۔

۶۹۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ ثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنِ

جابر بن زید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی۔ شعبہ نے مرفوعاً روایت کی کہ حضور نے فرمایا

ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ شُعْبَةُ قَالَ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْمَرْأَةُ الْحَائِضُ وَالْكَلْبُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَفَهُ سَعِيدٌ وَهِشَامٌ وَهَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ۔

حائضہ عورت اور کتا نماز کو توڑ دیتے ہیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ سعید اور ہشام اور ہمام نے قتادہ، جابر بن زید، حضرت ابن عباس سے اسے موقوفاً روایت کیا ہے۔

٦٩٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبَصْرِيُّ ثَنَا مُعَاذٌ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَحْسَبُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى غَيْرِ سُتْرَةٍ فَإِنَّهُ يَقْطَعُ صَلَاتَهُ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْخِنْزِيرُ وَالْيَهُودِيُّ وَالْمَجُوسِيُّ وَالْمَرْأَةُ وَيُجْزِئُ عَنْهُ إِذَا مَرُّوا بَيْنَ يَدَيْهِ عَلَى قَذْفَةٍ بِحَجَرٍ۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ میرے خیال میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی بغیر سترہ کے نماز پڑھے تو کتا، گدھا، خنزیر، یہودی، مجوسی اور عورت نماز کو توڑ دیتے ہیں اور ایک ڈھیلے کی مار سے پرے گزریں تو نماز ہو جائے گی۔

٧٠٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ مَوْلًى لِيَزِيدَ بْنِ نِمْرَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ نِمْرَانَ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا بِتَبُوكَ مُقْعَدًا فَقَالَ مَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى حِمَارٍ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَ اللَّهُمَّ اقْطَعْ أَثَرَهُ فَمَا مَشَيْتُ عَلَيْهَا بَعْدُ۔

حضرت یزید بن نمران سے روایت ہے کہ میں نے تبوک میں ایک اپاہج کو دیکھا۔ اس نے کہا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے گدھے پر گزرا جبکہ آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے کہا کہ اے اللہ! اس کے پاؤں کاٹ دے۔ اس کے بعد میں اس پر نہ چل سکا۔

٧٠١۔ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ يَعْنِي الْمَذْحِجِيَّ ثَنَا أَبُو حَيْوَةَ عَنْ سَعِيدٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ زَادَ فَقَالَ قَطَعَ صَلَاتَنَا قَطَعَ اللَّهُ أَثَرَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ أَبُو مُسْهِرٍ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ فِيهِ قَطَعَ صَلَاتَنَا۔

کثیر بن عبید مذحجی، ابوحیوہ نے سعید سے اسی سند کے ساتھ معناً روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا اس نے ہماری نماز کو توڑا، اللہ تعالیٰ نے اس کے پیر توڑ دیے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابومسہر نے سعید سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ اس نے ہماری نماز کو توڑ دیا۔

٧٠٢۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ ح وَثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَا ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ نَزَلَ بِتَبُوكَ وَهُوَ حَاجٌّ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُقْعَدٍ فَسَأَلَهُ عَنْ أَمْرِهِ فَقَالَ سَأُحَدِّثُكَ حَدِيثًا فَلَا تُحَدِّثْ بِهِ مَا سَمِعْتَ أَنِّي حَيٌّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ بِتَبُوكَ إِلَى نَخْلَةٍ فَقَالَ هَذِهِ قِبْلَتُنَا ثُمَّ صَلَّى إِلَيْهَا فَأَقْبَلْتُ وَأَنَا غُلَامٌ أَسْعَى حَتَّى مَرَرْتُ بَيْنَهُ

سعید بن غزوان نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ وہ حج کے ارادے سے تبوک میں ٹھہرے تو انہوں نے ایک اپاہج کو دیکھا کہ اس سے اس بارے میں پوچھا۔ اس نے کہا کہ میں آپ کو اس کا ماجرا سناتا ہوں لیکن جب تک میں زندہ ہوں تم کسی سے نہ کہنا۔ ماجرا یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تبوک میں ایک کھجور کے پاس ٹھہرے تو فرمایا کہ یہ ہمارا قبلہ ہے پھر آپ نے اس کی جانب نماز پڑھی۔ میں لڑکا تھا دوڑتا ہوا حضور کے اور کھجور کے درمیان

وبينها فقال قطع صلاتنا قطع الله أثره فأقعدت عليها إلى يومي هذا۔

سے لنگڑا ہو گیا۔ اپنی طرف سے فرمایا کہ اس نے ہماری نماز کو توڑا اللہ تعالیٰ اس کے پیروں کو کاٹ دے تو میں آج تک اس پر کھڑا نہیں ہو سکا۔

باب سترة الامام سترة من خلفه۔

٧٠٣۔ حدثنا مسدد ثنا عيسى بن يونس ثنا هشام بن الغاز عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال هبطنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم من ثنية أذاخر فحضرت الصلاة يعني فصلى إلى جدر فاتخذه قبلة ونحن خلفه فجاءت بهمة تمر بين يديه فما زال يدارئها حتى لصق بطنه بالجدر ومرت من ورائه أو كما قال مسدد۔

امام کا سترہ مقتدیوں کے لیے بھی کافی ہے

عمرو بن شعیب سے ان کے والد سے ان کے دادا سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ کے ساتھ ثنیہ اذاخر سے اترے تو نماز کا وقت ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دیوار کو قبلہ بنا لیا اور ہم آپ کے پیچھے تھے۔ ایک بکری کا بچہ آیا جو آپ کے سامنے سے گزرنے لگا تو آپ اسے روکتے رہے یہاں تک کہ آپ کا شکم مبارک دیوار سے لگ گیا اور وہ آپ کے پیچھے سے گزر گیا مسدد نے یہی کہا۔

٧٠٤۔ حدثنا سليمان بن حرب وحفص بن عمر قالا ثنا شعبة عن عمرو بن مرة عن يحيى بن الجزار عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي فذهب جدي يمر بين يديه فجعل يتقيه۔

سلیمان بن حرب اور حفص بن عمر، شعبہ، عمرو بن مرہ، یحییٰ بن جزار، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک بکری کا بچہ آپ کے سامنے سے گزرنے لگا تو آپ نے اسے روکا۔

باب من قال المرأة لا تقطع الصلاة۔

٧٠٥۔ حدثنا مسلم بن إبراهيم ثنا شعبة عن سعد بن إبراهيم عن عروة عن عائشة قالت كنت بين النبي صلى الله عليه وسلم وبين القبلة قال شعبة أحسبها قالت وأنا حائض قال أبو داود رواه الزهري وعطاء وأبو بكر بن حفص وهشام بن عروة وعراك بن مالك وأبو الأسود وتميم بن سلمة كلهم عن عروة عن عائشة وإبراهيم عن الأسود عن عائشة وأبو الضحى عن مسروق عن عائشة والقاسم بن محمد وأبو سلمة عن عائشة لم يذكروا وأنا حائض۔

جس نے کہا کہ عورت کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور قبلہ کے درمیان ہوتی۔ شعبہ نے کہا کہ میرے خیال میں یہ الفاظ بھی فرمائے کہ میں حائضہ تھی۔ ابو داؤد نے فرمایا کہ اسے روایت کیا ہے زہری اور عطا اور ابوبکر بن حفص اور ہشام بن عروہ اور عراک بن مالک اور ابو الاسود اور تمیم بن سلمہ نے عروہ بن زبیر کے واسطے سے حضرت عائشہ صدیقہ سے اور ابراہیم نے اسود کے واسطے سے حضرت عائشہ صدیقہ سے اور ابو الضحیٰ نے مسروق کے واسطے سے حضرت عائشہ صدیقہ سے۔ قاسم بن محمد اور ابو سلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ سے لیکن یہ ذکر نہیں کیا کہ میں حائضہ تھی۔

٧٠٦۔ حدثنا أحمد بن يونس ثنا زهير ثنا هشام بن عروة عن عروة عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي صلاته من الليل وهي

ہشام بن عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کو نماز پڑھا کرتے تو میں آپ کے اور قبلے کے درمیان

مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ رَاقِدَةٌ عَلَى الْفِرَاشِ الَّذِي يَرْقُدُ عَلَيْهِ حَتَّى إِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ أَيْقَظَهَا فَأَوْتَرَتْ۔

مجھ کو جس پر آپ سویا کرتے تھے، یہاں تک کہ جب آپ وتر پڑھنے لگتے مجھے وتر پڑھنے کے لیے جگا دیا کرتے۔

۷۰۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بِئْسَمَا عَدَلْتُمُونَا بِالْحِمَارِ وَالْكَلْبِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ غَمَزَ رِجْلِي فَضَمَمْتُهَا إِلَيَّ ثُمَّ يَسْجُدُ۔

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ تم نے بُرا کیا جو ہمیں گدھے اور کتے کے ساتھ برابر کر دیا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نماز پڑھتے اور میں آپ کے سامنے لیٹی رہتی جب آپ سجدے کا ارادہ فرماتے تو میرے پیر کو دبا دیتے۔ پس میں انہیں سمیٹ لیتی پھر آپ سجدہ کر لیتے۔

۷۰۸۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أَكُونُ نَائِمَةً وَرِجْلاَيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ ضَرَبَ رِجْلِي فَقَبَضْتُهُمَا فَسَجَدَ۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں سوئی ہوئی ہوتی اور میرے دونوں پیر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ہوتے جبکہ آپ رات کو نماز پڑھتے۔ جب آپ سجدہ کرنے کا ارادہ فرماتے تو میرے پاؤں پر ضرب لگاتے تو میں انہیں سمیٹ لیتی اور آپ سجدہ کرتے۔

۷۰۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح وَحَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ وَهَذَا لَفْظُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أَنَامُ وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ فِي قِبْلَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُصَلِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَمَامَهُ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ زَادَ عُثْمَانُ غَمَزَنِي ثُمَّ اتَّفَقَا فَقَالَ تَنَحَّيْ۔

عثمان بن ابو شیبہ، محمد بن بشیر، قعنبی، عبد العزیز بن محمد، محمد بن عمرو، ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے قبلے کی جانب سو جاتی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور میں آپ کے سامنے ہوتی۔ جب آپ وتر پڑھنے کا ارادہ فرماتے۔ عثمان نے یہ بھی کہا کہ مجھے دبا دیتے تو میں سرک جاتی۔

بَابُ مَنْ قَالَ الْحِمَارُ لاَ يَقْطَعُ الصَّلاَةَ

جس نے کہا کہ گدھے کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی

۷۱۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جِئْتُ عَلَى حِمَارٍ ح وَحَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلَى أَتَانٍ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الاِحْتِلاَمَ

عثمان بن ابو شیبہ، سفیان بن عیینہ، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی کہ میں ایک گدھے پر آیا۔ قعنبی، مالک، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں ایک گدھی پر سوار ہو کر آیا اور ان دنوں میں قریب البلوغ تھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منیٰ میں لوگوں کو نماز پڑھا

وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِمِنًى فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ فَأَرْسَلْتُ الْأَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ أَحَدٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهٰذَا لَفْظُ الْقَعْنَبِيِّ وَهُوَ أَتَمُّ قَالَ مَالِكٌ وَأَنَا أَرَى ذٰلِكَ وَاسِعًا إِذَا قَامَتِ الصَّلٰوةُ.

۷۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ أَبِي الصَّهْبَاءِ قَالَ تَذَاكَرْنَا مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ جِئْتُ أَنَا وَغُلَامٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلَى حِمَارٍ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَنَزَلَ وَنَزَلْتُ وَتَرَكْنَا الْحِمَارَ أَمَامَ الصَّفِّ فَمَا بَالَاهُ وَجَاءَتْ جَارِيَتَانِ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَدَخَلَتَا بَيْنَ الصَّفِّ فَمَا بَالَى ذٰلِكَ.

۷۱۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَدَاوُدُ بْنُ مِخْرَاقٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَا ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ بِهٰذَا الْمَعْنَى قَالَ فَجَاءَتْ جَارِيَتَانِ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اقْتَتَلَتَا فَأَخَذَهُمَا قَالَ عُثْمَانُ فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ دَاوُدُ فَنَزَعَ إِحْدَاهُمَا مِنَ الْأُخْرَى فَمَا بَالَى ذٰلِكَ.

بَابُ مَنْ قَالَ الْكَلْبُ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ.

۷۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي بَادِيَةٍ لَنَا وَمَعَهُ عَبَّاسٌ فَصَلَّى فِي صَحْرَاءَ لَيْسَ بَيْنَ يَدَيْهِ سُتْرَةٌ وَحِمَارَةٌ لَنَا وَكَلْبَةٌ تَعْبَثَانِ بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَا بَالَى ذٰلِكَ.

رہے تھے پس میں کچھ صف کے سامنے سے گزرا۔ گدھی سے اترا اسے چرنے کے لیے چھوڑ دیا اور صف میں شامل ہو گیا اس بات کا کسی نے کوئی انکار نہیں کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ الفاظ قعنبی کے ہیں اور یہ سب سے مکمل ہیں۔ امام مالک نے فرمایا کہ جب نماز کھڑی ہو جائے تو میرے نزدیک اس میں وسعت ہے۔

ابوالصہباء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس ہم گفتگو کر رہے تھے کہ کیا چیز نماز کو توڑتی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اور بنی عبدالمطلب کا ایک لڑکا گدھے پر سوار ہو کر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے پس وہ اترا اور میں بھی اتر پڑا اور گدھے کو ہم نے صف کے آگے چھوڑ دیا اور کوئی مضائقہ نہ سمجھا۔ نیز بنی عبدالمطلب کی دو لڑکیاں آگئیں اور صف کے درمیان میں داخل ہو گئیں اور کوئی قباحت محسوس نہ کی۔

جریر نے اس حدیث کو اپنی سند کے ساتھ منصور سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ بنی عبدالمطلب کی دو لڑکیاں لڑ رہی تھیں تو انہیں پکڑ لیا گیا۔ عثمان نے کہا کہ انہیں جدا کر دیا۔ داؤد نے کہا کہ ایک دوسری سے الگ کر دی اور کوئی مضائقہ نہ سمجھا۔

جس نے کہا کہ کتے کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی

عباس بن عبیداللہ بن عباس نے فضل بن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم اپنے جنگل میں تھے۔ آپ کے ساتھ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔ پس آپ نے کھلے جنگل میں نماز پڑھی جبکہ آپ کے سامنے سترہ بھی نہیں تھا اور ہماری گدھی اور کتیا آپ کے سامنے پھر رہی تھیں۔ آپ نے اس میں کوئی قباحت محسوس نہیں کی۔

باب ۲۶۳ مَنْ قَالَ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ

جس نے کہا کہ نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی

۷۱۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ اَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ اَبِي الْوَدَّاكِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ وَادْرَءُوْا مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ۔

ابو الوداک نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی اور گزرنے والے کو حتی الامکان روکو کہ وہ شیطان ہے۔

۷۱۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ثَنَا مُجَالِدٌ ثَنَا اَبُو الْوَدَّاكِ قَالَ مَرَّ شَابٌّ مِنْ قُرَيْشٍ بَيْنَ يَدَيْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَدَفَعَهُ ثُمَّ عَادَ فَدَفَعَهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنَّ الصَّلٰوةَ لَا يَقْطَعُهَا شَيْءٌ وَلٰكِنْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُدْرَءُوْا مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنَّهُ شَيْطَانٌ قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ اِذَا تَنَازَعَ الْخَبَرَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُظِرَ اِلٰى مَا عَمِلَ بِهِ اَصْحَابُهُ مِنْ بَعْدِهٖ۔

ابو الوداک سے روایت ہے کہ قریش کا ایک نوجوان حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے سے گزرا جبکہ وہ نماز پڑھ رہے تھے تو انہوں نے اسے ہٹا دیا۔ وہ پھر آیا، یہاں تک کہ انہوں نے تین دفعہ ہٹایا۔ جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا کہ نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حتی الامکان اسے روکو کیونکہ وہ شیطان ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی احادیث دونوں جانب ہیں تو دیکھا جائے گا کہ آپ کے بعد صحابہ کرام کا عمل کس بات پر ہے۔

پارہ ــــ ۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

باب ۲۴۴ تفريع استفتاح الصلاة — نماز شروع کرنے کا بیان

باب ۲۴۵ رفع اليدين — رفع یدین کرنا

۷۱۶ - حدثنا أحمد بن حنبل ثنا سفيان عن الزهري عن سالم عن أبيه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا استفتح الصلاة رفع يديه حتى يحاذي منكبيه وإذا أراد أن يركع وبعد ما يرفع رأسه من الركوع ولا يرفع بين السجدتين.

سالم کے والد سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے یہاں تک کہ کندھوں کے برابر ہو جاتے اور جب رکوع کا ارادہ فرماتے اور جب رکوع سے سر مبارک اٹھاتے اور دونوں سجدوں کے درمیان نہ اٹھاتے۔

۷۱۷ - حدثنا محمد بن المصفى الحمصي ثنا بقية ثنا الزبيدي عن الزهري عن سالم عن عبد الله بن عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا قام إلى الصلاة رفع يديه حتى تكونا حذو منكبيه ثم كبر وهما كذلك فيركع ثم إذا أراد أن يرفع صلبه رفعهما حتى تكونا حذو منكبيه ثم قال سمع الله لمن حمده ولا يرفع يديه في السجود ويرفعهما في كل تكبيرة يكبرها قبل الركوع حتى تنقضي صلاته.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے پھر تکبیر کہتے اور اسی طرح ہوتے پس رکوع کرتے پھر جب پیٹھ سیدھی کرنے کا ارادہ کرتے تو انہیں کندھوں تک اٹھاتے پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور سجدوں میں ہاتھ نہ اٹھاتے اور رکوع سے پہلے جو تکبیر کہتے اس میں ہاتھ اٹھاتے یہاں تک کہ آپ کی نماز پوری ہو جاتی۔

۷۱۸ - حدثنا عبيد الله بن عمر بن ميسرة ثنا عبد الوارث بن سعيد ثنا محمد بن جحادة حدثني عبد الجبار بن وائل بن حجر قال كنت غلاما لا أعقل صلاة أبي فحدثني وائل بن علقمة عن أبي وائل بن حجر قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فكان إذا كبر

وائل بن علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ تکبیر تحریمہ کہتے وقت اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے پھر چادر لپیٹ لیتے پھر دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ سے پکڑا اور انہیں اپنے کپڑے میں داخل کر لیا۔ راوی کا بیان ہے کہ جب آپ نے رکوع کا ارادہ فرمایا تو دونوں ہاتھوں کو نکال کر

رَفَعَ يَدَيْهِ قَالَ ثُمَّ الْتَحَفَ ثُمَّ أَخَذَ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ وَأَدْخَلَ يَدَيْهِ فِي ثَوْبِهِ قَالَ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ أَخْرَجَ يَدَيْهِ ثُمَّ رَفَعَهُمَا وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ سَجَدَ وَوَضَعَ وَجْهَهُ بَيْنَ كَفَّيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ أَيْضًا رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ فَقَالَ هِيَ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ مَنْ فَعَلَهُ وَتَرَكَهُ مَنْ تَرَكَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ هَمَّامٌ عَنِ ابْنِ جُحَادَةَ لَمْ يَذْكُرِ الرَّفْعَ مَعَ الرَّفْعِ مِنَ السُّجُودِ۔

اٹھاتے اور جب رکوع سے سر اٹھانے کا ارادہ فرماتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے۔ پھر سجدہ کرتے اور اپنے مبارک چہرے کو اپنی ہتھیلیوں کے درمیان رکھتے اور جب سجدوں سے سر مبارک اٹھاتے تو اس وقت بھی رفع یدین کرتے یہاں تک کہ اپنی نماز سے فارغ ہو جاتے۔ محمد بن جحادہ کا بیان ہے کہ میں نے اس کا حسن بن ابی الحسن سے ذکر کیا تو فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز یہی ہے کرنے والوں نے ایسا ہی کیا اور چھوڑنے والوں نے اسے چھوڑ دیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ہمام نے ابن جحادہ سے یہ حدیث روایت کیا ہے تو وہ سجدوں کے وقت رفع یدین کا ذکر نہیں کرتے۔

۷۱۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ ثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَائِلٍ حَدَّثَنِي أَهْلُ بَيْتِي عَنْ أَبِي أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ مَعَ التَّكْبِيرِ۔

عبد الجبار بن وائل کا بیان ہے کہ میرے گھر والوں نے میرے والد محترم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تکبیر کے وقت ہاتھوں کو اٹھاتے ہوئے دیکھا۔

۷۲۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ النَّخَعِيِّ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى كَانَتَا بِحِيَالِ مَنْكِبَيْهِ وَحَاذَى بِإِبْهَامَيْهِ أُذُنَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ۔

عبد الجبار بن وائل نے اپنے والد محترم حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے یہاں تک کہ وہ کندھوں کے برابر ہوتے اور انگوٹھے کانوں سے لگ جاتے تو تکبیر کہا کرتے۔

۷۲۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصَلِّي قَالَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَكَبَّرَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَاذَتَا أُذُنَيْهِ ثُمَّ أَخَذَ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَهُمَا مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ وَضَعَ يَدَيْهِ

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دل میں کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز دیکھوں گا کہ آپ کیسے نماز پڑھتے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو قبلے کی جانب منہ کر کے تکبیر کہی اور دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ وہ کانوں تک پہنچ گئے پھر بائیں دست مبارک کو دائیں دست اقدس سے پکڑا۔ جب رکوع کا ارادہ فرمایا تو حسب سابق ہاتھ اٹھائے پھر اپنے

عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا مِثْلَ ذٰلِكَ فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَ رَأْسَهُ بِذٰلِكَ الْمَنْزِلِ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَحَدَّ مِرْفَقَهُ الْأَيْمَنَ عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَقَبَضَ ثِنْتَيْنِ وَحَلَّقَ حَلْقَةً وَرَأَيْتُهُ يَقُوْلُ هٰكَذَا وَحَلَّقَ بِشْرٌ الْإِبْهَامَ وَالْوُسْطٰى وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ۔

ہاتھ گھٹنوں پر رکھے پھر جب رکوع سے سر اٹھایا تو مثل سابق ہاتھ اٹھائے جب سجدے میں گئے تو سر مبارک کو دونوں ہاتھوں کے درمیان میں رکھا پھر بیٹھے تو بائیں پیر کو بچھایا اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھا اور دائیں کہنی کو دائیں ران سے جدا رکھا اور پھر دو انگلیوں کو بند کر کے حلقہ بنایا اور میں نے انہیں یہ فرماتے ہوئے سنا اور بشر راوی نے انگوٹھے اور درمیانی انگلی سے حلقہ کر کے شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا۔

۷۲۲۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا أَبُو الْوَلِيْدِ نَا زَائِدَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ فِيْهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرٰى وَالرُّسْغِ وَالسَّاعِدِ وَقَالَ فِيْهِ ثُمَّ جِئْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ زَمَانٍ فِيْهِ بَرْدٌ شَدِيْدٌ فَرَأَيْتُ النَّاسَ عَلَيْهِمْ جُلُّ الثِّيَابِ تَحَرَّكُ أَيْدِيْهِمْ تَحْتَ الثِّيَابِ۔

نیز عاصم بن کلیب سے اسی سند کے ساتھ معناً مروی ہے کہ آپ نے پھر دایاں ہاتھ بائیں ہتھیلی کی پشت پر رکھا اور پہنچا اور کلائی پر۔ اسی روایت میں کہا کہ پھر ایک مدت کے بعد میں سخت سردی کے دنوں میں حاضر ہوا تو میں نے لوگوں کو دیکھا کہ ان کے اوپر بڑے بڑے کپڑے تھے اور کپڑوں کے اندر سے ہاتھوں کو حرکت دیتے۔

۷۲۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ نَا شَرِيْكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيَالَ أُذُنَيْهِ قَالَ ثُمَّ أَتَيْتُهُمْ فَرَأَيْتُهُمْ يَرْفَعُوْنَ أَيْدِيَهُمْ إِلٰى صُدُوْرِهِمْ فِيْ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ وَعَلَيْهِمْ بَرَانِسُ وَأَكْسِيَةٌ۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب نماز شروع کرتے تو اپنے کانوں تک اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے۔ ان کا بیان ہے کہ پھر میں حاضر خدمت ہوا تو میں نے لوگوں کو دیکھا کہ نماز شروع کرتے وقت اپنے ہاتھ سینوں تک اٹھاتے اور ان کے اوپر کمبل وغیرہ ہوتے۔ ف

ف۔ رفع یدین کرنے اور کہاں تک اٹھانے کے بارے میں صحیح حدیثیں وارد ہوئی ہیں۔ امام شافعی وغیرہ حضرات کا عمل ان پر ہے کیونکہ ان کی حدیثیں صحیح ہیں۔ ان حضرات کے مقلدین کو اپنے ائمہ کی تقلید کرنا چاہیے۔ حضرات احناف کا عمل رفع یدین نہ کرنے کی حدیثوں پر ہے جو ان کے نزدیک راجح ہیں اور یہ نفس اختلاف ہے۔ مگر کسی حدیث سے ثابت نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے منسوخ فرمایا اور کسی حدیث میں یہ صراحت بھی نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رفع یدین ترک فرمایا تھا۔ لہٰذا اصل ان کے نزدیک مستحب ہے لیکن ان حضرات کی اکثریت غیر مقلدین کی ہے جو ہمیشہ کرنے کا ادعا فرمائیں تو سینہ زوری ہے۔ تفریق بین المسلمین کا راستہ ان کا اختیار کرنا بڑی غلط بات ہے۔ جب ان کے نزدیک یہ فرض یا واجب نہیں بلکہ سنت یا مستحب ہے، حالانکہ مستحب کی خاطر فتنہ و فساد برپا کرنا بڑی معیوب بات ہے کیونکہ مستحب کا ثواب اور کمال حاصل ہو جائے گا۔

[illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible]

[illegible] واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

باب افتتاح الصلوٰۃ

نماز شروع کرنا

٧٢٤ - حدثنا محمد بن سليمان الانباري نا وكيع عن شريك عن عاصم بن كليب عن علقمة بن وائل عن وائل بن حجر قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم في الشتاء فرأيت اصحابه يرفعون ايديهم في ثيابهم في الصلوٰة۔

محمد بن سلیمان انباری، وکیع، شریک، عاصم بن کلیب، علقمہ بن وائل سے روایت ہے کہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جاڑے کے موسم میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کے اصحاب کو دیکھا کہ نماز میں کپڑوں کے اندر سے ہاتھ اٹھاتے ہیں۔

٧٢٥ - حدثنا احمد بن حنبل نا ابو عاصم الضحاك بن مخلد ح وثنا مسدد نا يحيى وهذا حديث احمد قال انا عبد الحميد يعني ابن جعفر اخبرني محمد بن عمرو بن عطاء قال سمعت ابا حميد الساعدي في عشرة من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم منهم ابو قتادة قال ابو حميد انا اعلمكم بصلوٰة رسول الله صلى الله عليه وسلم قالوا فلم فوالله ما كنت باكثرنا له تبعة ولا اقدمنا له صحبة قال بلى قالوا فاعرض قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام الى الصلوٰة يرفع يديه حتى يحاذي بهما منكبيه ثم يكبر حتى يقر كل عظم في موضعه معتدلا ثم يقرأ ثم يكبر فيرفع يديه حتى يحاذي بهما منكبيه ثم يركع ويضع راحتيه على ركبتيه ثم يعتدل فلا يصب رأسه ولا يقنع ثم يرفع رأسه فيقول سمع الله لمن حمده ثم يرفع يديه حتى يحاذي بهما منكبيه معتدلا ثم يقول الله اكبر ثم يهوي الى الارض فيجافي يديه عن جنبيه ثم يرفع رأسه ويثني رجله اليسرى فيقعد عليها ويفتح اصابع رجليه اذا سجد ثم يسجد ثم يقول

احمد بن حنبل، ابو عاصم ضحاک بن مخلد، مسدد، یحییٰ، عبد الحمید، محمد بن عمرو بن عطاء سے روایت ہے کہ میں نے سنا حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دس صحابہ میں جن میں حضرت ابو قتادہ بھی تھے فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ انہوں نے کہا کس طرح؟ خدا کی قسم تم نے ہم سے زیادہ آپ کی پیروی نہیں کی اور نہ آپ کی صحبت میں ہم سے پہلے آئے۔ انہوں نے کہا ہاں یہ بات صحیح ہے۔ سب نے کہا اچھا بیان کیجیے۔ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اٹھاتے پھر تکبیر کہتے یہاں تک کہ ہر ایک ہڈی اپنے ٹھکانے پر آ جاتی۔ پھر قرات پڑھتے پھر تکبیر کہتے اور دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اٹھاتے پھر رکوع کرتے اور اپنی دونوں ہتھیلیاں گھٹنوں پر رکھتے پھر سیدھے رہتے نہ سر کو جھکاتے نہ اونچا رکھتے۔ پھر سر اٹھاتے اور سمع اللہ لمن حمدہ کہتے پھر سیدھے کھڑے ہو کر دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اٹھاتے پھر اللہ اکبر کہتے پھر زمین کی طرف جھکتے اور دونوں ہاتھ پہلوؤں سے جدا رکھتے پھر سر اٹھاتے اور بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھتے اور سجدہ کے وقت پیروں کی انگلیاں کھلی رکھتے پھر سجدہ کرتے پھر اللہ اکبر کہتے

اللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَرْفَعُ وَيَثْنِي رِجْلَهُ الْيُسْرَى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ إِلَى مَوْضِعِهِ ثُمَّ يَصْنَعُ فِي الْأُخْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا كَبَّرَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ ثُمَّ يَصْنَعُ ذَلِكَ فِي بَقِيَّةِ صَلَاتِهِ حَتَّى إِذَا كَانَتِ السَّجْدَةُ الَّتِي فِيهَا التَّسْلِيمُ أَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَقَعَدَ مُتَوَرِّكًا عَلَى شِقِّهِ الْأَيْسَرِ قَالُوا صَدَقْتَ هَكَذَا كَانَ يُصَلِّي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کر اس پر بیٹھ جاتے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنے مقام پر لوٹ جاتی۔ پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے۔ پھر جب دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے جیسے نماز شروع کرتے وقت تکبیر کہی تھی۔ پھر اپنی باقی نماز میں بھی اسی طرح کرتے یہاں تک کہ جب وہ سجدہ کر لیتے جس کے بعد سلام پھیرتے تھے تو بائیں پاؤں کو باہر نکال لیتے اور بائیں چوتڑ پر بیٹھتے۔ سب نے کہا کہ آپ نے ٹھیک فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح نماز پڑھا کرتے تھے۔ ف

ف۔ تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کیا جاتا ہے۔ احناف کے نزدیک کندھوں تک ہاتھ اٹھانا ثابت ہے اور بعض احادیث میں ہے کانوں کی لو تک۔ حضرات احناف رضی اللہ تعالیٰ عنہم دونوں قسم کی احادیث پر یوں عمل کرتے ہیں کہ ہاتھ کانوں کی لو تک اور ہتھیلیاں کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے ہیں۔ قارئین کرام انصاف فرمائیں کہ یہ صورت احادیث صحیحہ کے مفہوم سے قریب تر ہے۔ باقی رہی ان حضرات کی بات تو ان کا مذہب خلط ہی ہے کہ تقلید اور اسلام میں تفریق کی تعلیم دے کر فروعی مسائل میں اختلاف کر کے مسلمانوں کو ان سے الجھائیں۔ ان حضرات کا مقصد تو حدیث پر عمل کرنا نہیں بلکہ فروعی مسائل کی آڑ میں اپنی اسلام دشمنی کو چھپانا اور غیر مسلموں کی خوشنودی حاصل کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو ان کی چالوں سے محفوظ رکھے اور انہیں ہدایت نصیب فرمائے اور سب کو سچے مسلمان بنائے۔ آمین۔

۷۲۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْعَامِرِيِّ قَالَ كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَذَاكَرُوا صَلَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ فَذَكَرَ بَعْضَ هَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ فَإِذَا رَكَعَ أَمْكَنَ كَفَّيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ وَفَرَّجَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ غَيْرَ مُقْنِعٍ رَأْسَهُ وَلَا صَافِحٍ بِخَدِّهِ وَقَالَ فَإِذَا قَعَدَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَعَدَ عَلَى بَطْنِ قَدَمِهِ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى فَإِذَا كَانَ فِي الرَّابِعَةِ أَفْضَى بِوَرِكِهِ الْيُسْرَى إِلَى الْأَرْضِ وَأَخْرَجَ قَدَمَيْهِ مِنْ نَاحِيَةٍ وَاحِدَةٍ۔

محمد بن عمرو بن عطاء کا بیان ہے کہ محمد بن عمرو عامری نے فرمایا کہ میں رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کی مجلس میں تھا تو انہوں نے حضور کی نماز کا ذکر کیا۔ حضرت ابو حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ پھر اس حدیث کے بعض حصے ذکر کرتے ہوئے فرمایا جب رکوع کرتے تو اپنی ہتھیلیاں گھٹنوں پر جما لیتے اور انگلیوں کے درمیان فاصلہ رکھتے پھر کمر سیدھا کر لیتے اور نہ سر کو اٹھا کے رکھتے نہ ادھر ادھر جھکاتے اور فرمایا کہ جب دو رکعتوں پر قعدہ کیا تو بائیں پیر کے تلوے پر بیٹھے اور دائیں کو کھڑا رکھا اور جب چوتھی پر بیٹھے تو اپنا بایاں چوتڑ زمین پر رکھا اور دونوں قدم مبارک ایک جانب نکال لیے۔

۷۲۷۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمِصْرِيُّ

عیسیٰ بن ابراہیم مصری، ابن وہب، لیث بن سعد

ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيِّ وَيَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ نَحْوَ هَذَا قَالَ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِهِ الْقِبْلَةَ۔

٧٢٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ حَدَّثَنِي زُهَيْرٌ أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ أَحَدِ بَنِي مَالِكٍ عَنْ عَبَّاسٍ أَوْ عَيَّاشِ بْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ كَانَ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ أَبُوهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْمَجْلِسِ أَبُو هُرَيْرَةَ وَأَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ وَأَبُو أُسَيْدٍ بِهَذَا الْخَبَرِ يَزِيدُ أَوْ يَنْقُصُ قَالَ فِيهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ يَعْنِي مِنَ الرُّكُوعِ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَرَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ فَسَجَدَ فَانْتَصَبَ عَلَى كَفَّيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَصُدُورِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ ثُمَّ كَبَّرَ فَجَلَسَ فَتَوَرَّكَ وَنَصَبَ قَدَمَهُ الْأُخْرَى ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ فَقَامَ وَلَمْ يَتَوَرَّكْ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ حَتَّى إِذَا هُوَ أَرَادَ أَنْ يَنْهَضَ لِلْقِيَامِ قَامَ بِتَكْبِيرَةٍ ثُمَّ رَكَعَ الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ وَلَمْ يَذْكُرِ التَّوَرُّكَ فِي التَّشَهُّدِ۔

٧٢٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو أَخْبَرَنِي فُلَيْحٌ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ اجْتَمَعَ أَبُو حُمَيْدٍ وَأَبُو أُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَذَكَرُوا صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بَعْضَ هَذَا قَالَ ثُمَّ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ كَأَنَّهُ قَابِضٌ

یزید بن محمد قرشی اور یزید بن ابی حبیب، محمد بن عمرو بن حلحلہ سے، محمد بن عمرو بن عطاء سے اسی طرح روایت کرتے ہیں کہ جب سجدہ کیا تو ہاتھ زمین پر رکھے نہ بچھائے اور نہ سمیٹے اور اپنی انگلیوں کے سرے قبلے کی جانب رکھے۔

محمد بن عمرو بن عطاء سے اسی حدیث کا ایک اور طریقہ

عباس یا عیاش بن سہل ساعدی سے روایت ہے کہ وہ ایک مجلس میں تھے جس میں ان کے والد بھی تھے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی تھے اور مجلس میں حضرت ابوہریرہ، حضرت ابوحمید ساعدی اور حضرت ابو اسید بھی تھے تو کم و بیش یہی حدیث بیان کی جس میں یہ بھی فرمایا۔ پھر رکوع سے سر اٹھایا تو سمع اللہ لمن حمدہ اللہم ربنا لک الحمد کہا اور ہاتھ اٹھائے۔ پھر کہا اللہ اکبر۔ پھر سجدہ کیا اپنی دونوں ہتھیلیوں، دونوں گھٹنوں اور دونوں پیروں کی انگلیوں کو زمین پر جما کر۔ پھر تکبیر کہی اور سرین پر بیٹھ گئے اور دوسرے پاؤں کو کھڑا رکھا۔ پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا۔ پھر تکبیر کہتے ہوئے کھڑے ہو گئے اور سرین پر نہ بیٹھے۔ پھر باقی حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ پھر دو رکعتوں کے بعد بیٹھ گئے یہاں تک کہ جب کھڑے ہونے کا ارادہ کیا تو تکبیر کہتے ہوئے کھڑے ہو گئے پھر آخری دو رکعتیں بھی پڑھیں اور تشہد میں تورک (سرین پر بیٹھنے) کا ذکر نہ فرمایا۔

عباس بن سہل سے روایت ہے کہ حضرت ابوحمید، حضرت ابو اسید، حضرت سہل بن سعد اور حضرت محمد بن مسلمہ جمع ہوئے تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر کیا۔ حضرت ابوحمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کا آپ سب سے زیادہ علم ہے۔ پس انہوں نے اس حدیث کا بعض حصہ ذکر کرتے ہوئے فرمایا پھر رکوع کیا تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں پر اس طرح رکھے

كَأَنَّهُ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا وَوَتَّرَ يَدَيْهِ فَتَجَافَى عَنْ جَنْبَيْهِ قَالَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَمْكَنَ أَنْفَهُ وَجَبْهَتَهُ وَنَحَّى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ حَتَّى رَجَعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ حَتَّى فَرَغَ ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَأَقْبَلَ بِصَدْرِ الْيُمْنَى عَلَى قِبْلَتِهِ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُمْنَى وَكَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ لَمْ يَذْكُرِ التَّوَرُّكَ وَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ فُلَيْحٍ وَذَكَرَ الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ نَحْوَ جِلْسَةِ حَدِيثِ فُلَيْحٍ وَعُتْبَةَ۔

گویا انہیں پکڑ لیا ہے اور دونوں کو تیر چلاتے ہوئے کی طرح تان لیا۔ پھر سجدہ کیا تو ناک اور پیشانی زمین پر ٹکائی اور اپنے ہاتھوں کو دونوں پہلوؤں سے علیحدہ رکھا اور اپنی ہتھیلیاں کندھوں کے مقابل رکھیں پھر سر اٹھایا یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنے مقام پر آ گئی یہاں تک کہ فارغ ہو گئے پھر بیٹھے تو اپنے بائیں پیر کو بچھا لیا اور دائیں پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ کی طرف متوجہ کر لیا اور دائیں ہتھیلی دائیں گھٹنے پر اور بائیں ہتھیلی بائیں گھٹنے پر رکھی اور اپنی انگلی سے اشارہ کیا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اس حدیث کو عتبہ بن ابو حکیم، عبداللہ بن عیسیٰ، عباس بن سہل نے اور تورک کا ذکر نہیں کیا۔ فلیح نے بھی اسی طرح ذکر کیا ہے اور حسن بن حر نے بیٹھنے کا ذکر فلیح اور عتبہ کی طرح کیا ہے۔

٧٣٠ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ نَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي عُتْبَةُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِيسَى عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ وَإِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَيْنَ فَخِذَيْهِ غَيْرَ حَامِلٍ بَطْنَهُ عَلَى شَيْءٍ مِنْ فَخِذَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ أَنَا فُلَيْحٌ سَمِعْتُ عَبَّاسَ بْنَ سَهْلٍ يُحَدِّثُ فَلَمْ أَحْفَظْهُ فَحَدَّثَنِيهِ أُرَاهُ ذَكَرَ عِيسَى بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ حَضَرْتُ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ۔

عباس بن سہل ساعدی نے حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کی روایت کرتے ہوئے کہا کہ جب سجدہ کیا تو دونوں رانوں کے درمیان فاصلہ رکھا اور شکم مبارک کو ران کے کسی حصے پر نہیں رکھا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے ابن مبارک، فلیح، عباس بن سہل کہ ابن مبارک کو بھی یاد نہیں رہا۔ غالباً ان سے عیسیٰ بن عبداللہ نے ذکر کیا اور انہوں نے عباس بن سہل سے سنا کہ میں حضرت ابو حمید ساعدی کی خدمت میں حاضر تھا۔

٧٣١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ نَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ نَا هَمَّامٌ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَلَمَّا سَجَدَ وَقَعَتَا رُكْبَتَاهُ إِلَى الْأَرْضِ قَبْلَ أَنْ تَقَعَ كَفَّاهُ فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَ جَبْهَتَهُ بَيْنَ كَفَّيْهِ وَجَافَى عَنْ إِبْطَيْهِ قَالَ حَجَّاجٌ قَالَ هَمَّامٌ وَنَا شَقِيقٌ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

عبدالجبار بن وائل کے والد ماجد نے اس حدیث کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ جب سجدہ کیا تو آپ کے گھٹنے ہاتھوں سے پہلے رکھے اور جب سجدہ کیا تو اپنی پیشانی ہتھیلیوں کے درمیان رکھی اور بغلیں کھلی رکھیں۔ حجاج اور ہمام، شقیق، عاصم بن کلیب کے والد ماجد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کردہ حدیث کی طرح روایت کی ہے۔ ان میں سے ایک کی حدیث میں ہے کہ محمد بن جحادہ کی حدیث یہ ہے کہ جب آپ اٹھنے لگے تو اپنے

وسلم يصلي هكذا قال أبو داود روى هذا الحديث همام عن محمد بن جحادة ولم يذكر الرفع مع الرفع من السجود.

گھٹنوں سے کیں اٹھتے تو بھی دونوں ہاتھ اٹھاتے۔

---

۷۳۲ - حدثنا مسدد ثنا عبد الله بن داود عن فطر عن عبد الجبار بن وائل عن أبيه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يرفع إبهاميه في الصلاة إلى شحمة أذنيه.

عبدالجبار بن وائل کے والد سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ نماز میں اپنے دونوں انگوٹھے کانوں کی لو تک اٹھایا کرتے تھے۔

---

۷۳۳ - حدثنا عبد الملك بن شعيب بن الليث حدثني أبي عن جدي عن يحيى بن أيوب عن عبد الملك بن عبد العزيز بن جريج عن ابن شهاب عن أبي بكر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام عن أبي هريرة أنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا كبر للصلاة جعل يديه حذو منكبيه وإذا ركع فعل مثل ذلك وإذا رفع للسجود فعل مثل ذلك وإذا قام من الركعتين فعل مثل ذلك.

عبدالملک بن شعیب بن لیث اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے، یحییٰ بن ایوب، عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج، ابن شہاب، ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز کے لیے تکبیر فرماتے تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے مقابل کر لیتے اور جب رکوع کرتے تو اسی طرح کیا کرتے اور جب سجدوں کے لیے اٹھتے تب بھی اسی طرح کرتے اور جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے اس وقت بھی ایسا ہی کیا کرتے۔

---

۷۳۴ - حدثنا قتيبة بن سعيد ثنا ابن لهيعة عن أبي هبيرة عن ميمون المكي أنه رأى عبد الله بن الزبير وصلى بهم يشير بكفيه حين يقوم وحين يركع وحين يسجد وحين ينهض للقيام فيقوم فيشير بيديه فانطلقت إلى ابن عباس فقلت إني رأيت ابن الزبير صلى صلاة لم أر أحدا يصليها فوصفت له هذه الإشارة فقال إن أحببت أن تنظر إلى صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فاقتد بصلاة عبد الله بن الزبير.

ابو ہبیرہ میمون مکی سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا ان کے ساتھ نماز پڑھی تو اپنی ہتھیلیوں سے اشارہ کرتے جب کھڑے ہوتے جب رکوع کرتے جب سجدہ کرتے اور جب کھڑے ہونے لگتے جب سجدے سے اٹھتے تو ہاتھوں سے اشارہ کرتے۔ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میں نے حضرت ابن زبیر کو اس طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے کہ کسی کو اس طرح پڑھتے نہیں دیکھا اور انہیں ہاتھوں کے اشاروں کے متعلق بتایا۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز دیکھنا چاہتے ہو تو عبداللہ بن زبیر جیسی نماز پڑھو۔

۷۳۵ - حدثنا قتيبة بن سعيد ومحمد بن أبان المعنى قالا ثنا النضر بن كثير يعني السعدي

نضر بن کثیر سعدی سے روایت ہے کہ مسجد خیف میں عبداللہ بن طاؤس نے میرے پہلو میں نماز پڑھی جب

قال سل ابن [illegible] حتى [illegible] فلما [illegible]
المسجد فقال لو استجمع الشيخ الأكبر [illegible] ثم
لا [illegible] وشعيب [illegible] ذلك
فقلت لشعيب بن خالد فقال لي وهيب بن
خالد [illegible] لم يسمع [illegible] فقال ابن
كلا [illegible] أني سمعته قال [illegible]
يصنعه [illegible] فقال نعم النبي صلى الله
عليه وسلم يصنعه.

۷۳۶ ـ حدثنا نصر بن علي أنا عبد الأعلى
ثنا عبيد الله عن نافع عن ابن عمر أنه كان إذا دخل
في الصلاة كبر ورفع يديه وإذا ركع وإذا قال سمع
الله لمن حمده وإذا قام من الركعتين رفع يديه
ويرفع ذلك إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال أبو داود الصحيح قول ابن عمر ليس بمرفوع
قال أبو داود وروى بقية أوله عن عبيد الله و
أسنده ورواه الثقفي عن عبيد الله وأوقفه على
ابن عمر قال فيه وإذا قام من الركعتين يرفعهما
إلى ثدييه وهذا الصحيح قال أبو داود ورواه
الليث بن سعد ومالك وأيوب وابن جريج
موقوفا وأسنده حماد بن سلمة وحده عن أيوب
لم يذكر أيوب ومالك الرفع إذا قام من
السجدتين وذكره الليث في حديثه قال ابن
جريج فيه قلت لنافع أكان ابن عمر يجعل الأولى
أرفعهن قال لا سواء قلت أشر لي فأشار إلى
الثديين أو أسفل من ذلك.

۷۳۷ ـ حدثنا القعنبي عن مالك عن نافع
أن عبد الله بن عمر كان إذا ابتدأ الصلاة يرفع

انہوں نے چاہا [illegible] آپ [illegible]
ہاتھ [illegible] کہ میں نے اس بات کا انکار کیا۔ اور
[illegible] سے کہا [illegible] کہ آپ
[illegible] ابو حمید ساعدی
[illegible] کی طرح کے
[illegible] نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابن
عباس [illegible] خیال ہی [illegible] نے فرمایا
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کیا کرتے تھے۔

نصر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی
کہ جب وہ نماز شروع کرتے تو تکبیر کہتے اور رفع یدین
کرتے اور جب رکوع کرتے اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے
اور جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو ہاتھ اٹھاتے
اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع کرتے۔
امام ابوداؤد نے فرمایا کہ صحیح یہ ہے کہ یہ ابن عمر کا قول ہے
مرفوع نہیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ بقیہ نے اس کا اول حصہ
عبید اللہ سے روایت کرتے ہوئے مسند کیا ہے اور ثقفی نے
عبید اللہ سے روایت کرتے ہوئے اسے حضرت ابن عمر پر موقوف
کیا اور اس میں کہا کہ جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو انہیں
چھاتیوں تک اٹھاتے اور یہی صحیح ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا
کہ اسے لیث بن سعد، مالک، ایوب اور ابن جریج نے
موقوفاً روایت کیا اور صرف حماد بن سلمہ نے ایوب سے
مرفوعاً روایت کیا ہے۔ ایوب اور مالک نے دو سجدوں سے اٹھنے پر رفع یدین کا ذکر
نہیں کیا جبکہ لیث نے اپنی حدیث میں اس کا
ذکر کیا ہے۔ ابن جریج نے اس میں کہا کہ میں نے نافع سے
عرض کیا کہ کیا حضرت ابن عمر پہلی تکبیر میں دونوں ہاتھ
اونچے اٹھاتے تھے؟ فرمایا نہیں بلکہ برابر۔ میں نے کہا مجھے
اشارہ کر کے بتائیے تو انہوں نے چھاتیوں تک اشارہ کیا یا اس سے بھی نیچے۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہما جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ

يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا دُونَ ذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ لَمْ يَذْكُرْ رَفْعَهُمَا دُونَ ذَلِكَ أَحَدٌ غَيْرُ مَالِكٍ فِي مَا أَعْلَمُ۔

کندھوں تک بلند کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو انہیں اٹھاتے مگر اس سے نیچے رکھتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میرے علم کے مطابق مالک کے سوا کسی نے یہ نہیں کہا کہ نیچے اٹھاتے۔

باب ٢٦٦

دونوں ہاتھ اٹھانے کا بیان

٧٣٨۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ۔

عثمان بن ابی شیبہ اور محمد بن عبید محاربی، محمد بن فضیل، عاصم بن کلیب، محارب بن دثار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے۔

٧٣٩۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَيَصْنَعُ مِثْلَ ذَلِكَ إِذَا قَضَى قِرَاءَتَهُ وَأَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَيَصْنَعُهُ إِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلٰوتِهِ وَهُوَ قَاعِدٌ وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذَلِكَ وَكَبَّرَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ فِي حَدِيثِ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ حِينَ وَصَفَ صَلٰوةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا كَبَّرَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ۔

عبید اللہ بن ابی رافع نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے اور جب قراءت سے فارغ ہوتے تو اسی طرح کرتے جبکہ رکوع کا ارادہ کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے اور نماز میں کسی وقت ہاتھ نہ اٹھاتے جبکہ بیٹھے ہوئے ہوتے اور جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو اسی طرح دونوں ہاتھ اٹھاتے اور تکبیر کہتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابو حمید ساعدی کی حدیث میں ہے جبکہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کا حال بیان کیا کہ جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے جیسا کہ نماز شروع کرتے وقت تکبیر کہی تھی۔

٧٤٠۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا كَبَّرَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ حَتَّى يَبْلُغَ بِهِمَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ۔

نصر بن عاصم سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دونوں ہاتھ اٹھاتے دیکھا جبکہ تکبیر تحریمہ کہتے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے یہاں تک کہ وہ کانوں کی لو تک پہنچ جاتے تھے۔

ف۔ احناف کا یہی مذہب ہے کہ تکبیر تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھ کانوں کی لو تک اٹھائے جائیں اور عورتیں کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھایا کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۷۴۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ نَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ نَا شُعَيْبٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ الْمَعْنَى عَنْ عِمْرَانَ عَنْ لَاحِقٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَوْ كُنْتُ قُدَّامَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَأَيْتُ إِبْطَيْهِ زَادَ ابْنُ مُعَاذٍ قَالَ يَقُولُ لَاحِقٌ أَلَا تَرَى أَنَّهُ فِي الصَّلَاةِ وَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَكُونَ قُدَّامَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ مُوسَى يَعْنِي إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ۔

ابن معاذ ان کے والد ماجد، موسیٰ بن مروان، شعیب بن اسحاق، عمران، لاحق، بشیر بن نہیک سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ابن معاذ نے یہ بھی کہا کہ لاحق کہا کرتے۔ کیونکہ وہ نماز میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کس طرح آگے ہو سکتے تھے۔ موسیٰ نے یہ بھی کہا کہ جب تکبیر کہتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے۔

۷۴۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمَّا رَكَعَ طَبَّقَ يَدَيْهِ بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ قَالَ فَبَلَغَ ذَلِكَ سَعْدًا فَقَالَ صَدَقَ أَخِي قَدْ كُنَّا نَفْعَلُ هَذَا ثُمَّ أُمِرْنَا بِهَذَا يَعْنِي الْإِمْسَاكَ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ۔

علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نماز سکھائی پس تکبیر کہتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو اٹھائے۔ جب رکوع کیا تو دونوں ہاتھوں کو ملا کر گھٹنوں کے درمیان رکھ لیے جب حضرت سعد بن ابی وقاص کو یہ بات پہنچی تو فرمایا۔ میرے بھائی نے سچ کہا ہے۔ ہم ایسا ہی کیا کرتے تھے پھر ہمیں حکم فرمایا گیا کہ گھٹنوں پر رکھا کریں۔

بَابُ مَنْ لَمْ يَذْكُرِ الرَّفْعَ عِنْدَ الرُّكُوعِ۔

جس نے رکوع کے وقت ہاتھ اٹھانے کا ذکر نہ کیا

۷۴۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ يَعْنِي ابْنَ كُلَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ أَلَا أُصَلِّي بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصَلَّى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا مَرَّةً۔

عثمان بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، عاصم بن کلیب، عبدالرحمن بن اسود، علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والی نماز پڑھاؤں۔ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے نماز پڑھائی اور ایک مرتبہ کے سوا اپنے ہاتھ نہ اٹھائے۔

ف۔ اس حدیث سے ثابت ہوا ہے کہ نماز میں ہاتھ صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہی اٹھائے جائیں۔ احناف کا اسی پر عمل ہے کیونکہ رفع یدین کی یکساں روایت ایسی نہیں ہے جس سے یہ ثابت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیشہ رفع یدین کرتے رہے اور نہ کسی حدیث میں مدت کا ذکر ہے۔ ایسی حالت میں دو صورتیں ممکن ہیں۔ پہلی صورت یہ کہ شروع میں رفع یدین کیا جاتا ہو گا پھر چھوڑ دیا گیا لہٰذا رفع یدین اس صورت میں منسوخ شمار ہوگا۔ دوسری صورت یہ کہ کبھی کیا جاتا ہوگا اور کبھی ترک کر دیا جاتا ہوگا کیونکہ

...لیکن ترجیح رفع یدین نہ کرنے کو ہوگی کیونکہ دونوں قسم کی احادیث صحیحہ موجود ہیں اس صورت میں کہ اس مسئلہ کی تاویل دونوں جانب سے ممکن ہیں رفع یدین ذکر نہ کرنے میں سکون ہے اور یہی نماز میں مطلوب و مقصود ہو واللہ تعالیٰ اعلم

٧٢٤ – حدثنا الحسن بن علي ثنا معاوية وخالد بن عمرو وأبو حذيفة قالوا ثنا سفيان بإسناده بهذا قال فرفع يديه في أول مرة وقال بعضهم مرة واحدة.

حسن بن علی معاویہ خالد بن عمرو اور ابو حذیفہ نے اپنی سند کے ساتھ سفیان سے روایت کرتے ہوئے کہا۔ پہلی دفعہ ہاتھ اٹھائے اور بعض نے کہا کہ ایک ہی مرتبہ اٹھائے

٧٢٥ – حدثنا محمد بن الصباح البزاز ثنا شريك عن يزيد بن أبي زياد عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن البراء أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا افتتح الصلاة رفع يديه إلى قريب من أذنيه ثم لا يعود.

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو آپ اپنے دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھاتے اور پھر ایسا نہ کرتے۔

٧٢٦ – حدثنا عبد الله بن محمد الزهري ثنا سفيان عن يزيد نحو حديث شريك لم يقل ثم لا يعود قال سفيان قال لنا بالكوفة بعد ثم لا يعود قال أبو داود وروى هذا الحديث هشيم وخالد وابن إدريس عن يزيد لم يذكروا ثم لا يعود.

عبداللہ بن محمد زہری سفیان نے یزید سے حدیث شریک کے مطابق روایت کی لیکن یہ نہیں کہا کہ پھر ایسا نہ کرتے سفیان نے کہا ہم سے کوفہ میں کہا گیا کہ پھر ایسا نہ کرتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اس حدیث کو ہشیم اور خالد اور ابن ادریس نے یزید سے لیکن وہ ذکر نہیں کیا کہ پھر ایسا نہ کرتے۔

٧٢٧ – حدثنا حسين بن عبد الرحمن أنا وكيع عن ابن أبي ليلى عن أخيه عيسى عن الحكم عن ابن أبي ليلى عن البراء بن عازب قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم رفع يديه حين افتتح الصلاة ثم لم يرفعهما حتى انصرف قال أبو داود هذا الحديث ليس بصحيح.

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب نماز شروع کرتے وقت دونوں ہاتھ اٹھائے اور فارغ ہونے تک پھر نہیں اٹھائے امام ابوداؤد نے فرمایا یہ حدیث صحیح نہیں ہے یعنی درجۂ صحت پر فائز نہیں۔ ف

ف: امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے ہٰذا الحدیث لیس بصحیح تو فرما دیا لیکن اس حدیث کے صحیح نہ ہونے کی وجہ بیان نہ فرمائی۔ محدثین کرام جب اس طرح بیان نہیں کرتے تو وجہ کے بغیر لگایا جائے گا امام موصوف نے یہ جانتے ہوئے بھی شافعی مذہب کی ترجیح دکھانے کی غرض سے اس حدیث کی صحت سے انکار کیا ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

٧٤٨ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا۔

سعید بن سمعان سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اونچا کر کے اٹھاتے۔

بَاب وَضْعِ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ

نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا

٧٤٩ ۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَا أَبُو أَحْمَدَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ زُرْعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ صَفُّ الْقَدَمَيْنِ وَضْعُ الْيَدِ عَلَى الْيَدِ مِنَ السُّنَّةِ۔

زرعہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قدموں کو برابر رکھنا اور ایک ہاتھ کو دوسرے پر رکھنا سنت ہے۔

٧٥٠ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ عَنْ هُشَيْمِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَبِي زَيْنَبَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى الْيُمْنَى فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى۔

ابو عثمان نہدی سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھ رہے تھے بایاں ہاتھ دائیں پر رکھے ہوئے کہ انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھا اور ان کا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ دیا۔

٧٥١ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ زِيَادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ وَضْعُ الْكَفِّ عَلَى الْكَفِّ فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ السُّرَّةِ۔

ابو جحیفہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نماز میں ہتھیلی کو ہتھیلی پر ناف کے نیچے رکھنا سنت [illegible]

بَاب مَا يُسْتَفْتَحُ بِهِ الصَّلَاةُ مِنَ الدُّعَاءِ

کس دعا کے ساتھ نماز شروع کی جائے

٧٥٢ ۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا أَبِي نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُونِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ لِي إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي

عبیداللہ بن ابی رافع سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے پھر فرماتے میں نے اپنا چہرہ اس ذات کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اس کا ہو کر اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ بیشک میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔ اے اللہ! تو بادشاہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہ کا اعتراف کیا اور

ذُنُوبِي جَمِيعًا لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي
لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَ
اصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ
وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ
إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ
وَأَتُوبُ إِلَيْكَ وَإِذَا رَكَعَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَ
بِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي
وَمُخِّي وَعِظَامِي وَعَصَبِي وَإِذَا رَفَعَ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ
لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ
بَعْدُ وَإِذَا سَجَدَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ
آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ
وَصَوَّرَهُ فَأَحْسَنَ صُوَرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ وَ
تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ وَإِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ
قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا
أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ
مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَالْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ۔

سارے گناہ بخش دے نہیں بخشتا گناہوں کو مگر تو۔ مجھے اچھے اخلاق کی ہدایت دے ان کی طرف کی ہدایت نہیں دیتا مگر تو۔ ان کی برائی مجھ سے پھیر دے۔ وہ ان کی برائی نہیں پھیرتا مگر تو۔ میں تیرے حکم ماننے کے لیے تیار اور مستعد ہوں تمام بھلائیاں تیرے قبضے میں ہیں اور برائی تیری طرف سے نہیں ہے میں تیرے ساتھ ہوں اور تیری طرف سے ہوں۔ تو برکت والا اور بلند ہے میں تجھ سے بخشش چاہتا اور تیری جانب تائب ہوتا ہوں اور جب رکوع کرتے تو کہتے اے اللہ! میں نے تیرے لیے رکوع کیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تیرا ہی فرمان ہوا۔ تیرے حضور عاجزی پیش کرتی ہے میری سماعت، میری بصارت، میرا مغز، میری ہڈیاں اور میرے پٹھے اور جب سر اٹھاتے تو کہتے سُن لیا اللہ نے جس نے اس کی تعریف کی۔ اے ہمارے رب اور تیرے لیے سب تعریفیں ہیں جن سے بھر جائیں آسمان اور زمین اور بھر جائیں تمام چیزیں جو ان کے درمیان ہیں اور اس کے بعد بھر جائے ہر وہ چیز جو تو نے چاہی اور جب سجدہ کرتے تو کہتے۔ اے اللہ! میں نے تیرے لیے سجدہ کیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تیرا ہی فرمان ہوا۔ میرے چہرے نے اس ذات کو سجدہ کیا جس نے اسے پیدا فرمایا اور صورت دی اور اچھی صورت بنائی اور اس میں سماعت و بصارت رکھی اور برکت والا ہے اللہ بہترین پیدا کرنے والا اور جب نماز کا سلام پھیرتے تو کہتے اے اللہ! بخش دے جو میں نے پہلے کیا اور بعد میں کروں اور جو چھپا کر کیا اور جو ظاہر کیا اور جو زیادتی کی اور جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ آگے کرنے والا اور پیچھے کرنے والا تو ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر تو۔

۷۵۲۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ
دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ
عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ
ابْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَنِ
الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ

عبید اللہ بن ابو رافع نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے اور اسی طرح کرتے جب قرأت ختم کر کے رکوع کا ارادہ فرماتے اور رکوع سے اٹھتے وقت بھی

أَبِي طَالِبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَيَصْنَعُ مِثْلَ ذَلِكَ إِذَا قَضَى قِرَاءَتَهُ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَيَصْنَعُهُ إِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ قَاعِدٌ وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذَلِكَ وَكَبَّرَ وَدَعَا نَحْوَ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الدُّعَاءِ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ الشَّيْءَ وَلَمْ يَذْكُرْ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ وَزَادَ فِيهِ وَيَقُولُ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلَهِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ۔

ویسا ہی کرتے تھے بیٹھے ہوئے کسی موقع پر رفع یدین نہ کرتے اور جب دو رکعتیں پڑھ لینے کے بعد کھڑے ہوتے تو اسی طرح ہاتھوں کو اٹھاتے تکبیر کہتے اور دعا کرتے۔ دعا کے متعلق کچھ عبد العزیز کی حدیث کے مطابق لیکن والخیر کلہ فی یدیک والشر لیس الیک کا ذکر نہیں کرتے بلکہ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ نماز سے فارغ ہونے پر کہتے۔ اے اللہ بخش دے جو میں نے پہلے کیا اور جو بعد میں کیا جو چھپ کر کیا اور جو علانیہ کیا۔ تو میرا معبود ہے نہیں ہے کوئی معبود مگر تو۔

---

۷۵۳ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ ثَنَا شُرَيْحُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ الْمُنْكَدِرِ وَابْنُ أَبِي فَرْوَةَ وَغَيْرُهُمَا مِنْ فُقَهَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَإِذَا قُلْتَ أَنْتَ ذَاكَ فَقُلْ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَعْنِي قَوْلَهُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ۔

عمرو بن عثمان، شریح بن یزید، شعیب بن ابی حمزہ سے کہا کہ مجھ سے ابن منکدر، ابن ابی فروہ اور دیگر مدینہ منورہ کے فقہاء نے فرمایا کہ جب تم یہ دعا کرو تو وانا اول المسلمین کی جگہ وانا من المسلمین کہو یعنی میں مسلمانوں میں سے ہوں۔

---

۷۵۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ وَثَابِتٍ وَحُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى الصَّلَاةِ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ فَإِنَّهُ لَمْ يَقُلْ بَأْسًا فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْتُ وَقَدْ حَفَزَنِي النَّفَسُ فَقُلْتُهَا فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا أَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا وَزَادَ حُمَيْدٌ فِيهِ وَإِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ فَلْيَمْشِ نَحْوَ مَا كَانَ يَمْشِي فَلْيُصَلِّ مَا أَدْرَكَهُ وَلْيَقْضِ مَا سَبَقَهُ۔

قتادہ، ثابت اور حمید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نماز کے لیے آیا اور اس کا سانس پھولا ہوا تھا اس نے کہا اللہ اکبر الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ ... جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ تم میں سے یہ کلمات کس نے کہے ہیں اور اس نے کوئی بری بات نہیں کہی اس آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے۔ میں حاضر ہوا تو میرا سانس پھولا ہوا تھا میں نے یہ کہہ دیے۔ فرمایا کہ میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا کہ انہیں اٹھانے کے لیے دوڑ رہے تھے۔ حمید نے اس میں یہ بھی کہا کہ جب تم میں سے کوئی آئے تو حسب معمول چلا چلے جتنی نماز مل جائے پڑھ لے اور جتنی رہ جائے تو پوری کر لے۔

۷۵۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَاصِمٍ الْعَنَزِيِّ عَنِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلٰوةً قَالَ عَمْرٌو لَا أَدْرِي أَيَّ صَلٰوةٍ هِيَ فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا الْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا الْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ثَلَاثًا أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ نَفْخِهِ وَنَفْثِهِ وَهَمْزِهِ قَالَ نَفْثُهُ الشِّعْرُ وَنَفْخُهُ الْكِبْرُ وَهَمْزُهُ الْمُوتَةُ۔

ابن جبیر بن مطعم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک نماز پڑھتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا۔ عمرو نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں کہ وہ کونسی نماز تھی۔ پس کہا اللہ اکبر کبیرا اللہ اکبر کبیرا اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا الحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا تین دفعہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم من نفخہ ونفثہ وھمزہ ..... فرمایا کہ نفثہ اس کی خرافات نفخ اس کا تکبر اور ھمزہ اس کے وسوسے ہیں۔

۷۵۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي التَّطَوُّعِ ذَكَرَ نَحْوَهُ۔

نافع بن جبیر نے اپنے والد ماجد سے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نفل نماز کے متعلق فرماتے ہوئے سنا ہے پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کیا۔

۷۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ أَخْبَرَنِي أَزْهَرُ بْنُ سَعِيدٍ الْحَرَازِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَفْتَتِحُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيَامَ اللَّيْلِ فَقَالَتْ لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَحَدٌ قَبْلَكَ كَانَ إِذَا قَامَ كَبَّرَ عَشْرًا وَحَمِدَ اللّٰهَ عَشْرًا وَسَبَّحَ عَشْرًا وَهَلَّلَ عَشْرًا وَاسْتَغْفَرَ عَشْرًا وَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي وَيَتَعَوَّذُ مِنْ ضِيقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ عَنْ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ۔

عاصم بن حمید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کی نماز کس چیز کے ساتھ شروع فرمایا کرتے تھے انہوں نے فرمایا کہ تم نے مجھ سے ایسی چیز پوچھی ہے جو تم سے پہلے کسی نے نہیں پوچھی۔ جب حضور کھڑے ہوتے تو دس دفعہ اللہ اکبر، دس دفعہ الحمد للہ، دس دفعہ سبحان اللہ، دس دفعہ لا الہ الا اللہ اور دس دفعہ استغفر اللہ کہا کرتے اور کہتے اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھے ہدایت دے، مجھے رزق دے اور مجھے عافیت دے اور قیامت کے روز مقام کی تنگی سے پناہ مانگتے۔ ابو داؤد فرماتے ہیں کہ اسے خالد بن معدان نے ربیعہ جرشی سے بحوالہ حضرت عائشہ صدیقہ اسی طرح روایت کیا۔

۷۵۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى نَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ نَا عِكْرِمَةُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کس چیز کے ساتھ نماز شروع کرتے جبکہ رات کو قیام فرمایا کرتے تھے؟ فرمایا کہ حضور جب رات کو

وسلم یفتتح صلاته إذا قام من اللیل؟ قالت
کان إذا قام من اللیل کان یفتتح صلاته اللهم
رب جبرئیل ومیکائیل وإسرافیل فاطر
السماوات والأرض عالم الغیب والشهادة أنت
تحکم بین عبادك فیما کانوا فیه یختلفون اهدني
لما اختلف فیه من الحق بإذنك إنك تهدي
من تشاء إلى صراط مستقیم۔

٧٥٩۔ حدثنا محمد بن رافع ثنا أبو نوح قراد ثنا
عکرمة بإسناده بلا إخبار ومعناه قال کان
إذا قام کبر ویقول۔

٧٦٠۔ حدثنا القعنبي قال قال مالك
لا بأس بالدعاء في الصلاة في أوله وأوسطه
وفي آخره في الفریضة وغیرها۔

٧٦١۔ حدثنا القعنبي عن مالك عن نعیم
بن عبد الله المجمر عن علي بن یحیى الزرقي
عن أبیه عن رفاعة بن رافع الزرقي قال کنا
یوما نصلي وراء رسول الله صلى الله علیه وسلم
فلما رفع رسول الله صلى الله علیه وسلم رأسه
من الرکوع قال سمع الله لمن حمده قال
رجل وراء رسول الله صلى الله علیه وسلم
اللهم ربنا ولك الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا
فیه فلما انصرف رسول الله صلى الله علیه وسلم
قال من المتکلم بها آنفا قال الرجل أنا
یا رسول الله فقال رسول الله صلى الله علیه وسلم
لقد رأیت بضعة وثلاثین ملکا یبتدرونها
أیهم یکتبها أول۔

کھڑے ہوتے تو اپنی نماز اس دعا سے شروع کرتے۔ اے خدا جبرئیل، میکائیل اور اسرافیل کے رب! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، چھپی اور ظاہر چیزوں کے جاننے والے تو اپنے بندوں کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ فرماتا ہے جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ اختلافی باتوں میں مجھے اپنے حکم سے حق کی ہدایت عطا فرما۔ تو جسے چاہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت فرماتا ہے۔

محمد بن رافع، ابو نوح، قراد، عکرمہ نے اپنی سند کے ساتھ معناً روایت کرتے ہوئے کہا جب آپ کھڑے ہوتے تو تکبیر کہہ کر کہتے۔

قعنبی نے امام مالک سے روایت کی ہے کہ نماز کے شروع، درمیان یا آخر میں دعا کرنے میں کوئی حرج نہیں خواہ نماز فرض ہو یا دوسری۔

یحییٰ بن علی نے اپنے والد ماجد سے حضرت رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرمائی کہ ایک روز ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ پس جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رکوع سے سر اٹھایا تو کہا سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے والوں میں سے ایک آدمی نے کہا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو فرمایا ابھی ابھی یہ کلمات کس نے کہے؟ اس شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ! میں نے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو لپکتے دیکھا کہ کون ان میں سب سے پہلے لکھتا ہے۔ ف۔

ف۔ اس حدیث سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے کا پتہ لگتا ہے کہ آپ نے صحابی کی زبان سے نکلے ہوئے کلمات سنے جو نماز کی حالت میں کہے گئے۔ ان کا ثواب لکھنے کے لیے جو فرشتے آئے انہیں بھی دیکھ لیا اور فرشتوں کی تعداد بھی نماز کی حالت میں معلوم کر لی اور فرشتوں کا مقصد بھی بیان فرما دیا کہ ان کلمات کو لکھنے کے لیے ہی جلدی کر رہے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہو گیا

کہ ہر فرشتہ دو صورت سے سنت سے پہلے نہیں کہ شاید تھا بیان ختم اگر چہ نماز میں ہو گی اس کی جانب تو جھکے پس اس سے ہماری نماز
میں خلل واقع ہو سکتا ہے لیکن حبیب پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز پہلی شریعتوں جیسی تھی اور مقصود ان حضرات میں کوئی فرق نہ
تھا معلوم ہوا کہ حبیب خدا کی حالت دو صورت سے بالکل مختلف تھی یعنی دونوں صورتوں میں قیاس نہیں کیا جا سکتا کیونکہ خالق
اور مخلوق کے درمیان رابطہ اور پردہ نہیں تھے اسی لیے عارف رومی نے فرمایا ہے۔۔

[illegible]

آنحضور کے حقہ نماز شروع کرنے پر

۷۷۲ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ
مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ
إِلَى الصَّلَاةِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ يَقُولُ اللّٰهُمَّ لَكَ
الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ
أَنْتَ قَيَّامُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ
رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ أَنْتَ الْحَقُّ
وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ
وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللّٰهُمَّ
لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ
أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي
مَا قَدَّمْتُ وَأَخَّرْتُ وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ أَنْتَ
إِلٰهِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ۔

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات
کے درمیان نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو کہتے: اے اللہ! سب تعریفیں
تیرے لیے ہیں تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے اور تعریف تیرے ہی لیے ہے
تو آسمانوں اور زمین کو قائم رکھنے والا ہے اور تعریف تیرے ہی لیے ہے
تو آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور جو کچھ ان میں ہے تو حق ہے
تیری بات سچی ہے تیرا وعدہ سچا ہے اور تیری ملاقات حق ہے
اور جنت و دوزخ اور قیامت حقیقت ہیں۔ اے اللہ! میں
تیرا ہی فرمانبردار ہوں، تجھ پر ایمان لایا، تجھ پر بھروسہ کیا، تیری
طرف رجوع کیا، تیرے لیے جھگڑا، تیری طرف سے فیصلہ چاہا،
بخش دے جو میں نے پہلے اور بعد میں کیا اور چھپایا اور ظاہر کیا، تو میرا
معبود ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

---

۷۷۳ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ
الْحَارِثِ نَا عِمْرَانُ بْنُ مُسْلِمٍ أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ
حَدَّثَهُ قَالَ نَا طَاوُسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي التَّهَجُّدِ يَقُولُ
بَعْدَ مَا يَقُولُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ ذَكَرَ مَعْنَاهُ۔

ابو کامل، خالد بن حارث، عمران بن مسلم، قیس بن سعد
طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تہجد میں تکبیر کہنے
کے بعد کہتے۔ پھر پہلی حدیث کی طرح معناً روایت
کی۔

۷۷۴ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَسَعِيدُ
بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ نَحْوَهُ قَالَ قُتَيْبَةُ نَا رِفَاعَةُ بْنُ يَحْيَى
ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَمِّ أَبِيهِ
مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ
خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَسَ
رِفَاعَةُ لَمْ يَقُلْ قُتَيْبَةُ رِفَاعَةُ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ

نماز میں چھینک آنے پر کیا کہے

معاذ نے اپنے والد ماجد حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی
پس حضرت رفاعہ کو چھینک آئی۔ قتیبہ نے حضرت رفاعہ نہیں
کہا پس میں نے کہا الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا
فیہ مبارکا علیہ کما یحب ربنا و یرضی

حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه مباركا عليه كما
يحب ربنا ويرضى فلما صلى رسول الله صلى
الله عليه وسلم انصرف فقال من المتكلم في
الصلوة ثم ذكر نحو حديث مالك وأتم منه.

٧٦٥ حدثنا العباس بن عبد العظيم العنبري نا
يزيد بن هارون نا شريك عن عاصم بن
عبيد الله عن عبد الله بن عامر بن ربيعة عن
أبيه قال عطس شاب من الأنصار خلف رسول
الله صلى الله عليه وسلم وهو في الصلوة فقال
الحمد لله حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه حتى
يرضى ربنا وبعد ما يرضى من أمر الدنيا والآخرة
فلما انصرف رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال من القائل الكلمة قال فسكت الشاب
ثم قال من القائل الكلمة فإنه لم يقل بأسا
فقال يا رسول الله أنا قلتها لم أرد بها إلا خيرا
قال ما تناهت دون عرش الرحمن عز وجل.

باب من رأى الاستفتاح بسبحانك

٧٦٦ حدثنا عبد السلام بن مطهر نا جعفر عن
علي بن علي الرفاعي عن أبي المتوكل الناجي
عن أبي سعيد الخدري قال كان رسول الله صلى
الله عليه وسلم إذا قام من الليل كبر ثم يقول
سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك
وتعالى جدك ولا إله غيرك ثم يقول لا إله إلا
الله ثلاثا ثم يقول الله أكبر كبيرا ثلاثا أعوذ
بالله السميع العليم من الشيطان الرجيم من
همزه ونفخه ونفثه ثم يقرأ قال أبو داود
وهذا الحديث يقولون هو عن علي بن علي عن
الحسن مرسلا الوهم من جعفر.

٧٦٧ حدثنا حسين بن عيسى نا طلق بن غنام

جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا نماز میں کون بولا تھا پھر حدیث مالک کی طرح بیان کیا بلکہ اس سے مکمل۔

۷۶۵۔ عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ
ان کے والد حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز میں ایک انصاری جوان کو چھینک آئی تو اس نے کہا الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ حتی یرضی ربنا وبعد ما یرضی من امر الدنیا والآخرۃ۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ یہ کلمہ کس نے کہا ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ وہ جوان خاموش رہا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ یہ کلمہ کس نے کہا ہے، اس نے کوئی بری بات نہیں کہی۔ عرض کی یا رسول اللہ! میں نے کہا تھا اور میری نیت بھلائی کے سوا کچھ نہیں تھی۔ فرمایا کہ وہ رحمٰن کے عرش سے ورے کہیں نہ ٹھہرے۔

جو سبحانک اللہم سے نماز شروع کرنے کا قائل ہے

۷۶۶۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کو قیام فرماتے تو تکبیر کہتے پھر کہتے سبحانک اللہم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الہ غیرک پھر تین بار لا الہ الا اللہ پھر تین بار اللہ اکبر کبیرا اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم من ہمزہ ونفخہ ونفثہ۔ پھر قرأت شروع فرماتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس حدیث کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ علی بن علی سے حسن سے مرسلاً مروی ہے اور یہ وہم جعفر کا ہے۔

۷۶۷۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ

غنام عن عبد السلام بن حرب الملائي عن بديل بن ميسرة عن أبي الجوزاء عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا استفتح الصلاة قال سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا إله غيرك. قال أبو داود هذا الحديث ليس بالمشهور عن عبد السلام بن حرب لم يروه إلا طلق بن غنام وقد روى قصة الصلاة عن بديل جماعة لم يذكروا فيه شيئا من هذا.

باب ٢٢ السكتة عند الافتتاح

٧٦٨- حدثنا يعقوب بن إبراهيم نا إسماعيل عن يونس عن الحسن قال قال سمرة حفظت سكتتين في الصلاة سكتة إذا كبر الإمام حتى يقرأ وسكتة إذا فرغ من فاتحة الكتاب وسورة عند الركوع قال فأنكر ذلك عليه عمران بن حصين قال فكتبوا في ذلك إلى المدينة إلى أبي فصدق سمرة. قال أبو داود كذا قال حميد في هذا الحديث وسكتة إذا فرغ من القراءة.

٧٦٩- حدثنا أبو بكر بن خلاد نا خالد بن الحارث عن أشعث عن الحسن عن سمرة بن جندب عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه كان يسكت سكتتين إذا استفتح وإذا فرغ من القراءة كلها فذكر معنى يونس.

٧٧٠- حدثنا مسدد نا يزيد نا سعيد نا قتادة عن الحسن أن سمرة بن جندب وعمران بن حصين تذاكرا فحدث سمرة بن جندب أنه حفظ عن رسول الله صلى الله عليه وسلم سكتتين سكتة إذا كبر وسكتة إذا فرغ من قراءة غير المغضوب عليهم ولا الضالين

رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو کہتے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ۔ امام ابو داؤد فرماتے ہیں کہ عبد السلام سے یہ حدیث مشہور نہیں ہے اس لیے کہ طلق بن غنام کے سوا کسی نے روایت نہیں کیا اور نماز کے واقعے کو بدیل سے کافی لوگوں نے روایت کیا ہے لیکن اس بات کا کسی نے ذکر نہیں کیا۔

نماز شروع کرتے وقت سکتہ کرنا

حسن نے حضرت سمرہ سے روایت کی ہے کہ نماز میں دو سکتے یاد رکھے ہیں۔ ایک جب امام تکبیر تحریمہ کہے تو قرات شروع کرنے سے پہلے اور دوسرے جب فاتحہ اور سورت پڑھ کے رکوع میں جائے تو وقت سکوت کا بیان ہے کہ حضرت عمران بن حصین نے اس بات کا انکار کیا تو انہوں نے مدینہ منورہ کو ایک خط حضرت ابی بن کعب کے لیے لکھا۔ حضرت ابی نے حضرت سمرہ کی تصدیق فرمائی۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اس کے بارے میں حمید نے ہی کہا ہے کہ دوسرا سکتہ اس وقت ہے

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو مقامات پر سکوت فرماتے ایک جب نماز شروع کرتے اور دوسرے جب قرأت سے بالکل فارغ ہو جاتے۔ یونس نے بھی اسی کا ذکر کیا ہے۔

حسن سے روایت ہے کہ حضرت سمرہ بن جندب اور عمران بن حصین نے مذاکرہ کیا۔ پس حضرت سمرہ بن جندب نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دو سکتے یاد رکھے ہیں ایک تکبیر تحریمہ کے بعد اور دوسرا جب غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہہ کر فارغ ہو جائے۔ حضرت سمرہ کو یہی یاد تھا اور حضرت عمران نے اعتراض کیا پس دونوں نے

سَمُرَةُ حَفِظَ ذٰلِكَ سَكْتَةً وَأَنْكَرَ عَلَيْهِ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَكَتَبَا فِي ذٰلِكَ إِلٰى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَكَانَ فِي كِتَابِهِ إِلَيْهِمَا أَوْ فِي رَدِّهِ عَلَيْهِمَا أَنَّ سَمُرَةَ قَدْ حَفِظَ۔

تو اس بارے میں حضرت ابی بن کعب کو لکھا انہوں نے دونوں کو جواب دیا کہ سمرہ کو ٹھیک یاد ہے۔

۷۷۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى نَا عَبْدُ الْأَعْلٰى نَا سَعِيدٌ بِهٰذَا قَالَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ سَكْتَتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيهِ قَالَ سَعِيدٌ قُلْنَا لِقَتَادَةَ مَا هَاتَانِ السَّكْتَتَانِ قَالَ إِذَا دَخَلَ فِي صَلَاتِهِ وَإِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ وَإِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ۔

قتادہ نے حسن سے روایت کی ہے کہ حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میں نے دو سکتے یاد کیے ہیں۔ اس سلسلے میں سعید نے کہا کہ ہم نے قتادہ سے پوچھا کہ وہ سکتے کون سے ہیں۔ فرمایا کہ ایک نماز شروع کرتے وقت اور دوسرا قرأت سے فارغ ہونے کے بعد۔ پھر فرمایا کہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہنے کے بعد۔

۷۷۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ فِي الصَّلَاةِ سَكَتَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ فَقُلْتُ لَهُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَرَأَيْتَ سُكُوتَكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ أَخْبِرْنِي مَا تَقُولُ قَالَ اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللّٰهُمَّ أَنْقِنِي مِنْ خَطَايَايَ كَالثَّوْبِ الْأَبْيَضِ مِنَ الدَّنَسِ اللّٰهُمَّ اغْسِلْنِي بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ۔

احمد بن ابی شعیب، محمد بن فضیل، عمارہ، ابو زرعہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز کے لیے تکبیر تحریمہ کہتے تو تکبیر اور قرأت کے درمیان خاموش رہتے۔ میں عرض گزار ہوا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان، آپ تکبیر اور قرأت کے درمیان خاموش رہا کرتے ہیں تو بتائیے کہ آپ کیا کہتے ہیں؟ فرمایا کہ یہ کہتا ہوں: اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللّٰهُمَّ أَنْقِنِي مِنْ خَطَايَايَ كَالثَّوْبِ الْأَبْيَضِ مِنَ الدَّنَسِ اللّٰهُمَّ اغْسِلْنِي بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ ...

بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ الْجَهْرَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

جس کے نزدیک تسمیہ جہر سے نہیں پڑھنی چاہیے

۷۷۳ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانُوا يَفْتَتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان الحمد للہ رب العالمین سے قرأت شروع فرمایا کرتے تھے۔ ف۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بسم اللہ شریف سورۂ فاتحہ کا حصہ نہیں بلکہ ... اس کے شروع میں ایک سورت کو دوسری سے جدا کرنے کے لیے لکھی جاتی ہے ... سورۂ فاتحہ کی ... تو اس امت محمدیہ کے ...

عمل بالقرآن میں سے ہو گا۔ حضرت عائشہؓ نے قرأت شروع ہونے سے پہلے تکبیر سے شروع کرنے کا ذکر فرمایا ہے ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہو گیا کہ امام قرأت شروع کرے تو وقت تسمیہ ہمیشہ آہستہ پڑھے جیسا کہ امام مالک کا مذہب ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

۷۷۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ بِالتَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ بِالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَكَانَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلَكِنْ بَيْنَ ذَلِكَ وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَائِمًا وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا وَكَانَ يَقُولُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّاتُ وَكَانَ إِذَا جَلَسَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنَى وَكَانَ يَنْهَى عَنْ عَقِبِ الشَّيْطَانِ وَعَنْ فَرْشَةِ السَّبُعِ وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلَاةَ بِالتَّسْلِيمِ۔

ابو الجوزاء سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ سے نماز شروع کرتے اور قرأت الحمد للہ رب العالمین سے اور جب رکوع کرتے تو سر کو نہ اونچا رکھتے اور نہ نیچا بلکہ اس کے درمیان رکھتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اس وقت تک سجدہ نہ کرتے جب تک سیدھے کھڑے نہ ہو جاتے اور جب ایک سجدے سے سر اٹھاتے تو اس وقت تک دوسرا سجدہ نہ کرتے جب تک سیدھے بیٹھ نہ جاتے اور ہر دو رکعت کے بعد التحیات پڑھتے اور جب بیٹھتے تو بائیں پیر کو بچھا لیتے اور دائیں پیر کو کھڑا رکھتے اور شیطان کی طرح بیٹھنے سے منع فرماتے اور درندوں کی طرح ہاتھوں کو بچھانے سے منع فرماتے اور نماز کو سلام کے ساتھ ختم کرتے۔

۷۷۵۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ آنِفًا سُورَةٌ فَقَرَأَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ حَتَّى خَتَمَهَا قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا الْكَوْثَرُ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ نَهْرٌ وَعَدَنِيهِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجَنَّةِ۔

مختار بن فلفل سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر ابھی ایک سورت نازل ہوئی ہے پھر آپ نے پڑھا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ حتی کہ سورت ختم فرمائی پھر فرمایا کیا تم جانتے ہو کوثر کیا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں فرمایا وہ جنت میں ایک نہر ہے جس کا میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے۔

۷۷۶۔ حَدَّثَنَا قَطَنُ بْنُ نُسَيْرٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الْأَعْرَجُ الْمَكِّيُّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَذَكَرَ الْإِفْكَ قَالَتْ جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ وَقَالَ أَعُوذُ بِالسَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ الْآيَةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ قَدْ رَوَى هَذَا

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بہتان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے، مبارک چہرے سے کپڑا ہٹا کر پڑھا اَعُوْذُ بِالسَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْا بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ (۲۴: ۱۱) امام ابو داؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث منکر ہے۔ اس حدیث کو زہری سے کئی حضرات نے روایت کیا ہے لیکن اس کلام

الحدیث جماعۃ عن الزھری لم یذکروا ھذا الکلام علی ھذا الشرح واخاف ان یکون امر الاستعاذۃ من کلام حمید۔

باب من جھر بھا۔

۷۷۷ حدثنا عمرو بن عون انا ھشیم عن عوف عن یزید الفارسی قال سمعت ابن عباس قال قلت لعثمان بن عفان ما حملکم علی ان عمدتم الی براءۃ وھی من المئین والی الانفال وھی من المثانی فجعلتموھما فی السبع الطول ولم تکتبوا بینھما سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم قال عثمان کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مما تنزل علیہ الآیات فیدعو بعض من کان یکتب لہ ویقول لہ ضع ھذہ الآیۃ فی السورۃ التی یذکر فیھا کذا وکذا وتنزل علیہ الآیۃ والآیتان فیقول مثل ذلک وکانت الانفال من اول ما انزل علیہ بالمدینۃ وکانت براءۃ من آخر ما نزل من القرآن وکانت قصتھا شبیھۃ بقصتھا فظننت انھا منھا فمن ھناک وضعتھما فی السبع الطول ولم اکتب بینھما سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم

۷۷۸ حدثنا زیاد بن ایوب ثنا مروان یعنی ابن معاویۃ انا عوف الاعرابی عن یزید الفارسی ثنا ابن عباس بمعناہ قال فیہ فقبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یبین لنا انھا منھا قال ابو داؤد قال الشعبی وابو مالک وقتادۃ وثابت بن عمارۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یکتب بسم اللہ الرحمن الرحیم حتی نزلت سورۃ النمل ھذا معناہ۔

۷۷۹ حدثنا قتیبۃ بن سعید واحمد بن

فرمایا اور نہیں کیا مجھے شبہ ہے کہ تعوذ کی بات حمید کا اپنا ہی قول ہے یعنی اس سے پہلے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کا حصہ ہے۔

جس نے بلند آواز سے پڑھا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ کو اس بات پر کس چیز نے آمادہ کیا کہ سورۂ براءت جو مئین میں سے ہے اس کو اور سورۂ انفال سے کہ جو مثانی میں سے ہے ان دونوں کو سبع طوال میں شامل کر دیا اور ان دونوں کے درمیان بسم اللہ الرحمن الرحیم کی سطر نہیں لکھی۔ حضرت عثمان نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر آیتیں نازل ہوتی تھیں تو آپ کسی کاتب کو بلا کر فرماتے کہ ان آیتوں کو اس سورت میں لکھو جس میں فلاں فلاں ذکر ہے اور جب آپ پر ایک یا دو آیتیں نازل ہوتیں تو اسی طرح فرماتے۔ سورۂ انفال پہلے مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اور سورۂ براءت قرآن کریم کے آخر میں نازل ہوئی اور اس کے مضامین سورۂ انفال کے مضامین سے ملتے جلتے ہیں اس لئے میں نے گمان کیا کہ یہ اسی میں سے ہے اور اسی وجہ سے میں نے دونوں کو سبع طوال میں شامل کر دیا اور دونوں کے درمیان بسم اللہ الرحمن الرحیم کی سطر نہیں لکھی۔

زیاد بن ایوب نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی کے ہم معنی روایت کی ہے اس میں فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا لیکن ہم سے آپ نے نہیں فرمایا کہ سورۂ براءت سورۂ انفال کا حصہ ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ شعبی، ابو مالک، قتادہ اور ثابت بن عمارہ کا ارشاد ہے کہ سورۂ نمل کے نازل ہونے تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں لکھا کرتے تھے۔ یہاں ارشاد کا مفہوم ہے۔

قتیبہ کے الفاظ میں سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ

مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ وَابْنُ السَّرْحِ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُتَيْبَةُ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعْرِفُ فَصْلَ السُّورَةِ حَتَّى تَنَزَّلَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَهٰذَا لَفْظُ ابْنِ السَّرْحِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سورتوں کا ایک دوسری سے جدا ہونا نہیں جانتے تھے یہاں تک کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نازل ہو گئی۔ یہ ابن سرح کے الفاظ ہیں۔ ف

ف۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سورتوں کے شروع میں بسم اللہ شریف لکھی ہوتی ہے یہ سورتوں کا جزو نہیں بلکہ ایک سورت کو دوسری سے جدا کرنے کے لیے لکھی ہوئی ہے۔ صرف سورۂ نمل کا ہے جبکہ اس کے درمیان میں ... ہوتی ہے اسی لیے احناف کا مذہب ہے کہ تسمیہ سورۂ فاتحہ کی جزو نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۲۷۵ تَخْفِيفُ الصَّلٰوةِ لِلْأَمْرِ يَحْدُثُ

کوئی حادثہ پیش آ جائے تو نماز مختصر کر لینا

۷۸۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَبِشْرُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَقُومُ إِلَى الصَّلٰوةِ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُطَوِّلَ فِيهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ كَرَاهِيَةَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ۔

عبد الرحمٰن بن ابراہیم، عمر بن عبد الواحد اور بشر بن بکر، اوزاعی، یحییٰ بن ابو کثیر، عبد اللہ بن ابو قتادہ نے اپنے والد ماجد حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہوں اور میرا ارادہ ہوتا ہے کہ اسے خوب لمبی پڑھوں گا۔ پھر میں کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو مختصر کر دیتا ہوں کیونکہ اس کی ماں کو تکلیف پہنچانا ناپسند ہے۔

باب ۲۷۶ مَا جَاءَ فِي نُقْصَانِ الصَّلٰوةِ

نماز میں نقص آنے کا بیان

۷۸۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَنَمَةَ الْمُزَنِيِّ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَنْصَرِفُ وَمَا كُتِبَ لَهُ إِلَّا عُشْرُ صَلٰوتِهِ تُسْعُهَا ثُمُنُهَا سُبُعُهَا سُدُسُهَا خُمُسُهَا رُبُعُهَا ثُلُثُهَا نِصْفُهَا۔

عبد اللہ بن عنمہ مزنی سے روایت ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی نماز سے فارغ ہو کر لوٹتا ہے تو نہیں لکھا جاتا اس کے لیے مگر دسواں، نواں، آٹھواں، ساتواں، چھٹا، پانچواں، چوتھا، تیسرا اور نصف حصہ ثواب کا۔

باب ۲۷۷ تَخْفِيفِ الصَّلٰوةِ

نماز کو مختصر کرنا

۷۸۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَهُ مِنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّنَا قَالَ مَرَّةً ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُصَلِّي بِقَوْمِهِ فَأَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل نماز پڑھا کرتے تھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ پھر واپس آ کر ہماری امامت کرتے۔ ایک مرتبہ فرمایا کہ واپس جا کر اپنی قوم کو نماز پڑھاتے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً الصَّلَاةَ وَقَالَ مَرَّةً الْعِشَاءَ فَصَلَّى مُعَاذٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ يَؤُمُّ قَوْمَهُ فَقَرَأَ الْبَقَرَةَ فَاعْتَزَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَصَلَّى فَقِيلَ نَافَقْتَ يَا فُلَانُ فَقَالَ مَا نَافَقْتُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ مُعَاذًا يُصَلِّي مَعَكَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَإِنَّمَا نَحْنُ أَصْحَابُ نَوَاضِحَ وَنَعْمَلُ بِأَيْدِينَا وَإِنَّهُ جَاءَ يَؤُمُّنَا فَقَرَأَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَقَالَ يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ أَنْتَ أَفَتَّانٌ أَنْتَ اقْرَأْ بِكَذَا اقْرَأْ بِكَذَا قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى فَذَكَرْنَا لِعَمْرٍو فَقَالَ أُرَاهُ قَدْ ذَكَرَهُ۔

نے عشاء کی نماز میں دیر کردی اور ایک دفعہ فرمایا عشاء میں۔ پس حضرت معاذ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی پھر جاکر اپنی قوم کی امامت کی تو سورۂ بقرہ پڑھی۔ چنانچہ ایک آدمی نے لوگوں سے الگ نماز پڑھی۔ اس سے کہا گیا کہ اے فلاں! کیا تم منافق ہوگئے ہو؟ جواب دیا کہ میں تو منافق نہیں ہوا۔ پس وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! معاذ آپ کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں پھر واپس جاکر ہماری امامت کرتے ہیں اور ہم محنت کرنے اور ہاتھوں سے کام کرنے والے لوگ ہیں۔ جب وہ امامت کرانے ہمارے پاس تشریف لائے تو انہوں نے سورۂ بقرہ پڑھی۔ فرمایا کہ اے معاذ! کیا تم فتنے میں ڈالنے والے ہو کیا تم فتنے میں ڈالنے والے ہو؟ فلاں فلاں سورت پڑھا کرو۔ ابوالزبیر نے کہا کہ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى۔ پس ہم نے عمرو سے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میرے خیال میں بھی ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۸۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا طَالِبُ بْنُ حَبِيبٍ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ جَابِرٍ يُحَدِّثُ عَنْ حَزْمِ بْنِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّهُ أَتَى مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ وَهُوَ يُصَلِّي بِقَوْمٍ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ فِي هٰذَا الْخَبَرِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ لَا تَكُنْ فَتَّانًا فَإِنَّهُ يُصَلِّي وَرَاءَكَ الْكَبِيرُ وَالضَّعِيفُ وَذُو الْحَاجَةِ وَالْمُسَافِرُ۔

عبدالرحمٰن بن جابر نے حضرت حزم بن ابی کعب سے روایت کی ہے کہ یہ حضرت معاذ بن جبل کے پاس گئے جبکہ وہ لوگوں کو نماز مغرب پڑھا رہے تھے۔ اسی خبر میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے معاذ! فتنے میں ڈالنے والے نہ بنو کیونکہ تمہارے پیچھے بوڑھے، کمزور، ضرورت مند اور مسافر بھی نماز پڑھتے ہیں۔

۷۸۴۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ كَيْفَ تَقُولُ فِي الصَّلَاةِ قَالَ أَتَشَهَّدُ وَأَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ أَمَا إِنِّي لَا أُحْسِنُ دَنْدَنَتَكَ وَلَا دَنْدَنَةَ مُعَاذٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْلَهَا نُدَنْدِنُ۔

ابوصالح نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کسی صحابی سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا: تم نماز میں کیا کہتے ہو؟ عرض گزار ہوا کہ تشہد پڑھتا ہوں اور کہتا ہوں: اے اللہ! میں تجھ سے جنت مانگتا ہوں اور جہنم سے تیری پناہ چاہتا ہوں لیکن مجھے آپ کی اور حضرت معاذ کی گنگناہٹ سمجھ نہیں لگتی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم بھی اسی کے لئے گنگناتے ہیں۔

۷۸۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرٍ ذَكَرَ قِصَّةَ مُعَاذٍ قَالَ وَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْفَتَى كَيْفَ تَصْنَعُ يَا ابْنَ أَخِي إِذَا صَلَّيْتَ قَالَ أَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَأَسْأَلُ اللَّهَ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِهِ مِنَ النَّارِ وَإِنِّي لَا أَدْرِي مَا دَنْدَنَتُكَ وَلَا دَنْدَنَةُ مُعَاذٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي وَمُعَاذٌ حَوْلَ هَاتَيْنِ أَوْ نَحْوَ هَذَا۔

عبید اللہ بن مقسم نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت معاذ کا واقعہ ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نوجوان سے فرمایا۔ اے بھتیجے! جب تم نماز پڑھتے ہو تو کیا کرتے ہو۔ عرض گزار ہوا کہ میں سورۂ فاتحہ پڑھتا ہوں پھر اللہ تعالیٰ سے جنت مانگتا ہوں اور جہنم سے اس کی پناہ چاہتا ہوں اور مجھے یہ معلوم نہیں کہ آپ اور حضرت معاذ کیا دعا مانگتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور معاذ بھی ان دونوں باتوں کے گرد ہی رہتے ہیں یا ایسے ہی فرمایا۔

۷۸۶۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَالْكَبِيرَ وَإِذَا صَلَّى لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی پڑھائے کیونکہ ان میں کمزور، بیمار اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں اور جب اکیلا نماز پڑھے تو جتنی چاہے لمبی پڑھے۔

۷۸۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ السَّقِيمَ وَالشَّيْخَ الْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ۔

ابن مسیب اور ابو سلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی پڑھائے کیونکہ ان میں بیمار، بوڑھے اور حاجت مند بھی ہوتے ہیں۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ

ظہر کی قراءت کا بیان

۷۸۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ وَعُمَارَةَ بْنِ مَيْمُونٍ وَحَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ فِي كُلِّ صَلَاةٍ يُقْرَأُ فَمَا أَسْمَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا أَخْفَى عَلَيْنَا أَخْفَيْنَا عَلَيْكُمْ۔

عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہر نماز میں قرآن مجید پڑھا جاتا ہے۔ پس جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں سنا کر پڑھتے وہ ہم تمہیں سناتے ہیں اور جو ہم سے چھپا کر پڑھا وہی ہم چھپا کر پڑھتے ہیں۔

۷۸۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ح وَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ الْحَجَّاجِ وَهَذَا لَفْظُهُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

مسدد، یحییٰ، ہشام بن ابو عبد اللہ، ابن المثنیٰ، ابن ابی عدی، حجاج، یحییٰ، عبد اللہ بن ابو قتادہ، ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ

ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى وَأَبِي سَلَمَةَ ثُمَّ اتَّفَقَا عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا فَيَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يُطَوِّلُ الرَّكْعَةَ الْأُولَى مِنَ الظُّهْرِ وَيُقَصِّرُ الثَّانِيَةَ وَكَذَلِكَ فِي الصُّبْحِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ لَمْ يَذْكُرْ مُسَدَّدٌ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُورَةً۔

تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں ظہر اور عصر کی نماز پڑھاتے تو پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے اور ایک آدھ آیت ہمیں بھی سنا دیتے اور ظہر کی پہلی رکعت کو لمبی کر دیتے اور دوسری کو مختصر رکھتے اور اسی طرح صبح کی نماز میں کرتے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ مسدد نے سورۂ فاتحہ اور دوسری سورت کا ذکر نہیں کیا۔

---

۷۹۰ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا هَمَّامٌ وَأَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ بِبَعْضِ هَذَا وَزَادَ فِي الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَزَادَ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مَا لَا يُطَوِّلُ فِي الثَّانِيَةِ وَهَكَذَا فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ وَهَكَذَا فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ۔

عبد اللہ بن ابی قتادہ نے اپنے والد ابو حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے بعض حصے روایت کرتے ہیں کہ آخری دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھتے۔ ہمام روایت کرتے ہیں کہ آپ پہلی رکعت کو لمبی کرتے اور دوسری رکعت کو اتنی لمبی نہ کرتے اور اسی طرح نماز عصر میں کرتے اور ایسا ہی صبح کی نماز میں کیا جاتا۔

---

۷۹۱ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ فَظَنَنَّا أَنَّهُ يُرِيدُ بِذَلِكَ أَنْ يُدْرِكَ النَّاسُ الرَّكْعَةَ الْأُولَى۔

عبد اللہ بن ابی قتادہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم نے گمان کیا کہ اس سے آپ کا ارادہ یہ ہوتا کہ لوگ پہلی رکعت میں شامل ہو جائیں۔

۷۹۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ قُلْنَا لِخَبَّابٍ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ قُلْنَا بِمَ كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ ذَاكَ قَالَ بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ابو معمر سے روایت ہے کہ ہم حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ کیا ظہر اور عصر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرآن مجید پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا: ہاں۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ آپ حضرات کو اس کا کیسے پتہ لگتا تھا؟ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ریش مبارک ہلنے سے۔

---

۷۹۳ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا عَفَّانُ نَا هَمَّامٌ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُومُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ حَتَّى لَا يَسْمَعَ وَقْعَ قَدَمٍ۔

محمد بن جحادہ نے ایک آدمی سے اور اس نے حضرت عبد اللہ بن ابو اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ظہر کی پہلی رکعت میں اتنی دیر کھڑے رہتے کہ پھر کسی کے قدموں کی آواز سنائی نہ دیتی۔

باب ٢٧٩ تَخْفِيفِ الْأُخْرَيَيْنِ۔

٧٩٤۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ أَبِي عَوْنٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ قَدْ شَكَاكَ النَّاسُ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى فِي الصَّلٰوةِ قَالَ أَمَّا أَنَا فَأَمُدُّ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ وَلَا آلُو مَا اقْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ۔

پچھلی دو رکعتوں کو مختصر رکھنا

جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے حضرت سعد بن ابی وقاص سے کہا کہ لوگ ہر بات میں آپ کی شکایت کرتے ہیں یہاں تک کہ نماز میں بھی۔ حضرت سعد نے کہا کہ میں پہلی دو رکعتوں کو لمبی رکھتا ہوں اور پچھلی دو رکعتوں کو مختصر اور میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز جیسی پڑھنے میں حتی الامکان کوتاہی نہیں کرتا حضرت عمر نے کہا کہ آپ کے ساتھ مجھے بھی یہی حسن ظن ہے۔

٧٩٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا هُشَيْمٌ أَنَا أَبُو مَنْصُوْرٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ أَبِي الصِّدِّيْقِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ حَزَرْنَا قِيَامَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ قَدْرَ ثَلَاثِيْنَ آيَةً قَدْرَ الٓمٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الْأُولَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى قَدْرِ الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ۔

ابو صدیق ناجی سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے ظہر اور عصر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قیام کا اندازہ لگایا پس ہم نے اندازہ لگایا کہ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں آپ کا قیام تیس آیتوں یعنی سورہ الم سجدہ کے برابر تھا اور آخری دو رکعتوں میں اس سے نصف اور ہم نے اندازہ لگایا کہ آپ کی عصر کی پہلی دو رکعتوں کا قیام ظہر کی پچھلی دو رکعتوں کے برابر ہوتا اور عصر کی آخری دو رکعتوں کا قیام اس سے نصف ہوتا۔

باب ٢٨٠ قَدْرِ الْقِرَاءَةِ فِي صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

٧٩٦۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ وَنَحْوِهِمَا مِنَ السُّوَرِ۔

ظہر اور عصر میں قراءت کی مقدار

سماک بن حرب نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر اور عصر میں سورہ والسماء والطارق، سورہ والسماء ذات البروج اور ان جیسی کوئی سورت پڑھا کرتے تھے۔

٧٩٧۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا أَبِي نَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَحَضَتِ الشَّمْسُ صَلَّى الظُّهْرَ وَقَرَأَ بِنَحْوٍ مِنْ وَاللَّيْلِ

سماک نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ جب سورج ڈھل جاتا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ظہر ادا کرتے اور سورہ واللیل کے برابر کوئی سورت پڑھتے اسی طرح عصر اور دوسری نمازوں میں ماسوائے صبح

إِذَا يَغْشَى وَالْعَصْرَ كَذَلِكَ وَالصَّلَوَاتِ كُلَّهَا إِلَّا الصُّبْحَ فَإِنَّهُ كَانَ يُطِيلُهَا.

۷۹۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَهُشَيْمٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ فَرَأَيْنَا أَنَّهُ قَرَأَ تَنْزِيلَ السَّجْدَةِ. قَالَ ابْنُ عِيسَى لَمْ يَذْكُرْ أُمَيَّةَ أَحَدٌ إِلَّا مُعْتَمِرٌ.

تک کامل ہی قرأت فرمایا کرتے۔

ابو مجلز سے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز ظہر پڑھائی، قیام کے بعد رکوع کر کے سجدے میں گئے پھر کھڑے ہوئے تو ہم نے جان لیا کہ آپ نے سورۂ تنزیل السجدہ پڑھی ہے۔ ابن عیسیٰ کا قول ہے کہ معتمر کے سوا کسی نے امیہ کا ذکر نہیں کیا۔

۷۹۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ مُوسَى بْنِ سَالِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فِي شَبَابٍ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ فَقُلْنَا لِشَابٍّ مِنَّا سَلِ ابْنَ عَبَّاسٍ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَقَالَ لَا لَا فَقِيلَ لَهُ فَلَعَلَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي نَفْسِهِ فَقَالَ خَمْشًا هَذِهِ شَرٌّ مِنَ الْأُولَى كَانَ عَبْدًا مَأْمُورًا بَلَّغَ مَا أُرْسِلَ بِهِ وَمَا اخْتَصَّنَا دُونَ النَّاسِ بِشَيْءٍ إِلَّا بِثَلَاثِ خِصَالٍ أَمَرَنَا أَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوءَ وَأَنْ لَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ وَأَنْ لَا نُنْزِيَ الْحِمَارَ عَلَى الْفَرَسِ.

عبد اللہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ میں بنو ہاشم کے چند نوجوانوں کے ساتھ حضرت ابن عباس کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ہم نے ایک نوجوان سے کہا کہ حضرت ابن عباس سے پوچھو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا ظہر و عصر میں قرآن مجید پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا نہیں نہیں۔ عرض کی گئی کہ شاید دل میں پڑھتے ہوں۔ فرمایا خدا تمہارا برا کرے، یہ پہلی بات سے بھی بری ہے۔ حضور بندے تھے جو اللہ تعالیٰ کے احکامات کو پہنچاتے تھے، آپ نے ہمیں دوسرے لوگوں سے خاص نہیں کیا مگر تین باتیں یعنی پورا وضو کرنے، صدقہ نہ کھانے اور گدھے کو گھوڑی پر چھوڑنے کا حکم فرمایا۔

۸۰۰ - حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا أَدْرِي أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ أَمْ لَا.

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر و عصر میں قرآن مجید پڑھا کرتے تھے یا نہیں۔

بَابُ قَدْرِ الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ

مغرب میں قرأت کی مقدار

۸۰۱ - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ سَمِعَتْهُ وَهُوَ يَقْرَأُ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ لَقَدْ ذَكَّرْتَنِي بِقِرَاءَتِكَ هَذِهِ السُّورَةَ إِنَّهَا لَآخِرُ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ حضرت ام الفضل بنت حارث نے انہیں سورۂ مرسلات پڑھتے ہوئے سن کر فرمایا اے بیٹے! آپ نے یہ سورت پڑھ کر مجھے یاد کروا دی۔ یہ آخری سورت ہے جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی، آپ اسے مغرب میں پڑھا کرتے تھے۔

فِي الْمَغْرِبِ.

٨٠٢- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِالطُّورِ فِي الْمَغْرِبِ.

٨٠٣- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ قَالَ لِي زَيْدُ ابْنُ ثَابِتٍ مَا لَكَ تَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِطُولَى الطُّولَيَيْنِ قَالَ قُلْتُ مَا طُولَى الطُّولَيَيْنِ قَالَ الْأَعْرَافُ وَالْأُخْرَى الْأَنْعَامُ قَالَ وَسَأَلْتُ أَنَا ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ فَقَالَ لِي مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ الْمَائِدَةُ وَالْأَعْرَافُ.

بَابُ ٢٨٢ مَنْ رَأَى التَّخْفِيفَ فِيهَا.

٨٠٤- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ أَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ بِنَحْوِ مَا تَقْرَءُونَ وَالْعَادِيَاتِ وَنَحْوِهَا مِنَ السُّوَرِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ ذَلِكَ كَانَ مَنْسُوخًا وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا أَصَحُّ.

٨٠٥- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ السَّرْخَسِيُّ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ نَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَاقَ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنَ الْمُفَصَّلِ سُورَةٌ صَغِيرَةٌ وَلَا كَبِيرَةٌ إِلَّا وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ النَّاسَ بِهَا فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ.

٨٠٦- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا أَبِي نَا قُرَّةُ عَنِ النَّزَّالِ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ أَنَّهُ صَلَّى خَلْفَ ابْنِ مَسْعُودٍ الْمَغْرِبَ فَقَرَأَ بِقُلْ

محمد بن جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مغرب میں سورۂ طور پڑھتے ہوئے سنا۔

عروہ بن زبیر نے مروان بن حکم سے روایت کی ہے کہ مجھ سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے جو مغرب میں بہت چھوٹی سورتیں پڑھتے ہو؟ حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ مغرب میں دو لمبی سورتیں پڑھا کرتے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے کہا کہ دو طویل سورتیں کون سی ہیں؟ فرمایا کہ سورۂ اعراف اور سورۂ انعام۔ اور ابن جریج نے ابن ابی ملیکہ سے پوچھا تو اپنی طرف سے کہا کہ سورۂ مائدہ اور سورۂ اعراف۔

مغرب میں چھوٹی سورتیں پڑھنا

ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد عروہ بن زبیر مغرب میں اسی طرح پڑھا کرتے جیسے تم پڑھتے ہو یعنی سورۂ عادیات یا اس جیسی کوئی سورت۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ بات منسوخ ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہی زیادہ صحیح ہے۔

عمرو بن شعیب کے والد محترم سے ان کے والد ماجد نے فرمایا کہ کوئی مفصل سورت چھوٹی یا بڑی نہیں مگر میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کی امامت کرتے ہوئے فرض نمازوں میں اسے پڑھا کرتے۔

نزال بن عمار نے ابوعثمان نہدی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز مغرب پڑھی تو انہوں نے سورۂ اخلاص کی تلاوت کی۔

هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ.

باب ۲۸۳ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ.

باب ۲۸۴ الرَّجُلِ يُعِيدُ سُورَةً وَاحِدَةً فِي الرَّكْعَتَيْنِ.

۸۰۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِنْ جُهَيْنَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا فَلَا أَدْرِي أَنَسِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْ قَرَأَ ذَلِكَ عَمْدًا.

باب ۲۸۵ الْقِرَاءَةِ فِي الْفَجْرِ.

۸۰۸- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَصْبَغَ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ كَأَنِّي أَسْمَعُ صَوْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ.

باب ۲۸۶ مَنْ تَرَكَ الْقِرَاءَةَ فِي صَلَاتِهِ.

۸۰۹- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أُمِرْنَا أَنْ نَقْرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمَا تَيَسَّرَ.

۸۱۰- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَنَا عِيسَى عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُونٍ الْبَصْرِيِّ نَا أَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْرُجْ فَنَادِ فِي الْمَدِينَةِ أَنَّهُ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقُرْآنٍ وَلَوْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَمَا زَادَ.

۸۱۱- حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى نَا جَعْفَرٌ عَنْ

عشاء کی قرأت کا بیان

ایک ہی سورت کو دوسری رکعت میں دہرا لے

معاذ بن عبد اللہ جہنی کہ جہینہ کے ایک شخص سے سنا کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز فجر کی ہر رکعت میں سورۂ اذا زلزلت الارض پڑھتے ہوئے سنا۔ لیکن مجھے معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھول گئے تھے یا آپ نے دانستہ اس طرح پڑھا۔

فجر کی قرأت کا بیان

اصبغ مولیٰ عمرو بن حریث سے حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ گویا میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آواز سن رہا ہوں کہ آپ صبح کی نماز میں پڑھ رہے ہیں فلا اقسم بالخنس الجوار الکنس (یعنی سورۂ اذا الشمس کی یہ آیت)۔

جو نماز میں قرأت ترک کر دے

ابو نضرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ سورۂ فاتحہ کے ساتھ قرآن کریم سے جو میسر آئے پڑھا کریں۔

ابو عثمان نہدی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا۔ باہر جا کر مدینہ منورہ میں منادی کر دو کہ قرآن مجید کے بغیر نماز نہیں ہوتی خواہ سورۂ فاتحہ اور اس سے کچھ زیادہ ہے۔

ابو عثمان نہدی سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ

ابی عثمان عن ابی ہریرۃ قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان انادی انہ لا صلوٰۃ الا بقراءۃ فاتحۃ الکتاب فما زاد۔

۸۱۲ ـ حدثنا القعنبی عن مالک عن العلاء بن عبد الرحمٰن انہ سمع ابا السائب مولیٰ ہشام بن زہرۃ یقول سمعت ابا ہریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی صلوٰۃ لم یقرأ فیہا بام القرآن فہی خداج فہی خداج فہی خداج غیر تمام قال فقلت یا ابا ہریرۃ انی اکون احیانا وراء الامام قال فغمز ذراعی وقال اقرأ بہا یا فارسی فی نفسک فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قال اللہ عز وجل قسمت الصلوٰۃ بینی وبین عبدی نصفین فنصفہا لی ونصفہا لعبدی ولعبدی ما سأل قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرءوا یقول العبد الحمد للہ رب العالمین یقول اللہ عز وجل حمدنی عبدی یقول العبد الرحمٰن الرحیم یقول اللہ عز وجل اثنی علی عبدی یقول العبد مالک یوم الدین یقول اللہ عز وجل مجدنی عبدی یقول العبد ایاک نعبد وایاک نستعین یقول اللہ ہذہ بینی وبین عبدی ولعبدی ما سأل یقول العبد اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین یقول اللہ فہؤلاء لعبدی ولعبدی ما سأل۔

۸۱۳ ـ حدثنا قتیبۃ بن سعید وابن السرح قالا ثنا سفیان عن الزہری عن محمود بن الربیع عن عبادۃ بن الصامت یبلغ بہ النبی صلی اللہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منادی کرنے کا حکم فرمایا کہ نماز نہیں مگر سورۂ فاتحہ اور کچھ زیادہ پڑھنے کے ساتھ۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ایسی نماز پڑھی جس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی تو وہ نماز ناقص ہے ناقص ہے ناقص ہے مکمل نہیں ہے۔ ابو السائب راوی کہتے ہیں کہ میں نے کہا اے حضرت ابوہریرہ میں کبھی امام کے پیچھے ہوتا ہوں۔ انہوں نے میری کلائی دبائی اور فرمایا اے فارسی اسے دل میں پڑھ لیا کر کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے اور بندے کے درمیان نماز کو آدھا آدھا تقسیم کر لیا ہے آدھی میرے لئے ہے اور آدھی میرے بندے کے لئے ہے اور میرے بندے کے لئے ہے جو وہ مانگے۔ پڑھو، بندہ کہتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ تو اللہ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری تعریف کی۔ بندہ کہتا ہے اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ تو اللہ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری ثنا بیان کی۔ بندہ کہتا ہے مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ تو اللہ فرماتا ہے میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی۔ بندہ کہتا ہے اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ… تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرے بندے کے لئے ہے جو اس نے مانگا۔ بندہ کہتا ہے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ تو یہ میرے بندے کے لئے ہے اور میرے بندے کے لئے ہے جو اس نے مانگا۔

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے پہنچاتے ہیں کہ اس کی نماز نہیں جو سورۂ فاتحہ اور کچھ زیادہ نہ پڑھے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَصَاعِدًا قَالَ سُفْيَانُ لِمَنْ يُصَلِّي وَحْدَهُ

٨١٣ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ فَقَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَعَلَّكُمْ تَقْرَءُونَ خَلْفَ إِمَامِكُمْ قُلْنَا نَعَمْ هَذًّا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا.

یا کچھ زیادہ نہ پڑھے سفیان کا قول ہے کہ یہ اس شخص کے لیے ہے جو تنہا نماز پڑھے۔

محمود بن ربیع سے روایت ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز فجر پڑھ رہے تھے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرأت کی تو قرأت پڑھنے میں آپ کو دقت ہوئی جب فارغ ہوئے تو فرمایا شاید تم امام کے پیچھے قرأت پڑھتے ہو ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہاں فرمایا کہ ایسا نہ کرو سوائے سورۂ فاتحہ کے کیونکہ جو اسے نہ پڑھے اس کی نماز نہیں۔ ف

ف۔ [illegible] قرأت مقتدی [illegible] مکروہ تحریمی ہے۔ نماز سری ہو یا جہری۔ حضرت امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ [illegible] کتاب [illegible] قیاس [illegible]

[illegible] امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین [illegible] قرأت مقتدی [illegible]

[illegible] حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی [illegible] رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ [illegible]

[illegible] نماز سری [illegible] امام اعظم [illegible] مذہب [illegible]

[illegible] کتاب [illegible] امام [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] حنفیہ [illegible] شافعیہ [illegible]

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible] امام کی قرأت [illegible] مقتدی [illegible]

[illegible] مسلم شریف [illegible] حدیث [illegible] القرآن [illegible] نماز [illegible] قرأت امام [illegible]

مگر یہ مکمل ہونا تسلیم ہی ہو تو مقتدی کی جہری نماز سے متعلق ہے پھر نماز مقتدی پر ہے کہ کتاب بھی اور خود ترک بھی تو حدیث عمل حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے یا فارسی کہ شافعیہ ہی سے بھی استدلال کرتے ہیں۔ فقیر ترمذی اور ابن ماجہ سے بیان ہے جس طرح امام مالک سے ہے جس کے ذکر کی یہاں گنجائش نہیں۔ تیسری دلیل حدیث جو جہری نماز میں مقتدی پر قرأت نہ ہونے پر ہے وہ امام سے قرآن سننے کے بعد پڑھ سکتے ہیں تو ترک کے۔ اولاً یہ حدیث ضعیف ہے جس میں محمد بن اسحاق کی بحث ہے اس سے امام ترمذی و نسائی وغیرہ نے اس کے مدلس ہونے کی وجہ سے کلام کیا ہے اور محمد بن اسحاق اور حضرت سے نقل کیا کہ کیا بات ہے کہ مکحول ہے اور امام مالک بن انس وغیرہ نے اس کی تضعیف کی ہے اور بعض نے اس سے ثقہ کہا ہے مگر اس کا مسلک صحیح ہے کہ یہ حدیث کو کیسے ثابت نہیں ہوا اور محمد بن اسحاق تو ترک منسوخ ہے۔ ثانیاً کیونکہ شافعیہ اس حدیث پر جہری نماز سے عمل نہیں کرتے بلکہ اس میں ہے مقتدی کو ثابت کرتے ہیں جو امام کے نزدیک مقتدی کو فرض ہے سنت بھی جائز نہیں ہے۔

امام ترمذی اور شارح صحیح مسلم امام نووی حدیث کو ایک طریقہ سے بیان فرماتے ہیں۔ پھر بلند آواز کی قرأت کا جواز ترمذی سے ہے اور امام طحاوی شرح معانی الآثار میں ہے شیخ عبدالحق محدث دہلوی الامام نووی فی الشرح کہا ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے جو سہو کے ساتھ ان کی طرف کر لیتے تھے اور امام ابو حنیفہ کا یہی مذہب ہے۔ فرمایا جو اس کے قائل ہیں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہی کوئی دلیل صحیح نہیں ہے کہ اس سے نماز شافعی کو منسوخ کر سکے۔ مگر اس نماز پر قرأت کے بعض صحابہ کرام جن سے سنے ہوئے نقل کیا ہے امام کا جواب مسئلہ فاتحہ خلف الامام پڑھنے کے لئے تفسیر کیا گیا ہے جو مذہب امام ابو حنیفہ کا یہی ہے جس کو محمد بن اسحاق نے روایت کیا ہے مگر حضرت امام محمد حضرت زید بن ثابت حضرت عبداللہ بن مسعود حضرت جابر رضی اللہ عنہم جو ایک جماعت صحابہ ہے جو حضرت امام اعظم کا مسلک ہے جس کو امام ابو یوسف و امام محمد سے نقل کیا گیا ہے اور حدیث صحیح میں ان کے خلاف ہے اس کو ترک کیا گیا ہے اور یہ بہت سے فرمایا گیا ہے جو مذہب امام کا ہے اور اس پر دلالت و احادیث ضعیف و بیان ہے اللہ تعالیٰ سب کو اس کی تفہیم سے سمجھ دے۔ (انظر فتح القدیر و عمدۃ القاری وغیرہ)

۸۱۵- حدثنا الربيع بن سليمان الأزدي نا عبد الله بن يوسف نا الهيثم بن حميد أخبرني زيد بن واقد عن مكحول عن نافع بن محمود بن الربيع الأنصاري قال نافع أبطأ عبادة بن الصامت عن صلوة الصبح فأقام أبو نعيم المؤذن الصلوة فصلى أبو نعيم بالناس وأقبل عبادة وأنا معه حتى صففنا خلف أبي نعيم وأبو نعيم يجهر بالقراءة فجعل عبادة يقرأ بأم القرآن فلما انصرف قلت لعبادة سمعتك تقرأ بأم القرآن وأبو نعيم يجهر قال أجل صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بعض الصلوات التي يجهر فيها القراءة قال فالتبست عليه

حضرت نافع بن محمود بن ربیع انصاری سے روایت ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت نے فجر کی نماز کے لئے دیر سے پہنچے تو ابو نعیم مؤذن نے اقامت کہی پس ابو نعیم لوگوں کو نماز پڑھانے لگے اور حضرت عبادہ آئے میں بھی ان کے ساتھ تھا یہاں تک کہ ہم نے ابو نعیم کے پیچھے صف باندھی ابو نعیم بلند آواز سے قرأت کر رہے تھے حضرت عبادہ سورۃ فاتحہ پڑھنے لگے جب فارغ ہوئے تو میں نے حضرت عبادہ سے کہا کہ میں نے آپ کو سورۃ فاتحہ پڑھتے سنا حالانکہ ابو نعیم بلند آواز سے قرأت کر رہے تھے کہا ہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں ایک نماز پڑھائی جس میں بلند آواز سے قرأت کی جاتی ہے تو قرأت میں آپ کو التباس ہو گیا۔ جب فارغ ہوئے تو ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا کیا تم بھی بلند آواز سے قرأت کے ساتھ پڑھتے ہو

فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ هَلْ تَقْرَءُوْنَ إِذَا جَهَرْتُ بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ بَعْضُنَا إِنَّا نَصْنَعُ ذٰلِكَ قَالَ فَلَا وَأَنَا أَقُوْلُ مَا لِيْ يُنَازِعُنِي الْقُرْآنُ فَلَا تَقْرَءُوْا بِشَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ إِذَا جَهَرْتُ إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْآنِ۔

تم بھی اس وقت پڑھتے ہو ہم میں سے کسی نے عرض کی ہاں ہم ایسا ہی کرتے ہیں۔ فرمایا ایسا نہ کیا کرو میں کہہ رہا تھا کہ مجھے کیا ہو گیا کہ مجھ سے قرآن مجید چھینا جا رہا ہے جب میں بآواز بلند قراءت کروں تو قرآن کریم سے کچھ نہ پڑھا کرو مگر سورۂ فاتحہ۔

٨١٦۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ نَا الْوَلِيْدُ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ وَسَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَلَاءِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ عُبَادَةَ نَحْوَ حَدِيْثِ الرَّبِيْعِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالُوْا فَكَانَ مَكْحُوْلٌ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَالصُّبْحِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ سِرًّا قَالَ مَكْحُوْلٌ اقْرَأْ بِهَا فِيْمَا جَهَرَ بِهِ الْإِمَامُ إِذَا قَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسَكَتَ سِرًّا فَإِنْ لَمْ يَسْكُتْ اقْرَأْ بِهَا قَبْلَهُ وَمَعَهُ وَبَعْدَهُ لَا تَتْرُكْهَا عَلٰى حَالٍ۔

مکحول نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ربیع بن سلیمان کی حدیث کے مانند روایت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مکحول مغرب، عشاء اور فجر کی ہر رکعت میں آہستہ سورۂ فاتحہ پڑھتے تھے۔ مکحول نے فرمایا کہ جب امام جہری سورۂ فاتحہ پڑھ کر سکتہ کرے اس وقت آہستہ پڑھا کرو اگر سکتہ نہ کرے تو اس سے پہلے اس کے ساتھ یا اس کے بعد پڑھو لیکن کسی حالت میں ترک نہ کیا کرو۔

بَابُ مَنْ رَأَى الْقِرَاءَةَ إِذَا لَمْ يَجْهَرْ۔

جس نے کہا کہ قراءت کی جائے جبکہ جہر سے نہ پڑھا جائے

٨١٧۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ أُكَيْمَةَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ جَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مَعِيَ أَحَدٌ مِنْكُمْ آنِفًا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّيْ أَقُوْلُ مَا لِيْ أُنَازَعُ الْقُرْآنَ قَالَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا جَهَرَ فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِرَاءَةِ مِنَ الصَّلَوَاتِ حِيْنَ سَمِعُوْا ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ رَوٰى حَدِيْثَ ابْنِ أُكَيْمَةَ هٰذَا مَعْمَرٌ وَيُوْنُسُ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَلٰى مَعْنٰى مَالِكٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس نماز سے فارغ ہوئے جس میں جہر سے قراءت کی تھی تو سوال فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی نے ابھی میرے ساتھ قراءت کی تھی۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ ہاں یا رسول اللہ۔ فرمایا میں کہہ رہا تھا کہ مجھ سے قرآن مجید چھینا جا رہا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ قراءت سے رک گئے جن نمازوں میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جہر سے قراءت پڑھتے جبکہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بات سن لی۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ابن اکیمہ کی اس حدیث کو معمر، یونس اور اسامہ بن زید نے زہری سے امام مالک کی طرح روایت کیا ہے۔ ف

ف جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امام کے پیچھے مقتدی کو قراءت سے روک دیا اور منع فرمایا اور اسے امام سے قرآن مجید چھیننا فرمایا اور سورۂ فاتحہ بھی قرآن کریم کا ایک حصہ ہے [illegible] پڑھنا بھی قراءت ہے لہٰذا اس [illegible] سے امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ [illegible]

مجھ سے قرآن مجید میں منازعت کی جاتی ہے۔

۸۱۸۔ حدثنا مسدد و أحمد بن محمد المروزي و محمد بن أحمد بن أبي خلف و عبد الله بن محمد الزهري و ابن السرح قالوا ثنا سفيان عن الزهري قال سمعت ابن أكيمة يحدث سعيد بن المسيب قال سمعت أبا هريرة يقول صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة نظن أنها الصبح بمعناه إلى قوله ما لي أنازع القرآن قال أبو داود قال مسدد في حديثه قال معمر عن الزهري قال أبو هريرة فانتهى الناس وقال عبد الله بن محمد الزهري من بينهم قال سفيان وتكلم الزهري بكلمة لم أسمعها فقال معمر إنه قال فانتهى الناس قال أبو داود ورواه عبد الرحمن بن إسحاق عن الزهري وانتهى حديثه إلى قوله ما لي أنازع القرآن ورواه الأوزاعي عن الزهري قال فيه قال الزهري فاتعظ المسلمون بذلك فلم يكونوا يقرءون معه فيما يجهر به صلى الله عليه وسلم قال أبو داود سمعت محمد بن يحيى بن فارس قال قوله فانتهى الناس من كلام الزهري۔

سعید بن مسیب سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی ہمارے خیال میں وہ صبح کی نماز تھی۔ پھر یہاں تک حدیث بیان کی کہ کیا ہو گیا ہے کہ مجھ سے قرآن مجید میں جھگڑا کیا جاتا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مسدد کی حدیث میں ہے کہ معمر نے زہری سے روایت کی کہ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا۔ پس لوگ رک گئے۔ عبداللہ بن محمد زہری نے کہا کہ سفیان کا بیان ہے کہ زہری نے ایک لفظ کہا جو میں نہ سن سکا تو معمر نے کہا کہ انہوں نے فرمایا: پس لوگ رک گئے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے عبدالرحمن بن اسحاق نے زہری سے روایت کیا اور ان کی حدیث اس قول پر ختم ہو گئی کہ کیا ہو گیا ہے کہ مجھ سے قرآن مجید میں جھگڑا کیا جاتا ہے اور اوزاعی نے زہری سے روایت کی ہے جس میں کہا کہ زہری نے فرمایا پس مسلمانوں کو اس سے نصیحت ہوئی لہٰذا آپ کے ساتھ قرأت نہ کرتے جن نمازوں میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جہر فرماتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے محمد بن یحییٰ بن فارس کو کہتے سنا کہ لوگ رک گئے، یہ امام زہری کا کلام ہے۔

باب ۱۳۸ من رأى القراءة إذا لم يجهر

۸۱۹۔ حدثنا أبو الوليد الطيالسي ثنا شعبة ح وثنا محمد بن كثير العبدي أنا شعبة المعنى عن قتادة عن زرارة عن عمران بن حصين أن النبي صلى الله عليه وسلم صلى الظهر فجاء رجل فقرأ خلفه بسبح اسم ربك الأعلى فلما فرغ قال أيكم قرأ قالوا رجل قال قد عرفت أن بعضكم خالجنيها قال أبو داود قال أبو الوليد في حديثه قال شعبة

جس نے نماز میں قرأت کی، جبکہ امام نے بلند آواز سے نہ پڑھا ہو

ابو ولید طیالسی، شعبہ، محمد بن کثیر عبدی، شعبہ، قتادہ، زرارہ، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی تو ایک آدمی نے آپ کے پیچھے سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھی۔ جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا: تم میں سے کس نے پڑھا؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ایک آدمی نے۔ فرمایا: میں سمجھ گیا تھا کہ تم میں سے کوئی مجھ سے جھگڑ رہا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابوولید نے اپنی حدیث میں کہا کہ شعبہ کا بیان ہے کہ میں نے قتادہ سے کہا کہ کیا حضرت سعید کا قول نہیں ہے کہ قرآن مجید کے لیے خاموش رہنا

فقلت لقتادة أليس قول سعيد أنصت للقرآن قال ذاك إذا جهر به وقال ابن كثير في حديثه قال قلت لقتادة كأنه كرهه قال لو كرهه نهى عنه.

٨٣٠ـ حدثنا ابن المثنى نا ابن أبي عدي عن سعيد عن قتادة عن زرارة عن عمران بن حصين أن النبي صلى الله عليه وسلم صلى بهم فلما انفتل قال أيكم قرأ بسبح اسم ربك الأعلى فقال رجل أنا فقال علمت أن بعضكم خالجنيها.

باب ما يجزئ الأمي والأعجمي من القراءة

٨٣١ـ حدثنا وهب بن بقية أنا خالد عن حميد الأعرج عن محمد بن المنكدر عن جابر بن عبد الله قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن نقرأ القرآن وفينا الأعرابي والأعجمي فقال اقرءوا فكل حسن وسيجيء أقوام يقيمونه كما يقام القدح يتعجلونه ولا يتأجلونه.

٨٣٢ـ حدثنا أحمد بن صالح نا عبد الله بن وهب أخبرني عمرو وابن لهيعة عن بكر بن سوادة عن وفاء بن شريح الصدفي عن سهل بن سعد الساعدي قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما ونحن نقترئ فقال الحمد لله كتاب الله واحد وفيكم الأحمر وفيكم الأبيض وفيكم الأسود اقرءوه قبل أن يقرأه أقوام يقيمونه كما يقوم السهم يتعجل أجره ولا يتأجله.

٨٣٣ـ حدثنا عثمان بن أبي شيبة نا وكيع ابن الجراح نا سفيان الثوري عن أبي خالد الدالاني عن إبراهيم السكسكي عن عبد الله بن أبي أوفى

کہ کیا یہ سعید کا قول نہیں ہے؟ فرمایا یہ اس وقت ہے جب جہر سے پڑھا جائے۔ ابن کثیر نے اپنی حدیث میں کہا کہ میں نے قتادہ سے کہا گویا حضرت نے اسے ناپسند فرمایا۔ فرمایا اگر یہ ناپسند ہوتی تو منع فرما دیتے۔

زرارہ نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں نماز پڑھائی جب فارغ ہوئے تو فرمایا تم میں سے سبح اسم ربک الاعلیٰ کس نے پڑھی۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ میں نے۔ فرمایا میں جان گیا کہ تم میں سے کوئی مجھے الجھا رہا ہے۔

ان پڑھ اور غیر عربی کے لیے کتنی قرات کافی ہے

محمد بن منکدر سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم قرآن کریم پڑھ رہے تھے ہم میں اعرابی اور عجمی بھی تھے۔ فرمایا پڑھو سب اچھا ہے عنقریب ایسی قومیں آئیں گی جو اسے اس طرح سیدھا کریں گے جیسے تیر سیدھا کیا جاتا ہے جلدی کریں گے اور اسے نہیں ٹھہرائیں گے۔

وفاء بن شریح صدفی سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم قرآن مجید پڑھ رہے تھے فرمایا الحمد للہ، اللہ کی کتاب تو ایک ہے لیکن تم میں سرخ، سفید اور سیاہ ہر قسم کے لوگ ہیں اسے پڑھو اس سے پہلے کہ ایسی قومیں آئیں جو اسے سیدھا کریں گی جیسے تیر سیدھا کیا جاتا ہے اس کا بدلہ دنیا میں لیں گے اسے آخرت کے لیے نہیں چھوڑیں گے۔

ابراہیم سکسکی سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ مجھے قرآن کریم سے

قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ آخُذَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا فَعَلِّمْنِي مَا يُجْزِئُنِي مِنْهُ فَقَالَ قُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا لِلّٰهِ فَمَا لِي فَقَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي وَاهْدِنِي فَلَمَّا قَامَ قَالَ هٰكَذَا بِيَدِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا هٰذَا فَقَدْ مَلَأَ يَدَهُ مِنَ الْخَيْرِ۔

مجھے کچھ یاد نہیں ہوتا لہٰذا ایسی چیز سکھا دیجیے جو اس کی جگہ کفایت کرے۔ فرمایا کہ یوں کہا کرو سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! یہ تو اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، میرے لیے کیا ہے؟ فرمایا یوں کہا کرو اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ وَاهْدِنِيْ۔ جب وہ کھڑا ہوا تو ہاتھ کے اشارے سے کچھ کہا، پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے اپنے ہاتھ کو بھلائی سے بھر لیا۔ ف

ف۔ یہ حضرات مقتدی کے لیے بھی سورۂ فاتحہ کا پڑھنا فرض بتاتے ہیں اور اس کے سورۂ فاتحہ نہ پڑھنے پر فسادِ نماز کا حکم لگاتے ہیں۔ وہ اس روایت سے استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر کوئی سورت قرآن کی یاد نہ ہو سکے تو نماز میں یہی پڑھ لیا کرے تاکہ درست ہو جائے گی۔ جب اس کی نماز کا کوئی حکم ہے، جب مقتدی پر قرأت فرض ہے تو بقدر کفایت قرآن مجید پڑھے بغیر نماز کس طرح ہو جائے گی۔ یہ بات صاف تھی کہ سوال کا تعلق انفرادی نماز سے ہے لیکن لوگوں کو دلیل مل گئی کہ شریعت مطہرہ نے مقتدی کو فرض سے بھی چھٹی دلا دی۔ اللہ تعالیٰ ہمارے بھائیوں کو بھی ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین

٨٢٤- حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ نَا أَبُو إِسْحٰقَ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي التَّطَوُّعَ نَدْعُو قِيَامًا وَقُعُودًا وَنُسَبِّحُ رُكُوعًا وَسُجُودًا۔

حسن سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نفل نمازوں کے اندر قیام و قعود میں دعا کر لیا کرتے اور رکوع و سجود میں تسبیح پڑھا کرتے۔

٨٢٥- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ مِثْلَهُ لَمْ يَذْكُرِ التَّطَوُّعَ قَالَ كَانَ الْحَسَنُ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ إِمَامًا أَوْ خَلْفَ إِمَامٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَيُسَبِّحُ وَيُكَبِّرُ وَيُهَلِّلُ قَدْرَ قٓ وَالذَّارِيَاتِ۔

حماد نے حمید سے اسی طرح روایت کی لیکن نفل نماز کا ذکر نہیں کیا اور کہا کہ حسن ظہر و عصر کی امامت کرتے ہوئے یا امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ، تسبیح، تکبیر اور تہلیل کیا کرتے سورۂ ق یا سورۂ الذاریات کی مقدار۔

بَابٌ ٧٩ تَمَامُ التَّكْبِيرِ

کہاں کہاں تکبیر کہے

٨٢٦- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادٌ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ صَلَّيْتُ أَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ وَإِذَا رَكَعَ كَبَّرَ وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ فَلَمَّا انْصَرَفْنَا أَخَذَ

مطرف سے روایت ہے کہ میں نے اور حضرت عمران بن حصین نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب انہوں نے سجدہ کیا تو تکبیر کہی، جب رکوع کیا تو تکبیر کہی اور جب دو رکعتوں سے اٹھے تب بھی تکبیر کہی۔ جب ہم فارغ ہو گئے تو حضرت عمران نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا۔ ایسی ہی پڑھی

وعمران بن حصين بيدي وقال لقد صلى هذا قبل أو قال لقد صلى بنا هذا قبل صلاة محمد صلى الله عليه وسلم.

٨٢٧ - حدثنا عمرو بن عثمان ثنا أبي وبقية عن شعيب عن الزهري قال أخبرني أبو بكر بن عبد الرحمن وأبو سلمة أن أبا هريرة كان يكبر في كل صلاة من المكتوبة وغيرها يكبر حين يقوم ثم يكبر حين يركع ثم يقول سمع الله لمن حمده ثم يقول ربنا ولك الحمد قبل أن يسجد ثم يقول الله أكبر حين يهوي ساجدا ثم يكبر حين يرفع رأسه ثم يكبر حين يسجد ثم يكبر حين يرفع رأسه ثم يكبر حين يقوم من الجلوس في اثنتين فيفعل ذلك في كل ركعة حتى يفرغ من الصلاة ثم يقول حين ينصرف والذي نفسي بيده إني لأقربكم شبها بصلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم إن كانت هذه لصلاته حتى فارق الدنيا. قال أبو داود هذا الكلام الأخير يجعله مالك والزبيدي وغيرهما عن الزهري عن علي بن حسين ووافق عبد الأعلى عن معمر شعيب بن أبي حمزة عن الزهري.

٨٢٨ - حدثنا محمد بن بشار وابن المثنى قالا نا أبو داود نا شعبة عن الحسن بن عمران قال ابن بشار الشامي قال أبو داود أبو عبد الله العسقلاني عن ابن عبد الرحمن بن أبزى عن أبيه أنه صلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان لا يتم التكبير. قال أبو داود معناه إذا رفع رأسه من الركوع وأراد أن يسجد لم يكبر وإذا قام من السجود لم يكبر.

جیسی تھی یا فرمایا کہ انہوں نے ہمیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کی طرح پہلے ہمیں کسی نے نماز پڑھائی۔

ابوبکر بن عبدالرحمٰن اور ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر فرض و غیر فرض نماز میں تکبیر کہا کرتے۔ تکبیر کہتے جب کھڑے ہوتے، پھر تکبیر کہتے جب رکوع کرتے، پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے، پھر سجدے سے پہلے ربنا و لک الحمد کہتے، پھر اللہ اکبر کہتے جب سجدے کے لیے جھکتے، پھر تکبیر کہتے جب سجدے سے سر اٹھاتے، پھر تکبیر کہتے جب سجدہ کرتے، پھر تکبیر کہتے جب سجدے سے سر اٹھاتے، پھر تکبیر کہتے جب دو رکعتوں کے بعد بیٹھنے سے کھڑے ہوتے۔ پس ہر رکعت میں ایسا ہی کرتے یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو جاتے، پھر نماز سے فارغ ہو کر فرماتے کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے ساتھ میری نماز تم سب سے زیادہ مشابہ ہے، حضور کی یہی نماز تھی حتیٰ کہ دنیا سے تشریف لے گئے۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ آخری کلام کو امام مالک، زبیدی وغیرہما زہری سے بواسطہ علی بن حسین روایت کرتے ہیں اور عبدالاعلیٰ نے معمر سے شعیب بن ابی حمزہ کی موافقت کی ہے کہ زہری سے روایت کرتے ہیں۔

محمد بن بشار و ابن المثنیٰ، ابوداؤد، شعبہ، حسن بن عمران (ابن بشار شامی، ابوداؤد، ابوعبداللہ عسقلانی) ابن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد ماجد حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ پوری تکبیر نہیں کہتے تھے۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب رکوع سے سر اٹھاتے اور سجدہ کرنے کا ارادہ فرماتے تو تکبیر نہ کہتے اور جب سجدے سے کھڑے ہوتے تو تکبیر نہ کہتے۔

باب ۲۹۵ کَیْفَ یَضَعُ رُکْبَتَیْہِ قَبْلَ یَدَیْہِ

گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے کیسے رکھے؟

۸۲۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ وَحُسَیْنُ ابْنُ عِیْسٰی قَالَا نَا یَزِیْدُ بْنُ ہَارُوْنَ نَا شَرِیْكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَیْبٍ عَنْ أَبِیْهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَیْهِ قَبْلَ یَدَیْهِ وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ یَدَیْهِ قَبْلَ رُكْبَتَیْهِ۔

عاصم بن کلیب کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا جب سجدہ کرتے تو اپنے گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے رکھتے اور جب اٹھتے تو ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے اٹھاتے۔ ف

ف۔ سنت سے یہی ثابت ہے کہ سجدے میں جاتے وقت ہاتھوں سے پہلے گھٹنے زمین پر رکھے جائیں اور اٹھتے وقت گھٹنوں سے پہلے ہاتھ اٹھائے جائیں۔ زمین پر ہاتھ ٹیک کر نہ کھڑا ہو بلکہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر انگلیوں کے زور سے کھڑا ہو۔ جو روایات اس کے خلاف ہیں وہ بیان جواز کے لیے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۸۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ نَا حَجَّاجُ ابْنُ مِنْهَالٍ نَا هَمَّامٌ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِیْهِ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ حَدِیْثَ الصَّلٰوةِ قَالَ فَلَمَّا سَجَدَ وَقَعَتَا رُكْبَتَاهُ إِلَی الْأَرْضِ قَبْلَ أَنْ تَقَعَا كَفَّاهُ قَالَ هَمَّامٌ نَا شَقِیْقٌ حَدَّثَنِیْ عَاصِمُ بْنُ كُلَیْبٍ عَنْ أَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ هٰذَا وَفِیْ حَدِیْثِ أَحَدِهِمَا وَأَكْبَرُ عِلْمِیْ أَنَّهُ فِیْ حَدِیْثِ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ وَإِذَا نَهَضَ نَهَضَ عَلٰی رُكْبَتَیْهِ وَاعْتَمَدَ عَلٰی فَخِذِهِ۔

عبد الجبار بن وائل نے اپنے والد ماجد حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پھر نماز کی حدیث کو ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جب آپ سجدہ کرتے تو آپ کے دونوں گھٹنے زمین پر ہتھیلیوں سے پہلے رکھتے۔ ہمام شقیق، عاصم بن کلیب کے والد ماجد سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کے مثل روایت کی ہے اور ان دونوں میں سے ایک کی حدیث میں، غالباً محمد بن جحادہ کی حدیث میں ہے کہ جب آپ کھڑے ہوتے تو گھٹنوں کے بل اور ران کے سہارے اٹھتے۔

۸۳۱۔ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ ابْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا یَبْرُكْ كَمَا یَبْرُكُ الْبَعِیْرُ وَلْیَضَعْ یَدَیْهِ قَبْلَ رُكْبَتَیْهِ۔

سعید بن منصور، عبد العزیز بن محمد، محمد بن عبد اللہ بن حسن، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اس طرح نہ بیٹھے جیسے اونٹ بیٹھتا ہے اور اپنے ہاتھ گھٹنوں سے پہلے رکھے۔

۸۳۲۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَسَنٍ عَنْ أَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ

قتیبہ بن سعید، عبد اللہ بن نافع، محمد بن عبد اللہ بن حسن، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَيَبْرُكُ كَمَا يَبْرُكُ الْجَمَلُ۔

بَابُ ۲۹۲ النُّهُوْضِ فِي الْفَرْدِ۔

۸۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا إِسْمٰعِيْلُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ جَاءَنَا أَبُوْ سُلَيْمَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ إِلَى مَسْجِدِنَا فَقَالَ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُصَلِّي وَمَا أُرِيْدُ الصَّلَاةَ وَلٰكِنِّي أُرِيْدُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَالَ قُلْتُ لِأَبِي قِلَابَةَ كَيْفَ صَلّٰى قَالَ مِثْلَ صَلَاةِ شَيْخِنَا هٰذَا يَعْنِي عَمْرَو بْنَ سَلِمَةَ إِمَامَهُمْ وَذَكَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الْآخِرَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى قَعَدَ ثُمَّ قَامَ۔

۸۳۴۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ نَا إِسْمٰعِيْلُ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ جَاءَنَا أَبُوْ سُلَيْمَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ إِلَى مَسْجِدِنَا فَقَالَ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُصَلِّي وَمَا أُرِيْدُ الصَّلَاةَ وَلٰكِنِّي أُرِيْدُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَالَ فَقَعَدَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى حِيْنَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الْآخِرَةِ۔

۸۳۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ فِي وِتْرٍ مِنْ صَلَاتِهِ لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا۔

بَابُ ۲۹۳ الْإِقْعَاءِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔

۸۳۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُوْلُ قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْإِقْعَاءِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ فِي السُّجُوْدِ فَقَالَ هِيَ السُّنَّةُ قَالَ قُلْنَا إِنَّا لَنَرَاهُ جَفَاءً بِالرَّجُلِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هِيَ سُنَّةُ

فرمایا تم میں سے کوئی اپنی نماز میں ایسے بیٹھتا ہے جیسے اونٹ بیٹھا کرتا ہے۔

پہلی اور تیسری رکعت سے اٹھنا

ایوب سے روایت ہے کہ حضرت ابو قلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ابو سلیمان مالک بن حویرث ہماری مسجد میں آئے اور فرمایا کہ خدا کی قسم میں نماز پڑھوں گا اور نماز پڑھانے سے میرا مقصد یہ ہے کہ میں آپ کو دکھاؤں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں (ایوب) نے حضرت ابو قلابہ سے عرض کی کہ انہوں نے کیسے نماز پڑھائی؟ فرمایا کہ ہمارے شیخ حضرت عمرو بن سلمہ کی طرح جو ان کے امام تھے اور کہا کہ جب وہ پہلی رکعت کے دوسرے سجدے سے سر اٹھاتے تو بیٹھ کر کھڑے ہوتے۔

ایوب سے روایت ہے کہ حضرت ابو قلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ابو سلیمان مالک بن حویرث ہماری مسجد میں آئے تو فرمایا اللہ کی قسم نماز میں پڑھاؤں گا اور نماز پڑھانے سے میرا مقصد یہ ہے کہ آپ کو دکھاؤں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ سند کا بیان ہے کہ وہ پہلی رکعت کے بعد بیٹھے جبکہ انہوں نے دوسرے سجدے سے سر اٹھایا۔

ابو قلابہ نے حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ اپنی نماز کی وتر رکعت میں ہوتے تو اس وقت تک نہ اٹھتے جب تک سیدھے نہ بیٹھ جاتے۔

دونوں سجدوں کے درمیان اقعاء کرنا

ابو زبیر نے طاؤس کو فرماتے سنا کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ سجدوں میں قدموں پر اقعاء کا کیا حکم ہے؟ فرمایا یہ سنت ہے۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ ہمیں تو یہ آدمی پر ظلم نظر آتا ہے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ یہ تمہارے نبی کی سنت ہے صلی اللہ تعالیٰ

لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

٨٣٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ يَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَشُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ عُبَيْدٍ أَبِي الْحَسَنِ هٰذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ فِيهِ بَعْدَ الرُّكُوعِ قَالَ سُفْيَانُ لَقِينَا الشَّيْخَ عُبَيْدًا أَبَا الْحَسَنِ بَعْدُ فَلَمْ يَقُلْ فِيهِ بَعْدَ الرُّكُوعِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِصْمَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُبَيْدٍ قَالَ بَعْدَ الرُّكُوعِ.

٨٣٨ - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ نَا الْوَلِيدُ ح وَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ نَا أَبُو مُسْهِرٍ ح وَنَا ابْنُ السَّرْحِ نَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ كُلُّهُمْ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَزَعَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ حِينَ يَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاءِ قَالَ مُؤَمَّلٌ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ زَادَ مَحْمُودٌ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ ثُمَّ اتَّفَقُوا وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ وَقَالَ بِشْرٌ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ لَمْ يَقُلْ مَحْمُودٌ اللّٰهُمَّ قَالَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ.

جب رکوع سے سر اٹھائے تو کیا کہے

عبید بن حسن سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو کہتے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ

امام ابوداؤد نے فرمایا کہ سفیان ثوری اور شعبہ بن حجاج نے عبید بن حسن سے اس حدیث کو روایت کیا ہے لیکن اس میں بعد الرکوع نہیں ہے۔ سفیان نے کہا کہ ہم ایک بار شیخ عبید ابوالحسن سے ملے تو انہوں نے اس میں بعد الرکوع نہیں کہا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے شعبہ نے ابو عصمہ سے، اعمش سے، عبید سے، بعد الرکوع کے لفظ۔

مؤمل بن فضل حرانی، ولید، محمود بن خالد، ابومسہر، ابن السرح، بشر بن بکر، محمد بن مصعب، عبداللہ بن یوسف، سعید بن عبدالعزیز، عطیہ بن قیس، قزعہ بن یحییٰ سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہہ لیتے تو کہا کرتے اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاءِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ ......

محمود نے یہ زیادہ کیا کہ ...... وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ پھر سارے راوی متفق ہو گئے وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔ بشر نے کہا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اور محمود نے اللّٰهُمَّ نہیں کہا بلکہ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ......

٨٣٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

ابو صالح سمان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللّٰھم ربنا لک الحمد کہا کرو کیونکہ جس کا کہنا فرشتوں کے کہنے سے موافقت کر گیا اس کے سابقہ گناہوں کی مغفرت فرما دی جاتی ہے۔

٨٤٠۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عَمَّارٍ نَا أَسْبَاطٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ لَا يَقُوْلُ الْقَوْمُ خَلْفَ الْإِمَامِ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَلٰكِنْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔

عامر سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا۔ لوگ امام کے پیچھے سمع اللہ لمن حمدہ نہ کہیں بلکہ کہیں ربنا لک الحمد۔ ف

ف۔ احادیث میں یہ الفاظ تین طرح وارد ہوئے ہیں (۱) رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ (۲) اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ (۳) اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ...... پہلے الفاظ بقدر کفایت ہیں باقی دونوں طریقوں میں پہلے کی نسبت جتنے حروف زیادہ ہیں اتنا ثواب زیادہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ ٢٩٥ الدُّعَاءِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

دونوں سجدوں کے درمیان کی دعا

٨٤١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ نَا كَامِلٌ أَبُو الْعَلَاءِ حَدَّثَنِي حَبِيْبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي۔

محمد بن مسعود، زید بن حباب، کامل ابو العلاء، حبیب بن ابی ثابت، سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان میں کہا کرتے۔ اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے عافیت دے، مجھے ہدایت پر قائم رکھ اور مجھے روزی عطا فرما۔ ف

ف۔ اس پر فتن دور میں جبکہ مسلمانوں کی اکثریت نماز جیسے اہم ترین فریضہ کو چھوڑ بیٹھی، تو جو نماز پڑھتے ہیں ان کی خاصی تعداد رکوع کے بعد قومہ اور دونوں سجدوں کے درمیان جلسے کرنے کو غیر ضروری سمجھ چکی ہے حالانکہ دونوں امور نماز میں واجب ہیں اور دانستہ یا نادانستہ انہیں ترک کر دینے سے نماز نہیں ہوتی بلکہ واجب الاعادہ رہتی ہے۔ ایسے حالات میں علمائے کرام اگر عوام کو اس دعا کی تلقین کریں تو جلسہ ترک کرنے کی بیماری کا بڑی حد تک علاج ہو جائے۔ کاش! علمائے عظام اپنی اور عوام کی بیماریوں کا احساس کر کے ان کے علاج معالجے کی جانب متوجہ ہو جائیں۔ آمین۔

بَابُ ٢٩٦ رَفْعِ النِّسَاءِ إِذَا كُنَّ مَعَ الْإِمَامِ رُءُوْسَهُنَّ مِنَ السَّجْدَةِ

عورتیں جب امام کے ساتھ ہوں تو سجدے سے کب سر اٹھائیں

٨٤٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ مَوْلًى لِأَسْمَاءَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ

مولی اسماء بنت ابو بکر سے روایت ہے کہ حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو تم میں سے

اسماء ابنة ابي بكر قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من كان منكن يؤمن بالله واليوم الآخر فلا ترفع رأسها حتى يرفع الرجال رءوسهم كراهية ان يرين من عورات الرجال۔

باب ۱۴۹ طول القيام من الركوع وبين السجدتين

۸۴۳۔ حدثنا حفص بن عمر نا شعبة عن الحكم عن ابن ابي ليلى عن البراء ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان سجوده وركوعه وقعوده وما بين السجدتين قريبا من السواء۔

۸۴۴۔ حدثنا موسى بن اسماعيل نا حماد انا ثابت وحميد عن انس بن مالك قال ما صليت خلف رجل اوجز صلاة من رسول الله صلى الله عليه وسلم في تمام وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قال سمع الله لمن حمده قام حتى نقول قد اوهم ثم يكبر ويسجد وكان يقعد بين السجدتين حتى نقول قد اوهم۔

۸۴۵۔ حدثنا مسدد وابو كامل دخل حديث احدهما في الآخر قالا نا ابو عوانة عن هلال بن ابي حميد عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن البراء بن عازب قال رمقت محمدا صلى الله عليه وسلم وقال ابو كامل رسول الله صلى الله عليه وسلم في الصلاة فوجدت قيامه فركعته فاعتداله بعد ركعته فسجدته فجلسته بين السجدتين فسجدته فجلسته ما بين التسليم والانصراف قريبا من السواء قال ابو داود وقال مسدد فركعته واعتداله بين الركعتين فسجدته فجلسته بين السجدتين فسجدته

خصوصاً آخری دور رسالت میں یہ بات ذکر کی جو اس وقت تک مردانہ لباس تنگ ہوتے تھے جب تک مرد سر نہ اٹھائیں یہ ناپسند فرمایا کہ عورتیں مردوں کا ستر دیکھیں۔

رکوع کے بعد کھڑا ہو کر اور دونوں سجدوں کے درمیان کتنا ٹھہرے

ابن ابی لیلیٰ سے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رکوع، قیام، سجدے اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا اور تشہد میں بیٹھنا تقریباً برابر ہوتے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے کسی کے پیچھے ایسی نماز نہیں پڑھی جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز سے زیادہ مختصر اور مکمل ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر کھڑے ہوتے تو ہم کہتے کہ شاید آپ بھول گئے، پھر تکبیر کہہ کر سجدہ کرتے اور دونوں سجدوں کے درمیان اتنا بیٹھتے کہ ہم کہتے کہ شاید آپ بھول گئے۔

عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غور سے دیکھا۔ ابو کامل نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز میں تھے تو میں نے آپ کے قیام کو رکوع اور سجدے کی طرح پایا اور رکوع سے سیدھا کھڑے ہونے کو سجدے کی طرح اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے اور اس بیٹھنے کو جو سلام سے پہلے اور فارغ ہونے تک کیا جاتا ہے تقریباً برابر پایا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا اور مسدد کا قول ہے کہ آپ کا رکوع، دونوں رکعتوں کے درمیان اعتدال، سجدہ، دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا، دوسرا سجدہ اور نیز سلام اور لوگوں کی جانب پھرنے کا بیٹھنا تقریباً سب برابر ہوتے۔

تمت · بين التسليم والانصراف خيرا

باب صلاة من لا يقيم صلبه في الركوع والسجود

اس کی نماز جو رکوع اور سجدوں میں اپنی پیٹھ سیدھی نہ کرے

٨٣٦ - حدثنا حفص بن عمر النمري ثنا شعبة عن سليمان عن عمارة بن عمير عن أبي معمر عن أبي مسعود البدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تجزئ صلاة الرجل حتى يقيم ظهره في الركوع والسجود.

٨٣٧ - حدثنا القعنبي ثنا أنس يعني ابن عياض ح وثنا ابن المثنى ثنا يحيى بن سعيد عن عبيد الله وهذا لفظ ابن المثنى حدثني سعيد بن أبي سعيد عن أبيه عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل المسجد فدخل رجل فصلى ثم جاء فسلم على رسول الله صلى الله عليه وسلم فرد رسول الله صلى الله عليه وسلم عليه السلام وقال ارجع فصل فإنك لم تصل فرجع الرجل فصلى كما كان صلى ثم جاء إلى النبي صلى الله عليه وسلم فسلم عليه فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم وعليك السلام ثم قال ارجع فصل فإنك لم تصل حتى فعل ذلك ثلاث مرار فقال الرجل والذي بعثك بالحق ما أحسن غير هذا فعلمني قال إذا قمت إلى الصلاة فكبر ثم اقرأ ما تيسر معك من القرآن ثم اركع حتى تطمئن راكعا ثم ارفع حتى تعتدل قائما ثم اسجد حتى تطمئن ساجدا ثم اجلس حتى تطمئن جالسا ثم افعل ذلك في صلاتك كلها قال أبو داود قال القعنبي عن سعيد بن أبي سعيد المقبري عن أبي هريرة

حفص بن عمر نمری، شعبہ، سلیمان، عمارہ بن عمیر، ابو معمر، حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آدمی کی نماز کافی نہیں ہوتی جب تک رکوع اور سجدوں میں اپنی پیٹھ سیدھی نہ کرے۔

قعنبی، انس، ابن مثنیٰ، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ، سعید بن ابی سعید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے تو ایک شخص بھی داخل ہوا جس نے نماز پڑھی پھر حاضر خدمت ہو کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جواب دے کر فرمایا کہ واپس جاؤ اور نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ چنانچہ وہ شخص واپس گیا اور پہلے کی طرح نماز پڑھی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو سلام کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وعلیک السلام کہا پھر فرمایا کہ واپس جاؤ اور نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ تین مرتبہ ایسا ہی ہوا۔ اس شخص نے عرض کی کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں اس سے بہتر نہیں جانتا لہٰذا مجھے سکھا دیجئے۔ فرمایا کہ جب نماز کے لیے کھڑے ہو تو تکبیر کہو پھر قرآن کریم میں سے جو آسان ہو پڑھو پھر رکوع کرو یہاں تک کہ اطمینان سے رکوع کرو پھر سر اٹھاؤ یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ اطمینان سے سجدہ کرو پھر بیٹھو یہاں تک کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ پھر اپنی ساری نماز میں اسی طرح کیا کرو۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ قعنبی، سعید مقبری، ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ اس کے آخر میں کہا۔ جب تم ایسا کر لو گے تو تمہاری نماز مکمل ہو گئی اور اگر اس میں سے کچھ کمی کرو گے تو اپنی نماز میں کمی کرو گے

وَقَالَ فِيْهِ إِذَا فَعَلْتَ هٰذَا فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُكَ وَمَا انْتَقَصْتَ مِنْ هٰذَا شَيْئًا فَإِنَّمَا انْتَقَصْتَهُ مِنْ صَلَاتِكَ وَقَالَ فِيْهِ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوْءَ۔

کرلی اور اس میں یہ بھی فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو پوری طرح وضو کیا کرو۔ ف

ف: اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نماز میں تعدیل ارکان واجب ہے فرض ہرگز نہیں ہے اگر تعدیل ارکان فرض ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہلی ہی دفعہ میں اس سے یہ نہ فرماتے "انتقصت من صلاتک" بلکہ فرماتے کہ تیری نماز نہیں ہوئی کیونکہ ایک جز کے نہ ہونے سے کل نہیں ہوتا۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ نماز میں کمی و نقصان آنے سے واضح ہو جاتا ہے کہ تعدیل ارکان لازم و واجب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۸۳۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ فِيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَا تَتِمُّ صَلَاةٌ لِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ فَيَضَعَ الْوُضُوْءَ يَعْنِي مَوَاضِعَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَحْمَدُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيُثْنِيْ عَلَيْهِ وَيَقْرَأُ بِمَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَرْكَعُ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ ثُمَّ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَسْجُدُ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَيَرْفَعُ رَأْسَهُ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَسْجُدُ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيُكَبِّرُ فَإِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ۔

علی بن یحییٰ بن خلاد نے اپنے چچا جان سے روایت کی کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا۔ پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کرتے ہوئے اس میں یہ کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی شخص کی نماز مکمل نہیں ہوتی جب تک وضو نہ کرے یعنی جب تک تمام اعضاء کو اچھی طرح نہ دھوئے پھر تکبیر کہے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرے اور قرآن مجید سے جتنا چاہے پڑھے پھر اللہ اکبر کہے پھر رکوع کرے یہاں تک کہ جوڑ قرار پکڑ جائیں پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر سیدھا کھڑا ہو جائے پھر اللہ اکبر کہے پھر سجدہ کرے یہاں تک کہ جوڑ قرار پکڑ جائیں۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر سر اٹھائے یہاں تک کہ سیدھا بیٹھ جائے پھر اللہ اکبر کہہ کر سجدہ کرے یہاں تک کہ جوڑ قرار پکڑ جائیں پھر سر اٹھائے تکبیر کہتے ہوئے جب اس نے ایسا کیا تو اپنی نماز کو مکمل کر لیا۔

۸۳۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ وَالْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَا نَا هَمَّامٌ نَا إِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَمِّهِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ بِمَعْنَاهُ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا لَا تَتِمُّ صَلَاةُ أَحَدِكُمْ حَتّٰى يُسْبِغَ الْوُضُوْءَ

علی بن یحییٰ بن خلاد نے اپنے والد ماجد سے انہوں نے ان کے چچا حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی معنی کی روایت کی کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کی نماز مکمل نہیں ہوتی یہاں تک کہ اچھی طرح وضو کرے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ اپنا منہ دھوئے اور دونوں ہاتھ کہنیوں تک اور اپنے سر کا مسح کرے اور دونوں پیر ٹخنوں تک دھوئے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرے اور اس کی تعریف کرے

كما أمره الله تعالى فيغسل وجهه ويديه إلى المرفقين ويمسح برأسه ورجليه إلى الكعبين ثم يكبر الله عز وجل ويحمده ثم يقرأ من القرآن ما أذن له فيه وتيسر فذكر نحو حديث حماد قال ثم يكبر فيسجد فيمكن وجهه قال همام وربما قال جبهته من الأرض حتى تطمئن مفاصله وتسترخي ثم يكبر فيستوي قاعدا على مقعده ويقيم صلبه فوصف الصلاة هكذا أربع ركعات حتى فرغ لا تتم صلاة أحدكم حتى يفعل ذلك.

پھر قرأت کرے جو اسے سکھایا گیا ہے اور جو میسر آئے پڑھے پھر حدیث حماد کی طرح ذکر کرتے ہوئے کہا پھر تکبیر کہہ کر سجدہ کرے اور اپنی پیشانی کو ٹکائے۔ ہمام نے کہا کبھی یہ کہتے کہ اپنی پیشانی کو زمین پر یہاں تک کہ جوڑ اپنی جگہ اطمینان سے آجائیں اور ڈھیلے ہو جائیں۔ پھر تکبیر کہہ کر بیٹھنے کی طرح سیدھا بیٹھ جائے اور اپنی کمر کو سیدھی کرے اسی طرح نماز کی چار رکعتوں کو بیان کیا یہاں تک کہ فارغ ہوئے تم میں سے کسی کی نماز پوری نہیں ہوتی جب تک ایسا نہ کرے۔

۸۵۰۔ حدثنا وهب بن بقية عن خالد عن محمد يعني ابن عمرو عن علي بن يحيى بن خلاد عن أبيه عن رفاعة بن رافع بهذه القصة قال إذا قمت فتوجهت إلى القبلة فكبر ثم اقرأ بأم القرآن وبما شاء الله أن تقرأ وإذا ركعت فضع راحتيك على ركبتيك وامدد ظهرك وقال إذا سجدت فمكن لسجودك فإذا رفعت فاقعد على فخذك اليسرى.

یحییٰ بن خلاد نے حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے یہی قصہ روایت کرتے ہوئے کہا۔ جب تم کھڑے ہو تو قبلہ کی طرف منہ کرلو۔ پھر تکبیر کہو۔ پھر سورۂ فاتحہ پڑھو اور جو اللہ تعالیٰ چاہے پڑھو اور جب رکوع کرو تو اپنی ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھ لیا کرو اور اپنی کمر کو بچھا دو اور فرمایا جب تم سجدہ کرو تو سجدے میں ٹھہرا کرو اور جب تم اٹھو تو اپنی بائیں ران پر بیٹھا کرو۔

۸۵۱۔ حدثنا مؤمل بن هشام ثنا إسماعيل عن محمد بن إسحاق حدثني علي بن يحيى بن خلاد بن رافع عن أبيه عن عمه رفاعة بن رافع عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذه القصة قال إذا أنت قمت في صلاتك فكبر الله تعالى ثم اقرأ ما تيسر عليك من القرآن وقال فيه فإذا جلست في وسط الصلاة فاطمئن وافترش فخذك اليسرى ثم تشهد ثم إذا قمت فمثل ذلك حتى تفرغ من صلاتك.

یحییٰ بن خلاد بن رافع نے اپنے چچا جان حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہی واقعہ روایت کرتے ہوئے کہا۔ جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرو۔ پھر جو قرآن آسانی سے میسر آئے پڑھو اور اس میں یہ بھی کہا کہ جب تم نماز کے درمیان میں بیٹھو تو اطمینان سے بیٹھو اور اپنی بائیں ران کو بچھا لو۔ پھر تشہد پڑھو پھر جب کھڑے ہو تو اسی طرح کرو یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو جاؤ۔

۸۵۲۔ حدثنا عباد بن موسى الختلي ثنا إسماعيل يعني ابن جعفر أخبرني يحيى بن علي

یحییٰ بن علی بن یحییٰ بن خلاد بن رافع زرقی نے اپنے دادا جان حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ

ابن يحيى بن خلاد بن رافع الزرقي عن أبيه عن جده رفاعة بن رافع أن رسول الله صلى الله عليه وسلم فقص هذا الحديث قال فيه فتوضأ كما أمرك الله ثم تشهد فأقم ثم كبر فإن كان معك قرآن فاقرأ به وإلا فاحمد الله وكبره وهلله وقال فيه وإن انتقصت منه شيئا انتقصت من صلاتك۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پھر مذکورہ حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ اس میں یہ ہے کہ نماز کے لیے وضو کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے پھر تشہد کے بعد اقامت کہو پھر تکبیر کہو اگر تمہیں قرآن مجید سے آتا ہو تو پڑھو ورنہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ... کہو اسی میں یہ کہا کہ اگر تم ان میں سے کسی چیز کی کمی کروگے تو اپنی نماز میں بھی کمی کروگے۔

۸۵۳ - حدثنا أبو الوليد الطيالسي حدثنا الليث عن يزيد بن أبي حبيب عن جعفر بن الحكم ح وحدثنا قتيبة حدثنا الليث عن جعفر بن عبد الله الأنصاري عن تميم بن محمود عن عبد الرحمن بن شبل قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن نقرة الغراب وافتراش السبع وأن يوطن الرجل المكان في المسجد كما يوطن البعير هذا لفظ قتيبة۔

ابو الولید طیالسی، لیث، یزید بن ابی حبیب، جعفر بن حکم۔ قتیبہ، لیث، جعفر بن عبد اللہ انصاری، تمیم بن محمود سے روایت ہے کہ حضرت عبد الرحمن بن شبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوے کی طرح ٹھونگیں مارنے سے، درندوں کی طرح بازو بچھانے اور آدمی کو مسجد میں اپنی جگہ مقرر کر لینے سے منع فرمایا ہے جیسے اونٹ اپنی جگہ مقرر کر لیتا ہے۔ یہ الفاظ قتیبہ کے ہیں۔

۸۵۴ - حدثنا زهير بن حرب حدثنا جرير عن عطاء بن السائب عن سالم البراد قال أتينا عقبة بن عمرو الأنصاري أبا مسعود فقلنا له حدثنا عن صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام بين أيدينا في المسجد فكبر فلما ركع وضع يديه على ركبتيه وجعل أصابعه أسفل من ذلك وجافى بين مرفقيه حتى استقر كل شيء منه ثم قال سمع الله لمن حمده فقام حتى استقر كل شيء منه ثم كبر وسجد ووضع كفيه على الأرض ثم جافى بين مرفقيه حتى استقر كل شيء منه ثم رفع رأسه فجلس حتى استقر كل شيء منه ففعل مثل ذلك أيضا ثم صلى أربع ركعات مثل هذه الركعة فصلى صلاته ثم قال هكذا رأينا رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي۔

عطاء بن سائب سے روایت ہے کہ سالم براد نے فرمایا ہم حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز بتائیے۔ پس وہ مسجد میں ہمارے درمیان کھڑے ہو گئے۔ چنانچہ انہوں نے تکبیر کہی اور جب رکوع کیا تو اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے اور اپنی انگلیوں کو نیچے کی جانب رکھا اور اپنی کہنیوں کو جدا رکھا یہاں تک کہ ہر چیز اپنی جگہ قرار پکڑ گئی۔ پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہا پھر کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ ہر چیز اپنی جگہ قرار پکڑ گئی پھر تکبیر کہہ کر سجدہ کیا اپنی ہتھیلیاں زمین پر رکھیں اور اپنی کہنیوں کو علیحدہ رکھا یہاں تک کہ ہر چیز اپنی جگہ پر قرار پکڑ گئی پھر سر اٹھایا اور بیٹھ گئے یہاں تک کہ ہر چیز اپنی جگہ پر قرار پا گئی پھر اسی طرح کیا پھر پہلی رکعت کی طرح چاروں رکعتیں پڑھیں اور نماز ختم کرکے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُتِمُّهَا صَاحِبُهَا تُتَمُّ مِنْ تَطَوُّعِهِ

۸۵۵ ـ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا إِسْمٰعِيلُ نَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ حَكِيمٍ الضَّبِّيِّ قَالَ خَافَ مِنْ زِيَادٍ أَوِ ابْنِ زِيَادٍ فَأَتَى الْمَدِينَةَ فَلَقِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ فَنَسَبَنِي فَانْتَسَبْتُ لَهُ فَقَالَ يَا فَتَى أَلَا أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا قَالَ قُلْتُ بَلَى رَحِمَكَ اللّٰهُ قَالَ يُونُسُ وَأَحْسَبُهُ ذَكَرَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ النَّاسُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَعْمَالِهِمُ الصَّلَاةُ قَالَ يَقُولُ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ لِمَلَائِكَتِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ انْظُرُوا فِي صَلَاةِ عَبْدِي أَتَمَّهَا أَمْ نَقَصَهَا فَإِنْ كَانَتْ تَامَّةً كُتِبَتْ لَهُ تَامَّةً وَإِنْ كَانَ انْتَقَصَ مِنْهَا شَيْئًا قَالَ انْظُرُوا هَلْ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ فَإِنْ كَانَ لَهُ تَطَوُّعٌ قَالَ أَتِمُّوا لِعَبْدِي فَرِيضَتَهُ مِنْ تَطَوُّعِهِ ثُمَّ تُؤْخَذُ الْأَعْمَالُ عَلَى ذَاكُمْ۔

۸۵۶ ـ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سَلِيطٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ۔

۸۵۷ ـ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْمَعْنٰى قَالَ ثُمَّ الزَّكٰوةُ مِثْلُ ذٰلِكَ ثُمَّ تُؤْخَذُ الْأَعْمَالُ عَلَى حَسَبِ ذٰلِكَ۔

بَابُ تَفْرِيعِ أَبْوَابِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَضْعُ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ

۸۵۸ ـ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کہ جس کی نماز پوری نہ ہوگی تو نوافل سے پوری کی جائے گی

حسن سے روایت ہے کہ انس بن حکیم ضبی نے زیاد یا ابن زیاد کے خوف سے مدینہ منورہ کی طرف چلے گئے۔ پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے میرا نسب پوچھا تو میرا نسب ان سے مل گیا۔ انہوں نے فرمایا کہ اے جوان میں تم سے ایک حدیث بیان کروں؟ عرض گزار ہوا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے ضرور بیان کیجیے۔ یونس راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں انہوں نے مرفوعاً بیان کی۔ فرمایا کہ قیامت کے روز لوگوں کے اعمال میں سب سے پہلے حساب لیا جائے گا نماز کا۔ ہمارا رب عزوجل فرشتوں سے فرمائے گا حالانکہ وہ بہتر جانتا ہے کہ میرے بندے کی فرض نماز دیکھو کہ مکمل ہے یا کم ہے؟ اگر پوری ہے تو پوری لکھی جائے گی اور اگر کچھ کمی رہ گئی تو فرمائے گا کہ دیکھو میرے بندے کی کوئی نفل نماز ہے؟ اگر اس کی نفل نماز ہے تو میرے بندے کے فرائض کو اس کے نوافل سے پورا کر دو۔ پھر تمام اعمال کا اسی طرح حساب لیا جائے گا۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، حمید، حسن، بنی سلیط کے ایک آدمی کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی روایت کی۔

[illegible]

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، داؤد بن ابی ہند، زرارہ بن اوفیٰ سے روایت ہے کہ حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی۔ اس میں یہ ہے کہ پھر زکوٰۃ کا بھی اسی طرح، پھر باقی اعمال کا اسی طرح حساب لیا جائے گا۔

رکوع اور سجدہ کے احکام، نیز ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنا

مصعب بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد کے پہلو میں نماز پڑھی تو اپنے ہاتھوں

جَنْبِ أَبِي فَجَعَلْتُ يَدَيَّ بَيْنَ رُكْبَتَيَّ فَنَهَانِي عَنْ ذَلِكَ فَعُدْتُ فَقَالَ لَا تَصْنَعْ هَذَا فَإِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهُ فَنُهِينَا عَنْ ذَلِكَ وَأُمِرْنَا أَنْ نَضَعَ أَيْدِيَنَا عَلَى الرُّكَبِ۔

ہاتھ گھٹنوں کے درمیان رکھے تو والد محترم نے مجھے اس سے منع کیا میں نے پھر ایسا کیا تو فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو کیونکہ ہم بھی ایسا کیا کرتے تھے لیکن ہمیں اس سے منع فرما دیا گیا اور حکم فرمایا کہ اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھا کریں۔

٨٥٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ فَلْيَفْرِشْ ذِرَاعَيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ وَلْيُطَبِّقْ بَيْنَ كَفَّيْهِ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى اخْتِلَافِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

علقمہ و اسود سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب تم میں کوئی رکوع کرے تو اپنی کلائیاں اپنی رانوں سے ملا لے اور دونوں ہتھیلیوں کو جوڑ لے گویا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگشت ہائے مبارکہ کا اختلاف دیکھ رہا ہوں۔

بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ

آدمی رکوع اور سجدے میں کیا کہے

٨٦٠ - حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَعْنَى قَالَا نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُوسَى قَالَ أَبُو سَلَمَةَ مُوسَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عَمِّهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوهَا فِي رُكُوعِكُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى قَالَ اجْعَلُوهَا فِي سُجُودِكُمْ۔

ربیع بن نافع ابو توبہ، موسیٰ بن اسمٰعیل، ابن مبارک، موسیٰ، ابو سلمہ موسیٰ بن ایوب ان کے چچا، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب آیت فسبح باسم ربک العظیم نازل ہوئی تو فرمایا کہ اسے اپنے رکوع میں کیا کرو اور جب سبح اسم ربک الاعلیٰ نازل ہوئی تو فرمایا اسے اپنے سجدوں میں کیا کرو۔

٨٦١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا اللَّيْثُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى أَوْ مُوسَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ بِمَعْنَاهُ زَادَ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ قَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ ثَلَاثًا وَإِذَا سَجَدَ قَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَبِحَمْدِهِ ثَلَاثًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَذِهِ الزِّيَادَةُ نَخَافُ أَنْ لَا تَكُونَ مَحْفُوظَةً۔

احمد بن یونس، لیث، ایوب بن موسیٰ یا موسیٰ بن ایوب کی قوم کے ایک آدمی سے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہم معنی روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رکوع کرتے تو تین مرتبہ کہتے سبحان ربی العظیم وبحمدہ اور جب سجدہ کرتے تو تین دفعہ کہتے سبحان ربی الاعلیٰ وبحمدہ۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ہمیں اندیشہ ہے کہ یہ اضافہ محفوظ نہ ہو۔

٨٦٢ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ قَالَ قُلْتُ لِسُلَيْمَانَ أَدْعُو فِي الصَّلَاةِ إِذَا مَرَرْتُ بِآيَةِ تَخَوُّفٍ فَحَدَّثَنِي عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ

شعبہ کا بیان ہے کہ میں نے سلیمان سے کہا کہ جب میں نماز کے اندر خوف والی آیت پڑھتا ہوں تو دعا مانگتا ہوں پس انہوں نے مجھ سے حدیث بیان کی سعد بن عبیدہ، مستورد

مستورد عن صلة بن زفر عن حذيفة انه صلى مع النبي صلى الله عليه وسلم فكان يقول في ركوعه سبحان ربي العظيم وفي سجوده سبحان ربي الاعلى وما اتى على اية رحمة الا وقف عندها فسال ولا اتى على اية عذاب الا وقف عندها فتعوذ۔

٨٦٣ - حدثنا مسلم بن ابراهيم ثنا هشام ثنا قتادة عن مطرف عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول في ركوعه وسجوده سبوح قدوس رب الملائكة والروح۔

٨٦٤ - حدثنا احمد بن صالح ثنا ابن وهب ثنا معاوية بن صالح عن عمرو بن قيس عن عاصم بن حميد عن عوف بن مالك الاشجعي قال قمت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام فقرا سورة البقرة لا يمر باية رحمة الا وقف فسال ولا يمر باية عذاب الا وقف فتعوذ قال ثم ركع بقدر قيامه يقول في ركوعه سبحان ذي الجبروت والملكوت والكبرياء والعظمة ثم سجد بقدر قيامه ثم قال في سجوده مثل ذلك ثم قام فقرا بال عمران ثم قرا سورة سورة۔

٨٦٥ - حدثنا ابو الوليد الطيالسي وعلي بن الجعد قالا ثنا شعبة عن عمرو بن مرة عن ابي حمزة مولى الانصار عن رجل من بني عبس عن حذيفة انه راى رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل فكان يقول الله اكبر ثلاثا ذو الملكوت والجبروت والكبرياء والعظمة ثم استفتح فقرا البقرة ثم ركع فكان ركوعه نحوا من قيامه وكان يقول في ركوعه سبحان ربي العظيم سبحان ربي العظيم ثم رفع راسه من الركوع فكان قيامه

صلہ بن زفر حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، فرمایا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ حضور رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ اور سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کہتے اور رحمت کی آیت پڑھتے تو ٹھہر کر اس کا سوال کرتے اور عذاب کی آیت پر ٹھہر کر پناہ مانگتے۔

مطرف نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رکوع و سجدے میں کہا کرتے سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ۔

عاصم بن حمید سے روایت ہے کہ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ قیام کیا۔ آپ نے سورۂ بقرہ پڑھی، جب آیتِ رحمت پر پہنچتے تو ٹھہر کر سوال کرتے اور جب آیتِ عذاب پر پہنچتے تو ٹھہر کر پناہ مانگتے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ نے قیام کے برابر رکوع کیا اور رکوع میں کہتے سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ۔ پھر قیام کے برابر سجدہ کیا اور سجدے میں بھی اسی طرح کہا۔ پھر کھڑے ہوئے اور سورۂ آل عمران پڑھی، پھر ایک ایک سورت پڑھی۔

ابو حمزہ مولیٰ انصار نے بنی عبس کے ایک آدمی سے روایت کی کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رات میں نماز پڑھتے دیکھا۔ آپ تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے ذُو الْمَلَكُوتِ وَالْجَبَرُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ۔ پھر ثنا پڑھ کر سورۂ بقرہ پڑھی، پھر رکوع کیا اور رکوع بھی قیام کے برابر تھا اور رکوع میں کہتے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ۔ پھر رکوع سے سر اٹھایا تو اتنی دیر کھڑے رہے جتنا رکوع کے برابر تھا اور کہا لِرَبِّيَ الْحَمْدُ۔ پھر سجدہ کیا اور آپ کا سجدہ بھی قیام کے برابر

نَحْوًا مِنْ رُكُوعِهِ يَقُولُ لِرَبِّيَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَ سُجُودُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ فَكَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ وَكَانَ يَقْعُدُ فِيمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ نَحْوًا مِنْ سُجُودِهِ وَكَانَ يَقُولُ رَبِّ اغْفِرْ لِي فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَقَرَأَ فِيهِنَّ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ وَالنِّسَاءَ وَالْمَائِدَةَ أَوِ الْأَنْعَامَ شَكَّ شُعْبَةُ۔

تھا آپ سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ کہتے پھر سجدے سے سر اٹھایا اور طول سجدہ کے درمیان اتنی دیر بیٹھے جتنی دیر میں سجدہ کیا تھا اور یہ پڑھتے رہے۔ رب اغفرلی کہا کرتے پس آپ نے چار رکعتیں پڑھیں اور ان میں البقرہ، آل عمران، النساء اور المائدہ یا الانعام کی تلاوت کی اس میں شعبہ کو شک ہے۔

بَابٌ الدُّعَاءِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

رکوع اور سجود میں دعا کرنا

٨٦٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالُوا أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَا عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا صَالِحٍ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ۔

احمد بن صالح، احمد بن عمرو بن سرح اور محمد بن سلمہ، ابن وہب، عمرو ابن الحارث، عمارہ بن غزیہ، سمی مولیٰ ابوبکر، ابو صالح ذکوان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ اپنے رب سے زیادہ قریب سجدے کی حالت میں ہوتا ہے پس سجدے میں بکثرت دعا کیا کرو۔

٨٦٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشَفَ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ وَإِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا الرَّبَّ فِيهِ وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ۔

مسدد، سفیان، سلیمان بن سحیم، ابراہیم بن عبداللہ بن معبد کے والد ماجد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پردہ ہٹایا اور لوگ حضرت ابوبکر کے پیچھے صف بستہ تھے پس فرمایا: اے لوگو! نبوت کی خوشخبریوں سے کچھ باقی نہیں رہا مگر اچھا خواب جو کوئی مسلمان دیکھے یا کوئی اس کے لیے دیکھے اور مجھے منع فرمایا گیا ہے کہ رکوع یا سجدہ میں قرآن مجید پڑھوں۔ رکوع میں اپنے رب کی عظمت بیان کرو اور سجدے میں خوب دعا کرو قبولیت کا یقین رکھتے ہوئے۔

٨٦٨ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ۔

عثمان بن ابی شیبہ، جریر، منصور، ابو الضحیٰ، مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجود میں اکثر یوں کہا کرتے۔ سبحانک اللہم ربنا وبحمدک اللہم اغفرلی۔ قرآن کریم کی ایک آیت سے یہی مراد لیا کرتے۔

٨٦٩۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ ح وَنَا أَحْمَدُ بْنُ السَّرْحِ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ دِقَّهُ وَجِلَّهُ وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ زَادَ ابْنُ السَّرْحِ عَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ۔

احمد بن صالح، ابن وہب، احمد بن سرح، ابن وہب، یحییٰ بن ایوب، عمارۃ بن غزیہ، سمی مولیٰ ابوبکر، ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں کہا کرتے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ کُلَّہٗ دِقَّہٗ وَجِلَّہٗ وَاَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ۔ ابن سرح نے یہ بھی کہا عَلَانِیَتَہٗ وَسِرَّہٗ۔

٨٧٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ نَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَلَمَسْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا هُوَ سَاجِدٌ وَقَدَمَاهُ مَنْصُوبَتَانِ وَهُوَ يَقُولُ أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس سے گم ہوگئے میں نے آپ کو مسجد میں ٹٹول لیا جبکہ آپ سجدے میں تھے اور دونوں قدم مبارک کھڑے تھے۔ آپ کہہ رہے تھے میں پناہ لیتا ہوں تیری رضا کی تیرے غضب سے اور پناہ لیتا ہوں تیری معافی کی تیرے عذاب سے اور پناہ لیتا ہوں تجھ سے تیری۔ تیری تعریف شمار نہیں کر سکتا تو ویسا ہی ہے جیسی تو نے اپنی ثناء کی ہے۔

باب ۱۵۳ الدعاء في الصلاة

نماز میں دعا مانگنا

٨٧١۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ نَا بَقِيَّةُ نَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو فِي صَلَاتِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيذُ مِنَ الْمَغْرَمِ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ۔

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز میں دعا مانگا کرتے تھے۔ اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں قبر کے عذاب سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں دجال کے فتنے سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں زندگی اور موت کی آزمائش سے۔ اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں گناہ اور قرض سے۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ آپ قرض سے کیوں اکثر پناہ مانگتے ہیں فرمایا کہ جب آدمی مقروض ہو جائے تو بات کرتے ہوئے جھوٹ بولتا اور وعدہ کرکے وعدہ خلافی کرتا ہے۔

٨٧٢۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ نَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد سے فرمایا کہ میں نے نفل نماز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ تَطَوُّعٍ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ وَيْلٌ لِأَهْلِ النَّارِ۔

کے پہلو میں نفلی نماز پڑھی تو آپ کو کہتے سنا: اللہ کی پناہ آگ سے، خرابی ہو جہنم والوں کے لیے۔

٨٧٣- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلَاةِ وَقُمْنَا مَعَهُ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ فِي الصَّلَاةِ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْأَعْرَابِيِّ لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا يُرِيدُ رَحْمَةَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے تو ایک دیہاتی نے نماز کے اندر کہا: اے اللہ! مجھ پر اور محمد پر رحم فرما اور ہمارے ساتھ کسی پر رحم نہ فرما۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو اعرابی سے فرمایا: تم نے کشادہ چیز کو تنگ کر دیا۔ مراد اس سے اللہ تعالیٰ کی رحمت تھی۔

٨٧٤- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَرَأَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى قَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى قَالَ أَبُو دَاوُدَ خُولِفَ وَكِيعٌ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ رَوَاهُ أَبُو وَكِيعٍ وَشُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْقُوفًا۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھتے تو سبحان ربی الاعلیٰ کہتے۔ امام ابو داؤد فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں وکیع سے اختلاف کیا گیا ہے اور اسے ابو وکیع و شعبہ نے ابو اسحاق، سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے موقوفاً۔

٨٧٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُصَلِّي فَوْقَ بَيْتِهِ وَكَانَ إِذَا قَرَأَ أَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلَى أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتَى قَالَ سُبْحَانَكَ فَبَلَى فَسَأَلُوهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَحْمَدُ يُعْجِبُنِي فِي الْفَرِيضَةِ أَنْ يَدْعُوَ بِمَا فِي الْقُرْآنِ۔

موسیٰ بن ابی عائشہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص اپنے گھر کی چھت پر نماز پڑھا کرتا۔ جب وہ یہ پڑھتا: کیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ مردوں کو زندہ کرے، تو کہتا: تو پاک ہے، کیوں نہیں۔ اس کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ امام احمد فرماتے ہیں کہ مجھے فرض نمازوں میں یہ پسند ہے کہ وہ دعا کی جائے جو قرآن مجید میں ہے۔

بَابُ مِقْدَارِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

رکوع و سجود کی مقدار

٨٧٦- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنِ السَّعْدِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَنْ عَمِّهِ

سعدی سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد یا چچا جان نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز میں غور سے

قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةٍ فَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ قَدْرَ مَا يَقُولُ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ ثَلَاثًا۔

٨٧٧ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ الْأَهْوَازِيُّ نَا أَبُو عَامِرٍ وَأَبُو دَاوُدَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ يَزِيدَ الْهُذَلِيِّ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَذٰلِكَ أَدْنَاهُ وَإِذَا سَجَدَ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثَلَاثًا وَذٰلِكَ أَدْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا مُرْسَلٌ عَوْنٌ لَمْ يُدْرِكْ عَبْدَ اللهِ۔

٨٧٨ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ نَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَعْرَابِيًّا يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ مِنْكُمْ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ فَانْتَهٰى إِلٰى آخِرِهَا أَلَيْسَ اللهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ فَلْيَقُلْ بَلٰى وَأَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ وَمَنْ قَرَأَ لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَانْتَهٰى إِلٰى أَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلٰى أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتٰى فَلْيَقُلْ بَلٰى وَمَنْ قَرَأَ وَالْمُرْسَلَاتِ فَبَلَغَ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ فَلْيَقُلْ آمَنَّا بِاللهِ قَالَ إِسْمَاعِيلُ ذَهَبْتُ أُعِيدُ عَلَى الرَّجُلِ الْأَعْرَابِيِّ وَأَنْظُرُ لَعَلَّهُ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي أَتَظُنُّ أَنِّي لَمْ أَحْفَظْهُ لَقَدْ حَجَجْتُ سِتِّينَ حَجَّةً مَا مِنْهَا حَجَّةٌ إِلَّا وَأَنَا أَعْرِفُ الْبَعِيرَ الَّذِي حَجَجْتُ عَلَيْهِ۔

٨٧٩ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَابْنُ رَافِعٍ قَالَا نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ بْنِ كَيْسَانَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ وَهْبِ بْنِ مَانُوسَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ

دیکھا تو آپ رکوع اور سجدہ میں سُبْحَانَ اللہِ وَبِحَمْدِہٖ تین بار کہنے کی مقدار ٹھہرا کرتے۔

عون بن عبداللہ بن مسعود اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی رکوع کرے تو تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کہے اور یہ کم سے کم ہے اور جب سجدہ کرے تو سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی تین بار کہے اور یہ کم سے کم مقدار ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ عون نے حضرت عبداللہ کو نہیں پایا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو سورۂ والتین پڑھے اور اس کے آخر اَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَحْکَمِ الْحٰکِمِیْنَ تک پہنچے تو کہے بَلٰی وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشّٰہِدِیْنَ اور جو سورۂ قیامہ پڑھے اور اَلَیْسَ ذٰلِکَ بِقٰدِرٍ عَلٰی اَنْ یُّحْیِیَ الْمَوْتٰی تک پہنچے تو کہے بَلٰی اور جو سورۂ مرسلات پڑھے اور فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَہٗ یُؤْمِنُوْنَ تک پہنچے تو کہے اٰمَنَّا بِاللّٰہِ۔ اسمٰعیل کا بیان ہے کہ میں دوبارہ اس اعرابی کے پاس گیا تاکہ دیکھوں تو اس نے فرمایا اے بھتیجے! کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ مجھے یاد نہیں۔ میں نے ساٹھ حج کیے ہیں، کیسا ہی کیا نہیں کہ جس کے متعلق میں یہ نہ جانتا ہوں کہ وہ میں نے کون سے اونٹ پر کیا تھا۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا کہ میں نے کسی ایک کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جس کی نماز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی کی الخ زیادہ مشابہ ہو بہ نسبت اس نوجوان

يَقُوْلُ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَحَدٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذَا الْفَتٰى يَعْنِيْ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ فَحَزَرْنَا فِيْ رُكُوْعِهِ عَشْرَ تَسْبِيْحَاتٍ وَفِيْ سُجُوْدِهِ عَشْرَ تَسْبِيْحَاتٍ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قُلْتُ لَهُ مَانُوْسٌ أَوْ مَابُوْسٌ فَقَالَ أَمَّا عَبْدُ الرَّزَّاقِ فَيَقُوْلُ مَابُوْسٌ وَأَمَّا حِفْظِيْ فَمَانُوْسٌ وَهٰذَا لَفْظُ ابْنِ رَافِعٍ قَالَ أَحْمَدُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز سے اس نوجوان یعنی عمر بن عبدالعزیز کی مشابہت فرمایا کرتے۔ ہم نے ان کے رکوع میں دس تسبیحوں کا اندازہ کیا اور سجدہ میں دس تسبیحوں کا اندازہ کیا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا احمد بن صالح نے عبدالرزاق سے پوچھا کہ مانوس ہے یا مابوس؟ فرمایا کہ عبدالرزاق تو مابوس کہتے ہیں لیکن مجھے مانوس یاد ہے۔ یہ ابن رافع کے الفاظ ہیں۔ نیز روایت کیا ہے عن سعید بن جبیر نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

بَابٌ ۳۰۵ الرَّجُلُ يُدْرِكُ الْإِمَامَ سَاجِدًا كَيْفَ يَصْنَعُ

جو امام کو سجدے میں پائے وہ کیا کرے

۸۸۰ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْحَكَمِ حَدَّثَهُمْ أَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي الْعَتَّابِ وَابْنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جِئْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ وَنَحْنُ سُجُوْدٌ فَاسْجُدُوْا وَلَا تَعُدُّوْهَا شَيْئًا وَمَنْ أَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ۔

محمد بن یحییٰ بن فارس، سعید بن حکم، نافع بن یزید، یحییٰ بن ابی سلیمان، زید بن ابو العتاب اور ابن المقبری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے آؤ اور ہم سجدے میں ہوں تو سجدہ کرو اور اسے شمار نہ کرو اور جس نے رکوع پا لیا تو اس نے نماز (رکعت) پالی۔ ف

ف — اس حدیث سے ثابت ہوا ہے کہ رکوع پانے والا رکعت کا پانے والا ہے مگر امام کے پیچھے مقتدی کے لیے سورۂ فاتحہ پڑھنا فرض یا واجب ہوتا تو اس کے رہ جانے پر رکعت پانے کا فیصلہ حضور رسالت سے کیسے صادر ہوتا۔ معلوم ہوا کہ مقتدی کے لیے سورۂ فاتحہ پڑھنا ضروری نہیں بلکہ امام کی قرأت مقتدیوں کی جانب سے بھی ہے۔ امام حقیقتاً قاری ہے اور مقتدی حکماً قاری شمار فرمائے گئے ہیں۔ جن حضرات کا مذہب یہ ہے کہ بغیر سورۂ فاتحہ پڑھے صحیح نہ ہوگی ان کے مسلک پر رکوع پانے والا رکعت کا پانے والا نہیں ہے ایسے حضرات اس فرمان رسالت کو ٹھکرا کر اپنا اپنا مذہب کو پالتے ہیں۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

بَابُ أَعْضَاءِ السُّجُوْدِ

سجدہ کن اعضاء پر ہو

۸۸۱ — حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ قَالَ حَمَّادٌ أُمِرَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةٍ وَلَا يَكُفَّ

مسدد، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، عمرو بن دینار، طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے۔ حماد نے فرمایا کہ تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا ہے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا اور کوئی کپڑا نہ سمیٹے بال

شعرًا ولا ثوبًا۔

اعضاء پر کرتے۔

۸۸۲۔ حدثنا محمد بن كثير نا شعبة عن عمرو بن دينار عن طاؤس عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أمرت وربما قال أمر نبيكم أن يسجد على سبعة آراب۔

محمد بن کثیر، شعبہ، عمرو بن دینار، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے حکم دیا گیا ہے اور کبھی کہا کہ تمہارے نبی کو حکم دیا گیا ہے کہ سجدہ کیا کریں سات اعضاء پر۔

۸۸۳۔ حدثنا قتيبة بن سعيد نا بكر يعني ابن مضر عن ابن الهاد عن محمد بن إبراهيم عن عامر بن سعد عن العباس بن عبد المطلب أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إذا سجد العبد سجد معه سبعة آراب وجهه وكفاه وركبتاه وقدماه۔

عامر بن سعد نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ سات اعضاء سجدہ کرتے ہیں اس کا چہرہ، دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے اور دونوں قدم۔

۸۸۴۔ حدثنا أحمد بن حنبل نا إسماعيل يعني ابن إبراهيم عن أيوب عن نافع عن ابن عمر رفعه قال إن اليدين تسجدان كما يسجد الوجه فإذا وضع أحدكم وجهه فليضع يديه وإذا رفعه فليرفعهما۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرفوعاً روایت کی فرمایا کہ دونوں ہاتھ بھی سجدہ کرتے ہیں جیسے چہرہ سجدہ کرتا ہے جب تم میں سے کوئی اپنی پیشانی زمین پر رکھے تو چاہیے کہ دونوں ہاتھ بھی رکھے اور جب اسے اٹھائے تو انہیں بھی اٹھائے۔

باب السجود على الأنف والجبهة

ناک اور پیشانی پر سجدہ کرنا

۸۸۵۔ حدثنا ابن المثنى نا صفوان بن عيسى نا معمر عن يحيى بن أبي كثير عن أبي سلمة عن أبي سعيد الخدري أن رسول الله صلى الله عليه وسلم رئي على جبهته وعلى أرنبته أثر طين من صلاة صلاها بالناس۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ان کے باعث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیشانی اور ناک پر مٹی کے نشانات لگ گئے کیونکہ لوگوں کو نماز پڑھائی تھی۔

۸۸۶۔ حدثنا محمد بن يحيى نا عبد الرزاق عن معمر نحوه۔

محمد بن یحییٰ، عبدالرزاق، معمر سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

باب صفة السجود

سجدے کی کیفیت

۸۸۷۔ حدثنا الربيع بن نافع أبو توبة نا شريك عن أبي إسحاق قال وصف لنا البراء بن عازب فوضع يديه واعتمد على ركبتيه ورفع عجيزته وقال هكذا كان رسول الله صلى الله عليه

ابو اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں سجدہ بتاتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے اپنے گھٹنوں پر بوجھ ڈالا اور اپنی پیٹھ کو بلند رکھا فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس

اللہ علیہ وسلم یسجد۔

۸۸۸۔ حدثنا مسلم بن ابراہیم نا شعبۃ عن قتادۃ عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اعتدلوا فی السجود ولا یفترش احدکم ذراعیہ افتراش الکلب۔

۸۸۹۔ حدثنا قتیبۃ نا سفیان عن عبید اللہ بن عبد اللہ عن عمہ یزید بن الاصم عن میمونۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سجد جافی بین یدیہ حتی لو ان بہمۃ ارادت ان تمر تحت یدیہ مرت۔

۸۹۰۔ حدثنا عبد اللہ بن محمد النفیلی نا زہیر نا ابو اسحاق عن التمیمی الذی یحدث بالتفسیر عن ابن عباس قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم من خلفہ فرایت بیاض ابطیہ وہو مجخ قد فرج بین یدیہ۔

۸۹۱۔ حدثنا مسلم بن ابراہیم نا عباد بن راشد نا الحسن نا احمر بن جزء صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سجد جافی عضدیہ عن جنبیہ حتی ناوی لہ۔

۸۹۲۔ حدثنا عبد الملک بن شعیب بن اللیث نا ابن وہب نا اللیث عن دراج عن ابن حجیرۃ عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سجد احدکم فلا یفترش یدیہ افتراش الکلب ولیضم فخذیہ۔

باب الرخصۃ فی ذلک۔

۸۹۳۔ حدثنا قتیبۃ بن سعید نا اللیث عن ابن عجلان عن سمی عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ قال اشتکی اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مشقۃ السجود

طرح سجدہ کیا کرتے تھے۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سجدوں میں سیدھے رہو اور تم میں سے کوئی اپنی کلائیوں کو اس طرح نہ بچھائے جیسے کتا بچھاتا ہے۔

یزید بن اصم نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنے بازوؤں کو پہلو سے اتنے جدا رکھتے کہ اگر بکری کا بچہ چاہتا تو آپ کے بازوؤں کے نیچے سے گزر سکتا۔

ابو اسحاق نے تمیمی سے روایت کی ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے تفسیر کی روایت کرتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیچھے کی جانب سے حاضر ہوا تو میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی آپ کے لیٹنے کی کشادگی تھی دونوں بازو علیحدہ رہتے تھے۔

حسن نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی حضرت احمر بن جزء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنے بازوؤں کو پہلوؤں سے علیحدہ رکھتے یہاں تک کہ ہمیں خیال آتا۔

ابن حجیرہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو کتے کی طرح اپنے بازو نہ بچھائے اور چاہیے کہ اپنی رانوں کو ملائے۔

اس بات کی رخصت

ابو صالح سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ صحابہ کرام نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشقت سجود کی شکایت کی جبکہ پھیل کر سجدہ کیا کرتے تھے۔ فرمایا کہ گھٹنوں سے مدد حاصل کیا کرو۔

عَلَيْكُمْ إِذَا انْفَرَجُوا فَقَالَ اسْتَعِينُوا بِالرُّكَبِ۔

بَابُ ۱۵۳ التَّخَصُّرِ وَالْإِقْعَاءِ۔

۸۹۴۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ صُبَيْحٍ الْحَنَفِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَوَضَعْتُ يَدَيَّ عَلَى خَاصِرَتِي فَلَمَّا صَلَّى قَالَ هَذَا الصَّلْبُ فِي الصَّلَاةِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْهُ۔

بَابُ ۱۵۴ الْبُكَاءِ فِي الصَّلَاةِ۔

۸۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ نَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ هَارُونَ نَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَفِي صَدْرِهِ أَزِيزٌ كَأَزِيزِ الرَّحَى مِنَ الْبُكَاءِ۔

بَابُ ۱۵۵ كَرَاهِيَةِ الْوَسْوَسَةِ وَحَدِيثِ النَّفْسِ فِي الصَّلَاةِ۔

۸۹۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو نَا هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يَسْهُو فِيهِمَا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

۸۹۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ يُقْبِلُ بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ عَلَيْهِمَا إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔

کمر پر ہاتھ رکھنا

سعید بن زیاد، زیاد بن صبیح حنفی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلو میں نماز پڑھی تو اپنے دونوں ہاتھ کمر پر رکھے جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ یہ نماز میں سولی کی شکل ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔

نماز میں رونا

مطرف نے اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز میں دیکھا کہ آپ کے سینۂ مبارک سے جوش گریہ کے سبب اس طرح آواز نکل رہی تھی جیسے چکی کی آواز۔

نماز میں وسوسوں اور خیالات کی کراہیت

عطاء بن یسار نے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے وضو کیا اچھی طرح وضو کیا پھر دو رکعتیں پڑھیں جن میں کوئی بھول چوک نہ ہو تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

عثمان بن ابو شیبہ، زید بن حباب، معاویہ بن صالح، ربیعہ بن یزید، ابو ادریس خولانی، جبیر بن نفیر حضرمی سے حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی ایسا نہیں کہ اچھی طرح وضو کر کے دو رکعتیں پڑھے اور ان میں دل و جان سے متوجہ رہے مگر اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

بابٌ ۱۶۳ الفتح على الإمام في الصلوة

۸۹۸ ۔ حدثنا محمد بن العلاء وسليمان بن عبد الرحمن الدمشقي قالا ثنا مروان بن معاوية عن يحيى الكاهلي عن المسور بن يزيد المالكي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يحيى وربما قال شهدت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ في الصلوة فترك شيئا لم يقرأه فقال له رجل يا رسول الله تركت آية كذا وكذا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هلا أذكرتنيها قال سليمان في حديثه قال كنت أراها نسخت وقال سليمان قال ثنا يحيى بن كثير

۸۹۹ ۔ حدثنا يزيد بن محمد الدمشقي ثنا هشام بن إسماعيل ثنا محمد بن شعيب أنا عبد الله بن العلاء بن زبر عن سالم بن عبد الله عن عبد الله بن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم صلى صلوة فقرأ فيها فلبس عليه فلما انصرف قال لأبي أصليت معنا قال نعم قال فما منعك

بابٌ ۱۶۴ النهي عن التلقين

۹۰۰ ۔ حدثنا عبد الوهاب بن نجدة ثنا محمد بن يوسف الفريابي عن يونس بن أبي إسحاق عن أبي إسحاق عن الحارث عن علي رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا علي لا تفتح على الإمام في الصلوة قال أبو داود أبو إسحاق لم يسمع من الحارث إلا أربعة أحاديث ليس هذا منها.

بابٌ ۱۶۵ الالتفات في الصلوة

۹۰۱ ۔ حدثنا أحمد بن صالح ثنا ابن وهب أخبرني يونس عن ابن شهاب قال سمعت أبا الأحوص يحدثنا في مجلس سعيد بن المسيب قال قال

نماز میں امام کو لقمہ دینا

یحییٰ کاہلی نے حضرت مسور بن یزید مالکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی کہا کہ فرمایا کہ میں حاضر ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز میں قرأت پڑھ رہے تھے۔ آپ کچھ آیتیں بھول گئے جن کو نہیں پڑھا۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ فلاں فلاں آیتیں چھوڑ گئے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے مجھے کیوں نہ یاد دلائیں۔ سلیمان نے اپنی حدیث میں کہا کہ میں نے خیال کیا کہ شاید منسوخ ہو گئی ہیں۔ سلیمان نے بھی یحییٰ بن کثیر سے روایت کیا ہے۔

سالم بن عبد اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک نماز پڑھتے ہوئے قرأت کی تو اس میں سہو ہو گیا۔ جب فارغ ہوئے تو حضرت ابی بن کعب سے فرمایا کیا تم نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی ہے؟ وہ عرض گزار ہوئے کہ ہاں۔ فرمایا تو تمہیں بتانے سے کس چیز نے منع کیا؟

لقمہ دینے کی ممانعت

حارث نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی! نماز میں امام کو لقمہ نہ دیا کرو۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ابو اسحاق نے حارث سے نہیں سنی مگر چار حدیثیں اور یہ حدیث ان میں سے نہیں ہے۔

نماز میں ادھر ادھر دیکھنا

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ بندے کی جانب توجہ رکھتا ہے جب

أبي ذر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال الله عز وجل مقبلا على العبد وهو في صلاته ما لم يلتفت فإذا التفت انصرف عنه۔

٩٠٢ - حدثنا مسدد نا أبو الأحوص عن الأشعث يعني ابن سليم عن أبيه عن مسروق عن عائشة قالت سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن التفات الرجل في الصلاة فقال إنما هو اختلاس يختلسه الشيطان من صلاة العبد۔

باب ١٦٢ السجود على الأنف۔

٩٠٣ - حدثنا مؤمل بن الفضل نا عيسى عن معمر عن يحيى بن أبي كثير عن أبي سلمة عن أبي سعيد الخدري أن رسول الله صلى الله عليه وسلم رئي على جبهته وعلى أرنبته أثر طين من صلاة صلاها بالناس قال أبو علي هذا الحديث لم يقرأه أبو داود في العرضة الرابعة۔

باب ١٦٣ النظر في الصلاة۔

٩٠٤ - حدثنا مسدد نا أبو معاوية ح وحدثنا عثمان بن أبي شيبة نا وكيع وهذا حديثه وهو أتم عن الأعمش عن المسيب بن رافع عن تميم بن طرفة الطائي عن جابر بن سمرة قال عثمان قال دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم المسجد فرأى فيه ناسا يصلون رافعي أيديهم إلى السماء ثم اتفقا فقال لينتهين رجال يشخصون أبصارهم إلى السماء قال مسدد في الصلاة أو لا ترجع إليهم أبصارهم۔

٩٠٥ - حدثنا مسدد نا يحيى عن سعيد بن أبي عروبة عن قتادة أن أنس بن مالك حدثهم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما بال أقوام يرفعون أبصارهم في صلاتهم فاشتد

نماز میں جب تک وہ ادھر ادھر نہ دیکھے جب وہ ادھر ادھر دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی توجہ ہٹا لیتا ہے۔

مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نماز میں آدمی کے ادھر ادھر دیکھنے کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ شیطان کا اچک لینا ہے جو وہ کسی بندے کی نماز میں سے اچک لیتا ہے۔

ناک پر سجدہ کرنا

ابو سلمہ سے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیشانی اور ناک مبارک پر مٹی کا نشان دیکھا گیا جبکہ آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی تھی۔ ابو علی نے فرمایا کہ یہ حدیث چوتھی دفعہ پیش کرتے وقت امام ابو داؤد نے اس حدیث کو نہیں پڑھا تھا۔

نماز میں کسی چیز کو دیکھنا

مسدد، ابو معاویہ، عثمان بن ابی شیبہ، وکیع، اعمش، مسیب بن رافع، تمیم بن طرفہ طائی، حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے تو اس میں دیکھا کہ کچھ لوگوں نے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے ہیں۔ پھر دونوں راوی متفق ہو گئے فرمایا کہ لوگ آسمان کی طرف دیکھنے سے باز آجائیں۔ مسدد نے کہا نماز میں ورنہ ہو سکتا ہے کہ ان کی بینائی لوٹ کر نہ آئے۔

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کا کیا حال ہے کہ نماز میں اپنی نگاہیں اٹھاتے ہیں۔ سختی کا حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ اس سے باز آجائیں ورنہ

قَوْلِهِمْ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذٰلِكَ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ۔

۹۰۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ فَقَالَ شَغَلَتْنِي أَعْلَامُ هٰذِهِ اذْهَبُوا بِهَا إِلَى أَبِي جَهْمٍ وَأْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّتِهِ۔

۹۰۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا أَبِي نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الزِّنَادِ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامًا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ بِهٰذَا الْخَبَرِ قَالَ وَأَخَذَ كُرْدِيًّا كَانَ لِأَبِي جَهْمٍ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْخَمِيصَةُ كَانَتْ خَيْرًا مِنَ الْكُرْدِيِّ۔

بَابُ ۱۶۵ الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ

۹۰۸۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ نَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ عَنْ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنِي السَّلُولِيُّ عَنْ سَهْلِ ابْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ يَعْنِي صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَهُوَ يَلْتَفِتُ إِلَى الشِّعْبِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَانَ أَرْسَلَ فَارِسًا إِلَى الشِّعْبِ مِنَ اللَّيْلِ يَحْرُسُ۔

ان کی آنکھیں اچک لی جائیں گی۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک چادر کے ساتھ نماز پڑھی جس میں نقش و نگار بنے ہوئے تھے۔ فرمایا کہ اس نے مجھے مشغول کر دیا۔ اسے ابوجہم کے پاس لے جاؤ اور میرے لیے کمبل لے آؤ۔

ہشام نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: حضور نے ابوجہم کی کردی چادر لے لی تو آپ سے کہا گیا یا رسول اللہ! آپ کی چادر اس کردی چادر سے بہتر تھی۔

اس کی اجازت

سلولی سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نماز فجر کی اقامت کہی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے اور گھاٹی کی طرف دیکھ رہے تھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ آپ نے رات کے وقت گھاٹی کی جانب نگرانی کے لیے سوار بھیجا تھا۔ ف

ف: اس حدیث میں دو باتیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ پہلی بات یہ کہ دوران نماز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بار بار گھاٹی کی طرف دیکھا اور اس سے توجہ الی اللہ میں کوئی فرق نہ آیا۔ اسی طرح مشہور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوران نماز تین مرتبہ اگلی جانب دست مبارک اٹھایا اور پیچھے کر لیا۔ بعد نماز صحابہ کرام کے عرض کرنے پر فرمایا کہ دوران نماز میں جنت کا مشاہدہ کر رہا تھا، ایک پھلوں سے لدی ہوئی شاخ مجھے بہت پسند آئی، ارادہ ہوا کہ امت کے لیے توڑ لوں پھر دنیا کی بے ثباتی کے پیش نظر ارادہ ملتوی کر دیا۔ دست مبارک کا اٹھانا اور پیچھے لانا انہی خیالات کی وجہ سے ہی تھا۔ آخر میں فرمایا لَوْ أَخَذْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا یعنی اگر اسے توڑ لاتا تو تم رہتی دنیا تک کھاتے رہتے۔ اسی طرح قرآن کریم میں ہے قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ (سورۂ بقرہ آیت ۱۴۴) اے محبوب! ہم تمہارا بار بار آسمان کی طرف منہ کرنا دیکھ رہے ہیں۔ یہ واقعہ بھی نماز کے دوران پیش آیا تھا۔ معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نماز میں کسی دوسری جانب متوجہ ہونا یا دیکھنا توجہ الی اللہ میں حائل نہیں ہوتا تھا ورنہ دوران نماز آپ کو ایسا کرنے سے منع فرما دیا جاتا۔ لہٰذا دو جہاں کی چیزوں کی جانب بھی توجہ فرمائیں تو

ایک کو دوسرے پر سجدہ، سرور کی طرف سے ... ہم نے یہ خیال نہیں ہوا کہ یہ بات ... صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کو بھی ... جیسا کہ ... رسالت کی تعظیم ہے۔

دوسری بات اس حدیث سے یہ معلوم ہوئی کہ حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز میں ... جانب نظر ... صحابہ کرام بھی اسی طرح ... ہوں۔ ... نماز میں سجدہ کی جگہ نظر رکھنی چاہیے لیکن صحابہ کرام حالت نماز میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھتے ... نظر ... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ... نماز پڑھا رہے تھے ... تو صحابہ کرام کی نگاہیں ... حضور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ... اللہ اور رسول ... اِسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ (الانفال، آیت ۲۴) اے ایمان والو! اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو ... حضرت شیخ ... نماز میں ... خیال ... صرف ہمت بسوئے شیخ و امثال آں از معظمین گو جناب رسالتمآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤ خر خود است (صراط مستقیم ص ۹۵) ... اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے شر سے ہر مسلمان کو محفوظ رکھے آمین۔

باب [illegible] العمل فی الصلوٰۃ

نماز میں عمل

۹۰۹۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ نَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ وَهُوَ حَامِلٌ اُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَاِذَا قَامَ حَمَلَهَا۔

عمرو بن سلیم نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے اور آپ نے اپنی نواسی امامہ بنت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اٹھایا ہوا تھا جب آپ سجدہ کرتے تو ان کو بٹھا دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو اٹھا لیتے۔

۹۱۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ يَعْنِي ابْنَ سَعِيْدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا قَتَادَةَ يَقُوْلُ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ جُلُوْسٌ اِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُ اُمَامَةَ بِنْتَ اَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ وَاُمُّهَا زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ صَبِيَّةٌ يَحْمِلُهَا عَلٰى عَاتِقِهِ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ عَلٰى عَاتِقِهِ يَضَعُهَا

عمرو بن سلیم زرقی نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور آپ نے حضرت ابو العاص بن ربیع کی بیٹی امامہ کو اٹھایا ہوا تھا اور ان کی والدہ حضرت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھیں، وہ بچی تھیں جن کو آپ نے کندھے پر اٹھایا ہوا تھا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور وہ آپ کے کندھے پر تھیں رکوع کرتے وقت

إذا ركع وضعها إذا قام حملها حتى قضى صلاته يفعل ذلك بها.

۹۱۱ حدثنا محمد بن سلمة المرادي نا ابن وهب عن مخرمة عن أبيه عن عمرو بن سليم الزرقي قال سمعت أبا قتادة الأنصاري يقول رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي للناس وأمامة بنت أبي العاص على عنقه فإذا سجد وضعها قال أبو داود لم يسمع مخرمة من أبيه إلا حديثا واحدا.

۹۱۲ حدثنا يحيى بن خلف نا عبد الأعلى نا محمد يعني ابن إسحاق عن سعيد بن أبي سعيد المقبري عن عمرو بن سليم الزرقي عن أبي قتادة صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بينا نحن ننتظر رسول الله صلى الله عليه وسلم في الظهر أو العصر وقد دعاه بلال للصلاة إذ خرج إلينا وأمامة بنت أبي العاص بنت ابنته على عنقه فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم في مصلاه وقمنا خلفه وهي في مكانها الذي هي فيه قال فكبر فكبرنا قال حتى إذا أراد رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يركع أخذها فوضعها ثم ركع وسجد حتى إذا فرغ من سجوده ثم قام أخذها فردها في مكانها فما زال رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع بها ذلك في كل ركعة حتى فرغ من صلاته صلى الله عليه وسلم.

۹۱۳ حدثنا مسلم بن إبراهيم نا علي بن المبارك عن يحيى بن أبي كثير عن ضمضم بن جوس عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقتلوا الأسودين في الصلاة الحية والعقرب.

جب کھڑے ہوتے تو اٹھا لیتے یہاں تک کہ آپ نے اسی طرح نماز ادا کی۔

عمرو بن سلیم زرقی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور حضرت امامہ بنت ابو العاص آپ کی گردن پر تھیں۔ جب آپ سجدہ کرتے تو انہیں بٹھا دیتے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ مخرمہ نے اپنے والد سے نہیں سنی مگر ایک حدیث۔

عمرو بن سلیم زرقی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ظہر یا عصر کے لیے ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے تھے اور نماز کے لیے حضرت بلال نے آپ کو بلا لیا تھا۔ آپ ہمارے پاس تشریف لائے اور امامہ بنت ابو العاص آپ کی گردن پر تھیں جو آپ کی نواسی تھیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھانے کے لیے مصلے پر کھڑے ہو گئے اور ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور وہ اسی جگہ رہیں جہاں تھیں۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے تکبیر تحریمہ کہی تو ہم نے بھی تکبیر کہی یہاں تک کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رکوع کرنا چاہا تو انہیں پکڑ کر اتار دیا پھر رکوع اور سجدہ کیا یہاں تک کہ جب سجدے سے فارغ ہو کر کھڑے ہوئے تو انہیں اٹھا لیا اور اسی جگہ پر سوار کر لیا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر رکعت میں یہی کرتے رہے یہاں تک کہ آپ نماز سے فارغ ہو گئے۔

ضمضم بن جوس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دو کالی چیزوں کو نماز میں بھی مار دیا کرو یعنی سانپ اور بچھو کو۔

۹۱۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ وَهٰذَا لَفْظُهُ قَالَ ثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ ثَنَا بُرْدٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحْمَدُ يُصَلِّي وَالْبَابُ عَلَيْهِ مُغْلَقٌ فَجِئْتُ فَاسْتَفْتَحْتُ قَالَ اَحْمَدُ فَمَشٰى فَفَتَحَ لِي ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى مُصَلَّاهُ وَذَكَرَ اَنَّ الْبَابَ كَانَ فِي الْقِبْلَةِ۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اندر نفل پڑھ رہے تھے اور دروازہ بند تھا میں آئی تو میں نے دروازہ کھولنے کے لئے کہا۔ احمد کا بیان ہے کہ آپ نے چل کر میرے لئے دروازہ کھولا پھر اپنے مصلے کی طرف لوٹ گئے اور بتایا کہ دروازہ جانب قبلہ تھا۔

بَابُ ۱۷۳ رَدِّ السَّلَامِ فِي الصَّلٰوةِ۔

نماز میں سلام کا جواب دینا

۹۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا وَقَالَ اِنَّ فِي الصَّلٰوةِ لَشُغْلًا۔

علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام کیا کرتے تھے جبکہ آپ نماز میں ہوتے اور آپ ہمیں سلام کا جواب مرحمت فرماتے تھے جب ہم حضرت نجاشی کے پاس سے واپس لوٹے تو ہم نے آپ کو سلام کیا لیکن آپ نے جواب نہ دیا اور فرمایا کہ نماز میں مصروفیت ہوتی ہے۔

۹۱۶۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ ثَنَا اَبَانُ ثَنَا عَاصِمٌ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ وَنَاْمُرُ بِحَاجَتِنَا فَقَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَاَخَذَنِيْ مَا قَدُمَ وَمَا حَدُثَ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحْدِثُ مِنْ اَمْرِهِ مَا يَشَاءُ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ اَحْدَثَ اَنْ لَا تَكَلَّمُوْا فِي الصَّلٰوةِ فَرَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ۔

ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نماز میں ہم سلام اور ضرورت کی باتیں کر لیا کرتے تھے۔ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ نماز پڑھ رہے تھے تو میں نے آپ کو سلام کیا لیکن آپ نے جواب نہ دیا مجھے اگلی پچھلی باتوں کے خیال نے پکڑ لیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ نماز میں باتیں نہ کیا کریں۔ پھر میرے سلام کا جواب دیا۔

۹۱۷۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّ اللَّيْثَ حَدَّثَهُمْ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ نَابِلٍ صَاحِبِ الْعَبَاءِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ صُهَيْبٍ اَنَّهُ قَالَ مَرَرْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ اِشَارَةً قَالَ وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَالَ اِشَارَةً بِاِصْبَعِهِ وَهٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ

یزید بن خالد بن موہب اور قتیبہ بن سعید، لیث، بکیر، نابل، حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا جبکہ آپ نماز پڑھ رہے تھے تو میں نے آپ کو سلام کیا۔ آپ نے اشارے سے جواب دیا۔ راوی کا بیان ہے میرے علم کے مطابق انہوں نے یہی فرمایا کہ

لقتیبۃ۔

۹۱۸۔ حدثنا عبد اللہ بن محمد النفیلی ثنا زهیر ثنا ابو الزبیر عن جابر قال ارسلنی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی بنی المصطلق فاتیتہ وهو یصلی علی بعیرہ فکلمتہ فقال لی بیدہ هکذا ثم کلمتہ فقال لی بیدہ هکذا وانا اسمعہ یقرأ ویومئ برأسہ قال فلما فرغ قال ما فعلت فی الذی ارسلتک لہ فانہ لم یمنعنی ان اکلمک الا انی کنت اصلی۔

انگلی کے ساتھ ہے الفاظ حدیث قتیبہ کے ہیں۔

ابو الزبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے بنی مصطلق کی طرف بھیجا جب میں واپس حاضر خدمت ہوا تو آپ اونٹ پر نماز پڑھ رہے تھے پھر میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی تو آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اس طرح میں پھر عرض گزار ہوا تو ہاتھ کے اشارے سے فرمایا کہ اسی طرح میں آپ کی قرأت سن رہا تھا اور آپ سر مبارک سے اشارہ کر رہے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ جب فارغ ہوئے تو فرمایا کہ جس کام کے لیے میں نے تمہیں بھیجا تھا اس کا کیا بنا؟ علاوہ بریں مجھے تمہارے ساتھ باتیں کرنے سے کسی چیز نے نہیں روکا مگر یہ کہ نماز پڑھ رہا تھا۔

۹۱۹۔ حدثنا الحسین بن عیسی الخراسانی الدامغانی ثنا جعفر بن عون ثنا هشام بن سعد ثنا نافع قال سمعت عبد اللہ بن عمر یقول خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی قباء یصلی فیہ قال فجاءتہ الانصار فسلموا علیہ وهو یصلی قال فقلت لبلال کیف رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرد علیهم حین کانوا یسلمون علیہ وهو یصلی قال یقول هکذا وبسط جعفر بن عون کفہ وجعل بطنہ اسفل وجعل ظهرہ الی فوق۔

نافع کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد قبا میں نماز پڑھنے کے لیے تشریف لے گئے۔ پس انصار حاضر خدمت ہوئے اور انہوں نے آپ کو سلام کیا جبکہ آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت بلال سے کہا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کس طرح ان کے سلام کا جواب دیتے ہوئے دیکھا جبکہ انہوں نے نماز میں آپ کو سلام کیا۔ انہوں نے بتایا کہ اس طرح۔ جعفر بن عون نے اپنی ہتھیلی کو کشادہ کیا، اس کے بطن کو نیچے اور پشت کو اوپر کر لیا۔

۹۲۰۔ حدثنا احمد بن حنبل ثنا عبد الرحمن بن مهدی عن سفیان عن ابی مالک الاشجعی عن ابی حازم عن ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا غرار فی صلاة ولا تسلیم قال احمد یعنی فیما اری ان لا تسلم ولا یسلم علیک ویغرر الرجل بصلاتہ فینصرف وهو فیها شاک۔

ابو حازم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز میں نہ دھوکا ہے اور نہ سلام کرنا۔ امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ تم کسی کو سلام کرو اور نہ کوئی تمہیں سلام کرے اور دھوکا یہ ہے کہ کوئی اپنی نماز سے اس حالت میں لوٹے کہ وہ اس میں شک کرتا ہو۔

۹۲۱۔ حدثنا محمد بن العلاء ثنا معاویة ...

ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ

ابْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُرَاهُ رَفَعَهُ قَالَ لَا غِرَارَ فِي تَسْلِيمٍ وَلَا صَلَاةٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ ابْنُ فُضَيْلٍ عَلَى لَفْظِ ابْنِ مَهْدِيٍّ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

تعالیٰ عنہ سے نقل فرمایا اور غالباً مرفوعاً فرمایا کہ سلام اور نماز میں دھوکا یا نقصان نہیں ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ابن فضیل نے ابن مہدی کے لفظوں میں اور مرفوعاً نہیں کیا۔

پارہ ـــــ ٦

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

باب تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ فِي الصَّلٰوةِ

٩٢٢ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى ح وَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنٰى عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ ابْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَاثُكْلَ أُمِّيَاهُ مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ فَجَعَلُوا يَضْرِبُونَ بِأَيْدِيهِمْ عَلٰى أَفْخَاذِهِمْ فَعَرَفْتُ أَنَّهُمْ يُصَمِّتُونِي فَقَالَ عُثْمَانُ فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُسَكِّتُونِي لٰكِنِّي سَكَتُّ قَالَ فَلَمَّا صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبِي وَأُمِّي مَا ضَرَبَنِي وَلَا كَهَرَنِي وَلَا سَبَّنِي ثُمَّ قَالَ إِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ لَا يَحِلُّ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ هٰذَا إِنَّمَا هُوَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا قَوْمٌ حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَقَدْ جَاءَنَا اللّٰهُ بِالْإِسْلَامِ وَمِنَّا رِجَالٌ يَأْتُونَ الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَأْتِهِمْ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُونَ قَالَ ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ فِي صُدُورِهِمْ فَلَا يَصُدُّهُمْ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّونَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ قَالَ قُلْتُ جَارِيَةٌ لِي كَانَتْ

نماز میں چھینکنے والے کو جواب دینا

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو ایک آدمی کو چھینک آگئی تو میں نے کہا یرحمک اللہ۔ لوگ مجھے گھورنے لگے۔ میں نے کہا میری ماں مجھے روئے بات کیا ہے کہ آپ میری طرف دیکھ رہے ہیں۔ وہ اپنی رانوں پر ہاتھ مارنے لگے تو میں سمجھ گیا کہ مجھے خاموش رہنے کے لئے کہہ رہے ہیں۔ جب میں نے دیکھا کہ مجھے خاموش رہنے کا اشارہ کر رہے ہیں تو میں خاموش ہو گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو گئے میرے ماں باپ آپ پر قربان کہ نہ مجھے مارا نہ ڈانٹا نہ برا بھلا کہا بلکہ فرمایا کہ اس نماز میں لوگوں سے باتیں کرنا جائز نہیں ہے یہ تو تسبیح و تکبیر اور قرآن مجید کی تلاوت کی بات ہے یا جیسے بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! ہم ایسے لوگ ہیں کہ جاہلیت کا زمانہ نزدیک ہے اور ہمیں اللہ تعالیٰ نے اسلام عطا فرمایا لیکن ہم میں سے بعض لوگ کاہنوں کے پاس جاتے ہیں۔ فرمایا کہ تم ان کے پاس نہ جاؤ۔ میں عرض گزار ہوا کہ ہم میں سے بعض لوگ شگون لیتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ ان کے دلوں کی گھڑنت ہے جو انہیں کسی کام سے نہیں روکتی۔ تو میں نے عرض کی کہ ہم میں سے بعض خط کھینچتے ہیں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نبیوں میں سے ایک نبی خط کھینچا کرتے تھے تو جو ان کے موافق ہو وہ درست ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ میری ایک لونڈی ہے جو اُحد اور جوانیہ کی جانب بکریاں چرایا کرتی ہے جب میں اس کے پاس گیا تو معلوم ہوا کہ بھیڑیا

وكانت لي جارية ترعى غنيمات لي قبل أحد والجوانية إذ اطلعت عليها
اطلاعة فإذا الذئب قد ذهب بشاة من غنمها وأنا
من بني آدم آسف كما يأسفون لكني صككتها
صكة فعظم ذاك علي رسول الله صلى الله عليه
وسلم فقلت أفلا أعتقها قال ائتني بها فجئته
بها فقال أين الله قالت في السماء قال من أنا
قالت أنت رسول الله قال أعتقها فإنها مؤمنة۔

٩٢٣ - حدثنا محمد بن يونس النسائي نا
عبد الملك بن عمرو نا فليح عن هلال بن علي
عن عطاء بن يسار عن معاوية بن الحكم السلمي
قال لما قدمت على رسول الله صلى الله عليه
وسلم علمت أمورا من أمور الإسلام فكان فيما
علمت أن قال لي إذا عطست فاحمد الله وإذا عطس
العاطس فحمد الله فقل يرحمك الله قال
فبينما أنا قائم مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
في الصلاة إذ عطس رجل فحمد الله فقلت
يرحمك الله رافعا بها صوتي فرماني الناس
بأبصارهم حتى احتملني ذلك فقلت ما لكم تنظرون
إلي بأعين شزر قال فسبحوا فلما قضى رسول الله صلى
الله عليه وسلم الصلاة قال من المتكلم قيل هذا
الأعرابي فدعاني رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقال لي إنما الصلاة لقراءة القرآن وذكر الله
فإذا كنت فيها فليكن ذلك شأنك فما رأيت معلما
قط أرفق من رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

باب ۲۳۳ التأمين وراء الإمام

٩٢٤ - حدثنا محمد بن كثير أنا سفيان
عن سلمة عن حجر أبي العنبس الحضرمي عن
وائل بن حجر قال كان رسول الله صلى الله عليه
وسلم إذا قرأ ولا الضالين قال آمين ورفع بها صوته

میں بھی ایک بشر ہوں مجھے بھی رنج ہوتا ہے تو میں نے اس لونڈی کو
طمانچہ مارا۔ اس پر مجھ کو پشیمانی ہوئی تو یہ بات رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر گراں گزری۔ میں نے عرض کی کیا میں اسے
آزاد کر دوں؟ فرمایا اسے میرے پاس لاؤ۔ میں اسے لے کر حاضر خدمت
ہوا تو آپ نے اس سے فرمایا اللہ کہاں ہے؟ بولی آسمان میں۔ فرمایا
میں کون ہوں؟ عرض کی آپ اللہ کے رسول ہیں۔ فرمایا اسے
آزاد کر دو، یہ مومنہ ہے۔

معاویہ بن حکم سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ بن حکم سلمی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے اسلام کی تعلیمات سے چند باتیں
سیکھیں ان میں سے ایک بات یہ سکھائی گئی کہ جب تمہیں
چھینک آئے تو الحمد للہ کہو اور جب دوسرا چھینکے اور الحمد للہ
کہے تو تم یرحمک اللہ کہو۔ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک آدمی کو چھینک آئی اور
اس نے الحمد للہ کہا تو میں نے بلند آواز سے یرحمک اللہ کہا۔
لوگوں نے مجھے گھورنا شروع کیا یہاں تک کہ مجھے یہ بات ناگوار گزری میں نے
کہا تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ مجھے ترچھی نظروں سے دیکھتے ہو۔ راوی
کا بیان ہے کہ لوگوں نے سبحان اللہ کہا جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو فرمایا بات کرنے والا کون تھا؟ عرض
کی گئی یہ اعرابی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے بلا کر
فرمایا نماز تو قرآن کریم کی تلاوت اور اللہ کے ذکر کے لئے ہے جب
تم نماز میں ہو تو تمہاری یہی حالت ہونی چاہئے۔ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بڑھ کر نرمی کے ساتھ سکھانے والا کوئی نہیں دیکھا۔

امام کے پیچھے آمین کہنا

حجر ابو العنبس حضرمی سے روایت ہے کہ حضرت وائل بن حجر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے ولا الضالین پڑھا تو آمین کہی اور اس کے ساتھ آواز کو بلند کیا۔

ف۔ آمین کہنے کے بارے میں احادیث مختلف وارد ہوئی ہیں۔ بعض سے آمین آہستہ کہنا اور بعض سے بلند آواز کے ساتھ کہنا ثابت ہوتا ہے۔ اسی لیے آمین کہنے میں ائمہ مجتہدین کے درمیان اختلاف ہے ہر ایک کے مذہب کی بنیاد احادیث صحیحہ پر ہے مجتہدین حضرات کے سرخیل یعنی امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب یہ ہے کہ امام، مقتدی اور منفرد سب آہستہ آمین کہیں کیونکہ نماز کی روح حضورِ قلب ہے اور اس کے لیے سکون و اطمینان درکار ہے آہستہ آمین کہنے میں یہ زیادہ حاصل ہے لہٰذا احناف کا یہی مختار شعار ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

٩٢٥۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ الشَّعِيرِيُّ نَا ابْنُ نُمَيْرٍ نَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجْرِ بْنِ عَنْبَسٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّهُ صَلَّى خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَهَرَ بِآمِينَ وَسَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ خَدِّهِ۔

حجر بن عنبس نے حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ نے بآواز آمین کہی اور آپ نے دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرا یہاں تک کہ میں نے آپ کے مبارک رخسار کی سفیدی دیکھی۔

٩٢٦۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى عَنْ بِشْرِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمِّ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَلَا غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ آمِينَ حَتَّى يُسْمِعَ مَنْ يَلِيهِ مِنَ الصَّفِّ الْأَوَّلِ۔

بشر بن رافع نے حضرت عبد اللہ بن عم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۝ کی تلاوت کی تو کہا آمین یہاں تک کہ پہلی صف میں جو نزدیک تھے انہوں نے سن لیا۔

٩٢٧۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

ابو صالح سمان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ کہے تو تم آمین کہا کرو اور جس کا کہنا فرشتوں کے کہنے کے موافق ہو گیا تو اس کے اگلے گناہ معاف فرما دیے جائیں گے۔ ف

ف۔ فرشتوں کے ساتھ آمین کہنے میں دو طرح موافقت ہو سکتی ہے۔ اولاً وقت کا ایک ہونا۔ ثانیاً آواز کا ایک جیسی ہونا۔ ولا الضالین کہنے کے فوراً بعد آمین کہنے سے فرشتوں کے ساتھ وقتی موافقت ہو جاتی ہے لیکن فرشتوں کے آمین کہنے کی آواز کوئی نہیں سنتا لہٰذا یہ صوتی موافقت آہستہ آمین کہنے میں ہے اسی لیے احناف نے آہستہ آمین کہنے کو ترجیح دی تاکہ فرشتوں کے ساتھ ڈبل موافقت ہو سکے جس کے باعث اگلے پچھلے گناہوں کی مغفرت کے زیادہ حقدار قرار پائیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

٩٢٨۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

سعید بن مسیب اور ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن دونوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین

اللہ عنہ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال إذا أمن الإمام فأمنوا فإنه من وافق تأمينه تأمين الملائكة غفر له ما تقدم من ذنبه قال ابن شهاب وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول آمين.

کہ اگر کوئی بھی آمین ملائکہ کی آمین کے موافق ہو گئی تو اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ ابن شہاب کا قول ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی آمین کہا کرتے تھے۔

٩٣٧ - حدثنا إسحاق بن إبراهيم بن راهويه أنا وكيع عن سفيان عن عاصم عن أبي عثمان عن بلال أنه قال يا رسول الله لا تسبقني بآمين.

ابو عثمان نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! آپ مجھ سے پہلے آمین نہ کہا کریں۔

٩٣٨ - حدثنا الوليد بن عتبة الدمشقي ومحمود بن خالد قالا نا الفريابي عن صبيح بن محرز الحمصي حدثني أبو مصبح المقرائي قال كنا نجلس إلى أبي زهير النميري وكان من الصحابة فيتحدث أحسن الحديث فإذا دعا الرجل منا بدعاء قال اختمه بآمين فإن آمين مثل الطابع على الصحيفة قال أبو زهير أخبركم عن ذلك خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات ليلة فأتينا على رجل قد ألح في المسألة فوقف النبي صلى الله عليه وسلم يستمع منه فقال النبي صلى الله عليه وسلم أوجب إن ختم فقال رجل من القوم بأي شيء يختم قال بآمين فإنه إن ختم بآمين فقد أوجب فانصرف الرجل الذي سأل النبي صلى الله عليه وسلم فأتى الرجل فقال اختم يا فلان بآمين وأبشر وهذا لفظ محمود قال أبو داود المقرائي قبيل من حمير.

صبیح بن محرز حمصی نے ابو مصبح مقرائی سے روایت کی کہ ہم لوگ حضرت ابو زہیر نمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا کرتے اور وہ صحابی تھے۔ وہ بہت اچھی اچھی باتیں بیان کیا کرتے تھے۔ جب ہم میں سے کوئی دعا مانگتا تو فرماتے اسے آمین پر ختم کرو کیونکہ آمین ایسی ہے جیسے کاغذ پر مہر۔ حضرت ابو زہیر نے فرمایا کہ میں تمہیں اس کے متعلق بتاتا ہوں۔ ایک رات ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ باہر نکلے۔ پس ہم ایک شخص کے پاس سے گزرے جو گڑگڑا کر دعا مانگ رہا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی دعا سننے کے لئے ٹھہر گئے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ ختم کرے تو قبول ہو جائے گی۔ پس لوگوں میں سے ایک شخص نے عرض کی کہ کس چیز کے ساتھ ختم کرے؟ فرمایا آمین کے ساتھ، اگر آمین کے ساتھ ختم کیا تو اس نے واجب کر لی۔ پس وہ شخص جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا تھا دعا مانگنے والے کے پاس آیا اور کہا کہ اے فلاں! آمین کے ساتھ ختم کرو اور خوش ہو جاؤ۔ یہ محمود کے الفاظ ہیں۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ مقرائی حمیر کا ایک قبیلہ ہے۔

باب التصفيق في الصلاة

نماز میں تالی بجانا

٩٣٩ - حدثنا قتيبة بن سعيد نا سفيان عن الزهري عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم التسبيح

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سبحان اللہ کہنا مردوں کے لئے ہے اور تالی بجانا عورتوں کے لئے ہے۔

[illegible] جیسا کہ ہمیں کوئی ایسا واقعہ پیش آ جائے جس کے باعث امام کو متوجہ کرنا پڑ جائے تو ایسے موقع پر مردوں کے لیے حکم ہے کہ سبحان اللہ کہیں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] علم عطا فرمائے۔ آمین

۹۳۳ حدثنا القعنبي عن مالك عن أبي حازم بن دينار عن سهل بن سعد أن رسول الله صلى الله عليه وسلم ذهب إلى بني عمرو بن عوف ليصلح بينهم وحانت الصلاة فجاء المؤذن إلى أبي بكر رضي الله عنه فقال أتصلي بالناس فأقيم قال نعم فصلى أبو بكر فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم والناس في الصلاة فتخلص حتى وقف في الصف فصفق الناس وكان أبو بكر لا يلتفت في الصلاة فلما أكثر الناس التصفيق التفت فرأى رسول الله صلى الله عليه وسلم فأشار إليه رسول الله صلى الله عليه وسلم أن امكث مكانك فرفع أبو بكر يديه فحمد الله على ما أمره به رسول الله صلى الله عليه وسلم من ذلك ثم استأخر أبو بكر حتى استوى في الصف وتقدم رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى فلما انصرف قال يا أبا بكر ما منعك أن تثبت إذ أمرتك قال أبو بكر ما كان لابن أبي قحافة أن يصلي بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما لي رأيتكم أكثرتم من التصفيح من نابه شيء في صلاته فليسبح فإنه

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف کی طرف تشریف لے گئے تاکہ ان کے درمیان صلح کرا دیں۔ پس نماز کا وقت ہو گیا تو مؤذن نے حضرت ابوبکر سے کہا کہ کیا لوگوں کو نماز پڑھا دیں گے تاکہ میں اقامت کہوں؟ پس حضرت ابوبکر نماز پڑھانے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور لوگ نماز میں تھے۔ آپ صف چیرتے ہوئے پہلی صف میں جا کھڑے ہوئے تو لوگوں نے تالیاں بجائیں اور حضرت ابوبکر نماز میں ادھر ادھر توجہ نہیں فرماتے تھے۔ جب لوگوں نے زیادہ تالیاں بجائیں تو متوجہ ہوئے، پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی طرف اشارہ کیا کہ اپنی جگہ ٹھہرے رہو۔ حضرت ابوبکر نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں ایسا حکم دیا۔ پھر حضرت ابوبکر پیچھے ہٹ آئے یہاں تک کہ صف میں مل گئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آگے بڑھ کر نماز پڑھانے لگے۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: اے ابوبکر! جب میں نے حکم دیا تھا تو کس چیز نے تمہیں روکا کہ ٹھہرے رہتے؟ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے کہ ابن ابی قحافہ کی یہ مجال نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھائے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں سے

إِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ إِلَيْهِ وَإِنَّمَا التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَذَا فِي الْفَرِيضَةِ۔

کیا بات ہے میں نے تمہیں کثرت سے تالیاں بجاتے ہوئے دیکھا؟ جب نماز میں کوئی بات پیش آئے تو سبحان اللہ کہا کرو، کیونکہ جب تم سبحان اللہ کہو گے تو امام متوجہ ہوگا اور تالی بجانا تو عورتوں کے لیے ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حکم فرض نماز سے متعلق ہے۔ ف

ف: یعنی عمرو بن عوف میں حضرت ابوبکر صدیق نماز پڑھا رہے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور صفوں کو چیرتے ہوئے صف اول میں تشریف لے گئے تو صحابہ کرام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب عین حالت نماز میں متوجہ ہو گئے اور آپ کی تعظیم کے پیش نظر حضرت ابوبکر صدیق کو حضور کی آمد سے مطلع کرنے کے لیے تالیاں بجانے لگے۔ حضرت ابوبکر نے پیچھے مڑ کر حضور کو دیکھا اور حضور نے انہیں اپنی جگہ رہنے کا اشارہ فرمایا وہ پھر بھی پیچھے ہٹ آئے اور بعد میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عین حالت نماز میں تعظیم بجا لانے پر پیچھے ہٹ آنے اور نماز کے بعد وجہ پوچھی کہ حکم دینے کے باوجود کیوں پیچھے ہٹ آئے تو عرض گزار ہوئے کہ ابو قحافہ کے بیٹے کی یہ مجال کہاں کہ نماز میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے کھڑا ہو۔ گویا عین حالت نماز میں بھی صحابہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم بجا لاتے رہے اور حالت نماز میں تکبیر و قرآن کی طرح نبی کی تعظیم تو ہر صاحب ایمان مسلمان جانتا ہے اس کے باوجود پاک و ہند کی جماعت وہابیہ کے بانی یعنی مولوی محمد اسماعیل دہلوی صاحب دہلوی نے صراط مستقیم مطبوعہ ۱۹۲۱ء میں لکھا ہے:

از وسوسہ زنا خیال مجامعت زوجہ خود بہتر است و صرف ہمت بسوئے شیخ و امثال آں از معظمین گو جناب رسالتمآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤ خر خود است کہ خیال آں با تعظیم و اجلال بسویدائے دل انسان می چسپد بخلاف خیال گاؤ خر کہ نہ آں قدر چسپیدگی می بود و نہ تعظیم بلکہ مہان و محقر می بود و ایں تعظیم و اجلال غیر کہ در نماز ملحوظ و مقصود می شود بشرک می کشد (صراط مستقیم ص ۸۶)

زنا کے وسوسے سے اپنی بیوی کے ساتھ مجامعت کرنے کا خیال بہتر ہے اور اپنے شیخ یا اس جیسے کسی بزرگ کی جانب توجہ کرنا اگرچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی ہوں، کئی درجے اپنے گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوب جانے سے بدتر ہے کیونکہ ان کا خیال تعظیم و توقیر کے ساتھ انسان کے دل میں جا جاتا ہے جبکہ اس کے خلاف گدھے بیل کے خیال سے یہ وابستگی نہیں ہوتی اور تعظیم بلکہ تحقیر و حقارت ہی ہوتی ہے اور دوسرے کی ایسی تعظیم و توقیر اگر نماز میں ملحوظ و مقصود ہو تو وہ شرک کی طرف لے جاتی ہے۔

موصوف نے نبی کی تعظیم و توقیر والے کے خیال کو شرک ٹھہرایا جبکہ رب العالمین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا مقصد یوں بیان فرمایا ہے۔

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۝ لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۝

بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشی اور ڈر سناتا تاکہ اے لوگو! تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ

کہا پانی بیان کردہ (۹:۴۸)

یہاں آپ کی بعثت کے تین مقاصد ذکر ہوئے۔ (۱) لوگ خدا اور اس کے رسول پر ایمان لائیں۔ (۲) رسول کی تعظیم و توقیر کریں (۳) اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں۔ یہاں رسول کی تعظیم و توقیر کو عبادات پر مقدم رکھا اور ایمان کے بعد بیان فرمایا کیونکہ ایمان کی روح اور عبادات کی جان رسول کی تعظیم و توقیر ہے۔ اس آیۂ مقدسہ کے پیش نظر مسلمانوں کا اسلامی ایمانی اور قرآنی طرز عمل یہ ہونا چاہیے۔

فرکشتے جس میں تعظیم نبی

۹۳۳ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ قِتَالٌ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُمْ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ بَعْدَ الظُّهْرِ فَقَالَ لِبِلَالٍ إِنْ حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ وَلَمْ آتِكَ فَمُرْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ أَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ أَقَامَ ثُمَّ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ فَتَقَدَّمَ قَالَ فِي آخِرِهِ إِذَا نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي الصَّلَاةِ فَلْيُسَبِّحِ الرِّجَالُ وَلْيُصَفِّحِ النِّسَاءُ۔

۹۳۴ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ نَا الْوَلِيدُ عَنْ عِيسَى بْنِ أَيُّوبَ قَالَ قَوْلُهُ التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ تَضْرِبُ بِإِصْبَعَيْنِ مِنْ يَمِينِهَا عَلَى كَفِّهَا الْيُسْرَى۔

بَابُ الْإِشَارَةِ فِي الصَّلَاةِ

۹۳۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَبُّوَيْهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُشِيرُ فِي الصَّلَاةِ۔

۹۳۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ نَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ أَبِي غَطَفَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ فِي الصَّلَاةِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ مَنْ أَشَارَ فِي صَلَاتِهِ إِشَارَةً تُفْهَمُ عَنْهُ فَلْيَعُدْ لَهَا يَعْنِي

ان پر جو مذہب پر لعنت کیجے

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بنی عمرو بن عوف میں جھگڑا ہو گیا تھا جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی تو آپ ظہر کے بعد ان کے درمیان صلح کروانے کے لیے چل پڑے اور حضرت بلال سے فرمایا کہ اگر نماز عصر کا وقت ہو جائے اور میں تمہارے پاس نہ پہنچوں تو ابو بکر سے کہنا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔ جب عصر کا وقت ہوا تو حضرت بلال نے اذان پڑھی پھر اقامت کہی، پھر حضرت ابو بکر سے کہا تو وہ آگے بڑھ گئے۔ اس کے آخر میں فرمایا کہ جب نماز میں کوئی بات پیش آئے تو مرد سبحان اللہ کہیں اور عورتیں تالی بجائیں۔

محمود بن خالد، ولید، عیسیٰ بن ایوب سے عورتوں کے تالی بجانے کے متعلق کہا کہ عورت کو دائیں ہاتھ کی دو انگلیاں بائیں ہتھیلی پر مارنی چاہئیں۔

نماز میں اشارہ کرنا

احمد بن محمد بن شبویہ اور محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، زہری نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز میں اشارہ فرمایا کرتے تھے۔

ابو غطفان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نماز میں سبحان اللہ کہنا مردوں کے واسطے اور تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے جو نماز میں ایسا اشارہ کرے جس کا کوئی مفہوم ہو تو وہ دوبارہ نماز پڑھے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث وہم ہے۔

الصَّلٰوۃِ قَالَ اَبُوْدَاؤدَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مُخْتَصَرٌ۔

بَاب ۲۲۵ مَسْحِ الْحَصٰى فِي الصَّلٰوۃِ

۹۳۷ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ شَيْخٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا ذَرٍّ يَرْوِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلٰوۃِ فَاِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهُ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصٰى۔

۹۳۸ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُعَيْقِيْبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمْسَحْ وَاَنْتَ تُصَلِّيْ فَاِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَوَاحِدَةٌ تَسْوِيَةُ الْحَصٰى۔

بَاب ۲۲۶ الرَّجُلِ يُصَلِّيْ مُخْتَصِرًا۔

۹۳۹ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ كَعْبٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِخْتِصَارِ فِي الصَّلٰوۃِ قَالَ اَبُوْدَاؤدَ يَعْنِيْ يَضَعُ يَدَهُ عَلٰى خَاصِرَتِهِ۔

بَاب ۲۲۷ الرَّجُلِ يَعْتَمِدُ فِي الصَّلٰوۃِ عَلٰى عَصًا۔

۹۴۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْوَابِصِيُّ نَا اَبِيْ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ قَدِمْتُ الرَّقَّةَ فَقَالَ لِيْ بَعْضُ اَصْحَابِيْ هَلْ لَكَ فِيْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ غَنِيْمَةٌ فَدَفَعْنَا اِلٰى وَابِصَةَ قُلْتُ لِصَاحِبِيْ نَبْدَاُ فَنَنْظُرُ اِلٰى دَلِّهٖ فَاِذَا عَلَيْهِ قَلَنْسُوَةٌ لَاطِئَةٌ ذَاتُ اُذُنَيْنِ وَبُرْنُسُ خَزٍّ اَغْبَرَ وَاِذَا هُوَ مُعْتَمِدٌ عَلٰى عَصًا فِيْ صَلٰوتِهٖ فَقُلْنَا بَعْدَ اَنْ سَلَّمْنَا فَقَالَ حَدَّثَتْنِيْ اُمُّ قَيْسٍ بِنْتُ مِحْصَنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَسَنَّ وَحَمَلَ اللَّحْمَ اتَّخَذَ عَمُوْدًا فِيْ مُصَلَّاهُ

نماز میں کنکریاں ہٹانا

اہل مدینہ کے شیخ ابوالاحوص نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو رحمت خداوندی اس کے سامنے ہوتی ہے لہٰذا کنکریوں کو نہ ہٹائے۔

حضرت معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نماز پڑھتے ہوئے کنکریوں کو نہ ہٹاؤ۔ اگر اس کے بغیر چارہ نہ ہو تو کنکریوں کو ایک دفعہ ہٹالے۔

کمر پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنا

محمد کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز میں اختصار سے منع فرمایا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا یعنی اپنے کولہے پر ہاتھ رکھنے سے۔

نماز میں لاٹھی کا سہارا لینا

ہلال بن یساف نے فرمایا کہ میں رقہ بستی میں آیا تو میرے ایک ساتھی نے کہا۔ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کسی صحابی کو دیکھنے کی خواہش ہے؟ میں نے کہا غنیمت ہے پھر ہم حضرت وابصہ کی خدمت میں پہنچے۔ میں نے اپنے ساتھی سے کہا کہ پہلے ہم ان کی وضع دیکھیں گے چنانچہ انہوں نے دو کان والی ٹوپی پہنی ہوئی تھی اور ان کے اوپر خاکی رنگ کا برانکوٹ تھا اور نماز میں انہوں نے لاٹھی کا سہارا لیا ہوا تھا۔ سلام کہنے کے بعد ہم نے عرض گزاری تو فرمایا۔ مجھ سے حدیث بیان کی حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عمر زیادہ ہو گئی اور بدن پر گوشت چڑھ گیا تو آپ نماز میں لاٹھی کا سہارا لیا کرتے تھے۔

يَعْتَمِدُ عَلَيْهِ۔

بَابُ ۳۲۵ النَّهْيُ عَنِ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ

۹۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى نَا هُشَيْمٌ أَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كَانَ أَحَدُنَا يُكَلِّمُ الرَّجُلَ إِلٰى جَنْبِهِ فِي الصَّلٰوةِ فَنَزَلَتْ وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ وَنُهِينَا عَنِ الْكَلَامِ۔

نماز میں بولنے کی ممانعت

عمرو شیبانی سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نماز میں اپنے ساتھ والے آدمی سے بات کر لیا کرتے تھے تو آیت "اور اللہ کے لیے ادب سے کھڑے ہو کر۔ (۲: ۲۳۸) نازل ہوئی۔ پس ہمیں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا اور باتیں کرنے سے منع فرما دیا گیا۔

بَابُ ۳۲۶ فِي صَلٰوةِ الْقَاعِدِ۔

۹۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ بْنِ أَعْيَنَ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حُدِّثْتُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلٰوةِ فَأَتَيْتُهُ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي جَالِسًا فَوَضَعْتُ يَدِي عَلٰى رَأْسِهِ فَقَالَ مَالَكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قُلْتُ حُدِّثْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَّكَ قُلْتَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلٰوةِ وَأَنْتَ تُصَلِّي قَاعِدًا قَالَ أَجَلْ وَلٰكِنِّي لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ۔

بیٹھ کر نماز پڑھنے کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ مجھ سے حدیث بیان کی گئی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز کا ثواب آدھا ہے۔ میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا تو آپ کو بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے پایا پس میں نے اپنا ہاتھ آپ کے سر پر رکھ دیا۔ فرمایا اے عبداللہ بن عمرو تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ مجھ سے حدیث بیان کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز کا ثواب نصف ہے حالانکہ آپ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں۔ فرمایا البتہ اسی طرح ہے لیکن میں تمہاری طرح کا نہیں ہوں۔ ف

ف۔ حقیقت یہی ہے کہ حضرات انبیائے کرام علیہم السلام تمام مخلوق اور سارے انسانوں سے اپنی ذات اور صفات میں ممتاز ہوتے ہیں۔ ماننے والوں نے انہیں ہمیشہ بے مثل و بے مثال سمجھا اور مانا جبکہ ہر زمانے کے کفار انہیں اپنے جیسا بشر سمجھتے اور مانتے رہے جیسا کہ قرآن کریم نے متعدد مقامات پر بتایا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو ذات اور صفات کے لحاظ سے جملہ انبیائے کرام علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام سے بھی ممتاز ہیں۔ یہ وہ نکتہ ہے کہ عالم میں جس کو ایمانی فراست اور نورِ بصیرت سے نوازا گیا اس پر یہ حقیقت عیاں ہو جاتی ہے۔ دنیائے ملت کے ایک مجدد یعنی حضرت مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہ السامی نے اس حقیقت کو یوں بیان فرمایا ہے۔

باید دانست کہ خلق محمدی در رنگ خلق سائر افراد انسانی نیست بلکہ بخلق ہیچ فرد از افراد عالم مناسبت ندارد کہ او صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم با وجود نشأۃ عنصری از نور حق جل وعلا مخلوق

جاننا چاہیے کہ خلق محمدی دوسرے انسانی افراد کی پیدائش کی طرح نہیں ہے بلکہ افراد عالم میں سے کسی بھی فرد کی پیدائش سے مناسبت نہیں رکھتی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عنصری پیدائش کے

گشتہ است کما قال علیہ وعلی الہ الصلوٰۃ والسلام خُلِقْتُ مِنْ نُورِ اللہ و دیگراں را ایں دولت میسر نشدہ است۔ (مکتوبات ۳ : ۱۰۰)

یا آپ اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوئے ہیں جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود فرمایا ہے کہ میں خدا کے نور سے پیدا کیا گیا ہوں" دوسرے افراد کو یہ دولت میسر نہیں ہے۔

جو بیچارے کرام کی اس حقیقت سے نا واقف اور محروم ہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ظاہری لوازمات سے متاثر ہو کر اپنے مثل ہونے کا دعویٰ کر بیٹھے ان کے متعلق حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۰۳۴ھ/۱۶۲۴ء) نے فرمایا ہے۔

ہر گاہ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بابشر گشتند و در رنگ سائر بشر تصور نمودند تا چار منکر آمدند و ساحب دو شاں کر دند ما عَلَیْنَا الصَّلوٰۃ کے الشکرو کہ بعنوان رسالت و رحمت عالمیان دانستند و اثر سائر اس متاثر نبود ند بدولت ایمان مشرف گشتند و از اہل نجات آمدند۔ (مکتوبات ۳ : ۴۳)

حقیقت سے نا آشنا لوگوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بشر کہا اور باقی انسانوں جیسا تصور کیا جس کے باعث منکر ہو گئے جبکہ جن کی قسمت حضور نے رسالت کے رنگ میں دیکھا رحمت عالمیان جانا اور ہم جنس اللہ نے آپ کو متاثر کیا تو ایمان جیسی متاع عزیز سے مشرف ہو گئے اور ان کا شمار نجات پانے والوں میں ہو گیا۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مقام پر سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حقیقت کو جاننے اور جاننے والے دونوں گروہوں کا ذکر فرمایا اور نہیں جاننے اور نہ جاننے کے انجام اور نتیجے سے بھی مطلع فرما دیا ہے اسی مضمون کو بہت سے قریب کے ایک مدرسہ عالم نے یوں فرمایا ہے۔

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشا دیکھے
دیدۂ کور کو کیا نظر آئے کیا دیکھے

۹۴۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ قَاعِدًا فَقَالَ صَلَاتُهُ قَائِمًا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ قَاعِدًا وَصَلَاتُهُ قَاعِدًا عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاتِهِ قَائِمًا وَصَلَاتُهُ نَائِمًا عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاتِهِ قَاعِدًا۔

بریدہ نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو بیٹھ کر نماز پڑھے۔ فرمایا کہ کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نماز بیٹھ کر پڑھنے والے سے افضل ہے اور بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز کا ثواب کھڑے ہو کر پڑھنے والے سے نصف ہے اور لیٹ کر پڑھنے والے کی نماز کا ثواب بیٹھ کر پڑھنے والے سے نصف ہے۔ ف

ف۔ بعض علماء میں سے کسی نے یہ نہیں فرمایا کہ لیٹ کر نفل پڑھنا جائز ہیں اور ان کا ثواب بیٹھ کر نفل پڑھنے کی نسبت نصف ہو گا اگر اسے معذور و مجبور کے لیے سمجھا جائے تو پھر نفل کی کیا تخصیص مجبوری میں تو فرض نماز بھی لیٹ کر پڑھی جا سکتی ہے اور اس پر بیٹھنے کی نسبت نصف اور کھڑے ہونے سے چوتھائی ثواب نہیں بلکہ حالت صحت میں پڑھی ہوئی نماز وں سے بھی زیادہ ثواب ہو گا بلکہ حالت صحت و عافیت کی نمازوں کو مجبوری و معذوری کی حالت میں پڑھی ہوئی نمازیں درجہ قبولیت تک پہنچاتی

ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

٩٢٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ نَا وَكِيعٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَ بِيَ النَّاصُورُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے بڑا پھوڑا نکل آیا تھا تو میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ فرمایا کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھا کرو اگر ایسا نہ کر سکو تو بیٹھ کر پڑھ لیا کرو اور اگر ایسا بھی نہ ہو سکے تو لیٹ کر پڑھ لیا کرو۔

٩٢٥۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ نَا زُهَيْرٌ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي صَلٰوةِ اللَّيْلِ جَالِسًا قَطُّ حَتّٰى دَخَلَ فِي السِّنِّ فَكَانَ يَجْلِسُ فِيهَا فَيَقْرَأُ حَتّٰى إِذَا بَقِيَ أَرْبَعُونَ أَوْ ثَلَاثُونَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَهَا ثُمَّ سَجَدَ۔

ہشام بن عروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رات کی نماز میں ہرگز کبھی بیٹھ کر قراءت پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ جب آپ عمر رسیدہ ہو گئے تو اس میں بیٹھ کر قراءت پڑھا کرتے اور جب چالیس یا تیس آیتیں باقی رہ جاتیں تو کھڑے ہو کر قرآن مجید پڑھتے اور پھر سجدہ کرتے۔

٩٢٦۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ وَأَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي جَالِسًا فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهِ قَدْرُ مَا يَكُونُ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَهَا وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ عَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھا کرتے اور بیٹھے ہوئے قراءت پڑھتے۔ جب قراءت میں سے تیس یا چالیس آیتیں رہ جاتیں تو کھڑے ہو جاتے اور کھڑے ہو کر قراءت پڑھتے پھر رکوع اور سجدہ کرتے پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کرتے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ علقمہ بن وقاص نے حضرت عائشہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق اسی طرح روایت کی ہے۔

٩٢٧۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ بُدَيْلَ بْنَ مَيْسَرَةَ وَأَيُّوبَ يُحَدِّثَانِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيلًا قَاعِدًا فَإِذَا صَلّٰى قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَإِذَا صَلّٰى قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا۔

عبداللہ بن شقیق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کے وقت لمبی نماز پڑھا کرتے کھڑے ہو کر اور رات کے وقت لمبی نماز پڑھا کرتے بیٹھ کر۔ جب کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تو بحالتِ قیام ہی رکوع کرتے اور جب بیٹھ کر نماز پڑھتے تو بیٹھے ہوئے رکوع کرتے۔

مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَحْمَدُ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا فَاعْرِضْ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ وَيَفْتَخُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ إِذَا سَجَدَ ثُمَّ يَقُولُ اللهُ أَكْبَرُ وَيَرْفَعُ وَيَثْنِي رِجْلَهُ الْيُسْرَى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَصْنَعُ فِي الْأُخْرَى مِثْلَ ذَلِكَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ حَتَّى إِذَا كَانَتِ السَّجْدَةُ الَّتِي فِيهَا التَّسْلِيمُ أَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَقَعَدَ مُتَوَرِّكًا عَلَى شِقِّهِ الْأَيْسَرِ زَادَ أَحْمَدُ قَالُوا صَدَقْتَ هَكَذَا كَانَ يُصَلِّي وَلَمْ يَذْكُرَا فِي حَدِيثِهِمَا الْجُلُوسَ فِي الثِّنْتَيْنِ كَيْفَ جَلَسَ

۹۵۱ - حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمِصْرِيُّ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيِّ وَيَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ فَإِذَا جَلَسَ فِي الْأَرْبَعِ جَلَسَ عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى وَجَلَسَ عَلَى مَقْعَدَتِهِ

۹۵۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْعَامِرِيِّ قَالَ كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ فَإِذَا قَعَدَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَعَدَ عَلَى بَطْنِ قَدَمِهِ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى فَإِذَا كَانَتِ الرَّابِعَةُ أَفْضَى بِوَرِكِهِ الْيُسْرَى إِلَى الْأَرْضِ وَأَخْرَجَ قَدَمَيْهِ مِنْ نَاحِيَةٍ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دس صحابہ میں فرماتے سنا ان میں حضرت ابو قتادہ بھی تھے۔ حضرت ابو حمید نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کو آپ سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ لوگوں نے کہا کہ بیان کیجئے تو سید بیان کرتے ہوئے ذکر فرمایا کہ سجدہ کرتے وقت دونوں پیروں کی انگلیاں کھلی ہوئی قبلہ رخ رہتیں، پھر اللہ اکبر کہتے اور اٹھتے اور بائیں پیر کو موڑ کر اس پر بیٹھ جاتے پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی عمل کرتے۔ پھر حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ یہاں تک کہ جب سلام والی رکعت ہوتی تو بائیں پیر کو نکال کر بائیں پہلو پر تورک کرکے بیٹھتے۔ امام احمد کی روایت میں یہ بھی ہے۔ لوگوں نے کہا آپ نے سچ کہا۔ حضور اسی طرح نماز پڑھا کرتے تھے۔ مصنف حضرات نے اپنی حدیث میں اس بات کو ذکر نہیں کیا کہ دو رکعت کے بعد کس طرح بیٹھا کرتے تھے۔

عیسیٰ بن ابراہیم مصری، ابن وہب، لیث، یزید بن محمد قرشی اور یزید بن ابو حبیب، محمد بن عمرو بن حلحلہ، محمد بن عمرو بن عطاء سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چند اصحاب کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر یہی حدیث بیان کی اور حضرت ابو قتادہ کا ذکر نہیں کیا۔ فرمایا کہ جب دو رکعت کے بعد بیٹھے تو اپنے بائیں پیر پر بیٹھے اور جب آخری رکعت میں بیٹھے تو بائیں پیر کو نکال کر زمین پر بیٹھ گئے۔

قتیبہ، ابن لہیعہ، یزید بن ابو حبیب، محمد بن عمرو بن حلحلہ، محمد بن عمرو عامری سے فرمایا کہ میں ایک مجلس میں تھا تو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے اس میں فرمایا۔ جب دو رکعت کے بعد قعدہ کیا تو اپنے بائیں پیر پر بیٹھے اور داہنے کو کھڑا کیا اور جب چوتھی رکعت ہوئی تو اپنا بایاں سرین زمین سے ملا دیا اور دونوں قدموں کو ایک جانب نکال دیا۔

۹۴۸۔ حدثنا عثمان بن ابی شیبة نا یزید بن هارون انا کهمس بن الحسن عن عبد الله بن شقیق قال سالت عائشة اکان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقرا السورة فی رکعة قالت المفصل قال قلت فکان یصلی قاعدا قالت حین حطمه الناس۔

عبداللہ بن شقیق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر رکعت میں ایک سورت پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ مفصل سے۔ عرض گزار ہوا کہ جب لوگوں نے آپ کو بوڑھا کر دیا تو بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے۔

باب ۳۳۱ کیف الجلوس فی التشهد۔

تشہد میں کس طرح بیٹھے

۹۴۹۔ حدثنا مسدد نا بشر بن المفضل عن عاصم بن کلیب عن ابیه عن وائل بن حجر قال قلت لانظرن الی صلاة رسول الله صلی الله علیه وسلم کیف یصلی فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم فاستقبل القبلة فکبر فرفع یدیه حتی حاذتا باذنیه ثم اخذ شماله بیمینه فلما اراد ان یرکع رفعهما مثل ذلک قال ثم جلس فافترش رجله الیسری ووضع یده الیسری علی فخذه الیسری وحد مرفقه الایمن علی فخذه الیمنی وقبض ثنتین وحلق حلقة ورایته یقول هکذا وحلق بشر الابهام والوسطی واشار بالسبابة۔

وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز دیکھوں گا کہ آپ کس طرح پڑھا کرتے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور قبلہ کی جانب رخ کر کے تکبیر کہی اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ کانوں کے برابر ہو گئے پھر بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پکڑا۔ جب رکوع کا ارادہ کیا تو دونوں ہاتھ حسب سابق اٹھائے۔ پھر بیٹھے تو بایاں پیر بچھایا ——— اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھ دیا اور دائیں کہنی کو دائیں ران سے جدا رکھا اور دو انگلیاں بند کر لیں نیز حلقہ بنایا اور میں نے آپ کو اسی طرح کرتے دیکھا۔ بشر راوی نے انگوٹھے اور درمیانی انگلی سے حلقہ بنا کر شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا۔ ف

ف۔ تشہد کے وقت انگلی سے اشارہ کرنے کی خاص صورت یہ ہے اور یہی بجا لانا اگرچہ قلیل ہے مگر معمول یہ ہے کہ چھنگلیا، بنصر اور وسطیٰ تینوں انگلیاں بند کر لے۔ انگوٹھے کا سرا درمیانی انگلی کے سرے پر رکھے اور لا الٰہ پر شہادت کی انگلی اٹھائے پھر الا اللہ کہتے وقت گرا دے اور تمام انگلیوں کو کھول کر قبلہ رو رکھے۔ حلقہ بعد وقت پر رکھے اور انگلی گراتے ہی آزاد رہے۔ شہادت کی انگلی گرانا نہیں ہے جیسا کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۳۳۲ من ذکر التورک فی الرابعة۔

چوتھی رکعت میں سرین پر بیٹھنا

۹۵۰۔ حدثنا احمد بن حنبل نا ابو عاصم الضحاک بن مخلد انا عبد الحمید یعنی ابن جعفر ح وحدثنا مسدد نا یحیی نا عبد الحمید یعنی ابن جعفر حدثنی محمد بن عمرو عن ابی حمید الساعدی قال سمعته فی عشرة

احمد بن حنبل، ابو عاصم ضحاک بن مخلد، عبدالحمید بن جعفر، مسدد، یحییٰ، عبدالحمید بن جعفر، محمد بن عمرو، حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دس اصحاب میں سنا۔ احمد نے کہا کہ مجھے محمد بن عطاء بن عمرو نے بتایا کہ میں نے ابو حمید ساعدی کو

واحدۃً۔

۹۵۳ — حدثنا علی بن الحسین بن ابراہیم نا ابو بدر نا زھیر ابو خیثمۃ نا الحسن بن الحر نا عیسٰی بن عبد اللہ بن مالک عن عباس او عیاش بن سہل الساعدی انہ کان فی مجلس فیہ ابوہ فذکر فیہ قال فسجد فانتصب علی کفیہ ورکبتیہ وصدور قدمیہ وھو جالس فتورک ونصب قدمہ الاخری ثم کبر فسجد ثم کبر فقام ولم یتورک ثم عاد فرکع الرکعۃ الاخری فکبر کذلک ثم جلس بعد الرکعتین حتی اذا ھو اراد ان ینھض للقیام قام بتکبیر ثم رکع الرکعتین الاخریین فلما سلم سلم عن یمینہ وعن شمالہ قال ابو داود لم یذکر فی حدیثہ ما ذکر عبد الحمید فی التورک والرفع اذا قام من ثنتین۔

عباس یا عیاش بن سہل ساعدی سے روایت ہے کہ وہ اپنے والد محترم کی مجلس میں تھے پس مذکورہ حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حضور نے سجدہ کیا تو اپنی دونوں ہتھیلیوں، دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں کے سروں پر ٹیک لگائی اور بیٹھے تو تورک کیا اور دوسرا پیر کھڑا رکھا۔ پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدہ کیا پھر تکبیر کہتے ہوئے کھڑے ہو گئے اور تورک نہ کیا۔ پھر دوسری رکعت کا اسی طرح رکوع کیا تو اسی طرح تکبیر کہی۔ پھر دو رکعتوں کے بعد بیٹھے یہاں تک کہ جب اٹھنے کا ارادہ ہوا تو تکبیر کہتے ہوئے اٹھے پھر آخری دونوں رکعتیں پڑھیں۔ جب سلام پھیرا تو دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ انہوں نے ذکر نہیں کیا یعنی اس حدیث میں جو دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے وقت عبدالحمید نے تورک اور رفع یدین کا ذکر کیا ہے۔

۹۵۴ — حدثنا احمد بن حنبل نا عبد الملک بن عمرو اخبرنی فلیح اخبرنی عباس بن سہل قال اجتمع ابو حمید وابو اسید وسہل بن سعد ومحمد بن مسلمۃ فذکر ھذا الحدیث لم یذکر الرفع اذا قام من ثنتین ولا الجلوس قال حتی فرغ ثم جلس فافترش رجلہ الیسری واقبل بصدر الیمنی علی قبلتہ۔

عباس بن سہل نے فرمایا کہ حضرت ابو حمید، حضرت ابو اسید، حضرت سہل بن سعد اور حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اکٹھے ہوئے پھر مذکورہ حدیث بیان کی اور دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے وقت رفع یدین اور بیٹھنے کا ذکر نہیں کیا۔ فرمایا یہاں تک کہ فارغ ہو گئے تو بایاں پیر بچھایا اور اپنے پیر کی انگلیاں قبلہ رو رکھیں۔

باب ۳۳۳ التشہد۔

تشہد کا بیان

۹۵۵ — حدثنا مسدد نا یحیٰی عن سلیمان الاعمش حدثنی شقیق بن سلمۃ عن عبد اللہ ابن مسعود قال کنا اذا جلسنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلوۃ قلنا السلام علی اللہ قبل عبادہ السلام علی فلان وفلان فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقولوا السلام علی

شقیق بن سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں بیٹھے ہوئے تھے تو ہم نے بندوں پر سلام بھیجنے سے پہلے کہا کہ اللہ تعالیٰ پر سلام ہو اور فلاں فلاں پر سلام ہو۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ السلام علی اللہ نہ کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ تو خود سلام

اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ وَلَكِنْ إِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمْ ذَلِكَ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَوْ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ أَحَدُكُمْ مِنَ الدُّعَاءِ أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ فَيَدْعُو بِهِ.

٩٥٦ - حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ أَنَا إِسْحٰقُ يَعْنِي ابْنَ يُوسُفَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا لَا نَدْرِي مَا نَقُولُ إِذَا جَلَسْنَا فِي الصَّلٰوةِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عُلِّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ شَرِيكٌ وَحَدَّثَنَا جَامِعٌ يَعْنِي ابْنَ شَدَّادٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بِمِثْلِهِ قَالَ وَكَانَ يُعَلِّمُنَا كَلِمَاتٍ وَلَمْ يَكُنْ يُعَلِّمُنَاهُنَّ كَمَا يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ اللَّهُمَّ أَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِنَا وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَبَارِكْ لَنَا فِي أَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُلُوبِنَا وَأَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ وَاجْعَلْنَا شَاكِرِينَ لِنِعْمَتِكَ مُثْنِينَ بِهَا قَابِلِيهَا وَأَتِمَّهَا عَلَيْنَا.

٩٥٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا زُهَيْرٌ نَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ قَالَ أَخَذَ عَلْقَمَةُ بِيَدِي فَحَدَّثَنِي أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ أَخَذَ بِيَدِهِ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِ عَبْدِ اللَّهِ فَعَلَّمَهُ التَّشَهُّدَ فِي الصَّلٰوةِ فَذَكَرَ مِثْلَ دُعَاءِ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ إِذَا قُلْتَ هٰذَا أَوْ قَضَيْتَ هٰذَا فَقَدْ قَضَيْتَ صَلَاتَكَ

جو اسے پسند ہو منتخب کر کے پڑھا کرے۔ تمام تحیات اللہ تعالیٰ اور عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ اے نبی! آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ ہم پر سلام ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر کہ جب تم اس طرح کہو گے تو آسمان و زمین میں جو بھی نیک بندہ ہو گا سب کو پہنچ جائے گا یا آسمان و زمین کے درمیان اور نیز میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ پھر جو دعا پسند ہو اس کو منتخب کر کے پڑھ لے۔

۹۵۶ - ابو الاحوص سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں معلوم نہیں تھا کہ نماز میں بیٹھ کر کیا پڑھیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بہت سی باتیں سکھائی گئی تھیں۔ پھر اسی طرح حدیث بیان کی۔ شریک نے جامع بن شداد بواسطہ ابو وائل حضرت عبد اللہ سے اسی کی مثل روایت کی ہے اور فرمایا۔ ہمیں چند کلمے سکھاتے لیکن اس طرح نہیں سکھاتے تھے جیسے تشہد سکھاتے یعنی یہ دعا: اے اللہ! ہمارے دلوں میں الفت ڈال دے اور ہمارے آپس کے معاملات درست فرما دے اور ہمیں سلامتی کے راستے دکھا اور ہمیں اندھیروں سے نجات دے کر روشنی کی طرف لے جا اور ہمیں ظاہری و باطنی بے حیائیوں سے محفوظ رکھ اور ہمارے کانوں، آنکھوں، دلوں، بیویوں اور اولاد میں برکت عطا فرما اور ہم پر رحمت سے رجوع فرما۔ بے شک تو ہی توبہ قبول فرمانے والا مہربان ہے اور ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر ادا کرنے والا اور ان کی تعریف کرنے والا اور انہیں قبول کرنے والا بنا اور ہم پر پوری فرما۔

۹۵۷ - قاسم بن مخیمرہ سے روایت ہے کہ علقمہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر بیان کیا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود نے ان کا ہاتھ پکڑا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر انہیں نماز میں تشہد پڑھنا سکھایا تھا۔ پھر حدیث اعمش کی طرح بیان کیا۔ جب تم نے کہا یا اس سے فارغ ہوئے تو تمہاری نماز پوری ہو گئی۔ اب کھڑا ہونا چاہو تو کھڑے ہو جاؤ اور بیٹھنا چاہو تو بیٹھے رہو۔

إن شئت أن تقوم فقم وإن شئت أن تقعد
فاقعد.

٩٥٨ - حدثنا نصر بن علي حدثني أبي نا
شعبة عن أبي بشر سمعت مجاهدا يحدث
عن ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
في التشهد التحيات لله الصلوات الطيبات
السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته قال
قال ابن عمر زدت فيها وبركاته السلام علينا و
على عباد الله الصالحين أشهد أن لا إله إلا الله
قال ابن عمر زدت فيها وحده لا شريك له و
أشهد أن محمدا عبده ورسوله.

٩٥٩ - حدثنا عمرو بن عون أنا أبو عوانة عن
قتادة ح ونا أحمد بن حنبل نا يحيى بن سعيد
نا هشام عن قتادة عن يونس بن جبير عن حطان
ابن عبد الله الرقاشي قال صلى بنا أبو موسى
الأشعري فلما جلس في آخر صلاته قال رجل
من القوم أقرت الصلاة بالبر والزكاة فلما
انفتل أبو موسى أقبل على القوم فقال أيكم
القائل كلمة كذا وكذا قال فأرم القوم فقال أيكم
القائل كلمة كذا وكذا قال فلعلك يا حطان أنت
قلتها قال ما قلتها ولقد رهبت أن
تبكعني بها قال فقال رجل من القوم أنا
قلتها وما أردت بها إلا الخير فقال أبو موسى
أما تعلمون كيف تقولون في صلاتكم إن رسول
الله صلى الله عليه وسلم خطبنا فعلمنا وبين لنا
سنتنا وعلمنا صلاتنا فقال إذا صليتم فأقيموا
صفوفكم ثم ليؤمكم أحدكم فإذا كبر فكبروا وإذا
قرأ غير المغضوب عليهم ولا الضالين فقولوا
آمين يجبكم الله وإذا كبر وركع فكبروا واركعوا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے تشہد کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ تمام زبانی بدنی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ سلام ہو آپ پر اے نبی! اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ اس میں وبرکاتہ کا اضافہ میں نے کیا ہے۔ ہم پر سلام اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ اس میں وحدہ لا شریک لہ کا اضافہ میں نے کیا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

عمرو بن عون، ابو عوانہ، قتادہ، احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، ہشام، قتادہ، یونس بن جبیر، حطان بن عبداللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ہمیں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز پڑھائی۔ جب اپنی نماز کے آخر میں بیٹھے تو ایک آدمی نے کہا۔ نماز بھلائی اور پاکیزگی کے ساتھ مقرر فرمائی گئی ہے۔ جب حضرت ابو موسیٰ فارغ ہوئے تو آپ نے متوجہ ہو کر فرمایا۔ تم میں سے یہ بات کس نے کہی ہے؟ لوگ خاموش رہے تو فرمایا تم میں سے یہ بات کس نے کہی ہے؟ شاید اے حطان تم نے کہی ہو؟ عرض کیا میں نے نہیں کہی۔ میں ڈرتا ہوں کہ آپ مجھ پر عتاب فرمائیں۔ ایک شخص بولا کہ میں نے کہی ہے اور میرا ارادہ نیک تھا۔ حضرت ابو موسیٰ نے فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ نماز میں کیا کہنا چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا تو ہمیں سکھایا اور ہمارے لیے سنت کو واضح فرمایا اور ہمیں نماز سکھائی تو فرمایا کہ جب تم نماز پڑھو تو اپنی صفیں سیدھی کر لو، پھر تم میں سے ایک امامت کرے۔ جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو، اللہ تعالیٰ تمہاری دعا قبول کرے گا۔ جب وہ تکبیر کہے اور رکوع کرے تو تم بھی تکبیر کہو اور رکوع کرو

وَإِنَّ الْإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعِ اللَّهُ لَكُمْ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَإِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوا وَاسْجُدُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ أَوَّلِ قَوْلِ أَحَدِكُمْ أَنْ يَقُولَ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ لَمْ يَقُلْ أَحْمَدُ وَبَرَكَاتُهُ وَلَا قَالَ وَأَشْهَدُ قَالَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا۔

لیکن امام تم سے پہلے رکوع کرے گا اور پہلے اٹھائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اس کا مقابلہ ہو جائے گا اور جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو اللہ تمہاری بات سن لے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان سے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہلوایا۔ جب وہ تکبیر کہے اور سجدہ کرے تو تم بھی تکبیر کہو اور سجدہ کرو کیونکہ امام تم سے پہلے سجدہ کرے گا اور تم سے پہلے سر اٹھائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اس کا مقابلہ ہو جائے گا۔ جب بیٹھو تو تم میں سے ہر ایک سب سے پہلے یہ کہے۔ تمام زبانی، مالی اور بدنی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں۔ اے نبی! آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں، ہم پر سلام اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں مگر اللہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

٩٧٠ - حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي غَلَّابٍ يُحَدِّثُهُ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ بِهَذَا الْحَدِيثِ زَادَ فَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا وَقَالَ فِي التَّشَهُّدِ بَعْدَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ زَادَ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَوْلُهُ فَأَنْصِتُوا لَيْسَ بِمَحْفُوظٍ لَمْ يَجِئْ بِهِ إِلَّا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ۔

عاصم بن نضر، معتمر، ان کے والد، قتادہ، ابو غلاب، حطان بن عبداللہ رقاشی نے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے یہ کہا کہ جب وہ قرات پڑھے تو تم خاموش رہو اور تشہد میں اشهد ان لا اله الا الله کے بعد وحدہ لاشریک لہ بھی کہا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ فانصتوا کا لفظ محفوظ نہیں سوا سلیمان تیمی کے سوا اس حدیث میں اسے کسی نے نقل نہیں کیا۔

٩٧١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَطَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ وَكَانَ يَقُولُ التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ

قتیبہ بن سعید، لیث، ابو زبیر، سعید بن جبیر و طاؤس سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں قرآن مجید کی طرح تشہد سکھایا کرتے اور فرمایا کرتے: تمام زبانی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں۔ اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں، ہم پر سلام اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں مگر اللہ اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

۴۔ اللہ تعالیٰ بھیجے درود و سلام اور حق پر ہے ... مستقیم ... ان سلام اور درود کا فرض ہونا ثابت ہوا کہ ... خاتم المحققین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ... تحقیق فرمائی ہے۔

این خطاب گویا سریان حقیقت محمدیہ است در ذرائر موجودات و افراد ممکنات پس آنحضرت در ذات مصلیان موجود و حاضر است پس مصلی باید کہ ازین معنی آگاہ باشد و ازین شہود غافل نبود تا بانوار قرب و اسرار معرفت متنور و فائز گردد۔ اشعۃ اللمعات

جلد اول ص ۴۰۱

یہ خطاب اس وجہ سے ہے کہ موجودات کے ذرہ ذرہ اور ممکنات کے ہر فرد میں حقیقت محمدیہ سرایت کیے ہوئے ہے پس حضور نمازیوں کی ذات کے اندر موجود و حاضر ہیں۔ نمازی کو چاہیے کہ اس امر سے آگاہ رہے اور اس شہود سے غافل نہ ہو تاکہ قرب کے انوار اور معرفت کے اسرار سے منور ہو کر پورے کا پورا فائدہ حاصل کر سکے۔

٩٦٤ - حدثنا مسدد ثنا يزيد بن زريع ثنا شعبة بهذا الحديث قال صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على آل إبراهيم.

شعبہ نے یہ حدیث روایت کی کہ کہو یا اللہ درود بھیج حضرت محمد پر اور حضرت محمد کی آل پر جیسے درود بھیجی تو نے حضرت ابراہیم کی آل پر۔

٩٦٥ - حدثنا محمد بن العلاء ثنا ابن بشر عن مسعر عن الحكم بإسناده بهذا قال اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على آل إبراهيم إنك حميد مجيد اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على آل إبراهيم إنك حميد مجيد قال أبو داود رواه الزبير بن عدي عن ابن أبي ليلى كما رواه مسعر إلا أنه قال كما صليت على آل إبراهيم إنك حميد مجيد وبارك على محمد وساق مثله.

حضرت حکم سے بھی اسی سند کے ساتھ یہ حدیث روایت کی گئی ہے کہ فرمایا۔ اے اللہ! درود بھیج حضرت محمد پر اور حضرت محمد کی آل پر جیسے درود بھیجی تو نے حضرت ابراہیم کی آل پر، بیشک تو ہی تعریف کے لائق اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ برکت بھیج حضرت محمد اور حضرت محمد کی آل پر جیسے برکت بھیجی تو نے حضرت ابراہیم کی آل پر بیشک تو ہی تعریف کے لائق اور بزرگی والا ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ زبیر بن عدی نے بھی ابن ابی لیلیٰ سے اسی طرح روایت کیا جیسے مسعر نے کیا مگر یہ کہا جیسے درود بھیجی تو نے حضرت ابراہیم کی آل پر بیشک تو تعریف کے لائق بزرگی والا ہے اور برکت بھیج ... باقی حدیث اسی طرح ہے۔

٩٦٦ - حدثنا القعنبي عن مالك ح وثنا ابن السرح أنا ابن وهب أخبرني مالك عن عبد الله بن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن أبيه عن عمرو بن سليم الزرقي أنه قال أخبرني أبو حميد الساعدي أنهم قالوا يا رسول الله كيف نصلي عليك قال قولوا اللهم صل على محمد وأزواجه وذريته كما صليت على آل إبراهيم وبارك على محمد وأزواجه وذريته كما باركت على آل إبراهيم إنك حميد مجيد.

ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے عمرو بن سلیم زرقی سے روایت کی کہ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم آپ پر درود کس طرح بھیجا کریں؟ فرمایا یوں کہا کرو۔ اے اللہ! درود بھیج حضرت محمد پر اور ان کی ازواج اور اولاد پر جیسے درود بھیجی تو نے حضرت ابراہیم کی آل پر اور برکت بھیج حضرت محمد اور ان کی ازواج اور اولاد پر جیسے برکت دی تو نے حضرت ابراہیم کی آل کو بیشک تو تعریف کے لائق اور بزرگی والا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۹۶۲ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ نَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى أَبُو دَاوُدَ نَا جَعْفَرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ فِي وَسَطِ الصَّلَاةِ أَوْ حِينَ انْقِضَائِهَا فَابْدَءُوا قَبْلَ التَّسْلِيمِ فَقُولُوا التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ وَالصَّلَوَاتُ وَالْمُلْكُ لِلّٰهِ ثُمَّ سَلِّمُوا عَلَى الْيَمِينِ ثُمَّ عَلَى قَارِئِكُمْ وَعَلَى أَنْفُسِكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى كُوفِيُّ الْأَصْلِ كَانَ بِدِمَشْقَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ دَلَّتْ هَذِهِ الصَّحِيفَةُ أَنَّ الْحَسَنَ سَمِعَ مِنْ سَمُرَةَ۔

سلیمان بن سمرہ سے روایت ہے کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ اما بعد ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے کہ جب نماز کے درمیان میں ہو یا نماز ختم کرنے لگیں تو سلام سے پہلے کہا کریں۔ تمام زبانی، مالی اور بدنی عبادتیں نیز بادشاہی اللہ کے لیے ہے پھر دائیں جانب سلام پھیریں پھر اپنے امام اور اپنے لیے سلام کریں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ سلیمان بن موسیٰ کوفی الاصل اور دمشق میں رہتے تھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا۔ یہ تحریر دلالت کرتی ہے کہ حسن نے سمرہ سے سنا ہے۔

باب ۱۸۳ الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پڑھنا

۹۶۳ ـ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قُلْنَا أَوْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمَرْتَنَا أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ وَأَنْ نُسَلِّمَ عَلَيْكَ فَأَمَّا السَّلَامُ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! حضور نے ہمیں حکم فرمایا ہے کہ آپ پر صلوٰۃ و سلام بھیجا کریں۔ سلام کا طریقہ تو ہم جان گئے لیکن آپ پر درود کس طرح بھیجا کریں؟ فرمایا یوں کہا کرو۔ اے اللہ! درود بھیج حضرت محمد پر اور حضرت محمد کی آل پر جیسے درود بھیجا تو نے حضرت ابراہیم پر اور برکت دے حضرت محمد کو اور حضرت محمد کی آل کو جیسے برکت دی تو نے حضرت ابراہیم کو بیشک تو حمد کے لائق اور بزرگی والا ہے۔ ف

ف۔ درود و سلام کا پڑھنا اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو یوں حکم دیا ہے: یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ (۳۳: ۵۶) اے ایمان والو! ان پر درود بھیجو اور خوب خوب سلام۔ جیسے نماز میں پڑھی جانے والی درود ابراہیمی کا ثواب دوسری درودوں سے زیادہ ہے کیونکہ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمودہ ہے اسی طرح التحیات میں عرض کیے جانے والا سلام یعنی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ کیونکہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تعلیم فرمودہ ہے لہٰذا یقیناً دوسرے سلاموں سے ثواب میں زیادہ ہوگا۔ نمازمیں خود اسے پڑھنے کے باوجود بعض لوگ حرف ندا والے سلاموں کو بیرون نماز شرک بتاتے ہیں گویا ان کے نزدیک نماز میں شرک کرنا عبادت اور باعث ثواب ہے اور نماز سے باہر نکلتے ہی موجب عذاب ہو جاتا

۹۶۷ ـ حدثنا القعنبي عن مالك عن نعيم ابن عبد الله المجمر أن محمد بن عبد الله ابن زيد وعبد الله بن زيد هو الذي أري النداء بالصلوة أخبره عن أبي مسعود الأنصاري أنه قال أتانا رسول الله صلى الله عليه وسلم في مجلس سعد بن عبادة فقال له بشير بن سعد أمرنا الله أن نصلي عليك يا رسول الله فكيف نصلي عليك فسكت رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى تمنينا أنه لم يسأله ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قولوا فذكر معنى حديث كعب بن عجرة زاد في آخره في العالمين إنك حميد مجيد.

محمد بن عبداللہ بن زید نے — عبداللہ بن زید وہ ہیں جنہیں خواب میں اذان کی تعلیم دی گئی — روایت ہے کہ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس حضرت سعد بن عبادہ کی مجلس میں تشریف لائے تو حضرت بشیر بن سعد عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے، پس ہم آپ پر کس طرح درود بھیجا کریں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاموش رہے یہاں تک کہ ہم تمنا کرنے لگے کہ سوال ہی نہ کرتے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یوں کہا کرو، پھر حدیث کعب بن عجرہ کے مانند بیان فرمائی اور اس کے آخر میں فی العالمین انک حمید مجید زیادہ ہے۔

۹۶۸ ـ حدثنا أحمد بن يونس نا زهير نا محمد بن إسحق حدثني محمد بن إبراهيم بن الحارث عن محمد بن عبد الله بن زيد عن عقبة بن عمرو بهذا الخبر قال قولوا اللهم صل على محمد النبي الأمي وعلى آل محمد.

محمد بن عبداللہ بن زید نے حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث روایت کی ہے اس میں فرمایا کہ یوں کہا کرو۔ اے اللہ! درود بھیج حضرت محمد پر جو اُمّی نبی ہیں اور حضرت محمد کی آل پر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۹۶۹ ـ حدثنا موسى بن إسمعيل نا حبان بن يسار الكلابي حدثني أبو مطرف عبيد الله ابن طلحة بن عبيد الله بن كريز حدثني محمد ابن علي الهاشمي عن المجمر عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من سره أن يكتال بالمكيال الأوفى إذا صلى علينا أهل البيت فليقل اللهم صل على محمد النبي وأزواجه أمهات المؤمنين وذريته وأهل بيته كما صليت على آل إبراهيم إنك حميد مجيد.

موسیٰ بن اسمٰعیل، حبان بن یسار کلابی، ابو مطرف عبید اللہ بن طلحہ بن عبید اللہ بن کریز، محمد بن علی ہاشمی، مجمر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو یہ پسند کرے کہ اسے پورا پیمانہ ملا کرے تو جب ہم اہل بیت پر درود بھیجا کرے تو کہے۔ اے اللہ! درود بھیج حضرت محمد نبی پر اور ان کی بیویوں پر جو امت کی مائیں ہیں اور ان کی اولاد اور ان کے گھر والوں پر جیسے درود بھیجی تو نے حضرت ابراہیم کی آل پر بیشک تو حمد کے لائق بزرگی والا ہے۔

باب ما يقول بعد التشهد.

تشہد کے بعد کیا کہے

۹۷۰ ـ حدثنا أحمد بن حنبل نا الوليد بن

محمد بن ابو عائشہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مسلم نا الأوزاعي حدثني حسان بن عطية حدثني محمد بن أبي عائشة أنه سمع أبا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا فرغ أحدكم من التشهد الآخر فليتعوذ بالله من أربع من عذاب جهنم ومن عذاب القبر ومن فتنة المحيا والممات ومن شر المسيح الدجال.

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آخری تشہد سے فارغ ہو جائے تو چار چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگے۔ جہنم کے عذاب سے، عذاب قبر سے، زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیح الدجال کی شر انگیزی سے۔

۹۷۱ — حدثنا وهب بن بقية أنا عمر بن يونس اليمامي حدثني محمد بن عبد الله بن طاؤس عن أبيه عن طاؤس عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم أنه يقول بعد التشهد اللهم إني أعوذ بك من عذاب جهنم وأعوذ بك من عذاب القبر وأعوذ بك من فتنة الدجال وأعوذ بك من فتنة المحيا والممات.

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ تشہد کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہا کرتے تھے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں جہنم کے عذاب سے اور تیری پناہ پکڑتا ہوں عذاب قبر سے اور تیری پناہ پکڑتا ہوں دجال کے فتنے سے اور تیری پناہ پکڑتا ہوں زندگی اور موت کے فتنے سے۔

۹۷۲ — حدثنا عبد الله بن عمرو أبو معمر نا عبد الوارث نا الحسين المعلم عن عبد الله بن بريدة عن حنظلة بن علي أن محجن بن الأدرع حدثه قال دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم المسجد فإذا هو برجل قد قضى صلاته وهو يتشهد وهو يقول اللهم إني أسألك يا الله الأحد الصمد الذي لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا أحد أن تغفر لي ذنوبي إنك أنت الغفور الرحيم قال فقال قد غفر له ثلاثا.

حنظلہ بن علی سے روایت ہے کہ حضرت محجن بن ادرع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے تو ایک آدمی اپنی نماز پوری کر کے تشہد پڑھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! تو اکیلا ہے، بے نیاز ہے، نہ کسی کو جنا ہے اور نہ کسی نے تجھے جنا اور تیری برابری کرنے والا کوئی ایک بھی نہیں کہ تو میرے گناہوں کو بخش دے بیشک تو بخشنے والا مہربان ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضور نے تین مرتبہ فرمایا۔ اسے بخش دیا گیا۔

باب ۳۳۵ إخفاء التشهد

تشہد آہستہ پڑھنا

۹۷۳ — حدثنا عبد الله بن سعيد الكندي نا يونس يعني ابن بكير عن محمد بن إسحاق عن عبد الرحمن بن الأسود عن أبيه عن عبد الله قال من السنة أن يخفى التشهد.

عبداللہ بن سعید کندی، یونس، ابن بکیر، محمد بن اسحاق، عبدالرحمٰن بن اسود، اسود، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تشہد کو آہستہ پڑھنا سنت ہے۔

باب ۳۳۶ الإشارة في التشهد

تشہد میں اشارہ کرنا

۹۷۴ — حدثنا القعنبي عن مالك عن مسلم

علی بن عبدالرحمٰن معاوی نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر

ابْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُعَاوِيِّ قَالَ رَآنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَأَنَا أَعْبَثُ بِالْحَصٰى فِي الصَّلٰوةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَهَانِي وَقَالَ اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ قَالَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَقَبَضَ أَصَابِعَهُ كُلَّهَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى۔

نے مجھے دیکھا کہ میں نماز میں کنکریوں سے کھیل رہا تھا جب وہ فارغ ہوئے تو انہوں نے مجھے منع کیا اور فرمایا کہ ویسا کیا کرو جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔ میں عرض گزار ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا کیا کرتے تھے؟ فرمایا کہ جب نماز میں بیٹھتے تو اپنے دائیں ہاتھ کو دائیں ران پر رکھتے اور ساری انگلیوں کو بند کر لیتے اور انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی سے اشارہ کرتے اور بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر رکھتے۔

٩٧٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَزَّازُ نَا عَفَّانُ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ نَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ نَا عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَعَدَ فِي الصَّلٰوةِ جَعَلَ قَدَمَهُ الْيُسْرٰى تَحْتَ فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَسَاقِهِ وَفَرَشَ قَدَمَهُ الْيُمْنٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ وَأَرَانَا عَبْدُ الْوَاحِدِ وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ۔

عامر بن عبد اللہ بن زبیر نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تو اپنے بائیں پیر کو دائیں ران اور پنڈلی کے نیچے کر لیا اور داہنے پیر کو بچھا لیا اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھا اور داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھا اور اپنی انگلی سے اشارہ کیا۔ عبد الواحد نے ہمیں شہادت کی انگلی سے اشارہ کر کے دکھایا۔

٩٧٦ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِصِّيصِيُّ نَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ إِذَا دَعَا وَلَا يُحَرِّكُهَا قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَزَادَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو كَذٰلِكَ وَيَتَحَامَلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى۔

عامر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ذکر کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دعا کے وقت انگلی سے اشارہ فرمایا کرتے تھے اور اسے حرکت نہیں دیا کرتے تھے۔ ابن جریج نے کہا کہ عمرو بن دینار نے مزید کہا ہے کہ مجھے عامر نے اپنے والد ماجد کے واسطے سے بتایا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یونہی دعا کرتے دیکھا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنا بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران پر ٹکا کر رکھتے۔

٩٧٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيٰى نَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ لَا يُجَاوِزُ بَصَرُهُ إِشَارَتَهُ وَحَدِيثُ حَجَّاجٍ أَتَمُّ۔

عامر بن عبد اللہ نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہی حدیث روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کی نگاہ اشارے سے آگے نہیں بڑھتی تھی اور حجاج کی حدیث زیادہ کامل ہے۔

۹۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ ثَنَا عُثْمَانُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا عِصَامُ بْنُ قُدَامَةَ مِنْ بَجِيلَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ نُمَيْرٍ الْخُزَاعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعًا ذِرَاعَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى رَافِعًا إِصْبَعَهُ السَّبَّابَةَ قَدْ حَنَاهَا شَيْئًا۔

مالک بن نمیر خزاعی سے روایت ہے کہ ان کے والد محترم نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اپنا دایاں ہاتھ اپنی دائیں ران پر رکھا ہوا تھا۔ شہادت کی انگلی اٹھا رکھی تھی جسے قدرے جھکا رکھا تھا۔

بَابٌ ۱۳۳ كَرَاهِيَةِ الْاِعْتِمَادِ عَلَى الْيَدِ فِي الصَّلٰوةِ۔

نماز میں ہاتھ ٹیکنے کی کراہیت۔

۹۷۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَبُّوَيْهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْغَزَّالُ قَالُوا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ أَنْ يَجْلِسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلٰوةِ وَهُوَ مُعْتَمِدٌ عَلَى يَدِهِ وَذَكَرَهُ فِي بَابِ الرَّفْعِ مِنَ السُّجُودِ وَقَالَ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ نَهَى أَنْ يَعْتَمِدَ الرَّجُلُ عَلَى يَدَيْهِ إِذَا نَهَضَ فِي الصَّلٰوةِ۔

احمد بن حنبل اور احمد بن محمد بن شبویہ اور محمد بن رافع اور محمد بن عبد الملک غزال، عبد الرزاق، معمر، اسمٰعیل بن امیہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ نماز میں آدمی اس طرح بیٹھے کہ ہاتھ پر ٹیک لگائے ہوئے ہو اور ابن رافع نے سجدوں سے اٹھنے کے وقت بھی اس کا ذکر کیا۔ ابن عبد الملک نے فرمایا کہ نماز سے کھڑے ہوتے وقت ہاتھ کے سہارے اٹھنے سے منع فرمایا گیا۔

۹۸۰۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ سَأَلْتُ نَافِعًا عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي وَهُوَ مُشَبِّكٌ يَدَيْهِ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ۔

اسمٰعیل بن امیہ نے نافع سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جو دونوں ہاتھ کی انگلیاں ایک دوسرے میں ڈالے ہو، فرمایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان لوگوں کی نماز بتائی ہے جو غضب میں گرفتار ہیں۔

۹۸۱۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ نَا أَبِي ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ نَا ابْنُ وَهْبٍ وَهٰذَا لَفْظُهُ جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَتَّكِئُ عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى وَهُوَ قَاعِدٌ فِي الصَّلٰوةِ وَقَالَ هَارُونُ بْنُ زَيْدٍ سَاقِطًا عَلَى شِقِّهِ الْأَيْسَرِ ثُمَّ اتَّفَقَا فَقَالَ لَهُ لَا تَجْلِسْ هٰكَذَا فَإِنَّ هٰكَذَا يَجْلِسُ الَّذِينَ يُعَذَّبُونَ۔

ہارون بن زید بن ابو الزرقاء، ان کے والد ماجد۔ محمد بن سلمہ، ابن وہب، ہشام بن سعد، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک آدمی کو بائیں ہاتھ پر ٹیک لگائے دیکھا جبکہ وہ نماز میں بیٹھا تھا۔ ہارون بن زید نے کہا کہ بائیں پہلو پر پڑا ہوا۔ فرمایا کہ اس طرح نہ بیٹھا کرو کیونکہ اس طرح وہ بیٹھتے ہیں جنہیں عذاب دیا جائے گا۔

بابٌ فِي تَخْفِيفِ الْقُعُودِ

۹۸۲ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ كَأَنَّهُ عَلَى الرَّضْفِ قَالَ قُلْنَا حَتَّى يَقُومَ قَالَ حَتَّى يَقُومَ.

قعدہ اولیٰ میں تخفیف

ابو عبیدہ نے اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہلی دو رکعتوں میں اس طرح بیٹھتے جیسے گرم پتھر پر۔ ہم نے کہا کہ کیا کھڑے ہونے تک؟ فرمایا کہ کھڑے ہونے تک۔ ف

ف: پہلے قعدہ میں صرف التحیات پڑھ کر کھڑا ہو جانا چاہیے اور آخری قعدہ میں تشہد کے بعد درود و دعا پڑھ کر سلام پھیرا جائے۔ پہلے قعدہ میں تشہد کے بعد درود وغیرہ کچھ نہیں پڑھنا چاہیے۔ اگر بھول کر پڑھ بیٹھے تو سجدہ سہو لازم آئے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بابٌ فِي السَّلَامِ

۹۸۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ ح وَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا زَائِدَةُ ح وَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَا نَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ ح وَنَا تَمِيمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ أَنَا إِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ يُوسُفَ عَنْ شَرِيكٍ ح وَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا إِسْرَائِيلُ كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللهِ وَقَالَ إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ سُفْيَانَ وَحَدِيثُ إِسْرَائِيلَ لَمْ يُفَسِّرْهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ وَيَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ وَعَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ شُعْبَةُ كَانَ يُنْكِرُ هَذَا الْحَدِيثَ حَدِيثَ أَبِي إِسْحَاقَ أَنْ يَكُونَ مَرْفُوعًا.

سلام پھیرنے کا بیان

محمد بن کثیر، سفیان، احمد بن یونس، زائدہ، مسدد، ابو الاحوص، محمد بن عبید المحاربی، زیاد بن ایوب، عمر بن عبید طنافسی، تمیم بن منتصر، اسحاق بن یوسف، شریک، احمد بن منیع، حسین بن محمد، اسرائیل، ابو اسحاق، ابو الاحوص اور اسود نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرا کرتے تھے یہاں تک کہ رخسار مبارک کی سفیدی نظر آنے لگتی یعنی السلام علیکم ورحمۃ اللہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ حدیث سفیان کے الفاظ یہی ہیں اور حدیث اسرائیل میں یہ تفصیل نہیں ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسے روایت کیا ہے زہیر، ابو اسحاق اور یحییٰ بن آدم، اسرائیل، ابو اسحاق، عبدالرحمٰن بن اسود، اسود اور علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ شعبہ نے ابو اسحاق کی اس حدیث کے مرفوع ہونے کا انکار کیا ہے۔

---

۹۸۴ - حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ نَا يَحْيَى

علقمہ بن وائل نے اپنے والد ماجد سے روایت کی

ابن آدم نا موسى بن قيس الحضرمي عن سلمة بن كهيل عن علقمة بن وائل عن أبيه قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم فكان يسلم عن يمينه السلام عليكم ورحمة الله وبركاته وعن شماله السلام عليكم ورحمة الله.

۹۸۵۔ حدثنا عثمان بن أبي شيبة نا يحيى بن زكريا ووكيع عن مسعر عن عبيد الله بن القبطية عن جابر بن سمرة قال كنا إذا صلينا خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم فسلم أحدنا أشار بيده من عن يمينه ومن عن يساره فلما صلى قال ما بال أحدكم يومي بيده كأنها أذناب خيل شمس إنما يكفي أحدكم أو ألا يكفي أحدكم أن يقول هكذا وأشار بإصبعه يسلم على أخيه من عن يمينه ومن عن شماله.

۹۸۶۔ حدثنا محمد بن سليمان الأنباري نا أبو نعيم عن مسعر بإسناده ومعناه قال أما يكفي أحدكم أو أحدهم أن يضع يده على فخذه ثم يسلم على أخيه من عن يمينه ومن عن شماله.

۹۸۷۔ حدثنا عبد الله بن محمد النفيلي نا زهير نا الأعمش عن المسيب بن رافع عن تميم بن طرفة عن جابر بن سمرة قال دخل علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم والناس رافعوا أيديهم قال زهير أراه قال في الصلاة فقال ما لي أراكم رافعي أيديكم كأنها أذناب خيل شمس اسكنوا في الصلاة.

باب ۱۸۳ الرد على الإمام

۹۸۸۔ حدثنا محمد بن عثمان أبو الجماهر نا سعيد بن بشير عن قتادة عن الحسن عن سمرة قال أمرنا النبي صلى الله عليه وسلم أن

نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے دائیں جانب سلام پھیرا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور بائیں جانب السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو سلام پھیرتے وقت ہم میں سے ایک اپنے دائیں جانب والے اور اپنے بائیں جانب والے کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا۔ جب آپ فارغ ہو چکے تو فرمایا تمہارے ان لوگوں کا کیا حال ہے جو شریر گھوڑے کی دم کی طرح ہاتھ سے اشارہ کرتے ہیں۔ کیا تمہارے لیے یہی کافی نہیں کہ انگلی سے اشارہ کیا کرو اور اپنے دائیں جانب والے اور بائیں جانب والے بھائی کو سلام کرے۔

ابو نعیم نے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح معناً روایت کیا ہے کہ فرمایا کیا تمہارے لیے یا دوسروں کے لیے یہ کافی نہیں کہ ہاتھ اپنی ران پر رکھے پھر اپنے دائیں اور بائیں جانب والے بھائی کو سلام کرے۔

تمیم بن طرفہ سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور لوگوں نے اپنے ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں فرمایا۔ میرے خیال میں نماز کے اندر۔ حضور نے فرمایا کیا وجہ ہے کہ تم ہاتھ اٹھاتے ہو جیسے شریر گھوڑوں کی دمیں، نماز میں سکون اختیار کیا کرو۔

امام کے سلام کا جواب دینا

حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا ہے کہ امام کے سلام کا جواب دیا کریں اور

نرد على الإمام وأن نتحاب وأن يسلم بعضنا على بعض۔

آپس میں محبت کریں اور ایک دوسرے کو سلام کیا کریں۔

باب ۳۳۷ التكبير بعد الصلاة۔

نماز کے بعد تکبیر کہنا

۹۸۹۔ حدثنا أحمد بن عبدة أنا سفيان عن عمرو عن أبي معبد عن ابن عباس قال كان يعلم انقضاء صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم بالتكبير۔

ابو معبد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز پوری ہو جانے کا علم تکبیر کے ذریعے ہوتا تھا۔

۹۹۰۔ حدثنا يحيى بن موسى البلخي نا عبد الرزاق أخبرني ابن جريج أنا عمرو بن دينار أن أبا معبد مولى ابن عباس أخبره أن رفع الصوت للذكر حين ينصرف الناس من المكتوبة كان ذلك على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وأن ابن عباس قال كنت أعلم إذا انصرفوا بذلك وأسمعه۔

عمرو بن دینار کو ابو معبد مولیٰ ابن عباس نے بتایا کہ فرض نماز سے فارغ ہو کر بلند آواز سے ذکر کرنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں رائج تھا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مجھے نماز سے فارغ ہونے کا اسی سے علم ہوتا جبکہ میں سنا کرتا۔

باب ۳۳۸ حذف السلام۔

سلام کو مختصر رکھنا

۹۹۱۔ حدثنا أحمد بن حنبل حدثني محمد بن يوسف الفريابي نا الأوزاعي عن قرة بن عبد الرحمن عن الزهري عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حذف السلام سنة۔

احمد بن حنبل، محمد بن یوسف فریابی، اوزاعی، قرہ بن عبدالرحمٰن، زہری، ابو سلمہ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سلام کو مختصر رکھنا سنت ہے۔

باب ۳۳۹ إذا أحدث في صلاته يستقبل۔

جب نماز میں وضو ٹوٹ جائے تو چلا جائے

۹۹۲۔ حدثنا عثمان بن أبي شيبة نا جرير بن عبد الحميد عن عاصم الأحول عن عيسى بن حطان عن مسلم بن سلام عن علي بن طلق قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا فسا أحدكم في الصلاة فلينصرف فليتوضأ وليعد صلاته۔

مسلم بن سلام نے حضرت علی بن طلق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی نماز کے اندر ہی ہوا خارج ہو جائے تو چھوڑ کر چلا جائے اور وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھے۔

باب ۳۴۰ في الرجل يتطوع في مكانه الذي صلى فيه المكتوبة۔

گھر میں جہاں فرض پڑھے ہوں اسی جگہ نوافل پڑھنا

۹۹۳۔ حدثنا مسدد نا حماد وعبد الوارث عن ليث عن الحجاج بن عبيد عن ابراهيم بن اسمعيل عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أيعجز أحدكم قال عن عبد الوارث أن يتقدم أو يتأخر أو عن يمينه أو عن شماله زاد في حديث حماد في الصلاة يعني في السبحة

۹۹۴۔ حدثنا عبد الوهاب بن نجدة نا أشعث بن شعبة عن المنهال بن خليفة عن الأزرق بن قيس قال صلى بنا إمام لنا يكنى أبا رمثة فقال صليت هذه الصلاة أو مثل هذه الصلاة مع النبي صلى الله عليه وسلم قال وكان أبو بكر وعمر يقومان في الصف المقدم عن يمينه وكان رجل قد شهد التكبيرة الأولى من الصلاة فصلى نبي الله صلى الله عليه وسلم ثم سلم عن يمينه وعن يساره حتى رأينا بياض خديه ثم انفتل كانفتال أبي رمثة يعني نفسه فقام الرجل الذي أدرك معه التكبيرة الأولى من الصلاة يشفع فوثب إليه عمر فأخذ بمنكبه فهزه ثم قال اجلس فإنه لم يهلك أهل الكتاب إلا أنه لم يكن بين صلواتهم فصل فرفع النبي صلى الله عليه وسلم بصره فقال أصاب الله بك يا ابن الخطاب۔

باب ۲۲۵ في سجدتي السهو۔

۹۹۵۔ حدثنا محمد بن عبيد نا حماد بن زيد عن أيوب عن محمد عن أبي هريرة قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم إحدى صلاتي العشي الظهر أو العصر قال فصلى بنا ركعتين ثم سلم ثم قام إلى خشبة في مقدم المسجد فوضع يديه عليها إحداهما على الأخرى يعرف

ابراہیم بن اسمٰعیل نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی اس بات سے عاجز ہے۔ عبد الوارث سے روایت ہے کہ آگے یا پیچھے ہو جائے یا دائیں یا بائیں جانب ہو جائے۔ حماد کی حدیث میں یعنی سبحہ کو نفل نماز میں۔

ازرق بن قیس کا بیان ہے کہ امام نے ہمیں نماز پڑھائی جن کی کنیت ابو رمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھی۔ فرمایا کہ میں نے یہ نماز یا ایسی نماز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی ہے۔ فرمایا کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر پہلی صف میں دائیں جانب کھڑے ہوتے تھے۔ ایک آدمی نماز کی تکبیر اولیٰ میں آشامل ہوا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو دائیں بائیں جانب سلام پھیرا یہاں تک کہ ہم نے آپ کے رخساروں کی سفیدی دیکھی۔ پھر ایسے ہی مڑے جیسے ابو رمثہ مڑے ہیں یعنی خود۔ جو شخص تکبیر اولیٰ میں آکر شامل ہوا تھا کھڑا ہو کر دوگانہ پڑھنے لگا پس حضرت عمر اس کی طرف جھپٹے اور کندھوں سے پکڑ کر ہلایا۔ پھر فرمایا کہ بیٹھ جاؤ کیونکہ اہل کتاب نہیں ہلاک ہوئے مگر اسی وجہ سے کہ ان کی نمازوں کے درمیان وقفہ نہیں رہتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نگاہ اٹھا کر فرمایا اے ابن خطاب، اللہ تعالیٰ نے تمہیں صحیح بات کی توفیق مرحمت فرمائی ہے۔

سجدہ سہو کا بیان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر یا عصر دن کی کوئی نماز پڑھائی تو آپ نے دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا۔ پھر ایک لکڑی کے پاس گئے جو سامنے مسجد میں تھی اس پر دونوں دست مبارک رکھ لیے ایک کے اوپر دوسرا۔ آپ کے چہرے سے غصے کے آثار نمایاں تھے جلدی سے جانے والے

يُعْرَفُ فِي وَجْهِهِ الْغَضَبُ ثُمَّ خَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ وَهُمْ يَقُولُونَ قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ وَفِي النَّاسِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَاهُ أَنْ يُكَلِّمَاهُ فَقَامَ رَجُلٌ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَمِّيهِ ذَا الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَسِيتَ أَمْ قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ قَالَ لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرِ الصَّلٰوةُ قَالَ بَلْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَأَوْمَؤُا أَيْ نَعَمْ فَرَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَقَامِهِ فَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ الْبَاقِيَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ وَكَبَّرَ قَالَ فَقِيلَ لِمُحَمَّدٍ سَلَّمَ فِي السَّهْوِ فَقَالَ لَمْ أَحْفَظْهُ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلٰكِنْ نُبِّئْتُ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ۔

٩٩٦ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ بِإِسْنَادِهِ وَحَدِيثُ حَمَّادٍ أَتَمُّ قَالَ ثُمَّ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقُلْ بِنَا وَلَمْ يَقُلْ فَأَوْمَؤُا قَالَ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ قَالَ ثُمَّ رَفَعَ وَلَمْ يَقُلْ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ وَتَمَّ حَدِيثُهُ لَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فَأَوْمَؤُا إِلَّا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ۔

٩٩٧ — حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَمَّادٍ كُلِّهِ إِلَى آخِرِ قَوْلِهِ نُبِّئْتُ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ قُلْتُ فَالتَّشَهُّدُ قَالَ لَمْ أَسْمَعْ فِي التَّشَهُّدِ وَأَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَتَشَهَّدَ وَلَمْ يَذْكُرْ كَانَ يُسَمِّيهِ ذَا الْيَدَيْنِ

[illegible]

ولا ذكر فأومؤا ولا ذكر الغضب وحديث حماد أتم

۹۹۸ ـ حدثنا علي بن نصر نا سليمان بن حرب نا حماد بن زيد عن أيوب وهشام ويحيى بن عتيق وابن عون عن محمد عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم في قصة ذي اليدين أنه كبر وسجد وقال هشام يعني ابن حسان كبر ثم كبر وسجد قال أبو داود روى هذا الحديث أيضا حبيب بن الشهيد وحميد ويونس وعاصم الأحول عن محمد عن أبي هريرة لم يذكر أحد منهم ما ذكر حماد بن زيد عن هشام أنه كبر ثم كبر وروى حماد بن سلمة وأبو بكر بن عياش هذا الحديث عن هشام لم يذكرا عنه هذا الذي ذكره حماد بن زيد أنه كبر ثم كبر۔

کا ذکر کیا اور حماد کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذوالیدین والے واقعے میں روایت کی کہ آپ نے تکبیر کہی اور سجدہ کیا۔ ہشام یعنی ابن حسان نے کہا کہ تکبیر کہی پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اس حدیث کو حبیب بن شہید، حمید، یونس اور عاصم احول محمد بن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ سے ـــ کی لیکن ان میں سے کسی نے بھی یہ ذکر نہیں کیا جو حماد بن زید نے ہشام سے روایت کی کہ تکبیر کہی پھر تکبیر کہی۔ حماد بن سلمہ اور ابوبکر بن عیاش نے اس حدیث کو ہشام سے روایت کیا اور ان سے اس بات کا ذکر نہیں کیا جس کا حماد بن زید نے ذکر کیا ہے کہ تکبیر کہی اور پھر تکبیر کہی۔

---

۹۹۹ ـ حدثنا محمد بن يحيى بن فارس نا محمد بن كثير عن الأوزاعي عن الزهري عن سعيد بن المسيب وأبي سلمة وعبيد الله بن عبد الله عن أبي هريرة بهذه القصة قال ولم يسجد سجدتي السهو حتى يقنه الله ذلك۔

سعید بن مسیب، ابو سلمہ اور عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی واقعے کو روایت کرتے ہوئے فرمایا اور آپ نے سہو کے دو سجدے نہیں کیے مگر جب آپ کو اس بات کا پورا یقین ہو گیا۔

۱۰۰۰ ـ حدثنا حجاج بن أبي يعقوب نا يعقوب يعني ابن إبراهيم نا أبي عن صالح عن ابن شهاب أن أبا بكر بن سليمان بن أبي حثمة أخبره أنه بلغه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم بهذا الخبر قال ولم يسجد السجدتين اللتين تسجدان إذا شك حتى لقاه الناس قال ابن شهاب وأخبرني بهذا الخبر سعيد بن المسيب عن أبي هريرة قال وأخبرني أبو سلمة بن عبد الرحمن وأبو بكر بن الحارث بن هشام

ابن شہاب کو ابوبکر بن سلیمان بن ابو حثمہ نے بتایا کہ انہیں یہ بات پہنچی ہے کہ اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سہو کے دو سجدے نہیں کیے جو کیے جاتے ہیں کیونکہ لوگوں نے مستقل طور پر بتا دیا۔ ابن شہاب نے فرمایا کہ مجھے یہ بات سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ کے واسطے سے بتائی اور فرمایا کہ مجھے اس کی ابو سلمہ بن عبد الرحمن اور ابوبکر بن حارث بن ہشام اور عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اس واقعے کو یحییٰ بن ابو کثیر اور عمران بن ابی انس نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن

وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ يَحْيَى ابْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ وَعِمْرَانُ بْنُ اَبِيْ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ وَلَمْ يَذْكُرْ اَنَّهُ سَجَدَ السَّجْدَتَيْنِ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْهِ وَلَمْ يَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ۔

عمران نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس قصہ میں سجدوں کا ذکر نہیں کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے زبیدی نے زہری، ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور اس میں فرمایا کہ سجدہ سہو نہیں کیے۔

۱۰۰۱- حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ نَا اَبِيْ نَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ سَمِعَ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ فَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَقِيْلَ لَهٗ نَقَصْتَ الصَّلٰوةَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ۔

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز ظہر دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا۔ آپ کی خدمت میں عرض کی گئی کہ کیا نماز کم کر دی گئی ہے؟ پس آپ نے دو رکعتیں اور پڑھیں پھر دو سجدے کیے۔

۱۰۰۲- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَسَدٍ اَنَا شَبَابَةُ نَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ اَقَصُرَتِ الصَّلٰوةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْ نَسِيْتَ قَالَ كُلُّ ذٰلِكَ لَمْ اَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ اُخْرَيَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَلَمْ يَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ دَاوٗدُ بْنُ الْحُصَيْنِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ اَبِيْ اَحْمَدَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ۔

سعید بن ابو سعید مقبری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرض نماز کی دو رکعتیں پڑھ کر پھرے تو ایک آدمی آپ کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا نماز کم کر دی گئی ہے یا آپ بھول گئے؟ فرمایا کہ ان میں سے کوئی بات بھی نہیں ہوئی۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ نے ایسا ہی کیا ہے۔ پس آپ نے دو رکعتیں اور پڑھیں پھر پھرے اور سجدہ سہو نہیں کیے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے داؤد بن حصین نے ابو سفیان مولیٰ ابو احمد سے، حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ فرمایا پھر سلام کے بعد بیٹھے ہوئے دو سجدے کیے۔

۱۰۰۳- حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ جَوْسٍ الْهِفَّانِيِّ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ بِهٰذَا الْخَبَرِ قَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ۔

ضمضم بن جوس ہفانی نے اسی روایت کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ پھر سلام پھیرنے کے بعد سہو کے دو سجدے کیے۔

۱۰۰۴- حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ ... بْنُ ثَابِتٍ نَا

۱۔ [illegible]

أبو أسامة ح وثنا محمد بن العلاء أنا أبو أسامة أخبرني عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فسلم في الركعتين فذكر نحو حديث ابن سيرين عن أبي هريرة قال ثم سلم ثم سجد سجدتي السهو.

عبید اللہ نافع سے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا۔ پھر ابن سیرین سے بواسطہ حضرت ابوہریرہ جو روایت کی ہے اس کے مطابق بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ پھر سلام پھیرا، پھر سہو کے دو سجدے کیے۔

۱۰۰۵۔ حدثنا مسدد نا يزيد بن زريع ح وثنا مسدد نا مسلمة بن محمد قالا نا خالد الحذاء نا أبو قلابة عن أبي المهلب عن عمران بن حصين قال سلم رسول الله صلى الله عليه وسلم في ثلاث ركعات من العصر ثم دخل قال عن مسلمة الحجر فقام إليه رجل يقال له الخرباق وكان طويل اليدين فقال له أقصرت الصلاة يا رسول الله فخرج مغضبا يجر رداءه فقال أصدق قالوا نعم فصلى تلك الركعة ثم سلم ثم سجد سجدتيها ثم سلم.

مسدد، یزید بن زریع، مسدد، مسلمہ بن محمد، خالد الحذاء، ابو قلابہ، ابو المہلب، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عصر کی تین رکعتوں پر سلام پھیر دیا پھر اندر داخل ہو گئے۔ مسلمہ کی روایت کے مطابق فرمایا کہ ایک آدمی آپ کی خدمت میں پیش ہوا جس کو خرباق کہا جاتا تھا اور وہ لمبے ہاتھوں والا تھا، وہ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ کیا نماز کم ہو گئی ہے؟ پس آپ غصے میں چادر گھسیٹتے ہوئے باہر نکلے اور پوچھا کیا یہ سچ کہتا ہے؟ لوگوں نے کہا، ہاں۔ پس آپ نے بقیہ رکعت پڑھی، پھر سلام پھیرا، پھر دو سجدے کیے، پھر سلام پھیر دیا۔ ف

ف۔ دوسری روایتوں میں ہے کہ حضرت خرباق رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیار سے ذوالیدین کہا کرتے تھے یعنی دو ہاتھوں والا۔ جہاں مقصد بجائے خود صحیح ہو وہاں کوئی حرج نہیں ہے۔ مسلمان کو چاہیے کہ اگر وہ اپنے کسی بھائی یا عزیز کو اصل نام کے سوا کسی دوسرے نام سے پکارے تو ایسا لقب محبت سے لبریز ہونا چاہیے جو دوسرے کے لیے باعث اذیت و ذلت اور دل آزاری نہیں ہونا چاہیے۔ بئس الاسم الفسوق بعد الایمان (۴۹ : ۱۱) کے فیصلے کے مطابق علماء نے ایسا صراحت سے لکھا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب إذا صلى خمسا

۱۰۰۶۔ حدثنا حفص بن عمر ومسلم بن إبراهيم المعنى قال حفص نا شعبة عن الحكم عن إبراهيم عن علقمة عن عبد الله قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم الظهر خمسا فقيل له أزيد في الصلاة قال وما ذاك قال صليت خمسا فسجد سجدتين بعد ما سلم.

جب پانچ رکعتیں پڑھیں

علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھا دیں۔ عرض کی گئی کہ کیا نماز بڑھ گئی ہے؟ فرمایا کیا بات ہوئی؟ عرض کی گئی کہ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں۔ پس آپ نے سلام کے بعد دو سجدے کیے۔

١٠٠٧- حدثنا عثمان بن ابي شيبة نا جرير
عن منصور عن ابراهيم عن علقمة قال قال
عبد الله صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال ابراهيم فلا ادري زاد ام نقص فلما سلم قيل
له يا رسول الله احدث في الصلوة شيء فقال
وما ذاك قالوا صليت كذا وكذا فثنى رجله
واستقبل القبلة فسجد سجدتين ثم سلم
فلما انفتل اقبل علينا بوجهه صلى الله عليه
وسلم فقال انه لو حدث في الصلوة شيء انبأتكم
به ولكن انما انا بشر انسى كما تنسون فاذا
نسيت فذكروني وقال اذا شك احدكم في
صلاته فليتحر الصواب فليتم عليه ثم ليسلم
ثم ليسجد سجدتين۔

١٠٠٨- حدثنا محمد بن عبد الله بن نمير
نا ابي نا الاعمش عن ابراهيم عن علقمة عن
عبد الله بهذا قال واذا نسي احدكم فليسجد
سجدتين ثم تحول فسجد سجدتين قال
ابوداود رواه حصين نحو الاعمش۔

١٠٠٩- حدثنا نصر بن علي انا جرير ح ونا
يوسف بن موسى نا جرير وهذا حديث يوسف
عن الحسن بن عبيد الله عن ابراهيم بن سويد
عن علقمة قال قال عبد الله صلى بنا رسول الله
صلى الله عليه وسلم خمسا فلما انفتل توشوش
القوم بينهم فقال ما شأنكم قالوا يا رسول الله
هل زيد في الصلوة قال لا قالوا فانك قد صليت
خمسا فانفتل فسجد سجدتين ثم سلم ثم
قال انما انا بشر انسى كما تنسون۔

١٠١٠- حدثنا قتيبة بن سعيد نا الليث يعني
ابن سعد عن يزيد بن ابي حبيب ان سويد بن

علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی
ابراہیم نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں کہ زیادہ پڑھی یا کم جب سلام
پھیرا تو عرض کی گئی یا رسول اللہ نماز میں کوئی نئی بات ہوئی
ہے فرمایا کیا ہوا؟ عرض گزار ہوئے کہ آپ نے اتنی اتنی پڑھی
ہے۔ پس آپ نے پاؤں پھیرا، قبلے کی جانب رخ کیا اور دو سجدے
کیے پھر سلام پھیرا۔ فارغ ہوئے تو چہرۂ انور ہماری جانب
کر کے فرمایا جب نماز میں کوئی بات ہو جائے تو تمہیں بتا دیا کروں
گا لیکن میں بھی بشر ہوں، بھول جاتا ہوں جیسے تم بھولتے ہو جب میں
بھول جاؤں تو مجھے یاد دلایا کرو اور فرمایا کہ جب تم میں سے
کسی کو اپنی نماز میں شک ہو جائے تو غور کرے کہ درست کیا ہے
اور اس کے مطابق پوری کر کے سلام پھیرے پھر دو سجدے
کرے۔

علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت کیا فرمایا جب تم میں سے کوئی بھول جائے تو
دو سجدے کرے۔ پھر آپ گھومے اور دو سجدے کیے
امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا حصین نے اعمش
کی طرح۔

نصر بن علی، جریر، یوسف بن موسیٰ، جریر یہ حدیث یوسف
کی ہے حسن بن عبیداللہ، ابراہیم بن سوید، علقمہ سے روایت
ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا
ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پانچ رکعتیں
پڑھائیں۔ جب فارغ ہوئے تو لوگ آپس میں کانا پھوسی کرنے
لگے۔ فرمایا کیا ہوا؟ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ کیا نماز میں
اضافہ کیا گیا ہے؟ فرمایا نہیں۔ عرض کی کہ آپ نے پانچ رکعتیں
پڑھی ہیں۔ پس آپ گھومے اور دو سجدے کیے، پھر سلام پھیرا اور
فرمایا کہ میں بھی بشر ہوں، بھول جاتا ہوں جیسے تم بھول جاتے ہو۔

سوید بن قیس نے حضرت معاویہ بن خدیج رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ابن قیس أخبره عن معاویة بن حدیج أن رسول الله صلى الله علیه وسلم صلى یوما فسلم وقد بقیت من الصلاة ركعة فأدركه رجل فقال نسیت من الصلاة ركعة فرجع فدخل المسجد وأمر بلالا فأقام الصلاة فصلى للناس ركعة فأخبرت بذلك الناس فقالوا لي أتعرف الرجل قلت لا إلا أن أراه فمر بي فقلت هذا هو فقالوا هذا طلحة بن عبید الله.

نے ایک روز نماز پڑھائی تو سلام پھیر دیا اور نماز سے ایک رکعت باقی تھی۔ ایک شخص نے حاضر خدمت ہو کر عرض کی کہ آپ نماز کی ایک رکعت بھول گئے ہیں۔ تو آپ واپس مسجد میں داخل ہوئے اور حضرت بلال کو حکم دیا تو انہوں نے اقامت کہی پس آپ نے لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی۔ میں نے لوگوں کو یہ بات بتائی تو انہوں نے کہا کیا آپ اس آدمی کو جانتے ہیں؟ میں نے کہا کہ نہیں مگر اسے پہچان لوں گا جب وہ میرے پاس سے گزرا تو میں نے کہا وہ یہی ہیں۔ لوگوں نے کہا یہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ ہیں۔

باب من قال یلقي الشك

جس نے شک کو دور کرنے کے لیے کہا

١٠١١ - حدثنا محمد بن العلاء ثنا أبو خالد عن ابن عجلان عن زید بن أسلم عن عطاء بن یسار عن أبي سعید الخدري قال قال رسول الله صلى الله علیه وسلم إذا شك أحدكم في صلاته فلیلق الشك ولیبن على الیقین فإذا استیقن التمام سجد سجدتین فإن كانت صلاته تامة كانت الركعة نافلة والسجدتان وإن كانت ناقصة كانت الركعة تماما لصلاته وكانت السجدتان مرغمتي الشیطان. قال أبو داود رواه هشام بن سعد ومحمد بن مطرف عن زید عن عطاء بن یسار عن أبي سعید الخدري عن النبي صلى الله علیه وسلم وحدیث أبي خالد أشبع.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو نماز میں شک واقع ہو تو شک کو دور کر کے یقینی بات پر قائم رہے۔ جب یقین ہو جائے پوری ہونے کا تو دو سجدے کرے۔ اگر نماز پوری ہو گئی تھی تو یہ رکعت نفل ہو جائے گی اور دونوں سجدے۔ اگر نماز کم تھی تو یہ رکعت اس کی نماز کو پورا کر دے گی اور دونوں سجدے شیطان کو ذلیل کرنے کے لیے ہو جائیں گے۔ امام ابو داؤد فرماتے ہیں کہ اسے روایت کیا ہے ہشام بن سعد اور محمد بن مطرف نے عطاء بن یسار سے، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور ابو خالد کی حدیث زیادہ کامل ہے۔

١٠١٢ - حدثنا محمد بن عبد العزیز بن أبي رزمة أنا الفضل بن موسى عن عبد الله بن كیسان عن عكرمة عن ابن عباس أن النبي صلى الله علیه وسلم سمى سجدتي السهو المرغمتین.

محمد بن عبد العزیز بن ابی رزمہ، فضل بن موسیٰ، عبد اللہ بن کیسان، عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سہو کے دو سجدوں کا نام شیطان کو ذلیل کرنے والے رکھا۔

١٠١٣ - حدثنا القعنبي عن مالك عن زید بن أسلم عن عطاء بن یسار أن رسول الله

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کسی کو نماز میں شک ہو

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ فَإِنْ كَانَتِ الرَّكْعَةُ الَّتِي صَلَّى خَامِسَةً شَفَعَهَا بِهَاتَيْنِ وَإِنْ كَانَتْ رَابِعَةً فَالسَّجْدَتَانِ تَرْغِيمٌ لِلشَّيْطَانِ۔

چاہئے اور اسے یہ شبہ ہو کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار؟ تو چاہئے کہ ایک رکعت اور پڑھے اور سلام سے پہلے بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرے۔ اور اگر رکعت پڑھی گئی پانچویں ہے تو دونوں سجدوں سے جفت ہو جائے گی اور اگر چوتھی ہے تو یہ دونوں سجدے شیطان کو ذلیل کریں گے۔

۱۰۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِإِسْنَادِ مَالِكٍ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَإِنِ اسْتَيْقَنَ أَنْ قَدْ صَلَّى ثَلَاثًا فَلْيَقُمْ فَلْيُتِمَّ رَكْعَةً بِسُجُودِهَا ثُمَّ يَجْلِسُ فَيَتَشَهَّدُ فَإِذَا فَرَغَ فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَنْ يُسَلِّمَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ لْيُسَلِّمْ ثُمَّ ذَكَرَ مَعْنَى مَالِكٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكٍ وَحَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ وَدَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ وَهِشَامُ بْنُ سَعْدٍ إِلَّا أَنَّ هِشَامًا بَلَغَ بِهِ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ۔

زید بن اسلم سے مالک کی اسناد کے ساتھ روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو نماز میں شک ہو جائے مگر اسے یقین ہو کہ اس نے تین رکعتیں پڑھی ہیں تو اٹھ کر ایک رکعت اس کے سجدوں سمیت پڑھے پھر بیٹھ کر تشہد پڑھے اور جب سلام کے سوا کچھ باقی نہ رہے تو بیٹھ کر دو سجدے کرے اس کے بعد سلام پھیرے۔ پھر امام مالک کی طرح بیان کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح اسے روایت کیا ابن وہب نے مالک سے اور حفص بن میسرہ و داؤد بن قیس اور ہشام بن سعد نے مگر ہشام نے اسے حضرت ابو سعید خدری تک پہنچایا ہے۔

بَابُ مَنْ قَالَ يُتِمُّ عَلَى أَكْبَرِ ظَنِّهِ

جس نے کہا کہ ظن غالب کے مطابق پوری کرے

۱۰۲۵۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا كُنْتَ فِي صَلَاةٍ فَشَكَكْتَ فِي ثَلَاثٍ أَوْ أَرْبَعٍ وَأَكْبَرُ ظَنِّكَ عَلَى أَرْبَعٍ تَشَهَّدْتَ ثُمَّ سَجَدْتَ سَجْدَتَيْنِ وَأَنْتَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ تُسَلِّمَ ثُمَّ تَشَهَّدْتَ أَيْضًا ثُمَّ تُسَلِّمُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ خُصَيْفٍ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَوَافَقَ عَبْدَ الْوَاحِدِ أَيْضًا سُفْيَانُ وَشَرِيكٌ وَإِسْرَائِيلُ وَاخْتَلَفُوا فِي الْكَلَامِ فِي مَتْنِ الْحَدِيثِ وَلَمْ يُسْنِدُوهُ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہیں نماز میں شک ہو کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار اور غالب گمان چار کا ہو تو تشہد پڑھ کر سلام سے پہلے بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرے پھر دوبارہ تشہد پڑھ کر سلام پھیرے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے عبدالواحد نے خصیف سے موقوفاً روایت کیا ہے اور موافقت کی عبدالواحد کی سفیان، شریک اور اسرائیل نے لیکن حدیث کے متن میں اختلاف ہے اور انہوں نے اسے مسند نہیں کیا۔

۱۰۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا إِسْمَعِيلُ

محمد بن علاء، اسمٰعیل بن ابراہیم، ہشام دستوائی، یحیٰی

ابن ابراهيم نا هشام الدستوائي نا يحيى بن ابي كثير نا عياض ح وحدثنا موسى بن اسمعيل نا ابان نا يحيى عن هلال بن عياض عن ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا صلى احدكم فلم يدر زاد ام نقص فليسجد سجدتين وهو قاعد فاذا اتاه الشيطن فقال انك قد احدثت فليقل كذبت الا ما وجد ريحا بانفه او صوتا باذنه وهذا لفظ حديث ابان قال ابوداود وقال معمر وعلي بن المبارك عياض بن هلال وقال الاوزاعي عياض بن ابي زهير۔

عن ابی کثیر، عیاض۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، ابان، یحییٰ، ہلال بن عیاض، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور معلوم نہ ہو کہ زیادہ پڑھی یا کم تو بیٹھا ہوا دو سجدے کرلے۔ جب اس کے پاس شیطان آکر کہے کہ تیرا وضو ٹوٹ گیا تو کہنا چاہیے کہ تو جھوٹ بولتا ہے مگر جبکہ اس کی بدبو اپنی ناک سے سونگھے یا اپنے کان سے آواز سنے اور یہ لفظ حدیث ابان کے ہیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ معمر اور علی بن مبارک نے عیاض بن ہلال کہا ہے اور اوزاعی کہتے ہیں کہ وہ عیاض بن ابی زہیر ہے۔

۱۰۱۷۔ حدثنا القعنبي عن مالك عن ابن شهاب عن ابي سلمة بن عبد الرحمن عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان احدكم اذا قام يصلي جاءه الشيطن فلبس عليه حتى لا يدري كم صلى فاذا وجد احدكم ذلك فليسجد سجدتين وهو جالس قال ابوداود وكذا رواه ابن عيينة ومعمر والليث۔

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان اس کے پاس آتا ہے اور اسے بھلا دیتا ہے یہاں تک کہ وہ نہیں جانتا کہ کتنی نماز پڑھی ہے۔ جب تم میں سے کسی کو ایسا پیش آئے تو بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرلے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے ابن عیینہ، معمر اور لیث نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

۱۰۱۸۔ حدثنا حجاج بن ابي يعقوب نا يعقوب انا ابن اخي الزهري عن محمد بن مسلم بهذا الحديث باسناده زاد وهو جالس قبل التسليم۔

حجاج بن ابی یعقوب، یعقوب، زہری کا بھتیجا، محمد بن مسلم نے اس حدیث کو اپنی اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ سلام سے پہلے بیٹھے ہوئے۔

۱۰۱۹۔ حدثنا حجاج نا يعقوب انا ابي عن ابن اسحق حدثني محمد بن مسلم الزهري باسناده ومعناه قال فليسجد سجدتين قبل ان يسلم ثم يسلم۔

حجاج، یعقوب، ان کے والد، ابن اسحاق، محمد بن مسلم زہری نے اپنی اسناد کے ساتھ اسے معناً روایت کرتے ہوئے کہا کہ سلام سے پہلے دو سجدے کرے پھر سلام پھیرے۔

باب من قال بعد التسليم

جس نے سلام کے بعد کہا

۱۰۲۰۔ حدثنا احمد بن ابراهيم نا حجاج عن

احمد بن ابراہیم، حجاج، ابن جریج، عبداللہ بن مسافع

ابن جريج أخبرني عبد الله بن مسافع أن مصعب ابن شيبة أخبره عن عتبة بن محمد بن الحارث عن عبد الله بن جعفر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من شك في صلاته فليسجد سجدتين بعد ما يسلم.

مصعب بن شیبہ، عتبہ بن محمد بن حارث نے حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو اپنی نماز میں شک ہو جائے تو وہ دو سجدے کرے سلام پھیرنے کے بعد۔

باب من قام من ثنتين ولم يتشهد.

جو دو رکعتوں کے بعد تشہد پڑھے بغیر کھڑا ہو جائے

١٠٢١ - حدثنا القعنبي عن مالك عن ابن شهاب عن عبد الرحمن الأعرج عن عبد الله ابن بحينة أنه قال صلى لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتين ثم قام فلم يجلس فقام الناس معه فلما قضى صلاته وانتظرنا التسليم كبر فسجد سجدتين وهو جالس قبل التسليم ثم سلم صلى الله عليه وسلم.

حضرت عبد اللہ بن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعتیں پڑھا کر بغیر بیٹھے کھڑے ہو گئے اور سب لوگ بھی کھڑے ہو گئے۔ جب نماز پوری کر چکے اور ہم سلام کا انتظار کر رہے تھے تو تکبیر کہہ کر آپ نے دو سجدے کیے بیٹھے ہوئے سلام سے پہلے پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سلام پھیرا۔

١٠٢٢ - حدثنا عمرو بن عثمان والربيع بن نافع قالا ثنا شعيب عن الزهري بمعنى إسناده وحديثه زاد وكان منا المتشهد في قيامه قال أبو داود وكذلك سجدهما ابن الزبير قام من ثنتين قبل التسليم وهو قول الزهري.

شعیب نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث کو روایت کیا اور اپنی حدیث میں یہ بھی کہا۔ ہم میں سے کسی نے تشہد پڑھنا ہی تھا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسی طرح حضرت ابن زبیر نے بھی سلام سے پہلے دو سجدے کیے جبکہ وہ دو رکعت کے بعد کھڑے ہو گئے تھے اور یہی زہری کا قول ہے۔

باب من نسي أن يتشهد وهو جالس.

جو تشہد میں بیٹھنا بھول جائے

١٠٢٣ - حدثنا الحسن بن عمرو عن عبد الله بن الوليد عن سفيان عن جابر ثنا المغيرة بن شبيل الأحمسي عن قيس بن أبي حازم عن المغيرة بن شعبة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا قام الإمام في الركعتين فإن ذكر قبل أن يستوي قائما فليجلس فإن استوى قائما فلا يجلس ويسجد سجدتي السهو.

قیس بن ابو حازم نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر امام دو رکعت کے بعد کھڑا ہو جائے تو سیدھا کھڑا ہونے سے پہلے اگر یاد آ جائے تو بیٹھ جائے اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا ہے تو نہ بیٹھے بلکہ سہو کے دو سجدے کرے۔

١٠٢٤ - حدثنا عبيد الله بن عمر الجشمي

زیاد بن علاقہ سے روایت ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ

نا يزيد بن هارون انا المسعودي عن زياد بن علاقة قال صلى بنا المغيرة بن شعبة فنهض في الركعتين قلنا سبحان الله قال سبحان الله ومضى فلما اتم صلاته وسلم سجد سجدتي السهو فلما انصرف قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع كما صنعت قال ابو داؤد وكذلك رواه ابن ابي ليلى عن الشعبي عن المغيرة بن شعبة ورفعه ورواه ابو عميس عن ثابت بن عبيد قال صلى بنا المغيرة بن شعبة مثل حديث زياد بن علاقة قال ابو داؤد ابو عميس اخو المسعودي وفعل سعد بن ابي وقاص مثل ما فعل المغيرة وعمران بن حصين والضحاك بن قيس ومعاوية بن ابي سفيان وابن عباس افتى بذلك وعمر بن عبد العزيز قال ابو داؤد وهذا فيمن قام من ثنتين ثم سجدوا بعد ما سلموا۔

۱۰۲۵ - حدثنا عمرو بن عثمان والربيع بن نافع وعثمان بن ابي شيبة وشجاع بن مخلد بمعنى الاسناد ان ابن عياش حدثهم عن عبيد الله بن عبيد الكلاعي عن زهير يعني ابن سالم العنسي عن عبد الرحمن بن جبير بن نفير قال عمرو وحده عن ابيه عن ثوبان عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لكل سهو سجدتان بعد ما يسلم ولم يذكر عن ابيه غير عمرو۔

باب سجدتي السهو فيهما تشهد وتسليم

۱۰۲۶ - حدثنا محمد بن يحيى بن فارس نا محمد بن عبد الله بن المثنى حدثني اشعث

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی تو دوسری رکعت پر کھڑے ہو گئے۔ ہم نے سبحان اللہ سبحان اللہ کہا لیکن وہ چلتے رہے۔ جب وہ اپنی نماز مکمل کر چکے اور سلام پھیر دیا تو سہو کے دو سجدے کیے۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے جیسے میں نے کیا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح روایت کیا ہے ابن ابی لیلیٰ نے شعبی سے انہوں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ سے اور اسے مرفوع روایت کیا ہے۔ ابو عمیس نے ثابت بن عبید سے روایت کی ہے کہ ہمیں حضرت مغیرہ بن شعبہ نے نماز پڑھائی۔ پھر زیاد بن علاقہ کی طرح حدیث بیان کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابو عمیس بھائی ہیں مسعودی کے اور حضرت مغیرہ کی طرح کیا حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت عمران بن حصین، حضرت ضحاک بن قیس، حضرت معاویہ بن ابو سفیان اور حضرت ابن عباس نے اور اسی پر فتویٰ دیا عمر بن عبدالعزیز نے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ اس کے لیے ہے جو دو رکعت پر کھڑا ہو جائے۔ پھر انہوں نے سجدہ کیا سلام پھیرنے کے بعد۔

عمرو بن عثمان، ربیع بن نافع، عثمان بن ابی شیبہ، شجاع بن مخلد، ابن عیاش، عبید اللہ بن عبید کلاعی، زہیر بن سالم عنسی، عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر اور عمرو ان کے والد ماجد حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر بھول کے لیے دو سجدے ہیں سلام پھیرنے کے بعد۔ عمرو کے سوا ان کے والد ماجد کا کسی نے ذکر نہیں کیا۔

سجدہ سہو کے بعد تشہد پڑھ کر سلام پھیرے

محمد بن یحییٰ بن فارس، محمد بن عبداللہ بن المثنیٰ، اشعث، محمد بن سیرین، خالد حذاء، ابو قلابہ، ابوالمہلب، حضرت -

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ خَالِدٍ يَعْنِي الْحَذَّاءَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ فَسَهَا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ۔

عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں نماز پڑھائی تو بھول گئے پس دو سجدے کیے پھر تشہد پڑھ کر سلام پھیرا۔

بَابٌ ۳۵۳ اِنْصِرَافِ النِّسَاءِ قَبْلَ الرِّجَالِ مِنَ الصَّلٰوةِ۔

نماز پڑھ کر عورتوں کا مردوں سے پہلے چلے جانا

۱۰۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ مَكَثَ قَلِيلًا وَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ ذٰلِكَ كَيْمَا يَنْفُذَ النِّسَاءُ قَبْلَ الرِّجَالِ۔

ہند بنت حارث سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سلام پھیر کر تھوڑی دیر ٹھہرے رہتے تھے لوگ کہا کرتے کہ یہ اس لیے ہے کہ عورتیں مردوں سے پہلے چلی جائیں۔

بَابٌ ۳۵۴ كَيْفَ الْاِنْصِرَافُ مِنَ الصَّلٰوةِ۔

نماز سے کیسے واپس لوٹے

۱۰۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ رَجُلٍ مِنْ طَيِّئٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَنْصَرِفُ عَنْ شِقَّيْهِ۔

قبیلہ طے کے ایک شخص قبیصہ بن ہلب نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ دونوں جانب پھرا کرتے تھے۔

۱۰۲۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَارَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَا يَجْعَلْ أَحَدُكُمْ نَصِيبًا لِلشَّيْطَانِ مِنْ صَلَاتِهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَمِينِهِ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مَا يَنْصَرِفُ عَنْ شِمَالِهِ قَالَ عُمَارَةُ أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ بَعْدُ فَرَأَيْتُ مَنَازِلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَسَارِهِ۔

اسود بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کوئی اپنی نماز میں سے شیطان کا حصہ مقرر نہ کرے کہ ہمیشہ دائیں جانب ہی سے لوٹا کرے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اکثر بائیں جانب سے لوٹتے دیکھا ہے۔ عمارہ کا بیان ہے کہ میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوا تو میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دولت خانہ کو بائیں جانب دیکھا۔

بَابٌ ۳۵۵ صَلٰوةِ الرَّجُلِ التَّطَوُّعَ فِي بَيْتِهِ

آدمی کا اپنے گھر میں نوافل پڑھنا

۱۰۳۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوا

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنی نمازوں میں سے کچھ اپنے گھروں میں بھی پڑھا کرو اور انہیں قبریں نہ بنالیا

فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلَاتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا۔

۱۰۳۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ فِي مَسْجِدِي هَذَا إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ۔

بسر بن سعید نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آدمی کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا میری اس مسجد میں نماز پڑھنے سے افضل ہے سوائے فرض نماز کے۔

باب ۳۵۶ مَنْ صَلَّى لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ ثُمَّ عَلِمَ۔

جس نے قبلے بے رو نماز پڑھی پھر معلوم ہوا

۱۰۳۲ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ وَحُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ كَانُوا يُصَلُّونَ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ فَمَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ فَنَادَاهُمْ وَهُمْ رُكُوعٌ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ أَلَا إِنَّ الْقِبْلَةَ قَدْ حُوِّلَتْ إِلَى الْكَعْبَةِ مَرَّتَيْنِ قَالَ فَمَالُوا كَمَا هُمْ رُكُوعٌ إِلَى الْكَعْبَةِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب بیت المقدس کی جانب منہ کر کے نماز پڑھا کرتے تھے۔ جب یہ آیت اتری۔ پس پھیر لو اپنا منہ مسجد حرام کی جانب اور جہاں کہیں ہو تو اپنے منہ اسی کی جانب پھیر لو (۲: ۱۴۴) تو ایک شخص بنی سلمہ کے پاس سے گزرا تو انہیں آواز دی جبکہ وہ نماز فجر کے رکوع میں سے بیت المقدس کی جانب منہ کیے ہوئے کہ قبلہ کعبہ کی جانب تبدیل ہو گیا ہے دو مرتبہ کہا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ رکوع ہی میں کعبہ کی جانب پھر گئے۔

باب ۳۵۷ تَفْرِيعُ أَبْوَابِ الْجُمُعَةِ۔

جمعہ کے احکام

۱۰۳۳ - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُهْبِطَ وَفِيهِ تِيبَ عَلَيْهِ وَفِيهِ مَاتَ وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا وَهِيَ مُسِيخَةٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ حِينِ تُصْبِحُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِنَ السَّاعَةِ إِلَّا الْجِنَّ وَالْإِنْسَ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَاجَةً إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهَا قَالَ كَعْبٌ ذَلِكَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جن دنوں میں سورج طلوع ہوتا ہے ان میں بہتر جمعہ کا دن ہے اسی میں حضرت آدم پیدا فرمائے گئے اسی میں اتارے گئے اسی میں ان کی توبہ قبول ہوئی اسی میں وفات پائی اور اسی میں قیامت قائم ہوگی۔ کوئی ذی روح ایسا نہیں کہ جمعہ کے روز صبح کو سورج طلوع ہونے تک گھڑی بھر کان لگائے نہ رہتا ہو سوائے جنوں اور انسانوں کے اس میں ایک ساعت ایسی ہے کہ جسے پا جاتا ہے بندہ مسلمان نماز کی حالت میں اور وہ اللہ تعالیٰ سے حاجت کا سوال کرے تو اسے عطا فرما دیا جاتا ہے۔ کعب نے کہا کہ یہ ساعت سال میں ایک روز ہوتی ہے تو میں نے کہا کہ ہر جمعہ کو ہوتی ہے لیکن

فِي كُلِّ سَنَةٍ يَوْمٌ فَقُلْتُ بَلْ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ قَالَ فَقَرَأَ كَعْبٌ التَّوْرَاةَ فَقَالَ صَدَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ ثُمَّ لَقِيتُ عَبْدَ اللهِ ابْنَ سَلَامٍ فَحَدَّثْتُهُ بِمَجْلِسِي مَعَ كَعْبٍ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ قَدْ عَلِمْتُ أَيَّةَ سَاعَةٍ هِيَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَهُ فَأَخْبِرْنِي بِهَا فَقَالَ عَبْدُ اللهِ ابْنُ سَلَامٍ هِيَ آخِرُ سَاعَةٍ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ كَيْفَ هِيَ آخِرُ سَاعَةٍ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّي وَتِلْكَ السَّاعَةُ لَا يُصَلِّي فِيهَا فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَنْتَظِرُ الصَّلَوٰةَ فَهُوَ فِي صَلَوٰةٍ حَتَّى يُصَلِّيَ قَالَ فَقُلْتُ بَلَى قَالَ هُوَ ذَلِكَ.

کعب نے تورات پڑھی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ پھر میں حضرت عبد اللہ بن سلام سے ملا تو ان سے کعب کے ساتھ مجلس ہونے کی بات بتائی۔ حضرت عبد اللہ بن سلام نے فرمایا کہ مجھے وہ ساعت معلوم ہے۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ مجھے بھی بتا دیجیے۔ حضرت عبد اللہ بن سلام نے فرمایا کہ وہ جمعہ کے دن کی آخری ساعت ہے۔ میں نے کہا کہ جمعہ کے دن کی آخری ساعت کس طرح ہو سکتی ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ نہیں پاتا اس کو بندہ مسلمان نماز پڑھتے ہوئے اور اس ساعت میں نماز نہیں پڑھی جاتی۔ حضرت عبد اللہ بن سلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ جو نماز کے انتظار میں بیٹھا رہے تو وہ نماز میں ہے یہاں تک کہ نماز پڑھے۔ میں نے کہا ہاں بات یہی ہے۔ فرمایا وہی یہ ہے۔

١٠٣٣ ـ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ نَا حُسَيْنُ ابْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ قُبِضَ وَفِيهِ النَّفْخَةُ وَفِيهِ الصَّعْقَةُ فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَوٰةِ فِيهِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرِمْتَ قَالَ يَقُولُونَ بَلِيتَ فَقَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ.

ابو اشعث صنعانی نے حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے تمام دنوں میں جمعہ کا دن سب سے افضل ہے۔ اسی میں حضرت آدم پیدا فرمائے گئے، اسی میں ان کی روح قبض کی گئی، اسی میں صور پھونکا جائے گا، اسی میں سب بیہوش ہوں گے۔ لہٰذا اس دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمارا درود آپ پر کیسے پیش ہوگا جبکہ آپ گل چکے ہوں گے یعنی بوسیدہ ہو چکے ہوں گے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے جسموں کو زمین پر حرام فرما دیا ہے۔

ف: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں دنیاوی حیات کی طرح زندہ ہیں اور اسی طرح تمام انبیائے کرام علیہم السلام بھی۔ ... شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مایہ ناز تصنیف جذب القلوب میں اسے تصریحاً بیان فرمایا اور اشعۃ اللمعات جلد اول میں بھی حیات انبیاء کی تصریح فرمائی ہے۔ ان حضرات کے اجسام بالکل دنیاوی زندگی کی طرح بالکل سالم ہیں۔ ان کے کسی حصے کو مٹی ... اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام فرما دیا ہے مگر اس کے طفیل ان حضرات کے ... محفوظ رہتے ہیں۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللہِ یُؤْتِیْہِ ۔

مَنْ يَّشَاءُ" اہل حق کا یہ اجماعی عقیدہ ہے جس کی تقریباً تمام بزرگوں نے تصریح فرمائی ہے۔ یہ حضرات بعد وفات بھی پوری دنیا کی خبر رکھتے اور ساری کائنات میں تصرف فرماتے ہیں کیونکہ پروردگار عالم نے ان حضرات کے مبارک سروں پر تاج خلافت سجایا اور انہیں کائنات کا حاکم بنایا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سب میں افضل و اعلیٰ اور جامع کمالات ہونے کے باعث اللہ تعالیٰ کے خلیفہ اعظم، نبی الانبیاء، دو سرور کون و مکاں ہیں۔ آپ بعطائے پروردگار عالم کے حاکم اور کائنات کے ہر شے سے ذرہ ذرہ کے حاکم ہیں اس خلافت عظمیٰ کے باعث پوری کائنات اور اس کا ہر فرد پروردگار عالم نے اپنے محبوب کے زیر حکم رکھا اور کونین میں تصرف کرنے کا ماذون و مختار و مجاز بنایا ہے۔ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۲۳۹ھ / ۱۸۲۴ء نے تفسیر عزیزی میں اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً کے تحت خلافت کے مفہوم کی وضاحت کرتے ہوئے اہل حق کی طرف سے ترجمانی کی ہے۔ اس اسلامی ایمانی اور روحانی عقیدے پر اہل حق کے ایک فرد نے بھی اختلاف نہیں کیا لیکن خود ساختہ اپنے عہد اول ہی سے مقربین بارگاہ الٰہی سے عداوت و بغض کی عداوت رکھنے کے باعث حیات انبیاء کا انکار کرتے اور ان حضرات کے علم و تصرف کی بات سن کر پیچ و تاب کھانے لگے ہوتے ہیں۔ مسلمانوں کو ان کی چالوں سے ہوشیار رہ کر انبیائے کرام کے دشمنوں کی صف میں شامل نہیں ہونا چاہیے کیونکہ حضرات انبیائے کرام کی تعظیم و محبت ہی سرمایہ انسانیت اور جان ایمان ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ ۳۵۵ الْإِجَابَةِ أَيَّةُ سَاعَةٍ هِيَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کی وہ ساعت جس میں دعا قبول ہوتی ہے

۱۰۳۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ أَنَّ الْجُلَاحَ مَوْلَى عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ ثِنْتَا عَشْرَةَ يُرِيدُ سَاعَةً لَا يُوجَدُ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ شَيْئًا إِلَّا آتَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَالْتَمِسُوهَا آخِرَ سَاعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

احمد بن صالح، ابن وہب، عمرو ابن الحارث، جلاح مولیٰ عبد العزیز، ابو سلمہ ابن عبد الرحمٰن، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کا دن بارہ ساعت کا ہوتا ہے۔ ایک ساعت ایسی ہے کہ نہیں پاتا کوئی مسلمان اس میں اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگے مگر اللہ تعالیٰ اسے عطا فرما دیتا ہے پس اسے عصر کے بعد آخری ساعت میں تلاش کیا کرو۔

۱۰۳۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ يَعْنِي ابْنَ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ لِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ أَسَمِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَأْنِ الْجُمُعَةِ يَعْنِي السَّاعَةَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هِيَ مَا بَيْنَ أَنْ يَجْلِسَ الْإِمَامُ إِلَى أَنْ تُقْضَى الصَّلَاةُ قَالَ

ابو بردہ بن ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت عبد اللہ بن عمر نے فرمایا کیا تم نے اپنے والد سے یہ بات سنی ہے کہ وہ جمعہ کی مقبول ساعت کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں؟ میں عرض گزار ہوا کہ ہاں میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ امام کے بیٹھنے سے نماز ختم ہونے تک ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ منبر پر بیٹھنے کے وقت سے شروع ہوتی ہے۔

أبو داود يعني حتى المنبر.

باب ٣٠٥ فضل الجمعة.

١٠٣٧ - حدثنا مسدد نا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضأ فأحسن الوضوء ثم أتى الجمعة فاستمع وأنصت غفر له ما بين الجمعة إلى الجمعة وزيادة ثلاثة أيام ومن مس الحصى فقد لغا.

١٠٣٨ - حدثنا إبراهيم بن موسى أنا عيسى نا عبد الرحمن بن يزيد بن جابر حدثني عطاء الخراساني عن مولى امرأته أم عثمان قال سمعت عليا رضي الله عنه على منبر الكوفة يقول إذا كان يوم الجمعة غدت الشياطين براياتها إلى الأسواق فيرمون الناس بالترابيث أو الربائث ويثبطونهم عن الجمعة وتغدو الملائكة فيجلسون على باب المسجد فيكتبون الرجل من ساعة والرجل من ساعتين حتى يخرج الإمام فإذا جلس الرجل مجلسا يستمكن فيه من الاستماع والنظر فأنصت ولم يلغ كان له كفلان من الأجر وإن جلس مجلسا يستمكن فيه من الاستماع والنظر فلغا ولم ينصت كان عليه كفل من وزر ومن قال لصاحبه يوم الجمعة صه فقد لغا ومن لغا فليس له في جمعته تلك شيء ثم يقول في آخر ذلك سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ذلك قال أبو داود رواه الوليد بن مسلم عن ابن جابر قال بالربائث وقال مولى امرأته أم عثمان بن عطاء.

باب ٣٠٦ التشديد في ترك الجمعة.

١٠٣٩ - حدثنا مسدد نا يحيى عن محمد

جمعہ کی فضیلت

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اچھی طرح وضو کیا پھر نماز جمعہ کے لیے آیا اور خطبہ سنا اور خاموش رہا اس کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ بخش دیئے گئے بلکہ تین دن زیادہ کے اور جس نے کنکریاں ہٹائیں تو اس نے لغو کام کیا۔

عطاء خراسانی کے مولیٰ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوفہ کے منبر پر فرماتے سنا کہ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو شیطان اپنے جھنڈے لے کر بازاروں میں جاتے ہیں اور لوگوں کو فکر و خواہشات میں ڈالتے ہیں اور انہیں جمعہ سے روکتے ہیں اور فرشتے مسجد کے دروازہ پر آ بیٹھتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ پہلی ساعت میں کون آیا اور کون آدمی دوسری ساعت میں آیا یہاں تک کہ امام نکل آتا ہے۔ جب کوئی آدمی ایسی جگہ بیٹھتا ہے جہاں سے امام کی بات سن سکے اور اس کو دیکھ سکے پھر خاموش رہے اور لغو کام نہ کرے تو اس کے لیے دو گنا ثواب ہے اور جو ایسی جگہ بیٹھا جہاں سے امام کو سن اور دیکھ سکتا ہے لیکن لغو کام کیا اور خاموش نہ رہا تو اس پر گناہ کا ایک حصہ ہے۔ جس نے جمعہ کے دن اپنے ساتھی سے کہا کہ خاموش ہو جا تو اس نے بھی لغو کام کیا اور جس نے لغو کام کیا تو اس کے لیے جمعہ کا کوئی ثواب نہیں ہے۔ پھر آخر میں فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسے ولید بن مسلم نے ابن جابر سے روایت کیا ہے تو بالربیثۃ کہا اور کہا کہ ام عثمان کا آزاد کردہ ابن عطاء ہے۔

جمعہ چھوڑنے پر وعید

حضرت ابو الجعد ضمری سے

ابْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنِي عَبِيدَةُ بْنُ سُفْيَانَ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ أَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمَعٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللّٰهُ عَلَى قَلْبِهِ۔

بَابُ كَفَّارَةِ مَنْ تَرَكَهَا۔

۱۰۲۰ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا هَمَّامٌ نَا قَتَادَةُ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ وَبَرَةَ الْعُجَيْفِيِّ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِينَارٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَبِنِصْفِ دِينَارٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهٰكَذَا رَوَاهُ خَالِدُ بْنُ قَيْسٍ وَخَالَفَهُ فِي الْإِسْنَادِ وَوَافَقَهُ فِي الْمَتْنِ۔

۱۰۲۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ وَإِسْحٰقُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَيُّوبَ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ وَبَرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَاتَتْهُ الْجُمُعَةُ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِرْهَمٍ أَوْ نِصْفِ دِرْهَمٍ أَوْ صَاعِ حِنْطَةٍ أَوْ نِصْفِ صَاعٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ هٰكَذَا إِلَّا أَنَّهُ قَالَ مُدًّا أَوْ نِصْفَ مُدٍّ وَقَالَ عَنْ سَمُرَةَ۔

بَابُ مَنْ تَجِبُ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ۔

۱۰۲۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُونَ الْجُمُعَةَ مِنْ مَنَازِلِهِمْ وَمِنَ الْعَوَالِي۔

۱۰۲۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا قَبِيصَةُ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ يَعْنِي

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کاہلی کے باعث تین جمعے ترک کرے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔

جمعہ چھوڑنے کا کفارہ

قدامہ بن وبرہ عجیفی نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو نماز جمعہ بغیر کسی عذر کے ترک کرے وہ ایک دینار خیرات کرے اگر نہ ہو سکے تو نصف دینار سہی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح خالد بن قیس نے روایت کی اور انہوں نے اسناد میں اختلاف اور متن میں اتفاق کیا ہے۔

حضرت قدامہ بن وبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کا بغیر کسی عذر کے جمعہ فوت ہو جائے اسے چاہیے کہ ایک درہم یا نصف درہم یا ایک صاع گندم یا نصف صاع خیرات کرے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ سعید بن بشیر نے بھی اسے روایت کیا ہے مگر انہوں نے کہا کہ ایک مد یا نصف مد اور انہوں نے سمرہ سے روایت کی۔

جس پر جمعہ واجب ہے

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ لوگ اپنے گھروں اور عوالی سے نماز جمعہ کے لیے حاضر ہوا کرتے تھے۔

عبداللہ بن ہارون نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

الفلاحي عن ابي سلمة بن نبيه عن عبد الله بن هارون عن عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الجمعة على كل من سمع النداء قال ابو داود روى هذا الحديث جماعة عن سفيان مقصورا على عبد الله بن عمرو لم يرفعوه وانما اسنده قبيصة۔

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نماز جمعہ ہر اس شخص پر ہے جو اذان سنے امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اس حدیث کو حضرت عبد اللہ بن عمرو سے موقوفاً روایت کیا ہے اور انہوں نے مرفوع نہیں کیا مرفوعاً صرف قبیصہ نے روایت کیا ہے۔

باب ۲۳۱ الجمعة في اليوم المطير

بارش کے روز جمعہ

١٠٢٤ - حدثنا محمد بن كثير انا همام عن قتادة عن ابي مليح عن ابيه ان يوم حنين كان يوم مطر فامر النبي صلى الله عليه وسلم مناديه ان الصلاة في الرحال قال ابو داود۔

ابو ملیح نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حنین کے روز بارش ہو رہی تھی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو منادی کرنے کا حکم فرمایا کہ اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لی جائے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا۔

١٠٢٥ - حدثنا محمد بن المثنى نا عبد الاعلى نا سعيد عن صاحب له عن ابي مليح ان ذلك كان يوم الجمعة۔

محمد بن مثنی، عبد الاعلیٰ، سعید ان کے ایک دوست سے ابو ملیح سے روایت کی ہے کہ وہ جمعہ کا روز تھا۔

١٠٢٦ - حدثنا نصر بن علي قال سفيان بن حبيب اخبرنا عن خالد الحذاء عن ابي قلابة عن ابي المليح عن ابيه انه شهد النبي صلى الله عليه وسلم زمن الحديبية في يوم جمعة واصابهم مطر لم تبتل اسفل نعالهم فامرهم ان يصلوا في رحالهم۔

نصر بن علی، سفیان بن حبیب، خالد حذاء، ابو قلابہ، ابو ملیح نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ وہ صلح حدیبیہ کے دنوں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے تو جمعہ کا روز تھا اور بارش ہو رہی تھی لیکن اتنی ہوئی کہ جوتوں کے تلے بھی نہ بھیگے مگر آپ نے لوگوں کو حکم دیا کہ اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھی جائے۔

باب ۲۳۲ التخلف عن الجماعة في الليلة الباردة

ٹھنڈی رات میں جماعت سے رک جانا

١٠٢٧ - حدثنا محمد بن عبيد نا حماد بن زيد نا ايوب عن نافع ان ابن عمر نزل بضجنان في ليلة باردة فامر المنادي فنادى ان الصلاة في الرحال قال ايوب وحدثنا نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا كانت ليلة باردة او مطيرة امر المنادي فنادى الصلاة في الرحال۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ضجنان نامی مقام پر ایک ٹھنڈی رات میں اترے تو آپ نے منادی کو ندا کرنے کا حکم دیا کہ اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لی جائے۔ ایوب کا بیان ہے کہ نافع نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ ٹھنڈی یا بارش والی رات میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منادی کو یہ ندا کرنے کا حکم فرماتے کہ اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لی جائے۔

۱۰۴۸ - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ نَادَى ابْنُ عُمَرَ بِالصَّلٰوةِ بِضَجْنَانَ ثُمَّ نَادَى أَنْ صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ قَالَ فِيهِ ثُمَّ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ الْمُنَادِيَ فَيُنَادِي بِالصَّلٰوةِ ثُمَّ يُنَادِي أَنْ صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ وَفِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيرَةِ فِي السَّفَرِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ فِيهِ فِي السَّفَرِ فِي اللَّيْلَةِ الْقَرَّةِ أَوِ الْمَطِيرَةِ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ضجنان نامی مقام پر نماز کی اذان کہی پھر آواز دی کہ اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لو۔ پھر حدیث بیان کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مؤذن کو نماز کے لیے اذان کہنے کا حکم فرماتے پھر ندا کرواتے کہ اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لی جائے جبکہ سفر میں رات ٹھنڈی یا بارش والی ہوتی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حماد بن سلمہ نے ایوب اور عبید اللہ سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ سفر میں جب رات ٹھنڈی یا بارش والی ہوتی۔

۱۰۴۹ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ نَادَى بِالصَّلٰوةِ بِضَجْنَانَ فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيحٍ فَقَالَ فِي آخِرِ نِدَائِهِ أَلَا صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ أَوْ ذَاتُ مَطَرٍ فِي سَفَرٍ يَقُولُ أَلَا صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ضجنان نامی مقام پر نماز کے لیے اذان کہی جبکہ رات ٹھنڈی اور آندھی والی تھی اور اذان کے آخر میں فرمایا کہ اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لو، اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لو۔ پھر فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر کے دوران ٹھنڈی اور بارش والی رات میں مؤذن کو یہ کہنے کا حکم فرمایا کرتے کہ نماز اپنی قیام گاہوں میں پڑھ لو۔

۱۰۵۰ - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَذَّنَ بِالصَّلٰوةِ فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيحٍ فَقَالَ أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ ذَاتُ مَطَرٍ يَقُولُ أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک ٹھنڈی اور آندھی والی رات میں اذان کہی اور کہا کہ اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھو۔ پھر فرمایا کہ ٹھنڈی اور بارش والی رات میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مؤذن کو یہ کہنے کا حکم فرمایا کرتے کہ اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھو۔

۱۰۵۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فِي الْمَدِينَةِ فِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيرَةِ وَالْغَدَاةِ الْقَرَّةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى هٰذَا الْخَبَرَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منادی نے مدینہ منورہ میں ایک بارش اور سخت سردی والی رات میں اسی طرح منادی کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس بات کو یحییٰ بن سعید انصاری، قاسم، حضرت ابن عمر سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ ایسا سفر میں ہوا۔

قَالَ عُبَيْدٌ فِي السَّفَرِ.

۱۰۵۲ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَمُطِرْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّ مَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فِي رَحْلِهِ.

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ بارش ہونے لگی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو چاہے اپنی قیام گاہ میں نماز پڑھ لے۔

۱۰۵۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ ابْنُ عَمِّ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لِمُؤَذِّنِهِ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ إِذَا قُلْتَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فَلَا تَقُلْ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ فَكَأَنَّ النَّاسَ اسْتَنْكَرُوا ذٰلِكَ قَالَ قَدْ فَعَلَ ذَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي إِنَّ الْجُمُعَةَ عَزْمَةٌ وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أُحْرِجَكُمْ فَتَمْشُونَ فِي الطِّينِ وَالْمَطَرِ.

محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ ایک بارش والے دن حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے مؤذن سے فرمایا کہ جب تم أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہہ لو تو اس کے بعد حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ نہ کہنا بلکہ صَلُّوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ کہنا۔ لوگوں نے اس بات کو ناپسند کیا تو فرمایا ایسا انہوں نے کیا جو مجھ سے بہتر تھے اور جمعہ ضروری ہے اور میں نے ناپسند کیا کہ کیچڑ اور بارش میں آپ لوگوں کو چلنے کی تکلیف دوں۔

بَابُ الْجُمُعَةِ لِلْمَمْلُوكِ وَالْمَرْأَةِ.

۱۰۵۴ - حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا هُرَيْمٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجُمُعَةُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي جَمَاعَةٍ إِلَّا أَرْبَعَةً عَبْدٌ مَمْلُوكٌ أَوِ امْرَأَةٌ أَوْ صَبِيٌّ أَوْ مَرِيضٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ طَارِقُ بْنُ شِهَابٍ قَدْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ شَيْئًا.

غلام اور عورت کے لیے جمعہ

قیس بن مسلم نے حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نماز جمعہ جماعت کے ساتھ ہر مسلمان پر ضروری حق ہے ماسوائے چار کے۔ مملوک غلام، عورت، بچہ اور بیمار کے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ حضرت طارق بن شہاب نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے لیکن آپ سے کچھ بھی سنا نہیں ہے۔ (گویا یہ حدیث مرفوع نہیں بلکہ مرسل ہے)۔

بَابُ الْجُمُعَةِ فِي الْقُرَى.

۱۰۵۵ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُخَرِّمِيُّ لَفْظُهُ قَالَا ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

دیہات میں نماز جمعہ

ابو جمرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اسلام میں پہلا جمعہ جو پڑھا گیا اس جمعہ کے بعد جو مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد

إِنَّ أَوَّلَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ فِي الْإِسْلَامِ بَعْدَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ لَجُمُعَةٌ جُمِّعَتْ بِجُوَاثَا قَرْيَةٍ مِنْ قُرَى الْبَحْرَيْنِ قَالَ عُثْمَانُ قَرْيَةٍ مِنْ قُرَى عَبْدِ الْقَيْسِ۔

کے اندر پڑھا گیا تھا وہی ہے جو جواثی میں قائم کیا گیا اور جواثی بحرین کا ایک قریہ ہے۔ عثمان راوی نے کہا کہ عبد القیس کا ایک قریہ تھا۔

ف: حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جمعہ کی شرطوں میں سے ایک شرط مصر یعنی شہر کا ہونا بھی ہے۔ دیہات میں جمعہ فرض نہیں اور اہل دیہات کا جمعہ پڑھنا مکروہ ہے درمختار۔ لیکن جہاں گاؤں والے پڑھتے ہوں تو منع نہ کریں فتنہ ہوگا کہ عوام منع کیا جائے اور اہل علم جمعہ کے بعد ظہر کے چار فرض پڑھ لیں اور عوام کو ان کے حال پر چھوڑ دیں کہ جھگڑا کریں گے۔ اس حدیث میں جو جواثی کے اندر جمعہ پڑھنا مذکور ہے وہ اس کے لیے قطعاً قریہ نہ تھا بلکہ اس سے مراد شہر ہے کیونکہ لفظ قریہ کا شہر اور گاؤں دونوں پر اطلاق ہوتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۰۵۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ أَبِيهِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ بَصَرُهُ عَنْ أَبِيهِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ تَرَحَّمَ لِأَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ فَقُلْتُ لَهُ إِذَا سَمِعْتَ النِّدَاءَ تَرَحَّمْتَ لِأَسْعَدَ ابْنِ زُرَارَةَ قَالَ لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ جَمَّعَ بِنَا فِي هَزْمِ النَّبِيتِ مِنْ حَرَّةِ بَنِي بَيَاضَةَ فِي نَقِيعٍ يُقَالُ لَهُ نَقِيعُ الْخَضِمَاتِ قُلْتُ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ أَرْبَعُونَ۔

عبدالرحمن بن کعب بن مالک جو اپنے والد ماجد کی بینائی چلی جانے کے بعد انہیں راستہ بتایا کرتے تھے، ان سے روایت ہے کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب جمعہ کے روز اذان سنی تو حضرت اسعد بن زرارہ کے لیے دعائے رحمت کرتے۔ میں نے کہا کہ آپ حضرت اسعد بن زرارہ کے لیے دعا کیوں مانگتے ہیں؟ فرمایا اس سبب سے کہ پہلے انہوں نے ہی ہزم النبیت میں جمعہ قائم کیا تھا جو نقیع کے اندر بنی بیاضہ کی زمین میں ہے۔ میں نے کہا کہ اس روز آپ کتنے حضرات تھے؟ فرمایا کہ چالیس۔

بَابٌ إِذَا وَافَقَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ يَوْمَ عِيدٍ

جب عید جمعہ کے روز آئے

۱۰۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ نَا إِسْرَائِيلُ نَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِيَاسِ بْنِ أَبِي رَمْلَةَ الشَّامِيِّ قَالَ شَهِدْتُ مُعَاوِيَةَ ابْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَهُوَ يَسْأَلُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ قَالَ أَشَهِدْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِيدَيْنِ اجْتَمَعَا فِي يَوْمٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ صَنَعَ قَالَ صَلَّى الْعِيدَ ثُمَّ رَخَّصَ فِي الْجُمُعَةِ فَقَالَ مَنْ شَاءَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيُصَلِّ

ایاس بن ابو رملہ شامی کا بیان ہے کہ میں حضرت معاویہ بن ابو سفیان کے پاس موجود تھا جبکہ وہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھ رہے تھے کہ کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے جبکہ ایک دن میں دو عیدیں یعنی عید اور جمعہ جمع ہو گئیں۔ کہا ہاں۔ کہا آپ نے کیا کیا؟ کہا کہ آپ نے عید کی نماز پڑھائی پھر جمعہ کی اجازت دیتے ہوئے فرمایا کہ جو جمعہ پڑھنا چاہے وہ پڑھ لے۔

۱۰۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْبَجَلِيُّ نَا

عطاء بن ابو رباح سے روایت ہے کہ جمعہ کے روز

أسباط عن الأعمش عن عطاء بن أبي رباح قال صلى بنا ابن الزبير في يوم عيد في يوم جمعة أول النهار ثم رحنا إلى الجمعة فلم يخرج إلينا فصلينا وحدانا وكان ابن عباس بالطائف فلما قدم ذكرنا ذلك له فقال أصاب السنة۔

۱۰۵۹ - حدثنا يحيى بن خلف نا أبو عاصم عن ابن جريج قال قال عطاء اجتمع يوم جمعة ويوم فطر على عهد ابن الزبير فقال عيدان اجتمعا في يوم واحد فجمعهما جميعا فصلاهما ركعتين بكرة لم يزد عليهما حتى صلى العصر۔

۱۰۶۰ - حدثنا محمد بن المصفى وعمر بن حفص الوصابي المعنى قالا نا بقية نا شعبة عن المغيرة الضبي عن عبد العزيز بن رفيع عن أبي صالح عن أبي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال قد اجتمع في يومكم هذا عيدان فمن شاء أجزأه من الجمعة وإنا مجمعون قال عمر عن شعبة۔

باب ما يقرأ في صلوة الصبح يوم الجمعة۔

۱۰۶۱ - حدثنا مسدد نا أبو عوانة عن مخول بن راشد عن مسلم البطين عن سعيد بن جبير عن ابن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقرأ في صلوة الفجر يوم الجمعة تنزيل السجدة وهل أتى على الإنسان حين من الدهر۔

۱۰۶۲ - حدثنا مسدد نا يحيى عن شعبة عن مخول بإسناده ومعناه وزاد في صلوة الجمعة بسورة الجمعة وإذا جاءك المنافقون۔

حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عید والے دن کے پہلے حصے میں عید کی نماز پڑھائی پھر ہم نماز جمعہ کے لیے آئے تو وہ باہر تشریف نہ لائے اور ہم نے خود نماز پڑھی۔ حضرت ابن عباس طائف میں تھے جب وہ تشریف لائے تو ہم نے اس بات کا ان سے ذکر کیا فرمایا انہوں نے سنت کو پا لیا ہے۔

ابن جریج نے عطاء سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں جمعہ اور عید الفطر دونوں ایک روز جمع ہو گئے فرمایا کہ ایک دن میں دو عیدیں اکٹھی ہو گئی ہیں۔ پس دونوں کی اکٹھی دو رکعتیں صبح کے وقت پڑھیں اور ان کے علاوہ کوئی نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ نماز عصر پڑھی۔

محمد بن مصفی اور عمر بن حفص وصابی، بقیہ، شعبہ، مغیرہ ضبی، عبد العزیز بن رفیع، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آج تمہارے لیے دو عیدیں جمع ہو گئی ہیں لہٰذا جو تم میں سے نماز جمعہ پڑھنا چاہے تو پڑھے اور ہم نماز جمعہ پڑھیں گے۔ عمر نے شعبہ سے یہی روایت کی ہے۔

جمعہ کے روز نماز فجر میں کیا پڑھے

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ جمعہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز فجر میں سورہ تنزیل السجدہ اور سورہ الدہر یعنی ھل اتی علی الانسان حین من الدھر پڑھا کرتے تھے۔

شعبہ نے مخول سے اپنی سند کے ساتھ اسے روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ نماز جمعہ میں سورۃ الجمعہ اور سورۃ المنافقون پڑھا کرتے تھے۔

باب اللبس للجمعة

١٠٦٢- حدثنا القعنبي عن مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر أن عمر بن الخطاب رأى حلة سيراء يعني تباع عند باب المسجد فقال يا رسول الله لو اشتريت هذه فلبستها يوم الجمعة وللوفد إذا قدموا عليك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما يلبس هذه من لا خلاق له في الآخرة ثم جاءت رسول الله صلى الله عليه وسلم منها حلل فأعطى عمر بن الخطاب منها حلة فقال عمر يا رسول الله كسوتنيها وقد قلت في حلة عطارد ما قلت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إني لم أكسكها لتلبسها فكساها عمر أخا له مشركا بمكة۔

لباسِ جمعہ کا بیان

نافع نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے مسجد کے دروازے پر ایک ریشمی حلہ بکتا ہوا دیکھا۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کاش اسے آپ خرید لیں تاکہ اسے پہنا کریں جمعہ کے روز اور جبکہ کوئی وفد آپ کی خدمت میں حاضر ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے تو وہ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ان میں سے حلے آئے تو ان میں سے آپ نے حضرت عمر کو ایک حلہ دیا۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ مجھے پہناتے ہیں حالانکہ عطارد کے حلے کے متعلق آپ نے کیا فرمایا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہیں پہننے کو نہیں دیا۔ پس حضرت عمر نے وہ اپنے مشرک بھائی کو پہنا دیا جو کہ مکہ میں تھا۔

١٠٦٣- حدثنا أحمد بن صالح ثنا ابن وهب أخبرني يونس وعمرو بن الحارث عن ابن شهاب عن سالم عن أبيه قال وجد عمر بن الخطاب حلة إستبرق تباع بالسوق فأخذها فأتى بها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابتع هذه تجمل بها للعيد وللوفد ثم ساق الحديث والأول أتم۔

سالم بن عبد اللہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بازار میں ایک ریشمی حلہ بکتا ہوا دیکھا، اسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ اسے خرید لیجئے تاکہ عید کے روز اور وفود کے وقت زینت حاصل ہو۔ پھر گزشتہ حدیث کی طرح روایت کی لیکن پہلی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

١٠٦٥- حدثنا أحمد بن صالح ثنا ابن وهب أخبرني يونس وعمرو أن يحيى بن سعيد الأنصاري حدثه أن محمد بن يحيى بن حبان حدثه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما على أحدكم إن وجد أو ما على أحدكم إن وجدتم أن يتخذ ثوبين ليوم الجمعة سوى ثوبي مهنته قال عمرو وأخبرني ابن أبي حبيب عن موسى بن سعد عن ابن حبان عن ابن

یحییٰ بن سعید انصاری نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی پر زیادہ بوجھ نہیں ہے کہ اپنے محنت کرنے والے کپڑوں کے علاوہ دو کپڑے نماز جمعہ کے لئے رکھ چھوڑے۔ عمرو، ابن ابی حبیب، موسیٰ بن سعد، ابن حبان، حضرت ابن سلام سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسے روایت کیا ہے وہب بن جریر نے، ان کے والد ماجد، یحییٰ بن ایوب، یزید بن ابی حبیب

سلام أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ذلك على المنبر قال أبو داود رواه وهب بن جرير عن أبيه عن يحيى بن أيوب عن يزيد بن أبي حبيب عن موسى بن سعد عن يوسف بن عبد الله بن سلام عن النبي صلى الله عليه وسلم۔

کو موسیٰ بن سعد یا یوسف بن عبداللہ بن سلام نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

باب التحلق يوم الجمعة قبل الصلاة

١٠٧٦ - حدثنا مسدد نا يحيى عن ابن عجلان عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الشراء والبيع في المسجد وأن تنشد فيه ضالة وأن ينشد فيه شعر ونهى عن التحلق قبل الصلاة يوم الجمعة۔

نماز سے پہلے جمعہ کے روز حلقہ بنانا

عمرو بن شعیب نے اپنے والد ماجد اور دادا جان سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے مسجد میں خرید و فروخت کرنے سے اور اس میں گمشدہ چیز تلاش کرنے سے اور اس میں شعر پڑھنے سے اور جمعہ کے روز نماز جمعہ سے پہلے حلقہ بنانے سے منع فرمایا ہے۔

باب اتخاذ المنبر

١٠٧٧ - حدثنا قتيبة بن سعيد نا يعقوب بن عبد الرحمن بن محمد بن عبد الله بن عبد القاري القرشي حدثني أبو حازم بن دينار أن رجالا أتوا سهل بن سعد الساعدي وقد امتروا في المنبر مم عوده فسألوه عن ذلك فقال والله إني لأعرف مما هو ولقد رأيته أول يوم وضع وأول يوم جلس عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم أرسل رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى فلانة امرأة قد سماها سهل أن مري غلامك النجار أن يعمل لي أعوادا أجلس عليهن إذا كلمت الناس فأمرته فعملها من طرفاء الغابة ثم جاء بها فأرسلته إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فأمر بها فوضعت ههنا فرأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى عليها وكبر عليها ثم ركع وهو عليها ثم نزل

منبر بنوانا

ابو حازم بن دینار سے روایت ہے کہ کچھ لوگ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جنہیں منبر رسول کی لکڑی کے بارے میں شک تھا۔ انہوں نے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا۔ خدا کی قسم مجھے معلوم ہے کہ وہ کس چیز کا ہے اور میں نے دیکھا کہ وہ کس روز بنایا گیا اور کس روز پہلے پہل اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ فرما ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فلاں عورت کے پاس پیغام بھیجا جس کا حضرت سہل نے نام بتایا کہ اپنے بڑھئی غلام سے کہو کہ میرے لیے لکڑی کا منبر بنا دے تاکہ اس پر بیٹھ کر لوگوں سے گفتگو کیا کروں۔ عورت نے اسے حکم دیا تو اس نے غابہ کے جھاؤ کی لکڑی سے بنا کر حاضر کر دیا۔ عورت نے اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا۔ آپ نے حکم فرمایا تو اسی جگہ رکھ دیا گیا۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس پر نماز پڑھتے دیکھا کہ آپ نے اس پر تکبیر کہی پھر رکوع کیا اسی پر رہتے ہوئے پھر پیچھے کو اترے

الْقَهْقَرٰى فَسَجَدَ فِي أَصْلِ الْمِنْبَرِ ثُمَّ عَادَ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَأْتَمُّوا بِي وَلِتَعْلَمُوا صَلَاتِي۔

١٠٦٨ – حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَدُنَ قَالَ لَهُ تَمِيمٌ الدَّارِيُّ أَلَا أَتَّخِذُ لَكَ مِنْبَرًا يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَجْمَعُ أَوْ يَحْمِلُ عِظَامَكَ قَالَ بَلٰى فَاتَّخَذَ لَهُ مِنْبَرًا مِرْقَاتَيْنِ۔

باب ٣٣٢ مَوْضِعِ الْمِنْبَرِ

١٠٦٩ – حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ بَيْنَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْحَائِطِ كَقَدْرِ مَمَرِّ الشَّاةِ۔

باب ٣٣٣ الصَّلٰوةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الزَّوَالِ

١٠٧٠ – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى نَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَرِهَ الصَّلٰوةَ نِصْفَ النَّهَارِ إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ إِنَّ جَهَنَّمَ تُسَجَّرُ إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هُوَ مُرْسَلٌ مُجَاهِدٌ أَكْبَرُ مِنْ أَبِي الْخَلِيلِ وَأَبُو الْخَلِيلِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي قَتَادَةَ۔

باب ٣٣٤ وَقْتِ الْجُمُعَةِ

١٠٧١ – حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ حَدَّثَنِي فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّيْمِيُّ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ إِذَا مَالَتِ الشَّمْسُ۔

١٠٧٢ – حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا يَعْلَى بْنُ

اور منبر کی جڑ میں سجدہ کیا پھر واپس چلے گئے۔ جب فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ لوگو! میں نے یہ اس لیے کیا ہے کہ تم میری پیروی کر سکو اور تمہیں میری نماز معلوم ہو جائے۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جسم اطہر بھاری ہو گیا تو حضرت تمیم داری عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! کیا آپ کے لیے منبر تیار نہ کر دوں؟ فرمایا اچھا تیار کر دو۔ پس انہوں نے آپ کے لیے منبر تیار کر دیا جس کی دو سیڑھیاں تھیں۔

منبر کی جگہ

یزید بن ابو عبید سے روایت ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منبر اور دیوار مسجد کے درمیان اتنی جگہ تھی جس سے بکری گزر سکے۔

جمعہ کے روز زوال سے پہلے نماز پڑھنا

ابو خلیل نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نصف النہار کے وقت نماز پڑھنے کو ناپسند فرماتے ماسوا روز جمعہ کے اور فرمایا کہ جہنم کو سوائے جمعہ کے ہر روز سلگایا جاتا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ مجاہد عمر میں ابو خلیل سے بڑے تھے اور ابو خلیل کو حضرت ابو قتادہ سے سماع حاصل نہیں ہوا۔

نماز جمعہ کا وقت

عثمان بن عبدالرحمن تیمی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز جمعہ اس وقت پڑھا کرتے جب سورج ڈھل جاتا (یعنی زوال ختم ہونے کے بعد)۔

ایاس بن سلمہ سے ان کے والد ماجد حضرت سلمہ بن اکوع

الحارث سمعت إياس بن سلمة بن الأكوع يحدث عن أبيه قال كنا نصلي مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الجمعة ثم ننصرف وليس للحيطان فيء.

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز جمعہ پڑھتے پھر واپس لوٹتے تو دیواروں کا سایہ نہیں ہوتا تھا۔

۱۰۷۳۔ حدثنا محمد بن كثير أنا سفيان عن أبي حازم عن سهل بن سعد قال كنا نقيل ونتغدى بعد الجمعة.

ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم قیلولہ کرتے اور دوپہر کا کھانا کھاتے نماز جمعہ کے بعد۔

باب ۳۷۵ النداء يوم الجمعة

جمعہ کی اذان

۱۰۷۴۔ حدثنا محمد بن سلمة المرادي نا ابن وهب عن يونس عن ابن شهاب أخبرني السائب بن يزيد أن الأذان كان أوله حين يجلس الإمام على المنبر يوم الجمعة في عهد النبي صلى الله عليه وسلم وأبي بكر وعمر فلما كان خلافة عثمان وكثر الناس أمر عثمان يوم الجمعة بالأذان الثالث فأذن به على الزوراء فثبت الأمر على ذلك.

ابن شہاب نے سائب بن یزید سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے زمانے میں جمعہ کے روز پہلی اذان اس وقت ہوتی جب امام منبر پر بیٹھ جاتا۔ جب حضرت عثمان کی خلافت کا زمانہ آیا اور لوگ بڑھ گئے تو حضرت عثمان نے جمعہ کے روز تیسری اذان کا حکم فرمایا پس یہ زوراء کے مقام پر دی جاتی پھر یہ حکم معمول ہو گیا۔ ف

ف۔ اس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ جمعہ کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور شیخین کے زمانوں میں ایک ہی اذان کہی جاتی تھی۔ حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوسری اذان کا اضافہ کیا اور اس اذان پر صحابہ کرام کا اجماع ہوا کسی نے انکار نہ کیا لہٰذا ہمارے ہاں بھی مسلمانوں کے لیے یہ سنت طریقہ بن گیا کیونکہ اجماع صحابہ سے ثابت ہوا اور یہ امت محمدیہ کے لیے حجت ہے۔ اسی طرح اہل علم حضرات کا جن امور حسنہ پر اجماع ہو [illegible] مصلحت وقت اور اپنی [illegible] کے مطابق شرعاً [illegible] ایسی صورت حالات [illegible] حدیث ثابت [illegible] آنکھوں پر [illegible] سے اللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۰۷۵۔ حدثنا النفيلي نا محمد بن سلمة عن محمد بن إسحاق عن الزهري عن السائب بن يزيد قال كان يؤذن بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا جلس على المنبر يوم الجمعة على باب المسجد وأبي بكر وعمر ثم ساق نحو حديث يونس.

زہری سے روایت ہے کہ سائب بن یزید نے فرمایا اذان دی جاتی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے جبکہ جمعہ کے روز منبر پر بیٹھ جاتے تھے مسجد کے دروازے پر اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر کے وقت میں بھی۔ باقی حدیث آگے حدیث یونس کے مطابق بیان کی۔ ف

ف۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک کے بعد حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے دورِ خلافت میں جمعہ کی اذان مسجد کے دروازے پر ہوتی تھی۔ اسی لیے اہل سنت و جماعت کے نزدیک مسجد کے اندر اذان دینا مکروہ قرار پایا کیونکہ احادیث سے یہ ثابت نہیں ہے کہ کسی زمانے میں مسجد کے اندر اذان کی گئی ہو۔ آج کل لاؤڈ سپیکر وغیرہ کے باعث مسجد کے اندر اذان کہنا معمول بن گیا ہے جو کہ مکروہ اور خلاف سنت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۰۷۶۔ حدثنا هناد بن السري نا عبدة عن محمد يعني ابن إسحاق عن الزهري عن السائب قال لم يكن لرسول الله صلى الله عليه وسلم إلا مؤذن واحد بلال ثم ذكر معناه۔

زہری سے روایت ہے کہ سائب بن یزید نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مؤذن صرف حضرت بلال تھے پھر حدیث مذکورہ کے مطابق بیان کی۔

۱۰۷۷۔ حدثنا محمد بن يحيى بن فارس نا يعقوب بن إبراهيم بن سعد نا أبي عن صالح عن ابن شهاب أن السائب بن يزيد ابن أخت نمر أخبره قال ولم يكن لرسول الله صلى الله عليه وسلم غير مؤذن واحد وساق هذا الحديث وليس بتمامه۔

ابن شہاب نے فرمایا کہ مجھے سائب بن یزید نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک کے سوا اور کوئی مؤذن نہیں تھا۔ پھر ساری حدیث بیان کی یہ روایت مکمل نہیں ہے۔

باب الإمام يكلم الرجل في خطبته۔

امام کا خطبے میں کسی سے کلام کرنا

۱۰۷۸۔ حدثنا يعقوب بن كعب الأنطاكي نا مخلد بن يزيد نا ابن جريج عن عطاء عن جابر قال لما استوى رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الجمعة قال اجلسوا فسمع ذلك ابن مسعود فجلس على باب المسجد فرآه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال تعال يا عبد الله بن مسعود قال أبو داود هذا يعرف مرسلا إنما رواه الناس عن عطاء عن النبي صلى الله عليه وسلم ومخلد هو شيخ۔

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے روز منبر پر جلوہ فرما ہوئے تو فرمایا بیٹھ جاؤ۔ جب یہ ارشاد حضرت عبداللہ بن مسعود نے سنا تو مسجد کے دروازے پر بیٹھ گئے انہیں دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبداللہ بن مسعود! ادھر آ جاؤ۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث مرسل معلوم ہوتی ہے کیونکہ لوگوں نے عطاء سے روایت کی ہے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور مخلد شیخ ہیں۔

باب الجلوس إذا صعد المنبر۔

امام کا منبر پر بیٹھنا

۱۰۷۹۔ حدثنا محمد بن سليمان الأنباري نا عبد الوهاب يعني ابن عطاء عن العمري عن نافع عن ابن عمر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يخطب خطبتين كان يجلس إذا صعد

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو خطبے دیا کرتے اور منبر پر جلوہ فرما ہو کر بیٹھے رہتے یہاں تک کہ مؤذن فارغ ہو جاتا پھر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے پھر بیٹھ جاتے اور کسی سے کلام نہ کرتے

فيجلس حتى يفرغ أراه المؤذن ثم يقوم فيخطب ثم يجلس فلا يتكلم ثم يقوم فيخطب.

پھر کھڑے ہو کر دوسرا خطبہ دیتے۔

باب ۳۳ـ الخطبة قائما

١٠٨٠ ـ حدثنا عبد الله بن محمد النفيلي ثنا زهير عن سماك عن جابر بن سمرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يخطب قائما ثم يجلس ثم يقوم فيخطب قائما فمن حدثك أنه كان يخطب جالسا فقد كذب فقد والله صليت معه أكثر من ألفي صلاة.

کھڑے ہو کر خطبہ پڑھنا

سماک نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے، پھر بیٹھ جاتے، پھر کھڑے ہو کر دوسرا خطبہ دیتے۔ جو تم سے یہ کہے کہ آپ بیٹھ کر خطبہ دیا کرتے تو اس نے غلط بیانی کی، خدا کی قسم میں نے آپ کے ساتھ دو ہزار سے زیادہ نمازیں پڑھی ہیں۔

١٠٨١ ـ حدثنا إبراهيم بن موسى وعثمان ابن أبي شيبة المعنى عن أبي الأحوص ثنا سماك عن جابر بن سمرة قال كانت لرسول الله صلى الله عليه وسلم خطبتان يجلس بينهما يقرأ القرآن ويذكر الناس.

سماک نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو خطبے پڑھا کرتے تھے، ان کے درمیان بیٹھتے، قرآن کریم پڑھتے اور لوگوں کو نصیحت کیا کرتے۔

١٠٨٢ ـ حدثنا أبو كامل ثنا أبو عوانة عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يخطب قائما ثم يقعد قعدة لا يتكلم وساق الحديث.

سماک بن حرب سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر خطبہ دیتے دیکھا۔ پھر تھوڑی دیر بیٹھے اور کسی سے کلام نہ فرمایا۔ اس کے بعد پوری حدیث بیان کی۔

باب ۳۴ـ الرجل يخطب على قوس

١٠٨٣ ـ حدثنا سعيد بن منصور ثنا شهاب بن خراش حدثني شعيب بن رزيق الطائفي قال جلست إلى رجل له صحبة من رسول الله صلى الله عليه وسلم يقال له الحكم بن حزن الكلفي فأنشأ يحدثنا قال وفدت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم سابع سبعة أو تاسع تسعة فدخلنا عليه فقلنا يا رسول الله زرناك فادع الله لنا بخير فأمر بنا أو أمر لنا بشيء من التمر والشأن إذ ذاك دون فأقمنا بها أياما شهدنا

کمان یا عصا پر ٹیک لگا کر خطبہ دینا

شعیب بن رزیق طائفی سے روایت ہے کہ میں ایک ایسے شخص کے پاس بیٹھا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف حاصل کر چکے تھے، ان کا نام حکم بن حزن کلفی تھا، وہ ہم سے حدیث بیان کرنے لگے کہ میں وفد میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، ہم سات یا نو تھے۔ ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم آپ کی زیارت کو حاضر ہوئے ہیں، ہمارے لئے دعائے خیر فرمائیں۔ پس آپ نے ہمیں کچھ کھجوریں دینے کا حکم فرمایا اور اس وقت مسلمانوں کی حالت تنگ تھی۔ ہم چند دن ٹھہرے، ہم نے

شهدنا الجمعة مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام متوكئا على عصا أو قوس فحمد الله وأثنى عليه كلمات خفيفات طيبات مباركات ثم قال أيها الناس إنكم لن تطيقوا أو لن تفعلوا كل ما أمرتم به ولكن سددوا وأبشروا قال أبو علي سمعت أبا داود قال ثبتني في شيء منه بعض أصحابنا وقد كان انقطع من القرطاس

١٠٨۴ - حدثنا محمد بن بشار نا أبو عاصم نا عمران عن قتادة عن عبد ربه عن أبي عياض عن ابن مسعود أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا تشهد قال الحمد لله نستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور أنفسنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادي له وأشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدا عبده ورسوله أرسله بالحق بشيرا ونذيرا بين يدي الساعة من يطع الله ورسوله فقد رشد ومن يعصهما فإنه لا يضر إلا نفسه ولا يضر الله شيئا

١٠٨٥ - حدثنا محمد بن سلمة المرادي أنا ابن وهب عن يونس أنه سأل ابن شهاب عن تشهد رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الجمعة فذكر نحوه قال ومن يعصهما فقد غوى ونسأل الله ربنا أن يجعلنا ممن يطيعه ويطيع رسوله ويتبع رضوانه ويجتنب سخطه فإنما نحن به وله

١٠٨٦ - حدثنا مسدد نا يحيى عن سفيان بن سعيد حدثني عبد العزيز بن رفيع عن تميم الطائي عن عدي بن حاتم أن خطيبا

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز میں حاضر ہوا آپ ایک لاٹھی یا کمان سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوئے تو آپ نے چند مختصر، پاکیزہ اور مبارک کلمات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی۔ پھر فرمایا اے لوگو! ہر حکم پر عمل کرنے کی تم طاقت نہیں رکھتے لیکن درمیانی راستہ اختیار کرو اور خوش رہو۔ ابو علی نے کہا کہ میں نے ابو داؤد کو فرماتے سنا کہ میرے بعض دوستوں نے بعض الفاظ بتائے جو کاغذ سے مٹ گئے تھے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب خطبہ پڑھتے تو کہتے: سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، ہم اسی سے مدد مانگتے اور بخشش چاہتے ہیں اور اپنے نفسوں کی برائی سے اللہ کی پناہ پکڑتے ہیں، جس کو اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو وہ گمراہ کرے اس کے لیے کوئی ہدایت دینے والا نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفےٰ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں جنہیں حق کے ساتھ بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر قیامت سے پہلے بھیجا گیا۔ جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی اس نے راہ پائی اور جس نے ان کی نافرمانی کی تو اس نے اپنی ہی جان کا نقصان کیا اور اللہ کا کچھ نہیں بگاڑا۔

یونس نے ابن شہاب سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خطبہ جمعہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے مذکورہ حدیث کی طرح ذکر کیا لیکن یہ کہا کہ جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی وہ بہک گیا۔ ہم اللہ سے سوال کرتے ہیں جو ہمارا رب ہے کہ ہمیں ان لوگوں میں سے کر دے جو اس کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں اور اس کی رضا کی پیروی کرتے ہیں اور اس کی ناراضگی سے بچتے ہیں کیونکہ ہم اسی کے ہیں اور اسی کے لیے ہیں۔

تمیم طائی نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک خطیب نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے خطبہ دیتے ہوئے کہا جس نے کہا اللہ اور اس

خطب رجل عند النبي صلى الله عليه وسلم فقال من يطع الله ورسوله ومن يعصهما فقال قم أو اذهب بئس الخطيب أنت.

١٠٨٧ - حدثنا محمد بن بشار نا محمد ابن جعفر نا شعبة عن خبيب عن عبد الله بن محمد بن معن عن بنت الحارث بن النعمان قالت ما حفظت ق إلا من في رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب بها كل جمعة قالت وكان تنور رسول الله صلى الله عليه وسلم وتنورنا واحدا قال أبو داود قال روح بن عبادة عن شعبة قال بنت حارثة بن النعمان وقال ابن إسحاق أم هشام بنت حارثة بن النعمان.

١٠٨٨ - حدثنا مسدد نا يحيى عن سفيان قال حدثني سماك عن جابر بن سمرة قال كانت صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم قصدا وخطبته قصدا يقرأ آيات من القرآن ويذكر الناس.

١٠٨٩ - حدثنا محمود بن خالد نا مروان نا سليمان بن بلال عن يحيى بن سعيد عن عمرة عن أختها قالت ما أخذت ق إلا من في رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقرؤها في كل جمعة قال أبو داود كذا رواه يحيى بن أيوب وابن أبي الرجال عن يحيى بن سعيد عن عمرة عن أم هشام بنت حارثة بن النعمان.

١٠٩٠ - حدثنا ابن السرح نا ابن وهب أخبرني يحيى بن أيوب عن يحيى بن سعيد عن عمرة عن أخت لعمرة بنت عبد الرحمن كانت أكبر منها بمعناه.

کہ رسول کا اور جو دونوں کی نافرمانی کرے۔ فرمایا اٹھو یا جاؤ تم برے خطیب ہو۔

عبداللہ بن محمد بن معن سے روایت ہے کہ حضرت بنت حارثہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے سورۂ ق نہیں یاد کی مگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سن کر کیونکہ آپ اس کو ہر جمعہ کے خطبے میں پڑھا کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ہمارا تنور ایک ہی تھا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روح بن عبادہ نے شعبہ سے روایت کی ہے کہ بنت حارثہ بن نعمان اور ابن اسحاق نے ام ہشام بنت حارثہ بن نعمان کہا ہے۔

سماک سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز درمیانی اور خطبہ درمیانہ ہوتا جس میں قرآن کریم کی آیتیں پڑھتے اور لوگوں کو نصیحت فرماتے۔

عمرہ کی بہن سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے سورۂ ق نہیں یاد کی مگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سن کر کیونکہ آپ اس کو ہر جمعہ میں پڑھا کرتے تھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح روایت کی ہے یحییٰ بن ایوب، ابن ابی الرجال، یحییٰ بن سعید، عمرہ نے ام ہشام بنت حارثہ بن نعمان سے۔

ابن سرح، ابن وہب، یحییٰ بن ایوب، یحییٰ بن سعید، عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے اپنی بڑی بہن سے اسی کے ہم معنی حدیث کو روایت کیا ہے۔

باب ۳۸۰ - رَفْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْمِنْبَرِ

۱۰۹۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا زَائِدَةُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ رَأَى عُمَارَةُ ابْنُ رُوَيْبَةَ بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ وَهُوَ يَدْعُو فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ فَقَالَ عُمَارَةُ قَبَّحَ اللّٰهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ قَالَ زَائِدَةُ قَالَ حُصَيْنٌ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ مَا يَزِيدُ عَلَى هٰذِهِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ۔

۱۰۹۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ مُعَاوِيَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذُبَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِرًا يَدَيْهِ قَطُّ يَدْعُو عَلَى مِنْبَرِهِ وَلَا عَلَى غَيْرِهِ وَلٰكِنْ رَأَيْتُهُ يَقُولُ هٰكَذَا وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَعَقَدَ الْوُسْطٰى بِالْإِبْهَامِ۔

باب ۳۸۱ - إِقْصَارِ الْخُطَبِ

۱۰۹۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ نَا أَبِي نَا الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَاشِدٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِقْصَارِ الْخُطَبِ۔

۱۰۹۴ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ نَا الْوَلِيدُ أَخْبَرَنِي شَيْبَانُ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ سِمَاكِ ابْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ السُّوَائِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُطِيلُ الْمَوْعِظَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِنَّمَا هُنَّ كَلِمَاتٌ يَسِيرَاتٌ۔

باب ۳۸۲ - الدُّنُوِّ مِنَ الْإِمَامِ عِنْدَ الْمَوْعِظَةِ

۱۰۹۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا مُعَاذٌ

منبر پر دونوں ہاتھ اٹھانا

حضرت عمارہ بن رویبہ نے بشر بن مروان کو جمعہ کے وقت دعا مانگتے ہوئے دیکھا۔ پس حضرت عمارہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں ہاتھوں کا برا کرے۔ زائدہ نے حصین سے روایت کی کہ حضرت عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا کہ آپ صرف انگوٹھے کے پاس والی یعنی شہادت کی انگلی سے اشارہ فرمایا کرتے تھے۔

ابن ابی ذباب سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بالکل نہیں دیکھا (نماز جمعہ کے وقت) کہ آپ نے منبر پر اس کے علاوہ کسی جگہ دعا کے لیے دونوں ہاتھ اٹھائے ہوں۔ ہاں میں نے آپ کو اس طرح فرماتے ہوئے ضرور دیکھا اور اشارہ کیا شہادت کی انگلی سے درمیانی انگلی کو انگوٹھے کے ساتھ ملا کر حلقہ بناتے ہوئے۔

خطبے چھوٹے پڑھنا

محمد بن عبداللہ بن نمیر، ابو العلاء بن صالح، عدی بن ثابت، ابو راشد نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں چھوٹے خطبے پڑھنے کا حکم فرمایا ہے۔

سماک بن حرب سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن سمرہ سوائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے روز بوقت خطبہ طویل وعظ نہیں فرمایا کرتے تھے بلکہ وہ چند آسان فقرے ہوا کرتے تھے۔

خطبے کے وقت امام کے نزدیک بیٹھنا

یحییٰ بن مالک نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ

ابن ہشام قال وجدت في كتاب أبي بخط يده ولم أسمعه منه قال قتادة عن يحيى بن مالك عن سمرة بن جندب أن نبي الله صلى الله عليه وسلم قال احضروا الذكر وادنوا من الإمام فإن الرجل لا يزال يتباعد حتى يؤخر في الجنة وإن دخلها۔

حضرت سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خطبہ میں حاضر ہوا کرو اور امام کے نزدیک رہا کرو کیونکہ جو شخص دور ہٹتا رہتا ہے وہ جنت میں پیچھے رہ جائے گا اگرچہ جنت میں چلا ہی جائے گا۔

باب ۳۸۳ الإمام يقطع الخطبة للأمر يحدث

۱۰۹۶ - حدثنا محمد بن العلاء أن زيد بن حباب حدثهم نا حسين بن واقد حدثني عبد الله بن بريدة عن أبيه قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فأقبل الحسن والحسين عليهما قميصان أحمران يعثران ويقومان فنزل فأخذهما فصعد بهما ثم قال صدق الله إنما أموالكم وأولادكم فتنة رأيت هذين فلم أصبر ثم أخذ في الخطبة۔

اگر کوئی معاملہ پیش آتا ہو تو امام خطبہ موقوف کر دے

عبداللہ بن بریدہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں خطبہ دے رہے تھے کہ امام حسن و امام حسین گرتے پڑتے آئے جو سرخ قمیصیں پہنے ہوئے تھے۔ آپ نیچے اترے اور دونوں کو اٹھا کر منبر پر چڑھ گئے۔ پھر ارشاد ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد آزمائش ہی ہیں (۸:۲۸) میں نے ان دونوں کو دیکھا تو صبر نہ کر سکا۔ پھر آپ نے خطبہ دینا شروع کر دیا۔

باب ۳۸۴ الاحتباء والإمام يخطب

۱۰۹۷ - حدثنا محمد بن عوف نا المقرئ نا سعيد بن أبي أيوب عن أبي مرحوم عن سهل بن معاذ بن أنس عن أبيه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الحبوة يوم الجمعة والإمام يخطب۔

امام گوٹ مار بیٹھ کر خطبہ نہ دے

سہل بن معاذ بن انس نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گوٹ مار کر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے جبکہ جمعہ کے روز امام خطبہ دے رہا ہو۔

۱۰۹۸ - حدثنا داود بن رشيد نا خالد بن حيان الرقي نا سليمان بن عبد الله بن الزبرقان عن يعلى بن شداد بن أوس قال شهدت مع معاوية بيت المقدس فجمع بنا فنظرت فإذا جل من في المسجد أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فرأيتهم محتبين والإمام يخطب۔ قال أبو داود كان ابن عمر يحتبي والإمام يخطب وأنس بن مالك وشريح وصعصعة بن صوحان

یعلیٰ بن شداد بن اوس سے روایت ہے کہ میں حضرت معاویہ کے ساتھ بیت المقدس میں حاضر ہوا تو انہوں نے ہمیں جمعہ پڑھایا۔ میں نے دیکھا کہ مسجد میں اکثر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ ہی تھے۔ میں نے انہیں گوٹ مارے ہوئے دیکھا اور امام خطبہ دے رہا تھا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ امام کے خطبہ دیتے وقت حضرت ابن عمر بھی گوٹ مارا کرتے تھے نیز انس بن مالک، شریح، صعصعہ بن صوحان، سعید بن مسیب، ابراہیم نخعی، مکحول، اسمٰعیل بن محمد بن سعد اور نعیم بن سلامہ نے فرمایا کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں

وسعید بن المسیب وإبراهیم النخعی ومکحول
وإسمعیل بن محمد بن سعد ونعیم بن سلامة
قال لا بأس بها قال أبو داود ولم یبلغنی أن
أحدا کرهها إلا عبادة بن نسی.

باب ۲۳۵ الکلام والإمام یخطب

۱۰۹۹ - حدثنا القعنبی عن مالك عن ابن
شهاب عن سعید عن أبی هریرة أن رسول الله
صلی الله علیه وسلم قال إذا قلت أنصت و
الإمام یخطب فقد لغوت.

۱۱۰۰ - حدثنا مسدد وأبو کامل قالا ثنا
یزید عن حبیب المعلم عن عمرو بن شعیب
عن أبیه عن عبد الله بن عمرو عن النبی صلی
الله علیه وسلم قال یحضر الجمعة ثلاثة نفر
رجل حضرها یلغو وهو حظه منها ورجل
حضرها یدعو فهو رجل دعا الله عز وجل
إن شاء أعطاه وإن شاء منعه ورجل حضرها
بإنصات وسکوت ولم یتخط رقبة مسلم و
لم یؤذ أحدا فهی کفارة إلی الجمعة التی تلیها
وزیادة ثلاثة أیام وذلك بأن الله عز وجل
یقول من جاء بالحسنة فله عشر أمثالها.

باب ۲۳۶ استئذان المحدث الإمام

۱۱۰۱ - حدثنا إبراهیم بن الحسن المصیصی
ثنا حجاج ثنا ابن جریج أخبرنی هشام بن عروة
عن عروة عن عائشة قالت قال النبی صلی
الله علیه وسلم إذا أحدث أحدکم فی صلاته
فلیأخذ بأنفه ثم لینصرف قال أبو داود
رواه حماد بن سلمة وأبو أسامة عن هشام
عن أبیه عن النبی صلی الله علیه وسلم
لم یذکرا عائشة.

امام ابو داؤد نے فرمایا کہ کسی ایک کے متعلق مجھے خبر نہیں پہنچی جو اسے ناپسند کرے سوائے عبادہ بن نسی کے۔

خطبے کے دوران باتیں کرنا

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا امام کے خطبہ کے وقت جب تم نے کہا کہ خاموش رہو تو تم نے لغو بات کی۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نماز جمعہ میں تین قسم کے آدمی حاضر ہوتے ہیں۔ ایک آدمی بیہودہ باتیں کرنے کے لیے آتا ہے اس کا حصہ یہی ہے۔ دوسرا آدمی دعا کرنے کے لیے حاضر ہوتا ہے یہ وہ آدمی ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہے تو اس کو عطا فرمائے اور چاہے تو نہ دے۔ تیسرا وہ آدمی جو خاموشی اور اطمینان کے ساتھ حاضر ہوتا ہے۔ کسی مسلمان کی گردن نہیں پھلانگتا اور نہ کسی کو تکلیف دیتا ہے تو اس کے لیے یہ آنے والے جمعہ تک کا کفارہ ہے بلکہ تین دن زیادہ کا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جو ایک نیکی کرے اس کے لیے دس نیکیاں ہیں۔ (۶ : ۱۶۰)

محدث کا امام سے اجازت لینا

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب دوران نماز تم میں سے کسی کا وضو ٹوٹ جائے تو وہ اپنی ناک پکڑ کر صف سے نکل جائے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے حماد بن سلمہ اور ابو اسامہ نے ہشام سے ان کے والد ماجد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور نہیں ذکر کیا حضرت عائشہ صدیقہ کا۔

باب ٢٣٥ إذا دخل الرجل والإمام يخطب

١١٠٢ - حدثنا سليمان بن حرب نا حماد عن عمرو وهو ابن دينار عن جابر أن رجلا جاء يوم الجمعة والنبي صلى الله عليه وسلم يخطب فقال أصليت يا فلان قال لا قال قم فاركع.

١١٠٣ - حدثنا محمد بن محبوب وإسماعيل بن إبراهيم المعنى قالا نا حفص بن غياث عن الأعمش عن أبي سفيان عن جابر وعن أبي صالح عن أبي هريرة قالا جاء سليك الغطفاني ورسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب فقال له أصليت شيئا قال لا قال صل ركعتين تجوز فيهما.

١١٠٤ - حدثنا أحمد بن حنبل نا محمد بن جعفر عن سعيد عن الوليد أبي بشر عن طلحة أنه سمع جابر بن عبد الله يحدث أن سليكا جاء فذكر نحوه زاد ثم أقبل على الناس قال إذا جاء أحدكم والإمام يخطب فليصل ركعتين يتجوز فيهما.

باب ٢٣٦ تخطي رقاب الناس يوم الجمعة

١١٠٥ - حدثنا هارون بن معروف نا بشر بن السري نا معاوية بن صالح عن أبي الزاهرية قال كنا مع عبد الله بن بسر صاحب النبي صلى الله عليه وسلم يوم الجمعة فجاء رجل يتخطى رقاب الناس فقال عبد الله بن بسر جاء رجل يتخطى رقاب الناس يوم الجمعة والنبي صلى الله عليه وسلم يخطب فقال له النبي صلى الله عليه وسلم اجلس فقد آذيت.

جب کوئی آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو

ابن دینار نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نماز جمعہ کے وقت آیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ اے فلاں کیا تم نے نماز پڑھ لی ہے؟ عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ فرمایا کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھ لو۔

ابو سفیان نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت سلیک غطفانی آئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے۔ فرمایا کیا تم نے کچھ نماز پڑھ لی ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ نہیں۔ فرمایا کہ ہلکی پھلکی دو رکعتیں پڑھ لو۔

طلحہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضرت سلیک آئے پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کرتے ہوئے یہ بھی بتایا۔ پھر لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اس وقت آئے کہ امام خطبہ دے رہا ہو تو اسے چاہیے کہ ہلکی پھلکی دو رکعتیں پڑھ لیا کرے۔

جمعہ کے روز لوگوں کی گردنیں پھلانگنا

معاویہ بن صالح نے ابو الزاہریہ سے روایت کی ہے کہ جمعہ کے وقت ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی حضرت عبد اللہ بن بسر کے ساتھ تھے۔ پس ایک آدمی لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آیا تو حضرت عبد اللہ بن بسر نے فرمایا کہ ایک آدمی جمعہ کے وقت لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا، جبکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے، تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ تم نے لوگوں کو تکلیف دی ہے۔

باب ۳۸۹ الرَّجُلُ يَنْعَسُ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ۔

۱۱۰۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدَةَ عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَتَحَوَّلْ مِنْ مَجْلِسِهِ ذٰلِكَ إِلٰى غَيْرِهِ۔

باب ۳۹۰ الْإِمَامُ يَتَكَلَّمُ بَعْدَ مَا يَنْزِلُ مِنَ الْمِنْبَرِ۔

۱۱۰۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَرِيرٍ هُوَ ابْنُ حَازِمٍ لَا أَدْرِي كَيْفَ قَالَهُ مُسْلِمٌ أَوَّلًا عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ مِنَ الْمِنْبَرِ فَيَعْرِضُ لَهُ الرَّجُلُ فِي الْحَاجَةِ فَيَقُومُ مَعَهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَالْحَدِيثُ لَيْسَ بِمَعْرُوفٍ عَنْ ثَابِتٍ هُوَ مِمَّا تَفَرَّدَ بِهِ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ۔

باب ۳۹۱ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً۔

۱۱۰۸۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلٰوةَ۔

باب ۳۹۲ مَا يُقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ۔

۱۱۰۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ قَالَ وَرُبَّمَا اجْتَمَعَا فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ فَقَرَأَ بِهِمَا۔

جو دوران خطبہ اونگھ رہا ہو

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد کے اندر اونگھنے لگے تو اسے چاہیے کہ اس جگہ سے اٹھ کر دوسری جگہ چلا جائے۔

منبر سے اترنے کے بعد امام کا کلام کرنا

ثابت نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ منبر سے اترتے تو ایک آدمی کسی حاجت کے تحت آپ سے عرض گزار ہوا آپ اس کے ساتھ کھڑے رہے یہاں تک کہ اس کی حاجت پوری فرما دی پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھائی۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ثابت سے یہ حدیث معروف نہیں ہے اور اس کے ساتھ ہی جریر بن حازم منفرد ہے۔

جس نے جمعہ کی ایک رکعت پائی

ابو سلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز جمعہ کی ایک رکعت پائی اس نے نماز پالی۔

نماز جمعہ میں کیا پڑھے

حبیب بن سالم نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عیدین اور جمعہ میں سورۃ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى اور سورۃ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ پڑھا کرتے اور جب ایک دن عید اور جمعہ کا اجتماع ہو جاتا تب بھی یہی دونوں پڑھتے۔

۱۱۱۰۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ سَأَلَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ مَاذَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى إِثْرِ سُورَةِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ بِهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ۔

۱۱۱۱۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ ثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ صَلَّى بِنَا أَبُو هُرَيْرَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَرَأَ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ وَفِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالَ فَأَدْرَكْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ حِينَ انْصَرَفَ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّكَ قَرَأْتَ بِسُورَتَيْنِ كَانَ عَلِيٌّ يَقْرَأُ بِهِمَا بِالْكُوفَةِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

۱۱۱۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ۔

بَابُ ۲۳۳ الرَّجُلُ يَأْتَمُّ بِالْإِمَامِ وَبَيْنَهُمَا جِدَارٌ

۱۱۱۳۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ ثَنَا هُشَيْمٌ أَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُجْرَتِهِ وَالنَّاسُ يَأْتَمُّونَ بِهِ مِنْ وَرَاءِ الْحُجْرَةِ۔

بَابُ ۲۳۴ الصَّلَاةُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

۱۱۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ

قعنبی، مالک، ضمرہ بن سعید مازنی، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، ضحاک بن قیس نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز جمعہ میں سورۂ جمعہ کے بعد کونسی سورۃ پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ آپ سورۂ ھَلْ اَتَاکَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَۃ پڑھا کرتے تھے۔

ابن ابی رافع سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں نماز جمعہ پڑھائی تو سورۂ جمعہ پڑھی اور دوسری رکعت میں سورۂ اذا جاءک المنافقون۔ فارغ ہونے پر میں حضرت ابو ہریرہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ آپ نے ایسی دو سورتیں پڑھی ہیں جنہیں کوفہ میں حضرت علی پڑھا کرتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو انہیں نماز جمعہ میں پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

زید بن عقبہ نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز جمعہ میں سورۂ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی اور سورۂ ھَلْ اَتَاکَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَۃ پڑھا کرتے تھے۔

امام کی اقتدا کرنا جبکہ دونوں کے درمیان دیوار حائل ہو

عمرہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے حجرے میں نماز پڑھا کرتے اور لوگ حجرے کے باہر آپ کی اقتدا کیا کرتے تھے۔

جمعہ کے بعد نماز پڑھنا

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

داؤد العتكي قالا نا حماد بن زيد نا أيوب عن نافع أن ابن عمر رأى رجلا يصلي ركعتين يوم الجمعة في مقامه فدفعه وقال أتصلي الجمعة أربعا وكان عبد الله يصلي يوم الجمعة ركعتين في بيته ويقول هكذا فعل رسول الله صلى الله عليه وسلم.

شخص کو نماز جمعہ کے بعد اسی جگہ پر دو رکعتیں پڑھتے دیکھا تو آپ نے ہٹا دیا اور فرمایا کیا تم جمعہ کی چار رکعتیں پڑھتے ہو؟ حضرت عبداللہ بن عمر جمعہ کے دن دو رکعتیں اپنے گھر میں پڑھا کرتے اور فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہے۔

1115 - حدثنا مسدد نا إسماعيل نا أيوب عن نافع قال كان ابن عمر يطيل الصلاة قبل الجمعة ويصلي بعدها ركعتين في بيته ويحدث أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يفعل ذلك.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جمعہ سے پہلے لمبی نماز پڑھا کرتے اور اس کے بعد اپنے مکان میں دو رکعتیں پڑھا کرتے اور فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

1116 - حدثنا الحسن بن علي نا عبد الرزاق أنا ابن جريج أخبرني عمر بن عطاء بن أبي الخوار أن نافع بن جبير أرسله إلى السائب بن يزيد ابن أخت نمر يسأله عن شيء رآه منه معاوية في الصلاة فقال صليت معه الجمعة في المقصورة فلما سلمت قمت في مقامي فصليت فلما دخل أرسل إلي فقال لا تعد لما صنعت إذا صليت الجمعة فلا تصلها بصلاة حتى تكلم أو تخرج فإن نبي الله صلى الله عليه وسلم أمر بذلك أن لا توصل صلاة بصلاة حتى تتكلم أو تخرج.

عمر بن عطاء بن ابی الخوار سے روایت ہے کہ نافع بن جبیر نے انہیں سائب بن یزید کے پاس وہ بات پوچھنے کے لئے بھیجا جو حضرت معاویہ نے انہیں نماز میں کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ فرمایا کہ میں نے ان کے ساتھ مقصورہ میں نماز جمعہ پڑھی جب میں نے سلام پھیرا تو اسی جگہ نماز پڑھی۔ جب وہ اندر چلے گئے تو میرے پاس پیغام بھیجا کہ تم نے جو کیا ہے آئندہ نہ کرنا۔ جب تم نماز جمعہ پڑھو تو اس کے ساتھ کوئی نماز نہ ملاؤ حتی کہ بات چیت نہ کر لو یا باہر نہ چلے جاؤ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات کا حکم فرمایا ہے کہ ایک نماز کے ساتھ دوسری نماز نہ ملائی جائے جب تک کلام نہ کر لیا جائے یا باہر نہ نکلا جائے۔

1117 - حدثنا محمد بن عبد العزيز بن أبي رزمة المروزي نا الفضل بن موسى عن عبد الحميد بن جعفر عن يزيد بن أبي حبيب عن عطاء عن ابن عمر قال كان إذا كان بمكة فصلى الجمعة تقدم فصلى ركعتين ثم تقدم فصلى أربعا وإذا كان بالمدينة صلى الجمعة ثم رجع إلى بيته فصلى ركعتين ولم يصل في المسجد فقيل له فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم

محمد بن عبدالعزیز بن ابی رزمہ مروزی، فضل بن موسیٰ، عبدالحمید بن جعفر، یزید بن ابی حبیب، عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب مکہ مکرمہ میں ہوتے اور جمعہ پڑھ لیتے تو آگے بڑھ جاتے اور دو رکعتیں پڑھتے پھر آگے بڑھ جاتے اور چار رکعتیں پڑھتے اور جب مدینہ منورہ میں ہوتے تو جمعہ پڑھ کر اپنے دولت خانہ کی طرف تشریف لے جاتے پس دو رکعتیں پڑھتے مسجد میں نہیں پڑھتے تھے۔ ان سے پوچھا گیا تو فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

بعد الجمعة

١١١٨ حدثنا احمد بن يونس ثنا زهير ح وثنا محمد بن الصباح البزاز نا اسمٰعيل بن زكريا عن سهيل عن ابيه عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ابن الصباح قال من كان مصليا بعد الجمعة فليصل اربعا وتم حديثه وقال ابن يونس اذا صليتم الجمعة فصلوا بعدها اربعا قال فقال لي ابي يا بني فان صليت في المسجد ركعتين ثم اتيت المنزل او البيت فصل ركعتين۔

١١١٩ حدثنا الحسن بن علي نا عبد الرزاق عن معمر عن الزهري عن سالم عن ابن عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي بعد الجمعة ركعتين في بيته قال ابو داود كذلك رواه عبد الله بن دينار عن ابن عمر۔

١١٢٠ حدثنا ابراهيم بن الحسن نا حجاج بن محمد عن ابن جريج اخبرني عطاء انه رأى ابن عمر يصلي بعد الجمعة فينماز عن مصلاه الذي صلى فيه الجمعة قليلا غير كثير قال فيركع ركعتين قال ثم يمشي انفس من ذلك فيركع اربع ركعات قلت لعطاء كم رأيت ابن عمر يصنع ذلك قال مرارا قال ابو داود رواه عبد الملك بن ابي سليمان ولم يتمه۔

باب ٢٤٥ صلوٰة العيدين

١١٢١ حدثنا موسى بن اسمٰعيل نا حماد عن حميد عن انس قال قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة ولهم يومان يلعبون فيهما فقال ما هذان اليومان قالوا كنا نلعب

احمد بن یونس نے زہیر سے۔ محمد بن صباح بزاز نے اسمٰعیل بن زکریا سے، سہیل نے اپنے والد ماجد سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ابن صباح کی روایت ہے کہ جب تم میں سے کوئی جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہے تو چار رکعتیں پڑھے اور یہیں حدیث پوری ہو گئی۔ ابن یونس کی روایت میں ہے کہ جب تم جمعہ پڑھ لو تو اس کے بعد چار رکعتیں پڑھو۔ میرے والد محترم نے مجھ سے فرمایا کہ بیٹا! اگر تم مسجد میں دو رکعتیں پڑھ چکے پھر گھر یا مکان میں آؤ تو دو رکعتیں اور پڑھ لیا کرو۔

سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے بعد اپنے کاشانۂ اقدس میں دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح روایت کیا ہے عبد اللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر سے۔

ابن جریج کا بیان ہے کہ مجھے عطاء نے بتایا کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ جمعہ کے بعد اپنے نماز پڑھنے کی جگہ سے تھوڑا سا ہٹ گئے، زیادہ نہیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر وہاں سے ذرا اور دور جا کر چار رکعتیں پڑھیں۔ میں نے عطاء سے دریافت کیا کہ آپ نے کتنی مرتبہ حضرت ابن عمر کو ایسا کرتے دیکھا؟ فرمایا کہ کئی مرتبہ۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عبد الملک بن ابوسلیمان نے بھی نامکمل روایت کیا ہے۔

نمازِ عیدین

حمید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں جلوہ گر ہوئے تو یہاں کے لوگ دو دن کھیل کود کے منایا کرتے تھے۔ دریافت فرمایا کہ یہ دو دن کیسے ہیں؟ عرض گزار

فیہما فی الجاہلیۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ قد ابدلکم بہما خیرا منہما یوم الاضحیٰ ویوم الفطر۔

باب ۳۹۶ وقت الخروج الی العید۔

۱۱۲۲۔ حدثنا احمد بن حنبل ثنا ابو المغیرۃ ثنا صفوان ثنا یزید بن خمیر الرحبی قال خرج عبد اللہ بن بسر صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع الناس فی یوم عید فطر او اضحیٰ فانکر ابطاء الامام فقال انا کنا قد فرغنا ساعتنا ہذہ وذلک حین التسبیح۔

باب ۳۹۷ خروج النساء فی العید۔

۱۱۲۳۔ حدثنا موسیٰ بن اسمٰعیل ثنا حماد عن ایوب ویونس وحبیب ویحییٰ بن عتیق وہشام فی آخرین عن محمد ان ام عطیۃ قالت امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نخرج ذوات الخدور یوم العید قیل فالحیض قال لیشہدن الخیر ودعوۃ المسلمین قال فقالت امرأۃ یا رسول اللہ ان لم یکن لاحداہن ثوب کیف تصنع قال تلبسہا صاحبتہا طائفۃ من ثوبہا۔

۱۱۲۴۔ حدثنا محمد بن عبید ثنا حماد ثنا ایوب عن محمد عن ام عطیۃ بہذا الخبر قال ویعتزل الحیض مصلی المسلمین ولم یذکر الثوب قال وحدث عن حفصۃ عن امرأۃ تحدثہ عن امرأۃ اخری قالت قیل یا رسول اللہ فذکر معنی موسیٰ فی الثوب۔

۱۱۲۵۔ حدثنا النفیلی ثنا زہیر ثنا عاصم الاحول عن حفصۃ بنت سیرین عن ام عطیۃ قالت کنا نؤمر بہذا الخبر قالت والحیض یکن

مقرر کیا جاہلیت کے زمانہ میں ہم ان سے کھیلا کرتے تھے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے ان کی جگہ تمہیں عید الاضحیٰ اور عید الفطر ان سے بہتر عنایت فرمائے ہیں۔

عید کے لیے نکلنے کا وقت

یزید بن خمیر رحبی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے لیے لوگوں کے ساتھ نکلے تو انہوں نے امام کے دیر کرنے کو ناپسند کرتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت تو ہم فارغ ہو جایا کرتے تھے اور یہ وقت تو تسبیح کا ہے۔

عورتوں کا عید کے لیے نکلنا

محمد سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ عید کے روز پردہ نشین عورتیں بھی نکلا کریں۔ عرض کی گئی کہ حیض والی بھی؟ فرمایا کہ بھلائی اور مسلمانوں کی دعا میں شامل ہوں۔ ان کے علاوہ راوی کا بیان ہے کہ ایک عورت عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! اگر کسی کے پاس کپڑا نہ ہو تو کیا کرے؟ فرمایا کہ اس کی سہیلی اپنا کچھ کپڑا اس کے اوپر ڈال دے۔

محمد بن عبید، حماد، ایوب، محمد نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ حیض والی مسلمانوں کے نماز کی جگہ سے علیحدہ رہیں اور کپڑے کا ذکر نہیں کیا۔ حفصہ سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ ایک دوسری عورت سے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! پھر موسیٰ بن اسمٰعیل کی طرح معناً کپڑے کا ذکر کیا۔

حفصہ بنت سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہمیں اس بات کا حکم دیا گیا تھا جس نے فرمایا کہ حائضہ عورتیں لوگوں سے پیچھے رہتیں اور لوگوں

خلف الناس فیکبرن مع الناس۔

۱۱۲۶۔ حدثنا ابو الولید الطیالسی ومسلم قالا حدثنا اسحٰق بن عثمان حدثنی اسمٰعیل بن عبد الرحمٰن بن عطیۃ عن جدتہ ام عطیۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما قدم المدینۃ جمع نساء الانصار فی بیت فارسل الینا عمر بن الخطاب فقام علی الباب فسلم علینا فرددنا علیہ السلام ثم قال انا رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیکن وامرنا بالعیدین ان نخرج فیہما الحیض والعتق ولا جمعۃ علینا ونہانا عن اتباع الجنائز۔

کے ساتھ تکبیر کہتیں۔

اسمٰعیل بن عبدالرحمٰن بن عطیہ نے اپنی دادی جان حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں جلوہ فرما ہوئے تو انصار کی عورتوں کو ایک گھر میں جمع کر کے ان کے پاس حضرت عمر کو بھیجا۔ انہوں نے دروازے پر کھڑے ہو کر ہمیں سلام کیا تو ہم نے ان کے سلام کا جواب دیا۔ پھر فرمایا کہ میں آپ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بھیجا ہوا ہوں اور ہمیں حکم فرمایا گیا کہ عیدین کے لیے نکلیں حیض والی اور کنواری بھی اور یہ کہ ہم پر جمعہ نہیں ہے اور جنازے کے ساتھ جانے سے منع فرمایا۔

ف۔ نماز عید میں شامل ہونے اور جنازوں کے ساتھ جانے کی عورتوں کے لیے ابتدائے اسلام میں اجازت تھی [illegible] میں شامل ہونے سے [illegible] صحابہ کرام [illegible] عورتوں کو منع کر دیا [illegible] کرنا [illegible] عورتوں کا مردوں کی طرح [illegible] زندگی میں شامل [illegible] تعلیمات کے مطابق [illegible] مسلمان [illegible] کا نتیجہ ہے [illegible] اسلامی غیرت کو [illegible] شمشیر [illegible] کے نزدیک [illegible] مسلمانوں [illegible] شاعر مشرق نے [illegible] شعر میں فرمایا ہے۔

میں تجھ کو بتاتا ہوں تقدیر امم کیا ہے
شمشیر و سناں اول طاؤس و رباب آخر

باب الخطبۃ یوم العید

عید کے روز خطبہ دینا

۱۱۲۷۔ حدثنا محمد بن العلاء ثنا ابو معاویۃ ثنا الاعمش عن اسمٰعیل بن رجاء عن ابیہ عن ابی سعید الخدری وعن قیس بن مسلم عن طارق بن شہاب عن ابی سعید الخدری قال اخرج مروان المنبر فی یوم عید فبدأ بالخطبۃ قبل الصلاۃ فقام رجل فقال یا مروان خالفت السنۃ اخرجت المنبر فی یوم عید ولم یکن یخرج فیہ وبدأت

محمد بن علاء، ابو معاویہ، اعمش، اسمٰعیل بن رجاء، ان کے والد ماجد نے حضرت ابو سعید خدری سے روایت کی۔ قیس بن مسلم طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مروان نے عید کے روز منبر نکلوایا اور نماز سے پہلے خطبہ شروع کر دیا۔ پس ایک آدمی کھڑے ہو کر کہا کہ اے مروان! آپ نے سنت کے خلاف کیا ہے۔ آپ نے عید کے روز منبر نکلوایا حالانکہ پہلے اس روز نہیں

بالخطبة قبل الصلوة فقال ابو سعيد الخدري من هذا قالوا فلان بن فلان فقال اما هذا فقد قضى ما عليه سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من رأى منكرا فاستطاع ان يغيره بيده فليغيره بيده فان لم يستطع فبلسانه فان لم يستطع بلسانه فبقلبه وذلك اضعف الايمان۔

۱۱۲۸۔ حدثنا احمد بن حنبل نا عبد الرزاق ومحمد بن بكر قالا انا ابن جريج اخبرني عطاء عن جابر بن عبد الله قال سمعته يقول ان النبي صلى الله عليه وسلم قام يوم الفطر فصلى فبدأ بالصلوة قبل الخطبة ثم خطب الناس فلما فرغ نبي الله صلى الله عليه وسلم نزل فاتى النساء فذكرهن وهو يتوكأ على يد بلال وبلال باسط ثوبه يلقي فيه النساء الصدقة قال تلقي المرأة فتخها ويلقين ويلقين وقال ابن بكر فتختها۔

۱۱۲۹۔ حدثنا حفص بن عمر نا شعبة ح ونا ابن كثير انا شعبة عن ايوب عن عطاء قال اشهد على ابن عباس وشهد ابن عباس على رسول الله صلى الله عليه وسلم انه خرج يوم فطر فصلى ثم خطب فاتى النساء ومعه بلال قال ابن كثير اكبر علم شعبة فامرهن بالصدقة فجعلن يلقين۔

۱۱۳۰۔ حدثنا مسدد وابو معمر عبد الله بن عمرو قالا نا عبد الوارث عن ايوب عن عطاء عن ابن عباس بمعناه قال فظن انه لم يسمع النساء فمشى اليهن وبلال معه فوعظهن وامرهن بالصدقة فكانت المرأة تلقي القرط والخاتم في ثوب بلال۔

۱۱۳۱۔ حدثنا محمد بن عبيد نا حماد بن

تھا کہ ... سے پہلے خطبہ شروع کیا۔ حضرت ابو سعید خدری نے فرمایا کہ یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا فلاں بن فلاں ہے۔ فرمایا کہ اس نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو برائی دیکھے اور ہاتھ سے روکنے کی طاقت رکھتا ہو تو ہاتھ سے روکے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے منع کرے، اور اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے برا جانے اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے۔

عطاء نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر کے روز کھڑے ہوئے تو آپ نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی پھر لوگوں کو خطبہ دیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہو گئے تو اترے اور عورتوں کے پاس تشریف لے گئے اور انہیں نصیحت فرمائی۔ آپ حضرت بلال کا سہارا لیے ہوئے تھے اور حضرت بلال نے اپنا کپڑا پھیلایا ہوا تھا جس میں عورتیں صدقہ ڈال رہی تھیں۔ راوی کا بیان ہے کہ کوئی عورت چھلا ڈالتی اور دوسری بھی ڈالتی۔ ابن بکر نے فتخ کی جگہ فتختہا کہا ہے۔

عطاء سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن عباس پر گواہی دیتا ہوں اور ابن عباس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر گواہی دی کہ آپ عید الفطر کے روز نکلے تو نماز پڑھائی پھر خطبہ دیا، پھر عورتوں کے پاس تشریف لائے اور آپ کے ساتھ حضرت بلال تھے۔ ابن کثیر کا بیان ہے کہ شعبہ کا غالب گمان ہے کہ آپ نے انہیں صدقے کا حکم فرمایا تو وہ ڈالنے لگیں۔

عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہم معنی روایت کی ہے کہ آپ کو خیال ہوا کہ عورتوں نے نہیں سنا ہوگا لہٰذا آپ ان کی جانب تشریف لے گئے اور حضرت بلال آپ کے ساتھ تھے۔ پس انہیں نصیحت فرمائی اور صدقے کا حکم فرمایا تو کوئی بالی اور کوئی انگوٹھی حضرت بلال کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔

عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

ثنا [illegible] عن [illegible] عن حفصة [illegible] عن ام عطية
هذا الحديث قال [illegible] المرأة [illegible]
[illegible] لتلبسها صاحبتها من [illegible] قال
[illegible] من [illegible] المسلمين

باب ۲۳۹ يخطب على قوس

۱۱۳۲ - حدثنا الحسن بن علي نا ابن نمير نا ابو
جناب عن يزيد بن البراء عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم نُوِّلَ يوم
العيد قوسا فخطب عليه۔

باب ترك الأذان في العيد

۱۱۳۳ - حدثنا محمد بن كثير انا سفيان عن عبد الرحمن بن عابس قال سأل رجل ابن
عباس اشهدت العيد مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم ولولا منزلتي منه ما شهدته
من الصغر فاتى رسول الله صلى الله عليه وسلم
العلم الذي عند دار كثير بن الصلت فصلى ثم
خطب ولم يذكر اذانا ولا اقامة قال ثم امر
بالصدقة قال فجعل النساء يشرن الى آذانهن
وحلوقهن قال فامر بلالا فاتاهن ثم رجع الى
النبي صلى الله عليه وسلم۔

۱۱۳۴ - حدثنا مسدد نا يحيى عن ابن جريج
عن الحسن بن مسلم عن طاؤس عن ابن
عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى
العيد بلا اذان ولا اقامة وابا بكر وعمر او عثمان
شك يحيى۔

۱۱۳۵ - حدثنا عثمان بن ابي شيبة وهناد بن
السري قالا نا ابو الاحوص عن سماك يعني ابن
حرب عن جابر بن سمرة قال صليت مع النبي
صلى الله عليه وسلم غير مرة ولا مرتين العيدين بغير اذان ولا اقامة۔

[illegible] حدیث کو روایت کیا [illegible] یعنی حیض والی
[illegible] حضرت [illegible] نہیں [illegible] کپڑے کا ذکر نہیں
[illegible] ایک عورت سے دوسری عورت [illegible]
فرمایا۔

کمان سے ٹیک لگا کر خطبہ دینا

یزید بن براء سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عید کے
دن کمان دی گئی تو آپ نے اس پر ٹیک لگا کر خطبہ دیا۔

عید کے لیے اذان نہ کہنا

عبدالرحمٰن بن عابس کا بیان ہے کہ ایک شخص نے حضرت
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کیا آپ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عید میں حاضر ہوئے ہیں؟ فرمایا ہاں
اور اگر میں حضور کی نظر کرم میں نہ ہوتا تو کمسنی کے سبب حاضر نہ ہو سکتا۔ چنانچہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس جھنڈے
کے پاس تشریف لائے جو کثیر بن صلت کے مکان کے پاس تھا
نماز پڑھائی پھر خطبہ دیا اور اذان و اقامت کا ذکر نہیں کیا
پھر صدقے کا حکم دیا [illegible] تو عورتیں
کانوں اور گلوں کی طرف اشارہ کرنے لگیں [illegible]
پس حضرت بلال کو حکم فرمایا وہ ان کے پاس گئے پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لوٹ آئے۔

طاؤس سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عید
بغیر اذان و اقامت کے پڑھی اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر یا
حضرت عثمان نے بھی۔ یحییٰ کو شک ہے۔

سماک بن حرب سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن سمرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے ساتھ ایک دو بار نہیں بلکہ عیدین کی نماز کئی مرتبہ بغیر اذان و
اقامت کے پڑھی۔

بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ۔

بَابُ التَّكْبِيرِ فِي الْعِيدَيْنِ

١١٣٦۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى فِي الْأُولٰى سَبْعَ تَكْبِيرَاتٍ وَفِي الثَّانِيَةِ خَمْسًا۔

عیدین کی تکبیریں

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی پہلی رکعت میں سات اور دوسری میں پانچ تکبیریں کہا کرتے تھے۔

١١٣٧۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ سِوٰى تَكْبِيرَتَيِ الرُّكُوعِ۔

خالد بن یزید نے اپنی سند کے ساتھ ابن شہاب سے مذکورہ حدیث کو معنًی روایت کرتے ہوئے کہا کہ رکوع کی دونوں تکبیروں کے علاوہ۔

١١٣٨۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطَّائِفِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّكْبِيرُ فِي الْفِطْرِ سَبْعٌ فِي الْأُولٰى وَخَمْسٌ فِي الْآخِرَةِ وَالْقِرَاءَةُ بَعْدَهُمَا كِلْتَيْهِمَا۔

مسدد، معتمر، عبد اللہ بن عبد الرحمٰن طائفی، عمرو بن شعیب نے اپنے والد ماجد سے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عید الفطر کی پہلی رکعت میں سات اور دوسری میں پانچ تکبیریں ہیں اور ان کے بعد قراءت دونوں رکعتوں میں ہے۔

١١٣٩۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ نَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ حَيَّانَ عَنْ أَبِي يَعْلَى الطَّائِفِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْفِطْرِ فِي الْأُولٰى سَبْعًا ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يُكَبِّرُ ثُمَّ يَقُومُ فَيُكَبِّرُ أَرْبَعًا ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يَرْكَعُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ وَكِيعٌ وَابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَا سَبْعًا وَخَمْسًا۔

عمرو بن شعیب نے اپنے والد ماجد اور جد امجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر کی پہلی رکعت میں سات تکبیریں کہا کرتے پھر قراءت پڑھتے پھر تکبیر کہتے پھر کھڑے ہوتے تو چار تکبیریں کہتے پھر قراءت پڑھتے پھر رکوع کرتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ وکیع اور ابن مبارک نے بھی روایت کرتے ہوئے سات اور پانچ کہا ہے۔

١١٤٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَابْنُ أَبِي زِيَادٍ الْمَعْنٰى قَرِيبٌ قَالَا نَا زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ حُبَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عَائِشَةَ جَلِيسٌ لِأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ سَأَلَ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ وَ

محمد بن علاء اور ابن ابی زیاد، زید ابن حباب، عبد الرحمٰن بن ثوبان، ثوبان، مکحول، ابو عائشہ، سعید بن عاص نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں تکبیریں کس

حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى كَانَ يُكَبِّرُ اَرْبَعًا تَكْبِيْرَهٗ عَلَى الْجَنَائِزِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ صَدَقَ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى كَذٰلِكَ كُنْتُ اُكَبِّرُ فِي الْبَصْرَةِ حَيْثُ كُنْتُ عَلَيْهِمْ قَالَ اَبُوْ عَائِشَةَ وَاَنَا حَاضِرٌ سَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ

طرح کہا کرتے تھے۔ حضرت ابو موسیٰ نے فرمایا کہ آپ جنازوں پر چار تکبیریں کہا کرتے تھے۔ پس حضرت حذیفہ نے کہا کہ انہوں نے سچ فرمایا۔ حضرت ابو موسیٰ نے فرمایا کہ میں بصرے میں اسی طرح تکبیریں کہتا تھا جب کہ میں وہاں کا حاکم تھا۔ ابو عائشہ نے کہا کہ میں سعید بن العاص کے پاس موجود تھا۔

ف۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ والرضوان کا یہی مذہب ہے کہ نماز عید کی پہلی رکعت میں چار تکبیریں کہی جائیں تکبیر تحریمہ سمیت اور دوسری رکعت میں بھی چار تکبیریں کہی جائیں رکوع کی تکبیر سمیت۔ یعنی دونوں رکعتوں میں زائد تکبیریں تین تین کہی جائیں گی۔ اس حدیث کی سند میں بعض حضرات نے کلام کیا ہے لیکن یہ بات مسلم ہے کہ امام اعظم نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی سنت پر عمل کیا ہے جو صحیح سند کے ساتھ مروی ہے۔ زائد تکبیریں کہنا مروی ہے اور یقیناً انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا ہوگا اسی لیے چھ زائد تکبیروں کو نماز عیدین میں مسنون بتایا ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ مَا يُقْرَأُ فِي الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ

۱۱۴۲۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيْدٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَاَلَ اَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ مَاذَا كَانَ يَقْرَاُ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ قَالَ كَانَ يَقْرَاُ فِيْهِمَا بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ

عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں کیا پڑھے

قعنبی، مالک، ضمرہ بن سعید مازنی، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا پڑھا کرتے تھے۔ فرمایا کہ آپ دونوں میں سورۂ قٓ والقرآن المجید اور سورۂ اقتربت الساعۃ وانشق القمر پڑھا کرتے تھے۔

بَابُ الْجُلُوْسِ لِلْخُطْبَةِ

۱۱۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسَى السِّيْنَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيْدَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ اِنَّا نَخْطُبُ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَجْلِسَ لِلْخُطْبَةِ فَلْيَجْلِسْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَذْهَبَ فَلْيَذْهَبْ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ هٰذَا مُرْسَلٌ

خطبے کے لیے لوگوں کا بیٹھنا

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عید میں حاضر ہوا۔ جب آپ نماز پڑھ چکے تو فرمایا: ہم خطبہ دیں گے تو جو خطبے کے لیے بیٹھنا چاہے وہ بیٹھا رہے اور جو جانا چاہے وہ چلا جائے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث مرسل ہے۔

باب ۲۴۷ يَخْرُجُ إِلَى الْعِيدِ فِي طَرِيقٍ وَيَرْجِعُ فِي طَرِيقٍ

۱۱۴۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ يَوْمَ الْعِيدِ فِي طَرِيقٍ ثُمَّ رَجَعَ فِي طَرِيقٍ آخَرَ

عید کے لیے ایک راستے سے آئے اور دوسرے سے جائے

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عید کے روز ایک راستہ اختیار کیا پھر واپس لوٹے تو دوسرا راستہ اختیار کیا۔



پارہ — ۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

باب ۲۰۵ إِذَا لَمْ يَخْرُجِ الْإِمَامُ لِلْعِيدِ مِنْ يَوْمِهِ يَخْرُجُ مِنَ الْغَدِ

۱۱۳۴ — حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي وَحْشِيَّةَ عَنْ أَبِي عُمَيْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عُمُومَةٍ لَهُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَكْبًا جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْهَدُونَ أَنَّهُمْ رَأَوُا الْهِلَالَ بِالْأَمْسِ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يُفْطِرُوا وَإِذَا أَصْبَحُوا أَنْ يَغْدُوا إِلَى مُصَلَّاهُمْ۔

۱۱۳۵ — حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ نُصَيْرٍ نَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُوَيْدٍ أَخْبَرَنِي أُنَيْسُ بْنُ أَبِي يَحْيَى أَخْبَرَنِي إِسْحَاقُ بْنُ سَالِمٍ مَوْلَى نَوْفَلِ بْنِ عَدِيٍّ أَخْبَرَنِي بَكْرُ بْنُ مُبَشِّرٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ كُنْتُ أَغْدُو مَعَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُصَلَّى يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحَى فَنَسْلُكُ بَطْنَ بَطْحَانَ حَتَّى نَأْتِيَ الْمُصَلَّى فَنُصَلِّيَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَرْجِعَ مِنْ بَطْنِ بَطْحَانَ إِلَى بُيُوتِنَا۔

باب ۲۰۶ الصَّلَاةُ بَعْدَ صَلَاةِ الْعِيدِ

۱۱۳۶ — حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فِطْرٍ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهُمَا وَلَا بَعْدَهُمَا ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَمَرَهُنَّ

اگر عید کے چاند کا علم زوال کے بعد ہو تو اگلے روز نماز عید کیلئے نکلے

ابو عمیر بن انس نے اپنے چچاؤں سے روایت کی جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام تھے کہ سوار نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئے، انہوں نے گواہی دی کہ کل انہوں نے چاند دیکھا ہے۔ پس آپ نے لوگوں کو روزہ افطار کرنے اور صبح عیدگاہ کی طرف جانے کا حکم فرمایا۔

حمزہ بن نصیر، ابن ابی مریم، ابراہیم بن سوید، انیس بن ابی یحییٰ، اسحاق بن سالم مولیٰ نوفل بن عدی، بکر بن مبشر الانصاری کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ساتھ عیدگاہ جایا کرتا عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن صبح کے وقت۔ پس ہم بطن بطحان سے ہو کر عیدگاہ جاتے پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے اور بطن بطحان کے راستے اپنے گھروں کو لوٹتے۔

نماز عید کے بعد نماز پڑھنا

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر کے لیے نکلے تو دو رکعتیں پڑھائیں ان سے پہلے اور بعد کوئی نماز نہیں پڑھی پھر عورتوں کے پاس تشریف لے گئے اور آپ کے ساتھ حضرت بلال تھے۔ پس آپ نے انہیں صدقے

بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي خُرْصَهَا وَسِخَابَهَا۔

بَابٌ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فِي الْمَسْجِدِ إِذَا كَانَ يَوْمُ مَطَرٍ

۱۱۲۷۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ نَا الْوَلِيدُ ح وَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا رَجُلٌ مِنَ الْفَرْوِيِّينَ وَسَمَّاهُ الرَّبِيعُ فِي حَدِيثِهِ عِيسَى بْنَ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ أَبِي فَرْوَةَ سَمِعَ أَبَا يَحْيَى عُبَيْدَ اللّٰهِ التَّيْمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ أَصَابَهُمْ مَطَرٌ فِي يَوْمِ عِيدٍ فَصَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعِيدِ فِي الْمَسْجِدِ۔

جُمَّاعُ أَبْوَابِ ۳۸ صَلٰوةِ الْاِسْتِسْقَاءِ وَتَفْرِيعِهَا

۱۱۲۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْمَرْوَزِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِي فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِيهِمَا وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَدَعَا وَاسْتَسْقَى وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ۔

۱۱۲۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَا أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَيُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبَّادُ بْنُ تَمِيمٍ الْمَازِنِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَمَّهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَسْتَسْقِي فَحَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ يَدْعُو اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَقَرَأَ فِيهِمَا زَادَ ابْنُ السَّرْحِ يُرِيدُ الْجَهْرَ۔

حکم فرمایا تو وہ اپنی بالیاں اور چھلے ڈالنے لگیں۔

بارش کی وجہ سے مسجد میں نمازِ عید پڑھنا

ہشام بن عمار، ولید، ربیع بن سلیمان، عبد اللہ بن یوسف، ولید بن مسلم، ایک فروی کا بیٹا ہے جس کو ربیع نے اپنی حدیث میں عیسیٰ بن عبد الاعلیٰ بن ابی فروہ کہا ہے، ابو یحییٰ عبید اللہ تیمی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک دفعہ عید کے موقع پر بارش ہو رہی تھی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازِ عید مسجد میں پڑھائی۔

نمازِ استسقاء اور اس کے احکام

عباد بن تمیم نے اپنے چچا جان حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازِ استسقاء کے لیے نکلے تو لوگوں کو دو رکعتیں پڑھائیں اور ان میں جہری قراءت کی اور اپنی چادر مبارک کو الٹ دیا اور دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر بارش کی دعا مانگی اور قبلے کی جانب رخ فرمایا۔

عباد بن تمیم مازنی نے اپنے محترم چچا حضرت عبد اللہ بن زید کو فرماتے ہوئے سنا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازِ استسقاء کے لیے نکلے تو آپ نے پشت مبارک لوگوں کی جانب کر کے اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ سلیمان بن داؤد کی روایت میں ہے کہ قبلے کی جانب رخ فرمایا اور اپنی چادر مبارک الٹ دی پھر دو رکعتیں پڑھائیں۔ ابن ابی ذئب نے کہا کہ دونوں میں قراءت کی۔ ابن السرح نے یہ بھی کہا کہ جہر سے۔

۱۱۵۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ قَالَ قَرَأْتُ فِي كِتَابِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ يَعْنِي الْحِمْصِيَّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِإِسْنَادِهِ لَمْ يَذْكُرِ الصَّلَاةَ قَالَ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ فَجَعَلَ عِطَافَهُ الْأَيْمَنَ عَلَى عَاتِقِهِ الْأَيْسَرِ وَجَعَلَ عِطَافَهُ الْأَيْسَرَ عَلَى عَاتِقِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ دَعَا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ۔

محمد بن عوف، عمرو بن حارث حمصی، عبداللہ بن سالم، زبیدی نے اسی سند کے ساتھ محمد بن مسلم سے روایت کی ہے لیکن نماز کا ذکر نہیں کیا اور اپنی چادر مبارک کو پلٹا کر اس کا دایاں کنارہ اپنے بائیں کندھے پر اور بایاں کنارہ اپنے دائیں کندھے پر ڈال لیا پھر اللہ عزّ شانہ سے دعا مانگی۔

۱۱۵۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اسْتَسْقَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ لَهُ سَوْدَاءُ فَأَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْخُذَ بِأَسْفَلِهَا فَيَجْعَلَهُ أَعْلَاهَا فَلَمَّا ثَقُلَتْ قَلَبَهَا عَلَى عَاتِقِهِ۔

عباد بن تمیم سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم استسقاء کے لیے نکلے اور آپ کے اوپر سیاہ چادر تھی پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارادہ فرمایا کہ اس کے نچلے حصے کو اوپر کر لیں جب اس میں دشواری محسوس فرمائی تو اسے اپنے دوش مبارک پر ڈال لیا۔

۱۱۵۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي وَأَنَّهُ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ حَوَّلَ رِدَاءَهُ۔

عبداللہ بن مسلمہ، سلیمان بن بلال، یحییٰ، ابی بکر بن محمد، عباد بن تمیم سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز استسقاء کے لیے نکلے جب دعا کا ارادہ فرمایا تو قبلہ رو ہوئے پھر اپنی چادر مبارک کو الٹ لیا۔

۱۱۵۳- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ الْمَازِنِيَّ يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُصَلَّى فَاسْتَسْقَى وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ حِينَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ۔

عباد بن تمیم نے حضرت عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز استسقاء کے لیے نکلے اور قبلہ رو ہوتے وقت اپنی چادر مبارک کو الٹ لیا۔

۱۱۵۴- حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَحْوَهُ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كِنَانَةَ أَخْبَرَنِي

ہشام بن اسحاق بن عبداللہ بن کنانہ کا بیان ہے کہ مجھے ولید بن عقبہ نے جو عثمان بن عقبہ کے بقول مدینہ منورہ کے حاکم تھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز استسقاء معلوم

قال أرسلني الوليد بن عتبة قال عثمان بن عقبة وكان أمير المدينة إلى ابن عباس أسأله عن صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم في الاستسقاء فقال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم متبذلا متواضعا متضرعا حتى أتى المصلى زاد عثمان فرقي على المنبر ثم اتفقا ولم يخطب خطبكم هذه ولكن لم يزل في الدعاء والتضرع والتكبير ثم صلى ركعتين كما يصلي في العيد قال أبو داود والإخبار للنفيلي والصواب ابن عتبة۔

باب [illegible] رفع اليدين في الاستسقاء

١١٥٥۔ حدثنا محمد بن سلمة المرادي نا ابن وهب عن حيوة وعمر بن مالك عن ابن الهاد عن محمد بن إبراهيم عن عمير مولى آبي اللحم أنه رأى النبي صلى الله عليه وسلم يستسقي عند أحجار الزيت قريبا من الزوراء قائما يدعو يستسقي رافعا يديه قبل وجهه لا يجاوز بهما رأسه۔

١١٥٦۔ حدثنا ابن أبي خلف نا محمد بن عبيد نا مسعر عن يزيد الفقير عن جابر بن عبد الله قال أتت النبي صلى الله عليه وسلم بواكي فقال اللهم اسقنا غيثا مغيثا مريئا مريعا نافعا غير ضار عاجلا غير آجل قال فأطبقت عليهم السماء۔

١١٥٧۔ حدثنا نصر بن علي نا يزيد بن زريع نا سعيد عن قتادة عن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم كان لا يرفع يديه في شيء من الدعاء إلا في الاستسقاء فإنه كان يرفع يديه حتى يرى بياض إبطيه۔

١١٥٨۔ حدثنا الحسن بن محمد الزعفراني

کرنے کے لیے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں بھیجا۔ انہوں نے فرمایا کہ نماز پڑھنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سادہ کپڑوں میں عاجزی و انکسار کا مظاہرہ کرتے ہوئے نکلے۔ عثمان نے یہ بھی کہا کہ منبر پر جلوہ افروز ہوئے لیکن تمہارے اس خطبے کی طرح خطبہ نہ پڑھا بلکہ دعا، گریہ زاری اور تکبیر میں برابر مصروف رہے پھر نماز عید کی طرح دو رکعتیں پڑھائیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ خبر نفیلی کے لفظوں میں ہے اور درست ابن عتبہ ہے۔

استسقاء میں دونوں ہاتھوں کو اٹھانا

محمد بن ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمیر مولیٰ آبی اللحم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بارش مانگتے دیکھا کہ زوراء کے قریب احجار الزیت کے پاس کھڑے ہو کر بارش کی دعا مانگ رہے تھے۔ اپنے دونوں ہاتھ سامنے کی جانب اٹھائے ہوئے تھے لیکن وہ سر مبارک سے اونچے نہ تھے۔

یزید الفقیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ لوگ روتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے دعا مانگی۔ اے اللہ! ہم پر بارش برسا جو ضرورت کو پوری کرنے والی، نیک انجام والی، سبزہ اگانے والی، نفع دینے والی، نقصان سے مبرا، اسی وقت آنے والی، بعد میں آنے والی نہ ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ ان پر بادل چھا گئے۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی دعا میں ہاتھوں کو نہ اٹھاتے مگر استسقاء میں کیونکہ اس میں دونوں ہاتھوں کو اتنے اٹھاتے کہ بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی۔

ثابت نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

عفان حدثنا حماد أخبرنا ثابت عن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يستسقي هكذا ومد يديه وجعل بطونهما مما يلي الأرض حتى رأيت بياض إبطيه.

کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس طرح بارش کے لیے دعا کرتے دیکھا کہ ہاتھ دراز فرمائے اور ہتھیلیاں زمین کی جانب کیں یہاں تک کہ میں نے بغلوں کی سفیدی دیکھ لی۔

١١٧١- حدثنا مسلم بن إبراهيم ثنا شعبة عن عبد ربه بن سعيد عن محمد بن إبراهيم أخبرني من رأى النبي صلى الله عليه وسلم يدعو عند أحجار الزيت باسطا كفيه.

محمد بن ابراہیم کا بیان ہے کہ مجھے اس شخص نے بتایا جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دعا کرتے دیکھا کہ آپ نے احجار زیت کے پاس دعا کی اور اپنے ہاتھ پھیلائے۔

١١٧٢- حدثنا هارون بن سعيد الأيلي حدثنا خالد بن نزار حدثنا القاسم بن مبرور عن يونس عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت شكا الناس إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم قحوط المطر فأمر بمنبر فوضع له في المصلى ووعد الناس يوما يخرجون فيه قالت عائشة فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم حين بدا حاجب الشمس فقعد على المنبر فكبر وحمد الله عز وجل ثم قال إنكم شكوتم جدب دياركم واستئخار المطر عن إبان زمانه عنكم وقد أمركم الله عز وجل أن تدعوه ووعدكم أن يستجيب لكم ثم قال الحمد لله رب العالمين الرحمن الرحيم مالك يوم الدين لا إله إلا الله يفعل ما يريد اللهم أنت الله لا إله إلا أنت الغني ونحن الفقراء أنزل علينا الغيث واجعل ما أنزلت لنا قوة وبلاغا إلى حين ثم رفع يديه فلم يزل في الرفع حتى بدا بياض إبطيه ثم حول إلى الناس ظهره وقلب أو حول رداءه وهو رافع يديه ثم أقبل على الناس ونزل فصلى ركعتين فأنشأ الله سحابة فرعدت وبرقت ثم أمطرت

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بارش رک جانے کی شکایت کی تو آپ نے حکم فرمایا تو عیدگاہ میں منبر رکھا گیا اور ایک مقررہ دن کا لوگوں سے وعدہ کیا۔ ام المؤمنین فرماتی ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے جبکہ سورج کا کنارہ ظاہر ہوا تھا۔ پھر منبر پر بیٹھ گئے، تکبیر کہی اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی۔ پھر فرمایا کہ تم لوگوں نے اپنی بستیوں کے قحط اور بارش کے وقت پر نہ ہونے کی شکایت کی ہے، اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم فرمایا ہے کہ اس سے دعا کرو اور اس نے تمہاری دعا قبول کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ پھر کہا: سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو سارے جہان کا رب ہے، بہت مہربان رحم والا، روز جزا کا مالک ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اے اللہ! تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو غنی ہے اور ہم محتاج ہیں۔ ہم پر بارش نازل فرما اور جو تو نازل فرمائے اسے ہمارے لیے قوت اور ایک مدت تک کافی بنا دے۔ پھر اپنے ہاتھ اٹھائے اور اتنے بلند کئے کہ بغلوں کی سفیدی ظاہر ہونے لگی۔ پھر لوگوں کی جانب پیٹھ کر کے اپنی چادر الٹ دی، اس حال میں کہ ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے۔ پھر لوگوں کی جانب متوجہ ہوئے اور منبر سے اتر کر دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے بادل ظاہر فرما دیا جو گرجا اور چمکا اور پھر برسا

بِإِذْنِ اللهِ فَلَمْ يَأْتِ مَسْجِدَهُ حَتّٰى سَالَتِ السُّيُولُ فَلَمَّا رَأٰى سُرْعَتَهُمْ إِلَى الْكِنِّ ضَحِكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ اللهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنِّي عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِسْنَادُهُ جَيِّدٌ أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَقْرَءُونَ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ وَإِنَّ هٰذَا الْحَدِيثَ حُجَّةٌ لَهُمْ۔

١١٦١ – حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَيُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَصَابَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ قَحْطٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا هُوَ يَخْطُبُنَا يَوْمَ جُمُعَةٍ إِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هَلَكَ الْكُرَاعُ هَلَكَ الشَّاءُ فَادْعُ اللهَ أَنْ يَسْقِيَنَا فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا قَالَ أَنَسٌ وَإِنَّ السَّمَاءَ لَمِثْلُ الزُّجَاجَةِ فَهَاجَتْ رِيحٌ ثُمَّ أَنْشَأَتْ سَحَابًا ثُمَّ اجْتَمَعَ ثُمَّ أَرْسَلَتِ السَّمَاءُ عَزَالِيَهَا فَخَرَجْنَا نَخُوضُ الْمَاءَ حَتّٰى أَتَيْنَا مَنَازِلَنَا فَلَمْ يَزَلِ الْمَطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى فَقَامَ إِلَيْهِ ذٰلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ فَادْعُ اللهَ أَنْ يَحْبِسَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَنَظَرْتُ إِلَى السَّحَابِ يَتَصَدَّعُ حَوْلَ الْمَدِينَةِ كَأَنَّهُ إِكْلِيلٌ۔

کی مسجد نبوی تک پہنچے تھے کہ نالے بہنے لگیں۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو جلدی سے گھروں کی طرف جاتے دیکھا تو ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کی داڑھیں مبارک نظر آنے لگیں۔ پھر فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے، اس کی اسناد عمدہ ہے۔ مدینہ منورہ والے ملک یوم الدین پڑھتے ہیں اور یہ حدیث ان کی دلیل ہے۔

مسدد، حماد بن زید، عبد العزیز بن صہیب، حضرت انس بن مالک، یونس بن عبید، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک میں اہلِ مدینہ قحط میں مبتلا ہو گئے۔ جمعہ کے روز آپ خطبہ دے رہے تھے کہ ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! گھوڑے ہلاک ہو گئے، بکریاں مر گئیں، دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم پر بارش برسائے۔ آپ نے ہاتھ پھیلا کر دعا مانگی۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ آسمان شیشے کی طرح صاف تھا لیکن ہوا چلی، پھر بادل اٹھا، پھر بادل اکٹھے ہو گئے اور آسمان نے اپنے دہانے کھول دیئے۔ ہم نکلے تو پانی میں چلتے ہوئے اپنے گھروں کو پہنچے۔ اور اگلے جمعے تک بارش ہوتی رہی۔ پھر وہی آدمی یا کوئی دوسرا کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! مکان گر گئے، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ اسے روک لے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسکرائے پھر فرمایا: ہمارے ارد گرد ہو، ہم پر نہ ہو۔ میں نے بادلوں کی طرف دیکھا تو وہ مدینہ منورہ کے گرد حلقہ بنا گیا۔ ف

ف۔ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات پر ایمان لانے والوں کا یہ عقیدہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے بڑی شان والے ہیں اور حضور کے معجزات میں سے ایک معجزہ یہ ہے کہ آپ کی دعا سے بارش ہوتی اور رکتی رہی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور کی محبت اور اطاعت نصیب فرمائے اور آپ کی برکتوں سے مالا مال فرمائے۔
ملاحظہ کیجئے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کو ماننا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کمالات کو ماننا شرک نہیں بلکہ عین ایمان ہے، جو لوگ حضور کے اختیارات کو شرک کہتے ہیں وہ ایمان کی حقیقت سے ناواقف ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات میں کوئی اس کا شریک نہیں۔

اس کا کوئی ہرگز شریک نہیں ہو سکتا کیونکہ جب اس معیار مثلیت سے حضور کے کمالات میں کائنات کا ایک فرد بھی شریک نہیں تو اس کے خالق و مالک کی ذات و صفات میں کیسے شریک ہو سکتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصوصی کمالات کا انکار کرنے والے عقیدۂ توحید کو مضبوط کرنا چاہتے ہیں مگر خواہ مخواہ عقیدۂ توحید کے علمبردار شکوک و شبہات کیوں ہیں پھر بھی اللہ تعالیٰ جملہ مدعیان اسلام کو بھی ہدایت نصیب فرمائے آمین۔

١١٦٣- حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ أَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ بِحِذَاءِ وَجْهِهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ اسْقِنَا وَسَاقَ نَحْوَهُ۔

عبداللہ بن ابو نمر نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ پھر حدیث عبد العزیز کی طرح بیان کرتے ہوئے کہا کہ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ سامنے کی جانب اٹھا کر کہا: اے اللہ ہم پر بارش برسا اور باقی مذکورہ حدیث کی طرح۔

١١٦٤- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَسْقَى قَالَ اللَّهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَأَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ مَالِكٍ۔

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، یحییٰ بن سعید، عمرو بن شعیب، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ سہل بن صالح، علی بن قادم، سفیان، یحییٰ بن سعید، عمرو بن شعیب ان کے والد ماجد ان کے جد امجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب استسقاء کرتے تو کہتے: اے اللہ اپنے بندوں اور اپنے چوپایوں کو پانی دے، اللہ کی رحمت بکھیر دے اور اپنے مردہ شہروں کو حیات بخش۔ یہ حدیث مالک کے الفاظ ہیں۔

كِتَابُ الْكُسُوفِ

کسوف کا بیان

بَابُ صَلَاةِ الْكُسُوفِ

نمازِ کسوف

١١٦٥- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَخْبَرَنِي مَنْ أُصَدِّقُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُرِيدُ عَائِشَةَ قَالَتْ كُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيَامًا شَدِيدًا يَقُومُ بِالنَّاسِ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ

عبید بن عمیر سے عطاء کے گمان میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں سورج کو گرہن لگا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ بہت دیر تک قیام فرمایا پھر رکوع کیا، پھر کھڑے ہوئے پھر رکوع کیا پھر کھڑے ہوئے پھر رکوع کیا پس دو رکعتیں پڑھیں اور ہر رکعت میں تین رکوع کئے پھر سجدہ کرتے یہاں تک کہ آپ کے ساتھ قیام

فِي كُلِّ رَكْعَةٍ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ يَرْكَعُ الثَّالِثَةَ ثُمَّ يَسْجُدُ حَتَّى إِنَّ رِجَالًا يَوْمَئِذٍ لَيُغْشَى عَلَيْهِمْ مِمَّا قَامَ بِهِمْ حَتَّى إِنَّ سِجَالَ الْمَاءِ لَتُصَبُّ عَلَيْهِمْ يَقُولُ إِذَا رَكَعَ اللَّهُ أَكْبَرُ وَإِذَا رَفَعَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حَتَّى تَجَلَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يُخَوِّفُ بِهِمَا عِبَادَهُ فَإِذَا كُسِفَا فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلَاةِ.

کرتے تھے۔ بعض لوگ اس دن بیہوش ہو گئے اس سبب سے کہ قیام بہت لمبا ہوا، یہاں تک کہ ان پر پانی بہنے لگے اور رکوع کے وقت اللہ اکبر اور اٹھتے وقت سمع اللہ لمن حمدہ کہتے یہاں تک کہ سورج روشن ہو گیا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ سورج اور چاند کسی کی موت یا زندگی سے نہیں گہنتے بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جن سے وہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے جب یہ گہن میں آئیں تو نماز کی طرف دوڑا کرو۔ ف

ف۔ چاند اور سورج گرہن اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں ان سے مقصود بندوں کو ڈرانا ہے کہ وہ غافل نہ ہوں اور ذکر الٰہی کریں نہ کہ کسی کی موت یا حیات، بلکہ وہ اللہ کی قدرت کاملہ کا نظارہ ہیں، لہٰذا گرہن کا وقت توجہ الی اللہ کا وقت ہے، تو چاہیے کہ نماز، ذکر اور دعا میں مشغول رہے، اور اس وقت میں صدقہ و خیرات کرنا بھی مستحب ہے، جیسا کہ دوسری حدیث میں وارد ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ مَنْ قَالَ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ذَلِكَ الْيَوْمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّاسُ إِنَّمَا كُسِفَتْ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ ابْنِهِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ كَبَّرَ ثُمَّ قَرَأَ فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَرَأَ دُونَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الثَّالِثَةَ دُونَ الْقِرَاءَةِ الثَّانِيَةِ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَانْحَدَرَ لِلسُّجُودِ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ لَيْسَ فِيهَا رَكْعَةٌ إِلَّا الَّتِي قَبْلَهَا أَطْوَلُ مِنَ الَّتِي بَعْدَهَا إِلَّا أَنَّ رُكُوعَهُ نَحْوٌ مِنْ قِيَامِهِ قَالَ ثُمَّ تَأَخَّرَ فِي صَلَاتِهِ فَتَأَخَّرَتِ

جس کے نزدیک چار رکعتیں ہیں

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گرہن ہوا اس دن کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کا انتقال ہوا تھا۔ لوگوں نے کہا کہ حضرت ابراہیم کی موت کے باعث گرہن لگا ہے، پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور لوگوں کو چھ رکوع چار سجدوں کے ساتھ نماز پڑھائی۔ یعنی تکبیر کہی پھر طویل قراءت کی پھر قیام کے برابر رکوع کیا پھر سر مبارک اٹھایا اور پہلی سے کم قراءت کی پھر قیام کے برابر رکوع کیا پھر سر مبارک اٹھایا اور تیسری رکعت کی قراءت دوسری رکعت سے کم کی پھر قیام کے برابر رکوع کیا۔ پھر سر مبارک اٹھا کر سجدے کے لیے جھکے اور دو سجدے کیے پھر کھڑے ہوئے اور سجدے سے پہلے تین رکوع کیے ان میں کوئی رکعت ایسی نہ تھی جو بعد والی سے طویل نہ ہو مگر رکوع اپنے قیام کے برابر ہوتا تھا پھر آپ نماز میں پیچھے ہٹے اور صفیں بھی آپ کے ساتھ پیچھے ہٹ گئیں پھر آگے بڑھ کر اپنی جگہ پر کھڑے ہو گئے

الصفوف معه ثم تقدم فتقدم في مقامه وتقدمت الصفوف فقضى الصلاة وقد طلعت الشمس فقال يا أيها الناس إن الشمس والقمر آيتان من آيات الله عز وجل لا ينكسفان لموت بشر فإذا رأيتم شيئا من ذلك فصلوا حتى تنجلي وساق بقية الحديث۔

اور صفیں بھی اپنی جگہ پر آگئیں۔ پھر نماز پوری ہوگئی اور سورج نکل چکا تھا آپ نے فرمایا لوگو! سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ انہیں کسی آدمی کی موت سے گہن نہیں لگتا جب تم ایسا کچھ دیکھو تو روشن ہونے تک نماز پڑھا کرو۔ باقی مذکورہ حدیث کی طرح۔ ت

ف۔ بخاری شریف میں ہے کہ نماز کسوف کے دوران نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنت اور جہنم کا مشاہدہ فرمایا۔ جنتی پھلوں سے لدی ہوئی ایک شاخ آپ کو جنت سے پیش کی گئی اور رحمت کی محبت سے جوش مارا تو آپ اسے توڑنے کے لیے دست اقدس بڑھایا پھر روک لیا ایک شاخ پر نظر گئی تو دست مبارک پیچھے کر لیا آخر حضور سے معذرت کی بات ہے پھر یہی تو انہیں بھانے لگے اسی طرح امت کی محبت ہی اور حضور نے تین مرتبہ آگے بڑھایا اور پیچھے ہٹایا کہ شاخ کے پیش نظر امت کی خاطر ملتوی فرمایا اور آخر امت کو نہ قریب جانا اس مجبوری سے کہ آپ جس حالت نماز میں جنت اور دوزخ دیکھ سکتے تھے ان کا دست مبارک بھی کیا پہنچا اب دست قدرت تھا کہ جنت کی شاخوں تک پہنچ سکا تھا اس طرف سے پہلے مالک اور مختار کر چاہتے تو جنت کی شاخ توڑ لیتے اسی لیے تو کہنے والے نے کہا ہے۔

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب

یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

١٢٦٦- حدثنا سويد بن سعيد ثنا إسمعيل بن علية عن هشام ثنا أبو الزبير عن جابر قال كسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم في يوم شديد الحر فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم بأصحابه فأطال القيام حتى جعلوا يخرون ثم ركع فأطال ثم رفع فأطال ثم ركع فأطال ثم رفع فأطال ثم سجد سجدتين ثم قام فصنع نحوا من ذلك فكانت أربع ركعات وأربع سجدات وساق الحديث۔

جابر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک سخت گرمی کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج کو گہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے ساتھ نماز پڑھی اور طویل قیام کیا یہاں تک کہ لوگ گرنے لگے پھر طویل رکوع کیا پھر اٹھے تو کافی دیر رہے پھر طویل رکوع کیا پھر اٹھے تو کافی دیر رہے، پھر دو سجدے کیے پھر کھڑے ہوئے تو اسی طرح کیا اسی طرح چار رکوع اور چار سجدے ہوئے باقی گزشتہ حدیث کی طرح۔

١٢٦٧- حدثنا أحمد بن السرح ثنا ابن وهب ح وحدثنا محمد بن سلمة المرادي ثنا ابن وهب عن يونس عن ابن شهاب أخبرني عروة بن الزبير عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت خسفت الشمس في حياة رسول الله صلى

ان سے احمد بن سرح اور محمد بن سلمہ مرادی، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ نے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں سورج کو گہن لگا تو رسول اللہ

اللہ علیہ وسلم فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى المسجد فقام فكبر وصف الناس وراءه فاقترأ رسول الله صلى الله عليه وسلم قراءة طويلة ثم كبر فركع ركوعا طويلا ثم رفع رأسه فقال سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد ثم قام فاقترأ قراءة طويلة هي أدنى من القراءة الأولى ثم كبر فركع ركوعا طويلا هو أدنى من الركوع الأول ثم قال سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد ثم فعل في الركعة الأخرى مثل ذلك فاستكمل أربع ركعات وأربع سجدات وانجلت الشمس قبل أن ينصرف۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد کی جانب نکلے۔ آپ نے کھڑے ہو کر تکبیر کہی تو لوگ آپ کے پیچھے صف بستہ ہو گئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طویل قرأت پڑھی پھر تکبیر کہہ کر طویل رکوع کیا پھر سر مبارک اٹھا کر سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنا ولک الحمد کہا پھر کھڑے ہوئے تو طویل قرأت پڑھی جو پہلی قرأت سے کم تھی پھر تکبیر کہہ کر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا، پھر سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنا ولک الحمد کہا پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا یوں پورے چار رکوع اور چار سجدے کیے اور سلام پھیرنے سے پہلے سورج روشن ہو گیا۔

۱۱۲۸۔ حدثنا أحمد بن صالح ثنا عنبسة ثنا يونس عن ابن شهاب قال كان كثير بن عباس يحدث أن عبد الله بن عباس كان يحدث أن رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى في كسوف الشمس مثل حديث عروة عن عائشة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه صلى ركعتين في كل ركعة ركعتين۔

کثیر بن عباس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ سورج گرہن کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ سے جو روایت کی ہے اس کے مطابق بیان کیا اور بتایا کہ آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اور ہر رکعت میں دو رکوع کیے۔ ف

ف۔ اکثر ائمہ اور محدثین بلکہ تمام حضرات کے نزدیک نماز کسوف کی دو رکعتیں ہیں۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ان میں آہستہ قرأت پڑھنی چاہیے اور دیگر نمازوں کی طرح ان کی ہر رکعت میں بھی ایک رکوع اور دو سجدے کیے جائیں۔ اگرچہ بعض روایات میں ہر رکعت کے اندر متعدد رکوع بھی وارد ہوئے ہیں لیکن احناف کا عمل وہی ہے جو مذکور ہوا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۱۲۹۔ حدثنا أحمد بن الفرات بن خالد أبو مسعود الرازي أنا محمد بن عبد الله بن أبي جعفر الرازي قال أبو داود وحدثت عن عمر بن شقيق ثنا أبو جعفر الرازي وهذا لفظه وهو أتم عن الربيع بن أنس عن أبي العالية عن أبي بن كعب قال انكسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وإن النبي صلى الله عليه وسلم صلى بهم فقرأ بسورة من الطول وركع خمس

احمد بن فرات بن خالد ابو مسعود رازی، محمد بن عبداللہ بن ابو جعفر رازی۔ امام ابوداؤد، عمر بن شقیق، ابو جعفر رازی، ربیع بن انس، ابو العالیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گرہن لگا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی اور طویل سورتوں میں سے ایک پڑھی نیز پانچ رکوع اور دو سجدے کیے۔ پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے تو طویل سورت پڑھی نیز پانچ رکوع اور

[illegible] ... من القرآن ... [illegible]
... [illegible] ...
الشمس قد تجلت.

١١٧٥ - حدثنا [illegible] عن سفيان [illegible]
[illegible] ثعلبة بن عباد [illegible] عن سمرة بن جندب
[illegible] صلى الله عليه وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible]

١١٧٦ - حدثنا أحمد بن يونس حدثنا زهير حدثنا الأسود بن قيس حدثني ثعلبة بن عباد العبدي من أهل البصرة أنه شهد خطبة يوما لسمرة بن جندب قال بينما أنا وغلام من الأنصار نرمي غرضين لنا حتى إذا كانت الشمس قيد رمحين أو ثلاثة في عين الناظر من الأفق اسودت حتى آضت كأنها تنومة فقال أحدنا لصاحبه انطلق بنا إلى المسجد فوالله ليحدثن شأن هذه الشمس لرسول الله صلى الله عليه وسلم في أمته حدثا قال فدفعنا فإذا هو بارز فاستقدم فصلى فقام بنا كأطول ما قام بنا في صلاة قط لا نسمع له صوتا قال ثم ركع بنا كأطول ما ركع بنا في صلاة قط لا نسمع له صوتا ثم سجد بنا كأطول ما سجد بنا في صلاة قط لا نسمع له صوتا ثم فعل في الركعة الأخرى مثل ذلك قال فوافق تجلي الشمس جلوسه في الركعة الثانية قال ثم سلم ثم قام فحمد الله وأثنى عليه وشهد أن لا إله إلا الله وشهد أنه عبده ورسوله ثم ساق أحمد بن يونس خطبة النبي صلى الله عليه وسلم

وہ [illegible] پھر قبلہ [illegible]
[illegible] سورج روشن ہو گیا۔

ترجمہ: [illegible] حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے [illegible] کسوف [illegible] قرأت [illegible] قرأت [illegible] قرأت کی آواز [illegible]
[illegible]

[illegible] ثعلبہ بن عباد عبدی [illegible] بصرہ [illegible] حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] میں اور ایک انصاری لڑکا [illegible] تیر اندازی کر رہے تھے [illegible] سورج دو یا تین نیزے [illegible] سیاہ ہو گیا [illegible] مسجد [illegible] رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible] امت [illegible] پھر [illegible] نماز [illegible] رکوع [illegible] سجدہ [illegible] دوسری رکعت [illegible] سورج روشن ہو گیا [illegible] سلام پھیرا [illegible] اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا [illegible] گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں [illegible] اس کے بندے اور رسول ہیں۔ پھر احمد بن یونس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خطبہ بیان کیا۔

١١٧٢ - حدثنا موسى بن إسماعيل ثنا وهيب ثنا أيوب عن أبي قلابة عن قبيصة الهلالي قال كسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج فزعا يجر ثوبه وأنا معه يومئذ بالمدينة فصلى ركعتين فأطال فيهما القيام ثم انصرف وانجلت فقال إنما هذه الآيات يخوف الله عز وجل بها فإذا رأيتموها فصلوا كأحدث صلاة صليتموها من المكتوبة.

ابو قلابہ سے روایت ہے کہ حضرت قبیصہ ہلالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو آپ گھبرائے ہوئے اور اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے باہر تشریف لائے۔ مدینہ منورہ کے اندر اس روز میں آپ کی خدمت میں حاضر تھا۔ پس آپ نے دو رکعتیں پڑھائیں جن میں طویل قیام فرمایا۔ فارغ ہوئے اور سورج روشن ہو گیا تو فرمایا اللہ تعالیٰ کی یہ نشانیاں ہیں جن کے ذریعے خوف دلاتا ہے جب تم انہیں دیکھو تو اسی نماز کی طرح پڑھو جیسی قریب ہی تم نے فرض نماز پڑھی ہے۔

١١٧٣ - حدثنا أحمد بن إبراهيم حدثني ريحان بن سعيد ثنا عباد بن منصور عن أيوب عن أبي قلابة عن هلال بن عامر أن قبيصة الهلالي حدثه أن الشمس كسفت بمعنى حديث موسى قال حتى بدت النجوم.

احمد بن ابراہیم، ریحان بن سعید، عباد بن منصور، ایوب، ابو قلابہ، ہلال بن عامر نے حضرت قبیصہ ہلالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ سورج کو گرہن لگا اور حدیث موسیٰ کی طرح مضامین کہتے ہوئے کہا یہاں تک کہ ستارے نظر آنے لگے۔

باب القراءة في صلاة الكسوف

نمازِ کسوف کی قراءت

١١٧٤ - حدثنا عبيد الله بن سعد ثنا عمي ثنا أبي عن محمد بن إسحاق حدثني هشام بن عروة وعبد الله بن أبي سلمة عن سليمان بن يسار كلهم قد حدثني عن عروة عن عائشة قالت كسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى بالناس فقام فحزرت قراءته فرأيت أنه قرأ سورة البقرة وساق الحديث ثم سجد سجدتين ثم قام فأطال القراءة فحزرت قراءته فرأيت أنه قرأ سورة آل عمران.

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھانے کے لیے باہر نکلے۔ پس آپ کھڑے ہوئے تو میں نے آپ کی قراءت کا اندازہ کیا کہ سورۂ البقرہ پڑھی تھی اور آگے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ پھر دو سجدے کیے پھر کھڑے ہوئے اور قراءت پڑھی تو میں نے آپ کی قراءت کا اندازہ کیا کہ آپ نے سورۂ آل عمران پڑھی۔

١١٧٥ - حدثنا العباس بن الوليد بن مزيد أخبرني أبي ثنا الأوزاعي أخبرني الزهري أخبرني عروة بن الزبير عن عائشة أن رسول الله صلى

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طویل قراءت پڑھی اور جہر کے ساتھ یعنی سورج گرہن کی

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً فَجَهَرَ بِهَا يَعْنِي فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ۔

١١٧٦ – حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خُسِفَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا بِنَحْوٍ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

بَابُ ٣١٣ يُنَادَى فِيهَا بِالصَّلَاةِ

١١٧٧ – حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ نَمِرٍ أَنَّهُ سَأَلَ الزُّهْرِيَّ فَقَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُسِفَتِ الشَّمْسُ فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَنَادَى أَنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ۔

بَابُ ٣١٤ الصَّدَقَةِ فِيهَا

١١٧٨ – حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا يُخْسَفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَادْعُوا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَبِّرُوا وَتَصَدَّقُوا۔

بَابُ ٣١٥ الْعِتْقِ فِيهَا

١١٧٩ – حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِالْعَتَاقَةِ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ۔

بَابُ ٣١٦ مَنْ قَالَ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ

١١٨٠ – حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ الْبَصْرِيُّ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

قراءت کی۔

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ تو آپ نے بہت طویل قیام کیا سورۂ بقرہ کے برابر۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔

اس نماز کے لیے لوگوں کو بلانا

زہری نے عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ سورج گہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو منادی کرنے کا حکم فرمایا کہ نماز جماعت سے ہوگی۔

اس میں صدقہ دینا

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند کو کسی کی موت یا زندگی سے گہن نہیں لگتا جب تم یہ دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو، تکبیر کہو اور صدقہ دو۔

اس میں غلام آزاد کرنا

فاطمہ سے روایت ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کسوف کے وقت ہمیں غلام آزاد کرنے کا حکم فرماتے۔

جس کے نزدیک دو رکعتیں ہیں

ایوب سختیانی نے ابو قلابہ سے روایت کی ہے کہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج کو گہن لگا تو آپ نے دو دو رکعتیں پڑھیں اور سورج کے روشن ہونے تک اس کے متعلق

عليه وسلم فجعل يصلي ركعتين ركعتين ويسأل عنها
حتى انجلت.

١١٨١ - حدثنا موسى بن إسماعيل ثنا حماد
عن عطاء بن السائب عن أبيه عن عبد الله بن
عمرو قال انكسفت الشمس على عهد رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقام رسول الله صلى الله عليه
وسلم فلم يكد يركع ثم ركع فلم يكد يرفع ثم رفع
فلم يكد يسجد ثم سجد فلم يكد يرفع ثم رفع
وفعل في الركعة الأخرى مثل ذلك ثم نفخ
في آخر سجوده فقال أف أف ثم قال رب
ألم تعدني أن لا تعذبهم وأنا فيهم ألم تعدني
أن لا تعذبهم وهم يستغفرون ففرغ رسول
الله صلى الله عليه وسلم من صلاته وقد أمحصت
الشمس وساق الحديث.

١١٨٢ - حدثنا مسدد ثنا بشر بن المفضل ثنا
الجريري عن حيان بن عمير عن عبد الرحمن
ابن سمرة قال بينما أنا أترمى بأسهم في حياة
رسول الله صلى الله عليه وسلم إذ كسفت
الشمس فنبذتهن وقلت لأنظرن ما أحدث
لرسول الله صلى الله عليه وسلم كسوف الشمس
اليوم فانتهيت إليه وهو رافع يديه يسبح و
يحمد ويهلل ويدعو حتى حسر عن الشمس
فقرأ بسورتين وركع ركعتين.

باب الصلاة عند الظلمة ونحوها.

١١٨٣ - حدثنا محمد بن عمرو بن جبلة
ابن أبي رواد ثنا حرمي بن عمارة عن عبيد الله بن
النضر حدثني أبي قال كانت ظلمة على عهد أنس
ابن مالك قال فأتيت أنسا فقلت يا أبا حمزة هل
كان يصيبكم مثل هذا على عهد رسول الله صلى

مطابق کرتے ہیں۔

سائب نے اپنے والد سے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے زمانے میں سورج گہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے اور رکوع کرنے کا نام نہ لیتے
تھے پھر رکوع کیا تو اٹھنے کا نام نہیں لیتے تھے پھر اٹھے تو
سجدے کا نام نہیں لیتے تھے۔ پھر سجدہ کیا تو اٹھنے کا نام
نہیں لیتے تھے پھر اٹھے اور دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا۔
پھر آخری سجدے میں پھونک ماری اور کہا اُف اُف پھر عرض
کی اے رب! کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں فرمایا کہ
انہیں عذاب نہیں دے گا جبکہ میں ان میں ہوں، کیا تو نے
وعدہ نہیں فرمایا کہ انہیں عذاب نہیں دے گا جبکہ وہ مغفرت چاہتے
ہوں گے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو سورج صاف ہو چکا تھا۔

حیان بن عمیر سے روایت ہے کہ حضرت عبد الرحمن بن سمرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی حیات مبارکہ میں تیر اندازی کر رہا تھا کہ سورج گرہن
لگ گیا میں نے انہیں پھینک دیا اور کہا میں دیکھوں گا کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آج سورج گرہن کے باعث کیا نیا کام کرتے
ہیں۔ پس آپ کی جانب چلا تو آپ تسبیح و تحمید و تہلیل کے ساتھ
دعا کر رہے تھے یہاں تک کہ سورج صاف ہو گیا پھر آپ نے دو
سورتیں پڑھیں اور دو رکعتیں پڑھیں۔

اندھیرے کے وقت نماز پڑھنے کا بیان

عبید اللہ بن نضر کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت
انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں اندھیرا
ہوا تو میں حضرت انس کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ
اے ابو حمزہ! کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے
میں آپ حضرات کو ایسا واقعہ پیش آیا؟ فرمایا معاذ اللہ! اگر تیز

اللہ علیہ وسلم قال معاذ اللہ ان کانت الریح لتشتد فنبادر المسجد مخافۃ القیامۃ

ہوا بھی چلتی تھی تو ہم قیامت کے خوف سے مسجد کی جانب دوڑنے لگتے تھے۔ ف

ف۔ معاذ اللہ سے صحابہ کرام کی ایمانی غیرت کا اندازہ ہو سکتا ہے کہ وہ حضرات خوف خدا اور توجہ الی اللہ کے پیکر تھے اور تیز ہوا چلنے یا تیرہ و تاریک ہو جانے پر قیامت کے تصور سے لرزتے ہوئے مسجدوں کی جانب دوڑتے۔ اللہ کے حضور جھکنے کے سوا ان کے مقدس دلوں میں اور کوئی بات تھی ہی نہیں۔ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جیسے چودہ سو سال پہلے ایسا بنایا کہ آخری دم تک وہ صرف اسی کے آگے جھکتے رہے اور دنیا کی کسی بڑی سے بڑی طاقت کے سامنے جھکنے کا تصور وہ اپنے دماغوں سے نکال چکے تھے۔ ایک ہم بھی آج مسلمان کہلانے والے ہیں کہ ادنیٰ سے ادنیٰ دنیوی طاقت کے سامنے سجدہ ریز ہیں۔ جس سے ذرا بھی غرض وابستہ ہوئی اس کے آگے جھکنے سے بھی عار نہیں حتیٰ کہ اسلام کے دشمنوں کے وجود کو برداشت کر لیا اور گڑگڑا کر ان سے تحفظ کی بھیک مانگنا ہم نے اپنا شعار بنا رکھا ہے۔ کاش! ہم یہ جانتے کہ ایمان و کفر ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ ایمان کفر کو اور کفر ایمان کو مٹانا چاہتا ہے۔ ایمان کبھی کفر کو تحفظ نہیں دیتا اور کفر کبھی ایمان کو تحفظ نہیں دے سکتا۔ کفار کیوں مسلمانوں کو تحفظ دینے پر آمادہ ہو جاتے ہیں اور مسلمان کیوں کافروں سے تحفظ لینے پر مجبور ہیں؟ اس کو علامہ اقبال شاعر مشرق نے یوں بیان کیا ہے۔

وہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدے سے دیتا ہے آدمی کو نجات

باب ٢١٨ ـ السجود عند الآيات

١١٨٤ ـ حدثنا محمد بن عثمان بن ابی صفوان الثقفی نا یحیی بن کثیر نا سلم بن جعفر عن الحکم بن ابان عن عکرمۃ قال قیل لابن عباس ماتت فلانۃ بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فخر ساجدا فقیل لہ اتسجد ھذہ الساعۃ فقال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رایتم آیۃ فاسجدوا وای آیۃ اعظم من ذھاب ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ کی نشانی دیکھنے پر سجدہ ریز ہونا

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فلاں زوجہ مطہرہ کا انتقال ہو گیا ہے تو وہ سجدے میں گر گئے۔ ان سے کہا گیا کہ آپ نے اس وقت سجدہ کیا؟ پس فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کوئی نشانی دیکھو تو سجدہ کیا کرو۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے وصال سے بڑھ کر اور کونسی نشانی ہوگی۔

تفریع ابواب صلوٰۃ السفر

سفر کی نماز کے احکام

باب ٢١٩ ـ صلوٰۃ المسافر

مسافر کی نماز

١١٨٥ ـ حدثنا القعنبی عن مالک عن صالح بن کیسان عن عروۃ بن الزبیر عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت فرضت الصلوٰۃ رکعتین رکعتین فی الحضر والسفر فاقرت صلوٰۃ السفر وزید فی صلوٰۃ الحضر

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضر اور سفر میں نماز کی دو دو رکعتیں فرض ہوئی تھیں۔ سفر کی نماز تو قائم رہی اور حضر کی نماز میں اضافہ ہو گیا۔

۱۱۸۶ — حدثنا احمد بن حنبل ومسدد قالا نا یحیی عن ابن جریج ح وحدثنا خشیش یعنی ابن اصرم نا عبد الرزاق عن ابن جریج حدثنی عبد الرحمن بن عبد اللہ بن ابی عمار عن عبد اللہ بن بابیہ عن یعلی بن امیۃ قال قلت لعمر بن الخطاب أرأیت اقصار الناس الصلوۃ الیوم وانما قال اللہ عز وجل ان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا فقد ذهب ذلک الیوم فقال عجبت مما عجبت منه فذکرت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فقال صدقة تصدق اللہ عز وجل بها علیکم فاقبلوا صدقته۔

احمد بن حنبل، مسدد، یحیی، ابن جریج، خشیش ابن اصرم، عبد الرزاق، ابن جریج، عبد الرحمن بن عبد اللہ بن ابو عمار، عبد اللہ بن بابیہ سے روایت ہے کہ حضرت یعلی بن امیہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کیا آپ دیکھتے نہیں کہ آجکل لوگ کس طرح نماز قصر کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا ہے "اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ کافر تمہیں ایذا دیں گے" (۴:۱۰۱) اور اب وہ خوف ختم ہو چکا ہے فرمایا کہ مجھے بھی اس بات پر تعجب ہوا تھا جس پر آپ کو تعجب ہوا ہے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک خیرات تم پر احسان فرمایا ہے اللہ کے احسان کو قبول کرو۔

ف — حکم قرآنی کے ظاہر سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ سفر میں جب دشمن کافروں کا خوف ہو تو نماز قصر پڑھی جائے گی یعنی چار فرض رکعتوں کی جگہ دو فرض۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا صدقہ ہے لہٰذا خوف کے بغیر بھی سفر میں نماز قصر پڑھا کرو۔ معلوم ہوا کہ قرآن کریم کو بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریحات کے مطابق ہی سمجھا جائے گا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مشائے الہٰی کو سب سے زیادہ جانتے تھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۱۸۷ — حدثنا احمد بن حنبل نا عبد الرزاق ومحمد بن بکر قالا انا ابن جریج قال سمعت عبد اللہ بن ابی عمار یحدث فذکره نحوه قال ابو داؤد رواه ابو عاصم وحماد بن مسعدة کما رواه ابن بکر۔

ابن جریج نے عبد اللہ بن ابو عمار کو مذکورہ حدیث روایت کرتے سنا ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ابو عاصم اور حماد بن مسعدہ نے بھی اسے ابن بکر کی طرح روایت کیا ہے۔

باب ۲۲۰ — متی یتم المسافر

مسافر کب قصر کرے

۱۱۸۸ — حدثنا ابن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن یحیی بن یزید الهنائی قال سألت انس بن مالک عن قصر الصلوۃ فقال انس کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا خرج مسیرة ثلاثة امیال او ثلاثة فراسخ شعبة شک یصلی رکعتین۔

یحیی بن یزید ہنائی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نماز قصر کرنے کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب تین میل یا تین فرسخ (نو میل) کے لیے نکلتے تو دو رکعتیں پڑھا کرتے اس میں شعبہ کو شک ہے۔

ف — امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تین منزل کے سفر ہو تو قصر نماز میں پڑھی جائے گی، قصر کم از کم تین منزل کے سفر پر پڑھی جائے گی جس کے تقریباً اڑتالیس میل یا چھتر کلو میٹر بنتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۱۸۹۔ حدثنا زهير بن حرب ثنا ابن عيينة عن محمد بن المنكدر وابراهيم بن ميسرة سمعا انس بن مالك يقول صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الظهر بالمدينة اربعا والعصر بذي الحليفة ركعتين۔

محمد بن منکدر اور ابراہیم بن میسرہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ میں ظہر کی چار رکعتیں اور ذی الحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔

ف۔ ذوالحلیفہ ایک بستی ہے جو مدینہ منورہ سے تقریباً آٹھ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے معلوم ہوا کہ جب مدینے سے سفر پر نکلے تو راستہ میں قصر پڑھی جاتی ہے تو اپنے شہر کی حدود سے باہر نکلنے پر نماز قصر پڑھی جائے گی جیسا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سفر پر جاتے ہوئے ذوالحلیفہ میں قصر نماز پڑھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۲۷۲ الاذان في السفر

سفر میں اذان دینا

۱۱۹۰۔ حدثنا هارون بن معروف ثنا ابن وهب عن عمرو بن الحارث ان ابا عشانة المعافري حدثه عن عقبة بن عامر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يعجب ربك عز وجل من راعي غنم في راس شظية بجبل يؤذن بالصلاة ويصلي فيقول الله عز وجل انظروا الى عبدي هذا يؤذن ويقيم الصلاة يخاف مني قد غفرت لعبدي وادخلته الجنة۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تمہارا رب اس چرواہے سے خوش ہوتا ہے جو اپنی بکریاں لے کر پہاڑ کی چوٹی پر رہتا ہے نماز کے لیے اذان کہتا اور نماز پڑھتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے اس بندے کی طرف دیکھو جو مجھ سے ڈرتے ہوئے اذان کہتا اور نماز پڑھتا ہے لہٰذا میں نے اپنے بندے کو بخش دیا اور اسے جنت میں داخل کر دیا۔

باب ۲۷۳ المسافر يصلي وهو يشك في الوقت

مسافر کا نماز پڑھنا اور وقت میں شک ہو

۱۱۹۱۔ حدثنا مسدد ثنا ابو معاوية ثنا المسحاج بن موسى قال قلت لانس بن مالك حدثنا ما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كنا اذا كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في السفر فقلنا ازالت الشمس ام لم تزل صلى الظهر ثم ارتحل۔

مسحاج بن موسیٰ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آپ نے کیا سنا ہے۔ بتایا کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں ہوتے تو کہتے کہ سورج ڈھلا ہے یا نہیں لیکن حضور نے ظہر پڑھی اور کوچ فرمایا۔

۱۱۹۲۔ حدثنا مسدد ثنا يحيى عن شعبة حدثني حمزة العائذي رجل من بني ضبة قال سمعت انس بن مالك يقول كان رسول الله صلى الله

بنی ضبہ کے فرد حمزہ عائذی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی منزل پر اترتے تو اس وقت تک کوچ نہ فرما

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا لَمْ يَرْتَحِلْ حَتَّى يُصَلِّيَ الظُّهْرَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ بِنِصْفِ النَّهَارِ قَالَ وَإِنْ كَانَ بِنِصْفِ النَّهَارِ۔

جب تک ظہر نہ پڑھ لیتے۔ کسی نے عرض کی اگرچہ آدھا دن ہو؟ فرمایا اگرچہ آدھا دن ہو۔

بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ

دو نمازوں کو جمع کرنا

۱۱۹۳۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَأَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا۔

عامر بن واثلہ سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ تبوک کے لیے نکلے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو جمع فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک روز آپ نے نماز میں تاخیر کر دی۔ پھر باہر تشریف لائے تو ظہر و عصر کی اکٹھی پڑھی پھر اندر تشریف لے گئے۔ پھر باہر تشریف لائے تو مغرب اور عشاء کی اکٹھی پڑھی۔

۱۱۹۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ نَا حَمَّادٌ نَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ اسْتُصْرِخَ عَلَى صَفِيَّةَ وَهُوَ بِمَكَّةَ فَسَارَ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَبَدَتِ النُّجُومُ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَجِلَ بِهِ أَمْرٌ فِي سَفَرٍ جَمَعَ بَيْنَ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ فَسَارَ حَتَّى غَابَ الشَّفَقُ فَنَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا۔ ف

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حضرت صفیہ کے وصال کی خبر پہنچی تو وہ مکہ میں تھے تو چلے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور ستارے نظر آنے لگے۔ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سفر میں جب کسی کام کے باعث جلدی ہوتی تو ان دونوں نمازوں یعنی مغرب و عشاء کو جمع فرما لیا کرتے۔ پھر چلتے رہے یہاں تک کہ شفق غائب ہو گئی تو اتر کر دونوں کو جمع کر لیا۔ ف

ف: ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ سفر میں دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھنے کی صورت یہ ہے کہ [illegible] ظہر کو آخر وقت اور عصر کو اول وقت میں پڑھتا، اسی طرح مغرب کو آخر وقت اور عشاء کو اول وقت میں پڑھنا، جمع تقدیم کی روایات میں [illegible] حدیث کے [illegible] جمع تقدیم کی صحت [illegible] [illegible] یعنی [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۱۱۹۵۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ الْهَمْدَانِيُّ نَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

ابو طفیل نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب غزوہ تبوک میں تھے تو سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ فرماتے تو ظہر و عصر کو جمع فرما لیتے۔ اگر سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کر جاتے تو

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي غَزْوَةِ
تَبُوكَ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ
بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَإِنْ يَرْتَحِلْ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ
الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتَّى يَنْزِلَ لِلْعَصْرِ وَفِي الْمَغْرِبِ
مِثْلُ ذَلِكَ إِنْ غَابَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ
جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَإِنْ يَرْتَحِلْ قَبْلَ
أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى يَنْزِلَ لِلْعِشَاءِ
ثُمَّ جَمَعَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ
عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ
الْمُفَضَّلِ وَاللَّيْثِ۔

ظہر میں تاخیر کرتے یہاں تک کہ عصر کے لیے اترتے اور مغرب میں بھی اسی طرح کرتے کہ کوچ سے پہلے سورج غروب ہو جاتا تو مغرب اور عشاء کو جمع کر لیتے اور سورج غروب ہونے سے پہلے اگر کوچ کر جاتے تو مغرب میں تاخیر فرما لیتے یہاں تک کہ عشاء کے لیے اترتے تو دونوں کو جمع فرمایا کرتے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ہشام بن عروہ، حسین بن عبداللہ، کریب، حضرت ابن عباس سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مفضل اور لیث کی حدیث کے مانند۔

۱۱۹۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ
عَنْ أَبِي مَوْدُودٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي يَحْيَى عَنِ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَطُّ فِي السَّفَرِ إِلَّا
مَرَّةً قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَذَا يُرْوَى عَنْ أَيُّوبَ عَنْ
نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوفًا عَلَى ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ لَمْ يُرَ
ابْنَ عُمَرَ جَمَعَ بَيْنَهُمَا قَطُّ إِلَّا تِلْكَ اللَّيْلَةَ يَعْنِي
لَيْلَةَ اسْتُصْرِخَ عَلَى صَفِيَّةَ وَرُوِيَ مِنْ حَدِيثِ
مَكْحُولٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّهُ رَأَى ابْنَ عُمَرَ فَعَلَ ذَلِكَ
مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ۔

سلیمان بن ابو یحییٰ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سفر میں مغرب اور عشاء کو ہرگز جمع نہیں کیا مگر صرف ایک بار۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ مروی ہے ایوب، نافع، حضرت ابن عمر سے موقوفاً کہ لوگوں نے حضرت ابن عمر کو انہیں جمع کرتے ہوئے بالکل نہیں دیکھا مگر اسی رات جبکہ انہیں حضرت صفیہ کے وصال کی خبر ملی اور مکحول کی حدیث میں مروی ہے کہ نافع نے حضرت ابن عمر کو ایسا کرتے ہوئے ایک یا دو دفعہ دیکھا

۱۱۹۷۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ
أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ
قَالَ مَالِكٌ أَرَى ذَلِكَ كَانَ فِي مَطَرٍ قَالَ مَالِكٌ
أَرَى ذَلِكَ كَانَ فِي مَطَرٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ حَمَّادُ
ابْنُ سَلَمَةَ نَحْوَهُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَرَوَاهُ قُرَّةُ بْنُ
خَالِدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ فِي سَفْرَةٍ سَافَرْنَاهَا

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بغیر کسی خوف اور سفر کے ظہر اور عصر کو ملا کر پڑھا۔ امام مالک نے فرمایا کہ میرے خیال میں وہ بارش کا وقت تھا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ حماد بن سلمہ نے ابو الزبیر سے اسی کے مطابق روایت کی ہے۔ قرہ بن خالد سے روایت ہے کہ ابو الزبیر نے فرمایا کہ یہ اس سفر کی بات ہے جو ہم نے تبوک کی طرف کیا۔

إلى تبوك۔

۱۱۹۸۔ حدثنا عثمان بن أبي شيبة نا أبو معاوية نا الأعمش عن حبيب بن أبي ثابت عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال جمع رسول الله صلى الله عليه وسلم بين الظهر والعصر والمغرب والعشاء بالمدينة من غير خوف ولا مطر فقيل لابن عباس ما أراد إلى ذلك قال أراد أن لا يحرج أمته۔

۱۱۹۹۔ حدثنا محمد بن عبيد المحاربي نا محمد بن فضيل عن أبيه عن نافع وعبد الله بن واقد أن مؤذن ابن عمر قال الصلاة قال سر سر حتى إذا كان قبل غيوب الشفق نزل فصلى المغرب ثم انتظر حتى غاب الشفق وصلى العشاء ثم قال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا عجل به أمر صنع مثل الذي صنعت فسار في ذلك اليوم والليلة مسيرة ثلاث قال أبو داود رواه ابن جابر عن نافع نحو هذا بإسناده۔

۱۲۰۰۔ حدثنا إبراهيم بن موسى الرازي نا عيسى عن ابن جابر بهذا المعنى قال أبو داود ورواه عبد الله بن العلاء عن نافع قال حتى إذا كان عند ذهاب الشفق نزل فجمع بينهما۔

۱۲۰۱۔ حدثنا سليمان بن حرب ومسدد قالا نا حماد بن زيد ح ونا عمرو بن عون نا حماد بن زيد عن عمرو بن دينار عن جابر بن زيد عن ابن عباس قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بالمدينة ثمانيا وسبعا الظهر والعصر والمغرب والعشاء ولم يقل سليمان ومسدد بنا قال أبو داود ورواه صالح مولى التوأمة عن ابن عباس قال في غير مطر۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بغیر کسی خوف یا بارش کے مدینہ منورہ میں ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو جمع فرمایا۔ حضرت ابن عباس سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا۔ یہ اس لیے کہ امت پر کوئی تنگی نہ رہے۔

نافع نے حضرت عبداللہ بن واقد سے روایت کی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مؤذن نے نماز کے لیے کہا تو فرمایا چلتے رہو یہاں تک کہ جب شفق ڈوبنے کے قریب ہوا تو اترے پھر مغرب پڑھی پھر انتظار کیا یہاں تک کہ شفق غائب ہو گئی تو عشاء کی نماز پڑھی اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب کسی کام کے باعث جلدی ہوتی تو اسی طرح کرتے جیسے میں نے کیا۔ پس اس دن اور رات میں تین دن کا سفر کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے ابن جابر نے اسی طرح اپنی اسناد کے ساتھ نافع سے۔

ابراہیم بن موسیٰ رازی، عیسیٰ نے ابن جابر سے اسی مفہوم کی روایت کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے روایت کیا ہے عبداللہ بن علاء نے نافع سے کہا۔ یہاں تک کہ جب شفق ڈوبنے لگی تو اترے اور دونوں کو جمع کیا۔

سلیمان بن حرب، مسدد، حماد بن زید۔ عمرو بن عون، حماد بن زید، عمرو بن دینار، جابر بن زید، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں مدینہ منورہ میں آٹھ رکعتیں ظہر و عصر اور سات رکعتیں مغرب و عشاء کی پڑھائیں۔ سلیمان اور مسدد نے ہمیں نہیں کہا کہ ہمیں پڑھائیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ صالح مولی توأمہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ بارش کے بغیر۔

١٢٠٢ - حدثنا احمد بن صالح نا يحيى بن محمد الجاري نا عبد العزيز بن محمد عن مالك عن ابي الزبير عن جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم غابت له الشمس بمكة فجمع بينهما بسرف.

احمد بن صالح، یحییٰ بن محمد جاری، عبد العزیز بن محمد، مالک، ابو الزبیر سے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے مکہ مکرمہ میں سورج غائب ہو گیا تو آپ نے سرف میں دونوں نمازوں کو جمع فرمایا۔

١٢٠٣ - حدثنا محمد بن هشام جار احمد بن حنبل نا جعفر بن عون عن هشام بن سعد قال بينهما عشرة اميال يعني بين مكة وسرف.

محمد بن ہشام جار احمد بن حنبل، جعفر بن عون، ہشام بن سعد نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ اور سرف کے درمیان دس میل کا فاصلہ ہے۔

١٢٠٤ - حدثنا عبد الملك بن شعيب نا ابن وهب عن الليث قال قال ربيعة يعني كتب اليه حدثني عبد الله بن دينار قال غابت الشمس وانا عند عبد الله بن عمر فسرنا فلما رأيناه قد امسى قلنا الصلاة فسار حتى غاب الشفق وتصوبت النجوم ثم انه نزل فصلى الصلاتين جميعا ثم قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جد به السير صلى صلاتي هذه يقول يجمع بينهما بعد ليل قال ابو داود رواه عاصم بن محمد عن اخيه عن سالم ورواه ابن ابي نجيح عن اسمعيل بن عبد الرحمن بن ذؤيب ان الجمع بينهما من ابن عمر كان بعد غيوب الشفق.

عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے کہ سورج غروب ہو گیا تھا اور میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تھا اور ہم سفر کرتے رہے جب دیکھا کہ اندھیرا ہو گیا تو ہم نے ان سے کہا کہ نماز۔ پس سفر کرتے رہے یہاں تک کہ جب شفق غائب ہو گئی اور ستارے خوب چمکنے لگے تو آپ اترے اور دونوں نمازوں کو اکٹھے پڑھا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا جب سفر میں جلدی ہوتی تو دونوں نمازیں اسی طرح کچھ رات گزرنے پر جمع فرماتے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے عاصم بن محمد نے اپنے بھائی سے انہوں نے سالم سے اور روایت کیا ابن ابی نجیح نے اسمٰعیل بن عبد الرحمن بن ذؤیب سے کہ حضرت ابن عمر نے دونوں نمازوں کو شفق غائب ہونے کے بعد جمع فرمایا۔

١٢٠٥ - حدثنا قتيبة وابن موهب المعنى قالا نا المفضل عن عقيل عن ابن شهاب عن انس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ارتحل قبل ان تزيغ الشمس اخر الظهر الى وقت العصر ثم نزل فجمع بينهما فان زاغت الشمس قبل ان يرتحل صلى الظهر ثم ركب صلى الله عليه وسلم قال ابو داود كان

ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کرتے تو نماز ظہر کو نماز عصر کے وقت تک مؤخر فرما دیتے پھر اترتے اور دونوں کو جمع کر لیتے اور اگر کوچ کرنے سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ظہر پڑھ کر سوار ہوتے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ مفضل مصر کے قاضی تھے اور ان کی دعا مقبول تھی۔ یعنی ابن فضالہ ہیں۔

مُفَضَّلٌ قَاضِي مِصْرَ وَكَانَ مُجَابَ الدَّعْوَةِ وَهُوَ ابْنُ فَضَالَةَ۔

١٢٠٦- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ عُقَيْلٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ بِإِسْنَادِهٖ قَالَ وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ حِينَ يَغِيبُ الشَّفَقُ۔

١٢٠٧- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ ابْنِ وَاثِلَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى يَجْمَعَهَا إِلَى الْعَصْرِ فَيُصَلِّيَهُمَا جَمِيعًا وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ زَيْغِ الشَّمْسِ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ سَارَ وَكَانَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْعِشَاءِ وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَجَّلَ الْعِشَاءَ فَصَلَّاهَا مَعَ الْمَغْرِبِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَلَمْ يَرْوِ هٰذَا الْحَدِيثَ إِلَّا قُتَيْبَةُ وَحْدَهُ۔

بَابُ ٢٧٤ قَصْرِ قِرَاءَةِ الصَّلٰوةِ فِي السَّفَرِ۔

١٢٠٨- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَصَلّٰى بِنَا الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فَقَرَأَ فِي إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ۔

بَابُ ٢٧٥ التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ۔

١٢٠٩- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي بُسْرَةَ الْغِفَارِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ صَحِبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَفَرًا

جابر بن اسمٰعیل نے عقیل سے اس حدیث کو اپنی اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہوئے کہا کہ مغرب کو مؤخر کرتے یہاں تک کہ شفق غائب ہونے پر اسے عشاء کے ساتھ جمع فرما لیتے۔

ابو طفیل عامر بن واثلہ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے سفر میں تھے جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کرتے تو ظہر کو مؤخر کر دیتے یہاں تک کہ عصر کے ساتھ ملا کر دونوں کو اکٹھی پڑھ لیتے اور جب سورج ڈھلنے کے بعد کوچ کرتے تو ظہر اور عصر کی نماز اکٹھی پڑھتے پھر سفر کرتے اور جب مغرب سے پہلے کوچ کرتے تو مغرب کو مؤخر فرما لیتے، یہاں تک کہ اسے عشاء کے ساتھ پڑھتے اور جب مغرب کے بعد کوچ کرتے تو عشاء میں جلدی کرتے اور اسے مغرب کے ساتھ پڑھ لیتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ نہیں روایت کیا اس حدیث کو کسی نے سوائے قتیبہ کے۔

سفر میں قرأت کو مختصر کر دینا

عدی بن ثابت سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو آپ نے ہمیں نماز عشاء پڑھائی اور ان کی ایک رکعت میں سورۂ والتین پڑھائی۔

سفر میں نوافل

ابو بسرہ غفاری سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اٹھارہ سفروں میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف حاصل کیا لیکن میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے سورج ڈھلنے کے

مارأيته ترك ركعتين إذا زاغت الشمس قبل الظهر۔

۱۲۱۰۔ حدثنا القعنبي ثنا عيسى بن حفص بن عاصم بن عمر بن الخطاب عن أبيه قال صحبت ابن عمر في طريق قال فصلى بنا ركعتين ثم أقبل فرأى ناسا قياما فقال ما يصنع هؤلاء قلت يسبحون قال لو كنت مسبحا أتممت صلاتي يا ابن أخي إني صحبت رسول الله صلى الله عليه وسلم في السفر فلم يزد على ركعتين حتى قبضه الله عز وجل وصحبت أبا بكر فلم يزد على ركعتين حتى قبضه الله عز وجل وصحبت عمر فلم يزد على ركعتين حتى قبضه الله عز وجل وصحبت عثمان فلم يزد على ركعتين حتى قبضه الله عز وجل وقد قال الله عز وجل لقد كان لكم في رسول الله أسوة حسنة۔

بعد ظہر سے پہلے دو رکعتوں کو ترک کیا ہو۔

حفص بن عاصم بن عمر نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ میں ایک سفر میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی صحبت میں تھا تو انہوں نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں پھر جب متوجہ ہوئے تو ہم میں سے کچھ لوگوں کو کھڑے دیکھا فرمایا یہ کیا کرتے ہیں میں نے کہا نفل پڑھتے ہیں۔ فرمایا اے بھتیجے اگر میں بھی نفل پڑھتا تو اپنی نماز کو پوری کر لیتا۔ میں دوران سفر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا لیکن انہیں دو رکعتوں سے زیادہ پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ خدا کے پاس چلے گئے۔ حضرت ابوبکر کی صحبت میں رہا تو انہیں بھی دو رکعتوں سے زیادہ پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ خدا کے پاس چلے گئے۔ حضرت عمر کی صحبت میں رہا تو انہیں بھی دو رکعتوں سے زیادہ پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ خدا کے پاس چلے گئے۔ حضرت عثمان کی صحبت میں رہا تو انہیں بھی دو رکعتوں سے زیادہ پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ خدا کے پاس چلے گئے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے بیشک رسول اللہ کی زندگی تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے۔

ف۔ سفر میں سنتیں و نفل پڑھنے کے بارے میں مختلف روایات آئی ہیں جن کے پیش نظر حضرات ائمہ کرام کے درمیان اختلاف ہے بعض روایات میں ہے کہ سنتیں و نفل سفر میں نہ پڑھے جائیں۔ بعض روایات میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر سے پہلے دو سنتیں، ظہر کے بعد دو سنتیں اور سنت فجر کو سفر میں بھی ترک نہ کرتے۔ بلکہ تہجد کے وقت حسب دستور پڑھتے اور دوران نماز میں سواری کا منہ خواہ کسی جانب ہو جاتا۔ حضرت انس سے مروی ہے کہ آپ سواری پر نوافل اور وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔ بہرحال مختلف روایات و اختلاف آئمہ اپنی جگہ لیکن امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سفر میں سنت و نوافل کو پڑھ لیا جائے کہ ثواب سے خالی نہیں اور وہ ایام سفر اس میں حائل نہیں اور وقت نکلنے کا اندیشہ۔ اگر کبھی سفر وقت نکل جائے اور سنت و نفل کی ادائیگی میں دشواری نظر آئے تو رخصت کی حدیث پر عمل کرے ورنہ خواہ مخواہ ثواب کو ضائع نہ کرے اور دار آخرت میں تہی دامن داخل نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب التطوع على الراحلة والوتر

۱۲۱۱۔ حدثنا أحمد بن صالح ثنا ابن وهب أخبرني يونس عن ابن شهاب عن سالم عن أبيه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسبح على الراحلة أي وجه توجه ويوتر عليها غير أنه لا يصلي المكتوبة عليها۔

سواری پر نوافل اور وتر پڑھنا

سالم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضور اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سواری پر نفل پڑھ لیا کرتے تھے خواہ اس کا منہ کسی طرف ہوتا اور وتر بھی پڑھ لیتے ہاں اس پر فرض نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔

ف۔ وتر واجب ہیں جیسا کہ بعض دیگر روایات سے ثابت ہے بعض حضرات نے اس روایت سے عدم وجوب لیتے ہوئے وتر کو نوافل میں شمار کیا ہے۔ ان کا یہ استدلال درست نہیں کیونکہ یہ روایت ان روایات کی دلالت پر اثر انداز ہونے کے قابل نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۲۱۲۔ حدثنا مسدد نا ربعی بن عبد اللّٰہ ابن الجارود حدثنی عمرو بن ابی الحجاج حدثنی الجارود بن ابی سبرۃ حدثنی انس بن مالک ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان اذا سافر فاراد ان یتطوع استقبل بناقتہ القبلۃ فکبر ثم صلی حیث وجھہ رکابہ۔

جارود بن ابو سبرہ سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر میں نوافل پڑھنا چاہتے تو اپنی اونٹنی کو قبلہ رُو کر کے تکبیر تحریمہ کہتے اور نماز پڑھتے رہتے خواہ سواری کا رُخ کسی جانب ہو جاتا۔

۱۲۱۳۔ حدثنا القعنبی عن مالک عن عمرو ابن یحیی المازنی عن ابی الحباب سعید بن یسار عن عبد اللّٰہ بن عمر انہ قال رایت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یصلی علی حمار وھو متوجہ الی خیبر۔

سعید بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گدھے پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور آپ کا رخ خیبر کی جانب تھا۔

۱۲۱۴۔ حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ نا وکیع عن سفیان عن ابی الزبیر عن جابر قال بعثنی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی حاجۃ قال فجئت وھو یصلی علی راحلتہ نحو المشرق والسجود اخفض من الرکوع۔

ابو الزبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کام کے لیے بھیجا۔ جب میں حاضر بارگاہ ہوا تو آپ مشرق کی جانب منہ کیے سواری پر نماز پڑھ رہے تھے اور سجدے رکوع سے نیچے کرتے تھے۔

باب ۲۲۷ الفریضۃ علی الراحلۃ من عذر۔

عذر کے باعث فرض اونٹ پر پڑھنا

۱۲۱۵۔ حدثنا محمود بن خالد نا محمد ابن شعیب عن النعمان بن المنذر عن عطاء ابن ابی رباح انہ سال عائشۃ ھل رخص للنساء ان یصلین علی الدواب قالت لم یرخص لھن فی ذلک فی شدۃ ولا رخاء قال محمد بن شعیب ھذا فی المکتوبۃ۔

عطاء بن ابی رباح نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ کیا عورتوں کو سواری پر نماز پڑھنے کی اجازت ہے؟ فرمایا کہ انہیں گرم یا نرم کسی قسم کے حالات میں اس کی اجازت نہیں۔ محمد بن شعیب نے فرمایا کہ یہ فرض نمازوں کے متعلق ہے۔

باب ۲۲۸ متی یتم المسافر۔

مسافر کب پوری نماز پڑھے

۱۲۱۶۔ حدثنا موسی بن اسمٰعیل نا حماد

ابو النضر سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین

١٢١٦- حدثنا ابراهيم بن موسى انا ابن علية وهذا لفظه قال انا علي بن زيد عن ابي نضرة عن عمران بن حصين قال غزوت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وشهدت معه الفتح فاقام بمكة ثماني عشرة ليلة لا يصلي الا ركعتين ويقول يا اهل البلد صلوا اربعا فانا قوم سفر۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کیا اور فتح مکہ میں بھی شامل ہوا تو آپ مکہ مکرمہ میں اٹھارہ رات ٹھہرے اور صرف دو دو رکعتیں ہی پڑھا کرتے اور فرمایا کرتے کہ اے شہر والو! تم چار رکعتیں پڑھا کرو کیونکہ ہم تو مسافر ہیں۔

ف: احادیث کے اندر اقامت کی مدت مختلف وارد ہوئی ہے کہ مسافر کتنے دن ٹھہرنے کا ارادہ کرے گا تو پوری نماز پڑھے گا اس سلسلے میں انیس، اٹھارہ، سترہ اور پندرہ روز وارد ہوئے ہیں۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک سب سے قابل اعتماد پندرہ روز والی روایت ہے کہ مسافر جب کسی جگہ پر پندرہ روز ٹھہرنے کا ارادہ کرے تو اس جگہ پر پوری نماز پڑھے گا کیونکہ شرعاً مقیم ہے اس کے لیے قصر نماز درست جائز نہیں ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

١٢١٧- حدثنا محمد بن العلاء وعثمان ابن ابي شيبة المعنى واحد قالا نا حفص عن عاصم عن عكرمة عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اقام سبع عشرة بمكة يقصر الصلوة قال ابن عباس ومن اقام سبع عشرة قصر ومن اقام اكثر اتم قال ابو داؤد قال عباد بن منصور عن عكرمة عن ابن عباس قال اقام تسع عشرة۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سترہ روز مکہ مکرمہ میں ٹھہرے اور نماز قصر کرتے رہے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ جو سترہ روز ٹھہرے تو قصر کرے اور جو زیادہ ٹھہرے تو پوری نماز پڑھے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ عباد بن منصور نے بواسطہ عکرمہ، حضرت ابن عباس سے فرمایا کہ انیس روز ٹھہرے۔

١٢١٨- حدثنا النفيلي نا محمد بن سلمة عن محمد بن اسحق عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس قال اقام رسول الله صلى الله عليه وسلم بمكة عام الفتح خمس عشرة يقصر الصلوة قال ابو داؤد روى هذا الحديث عبدة بن سليمان واحمد بن خالد الوهبي وسلمة بن الفضل عن ابن اسحق لم يذكروا فيه ابن عباس۔

عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ فتح کے سال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ معظمہ میں پندرہ روز ٹھہرے اور نماز قصر کرتے رہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اس حدیث کو عبدہ بن سلیمان اور احمد بن خالد وہبی اور سلمہ بن فضل نے ابن اسحاق سے اور ان میں سے کسی نے حضرت ابن عباس کا ذکر نہیں کیا۔

١٢١٩- حدثنا نصر بن علي اخبرني ابي نا شريك عن ابن الاصبهاني عن عكرمة عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں سترہ روز ٹھہرے اور دو دو رکعتیں پڑھتے رہے۔

أَقَامَ بِمَكَّةَ سَبْعَ عَشْرَةَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ.

۱۲۲۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنَى قَالَا نَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ فَقُلْنَا هَلْ أَقَمْتُمْ بِهَا شَيْئًا قَالَ أَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا.

یحییٰ بن ابی اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کے لیے نکلے تو آپ دو رکعتیں پڑھتے رہے یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ لوٹ آئے۔ ہم نے کہا کہ آپ وہاں کتنے دن ٹھہرے۔ فرمایا کہ دس روز۔

۱۲۲۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ الْمُثَنَّى وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ إِذَا سَافَرَ سَارَ بَعْدَ مَا تَغْرُبُ الشَّمْسُ حَتَّى تَكَادَ أَنْ تُظْلِمَ ثُمَّ يَنْزِلُ فَيُصَلِّي الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَدْعُو بِعَشَائِهِ فَيَتَعَشَّى ثُمَّ يُصَلِّي الْعِشَاءَ ثُمَّ يَرْتَحِلُ وَيَقُولُ هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ قَالَ عُثْمَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ يَقُولُ وَرَوَى أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَنَسًا كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا حِينَ يَغِيبُ الشَّفَقُ وَيَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذَلِكَ وَرِوَايَةُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُهُ.

عبد اللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب نے اپنے والد ماجد اور انہوں نے اپنے جد امجد سے روایت کی ہے کہ حضرت علی جب سورج غروب ہونے کے بعد سفر کرتے تو اندھیرا ہو جانے پر ٹھہرتے اور مغرب کی نماز پڑھتے۔ پھر اپنے رات کا کھانا منگا کر تناول فرماتے۔ پھر نماز عشاء پڑھ کر کوچ کرتے اور فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے۔ عثمان نے عبد اللہ بن محمد بن عمر بن علی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو داؤد کو فرماتے ہوئے سنا کہ اسامہ بن زید نے حفص بن عبید اللہ یعنی ابن انس بن مالک سے روایت کی کہ شفق غائب ہونے پر حضرت انس ان دونوں نمازوں کو جمع کر لیا کرتے تھے اور فرماتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ زہری، حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کے مانند روایت کی ہے۔ ف

ف ۔ یہ دو نمازیں جمع کر کے پڑھنے کا بیان ہے جبکہ اللہ عزوجل نے اپنے نبی کریم علیہ وافضل الصلوٰۃ والتسلیم کے ارشادات سے ہر فرض نماز کا ایک خاص وقت مقرر فرمایا ہے کہ اس سے پہلے نماز کی صحت اور اس میں تاخیر کی اجازت۔ عرفہ کی ظہر و عصر اور مزدلفہ کی مغرب و عشاء کے سوا دو نمازوں کا قصداً ایک وقت میں جمع کرنا سفراً اور حضراً ہرگز کسی طرح جائز نہیں۔ قرآن عظیم و احادیث صحاح سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی ممانعت پر شاہد عادل ہیں یہی مذہب ہے حضرت ناطق بالحق والصواب، موافق الرائے بالوحی والکتاب امیر المومنین عمر فاروق اعظم و حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص احد العشرۃ المبشرۃ و حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود من اجل فقہاء الصحابۃ البررۃ و حضرت سیدنا و ابن سیدنا عبد اللہ

بن الخطاب فاروق و حضرت سیدتنا ام المومنین صدیقہ بنت الصدیق و امام اجل عبداللہ بن مسعود و خلیفہ راشد امیر المومنین عمر بن عبدالعزیز و امام سالم بن عبداللہ بن عمر و امام علقمہ بن قیس و امام اسود بن یزید نخعی و امام حسن بصری و امام محمد بن سیرین و امام ابراہیم نخعی و امام مکحول شامی و امام جابر بن زید و امام عمرو بن دینار و امام حماد بن ابی سلیمان استاذ امام اعظم و امام اجل ابو سعید ... تابعین و امام سفیان ثوری و امام ابو حنیفہ و امام ... و امام ابو یوسف و امام محمد و امام زفر و امام حسن بن زیاد و امام ... [illegible] ... و امام ابو جعفر طحاوی و امام ... اور تمام ائمہ حنفیہ [illegible] تحقیق یہ ہے کہ دو نمازوں کو حقیقۃً ایک وقت میں جمع کرنا صرف عرفہ و مزدلفہ میں خاص ہے۔ باقی سفر وغیرہ کسی عذر میں جائز نہیں، ہاں جمع صوری ہو سکتی ہے کہ ظہر اپنے آخر وقت میں پڑھی جائے اور عصر اپنے اول وقت میں، یونہی مغرب آخر وقت میں اور عشاء اول وقت میں، حقیقۃً ہر نماز اپنے وقت میں ہوئی اور صورۃً جمع ہو گئی۔ یہ صورت سفر و مرض وغیرہ اعذار میں بلاشبہہ جائز ہے۔ علمائے کرام رحمہم اللہ تعالٰی اسی کی اجازت دیتے ہیں۔ بلکہ جمع صوری صرف سفر و مرض ہی میں نہیں بلکہ بضرورت حضر میں بھی جائز ہے۔ مثلاً کوئی شخص کسی ضرورت سے آخر وقت مسجد میں حاضر ہوا، جماعت ظہر ہو گئی اور وقت عصر آ گیا تو وہیں عصر بھی باجماعت پڑھ لے کہ شاید پھر مسجد کی حاضری میسر نہ آئے، مثلاً بارش یا اندھیری رات ہو تو جماعت عشاء کے لیے مسجد کی حاضری مشکل ہے، واللہ تعالٰی اعلم۔

دوسری قسم جمع حقیقی ہے جسے جمع حقیقی بھی کہتے ہیں یعنی اصطلاح فقہ میں جمع کر کے حقیقی جمع کا مذہب ہے وہ حقیقۃً اسی صورت میں ہے کہ دونوں نمازیں اپنے اصل معنی پر ہوں بلکہ حقیقۃً ایک کا وقت دوسرے کے وقت میں جمع کر کے پڑھی جائیں۔ اسی کو جمع حقیقی کہتے ہیں، یہ جمع ہی جمع حقیقی ہے۔ اس میں تمام ائمہ کا اختلاف ہے جیسا کہ آگے ذکر آتا ہے۔ فافہم، اس جمع کی دو قسمیں ہیں: ایک یہ کہ دوسری کے وقت میں پہلی پڑھی جائے، جیسے جمع تقدیم کہتے ہیں۔ ایک جمع تقدیم کہ وقت کی نماز کے ساتھ اگلی نماز پڑھی جائے، جیسے ظہر کے وقت میں عصر یا مغرب کے وقت میں عشاء، جیسے عرفہ میں ہوتا ہے۔ دوسری یہ کہ پہلی نماز کا وقت نکل جانے دیں اور اگلی نماز کے وقت میں اسے پڑھیں، جیسے مغرب کو عشاء کے وقت میں پڑھنا، جیسے مزدلفہ میں ہوتا ہے۔ ہمارے ائمہ کرام کے نزدیک یہ دونوں صورتیں صرف حج میں عرفہ و مزدلفہ میں جائز ہیں۔ عرفہ میں جمع تقدیم اور مزدلفہ میں جمع تاخیر، اس کے سوا سفر یا مرض یا بارش کی حالت میں کسی طرح جائز نہیں، اور اسی پر ... حالت حضر ہو یا سفر، سفر ہو یا مرض یا کسی اور عذر کی حالت، غرض کسی حال میں جمع حقیقی جائز نہیں، بلکہ ہر نماز اپنے وقت میں پڑھنی فرض ہے۔ قرآن عظیم نے نمازوں کے اوقات معین فرمائے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم سے ظہر و عصر و مغرب و عشاء سب نمازوں کے وقت پڑھنا ثابت ہے، تو کسی شخص کو کسی حالت میں کسی صورت میں وقت سے پہلے پڑھنے کی اجازت نہیں۔ اگر جمع تقدیم کرے گا تو پچھلی نماز نہ ہوگی اور اس پر فرض رہے گی جب اس کا وقت آئے گا تو فرض ہو گی، اور اگر جمع تاخیر کرے گا تو گنہگار ہوگا کہ پہلی نماز قضا کر دی، وہ قضا ہو کر ادا ہو گی اگرچہ دوسری کے وقت میں پڑھنے سے قضا ہو جائے گی۔

یہ تفصیل مذہب مہذب ہے اور اسی کا شاہد قرآن عظیم اور اسی پر حدیث ناطق بلکہ یہ قرآن عظیم کا نص صریح ہے، ہر مسلمان پر واجب ہے کہ

نماز کو قصداً قضا کر دینا بلاشبہ حرام ہے تو جس طرح صبح یا عشاء قصداً نہ پڑھنی کہ ظہر یا فجر کے وقت پڑھ لیں گے یہ حرام قطعی ہے یونہی ظہر یا مغرب عمداً نہ پڑھنی کہ عصر یا عشاء کے وقت ادا کر لیں گے اس کا حرام ہونا لازم ہے اور وقت سے پہلے تو درست ہی کیا نماز ہی بیکار ہے جیسے کوئی آدمی رات کے وقت صبح کی نماز اور آٹھ بجے کی ظہر پڑھ لے تو قطعاً نہ ہوگی یونہی ظہر کے وقت عصر اور مغرب کے وقت عشاء پڑھ لے تو اس کا دوبارہ پڑھنی واجب ہے۔

احادیث میں حضور پرنور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ سے جو جمع منقول ہے اس میں مراد وہی جمع صوری ہے [illegible] صراحۃً متصل پر محمول جمع حقیقی کے باب میں اصلاً کوئی حدیث صحیح صریح مفسر وارد نہیں اور جمع تقدیم تو اس قابل ہی نہیں کہ اس پر کسی حدیث صحیح کا نام لیا جائے۔ جمع تاخیر میں احادیث صحیحہ کثیرہ کے خلاف [illegible] جب احادیث [illegible] کی جائے تو [illegible] ظاہر ہو جائے [illegible] جمع صوری کا ظہور [illegible] شرح مطہرہ [illegible] قرآن عظیم کی متعدد آیتیں [illegible] (فتاویٰ رضویہ جلد دوم)۔

باب ۲۲۔ إِذَا أَقَامَ بِأَرْضِ الْعَدُوِّ يَقْصُرُ

دشمن کی سرزمین میں ہو تو قصر پڑھے

۱۲۲۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَبُوْكَ عِشْرِيْنَ يَوْمًا يَقْصُرُ الصَّلٰوةَ قَالَ أَبُوْ دَاؤُدَ غَيْرُ مَعْمَرٍ لَا يُسْنِدُهُ۔

۱۲۲۲۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ تبوک کے مقام پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیس دن ٹھہرے اور نماز قصر کرتے رہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ معمر کے سوا کسی نے مسند نہیں کیا۔

باب ۲۳۔ صَلٰوةُ الْخَوْفِ

نماز خوف کا بیان

مَنْ رَأَى أَنْ يُصَلِّيَ بِهِمْ وَهُمْ صَفَّانِ فَيُكَبِّرُ بِهِمْ جَمِيْعًا ثُمَّ يَرْكَعُ بِهِمْ جَمِيْعًا ثُمَّ يَسْجُدُ الْإِمَامُ وَالصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ وَالْآخَرُوْنَ قِيَامٌ يَحْرُسُوْنَهُمْ فَإِذَا قَامُوْا سَجَدَ الْآخَرُوْنَ الَّذِيْنَ كَانُوْا خَلْفَهُمْ ثُمَّ تَأَخَّرَ الصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ إِلٰى مَقَامِ الْآخَرِيْنَ وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الْأَخِيْرُ إِلٰى مَقَامِهِمْ ثُمَّ يَرْكَعُ الْإِمَامُ وَيَرْكَعُوْنَ جَمِيْعًا ثُمَّ يَسْجُدُ وَيَسْجُدُ الصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ وَالْآخَرُوْنَ يَحْرُسُوْنَهُمْ فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ وَالصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ سَجَدَ الْآخَرُوْنَ ثُمَّ جَلَسُوْا جَمِيْعًا ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ جَمِيْعًا قَالَ أَبُوْ دَاؤُدَ هٰذَا قَوْلُ

جو یہ کہے کہ لوگ مل کر نماز پڑھیں جبکہ دو صفیں ہوں تو امام سب کے ساتھ تکبیر تحریمہ کہیں پھر سب کے ساتھ رکوع کریں پھر امام سجدہ کرے اور اس کے نزدیک والی صف سجدہ کرے دوسرے کھڑے ہوئے حفاظت کرتے رہیں جب یہ کھڑے ہو جائیں تو دوسرے سجدہ کر لیں جو ان کے پیچھے ہیں پھر اگلی صف والے پچھلی صف والوں کی جگہ چلے جائیں اور پچھلی صف والے پہلی صف والوں کی جگہ آجائیں پھر امام رکوع کرے تو سب رکوع کریں۔ پھر وہ سجدہ کرے تو وہ اور پہلی صف والے سجدہ کریں اور دوسرے حفاظت کرتے رہیں جب امام اور پہلی صف والے بیٹھ جائیں تو دوسرے سجدہ کر لیں پھر سارے بیٹھ جائیں۔ پھر سب مل کر سلام پھیریں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ سفیان کا قول ہے۔

شعبان۔

۱۳۳۳ حدثنا سعيد بن منصور [illegible]

[illegible]

عن أبي موسى عنه وكذلك عكرمة بن خالد عن مجاهد عن النبي صلى الله عليه وسلم وكذلك هشام بن عروة عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم وهو قول الثوري۔

قول ہے۔

باب من قال يقوم صف مع الإمام وصف وجاه العدو فيصلي بالذين يلونه ركعة ثم يقوم قائما حتى يصلي الذين معه ركعة أخرى ثم ينصرفوا فيصفوا وجاه العدو وتجيء الطائفة الأخرى فيصلي بهم ركعة ويثبت جالسا فيتمون لأنفسهم ركعة أخرى ثم يسلم بهم جميعا

۱۲۳۴۔ حدثنا عبيد الله بن معاذ ثنا أبي ثنا شعبة عن عبد الرحمن بن القاسم عن أبيه عن صالح بن خوات عن سهل بن أبي حثمة عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه صلى بأصحابه في خوف فجعلهم خلفه صفين فصلى بالذين يلونه ركعة ثم قام فلم يزل قائما حتى صلى الذين خلفهم ركعة ثم تقدموا وتأخر الذين كانوا قدامهم فصلى بهم النبي صلى الله عليه وسلم ركعة ثم قعد حتى صلى الذين تخلفوا ركعة ثم سلم۔

امام کے ساتھ ایک صف کھڑی ہو

ایک صف امام کے مقابلہ پر کھڑی ہو اور دوسری دشمن کے مقابلہ پر ہے پس امام اپنے ساتھ والوں کو ایک رکعت پڑھا کر کھڑا رہے یہاں تک کہ اس کے پاس والے دوسری رکعت پڑھ لیں پھر یہ حضرات دشمن کے مقابلہ پر چلے جائیں اور دوسرے آجائیں تو ایک رکعت امام ان کے ساتھ پڑھ کر بیٹھا رہے تاکہ وہ

صالح بن خوات نے حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خوف کے وقت اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی تو ان حضرات نے آپ کے پیچھے دو صفیں بنا لیں۔ آپ کے نزدیک والے حضرات نے ایک رکعت پڑھی اور کھڑے رہے یہاں تک کہ دوسری صف والوں نے ایک رکعت پڑھی۔ پھر وہ آگے بڑھے اور پچھلے آگے ہوگئے پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوبارہ ان حضرات کو ایک رکعت پڑھائی اور بیٹھے رہے یہاں تک کہ پچھلے حضرات نے ایک رکعت پڑھی۔ پھر سلام پھیر دیا۔

باب من قال إذا صلى ركعة وثبت قائما أتموا لأنفسهم ركعة ثم سلموا ثم انصرفوا فكانوا وجاه العدو واختلف في السلام

۱۲۳۵۔ حدثنا القعنبي عن مالك عن يزيد بن رومان عن صالح بن خوات عمن صلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم ذات الرقاع صلاة الخوف أن طائفة صفت معه وطائفة وجاه العدو فصلى بالذين معه ركعة ثم ثبت قائما وأتموا لأنفسهم ثم انصرفوا

جب مقتدی ایک رکعت پڑھ لیں

جب ایک رکعت پڑھ کر امام کھڑا رہے اور دوسری رکعت پڑھ کر سلام پھیر لیں اور دشمن کے مقابلہ پر چلے جائیں۔ سلام میں

صالح بن خوات نے اس شخص سے روایت کی جس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ذات الرقاع کے روز نماز خوف پڑھی تھی کہ ایک گروہ آپ کے ساتھ صف میں کھڑا ہوگیا اور دوسرا گروہ دشمن کے بالمقابل رہا۔ پس ساتھ والوں نے ایک رکعت پڑھی پھر کھڑے رہے اور باقی نماز خود پوری کی پھر دشمن کے مقابلے پر چلے گئے اور دوسرا گروہ آیا تو آپ نے

مصافّوا وجاه العدو وجاءت الطائفة الأخرى فصلى بهم الركعة التي بقيت من صلاته ثم ثبت جالسًا وأتموا لأنفسهم ثم سلّم بهم قال مالك وحديث يزيد بن رومان أحب ما سمعت إليّ.

١٢٣٦ - حدثنا القعنبي عن مالك عن يحيى بن سعيد عن القاسم بن محمد عن صالح بن خوات الأنصاري أن سهل بن أبي حثمة الأنصاري حدثه أن صلاة الخوف أن يقوم الإمام وطائفة من أصحابه وطائفة مواجهة العدو فيركع الإمام ركعة ويسجد بالذين معه ثم يقوم فإذا استوى قائمًا ثبت قائمًا وأتموا لأنفسهم الركعة الباقية ثم سلموا وانصرفوا والإمام قائم فكانوا وجاه العدو ثم يقبل الآخرون الذين لم يصلوا فيكبرون وراء الإمام فيركع بهم ويسجد بهم ثم يسلم فيقومون فيركعون لأنفسهم الركعة الباقية ثم يسلمون قال أبو داود وأما رواية يحيى بن سعيد عن القاسم نحو رواية يزيد بن رومان إلا أنه خالفه في السلام ورواية عبيد الله نحو رواية يحيى بن سعيد قال ويثبت قائمًا.

باب ٢٤٤ من قال يكبرون جميعًا وإن كانوا مستدبري القبلة ثم يصلي بمن معه ركعة ثم يأتون مصافّ أصحابهم ويجيء الآخرون فيركعون لأنفسهم ركعة ثم يصلي بهم ركعة ثم تقبل الطائفة التي كانت مقابل العدو فيصلون لأنفسهم ركعة والإمام قاعد ثم يسلم بهم كلهم.

١٢٣٧ - حدثنا الحسن بن علي ...

ساتھ سلام پھیرا (یا) باقی رکعت پڑھی۔ پھر آپ بیٹھے رہے یہاں تک کہ انہوں نے اپنی نماز پوری کی پھر ان کے ساتھ سلام پھیرا۔ امام مالک نے فرمایا کہ میں نے جو کچھ سنا اس میں سے مجھے یزید بن رومان کی حدیث زیادہ پسند ہے۔

صالح بن خوات انصاری نے حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نماز خوف روایت کی ہے کہ امام اپنے ساتھیوں کے ایک گروہ کے ساتھ کھڑا ہو جائے اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابل رہے۔ پس امام ایک رکعت پڑھے اپنے ساتھیوں کے ساتھ سجدہ کرے پھر کھڑا ہو جائے۔ جب سیدھا کھڑا ہو تو اسی طرح کھڑا رہے یہاں تک کہ وہ باقی رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیں اور دشمن کے مقابلے میں چلے جائیں اور امام کھڑا رہے۔ پھر دوسرا گروہ آئے جنہوں نے نماز نہیں پڑھی ہے وہ امام کے پیچھے تکبیر کہیں اور امام ان کے ساتھ رکوع کرے اور سجدہ کرے پھر سلام پھیر دے۔ وہ کھڑے ہو کر رکوع کریں اور باقی رکعت خود پڑھیں، پھر سلام پھیر دیں۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ یحییٰ بن سعید نے قاسم سے یزید بن رومان کی طرح روایت کی ہے، البتہ سلام میں اختلاف ہے اور عبید اللہ نے یحییٰ بن سعید کی طرح روایت کرتے ہوئے کہا کہ امام کھڑا رہے۔

جس نے کہا کہ تکبیر تحریمہ سب کہیں

تکبیر تحریمہ سب کہیں خواہ قبلے کی جانب کسی کی پیٹھ ہو پھر امام اپنے ساتھ والوں کے ساتھ ایک رکعت پڑھے پھر وہ اپنے ساتھیوں کی جگہ چلے جائیں، دوسرے آ کر خود ایک رکعت پڑھ لیں، پھر امام ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھے۔ پھر گروہ آئے جو دشمن کے مقابل تھا وہ خود ایک رکعت پڑھیں، امام بیٹھا رہے پھر سب کے ساتھ سلام پھیر دے۔

عروہ بن زبیر سے مروی ہے کہ مروان بن حکم نے

ابو بكر بن عبد الرحمن [illegible] حثمة قال ابن [illegible]
قالا ثنا ابو الاسود انه سمع عروة بن الزبير
يحدث عن [illegible] انه سأل ابا هريرة
عن صلاة [illegible] رسول الله صلى الله عليه وسلم
صلاة العصر [illegible] ابو هريرة [illegible]
[illegible] قال ابو هريرة [illegible] رسول
الله صلى الله عليه وسلم [illegible]
[illegible] أخرى [illegible]
[illegible] رسول الله صلى الله عليه وسلم
[illegible]
[illegible] رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] رسول الله صلى الله عليه
وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible]
الله صلى الله عليه وسلم [illegible]
[illegible] رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible] رسول الله صلى الله عليه وسلم
[illegible]
الله صلى الله عليه وسلم [illegible]
[illegible] رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible]
[illegible] ركعتين ركعة.

١٢٢٨ - حدثنا محمد بن [illegible]
[illegible] حدثني محمد بن إسحاق [illegible]
[illegible]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا آپ نے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible] حضرت ابوہریرہ
نے فرمایا [illegible] حضرت ابوہریرہ نے
فرمایا [illegible] رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
[illegible]
[illegible] رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم [illegible]
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible]
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]

[illegible] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ
[illegible]

الزبیر عن ابی ھریرۃ قال خرجنا مع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الی نجد حتی اذا کنا
بذات الرقاع من نخل لقی جمعا من غطفان فذکر
معناہ ولفظہ علی غیر لفظ حیوۃ وقال فیہ
حین رکع بمن معہ وسجد قال فلما قاموا
مشوا القہقری الی مصاف اصحابہم ولم یذکر
استدبار القبلۃ قال ابوداؤد واما عبید اللہ
ابن سعد فحدثنا قال حدثنی عمی قال حدثنا ابی
عن ابن اسحٰق حدثنی محمد بن جعفر
ابن الزبیر ان عروۃ بن الزبیر حدثہ ان
عائشۃ حدثتہ بہذہ القصۃ قالت کبر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکبرت
الطائفۃ الذین صفوا معہ ثم رکع فرکعوا
ثم سجد فسجدوا ثم رفع فرفعوا ثم مکث
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالسا ثم
سجدوا ھم لانفسہم الثانیۃ ثم قاموا فنکصوا
علی اعقابہم یمشون القہقری حتی قاموا من
ورائہم وجاءت الطائفۃ الاخری فقاموا
فکبروا ثم رکعوا لانفسہم ثم سجد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسجدوا معہ ثم
قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسجدوا
لانفسہم الثانیۃ ثم قامت الطائفتان جمیعا
فصلوا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرکع فرکعوا ثم سجد فسجدوا جمیعا ثم عاد
فسجد الثانیۃ وسجدوا معہ سریعا کاسرع
الاسراع جاہدا لا یألون سراعا ثم سلم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسلموا فقام رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وقد شارکہ الناس فی
الصلوۃ کلہا۔

پیچھے ہٹ کر صف بندی کیے ہوئے۔ یہی معنی ذکر کیا اور ان کے
الفاظ حیوۃ کے الفاظ سے مختلف ہیں اور اسی میں کہا کہ جب آپ
نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ رکوع اور سجدہ کیا فرمایا کہ جب وہ
کھڑے ہوئے تو پیچھے قدموں کو چلتے ہوئے اپنے ساتھیوں کی صف
پہنچے قبلہ کی طرف پیٹھ کرنا ذکر نہیں کیا۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ عبید اللہ بن سعد
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے میرے چچا نے، ان سے میرے باپ نے، ان سے ابن اسحاق، محمد بن جعفر بن زبیر
عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی
عنہا نے یہ قصہ بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور اس گروہ نے بھی تکبیر کہی جو آپ کے
ساتھ صف بستہ تھا۔ پھر آپ نے رکوع کیا اور انہوں نے بھی
آپ نے سجدہ کیا اور انہوں نے بھی سجدہ کیا، پھر آپ نے سر اٹھایا انہوں نے بھی
پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بیٹھے رہے اور انہوں نے
خود سجدہ کیا پھر کھڑے ہوئے اور الٹے پاؤں پیچھے ہٹے یہاں تک کہ
پیچھے جا کر کھڑے ہوئے اور دوسرا گروہ آیا اور انہوں نے تکبیر کہی اور
خود رکوع کیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے
سجدہ کیا اور انہوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا پھر رسول اللہ
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کھڑے ہوگئے اور ان حضرات نے خود
دوسرا سجدہ کیا پھر دونوں گروہ کھڑے ہوگئے اور رسول اللہ
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ چنانچہ آپ نے
رکوع کیا تو انہوں نے بھی رکوع کیا پھر آپ نے سجدہ کیا
تو سب نے سجدہ کیا پھر آپ نے دوسرا سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ سجدہ کیا۔ پھر
رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے سلام پھیرا اور انہوں نے بھی پھر آپ کھڑے
ہوئے اور لوگ پوری نماز میں آپ کے ساتھ شریک رہے۔

باب ٣٣: مَنْ قَالَ يُصَلِّي بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَةً ثُمَّ يُسَلِّمُ فَيَقُومُ كُلُّ صَفٍّ فَيُصَلُّونَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً

١٢٢٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِإِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرَى مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَقَامُوا فِي مَقَامِ أُولَئِكَ وَجَاءَ أُولَئِكَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً أُخْرَى ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَامَ هَؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ وَقَامَ هَؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ نَافِعٌ وَخَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَلِكَ قَوْلُ مَسْرُوقٍ وَيُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَكَذَلِكَ رَوَى يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ فَعَلَهُ.

جس نے کہا کہ امام ہر گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھے پھر سلام پھیرے اور ہر صف کھڑی ہو کر ایک ایک رکعت خود پڑھے۔

سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے پر رہا۔ پھر یہ ان کی جگہ پر چلے گئے اور وہ آ گئے تو آپ نے دوسری رکعت ان کے ساتھ پڑھی پھر سلام پھیر دیا۔ پھر یہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے اپنی رکعت پوری کر لی اور وہ کھڑے ہوئے تو انہوں نے اپنی رکعت پوری کر لی۔ ابو داؤد کا بیان ہے کہ اسی طرح نافع اور خالد بن معدان نے حضرت ابن عمر سے مرفوعاً روایت کی ہے اور اسی طرح قول ہے مسروق اور یوسف بن مہران کا حضرت ابن عباس سے اور اسی طرح یونس نے حسن سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ نے ایسا ہی کیا۔

باب ٣٤: مَنْ قَالَ يُصَلِّي بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَةً ثُمَّ يُسَلِّمُ فَيَقُومُ الَّذِينَ خَلْفَهُ فَيُصَلُّونَ رَكْعَةً ثُمَّ يَجِيءُ الْآخَرُونَ إِلَى مَقَامِ هَؤُلَاءِ فَيُصَلُّونَ رَكْعَةً

١٢٣٠ - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ نَا ابْنُ فُضَيْلٍ نَا خُصَيْفٌ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَقَامُوا صَفًّا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفٌّ مُسْتَقْبِلَ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً ثُمَّ جَاءَ الْآخَرُونَ فَقَامُوا مَقَامَهُمْ وَاسْتَقْبَلَ هَؤُلَاءِ الْعَدُوَّ فَصَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ هَؤُلَاءِ فَصَلَّوْا لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمُوا ثُمَّ ذَهَبُوا فَقَامُوا مَقَامَ

جس نے کہا کہ ہر گروہ امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھے

اور امام سلام پھیر دے۔ پس جو امام کے پیچھے ہیں وہ ایک رکعت پڑھ لیں۔ پھر دوسرے ان کی جگہ پر آ جائیں اور ایک رکعت پڑھ لیں۔

ابو عبیدہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز خوف پڑھائی۔ پس لوگ دو صفوں میں کھڑے ہوئے ایک صف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے اور دوسری دشمن کے بالمقابل۔ پس ان کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک رکعت پڑھی۔ پھر دوسرے حضرات آ کر ان کی جگہ پر کھڑے ہو گئے اور یہ دشمن کے مقابلے پر چلے گئے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک رکعت ان کے ساتھ پڑھی پھر سلام پھیر دیا۔ پس ان حضرات نے ایک رکعت خود پڑھ کر سلام پھیرا اور چلے گئے تو ان لوگوں کی جگہ پر کھڑے

ثم ذهبوا مستقبلي العدو ورجع أولئك إلى مقامهم فصلوا لأنفسهم ركعة ثم سلموا.

صف کے مقابل کھڑے ہو گئے اور پہلا گروہ اپنی جگہ پر واپس آ گیا اور ایک رکعت خود ہی پڑھ کر سلام پھیر دیا۔ ف

ف۔ اس روایت کے بارے میں مختلف طریقوں پر ... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ حدیث ...

۱۲۳۱ حدثنا تميم بن المنتصر نا إسحاق يعني ابن يوسف عن شريك عن خصيف بإسناده ومعناه قال فكبر نبي الله صلى الله عليه وسلم وكبر الصفان جميعا قال أبو داود رواه الثوري بهذا المعنى عن خصيف وصلى عبد الرحمن بن سمرة هكذا إلا أن الطائفة التي صلى بهم ركعة ثم سلم مضوا إلى مقام أصحابهم وجاء هؤلاء فصلوا لأنفسهم ركعة ثم رجعوا إلى مقام أولئك فصلوا لأنفسهم ركعة قال أبو داود حدثنا بذلك مسلم بن إبراهيم نا عبد الصمد بن حبيب قال أخبرني أبي أنهم غزوا مع عبد الرحمن بن سمرة كابل فصلى بنا صلاة الخوف.

خصیف نے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی روایت کی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور دونوں صفوں نے بھی تکبیر کہی۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اسے ثوری نے خصیف سے اسی طرح روایت کیا ہے اور حضرت عبدالرحمن بن سمرہ نے بھی اسی طرح نماز پڑھی مگر جس گروہ نے ایک رکعت پڑھی تھی وہ سلام پھیر کر اپنے ساتھیوں کی جگہ چلے گئے اور یہ آ کر خود ایک رکعت پڑھ کر ان کی جگہ چلے گئے پھر وہ آئے اور ایک رکعت خود پڑھی۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ہم سے یہ حدیث بیان کی مسلم بن ابراہیم نے عبدالصمد بن حبیب سے، انہوں نے اپنے والد سے کہ انہوں نے حضرت عبدالرحمن بن سمرہ کے ہمراہ کابل میں جہاد کیا تو انہوں نے ہمیں نماز خوف پڑھائی تھی۔

باب من قال يصلي بكل طائفة ركعة ولا يقضون

جس نے کہا کہ ہر گروہ امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھے اور قضا نہ پڑھے

۱۲۳۲ حدثنا مسدد نا يحيى عن سفيان حدثني الأشعث بن سليم عن الأسود بن هلال عن ثعلبة بن زهدم قال كنا مع سعيد بن العاص بطبرستان فقام فقال أيكم صلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة الخوف فقال حذيفة أنا فصلى بهؤلاء ركعة وبهؤلاء ركعة ولم يقضوا قال أبو داود وكذا رواه عبيد الله بن عبد الله ومجاهد عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم وعبد الله بن شقيق عن أبي هريرة عن النبي

ثعلبہ بن زہدم سے روایت ہے کہ ہم طبرستان میں حضرت سعید بن عاص کے ساتھ تھے تو انہوں نے کھڑے ہو کر فرمایا کہ تم میں سے کس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز خوف پڑھی ہے؟ حضرت حذیفہ نے فرمایا کہ میں نے، پس انہوں نے اس گروہ کو ایک رکعت پڑھائی اور اس گروہ کو ایک رکعت اور کسی نے قضا نہ کی۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اسی طرح اسے روایت کیا ہے عبید اللہ بن عبداللہ اور مجاہد نے حضرت ابن عباس سے اور عبداللہ بن شقیق نے حضرت ابوہریرہ سے اور یزید الفقیر و ابو موسیٰ نے حضرت جابر سے اور بعض نے یزید الفقیر کی حدیث میں کہا

صلى الله عليه وسلم. ويزيد الفقير وأبو موسى جميعا عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم وقد قال بعضهم في حديث يزيد الفقير أنهم قضوا ركعة وكذلك رواه سماك الحنفي عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم وكذلك رواه زيد بن ثابت عن النبي صلى الله عليه وسلم قال فكانت للقوم ركعة ركعة وللنبي صلى الله عليه وسلم ركعتين۔

نے ایک رکعت قضا کی اور اسی طرح روایت کیا ہے سماک حنفی نے حضرت ابن عمر سے مرفوعاً اور حضرت زید بن ثابت نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ لوگوں کی ایک ایک رکعت ہوئی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دو رکعتیں۔

۱۲۳۳۔ حدثنا مسدد وسعيد بن منصور قالا ثنا أبو عوانة عن بكير بن الأخنس عن مجاهد عن ابن عباس قال فرض الله عز وجل الصلوة على لسان نبيكم صلى الله عليه وسلم في الحضر أربعا وفي السفر ركعتين وفي الخوف ركعة۔

بکیر بن اخنس نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبانی نماز فرض فرمائی حضر میں چار رکعتیں، سفر میں دو رکعتیں اور خوف کے وقت ایک رکعت۔

باب من قال يصلي بكل طائفة ركعتين

جس نے کہا کہ ہر گروہ کے ساتھ امام دو دو رکعتیں پڑھے

۱۲۳۴۔ حدثنا عبيد الله بن معاذ نا أبي نا الأشعث عن الحسن عن أبي بكرة قال صلى النبي صلى الله عليه وسلم في خوف الظهر فصف بعضهم خلفه وبعضهم بإزاء العدو فصلى بهم ركعتين ثم سلم فانطلق الذين صلوا معه فوقفوا موقف أصحابهم ثم جاء أولئك فصلوا خلفه فصلى بهم ركعتين ثم سلم فكانت لرسول الله صلى الله عليه وسلم أربعا ولأصحابه ركعتين ركعتين وبذلك كان يفتي الحسن قال أبو داود وكذلك في المغرب يكون للإمام ست ركعات وللقوم ثلاثا ثلاثا قال أبو داود وكذلك رواه يحيى بن أبي كثير عن أبي سلمة عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم وكذلك قال سليمان اليشكري عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم۔

حسن نے حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خوف کے وقت نماز ظہر پڑھی تو بعض حضرات نے آپ کے پیچھے صف بنائی اور بعض دشمن کے مقابلے پر رہے پس انہوں نے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا۔ پھر آپ کے ساتھ نماز پڑھنے والے اپنے ساتھیوں کی جگہ پر چلے گئے اور وہ آ گئے تو انہوں نے آپ کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر سلام پھیر دیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چار ہوئیں اور آپ کے اصحاب کی دو دو رکعتیں ہوئیں اور حسن اسی پر فتویٰ دیتے تھے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسی طرح نماز مغرب میں امام کی چھ اور لوگوں کی تین تین رکعتیں ہوں گی۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے یحییٰ بن ابو کثیر نے ابو سلمہ سے، انہوں نے حضرت جابر سے مرفوعاً اور اسی طرح سلیمان یشکری نے بھی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے۔

باب ۲۸۸ صَلٰوۃُ الطَّالِبِ۔

۱۲۳۵ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو نَا عَبْدُ الْوَارِثِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُنَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَالِدِ بْنِ سُفْيَانَ الْهُذَلِيِّ وَكَانَ نَحْوَ عُرَنَةَ وَعَرَفَاتٍ فَقَالَ اذْهَبْ فَاقْتُلْهُ قَالَ فَرَأَيْتُهُ وَحَضَرَتْ صَلٰوۃُ الْعَصْرِ فَقُلْتُ إِنِّي لَأَخَافُ أَنْ يَكُونَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ مَا إِنْ أُؤَخِّرِ الصَّلٰوۃَ فَانْطَلَقْتُ أَمْشِي وَأَنَا أُصَلِّي أُومِئُ إِيمَاءً نَحْوَهُ فَلَمَّا دَنَوْتُ مِنْهُ قَالَ لِي مَنْ أَنْتَ قُلْتُ رَجُلٌ مِنَ الْعَرَبِ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَجْمَعُ لِهٰذَا الرَّجُلِ فَجِئْتُكَ فِي ذَاكَ قَالَ إِنِّي لَفِي ذَاكَ فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً حَتّٰى إِذَا أَمْكَنَنِي عَلَوْتُهُ بِسَيْفِي حَتّٰى بَرَدَ۔

کفار کو تلاش کرنے والے کی نماز

ابن عبداللہ بن انیس سے روایت ہے ان کے والد ماجد نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرنہ اور عرفات کی جانب سے خالد بن سفیان ہذلی کی طرف بھیجا اور فرمایا کہ جا کر اسے قتل کر دو۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے اسے دیکھا اور نماز عصر کا وقت ہو گیا تھا میں نے سوچا کہ اگر میں نماز کے باعث تاخیر کر دوں گا تو میرے اور اس کے درمیان بہت فاصلہ ہو جائے گا۔ لہٰذا میں چلتا رہا اور اشارے سے نماز پڑھتا رہا۔ جب میں اس کے نزدیک پہنچا تو اس نے مجھ سے کہا آپ کون ہیں۔ میں نے کہا ایک عربی ہوں مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ اس آدمی کے لیے فوج جمع کر رہے ہیں سو میں بھی اسی لئے آپ کے پاس آیا ہوں۔ اس نے کہا میں اسی فکر میں ہوں۔ پس میں کچھ دیر اس کے ساتھ چلتا رہا یہاں تک کہ جب موقع ملا تو میں نے اس پر تلوار کا وار کر دیا اور وہ ٹھنڈا ہو کر رہ گیا۔

نوافل کا بیان

باب ۲۸۹ تَفْرِيعُ أَبْوَابِ التَّطَوُّعِ وَرَكَعَاتِ السُّنَّةِ۔

۱۲۳۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى نَا ابْنُ عُلَيَّةَ نَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ نَا النُّعْمَانُ بْنُ سَالِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى فِي يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا بُنِيَ لَهُ بِهِنَّ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ۔

نوافل کے احکام اور سنتوں کی رکعتیں

عنبسہ بن ابو سفیان نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو روزانہ بارہ رکعت نوافل پڑھا کرے تو ان کے باعث اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔ ف

ف۔ ان بارہ رکعتوں کی تفصیل یہ ہے۔ دو رکعت فجر کے فرضوں سے پہلے چار رکعت ظہر کے فرضوں سے پہلے اور دو رکعت ظہر کے فرضوں کے بعد دو رکعت مغرب کے فرضوں کے بعد اور دو رکعت عشاء کے فرضوں کے بعد۔ یہ مؤکدہ سنتوں کی تعداد بارہ ہے اگر عصر کے فرضوں سے پہلی چار رکعت اور عشاء کے فرضوں سے پہلی چار رکعت غیر مؤکدہ سنتوں کو بھی ساتھ ملا لیا جائے تو [illegible]

اور مؤکدہ اور غیر مؤکدہ سنتیں بھی پڑھی جاتی ہیں گویا سنتیں فرائض و واجبات کی تکمیل کے لیے ہی جمیع سنن و نوافل کو رکھا گیا ہے ... دو فرض کے ساتھ پچھلے، چار ظہر کے، تین مغرب کے اور چار عشاء کے ... یوں سنن و نوافل و واجبات کی تعداد بیس ہے جس کی پابندی کرنے کے لیے تہجد اور غیر مؤکدہ سنتیں بھی رکھی گئی ہیں اور رمضان المبارک میں ہر سال بیس رکعت تراویح پڑھی جاتی ہے ... حقیقت میں حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرائض و واجبات کی تکمیل کے لیے ... ہی صاحب ... رحمہما اللہ تعالی ...

١٢٣٧ – حدثنا أحمد بن حنبل نا هشيم نا خالد ح وحدثنا مسدد نا يزيد بن زريع نا خالد الحذاء عن عبد الله بن شقيق قال سألت عائشة عن تطوع رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت كان يصلي قبل الظهر أربعا في بيتي ثم يخرج فيصلي بالناس ثم يرجع إلى بيتي فيصلي ركعتين وكان يصلي بالناس المغرب ثم يرجع إلى بيتي فيصلي ركعتين وكان يصلي بهم العشاء ثم يدخل بيتي فيصلي ركعتين وكان يصلي من الليل تسع ركعات فيهن الوتر وكان يصلي ليلا طويلا قائما وليلا طويلا جالسا فإذا قرأ وهو قائم ركع وسجد وهو قائم وإذا قرأ وهو قاعد ركع وسجد وهو قاعد وكان إذا طلع الفجر صلى ركعتين ثم يخرج فيصلي بالناس صلاة الفجر صلى الله عليه وسلم.

احمد بن حنبل، ہشیم، خالد، مسدد، یزید بن زریع، خالد

عبد اللہ بن شقیق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی نماز کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ آپ ظہر سے پہلے میرے گھر میں چار رکعتیں پڑھتے۔ پھر نکل کر لوگوں کو نماز پڑھاتے اور میرے حجرے میں تشریف لاتے تو دو رکعتیں پڑھتے۔ پھر لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھاتے پھر میرے حجرے میں تشریف لاکر دو رکعتیں پڑھتے اور آپ لوگوں کو نماز عشاء پڑھاتے اور میرے حجرے میں داخل ہو کر دو رکعتیں پڑھتے اور تہجد کی وتر سمیت نو رکعتیں پڑھا کرتے اور آپ کسی رات کو بہت دیر تک کھڑے ہو کر نماز پڑھتے اور کسی رات بہت دیر تک بیٹھ کر نماز پڑھتے۔ جب آپ کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تو رکوع و سجود بھی کھڑے ہو کر کرتے اور جب بیٹھ کر نماز پڑھتے تو رکوع و سجود بھی بیٹھے بیٹھے کرتے اور جب فجر طلوع ہو جاتی تو دو رکعتیں پڑھتے پھر نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لوگوں کو نماز فجر پڑھاتے۔

١٢٣٨ – حدثنا القعنبي عن مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي قبل الظهر ركعتين وبعدها ركعتين وبعد المغرب ركعتين في بيته وبعد صلاة العشاء ركعتين وكان لا يصلي بعد الجمعة حتى ينصرف فيصلي ركعتين.

نافع نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ظہر سے پہلے دو رکعتیں اور اس کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے اور مغرب کے بعد دو رکعتیں اپنے کاشانۂ اقدس میں اور نماز عشاء کے بعد دو رکعتیں پڑھتے۔ آپ جمعہ کے بعد نماز نہ پڑھتے یہاں تک کہ واپس لوٹ کر دو رکعتیں پڑھتے۔

١٢٣٩ – حدثنا مسدد نا يحيى عن شعبة

ابراہیم بن محمد بن منتشر نے اپنے والد ماجد سے حضرت عائشہ

حدثنا إبراهيم بن محمد بن المنتشر عن أبيه عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان لا يدع أربعا قبل الظهر وركعتين قبل صلاة الغداة۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور نمازِ فجر سے پہلے دو رکعتیں کبھی نہ چھوڑتے۔

باب ۲۷۲ ركعتي الفجر۔

فجر کی دو رکعتیں

۱۲۴۰۔ حدثنا مسدد نا يحيى عن ابن جريج حدثني عطاء عن عبيد بن عمير عن عائشة قالت إن رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يكن على شيء من النوافل أشد معاهدة منه على الركعتين قبل الصبح۔

عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیگر نوافل کی اتنی پابندی نہیں کیا کرتے تھے جتنی نمازِ فجر سے پہلے دو رکعتوں کی فرمایا کرتے تھے۔

ف۔ فجر کی سنتیں تاکید کے لحاظ سے تمام سنتوں میں سرفہرست ہیں۔ اسی اہمیت کے پیش نظر فقہائے احناف شکر اللہ تعالیٰ سعیہم انہیں واجب کے قریب شمار کرتے اور وہ ان سے پہلے ان کی قضا پڑھنے کو جائز قرار دیتے ہیں جبکہ دوسری سنتوں کی وقت گزر جانے کے بعد قضا نہیں پڑھی جاتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب ۲۷۳ في تخفيفهما

دونوں رکعتوں کو ہلکی پھلکی پڑھنا

۱۲۴۱۔ حدثنا أحمد بن أبي شعيب الحراني نا زهير بن معاوية نا يحيى بن سعيد عن محمد بن عبد الرحمن عن عمرة عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يخفف الركعتين قبل صلاة الفجر حتى إني لأقول هل قرأ فيهما بأم القرآن۔

محمد بن عبد الرحمٰن نے عمرہ سے روایت کی ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فجر سے پہلے دو رکعتیں اتنی ہلکی پھلکی پڑھا کرتے کہ میں کہتی کہ حضور نے ان میں سورۂ فاتحہ بھی پڑھی ہے یا نہیں۔

۱۲۴۲۔ حدثنا يحيى بن معين نا مروان بن معاوية نا يزيد بن كيسان عن أبي حازم عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم قرأ في ركعتي الفجر قل يا أيها الكافرون وقل هو الله أحد۔

ابو حازم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فجر کی ان دو رکعتوں میں سورۂ قل یا ایہا الکافرون اور سورۂ قل ہو اللہ احد پڑھی۔

۱۲۴۳۔ حدثنا أحمد بن حنبل نا أبو المغيرة نا عبد الله بن العلاء حدثني أبو زيادة عبيد الله بن زياد الكندي عن بلال أنه حدثه أنه أتى رسول الله صلى الله عليه وسلم

عبید اللہ بن زیاد کندی نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے وہ نمازِ فجر کی اطلاع دینے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو حضرت عائشہ نے حضرت بلال کو مشغول رکھا ان سے ایک بات پوچھی یہاں

بِصَلٰوةِ الْغَدَاةِ فَشَغَلَتْ عَائِشَةُ بِلَالًا بِأَمْرٍ سَأَلَتْهُ عَنْهُ حَتّٰى فَضَحَهُ الصُّبْحُ فَأَصْبَحَ جِدًّا قَالَ فَقَامَ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلٰوةِ وَتَابَعَ أَذَانَهُ فَلَمْ يَخْرُجْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا خَرَجَ صَلّٰى بِالنَّاسِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ شَغَلَتْهُ بِأَمْرٍ سَأَلَتْهُ عَنْهُ حَتّٰى أَصْبَحَ جِدًّا وَأَنَّهُ أَبْطَأَ عَلَيْهِ بِالْخُرُوْجِ فَقَالَ إِنِّيْ كُنْتُ رَكَعْتُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ أَصْبَحْتَ جِدًّا قَالَ لَوْ أَصْبَحْتُ أَكْثَرَ مِمَّا أَصْبَحْتُ لَرَكَعْتُهُمَا وَأَحْسَنْتُهُمَا وَأَجْمَلْتُهُمَا۔

تک کہ صبح خوب روشن ہو گئی۔ پس حضرت بلال نے کھڑے ہو کر نماز کی اطلاع دی لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف نہ لائے۔ جب آپ تشریف لائے تو لوگوں کو نماز پڑھائی۔ اس نے آپ کی خدمت میں عرض کی کہ حضرت عائشہ نے ان سے ایک بات پوچھ کر مشغول کر لیا تھا جس کے باعث صبح خوب روشن ہو گئی اور آپ کی تشریف آوری میں دیر ہوئی۔ فرمایا کہ میں فجر کی دو رکعتیں پڑھ رہا تھا۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ نے بہت روشنی کر دی۔ فرمایا کہ اگر صبح اس سے بھی زیادہ روشن ہو جاتی تب بھی میں ان دونوں رکعتوں کو خوب حسین و جمیل کر کے پڑھتا۔

ف۔ معلوم ہوا کہ صبح روشن ہو جانے پر فجر کی نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ اس سے احادیث جتنا اجالا زیادہ ہو اتنا ثواب زیادہ ہوگا۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مذہب ہے۔ احادیث کی کثرت سے بھی یہی مذہب ہے کہ تقریب وقت زیادہ ہو جاتا ہے۔ اہل اسلام کے تساہل کی وجہ سے آج کل مساجد کو اسی پر عمل کرنا زیادہ مناسب ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ نماز فجر کی جماعت میں شامل ہو کر جماعت کا ثواب حاصل کر سکیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۱۲۳۴ اسحٰق ثنا مسدد ثنا خالد ثنا عبد الرحمٰن يعني ابن اسحٰق المدني عن ابن زيد عن ابن سيلان عن ابي هريرة قال قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم لا تدعوهما وان طردتكم الخيل۔

ابن سیلان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان دونوں رکعتوں کو چھوڑا نہ کرو اگرچہ تمہیں گھوڑے کچل ڈالیں۔

۱۲۳۵ اسحٰق ثنا احمد بن يونس ثنا عثمان بن حكيم اخبرني سعيد بن يسار عن عبد اللّٰه بن عباس ان كثيرا مما كان يقرأ رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم في ركعتي الفجر بآمنا باللّٰه وما انزل الينا هذه الآية قال هذه في الركعة الاولى وفي الركعة الآخرة بآمنا باللّٰه واشهد بانا مسلمون۔

سعید بن یسار نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فجر کی دونوں رکعتوں سے پہلی رکعت میں اکثر آمَنَّا بِاللّٰهِ یعنی اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا ... (۲: ۱۳۶) والی آیت اور دوسری رکعت میں اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ (۳: ۵۲) والی آیت پڑھا کرتے۔

۱۲۳۶ اسحٰق ثنا محمد بن الصباح بن سفيان ثنا عبد العزيز بن محمد عن عثمان بن عمر يعني ابن موسى عن ابي الغيث عن ابي هريرة انه سمع النبي صلى اللّٰه عليه وسلم يقرأ في ركعتي الفجر

ابو الغیث نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فجر کی دو رکعتوں میں آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا ... اور دوسری رکعت میں

قُلْ آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ عَلَيْنَا فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى وَفِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرٰى بِهٰذِهِ الْآيَةِ رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ أَوْ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلَا تُسْأَلُ عَنْ أَصْحَابِ الْجَحِيْمِ شَكَّ الدَّرَاوَرْدِيُّ۔

بَابُ الْاِضْطِجَاعِ بَعْدَهَا

۱۲۴۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو كَامِلٍ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمُ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ فَلْيَضْطَجِعْ عَلٰى يَمِينِهِ فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ أَمَا يُجْزِئُ أَحَدَنَا مَمْشَاهُ إِلَى الْمَسْجِدِ حَتّٰى يَضْطَجِعَ عَلٰى يَمِينِهِ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فِي حَدِيثِهِ قَالَ لَا قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَلٰى نَفْسِهِ قَالَ فَقِيلَ لِابْنِ عُمَرَ هَلْ تُنْكِرُ شَيْئًا مِمَّا يَقُولُ قَالَ لَا وَلٰكِنَّهُ اجْتَرَأَ وَجَبُنَّا قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ فَمَا ذَنْبِي إِنْ كُنْتُ حَفِظْتُ وَنَسُوا۔

۱۲۴۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَضٰى صَلَاتَهُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ نَظَرَ فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِي وَإِنْ كُنْتُ نَائِمَةً أَيْقَظَنِي وَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ فَيُؤْذِنَهُ بِصَلَاةِ الصُّبْحِ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ۔

۱۲۴۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ ابْنُ أَبِي عَتَّابٍ أَوْ غَيْرُهُ

رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ ... إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلَا تُسْأَلُ عَنْ أَصْحَابِ الْجَحِيْمِ ... (۱۱۹:۲)

یہ شک دراوردی نے کیا ہے۔

ان کے بعد لیٹنا

ہمارے آقا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی فجر سے پہلے کی دو رکعتیں پڑھے تو اپنی داہنی کروٹ لیٹ جائے۔ مروان بن حکم نے کہا کیا ہم میں سے کسی کے لیے مسجد تک جانا کافی نہیں ہے کہ داہنی کروٹ لیٹے۔ عبید اللہ کی روایت میں ہے کہ فرمایا نہیں۔ یہ بات حضرت ابن عمر کو پہنچی تو انہوں نے کہا ابوہریرہ نے اپنے اوپر بہت زیادہ کر لیا ہے۔ ابن عمر سے کہا گیا کیا آپ ان کی بات کا انکار کرتے ہیں؟ فرمایا نہیں [illegible] جب یہ بات حضرت ابوہریرہ تک پہنچی تو انہوں نے کہا میرا کیا گناہ ہے [illegible]

ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کے آخری حصہ کی نماز پڑھ لیتے تو دیکھتے اگر میں جاگ رہی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے اور اگر سوئی ہوتی تو مجھے جگا دیتے اور دو رکعتیں پڑھتے پھر لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن آ کر نماز فجر کی اطلاع کرتا، پس آپ دو ہلکی رکعتیں پڑھتے پھر نماز کے لیے تشریف لے جاتے۔

ابو عتاب وغیرہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَإِنْ كُنْتُ نَائِمَةً اضْطَجَعَ وَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِي۔

علیہ وسلم جب فجر کی دو رکعتیں پڑھ لیتے اس وقت میں سوئی ہوئی ہوتی تو لیٹ جاتے ورنہ اگر جاگ رہی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے۔

۱۲۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ وَزِيَادُ بْنُ يَحْيَى قَالَا نَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي مَكِينٍ نَا أَبُو الْفُضَيْلِ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ فَكَانَ لَا يَمُرُّ بِرَجُلٍ إِلَّا نَادَاهُ بِالصَّلَاةِ أَوْ حَرَّكَهُ بِرِجْلِهِ قَالَ زِيَادٌ قَالَ نَا أَبُو الْفُضَيْلِ۔

مسلم بن ابی بکرہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز فجر کے لیے نکلا۔ آپ جس آدمی کے پاس سے بھی گزرتے اسے نماز کے لیے بلاتے یا اس کے پیر کو ہلا دیتے۔ زیاد کا بیان ہے کہ ابو الفضیل نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی۔

بَابٌ إِذَا أَدْرَكَ الْإِمَامَ وَلَمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ۔

جماعت ہو رہی ہے تو فجر کی سنتیں نہ پڑھے

۱۲۵۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصُّبْحَ فَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا فُلَانُ أَيَّتُهُمَا صَلَاتُكَ الَّتِي صَلَّيْتَ وَحْدَكَ أَوِ الَّتِي صَلَّيْتَ مَعَنَا۔

عاصم سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک آدمی آیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز فجر پڑھ رہے تھے اس نے دو رکعتیں پڑھیں پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں شامل ہو گیا۔ فارغ ہونے پر آپ نے فرمایا کہ اے فلاں! ان دونوں میں سے تمہاری نماز کونسی ہے جو تنہا پڑھی یا جو ہمارے ساتھ پڑھی۔

۱۲۵۲۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ وَرْقَاءَ ح وَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ كُلُّهُمْ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ

مسلم بن ابراہیم، حماد بن سلمہ، احمد بن حنبل، محمد بن جعفر، شعبہ، ورقاء، حسن بن علی، یزید بن ہارون، حماد بن زید، ایوب، محمد بن متوکل، عبد الرزاق، زکریا بن اسحاق، عمرو بن دینار، عطاء بن یسار سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے سوا کوئی اور نماز نہیں پڑھی جاتی۔

فلا صلوٰةَ إلَّا المكتوبةَ

باب من فاتته متى يقضيها

١٢٥٣ - حدّثنا عثمانُ بنُ أبي شيبةَ نا ابنُ نُميرٍ عن سعدِ بنِ سعيدٍ حدّثني محمّدُ بنُ إبراهيمَ عن قيسِ بنِ عمرٍو قال رأى رسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ رجلًا يصلّي بعدَ صلاةِ الصبحِ ركعتينِ فقال رسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ صلاةُ الصبحِ ركعتانِ فقال الرجلُ إنّي لم أكن صلّيتُ الركعتينِ اللتينِ قبلَهما فصلّيتُهما الآنَ فسكتَ رسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ۔

١٢٥٤ - حدّثنا حامدُ بنُ يحيى البلخيُّ قال قال سفيانُ كان عطاءُ بنُ أبي رباحٍ يحدّثُ بهذا الحديثِ عن سعدِ بنِ سعيدٍ قال أبو داودَ وروى عبدُ ربِّه ويحيى ابنا سعيدٍ هذا الحديثَ مرسلًا أنّ جدَّهم زيدًا صلّى مع النبيِّ صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ۔

باب الأربع قبل الظهر وبعدها۔

١٢٥٥ - حدّثنا مؤمّلُ بنُ الفضلِ نا محمّدُ بنُ شعيبٍ عن النعمانِ عن مكحولٍ عن عنبسةَ بنِ أبي سفيانَ قال قالت أمُّ حبيبةَ زوجُ النبيِّ صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ قال رسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ من حافظَ على أربعِ ركعاتٍ قبلَ الظهرِ وأربعٍ بعدَها حُرِّمَ على النارِ قال أبو داودَ رواه العلاءُ بنُ الحارثِ وسليمانُ بنُ موسى عن مكحولٍ بإسنادِه مثلَه۔

١٢٥٦ - حدّثنا ابنُ المثنّى نا محمّدُ بنُ جعفرٍ نا شعبةُ قال سمعتُ عبيدةَ يحدّثُ عن إبراهيمَ عن ابنِ منجابٍ عن قرثعٍ عن أبي أيّوبَ عن

ان کی قضا کب پڑھے

محمد بن ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت قیس بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جو نماز فجر کے بعد دو رکعتیں پڑھ رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز فجر کی دو رکعتیں ہوتی ہیں۔ وہ مرد عرض گزار ہوا کہ دو رکعتیں جو اس سے پہلے ہوتی ہیں وہ میں نے نہیں پڑھی تھیں لہٰذا اب پڑھی ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاموش رہے۔

حامد بن یحییٰ بلخی، سفیان، عطاء بن ابی رباح اس حدیث کو سعد بن سعید سے نقل کرتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عبدربہ اور یحییٰ یعنی سعید کے دونوں بیٹے اس حدیث کو مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ ان کے جد امجد حضرت زید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔

ظہر کے پہلے اور بعد چار رکعتیں پڑھنا

عنبسہ بن ابی سفیان نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ظہر سے پہلے چار اور ظہر کے بعد چار رکعتوں کی حفاظت کرے وہ جہنم پر حرام فرما دیا جائے گا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے علاء بن حارث اور سلیمان بن موسیٰ نے مکحول سے اپنی اسناد کے ساتھ اسی طرح روایت کیا ہے۔

قرثع نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ظہر سے پہلے چار رکعتیں جن کے درمیان سلام نہ پھیرا جائے

النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اربع قبل الظھر لیس فیھن تسلیم تفتح لھن ابواب السماء قال ابو داؤد بلغنی عن یحیی بن سعید القطان قال لو حدثت عن عبیدۃ بشیء لحدثت عنہ بھذا الحدیث قال ابو داؤد عبیدۃ ضعیف قال ابو داؤد ابن منجاب ھو سھم۔

اللہ کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ امام ابو داؤد نے فرمایا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ یحییٰ بن سعید القطان فرمایا کرتے کہ اگر میں عبیدہ سے روایت کرتا تو اس حدیث کو روایت کرتا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ عبیدہ ضعیف ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ابن منجاب کا نام سہم ہے۔

باب الصلوۃ قبل العصر

نمازِ عصر سے پہلے نفلی نماز پڑھنا

۱۲۵۷ حدثنا احمد بن ابراھیم نا ابو داؤد نا محمد بن مھران القرشی حدثنی جدی ابو المثنی عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ امرا صلی قبل العصر اربعا۔

ابو المثنیٰ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو نمازِ عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھے۔

۱۲۵۸ حدثنا حفص بن عمر نا شعبۃ عن ابی اسحق عن عاصم بن ضمرۃ عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی قبل العصر رکعتین۔

عاصم بن ضمرہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عصر سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

باب الصلوۃ بعد العصر

عصر کے بعد نماز پڑھنا

۱۲۵۹ حدثنا احمد بن صالح نا عبد اللہ بن وھب اخبرنی عمرو بن الحارث عن بکیر بن الاشج عن کریب مولی ابن عباس ان عبد اللہ بن عباس وعبد الرحمن بن ازھر والمسور بن مخرمۃ ارسلوہ الی عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا اقرا علیھا السلام منا جمیعا وسلھا عن الرکعتین بعد العصر وقل انا اخبرنا انک تصلینھما وقد بلغنا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عنھما فدخلت علیھا فبلغتھا ما ارسلونی بہ فقالت سل ام سلمۃ فخرجت الیھم فاخبرتھم بقولھا فردونی الی ام سلمۃ بمثل ما ارسلونی بہ الی عائشۃ فقالت

کریب مولیٰ ابن عباس سے روایت ہے کہ انہیں حضرت عبد اللہ بن عباس، حضرت عبد الرحمٰن بن ازہر اور حضرت مسور بن مخرمہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں بھیجا کہ ان سے ہم سب کا سلام کہنا اور عصر کے بعد دو رکعتوں کے متعلق پوچھنا اور عرض کرنا کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ آپ انہیں پڑھتی ہیں اور ہمیں یہ بھی خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سے منع فرماتے ہیں۔ پس میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور جس بات کے لیے مجھے بھیجا تھا وہ عرض کر دی۔ فرمایا کہ حضرت ام سلمہ سے پوچھو۔ پس میں نکل کر ان حضرات کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کے حضور جواب عرض کر دیا۔ انہوں نے مجھے حضرت ام سلمہ کی خدمت میں بھیجا اور یہی پیغام دے کر جو

أُمَّ سَلَمَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَنْهَى عَنْهُمَا ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيهِمَا أَمَّا حِينَ صَلَّاهُمَا
فَإِنَّهُ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ وَعِنْدِي نِسْوَةٌ مِنْ
بَنِي حَرَامٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَصَلَّاهُمَا فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ
الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُومِي بِجَنْبِهِ فَقُولِي لَهُ تَقُولُ أُمُّ سَلَمَةَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَسْمَعُكَ تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ
وَأَرَاكَ تُصَلِّيهِمَا فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخِرِي عَنْهُ
قَالَتْ فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخَرَتْ
عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا ابْنَةَ أَبِي أُمَيَّةَ سَأَلْتِ
عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِنَّهُ أَتَانِي نَاسٌ مِنْ
عَبْدِ الْقَيْسِ بِالْإِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ فَشَغَلُونِي عَنِ
الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ۔

حضرت عائشہ کے لیے بھیجا تھا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان سے منع فرماتے سنا۔ پھر میں نے آپ کو انہیں پڑھتے دیکھا جبکہ آپ نے نماز عصر پڑھ لی تھی۔ آپ میرے پاس تشریف لائے اور میرے پاس انصار کے بنی حرام کی کچھ عورتیں تھیں تو آپ انہیں پڑھنے لگے میں نے ایک لڑکی کو کہہ کر بھیجا کہ آپ کے پہلو میں کھڑی ہو کر کہنا کہ یا رسول اللہ! ام سلمہ کہتی ہیں کہ میں نے آپ کو ان دو رکعتوں سے منع فرماتے سنا ہے اور آپ کو انہیں پڑھتے ہوئے دیکھ رہی ہوں۔ اگر آپ ہاتھ سے اشارہ کریں تو پیچھے ہٹ آنا لڑکی نے ایسا ہی کیا تو آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا تو وہ پیچھے ہٹ گئی۔ جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا۔ اے ابو امیہ کی بیٹی! تم نے عصر کے بعد دو رکعتوں کے متعلق پوچھا ہے آج میرے پاس عبد القیس کے کچھ آدمی اپنی قوم کے اسلام کی خبر دینے آئے تھے جن کے باعث میں ظہر کے بعد کی دو رکعتیں نہ پڑھ سکا یہ وہ دونوں رکعتیں ہیں۔

بَابُ مَنْ رَخَّصَ فِيهِمَا إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مُرْتَفِعَةً

جب سورج بلند ہو تو اس کی اجازت

۱۲۶۰ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ الْأَجْدَعِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَّا وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ۔

وہب بن الاجدع نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے ماسوائے اس کے کہ سورج بلند ہو۔

۱۲۶۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي إِثْرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ رَكْعَتَيْنِ إِلَّا الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ۔

عاصم بن ضمرہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے ماسوائے فجر اور عصر کے۔

۱۲۶۲ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا أَبَانُ نَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

ابو العالیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میرے پاس کتنے ہی بزرگوں نے شہادت دی

[illegible] ثنا [illegible] عن [illegible]
[illegible] عن [illegible] أن رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال لا صلاة بعد صلاة
الصبح حتى تطلع الشمس ولا صلاة بعد صلاة
العصر حتى تغرب الشمس.

۱۲۶۳ - حدثنا عبد الرحمن بن ابراهيم ثنا محمد
ابن شعيب عن [illegible] عن عباس بن سالم
عن ابي امامة عن عمرو بن عبسة السلمي انه
قال قلت يا رسول الله اي الليل اسمع قال
جوف الليل الآخر فصل ما بدا لك فان الصلاة
مشهودة مكتوبة حتى تصلي الصبح ثم انته حتى
تطلع الشمس فترتفع قيس رمح او رمحين
كأنها تطلع بين قرني شيطان وتصلي لها الكفار
ثم صل ما بدا لك فان الصلاة مشهودة مكتوبة حتى
يعدل الرمح ظله ثم انته فان جهنم تسجر
وتفتح ابوابها فاذا زاغت الشمس فصل ما
بدا لك فان الصلاة مشهودة حتى تصلي العصر
ثم انته حتى تغرب الشمس فانها تغرب بين
قرني شيطان ويصلي لها الكفار وقص حديثا طويلا
قال العباس هكذا حدثني ابو سلام عن ابي امامة
الا ان اخطئ شيئا لا اريده فاستغفر الله
واتوب اليه.

۱۲۶۴ - حدثنا [illegible] بن [illegible]
[illegible] بن موسى عن [illegible] عن
[illegible] عن [illegible] قال [illegible]
ما انا [illegible] فقال [illegible]
الله صلى الله عليه وسلم [illegible]
[illegible] فقال لولا [illegible]
[illegible]

[illegible] حضرت [illegible] سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نماز فجر کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ آفتاب طلوع ہو جائے اور نماز عصر کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو جائے۔

حضرت عمرو بن عبسہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! رات کے کون سے حصے میں دعا زیادہ سنی جاتی ہے؟ فرمایا کہ رات کے آخری حصے میں، جتنی چاہو نماز پڑھو کیونکہ وہ پیش کی جاتی اور لکھی جاتی ہے یہاں تک کہ صبح ہو جائے پھر جب سورج طلوع ہو کر ایک یا دو نیزوں کے برابر بلند ہو جائے اس وقت تک رک جاؤ کیونکہ وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور آفتاب پرست اس کی پوجا کرتے ہیں پھر جتنی چاہو نماز پڑھو وہ پیش کی جاتی اور لکھی جاتی ہے، یہاں تک کہ نیزے کا سایہ اس کے برابر ہو جائے اس وقت نماز سے رک جاؤ کیونکہ جہنم بھڑکائی جاتی اور اس کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں جب سورج ڈھل جائے تو جتنی چاہو نماز پڑھو کیونکہ وہ پیش کی جاتی ہے یہاں تک کہ تم نماز عصر پڑھ لو پھر رک جاؤ یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے کیونکہ وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور آفتاب پرست اس کی پوجا کرتے ہیں اور لمبی حدیث بیان کی۔ حضرت عباس نے کہا کہ ابو سلام نے ابو امامہ سے اسی طرح مجھ سے حدیث بیان کی مگر غیر ارادی طور پر مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی ہو تو میں اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتا ہوں۔

حضرت [illegible] سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے [illegible] عصر کے بعد نماز پڑھنے پر [illegible] اور فرمایا [illegible] رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible] تو فرمایا [illegible] نماز پڑھا کریں۔

۱۲۶۵ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَمَسْرُوقٍ قَالَا نَشْهَدُ عَلٰى عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا مِنْ يَوْمٍ يَأْتِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا صَلّٰى بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ۔

۱۲۶۶ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ نَا عَمِّي نَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ ذَكْوَانَ مَوْلٰى عَائِشَةَ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْعَصْرِ وَيَنْهٰى عَنْهَا وَيُوَاصِلُ وَيَنْهٰى عَنِ الْوِصَالِ۔

بَابُ الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

۱۲۶۷ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ صَلُّوا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ لِمَنْ شَاءَ خَشْيَةَ أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً۔

۱۲۶۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَزَّازُ أَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ أَرَآكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ رَآنَا فَلَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا۔

۱۲۶۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ بَيْنَ كُلِّ

اسود اور مسروق دونوں گواہی دیتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ کوئی دن ایسا نہیں آیا جس روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عصر کے بعد دو رکعتیں نہ پڑھی ہوں۔

ذکوان مولیٰ عائشہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے اور دوسروں کو ان سے منع کرتے اور وصال کے روزے رکھتے اور دوسروں کو ان سے روکتے۔

نماز مغرب سے پہلے نفل پڑھنا

عبد اللہ بن بریدہ نے حضرت عبد اللہ بن المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نماز مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لیا کرو۔ پھر فرمایا۔ اگر چاہو تو نماز مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لیا کرو تاکہ لوگ انہیں سنت نہ بنا لیں۔

مختار بن فلفل سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں نماز مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھیں۔ راوی حضرت انس کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پڑھتے دیکھا؟ فرمایا ہم نے دیکھا لیکن آپ نے نہ ہمیں حکم دیا اور نہ منع فرمایا۔

عبد اللہ بن بریدہ نے حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے۔ ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے۔

أذانين صلاة لمن شاء۔

١٢٧٠ حدثنا ابن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن أبي شعيب عن طاوس قال سئل ابن عمر عن الركعتين قبل المغرب فقال ما رأيت أحدا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم يصليهما ورخص في الركعتين بعد العصر قال أبو داؤد سمعت يحيى بن معين يقول هو شعيب يعني وهم شعبة في اسمه۔

١٢٧٠ طاؤس کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مغرب سے پہلے کی دو رکعتوں کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں کسی کو یہ دو رکعتیں پڑھتے نہیں دیکھا اور عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کی اجازت دی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے یحییٰ بن معین کو فرماتے سنا کہ ان کا نام شعیب ہے اور شعبہ کو ان کے نام میں وہم ہوا۔

باب ٢٩٦ صلاة الضحى۔

چاشت کی نماز

١٢٧١ حدثنا أحمد بن منيع عن عباد بن عباد ح ونا مسدد نا حماد بن زيد المعنى عن واصل عن يحيى بن عقيل عن يحيى بن يعمر عن أبي ذر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يصبح على كل سلامى من ابن آدم صدقة تسليمه على من لقي صدقة وأمره بالمعروف صدقة ونهيه عن المنكر صدقة وإماطته الأذى عن الطريق صدقة وبضعه أهله صدقة ويجزئ من ذلك كله ركعتان من الضحى قال أبو داؤد وحديث عباد أتم ولم يذكر مسدد الأمر والنهي زاد في حديثه وقال كذا وكذا وزاد ابن منيع في حديثه قالوا يا رسول الله أحدنا يقضي شهوته وتكون له صدقة قال أرأيت لو وضعها في غير حلها ألم يكن يأثم۔

١٢٧١ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صبح کے وقت ابن آدم کے ہر جوڑ پر صدقہ ہے جو کسی سے ملے اسے سلام کرنا صدقہ ہے۔ اچھی بات کا حکم دینا صدقہ ہے اور بری بات سے منع کرنا صدقہ ہے اور راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا صدقہ ہے اور اپنی بیوی سے جماع کرنا صدقہ ہے اور ان سب کی طرف سے چاشت کے وقت دو رکعتیں پڑھ لینا کافی ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عباد کی روایت زیادہ مکمل ہے اور مسدد نے امر و نہی کا ذکر نہیں کیا۔ ابن منیع نے اپنی روایت میں یہ زیادہ کیا کہ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ کیا ہم میں سے کوئی اپنی شہوت کو پورا کرے اور اس میں بھی اس کے لیے صدقہ ہے فرمایا کیا اگر وہ حرام جگہ ایسا کرتا تو گنہگار نہ ہوتا؟

١٢٧٢ حدثنا وهب بن بقية أنا خالد عن واصل عن يحيى بن عقيل عن يحيى بن يعمر عن أبي الأسود الدؤلي قال بينما نحن عند أبي ذر قال يصبح على كل سلامى من أحدكم في كل يوم صدقة فله بكل صلاة صدقة وصيام صدقة وحج صدقة وتسبيح صدقة وتكبير

١٢٧٢ ابوالاسود دؤلی کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے تو انہوں نے فرمایا۔ صبح کے وقت تم میں سے ہر ایک کے ہر جوڑ پر صدقہ ہے تو اس کے لیے ہر نماز صدقہ ہے روزہ صدقہ ہے حج صدقہ ہے تسبیح صدقہ ہے اور تکبیر صدقہ ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان اعمال صالحہ کو شمار کر کے فرمایا

... وتحميدة صدقة فعدّ رسول الله صلى الله عليه وسلم من هذه الأعمال الصالحة ثم قال يجزئ أحدكم من ذلك ركعتا الضحى.

۱۲۷۳ - حدثنا محمد بن سلمة المرادي نا ابن وهب عن يحيى بن أيوب عن زبان بن فائد عن سهل بن معاذ بن أنس الجهني عن أبيه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قعد في مصلاه حين ينصرف من صلاة الصبح حتى يسبح ركعتي الضحى لا يقول إلا خيرا غفر له خطاياه وإن كانت أكثر من زبد البحر.

۱۲۷۴ - حدثنا أبو توبة الربيع بن نافع نا الهيثم بن حميد عن يحيى بن الحارث عن القاسم أبي عبد الرحمن عن أبي أمامة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال صلاة في إثر صلاة لا لغو بينهما كتاب في عليين.

۱۲۷۵ - حدثنا داود بن رشيد نا الوليد عن سعيد بن عبد العزيز عن مكحول عن كثير بن مرة أبي شجرة عن نعيم بن همار قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يقول الله عز وجل يا ابن آدم لا تعجزني من أربع ركعات في أول نهارك أكفك آخره.

۱۲۷۶ - حدثنا أحمد بن صالح وأحمد بن عمرو بن السرح قالا نا ابن وهب حدثني عياض بن عبد الله عن مخرمة بن سليمان عن كريب مولى ابن عباس عن أم هانئ بنت أبي طالب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الفتح صلى سبحة الضحى ثماني ركعات يسلم من كل ركعتين قال أبو داود قال أحمد بن صالح أن رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى يوم الفتح

کہ سب کی طرف سے چاشت کے وقت دو رکعتیں پڑھنا ان سب کی کفایت کریں گی۔

سہل بن معاذ بن انس جہنی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز فجر پڑھ کر اپنے مصلے پر بیٹھا رہے یہاں تک کہ چاشت کی دو رکعتیں پڑھ لے، اس دوران اچھی بات کے سوا کچھ نہ کہے تو اس کی خطائیں معاف فرما دی جائیں گی اگرچہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔

قاسم ابو عبد الرحمن نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک نماز کے بعد دوسری نماز تک، اگر کوئی لغو کام نہ کیا تو ایسا عمل علیین میں لکھا ہوا ہوگا۔

کثیر بن مرہ سے روایت ہے کہ حضرت نعیم بن ہمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! مجھے دن کے شروع میں چار رکعتیں پڑھنا نہ چھوڑ، میں دن کے آخر تک تیری کفایت کروں گا۔

کریب مولیٰ ابن عباس نے حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز چاشت کی آٹھ رکعتیں پڑھیں اور ہر دو رکعت پر سلام پھیرتے رہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ احمد بن صالح نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز نماز چاشت پڑھی۔ پھر اسی طرح حدیث بیان کی۔ ابن السرح سے روایت ہے کہ حضرت ام ہانی نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت

سُبْحَةَ الضُّحَى فَذَكَرَ مِثْلَهُ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ إِنَّ أُمَّ هَانِئٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ سُبْحَةَ الضُّحَى بِمَعْنَاهُ۔

ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نماز چاشت کا اس میں کوئی ذکر نہ کیا۔

۱۲۷۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ مَا أَخْبَرَنَا أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الضُّحَى غَيْرُ أُمِّ هَانِئٍ فَإِنَّهَا ذَكَرَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اغْتَسَلَ فِي بَيْتِهَا وَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ فَلَمْ يَرَهُ أَحَدٌ صَلَّاهُنَّ بَعْدُ۔

ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ ہمیں کسی نے نہیں بتایا کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز چاشت پڑھتے دیکھا ہو سوائے حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کیونکہ انہوں نے ذکر کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ان کے کاشانۂ اقدس میں غسل فرمایا اور آٹھ رکعتیں پڑھیں۔ اس کے بعد آپ کو انہیں پڑھتے ہوئے کسی نے نہیں دیکھا۔

۱۲۷۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى فَقَالَتْ لَا إِلَّا أَنْ يَجِيءَ مِنْ مَغِيبِهِ قُلْتُ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرُنُ بَيْنَ السُّوَرِ قَالَتْ مِنَ الْمُفَصَّلِ۔

عبد اللہ بن شقیق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز چاشت پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا نہیں مگر سفر سے واپس آتے۔ میں نے عرض کی کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سورتوں کو ملا کر پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا مفصل کو۔

۱۲۷۹۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا سَبَّحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَةَ الضُّحَى قَطُّ وَإِنِّي لَأُسَبِّحُهَا وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَدَعُ الْعَمَلَ وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ خَشْيَةَ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ النَّاسُ فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاشت کی نماز ہرگز نہیں پڑھی لیکن میں اسے پڑھتی ہوں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی عمل کو پسند فرماتے ہوئے بھی چھوڑ دیتے تھے کہ لوگ اس پر عمل کریں اور وہ ان پر فرض نہ فرما دیا جائے۔

۱۲۸۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ وَأَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَا ثَنَا زُهَيْرٌ ثَنَا سِمَاكٌ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَكُنْتَ تُجَالِسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ كَثِيرًا فَكَانَ لَا يَقُومُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِي صَلَّى فِيهِ الْغَدَاةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتْ قَامَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سماک نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی کیا آپ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجالس میں حاضر ہونے کا شرف حاصل ہے؟ فرمایا ہاں بہت۔ آپ جس جگہ صبح کی نماز پڑھتے اپنی جگہ سے نہ اٹھتے یہاں تک کہ سورج نکل آتا۔ جب آفتاب طلوع ہو جاتا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اٹھ کر تشریف لے جاتے۔

پارہ ــــ ۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

بَابٌ فِیْ صَلٰوةِ النَّهَارِ

دن کی نماز کا بیان

۱۲۸۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوْقٍ اَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَارِقِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى۔

علی بن عبد اللہ بارقی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات اور دن کی نماز کی دو دو رکعتیں ہیں۔ ف

ف۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نوافل خواہ رات کے ہوں یا دن کے، ہر دو رکعت کے بعد تشہد پڑھنا چاہیے [illegible] دعا بھی [illegible] کے بعد سلام [illegible]۔ یہ روایت اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ نوافل کی ایک سلام کے ساتھ [illegible] رکعتیں نہیں [illegible] کے مطابق نوافل کی [illegible] آٹھ رکعت تک ایک سلام سے پڑھی جا سکتی ہیں۔ معلوم ہونا چاہیے کہ [illegible] جیسا ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۲۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ نَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ اَبِيْ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلٰوةُ مَثْنٰى مَثْنٰى اَنْ تَشَهَّدَ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَاَنْ تَبَاْسَ وَتَمَسْكَنَ وَتُقْنِعَ بِيَدَيْكَ وَتَقُوْلَ اَللّٰهُمَّ اَللّٰهُمَّ فَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهِيَ خِدَاجٌ سُئِلَ اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ مَثْنٰى قَالَ اِنْ شِئْتَ مَثْنٰى وَاِنْ شِئْتَ اَرْبَعًا۔

عبد اللہ بن حارث نے حضرت مطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کی دو دو رکعتیں ہیں کہ ہر دو رکعت پر تم تشہد پڑھو اور اپنی مسکینی و حاجت کا اظہار کرتے ہوئے دونوں ہاتھ پھیلا کر [illegible] جو ایسا نہ کرے اس کی نماز ناقص ہے۔ امام ابو داؤد سے پوچھا گیا کہ رات کی نماز دو دو رکعت ہے؟ فرمایا کہ چاہو تو دو دو پڑھو اور چاہو تو چار چار۔ ف

ف۔ اس روایت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ نوافل [illegible] مستقل [illegible] کے بعد سلام پھیرا جائے [illegible] ہر دو رکعت کے بعد سلام [illegible] امام ابو داؤد [illegible] نماز [illegible] ترجیح دی گئی۔ دعا مانگنے کے باعث نماز کا [illegible] ظاہر ہے کہ [illegible]

[illegible]

باب ٢٢٥ صَلَاةُ التَّسْبِيحِ

صلوٰۃ التسبیح کا بیان

١٢٨٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ النَّيْسَابُورِيُّ ثَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ أَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّاهُ أَلَا أُعْطِيكَ أَلَا أَمْنَحُكَ أَلَا أَحْبُوكَ أَلَا أَفْعَلُ بِكَ عَشْرَ خِصَالٍ إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ غَفَرَ اللهُ لَكَ ذَنْبَكَ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ قَدِيمَهُ وَحَدِيثَهُ خَطَأَهُ وَعَمْدَهُ صَغِيرَهُ وَكَبِيرَهُ سِرَّهُ وَعَلَانِيَتَهُ عَشْرَ خِصَالٍ أَنْ تُصَلِّيَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُورَةً فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ وَأَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُولُهَا وَأَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوعِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَهْوِي سَاجِدًا فَتَقُولُهَا وَأَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ فَتَقُولُهَا عَشْرًا فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُصَلِّيَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي عُمُرِكَ مَرَّةً۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عباس بن عبدالمطلب سے فرمایا اے چچا جان، کیا میں تمہیں عطا نہ کروں، کیا تمہیں [illegible] نہ کروں، کیا تمہیں ایسے دس کام نہ بتاؤں کہ جب تم انہیں کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف فرمادے، پہلے اور پچھلے، پرانے اور نئے، جو بھول کر کئے اور جو جان بوجھ کر، چھوٹے اور بڑے، پوشیدہ اور ظاہر۔ وہ دس کام یہ ہیں کہ چار رکعت پڑھو، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھو، جب پہلی رکعت میں قرأت سے فارغ ہو جاؤ تو حالت قیام میں پندرہ مرتبہ کہو سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ، پھر رکوع کرو اور رکوع میں دس مرتبہ کہو، پھر رکوع سے سر اٹھا کر دس مرتبہ کہو، پھر سجدہ میں جاؤ اور دس مرتبہ کہو، پھر سجدہ سے سر اٹھا کر دس مرتبہ کہو، پھر سجدہ کرو اور دس مرتبہ کہو، پھر سر اٹھا کر دس مرتبہ کہو، ہر رکعت میں یہ پچھتر مرتبہ ہوئے، چاروں رکعتوں میں اسی طرح کرو۔ اگر ہو سکے تو روزانہ ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو، اگر ایسا نہ کر سکو تو ہر جمعہ میں ایک بار، یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر مہینے میں ایک بار، یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر سال میں ایک بار، یہ بھی نہ کر سکو تو عمر میں ایک بار پڑھ لو۔ ف۔

ف۔ اس حدیث کو [illegible] ابن ماجہ، بیہقی، حاکم [illegible] نے روایت کیا۔ امام بخاری نے [illegible]

[illegible]

[illegible] رکعت

[illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

۱۲۸۴ - حدثنا محمد بن سفيان الأبلي ثنا حبان بن هلال أبو حبيب ثنا مهدي بن ميمون ثنا عمرو بن مالك عن أبي الجوزاء قال حدثني رجل كانت له صحبة يرون أنه عبد الله بن عمرو قال قال لي النبي صلى الله عليه وسلم ائتني غدا أحبوك وأثيبك وأعطيك حتى ظننت أنه يعطيني عطية قال إذا زال النهار فقم فصل أربع ركعات فذكر نحوه قال ثم ترفع رأسك يعني من السجدة الثانية فاستو جالسا ولا تقم حتى تسبح عشرا وتحمد عشرا وتكبر عشرا وتهلل عشرا ثم تصنع ذلك في الأربع الركعات قال فإنك لو كنت أعظم أهل الأرض ذنبا غفر لك بذلك قلت فإن لم أستطع أن أصليها تلك الساعة قال صلها من الليل والنهار قال أبو داود حبان بن هلال خال هلال الرأي قال أبو داود رواه المستمر بن الريان عن أبي الجوزاء عن عبد الله بن عمرو موقوفا ورواه روح بن المسيب وجعفر بن سليمان عن عمرو بن مالك النكري عن أبي الجوزاء عن ابن عباس قوله وقال في حديث روح فقال حديث النبي صلى الله عليه وسلم

[illegible]

۱۲۸۵ - حدثنا أبو توبة الربيع بن نافع ثنا محمد بن مهاجر عن عروة بن رويم حدثني الأنصاري أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لجعفر بهذا الحديث فذكر نحوهم قال في السجدة الثانية من الركعة الأولى كما

[illegible]

قال يحيى: حديث ... بن ميمون.

باب ۲۷۵ ركعتي المغرب أين تصليان

۱۲۸۶۔ حدثنا أبو بكر بن أبي الأسود حدثني أبو مطرف محمد بن أبي الوزير حدثنا محمد بن موسى الفطري عن سعد بن إسحاق بن كعب بن عجرة عن أبيه عن جده أن النبي صلى الله عليه وسلم أتى مسجد بني عبد الأشهل فصلى فيه المغرب فلما قضوا صلاتهم رآهم يسبحون بعدها فقال هذه صلاة البيوت.

۱۲۸۷۔ حدثنا حسين بن عبد الرحمن الجرجرائي نا طلق بن غنام نا يعقوب بن عبد الله عن جعفر بن أبي المغيرة عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يطيل القراءة في الركعتين بعد المغرب حتى يتفرق أهل المسجد. قال أبو داود رواه نصر المجدر عن يعقوب القمي وأسنده مثله.

۱۲۸۸۔ حدثنا أحمد بن يونس وسليمان بن داود العتكي قالا نا يعقوب عن جعفر عن سعيد بن جبير عن النبي صلى الله عليه وسلم بمعناه مرسل. قال أبو داود سمعت محمد بن حميد يقول سمعت يعقوب يقول كل شيء حدثتكم عن جعفر عن سعيد بن جبير عن النبي صلى الله عليه وسلم فهو مسند عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم.

باب ۲۷۶ صلاة العشاء

۱۲۸۹۔ حدثنا محمد بن رافع نا زيد بن الحباب العكلي نا مالك بن مغول حدثني مقاتل بن بشير العجلي عن شريح بن هانئ عن عائشة قال سألتها عن صلاة رسول الله

مغرب کے بعد دو رکعتیں کہاں پڑھی جائیں

سعد بن اسحاق بن کعب نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنی عبد الاشہل کی مسجد میں تشریف فرما ہوئے اور وہاں مغرب کی نماز پڑھائی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کو اس کے بعد نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر فرمایا کہ یہ نماز تو گھروں میں پڑھنے والی ہے۔

حسین بن عبد الرحمن جرجرائی، طلق بن غنام، یعقوب بن عبد اللہ، جعفر بن ابو المغیرہ، سعید بن جبیر سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مغرب کے بعد کی دو رکعتوں میں اتنی لمبی قراءت پڑھا کرتے تھے کہ لوگ مسجد میں سے اٹھ کر چلے جاتے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے نصر مجدر نے یعقوب قمی سے اسی کے مانند۔

احمد بن یونس، سلیمان بن داؤد عتکی، یعقوب، جعفر، سعید بن جبیر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی معنی میں مرسلاً روایت کیا ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ میں نے محمد بن حمید کو فرماتے ہوئے سنا اور انہوں نے یعقوب کو ارشاد فرماتے سنا کہ ہر وہ جو جعفر، سعید بن جبیر کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تمہیں حدیث سناؤں وہ مسند ہوگی کہ حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی۔

عشاء کی سنتیں

شریح بن ہانی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بھی نماز عشاء پڑھ کر میرے پاس تشریف لاتے تو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ قَطُّ فَدَخَلَ عَلَيَّ إِلَّا صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ أَوْ سِتَّ رَكَعَاتٍ وَلَقَدْ مُطِرْنَا مَرَّةً بِاللَّيْلِ فَطَرَحْنَا لَهُ نِطَعًا فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى ثُقْبٍ فِيهِ يَنْبُعُ الْمَاءُ مِنْهُ وَمَا رَأَيْتُهُ مُتَّقِيًا الْأَرْضَ بِشَيْءٍ مِنْ ثِيَابِهِ قَطُّ۔

پھر چار رکعتیں ضرور پڑھتے اور ایک دفعہ رات کے وقت بارش ہوئی تو ہم نے آپ کے لیے چمڑا بچھایا، اور گویا میں اب بھی دیکھ رہی ہوں کہ اس کے سوراخ سے پانی نکل کر بہہ رہا ہے اور میں نے کبھی آپ کو نہیں دیکھا کہ مٹی سے اپنے کپڑے بچاتے ہوں۔ ف

ف۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا فرمانا کہ اس سوراخ کو گویا میں اب بھی دیکھ رہی ہوں کہ پانی اس کے اندر سے بہہ رہا ہے، یہی تو سچی محبت کی نشانی ہے کہ محب صادق کے دل و دماغ میں محبوب کی یادوں کا پورا نقشہ رہتا ہے اور پھر یہ کس محبوب کی ہے جو مخلوق ہی کا محبوب نہیں بلکہ خالق و مالک کا بھی محبوب ہے جس کی پیروی پر اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا کو موقوف رکھا ہے فرمایا قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (۳:۳۱) کائنات کا ہر فرد خدا کی رضا چاہتا ہے لیکن پروردگارِ عالم اپنے محبوب کی رضا چاہتا ہے۔ اسی لیے تو فرمایا ہے وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى (۹۳:۵) نیز فرمایا فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا (۲:۱۴۴) لہٰذا محبوب کی یادوں کا محب صادق کے ذہن میں ہر وقت مجلا رہنا اور رہے گا وہ تو اپنا حال سے ہر وقت ہی کیا رہے گا۔

ان کی دید، ان کی تمنا، ان کی یاد
مختصر سا ہے مگر سامانِ حیات

رات کی نماز کا بیان

أَبْوَابُ قِيَامِ اللَّيْلِ

بَابُ ٣٠٥ نَسْخِ قِيَامِ اللَّيْلِ وَالتَّيْسِيرِ فِيهِ

۱۲۹۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ ابْنُ شَبُّوَيْهِ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِي الْمُزَّمِّلِ قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا نِصْفَهُ نَسَخَتْهَا الْآيَةُ الَّتِي فِيهَا عَلِمَ أَنْ لَنْ تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ وَنَاشِئَةُ اللَّيْلِ أَوَّلُهُ وَكَانَتْ صَلَاتُهُمْ لِأَوَّلِ اللَّيْلِ يَقُولُ هُوَ أَجْدَرُ أَنْ تُحْصُوا مَا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ وَذَلِكَ أَنَّ الْإِنْسَانَ إِذَا نَامَ لَمْ يَدْرِ مَتَى يَسْتَيْقِظُ وَقَوْلُهُ أَقْوَمُ قِيلًا هُوَ أَجْدَرُ أَنْ يَفْقَهَ فِي الْقُرْآنِ وَقَوْلُهُ إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا

تہجد کی فرضیت کا منسوخ ہونا اور اس میں آسانی

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ سورۂ مزمل میں فرمایا گیا۔ "اے چادر اوڑھنے والے رات میں قیام فرما سوا کچھ رات کے" (۷۳:۲) یہ حکم آیت "اللہ جانتا ہے کہ اے مسلمانو! تم سے رات کا شمار نہ ہو سکے گا تو اس نے اپنی مہربانی سے تم پر رجوع فرمایا۔ اب قرآن میں سے جتنا تم پر آسان ہو اتنا پڑھو" (۷۳:۲۰) سے منسوخ فرما دیا۔ رات کا اٹھنا ابتدائی حصہ ہے اور صحابہ کرام رات کے پہلے حصے میں نماز پڑھتے تھے۔ فرماتا ہے کہ اس کا شمار کرنا زیادہ آسان ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم پر رات کا قیام فرض فرمایا ہے کیونکہ انسان جب سو جائے تو معلوم نہیں کب جاگے گا اور ارشاد باری اقوم قیلا سے مراد ہے کہ یہ وقت قرآن مجید سمجھنے کے لیے زیادہ مناسب

يَقُوْلُ كَمَا تَطِيْلُوْا۔

۱۲۹۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ يَعْنِي الْمَرْوَزِيَّ نَا وَكِيْعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ سِمَاكٍ الْحَنَفِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اَوَّلُ الْمُزَّمِّلِ كَانُوْا يَقُوْمُوْنَ نَحْوًا مِّنْ قِيَامِهِمْ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ حَتّٰى نَزَلَ اٰخِرُهَا وَكَانَ بَيْنَ اَوَّلِهَا وَاٰخِرِهَا سَنَةٌ۔

[illegible] ارشاد باری تعالیٰ [illegible]
سماک حنفی سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب سورۂ مزمل کا پہلا حصہ نازل ہوا تو لوگ ماہ رمضان المبارک کے برابر قیام کیا کرتے تھے یہاں تک کہ آخری حصہ نازل ہوگیا۔ پہلے اور آخری حصے کے درمیان ایک سال کا وقفہ ہے۔

[illegible]

بَابُ ۳۵۶ قِيَامِ اللَّيْلِ۔

راتوں کو قیام کرنا

۱۲۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلٰى قَافِيَةِ رَاْسِ اَحَدِكُمْ اِذَا هُوَ نَامَ ثَلٰثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ مَكَانَ كُلِّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ فَارْقُدْ فَاِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ تَوَضَّاَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ صَلّٰى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاَصْبَحَ نَشِيْطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَاِلَّا اَصْبَحَ خَبِيْثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک کی گدی پر شیطان تین گرہیں لگا دیتا ہے ہر گرہ پر یہ بات ذہن نشین کرتا ہے کہ ابھی کافی رات پڑی ہے لہٰذا سو جاؤ۔ پس اگر وہ جاگ کر خدا کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اگر وضو کرے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور نماز پڑھے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے۔ پس وہ صبح کرتا ہے خوش و خرم اور ہشاش بشاش ورنہ پریشان حال اور پژمردہ رہتا ہے۔

۱۲۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ قَيْسٍ يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ لَا تَدَعْ قِيَامَ اللَّيْلِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَعُهُ وَكَانَ اِذَا مَرِضَ اَوْ كَسِلَ صَلّٰى قَاعِدًا۔

عبداللہ بن ابو قیس سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رات کے قیام کو ترک نہ کیا کرو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے کبھی نہیں چھوڑا تھا۔ آپ جب بیماری یا سستی کی حالت میں ہوتے تو بیٹھ کر نماز پڑھتے۔

۱۲۹۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيٰى نَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلّٰى وَاَيْقَظَ امْرَاَتَهٗ فَاِنْ اَبَتْ نَضَحَ فِيْ وَجْهِهَا الْمَاءَ رَحِمَ اللّٰهُ امْرَاَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَاَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَاِنْ اَبٰى نَضَحَتْ فِيْ وَجْهِهِ الْمَاءَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھتا ہے اور اپنی بیوی کو جگاتا ہے اگر وہ انکار کرے تو اس کے منہ پر پانی چھڑکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس عورت پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھتی ہے اور اپنے شوہر کو جگاتی ہے اگر وہ انکار کرے تو اس کے منہ پر پانی چھڑکتی ہے۔ ف

ف۔ ان احادیث سے ثابت ہوا کہ رات کی عبادت بڑی سعادت ہے اور میاں بیوی دونوں اس میں شریک ہوں تو یہ سعادت مزید بڑھ جاتی ہے اور وہ ذاکرین و ذاکرات میں لکھے جاتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو اور حضرت فاطمہ کو رات کے وقت جگایا۔ قرآن مجید میں ہے تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا (۳۲، ۱۶) یعنی ان کی کروٹیں بستروں سے جدا رہتی ہیں اور اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈرتے اور امید کرتے۔

عطاء، سعید، مازنی، ابو مسلم

ابو سعید اور ابو ہریرہ!

۱۲۹۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ نَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَيْقَظَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّيَا أَوْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ جَمِيعًا كُتِبَا فِي الذَّاكِرِينَ وَالذَّاكِرَاتِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ ابْنُ كَثِيرٍ وَلَا ذَكَرَ أَبَا هُرَيْرَةَ جَعَلَهُ كَلَامَ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ وَأُرَاهُ ذَكَرَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَحَدِيثُ سُفْيَانَ مَوْقُوفٌ

(ابن کثیر، سفیان، مسعر، علی بن اقمر، محمد بن حاتم بن بزیع، عبید اللہ بن موسیٰ، شیبان، اعمش، علی بن اقمر، اغر) حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات کے وقت کوئی اپنی بیوی کو جگائے اور دونوں نماز پڑھیں یا دو رکعتیں اکٹھے پڑھیں تو وہ ذاکرین اور ذاکرات میں لکھے جاتے ہیں۔ ابن کثیر نے مرفوعاً روایت نہیں کیا اور نہ حضرت ابو ہریرہ کا ذکر کیا اور حضرت ابو سعید کا کلام بتایا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ابن مہدی نے سفیان سے روایت کیا اور میرا خیال ہے کہ حضرت ابو ہریرہ کا ذکر کیا ہے۔ امام ابو داؤد کہتے ہیں کہ سفیان والی حدیث موقوف ہے۔

بَابُ النُّعَاسِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں اونگھ آنا

۱۲۹۶۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلّٰى وَهُوَ نَاعِسٌ لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو نماز میں اونگھ آئے تو سو جائے یہاں تک کہ نیند دور ہو جائے۔ کیونکہ جب تم میں سے کوئی اونگھتے ہوئے نماز پڑھے گا تو ہو سکتا ہے کہ بخشش مانگنے کی بجائے اپنے آپ کو برا بھلا کہہ رہا ہو۔

۱۲۹۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْاٰنُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی رات کے وقت قیام کرے اور قرآن مجید اس کی زبان پر دشوار ہو جائے اور معلوم نہ ہو کہ کیا کہہ رہا ہے تو لیٹ جائے

علی لسانہ فلم یدر ما یقول فلیضطجع۔
١٢٩٨ - حدثنا زیاد بن ایوب وھارون بن
عباد الازدی ان اسمعیل بن ابراھیم حدثھم
قال ثنا عبد العزیز عن انس قال دخل رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم المسجد وحبل ممدود
بین ساریتین فقال ما ھذا الحبل فقیل
یا رسول اللہ ھذہ حمنۃ بنت جحش تصلی فاذا
اعیت تعلقت بہ فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لتصل ما اطاقت فاذا اعیت فلتجلس
قال زیاد فقال ما ھذا قالوا لزینب تصلی فاذا
کسلت او فترت امسکت بہ فقال حلوہ فقال
لیصل احدکم نشاطہ فاذا کسل او فتر
فلیقعد۔

باب ۷۵۸ من نام عن حزبہ۔

١٢٩٩ - حدثنا قتیبۃ بن سعید ان ابا صفوان
عبد اللہ بن سعید بن عبد الملک بن
مروان ح وحدثنا سلیمان بن داود ومحمد
ابن سلمۃ المرادی قالا انا ابن وھب المعنی
عن یونس عن ابن شھاب ان السائب بن یزید
وعبید اللہ اخبراہ ان عبد الرحمن بن عبد
القاری قال سمعت
عمر بن الخطاب یقول قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من نام عن حزبہ او عن شیء
منہ فقرأہ ما بین صلاۃ الفجر وصلاۃ الظھر
کتب لہ کانما قرأہ من اللیل۔

باب ۷۵۹ من نوی القیام فنام۔

١٣٠٠ - حدثنا القعنبی عن مالک عن محمد
ابن المنکدر عن سعید بن جبیر عن رجل عندہ
رضی ان عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ

چاہیے۔

عبدالعزیز نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے تو دو ستونوں کے درمیان رسی بندھی ہوئی دیکھی۔ فرمایا کہ یہ رسی کیسی ہے؟ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! یہ حمنہ بنت جحش نماز پڑھتی ہیں جب تھک جاتی ہیں تو اس کے ساتھ لٹک جاتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی طاقت کے مطابق نماز پڑھے جب تھک جائے تو بیٹھ جانا چاہیے۔ زیاد کی حدیث میں ہے آپ نے فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ زینب کی ہے جو نماز پڑھتی ہیں جب سست پڑ جائیں یا تھک جائیں تو اسے تھام لیتی ہیں۔ فرمایا کہ اسے کھول دو۔ فرمایا کہ تم اپنی نشاط کے مطابق نماز پڑھا کرو جب سست پڑ جاؤ یا تھک جاؤ تو بیٹھ جانا چاہیے۔

جس کا سونے کے باعث وظیفہ رہ جائے

قتیبہ بن سعید، ابو صفوان عبداللہ بن سعید بن عبدالملک بن مروان، سلیمان بن داؤد اور محمد بن سلمہ مرادی، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سائب بن یزید اور عبید اللہ، عبدالرحمٰن بن عبد القاری کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس کا سارا وظیفہ یا کچھ رہ جائے تو اسے نماز فجر اور نماز ظہر کے درمیان میں پڑھ لے تو ایسا لکھا جائے گا گویا اس نے رات میں ہی پڑھا ہے۔

جس کا قیام کرنے کا ارادہ تھا لیکن سوتا رہا

سعید بن جبیر نے اپنے ایک معتمد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

[illegible] اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنِ امْرِئٍ تَكُوْنُ لَهٗ صَلَاةٌ بِلَيْلٍ يَغْلِبُهٗ عَلَيْهَا نَوْمٌ اِلَّا كُتِبَ لَهٗ اَجْرُ صَلَاتِهٖ وَكَانَ نَوْمُهٗ عَلَيْهِ صَدَقَةً۔

علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو رات کے وقت نماز پڑھنی ہو لیکن اس پر نیند غالب آ جائے تو اس کے لیے نماز کا ثواب لکھا جاتا ہے اور نیند اس کے لیے صدقہ ہو گی۔

بَابٌ اَیُّ اللَّیْلِ اَفْضَلُ

رات کا افضل حصہ

۱۳۰۱۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِیُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰی كُلَّ لَیْلَةٍ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا حِیْنَ یَبْقٰی ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاٰخِرُ فَیَقُوْلُ مَنْ یَّدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبَ لَهٗ مَنْ یَّسْاَلُنِیْ فَاُعْطِیَهٗ مَنْ یَّسْتَغْفِرُنِیْ فَاَغْفِرَ لَهٗ۔

۱۳۰۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہمارا رب عزوجل ہر رات میں آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے جبکہ رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے پس فرماتا ہے کہ ہے کوئی جو مجھ سے دعا کرے تاکہ میں اس کی دعا قبول کروں۔ ہے کوئی جو مجھ سے سوال کرے تاکہ میں اسے عطا کروں۔ ہے کوئی جو مجھ سے بخشش چاہے تاکہ میں اسے بخش دوں۔

ف: یہ حدیث بھی اسی سند کے ساتھ امام مالک کی روایات سے ہے جس میں حدیث ہے یَنْزِلُ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ كُلَّ لَیْلَةٍ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا کے متعلق [illegible] [illegible] [illegible] (مختصر الاجل ۹۰۰۰ ۲۰۲) [illegible] (۲۰۴۲) [illegible] [illegible] كُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ (۵۵: ۲۶، ۲۷) [illegible]

جب بہت حقوق کے سر پر کا اطلاق کر سکتے ہیں تو کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ مخلوق کا کوئی فرد ذات باری تعالیٰ کا احاطہ کر سکے یہ بات اندر سوچ کر اندازہ کر سکے اور معلوم کر سکے۔ اللہ تعالیٰ محدود یا مقید ہو یا اس کی ذات علم و ادراک میں بھی نہیں سما سکتی چہ جائیکہ زمان و مکان میں سما سکے اسی لیے عارف حقانی، قطب ربانی، غوث صمدانی، حضرت سید عبد الغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۱۴۳ھ) نے حقیقت کے چہرے سے پردہ اٹھاتے ہوئے اس اسلامی عقیدہ کو یوں بیان کیا ہے: ہم ایسے خدا کی ہرگز پرستش نہیں کرتے جو احاطہ شعور میں آ سکے، یا دیکھا جا سکے، یا دائرہ معلومات میں آ سکے، اور وہم و گمان میں سما سکے، کیونکہ جو مشہود، مرئی، معلوم، موہوم اور متخیل بھی، مشاہدہ کرنے والے دیکھنے والے، جاننے والے اور خیال کرنے والے کی طرح مخلوق و حادث ہے۔ (بہار و معاد مترجم، مطبوعہ لاہور ص ۴۲) واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ وَقْتِ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو کس وقت قیام فرمایا کرتے تھے

۱۳۰۲ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ يَزِيدَ الْكُوفِيُّ نَا حَفْصٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُوقِظُهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِاللَّيْلِ فَمَا يَجِيءُ السَّحَرُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ حِزْبِهِ۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب رات کے وقت اللہ تعالیٰ بیدار فرما دیتا تو صبح سے پہلے اپنے معمولات سے فارغ ہو جایا کرتے تھے۔

۱۳۰۳ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ح وَحَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ وَهٰذَا حَدِيثُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهَا أَيَّ حِينٍ كَانَ يُصَلِّي قَالَتْ كَانَ إِذَا سَمِعَ الصُّرَاخَ قَامَ فَصَلَّى۔

ابراہیم بن موسیٰ، ابو الاحوص، ہناد، ابو الاحوص، ابراہیم، اشعث بن ... ابو مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق پوچھا کہ کس وقت پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ جب مرغ کی آواز سنتے تو نماز پڑھنے کھڑے ہو جاتے۔

۱۳۰۴ - حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا أَلْفَاهُ السَّحَرُ عِنْدِي إِلَّا نَائِمًا تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس سحر کے وقت سوتے رہتے تھے۔

۱۳۰۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى نَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الدُّؤَلِيِّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ أَخِي حُذَيْفَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى

حضرت حذیفہ کے بھتیجے عبد العزیز سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب کوئی معاملہ پیش آتا تو نماز میں مشغول ہو جاتے

اللہ علیہ وسلم إذا حزبه أمر صلى۔

۱۳۰۶ - حدثنا هشام بن عمار نا الهقل بن زياد السكسكي نا الأوزاعي عن يحيى بن أبي كثير عن أبي سلمة قال سمعت ربيعة بن كعب الأسلمي يقول كنت أبيت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم آتيه بوضوئه وبحاجته فقال سلني فقلت مرافقتك في الجنة قال أو غير ذلك قلت هو ذاك قال فأعني على نفسك بكثرة السجود۔

ابو سلمہ رحمہ اللہ نے حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں رات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارا کرتا اور آپ کے لیے وضو اور قضائے حاجت کے لیے پانی پیش کرتا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھ سے مانگو۔ میں عرض گزار ہوا کہ جنت میں آپ کی رفاقت۔ فرمایا کہ اس کے سوا اور کچھ؟ عرض کی کہ بس یہی۔ فرمایا کہ زیادہ سجدے کرکے میری مدد کرتے رہنا۔ ف

ف - یہ روایت سنن ابو داؤد کے علاوہ صحیح مسلم، سنن ابن ماجہ اور کبیر طبرانی میں بھی موجود ہے۔ صحیح مسلم میں سجدے بہت کرنے کے عنوان سے محبوب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا سَلْ، سنن ابو داؤد میں سَلْنی ہے یعنی مجھ سے مانگو۔ مطلب یہ ہے کہ جو مانگنا ہے مانگو میں عطا فرماؤں گا۔ ... اگر حضور سے مانگنا شرک ہوتا تو حضور خود کیوں فرماتے ... اور حضرت ربیعہ نے حضور سے جنت میں رفاقت مانگ کر شرک کیا؟ کیا محدثین کرام نے ایسی حدیثیں روایت کرکے شرک کی نشر و اشاعت کی ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ ... اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ کے اندر اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۵۲ھ) رقمطراز ہیں جس کا ترجمہ ذیل میں درج کیا گیا ہے۔

از اطلاق سوال کہ فرمود سَلْ بخواہ تخصیص نکرد بمطلوبے خاص معلوم میشود کہ کار ہمہ بدست ہمت و کرامت او است صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہرچہ خواہد ہر کرا خواہد باذن پروردگار خود دہد

مطلق سوال کرنے کے لیے فرمایا کہ مانگو اور کسی خاص مطلوب چیز کی تخصیص نہ کرنا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام کام نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دست مبارک کی ہمت و کرامت سے وابستہ ہیں کہ جو چیز چاہیں اور جس کے لیے چاہیں اپنے پروردگار

کی جگہ سے عطا فرمائیں۔

اس حدیث کی شرح لکھتے ہوئے گیارہویں صدی کے مجدد برحق اور اہلسنت وجماعت کے مایہ ناز محقق و محدث ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری (م ۱۰۱۴ھ) مشکوٰۃ کی شرح مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں اس حقیقت کے چہرے سے یوں نقاب ہٹائی ہے۔

یُؤْخَذُ مِنْ اِطْلَاقِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی مَکَّنَہٗ مِنْ اِعْطَاءِ کُلِّ مَا اَرَادَ مِنْ خَزَائِنِ الْحَقِّ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس مطلق حکم فرمانے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مقرر فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خزانوں سے جس کو جو چیز چاہیں عطا فرمائیں۔

اس لیے شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مسلمانوں کو یوں نصیحت کی ہے۔

اگر خیریت دنیا و عقبیٰ آرزو داری
بدرگاہش بیا و ہرچہ می خواہی تمنا کن

امام محمد بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے قصیدہ بردہ شریف میں اس حقیقت کو یوں نظم فرمایا ہے۔

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِکَ الدُّنْیَا وَضَرَّتَہَا
وَمِنْ عُلُوْمِکَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

ماضی قریب کے ایک عاشق صادق نے یہ عقیدہ یوں بیان فرمایا ہے۔

مانگیں گے مانگے جائیں گے منہ مانگی پائیں گے
سرکار میں نہ لا ہے نہ حاجت اگر کی ہے!

۱۳۰۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ کَامِلٍ نَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ نَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ فِیْ هٰذِهِ الْاٰیَۃِ تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ قَالَ کَانُوْا یَتَیَقَّظُوْنَ مَا بَیْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ یُصَلُّوْنَ قَالَ وَکَانَ الْحَسَنُ یَقُوْلُ قِیَامُ اللَّیْلِ۔

قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آیت "جن کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خواب گاہوں سے اور اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈرتے اور امید کرتے اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے کچھ خیرات کرتے ہیں" (۳۲، ۱۶) کے متعلق فرمایا کہ لوگ مغرب اور عشاء کے درمیان نماز پڑھا کرتے تھے۔ حسن بصری کہا کرتے کہ رات کو قیام کیا کرتے تھے۔

۱۳۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی نَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ وَّابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ فِیْ قَوْلِهٖ کَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ اللَّیْلِ مَا یَهْجَعُوْنَ قَالَ کَانُوْا یُصَلُّوْنَ فِیْمَا بَیْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ زَادَ فِیْ حَدِیْثِ یَحْیٰی وَکَذٰلِکَ تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ۔

قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس نے آیت "وہ رات میں کم سویا کرتے" (۵۱، ۱۷) کے متعلق فرمایا کہ لوگ مغرب اور عشاء کے درمیان نماز پڑھا کرتے۔ یحییٰ بن سعید کی روایت میں یہ بھی ہے کہ اسی طرح آیت تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ کے متعلق فرمایا۔

بَابٌ اِفْتِتَاحِ صَلٰوۃِ اللَّیْلِ بِرَکْعَتَیْنِ۔

رات کی نماز میں پہلے دو رکعتیں پڑھے

۱۳۰۹۔ حَدَّثَنَا الرَّبِیْعُ بْنُ نَافِعٍ اَبُوْ تَوْبَۃَ

ابن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

ثنا سليمان بن حيان عن هشام بن حسان عن ابن سيرين عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام احدكم من الليل فليصل ركعتين خفيفتين۔

روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی رات کے وقت نماز پڑھے تو پہلے دو ہلکی رکعتیں پڑھ لے۔

۱۳۱۰ حدثنا محمد بن خالد ثنا ابي ثنا بكر بن خالد عن ... عن ابن سيرين عن ابي هريرة قال اذا ... نحوه لم يرفعه قال ابو الحسن ... هذا الحديث حماد بن سلمة ... وجماعة عن هشام اوقفوه على ابي هريرة وكذلك رواه ايوب وابن عون اوقفوه على ابي هريرة ورواه ابن عون عن محمد قال فيهما تجوز۔

خلف بن خالد ... محمد بن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سابقہ روایت کی مثل بیان فرمایا۔ پھر اس کے بعد ... نے فرمایا کہ یہ حدیث ... حماد بن سلمہ ... ایک جماعت نے ہشام سے ... حضرت ابوہریرہ پر موقوف کیا اسی طرح ایوب اور ابن عون نے ... روایت کیا ابن عون نے ... ان دونوں میں تجوز فرمایا۔

۱۳۱۱ حدثنا ابن حنبل يعني احمد ثنا حجاج قال قال ابن جريج اخبرني عثمان بن ابي سليمان عن علي الازدي عن عبيد بن عمير عن عبد الله بن حبشي الخثعمي ان النبي صلى الله عليه وسلم سئل اي الصلاة افضل قال طول القيام۔

احمد بن حنبل، حجاج، ابن جریج، عثمان بن ابی سلیمان، علی ازدی، عبید بن عمیر، حضرت عبداللہ بن حبشی خثعمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سی نماز افضل ہے فرمایا کہ طویل قیام کرنا۔

باب ۳۲۳ صلاة الليل مثنى مثنى۔

نمازِ شب کی دو دو رکعتیں ہیں

۱۳۱۲ حدثنا القعنبي عن مالك عن نافع وعبد الله بن دينار عن عبد الله بن عمر ان رجلا سال رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صلاة الليل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة الليل مثنى مثنى فاذا خشي احدكم الصبح صلى ركعة واحدة توتر له ما قد صلى۔

عبداللہ بن مسلمہ ... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نمازِ شب کی دو دو رکعتیں ہیں جب تم میں سے کسی کو صبح ہونے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت پڑھ لے یہ اس کی پڑھی ہوئی ساری نماز کو وتر بنا دے گی۔

باب ۳۲۴ في رفع الصوت بالقراءة في صلاة الليل۔

رات کی نماز میں قراءت کا آواز سے پڑھنا

۱۳۱۳ حدثنا محمد بن جعفر الوركاني

محمد بن جعفر ورکانی، ابوالاحوص ... مطلب

ثنا ابن ابی الزناد عن عمرو بن ابی عمرو مولی المطلب عن عکرمۃ عن ابن عباس قال کانت قراءۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی قدر ما یسمعہ من فی الحجرۃ وھو فی البیت۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قرأت اتنی اونچی ہوتی کہ حجرے میں بیٹھا ہوا شخص سن لیتا جبکہ آپ کاشانۂ اقدس میں ہوتے۔

١٣١٤ حدثنا محمد بن بکار بن الریان ثنا عبد اللہ بن المبارک عن عمران بن زائدۃ عن ابیہ عن ابی خالد الوالبی عن ابی ھریرۃ انہ قال کانت قراءۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم باللیل یرفع طورا ویخفض طورا قال ابو داؤد ابو خالد الوالبی اسمہ ھرمز۔

ابو خالد والبی سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رات کے وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قرأت ایسی ہوتی کہ کبھی بلند آواز سے پڑھتے اور کبھی آہستہ۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ابو خالد والبی کا نام ہرمز ہے۔

١٣١٥ حدثنا موسی بن اسمعیل ثنا حماد عن ثابت البنانی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ح وحدثنا الحسن بن الصباح ثنا یحیی بن اسحاق ثنا حماد بن سلمۃ عن ثابت البنانی عن عبد اللہ بن رباح عن ابی قتادۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج لیلۃ فاذا ھو بابی بکر یصلی یخفض من صوتہ قال ومر بعمر بن الخطاب وھو یصلی رافعا صوتہ قال فلما اجتمعا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا بکر مررت بک وانت تصلی تخفض صوتک قال قد اسمعت من ناجیت یا رسول اللہ قال وقال لعمر مررت بک وانت تصلی رافعا صوتک قال فقال یا رسول اللہ اوقظ الوسنان واطرد الشیطان زاد الحسن فی حدیثہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا بکر ارفع من صوتک شیئا وقال لعمر اخفض من صوتک شیئا۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، ثابت بنانی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایسا ہی روایت کیا ہے۔ حسن بن صباح، یحییٰ بن اسحٰق، حماد بن سلمہ، ثابت بنانی، عبد اللہ بن رباح سے روایت ہے کہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک رات باہر تشریف لے گئے تو حضرت ابو بکر کو آہستہ آواز سے نماز پڑھتے دیکھا اور حضرت عمر کے پاس سے گزرے تو وہ بلند آواز سے نماز پڑھ رہے تھے۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں دونوں حضرات اکٹھے ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابو بکر! میں تمہارے پاس سے گزرا تو تم آہستہ آواز سے نماز پڑھ رہے تھے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! جس سے سرگوشی کر رہا تھا (اسے سنا رہا تھا)۔ فرمایا کہ اے عمر! میں تمہارے پاس سے بھی گزرا تو تم بلند آواز سے نماز پڑھ رہے تھے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں سوتوں کو جگا رہا تھا اور شیطان کو بھگا رہا تھا۔ حسن کی روایت میں یہ بھی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابو بکر! تم اپنی آواز تھوڑی سی بلند کر لیا کرو اور حضرت عمر سے فرمایا کہ تم اپنی آواز تھوڑی سی پست کر لیا کرو۔ ف

ف۔ اس حدیث سے معلوم ہوا چاہئے کہ جہاں ریا کا اندیشہ ہو وہاں آہستہ ذکر کرنا افضل ہے جبکہ مقصد سوتے ہوئے لوگوں کو جگانا، ... ہو اور ہر قسم کے شیطان کو بھگانا ہو تو بلند آواز سے ذکر کرنا افضل

ہے اور ان کا مطلب یہ ہے کہ ... اور کسی قرآن یا ... حکم کی ... سب ٹھیک ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۳۱۶ — حَدَّثَنَا أَبُو حُصَيْنِ بْنُ يَحْيَى الرَّازِيُّ ثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ لَمْ يَذْكُرْ فَقَالَ لِأَبِي بَكْرٍ ارْفَعْ مِنْهَا شَيْئًا وَلِعُمَرَ اخْفِضْ شَيْئًا زَادَ وَقَدْ سَمِعْتُكَ يَا بِلَالُ وَأَنْتَ تَقْرَأُ مِنْ هٰذِهِ السُّورَةِ وَمِنْ هٰذِهِ السُّورَةِ قَالَ كَلَامٌ طَيِّبٌ يَجْمَعُ اللهُ بَعْضَهُ إِلَى بَعْضٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّكُمْ قَدْ أَصَابَ۔

۱۳۱۷ — حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَرَأَ فَرَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللهُ فُلَانًا كَأَيِّنْ مِنْ آيَةٍ أَذْكَرَنِيهَا اللَّيْلَةَ كُنْتُ قَدْ أَسْقَطْتُهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ هَارُونُ النَّحْوِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ فِي سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ فِي الْحُرُوفِ وَكَأَيِّنْ مِنْ نَبِيٍّ۔

۱۳۱۸ — حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ اعْتَكَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَسَمِعَهُمْ يَجْهَرُونَ بِالْقِرَاءَةِ فَكَشَفَ السِّتْرَ وَقَالَ أَلَا إِنَّ كُلَّكُمْ مُنَاجٍ رَبَّهُ فَلَا يُؤْذِيَنَّ بَعْضُكُمْ بَعْضًا وَلَا يَرْفَعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ فِي الْقِرَاءَةِ أَوْ قَالَ فِي الصَّلٰوةِ۔

۱۳۱۹ — حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ

ابو حصین بن یحییٰ رازی، اسباط بن محمد، محمد بن عمرو، ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہی قصہ روایت کیا لیکن اس میں یہ نہیں کہ آپ نے حضرت ابوبکر سے فرمایا کہ آواز کچھ بلند کرو اور حضرت عمر سے فرمایا کہ آواز کچھ پست کرو۔ یہ اضافہ ہے کہ اے بلال! میں نے سنا کہ تم نے اس سورت سے پڑھا اور اس سورت سے بھی۔ عرض گزار ہوئے کہ پاکیزہ کلام ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ایک حصے کو دوسرے سے ملا دیتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سب نے درست کیا۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، ہشام بن عروہ، عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ایک آدمی رات کو قیام کیا اور قرآن شریف پڑھتے وقت آواز کو بلند رکھا۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فلاں شخص پر رحم فرمائے، کتنی ہی آیات اس نے رات کو مجھے یاد دلائیں جنہیں میں بھول گیا تھا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس کو ہارون نحوی نے حماد بن سلمہ سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت سورۂ آل عمران کی ہے۔

حسن بن علی، عبدالرزاق، معمر، اسمٰعیل بن امیہ، ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں اعتکاف بیٹھے تو لوگوں کو بلند آواز سے قرأت کرتے ہوئے سنا۔ آپ نے پردہ ہٹا کر فرمایا۔ دیکھو! تم میں سے ہر ایک اپنے رب سے سرگوشی کر رہا ہے۔ لہٰذا ایک دوسرے کو ایذا نہ دو اور قرأت میں ایک دوسرے سے اپنی آواز کو بلند نہ کرے یا فرمایا کہ نماز کے اندر۔

عثمان بن ابی شیبہ، اسمٰعیل بن عیاش، بحیر بن سعد، خالد بن معدان، کثیر بن مرہ سے روایت ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلند آواز سے قرآن مجید پڑھنے والا اعلانیہ صدقہ دینے والے کی طرح ہے

ابن عامر الجهني قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الجاهر بالقرآن كالجاهر بالصدقة والمسر بالقرآن كالمسر بالصدقة.

کرکے صدقہ دینے والا اور چھپا کر قرآن کریم پڑھنے والا ایسا ہے جیسے چھپا کر صدقہ دینے والا۔ ف

ف۔ یہ حدیث بعض مواقع پر اعلانیہ صدقہ کرنے کی فضیلت ہے کیونکہ دوسرے لوگوں کو ترغیب ہو اور بعض موقع پر چھپا کر دینا افضل ہے کہ ریا سے محفوظ رہے گا۔ اسی طرح قرآن کریم بھی جس موقع پر بآواز بلند پڑھنا مناسب ہو وہاں آواز سے پڑھنا افضل ہے اور جہاں نمود پر [illegible] ہے کہ [illegible] سے لوگوں کو [illegible] تکلیف [illegible] کا جاننے والا ہے [illegible] معاملہ ہے لہٰذا خواہ مخواہ کسی پر فتویٰ نہیں لگانا چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۳۶ في صلاة الليل

تہجد کی رکعتیں

۱۳۲۰ - حدثنا ابن المثنى نا ابن أبي عدي عن حنظلة عن القاسم بن محمد عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل عشر ركعات ويوتر بسجدة ويسجد سجدتي الفجر فذلك ثلاث عشرة ركعة.

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کے وقت تہجد کی دس رکعتیں پڑھتے۔ ایک رکعت کے ساتھ وتر بنا لیتے اور دو رکعتیں فجر کی پڑھتے یہ کل تیرہ رکعتیں ہیں۔

۱۳۲۱ - حدثنا القعنبي عن مالك عن ابن شهاب عن عروة بن الزبير عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي من الليل إحدى عشرة ركعة يوتر منها بواحدة فإذا فرغ منها اضطجع على شقه الأيمن.

عروہ بن زبیر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات میں گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے۔ ان میں سے ایک کے ساتھ وتر بنا لیتے۔ جب ان سے فارغ ہو جاتے تو دائیں کروٹ پر لیٹ جاتے۔

۱۳۲۲ - حدثنا عبد الرحمن بن إبراهيم ونصر بن عاصم وهذا لفظه قالا نا الوليد نا الأوزاعي وقال نصر عن ابن أبي ذئب والأوزاعي عن الزهري عن عروة عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي فيما بين أن يفرغ من صلاة العشاء إلى أن ينصدع الفجر إحدى عشرة ركعة يسلم من كل ثنتين ويوتر بواحدة ويمكث في سجوده قدر ما يقرأ أحدكم خمسين آية قبل أن يرفع رأسه فإذا سكت المؤذن بالأولى من صلاة الفجر قام

عبدالرحمٰن بن ابراہیم، نصر بن عاصم، ولید، اوزاعی، نصر، ابن ابی ذئب، [illegible] زہری، عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عشاء سے فارغ ہونے اور فجر طلوع ہونے کے درمیانی وقت میں گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے۔ ہر دو رکعت پر سلام پھیرتے اور ایک رکعت کے ساتھ وتر بنا لیتے اور سجدہ اتنی دیر کرتے جتنی دیر میں تم میں سے کوئی پچاس آیتیں پڑھے اور سر اٹھاتے۔ جب مؤذن فجر سے پہلے والی اذان پڑھ کر خاموش ہو جاتا تو آپ کھڑے ہو کر دو ہلکی پھلکی رکعتیں پڑھتے پھر دائیں کروٹ پر لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن آپ کی

فيركع ركعتين خفيفتين ثم اضطجع على شقه الأيمن حتى يأتيه المؤذن.

۱۳۲۳ - حدثنا سليمان بن داود المهري نا ابن وهب أخبرني ابن أبي ذئب وعمرو بن الحارث ويونس بن يزيد أن ابن شهاب أخبرهم بإسناده ومعناه قال ويوتر بواحدة ويسجد سجدة قدر ما يقرأ أحدكم خمسين آية قبل أن يرفع رأسه فإذا سكت المؤذن من صلاة الفجر وتبين له الفجر وساق معناه قال وبعضهم يزيد على بعض.

۱۳۲۴ - حدثنا موسى بن إسماعيل نا وهيب نا هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل ثلاث عشرة ركعة يوتر منها بخمس لا يجلس في شيء من الخمس حتى يجلس في الآخرة فيسلم قال أبو داود رواه ابن نمير عن هشام نحوه.

۱۳۲۵ - حدثنا القعنبي عن مالك عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة أنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي بالليل ثلاث عشرة ركعة ثم يصلي إذا سمع النداء بالصبح ركعتين خفيفتين.

۱۳۲۶ - حدثنا موسى بن إسماعيل ومسلم بن إبراهيم قالا نا أبان عن يحيى عن أبي سلمة عن عائشة أن نبي الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي من الليل ثلاث عشرة ركعة كان يصلي ثمان ركعات ويوتر بركعة ثم يصلي قال مسلم بعد الوتر ثم اتفقا ركعتين وهو قاعد فإذا أراد أن يركع قام فركع ويصلي بين أذان الفجر

خدمت میں حاضر ہو جاتا۔

سلیمان بن داؤد مہری، ابن وہب، ابن ابی ذئب، عمرو بن حارث اور یونس بن یزید نے ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ اسی حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا اور ایک رکعت کے ساتھ وتر پڑھتے اور اتنا سجدہ کرتے جتنی دیر میں تم میں سے کوئی پچاس آیتیں پڑھے۔ اپنا سر اٹھانے سے پہلے جب مؤذن فجر کی اذان سے خاموش ہوتا اور فجر ظاہر ہو جاتی باقی حدیث حسب سابق بیان کرتے رہے کہ ایک کی حدیث میں دوسرے سے کچھ زیادہ ہے۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات میں تیرہ رکعت پڑھا کرتے جن میں وتر کی پانچ رکعتیں بھی ہوتیں ان پانچ میں نہ بیٹھتے بلکہ آخری میں بیٹھ کر سلام پھیرتے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ابن نمیر نے ہشام سے اسی طرح روایت کی ہے۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے پھر جب صبح کی اذان سنتے تو ہلکی پھلکی دو رکعتیں پڑھتے۔

ابو سلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے آٹھ رکعتیں پڑھتے اور وتر کی ایک رکعت پڑھ کر اور مسلم بن ابراہیم نے فرمایا کہ وتر کے بعد دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے جب رکوع کا ارادہ کرتے تو کھڑے ہو جاتے اور رکوع کرتے اور آپ فجر کی اذان و اقامت کے درمیان دو رکعتیں پڑھا کرتے۔

۱۳۲۷۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيْدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهٖ عَلٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلٰثًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوْتِرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ رمضان المبارک میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کیسی ہوتی تھی؟ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھا کرتے تھے۔ چار رکعتیں پڑھتے تو ان کے حسن و طوالت کے بارے میں کچھ نہ پوچھو۔ پھر چار رکعتیں پڑھتے ان کے حسن و طوالت کے بارے میں کیا پوچھتے ہو۔ پھر تین رکعتیں پڑھتے۔ حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ فرمایا کہ اے عائشہ! بیشک میری آنکھیں سو جاتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔ ف

ف۔ یہ حدیث بھی موطا امام مالک کی روایت سے ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی یَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ کہ اے عائشہ میری آنکھیں سوتی ہیں اور دل نہیں سوتا۔ سبحان اللہ! جس کے سر پر خلافتِ عظمیٰ کا تاج ہو اور یادِ الٰہی مشغلہ بندہ کا عرفان و شاہد ہے۔ کسی حالت میں غافل کیوں ہے۔ بعض حضرات کے نزدیک ہر نبی کی یہی حالت ہوتی ہے (کہ وہ اپنی امت کے شاہد ہوتے ہیں) کیونکہ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ (۴، ۴۱) ان کے حق میں شاہد ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں فرمایا وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا (۴، ۴۱) نیز فرمایا إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا (۷۳، ۱۵) نیز ارشاد ہوا إِنَّا أَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا (۴۸، ۸) لہٰذا کائنات ارضی و سماوی کا مشاہد بنا کر بھیجا گیا اور بحالتِ خواب بھی خلافتِ عظمیٰ کی ذمہ داریاں کیسے ادا کرتا اگر کون و مکاں سے بے خبر نہیں ہوتا تھا۔

بعض لوگ حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کی نبوت کو تسلیم کرتے ہوئے بھی ان کی اس منصب و عصمت کا انکار کرنا ضروری سمجھتے اور ان مقدس ہستیوں کو بے خبر بشر کہنے ہی میں لطف و لذت محسوس کرتے ہیں۔ حقیقت میں وہ نفسِ نبوت کے منکر اور حاملینِ نبوت سے بے خبر ہونے کا ثبوت دیتے ہیں جن کی زبانوں پر نبوت و رسالت کا اقرار تو رہتا ہے لیکن منصبِ نبوت کی عظمت اور خصائص کی جس نے پہچان دلوں میں جگہ ہی نہیں ہوتی اس لیے ان کی زبانوں پر خصائص نبوت کا انکار ہی آتا ہے جس سے ایمان بالرسالت کی نفی ہو جاتی ہے۔ ان مہربانوں کی نظر میں نبی بھی محض ایک مولانا صاحب کی طرح ہوتا ہے جو دینی مسائل میں ماہر ہوتا ہے حتیٰ کہ صرف یہی فرق نظر آتا ہے کہ مولوی صاحب نے علوم دینیہ کسی استاد سے سیکھے اور کتابوں سے پڑھتے ہیں اور نبی کے پاس بذریعہ وحی آتے ہیں۔ ان کے معانی کا اور کوئی تصور ہی نہیں ان حضرات کے ذہن میں ہوتا ہی

نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کاتبِ وحی ہونے کے باوجود اپنے مولیٰ صحابیان کی طرح جیسے خبر پاتے ہیں ویسے ہی کرتے اور دوسروں سے پہلے ہی مومن ہونے کے پابند تھے۔ ہوتے ہیں جیسا کہ حضور نبی ہوتے تھے نہیں ہوتا اور پہلے ہی جو دوسرے خبر نہیں ہوتا کیونکہ منصب نبوت پہلا ہونے کے واسطے نہیں ہی اللہ تعالیٰ نبی ہی کو ایک عطا فرماتا ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ جیسے عظیم ربانی عالم نے منصب نبوت کی خصوصیت کے بارے میں سمجھ رہے تھے اس حدیث کے بارے میں یوں تصریح فرمائی ہے۔

حدیث تمام ختم نبوت از کار تمام قلیلی کر قول رافتہ بود اشارت بعدم آگاہی نیست بلکہ اخبار است از عدم حقیقت و بمراتب احوال رحمت است و لیکن امتد از ہر دو آن سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام بالکل طہارت گشت و برای نبوت مخصوصات ست بعد حال الکتب مت حقیقت شایان منصب نبوت بودنا خبر (دفتر اول، مکتوب ۹۹)۔

حدیث تمام ختم نبوت قلیلی کا ترجمہ کی ہوئی بات میں عدم آگاہی کی جانب اشارہ نہیں ہے بلکہ اس میں پہلے اور اپنی امت کے حالات سے خبر دینے کی خبر ہے کہ مستقبل میں امور کی تمام باتیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں یقینی تھیں، ولو نہیں ہے کیونکہ اپنی امت کے پہلے لوگوں کے رنگ میں ہوتا ہے جس کے باعث خلافت میں منصب نبوت کے شایانِ شان نہیں ہوتی۔

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق پر اپنا خلیفہ مقرر فرمایا ہوتا ہے، اس لیے یہی کو خالق اور مخلوق کا سارا علم مخلوق سے زیادہ علم عطا فرمایا جاتا ہے۔ احادیث مطہرہ کے اشارے اسی ہیں جیسے بعض فرشتوں کی مخلوق کے بارے میں بتانا ویسا ہی فرمایا گیا ہے کہ حق بیان کرنا ہی ہوتا ہے لیکن قرآن کریم شاہد ہے کہ مخلوق خدا کے بارے میں تمام فرشتوں کے علم کی نسبت حضرت آدم علیہ السلام کو وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا فرما کر یہ ظاہر کر دیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنا خلیفہ بنا کر زمین پر بھیجا تھا۔ جب فرشتوں نے اپنے عجز کا اظہار ان لفظوں میں کیا لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا (۲: ۳۲) یعنی ہمیں اتنا ہی علم ہے جتنا تو نے سکھایا اور حضرت آدم علیہ السلام کی جماعت کا اعلان کر دیا گیا يَا آدَمُ أَنْبِئْهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ (۲: ۳۳) یعنی جب اس نے انہیں ان سب چیزوں کے نام بتا دیے تو اسی طرح ایک اکرم جیسے نبی تمام فرشتوں پر حضرت کو منصب نبوت پہلا شرف کر کے ان سے بہتر خلافت بنایا اور اسی طرح نہیں کیا گیا جو علم تمام مستقبل میں ہوتا کیا گیا، یوں ان کے خلیفہ اللہ ہونے پر علامت ہے وہ ساری مخلوق میں وہ علم و عرفان کے لحاظ سے اسی طرح ممتاز نظر آتے ہیں جیسے آسمان میں شمس و قمر نظر آتے ہیں۔

تمام فرشتوں سے بڑھ کر جیسے حضرت آدم علیہ السلام کو علم دیا گیا اسی طرح ہر نبی کو علم عطا ہوا ہے، ساری دنیا سے بڑھ کر جو علم محبوب کریم آقا سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمایا گیا اور اتنا کثیر ہو اور مختصر رحمت فرمایا گیا جیسے سب بڑا اسی کی مستحق ہوں اسی کو ساری مخلوق کے علم سے کثیر دیا گیا۔ یہی حبیب خدا کو بارہ خود جانتے ہیں کہ کتنا عطا فرمایا گیا یا ان کا عطا فرمانے والا یہ ہے کہ جو کچھ جانتا چاہیے کسی نے کتنا عطا فرمایا ہے۔ جس کا ارشاد ہے وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا ۔ (۴: ۱۱۳) یعنی اللہ تعالیٰ کا آپ پر عظیم فضل ہے۔ ساری دنیا کے بارے میں خدا نے یوں فرمایا ہے قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ (۴: ۷۷) یعنی فرما دو کہ دنیا کا سازو سامان قلیل ہے۔ ورنہ حالات عظیم اور قلیل کا اندازہ کر سکے۔ قلیل علم کا اظہار کرنے والے ہمدرد ایسا عظیم آنکھیں نظر آتی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

١٣٢٨- حدثنا حفص بن عمر ثنا همام
ثنا قتادة عن زرارة بن أوفى عن سعد بن هشام
قال طلقت امرأتي فأتيت المدينة لأبيع عقارا
كان لي بها فأشتري به السلاح وأغزو فلقيت
نفرا من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم
فقالوا قد أراد نفر منا ستة أن يفعلوا ذلك
فنهاهم النبي صلى الله عليه وسلم وقال لقد
كان لكم في رسول الله أسوة حسنة فأتيت ابن عباس
فسألته عن وتر النبي صلى الله عليه وسلم
فقال أدلك على أعلم الناس بوتر رسول الله
صلى الله عليه وسلم فأت عائشة فأتيتها
فاستتبعت حكيم بن أفلح فأبى فناشدته
فانطلق معي فاستأذنا على عائشة فقالت من
هذا قال حكيم بن أفلح قالت ومن معك قال
سعد بن هشام قالت هشام بن عامر الذي قتل
يوم أحد قال قلت نعم قالت نعم المرء كان عامر
قال قلت يا أم المؤمنين حدثيني عن خلق
رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت ألست تقرأ
القرآن فإن خلق رسول الله صلى الله عليه وسلم
كان القرآن قال قلت حدثيني عن قيام الليل
قالت ألست تقرأ يا أيها المزمل قال قلت بلى
قالت فإن أول هذه السورة نزلت فقام أصحاب رسول
الله صلى الله عليه وسلم حتى انتفخت أقدامهم
وحبس خاتمتها في السماء اثني عشر شهرا ثم
نزل آخرها فصار قيام الليل تطوعا بعد فريضة
فقلت حدثيني عن وتر النبي صلى الله عليه وسلم فقالت
كان يوتر بثمان ركعات لا يجلس إلا في الثامنة ثم
يقوم فيصلي ركعة أخرى لا يجلس إلا في الثامنة والتاسعة
ولا يسلم إلا في التاسعة ثم يصلي
ركعتين وهو جالس فتلك إحدى عشرة ركعة

حضرت سعد بن ہشام کا بیان ہے کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ مدینہ منورہ آیا تاکہ اپنی وہاں کی زمین کو فروخت کر کے ہتھیار خریدوں اور جہاد کروں۔ پس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چند اصحاب کی زیارت سے مشرف ہوا تو ان حضرات نے فرمایا کہ ہم میں سے چھ حضرات نے یہی کرنے کا ارادہ کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں منع کرتے ہوئے فرمایا: تمہارے لئے رسول اللہ کی زندگی بہترین نمونہ ہے (۳۳:۲۱)۔ پس میں حضرت ابن عباس کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز وتر کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا کیا میں تمہیں ایسے شخص کا پتہ نہ بتاؤں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز وتر کو تمام لوگوں سے زیادہ جانتا ہے۔ تم حضرت عائشہ کے پاس جاؤ۔ پس میں ان کی طرف چل پڑا اور حکیم بن افلح سے ساتھ چلنے کے لئے کہا تو انہوں نے انکار کیا۔ میں نے انہیں قسم دی۔ پس وہ میرے ساتھ چل پڑے۔ ہم نے حضرت عائشہ صدیقہ کی بارگاہ میں حاضری کی اجازت چاہی۔ فرمایا کون ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ حکیم بن افلح۔ فرمایا تمہارے ساتھ کون ہے؟ عرض کی سعد بن ہشام۔ فرمایا ہشام بن عامر جو جنگ احد میں شہید ہو گئے تھے؟ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا کہ عامر بہت اچھے آدمی تھے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے ام المومنین مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلق کے متعلق بتائیے۔ فرمایا کیا تم قرآن کریم نہیں پڑھتے؟ بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خلق قرآن کریم تھا۔ میں عرض گزار ہوا کہ مجھے رات کی نماز کے متعلق بتائیے۔ فرمایا کیا تم سورہ مزمل نہیں پڑھتے؟ عرض گزار ہوا کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ اس سورت کا ابتدائی حصہ نازل ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب نے اتنا قیام کیا کہ ان کے قدموں پر ورم آ گیا اور اس کا آخری حصہ آسمان میں بارہ مہینے تک رہا پھر جب آخری حصہ نازل ہوا تو رات کا قیام فرض ہونے کے بعد نفل ہو گیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز وتر کے متعلق بتائیے

يَا بُنَيَّ فَلَمَّا أَسَنَّ وَأَخَذَ اللَّحْمَ أَوْتَرَ بِسَبْعِ رَكَعَاتٍ لَمْ يَجْلِسْ إِلَّا فِي السَّادِسَةِ وَالسَّابِعَةِ وَلَمْ يُسَلِّمْ إِلَّا فِي السَّابِعَةِ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَتِلْكَ تِسْعُ رَكَعَاتٍ يَا بُنَيَّ وَلَمْ يَقُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً يُتِمُّهَا إِلَى الصَّبَاحِ وَلَمْ يَقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي لَيْلَةٍ قَطُّ وَلَمْ يَصُمْ شَهْرًا يُتِمُّهُ غَيْرَ رَمَضَانَ وَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً دَاوَمَ عَلَيْهَا وَكَانَ إِذَا غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ مِنَ اللَّيْلِ بِنَوْمٍ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً قَالَ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ هَذَا وَاللَّهِ هُوَ الْحَدِيثُ وَلَوْ كُنْتُ أُكَلِّمُهَا لَأَتَيْتُهَا حَتَّى أُشَافِهَهَا بِهِ مُشَافَهَةً قَالَ قُلْتُ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ لَا تُكَلِّمُهَا مَا حَدَّثْتُكَ۔

فرمایا کہ آپ نو رکعت وتر پڑھا کرتے تھے نہ بیٹھتے مگر آٹھویں رکعت میں پھر کھڑے ہو کر ایک رکعت اور پڑھتے نہ بیٹھتے مگر آٹھویں اور نویں رکعت میں اور سلام نہ پھیرتے مگر نویں رکعت پر پھر بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے تو اے بیٹے! یہ کل گیارہ رکعتیں ہیں۔ پھر جب آپ کی عمر زیادہ ہو گئی اور وزن بڑھ گیا اور سات رکعت وتر پڑھنے لگے نہ بیٹھتے مگر چھٹی اور ساتویں رکعت میں اور ساتویں رکعت پر سلام پھیرتے۔ پھر بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے اور اے بیٹے یہ نو رکعتیں ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی پوری رات قیام نہ فرماتے اور ایک رات میں ہرگز پورا قرآن مجید ختم نہ فرماتے اور رمضان المبارک کے سوا کسی مہینے کے پورے روزے نہ رکھتے اور جب کسی نماز کو پڑھتے تو اس پر ہمیشگی کرتے اور جب رات کو نیند کا غلبہ ہوتا تو دن میں بارہ رکعتیں پڑھ لیا کرتے۔ پھر میں حضرت ابن عباس کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں یہ حدیث بتائی تو انہوں نے فرمایا۔ اللہ کی قسم بات تو یہی ہے اور اگر میں ان سے کلام کرتا تو ان کی خدمت میں حاضر ہو کر خود ان کی زبان مبارک سے سنتا۔ میں عرض گزار ہوا کہ اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ آپ ان سے کلام نہیں فرماتے تو میں آپ سے حدیث بیان نہ کرتا۔

۱۳۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ قَالَ يُصَلِّي ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيهِنَّ إِلَّا عِنْدَ الثَّامِنَةِ فَيَجْلِسُ فَيَذْكُرُ اللَّهَ ثُمَّ يَدْعُو ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَةً فَتِلْكَ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا بُنَيَّ فَلَمَّا أَسَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَ اللَّحْمَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ مَا سَلَّمَ بِمَعْنَاهُ إِلَى مُشَافَهَةً۔

یحییٰ بن سعید، سعید نے اپنی اسناد کے ساتھ قتادہ سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ آٹھ رکعتیں پڑھتے جن میں صرف آٹھویں رکعت پر بیٹھتے۔ بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتے پھر دعا کرتے اور سلام پھیر دیتے جسے ہم سنتے۔ پھر بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے سلام پھیرنے کے بعد اے بیٹے! یہ گیارہ رکعتیں ہیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عمر زیادہ ہو گئی اور وزن بڑھ گیا تو وتر کی سات رکعتیں پڑھ کر دو رکعتیں پڑھتے بیٹھ کر سلام پھیرنے کے بعد آگے معنی بیان کیا۔

۱۳۳۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ نَا سَعِيدٌ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ يُسَلِّمُ

عثمان بن ابو شیبہ، محمد بن بشر نے سعید سے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح سلام پھیرتے تھے جیسے ہم

تسلیما یسمعنا کما قال یحیی بن سعید۔

۱۳۳۱۔ حدثنا محمد بن المثنی نا ابن ابی عدی عن سعید بهذا الحدیث قال ابن بشار بنحو حدیث یحیی بن سعید الا انه قال ویسلم تسلیمة یسمعنا۔

۱۳۳۲۔ حدثنا علی بن الحسین الدرهمی نا ابن ابی عدی عن بهز بن حکیم نا زرارة بن اوفی ان عائشة سئلت عن صلوة رسول الله صلی الله علیه وسلم فی جوف اللیل فقالت کان یصلی صلوة العشاء فی جماعة ثم یرجع الی اهله فیرکع اربع رکعات ثم یاوی الی فراشه وینام وطهوره مغطی عند راسه وسواکه موضوع حتی یبعثه الله ساعته التی یبعثه من اللیل فیتسوک ویسبغ الوضوء ثم یقوم الی مصلاه فیصلی ثمانی رکعات یقرا فیهن بام الکتاب وسورة من القران وما شاء الله ولا یقعد فی شیء منها حتی یقعد فی الثامنة ولا یسلم ویقرا فی التاسعة ثم یقعد فیدعو بما شاء الله ان یدعوه ویساله ویرغب الیه ویسلم تسلیمة واحدة شدیدة یکاد یوقظ اهل البیت من شدة تسلیمه ثم یقرا وهو قاعد بام الکتاب ویرکع وهو قاعد ثم یقرا الثانیة فیرکع ویسجد وهو قاعد ثم یدعو ما شاء الله ان یدعو ثم یسلم وینصرف فلم تزل تلک صلوة رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی بدن فنقص من التسع ثنتین فجعلها الی الست والسبع ورکعتیه وهو قاعد حتی قبض علی ذلک۔

۱۳۳۳۔ حدثنا هارون بن عبد الله نا یزید بن هارون انا بهز بن حکیم فذکر هذا الحدیث

تھا جیسا کہ یحییٰ بن سعید کی حدیث ہے۔

محمد بن بشار، ابن ابی عدی نے سعید سے اسی حدیث کی روایت کی۔ ابن بشار نے یحییٰ بن سعید کے مطابق روایت کی سوائے اس کے کہ سلام اس طرح پھیرتے تھے کہ ہم سنتے۔

زرارہ بن اوفی سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز شب کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ آپ عشاء کی نماز جماعت سے پڑھا کرتے پھر گھر والوں کے پاس تشریف لے آتے اور چار رکعتیں ادا کرتے پھر بستر پر آرام فرماتے۔ وضو کا پانی آپ کے سرہانے ڈھکا ہوا ہوتا اور مسواک رکھی ہوتی یہاں تک کہ جس ساعت میں اللہ تعالیٰ آپ کو بیدار فرماتا تو مسواک کرتے اور اچھی طرح وضو فرماتے۔ پھر نماز پڑھنے کی جگہ تشریف لے جاتے اور آٹھ رکعتیں ادا فرماتے۔ ان میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ قرآن کریم کی کوئی سورت پڑھتے اور جو اللہ تعالیٰ چاہتا۔ ان میں سے کسی میں نہ بیٹھتے یہاں تک کہ آٹھویں کے بعد بیٹھتے اور سلام نہ پھیرتے بلکہ نویں رکعت پڑھتے پھر بیٹھتے اور دعا کرتے جو اللہ تعالیٰ چاہتا اور اسی سے سوال کرتے اور اسی کی جانب راغب ہوتے۔ پھر ایک سلام کافی آواز کے ساتھ پھیرتے کہ قریب تھا کہ آپ کے سلام سے گھر والے جاگ جاتے۔ پھر بیٹھ کر سورۂ فاتحہ پڑھتے اور بیٹھے بیٹھے رکوع کرتے پھر دوسری رکعت پڑھتے اور بیٹھے بیٹھے رکوع و سجدہ کرتے پھر جو اللہ تعالیٰ چاہتا دعا کرتے پھر سلام پھیر کر فارغ ہو جاتے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز یہی رہی یہاں تک کہ آپ کا بدن بھاری ہو گیا تو آپ نے نو رکعتوں سے دو رکعتیں کم کر دیں۔ پس چھ یا سات رکعتیں کر لیں اور دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔

ہارون بن عبد اللہ، یزید بن ہارون، بہز بن حکیم سے یہ حدیث اسی سند کے ساتھ مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ عشاء کی نماز پڑھتے

وإسكانه فقال يصلي ركعتين وهو جالس بعد ما يسلم ثم ذكر الحديث ... ثم يصلي ثماني ركعات يسوي بينهن في القراءة والركوع والسجود ولا يجلس في شيء منهن إلا في الثامنة فإنه كان يجلس ثم يقوم ولا يسلم فيصلي ركعة يوتر بها ثم يسلم تسليمة يرفع بها صوته حتى يوقظنا ثم ساق معناه

بیٹھ کر پڑھا کرتے ... سلام کے بعد ... کا ذکر نہیں کیا۔ باقی حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آٹھ رکعتیں پڑھتے جن میں قراءت، رکوع اور سجود برابر ہوتے اور ان میں سے کسی رکعت کے بعد نہ بیٹھتے مگر آٹھویں کے بعد بیٹھتے۔ پھر سلام پھیرے بغیر کھڑے ہو جاتے اور ایک رکعت پڑھ کر انہیں وتر بنا لیتے۔ پھر ایک سلام پھیرتے جس کی آواز سے ہمیں جگا دیتے۔ پھر اسی طرح حدیث بیان کی۔

١٣٣٤ - حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا مروان يعني ابن معاوية عن بهز حدثنا زرارة بن أوفى أن عائشة أم المؤمنين سئلت عن صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت كان يصلي بالناس العشاء ثم يرجع إلى أهله فيصلي أربعا ثم يأوي إلى فراشه ثم ساق الحديث بطوله ولم يذكر يسوي بينهن في القراءة والركوع والسجود ولم يذكر في التسليم حتى يوقظنا

زرارہ بن اوفیٰ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ آپ لوگوں کو نماز عشاء پڑھا کر اپنے اہل خانہ میں تشریف لے آتے اور چار رکعتیں پڑھ کر اپنے بستر پر لیٹ جاتے۔ پھر طویل حدیث کے ساتھ باقی حدیث بیان کی لیکن اس میں قراءت، رکوع اور سجود میں برابری اور سلام کے متعلق حتیٰ کہ ہمیں جگا دیتے کا ذکر نہیں کیا۔

١٣٣٥ - حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا حماد يعني ابن سلمة عن بهز بن حكيم عن زرارة بن أوفى عن سعد بن هشام عن عائشة بهذا الحديث وليس في تمام حديثهم

زرارہ بن اوفیٰ، حماد بن سلمہ، بہز بن حکیم سے بھی یہی حدیث مروی ہے۔ سعد بن ہشام نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اسی حدیث کو روایت کیا ہے لیکن دوسری حدیثوں کی طرح مکمل نہیں ہے۔

١٣٣٦ - حدثنا موسى يعني ابن إسماعيل حدثنا حماد يعني ابن سلمة عن محمد بن عمرو عن أبي سلمة بن عبد الرحمن عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي من الليل ثلاث عشرة ركعة يوتر بتسع أو كما قالت ويصلي ركعتين وهو جالس وركعتي الفجر بين الأذان والإقامة

موسیٰ بن اسماعیل، حماد بن سلمہ، محمد بن عمرو، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات میں تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے۔ وتر کی نو رکعتیں یا جو فرمایا اور دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے۔ (اور) فجر کی دو رکعتیں اذان و اقامت کے درمیان۔

١٣٣٧ - حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا حماد عن محمد بن عمرو عن محمد بن إبراهيم عن علقمة بن وقاص عن عائشة أن رسول الله

علقمہ بن وقاص نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نو رکعتیں پڑھا کرتے پھر وتر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے

صلى الله عليه وسلم كان يوتر بتسع ركعات ثم أوتر بسبع ركعات وركع ركعتين وهو جالس بعد الوتر يقرأ فيهما فإذا أراد أن يركع قام فركع ثم سجد قال أبو داود روى هذين الحديثين خالد بن عبد الله الواسطي عن محمد بن عمرو مثله قال فيه قال علقمة بن وقاص يا أمتاه كيف كان يصلي الركعتين فذكر معناه.

وتر کے بعد دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھا کرتے تھے جن میں قراءت بیٹھے بیٹھے کرتے اور جب رکوع کرنے لگتے تو کھڑے ہو جاتے اور رکوع و سجدہ کرتے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ان دونوں حدیثوں کو خالد بن عبداللہ واسطی نے محمد بن عمرو سے روایت کیا اور اسی طرح روایت ہے جس میں علقمہ بن وقاص نے عرض کی کہ اے اماں جان! آپ دو رکعتیں کیسے پڑھا کرتے تھے؟ اسی معنی کو ذکر کیا۔

۱۳۳۸۔ حدثنا وهب بن بقية عن خالد ح وحدثنا ابن المثنى ثنا عبد الأعلى ثنا هشام عن الحسن عن سعد بن هشام قال قدمت المدينة فدخلت على عائشة فقلت أخبريني عن صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت إن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي بالناس صلاة العشاء ثم يأوي إلى فراشه فينام فإذا كان جوف الليل قام إلى حاجته وإلى طهوره فتوضأ ثم دخل المسجد فصلى ثماني ركعات يخيل إلي أنه يسوي بينهن في القراءة والركوع والسجود ثم يوتر بركعة ثم يصلي ركعتين وهو جالس ثم يضع جنبه فربما جاء بلال فآذنه بالصلاة ثم يغفي وربما شككت أغفى أو لا حتى يؤذنه بالصلاة فكانت تلك صلاته حتى أسن ولحم فذكرت من لحمه ما شاء الله وساق الحديث.

وہب بن بقیہ، خالد، ابن المثنیٰ، عبدالاعلیٰ، ہشام، حسن، سعد بن ہشام سے روایت ہے کہ میں مدینہ منورہ پہنچا اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق بتائیے۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کو عشاء پڑھا کر اپنے بستر پر جلوہ افروز ہوتے اور سو جاتے جب آدھی رات ہوتی تو قضائے حاجت کے لئے اٹھتے اور پانی سے وضو کرتے۔ مسجد میں تشریف لے جاتے اور آٹھ رکعتیں پڑھتے۔ میں گمان کرتی کہ آپ ان میں قراءت، رکوع اور سجدہ برابر رکھتے ہیں پھر ایک وتر پڑھتے پھر بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے اور آرام فرما ہو جاتے۔ کبھی حضرت بلال حاضر ہو کر آپ کو نماز کے لئے بلاتے۔ کبھی آپ تھوڑی دیر سو جاتے اور کبھی مجھے شک گزرتا کہ سوئے ہیں یا نہیں یہاں تک کہ آپ کو نماز کی اطلاع دی جاتی۔ یہی آپ کی نماز رہی جب تک عمر مبارک زیادہ نہ ہوئی اور جسم اقدس بھاری نہ ہوا۔ پھر جسم مبارک کے بھاری ہونے کا ذکر فرمایا جو اللہ تعالیٰ نے چاہا اور پوری حدیث بیان کی۔

۱۳۳۹۔ حدثنا محمد بن عيسى ثنا هشيم أنا حصين عن حبيب بن أبي ثابت ح وحدثنا عثمان بن أبي شيبة ثنا محمد بن فضيل عن حصين عن حبيب بن أبي ثابت عن محمد بن علي بن عبد الله بن عباس عن أبيه عن ابن عباس أنه رقد عند النبي صلى الله عليه وسلم

محمد بن عیسیٰ، ہشیم، حصین، حبیب بن ابی ثابت (ح) عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل، حصین، حبیب بن ابی ثابت، محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس، علی بن عبداللہ بن عباس سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سوئے۔ انہوں نے دیکھا کہ آپ نے بیدار ہو کر مسواک کی اور وضو کیا اور یہ پڑھتے ہوئے بیشک آسمانوں

[illegible] اسْتَيْقَظَ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ وَيَقُولُ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ حَتّٰى خَتَمَ السُّورَةَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ أَطَالَ فِيهِمَا الْقِيَامَ وَالرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ سِتَّ رَكَعَاتٍ كُلَّ ذٰلِكَ يَسْتَاكُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وَيَقْرَأُ هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ ثُمَّ أَوْتَرَ قَالَ عُثْمَانُ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ فَأَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ وَقَالَ ابْنُ عِيسٰى ثُمَّ أَوْتَرَ فَأَتَاهُ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلٰوةِ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ ثُمَّ اتَّفَقَا وَهُوَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي لِسَانِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي سَمْعِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي بَصَرِي نُورًا وَاجْعَلْ خَلْفِي نُورًا وَأَمَامِي نُورًا وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِي نُورًا وَمِنْ تَحْتِي نُورًا اللّٰهُمَّ وَأَعْظِمْ لِي نُورًا۔

اور زمین کی پیدائش میں (آل عمران ۳: ۱۹۰) آخر سورت تک۔ پھر کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھیں جن میں طویل قیام، رکوع اور سجود کیے۔ پھر فارغ ہو کر سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے۔ پھر تین بار ایسا ہی کر کے چھ رکعتیں پڑھیں۔ ہر دفعہ مسواک اور وضو کرتے اور یہی آیتیں پڑھتے۔ پھر وتر پڑھے۔ عثمان نے کہا کہ وتر کی تین رکعتیں پڑھیں۔ اب مؤذن حاضر ہوا اور آپ نماز کے لیے نکلے۔ ابن عیسیٰ نے کہا کہ پھر وتر پڑھے۔ پس جب فجر طلوع ہوئی تو حضرت بلال نے حاضر خدمت ہو کر نماز کی اطلاع کی۔ پس آپ نے فجر کی دو رکعتیں پڑھیں پھر نماز کے لیے نکلے اور آپ یوں عرض گزار تھے: اے اللہ! میرے دل میں نور پیدا فرما، میری زبان میں نور پیدا فرما، میری سماعت میں نور پیدا فرما، میری بصارت میں نور پیدا فرما، میرے پیچھے آگے اوپر نیچے نور کر دے۔ اے اللہ! مجھے نور کے ساتھ عظمت عطا فرما۔

١٣٣٤ - حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ حُصَيْنٍ نَحْوَهُ قَالَ وَأَعْظِمْ لِي نُورًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذٰلِكَ قَالَ أَبُو خَالِدٍ الدَّالَانِيُّ عَنْ حَبِيبٍ فِي هٰذَا وَكَذٰلِكَ قَالَ فِي هٰذَا وَقَالَ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي رِشْدِينَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

وہب بن بقیہ، خالد نے حصین سے اسی طرح روایت کی ہے کہ فرمایا: اور مجھے نور کے ساتھ عظمت عطا فرما۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح ابو خالد دالانی نے حبیب سے اور اسی طرح سلمہ بن کہیل، ابو رشدین نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے۔

١٣٣٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنْظُرَ كَيْفَ يُصَلِّي فَقَامَ فَتَوَضَّأَ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قِيَامُهُ مِثْلُ رُكُوعِهِ وَرُكُوعُهُ مِثْلُ سُجُودِهِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَنَّ ثُمَّ قَرَأَ بِخَمْسِ آيَاتٍ مِنْ آلِ عِمْرَانَ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ

کریب سے روایت ہے کہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے یہ دیکھنے کے لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس رات گزاری کہ آپ نماز کیسے پڑھتے ہیں۔ آپ کھڑے ہوئے، وضو کیا اور دو رکعتیں پڑھیں جن میں قیام رکوع جتنا اور رکوع سجود جتنا تھا۔ پھر سو گئے۔ پھر بیدار ہوئے تو وضو کیا اور مسواک کی، پھر سورۂ آل عمران کی پانچ آیتیں: بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کے بدلنے میں (آل عمران ۳: ۱۹۰) پڑھیں۔ پھر کھڑے ہوئے اور دو ر

[illegible] الليل والنهار [illegible] يفصل
حتى صلى عشر ركعات ثم صلى سجدة
واحدة فأوتر بها ونادى المنادي وعند ذلك
فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم بعدما
سكت المؤذن فصلى سجدتين خفيفتين
ثم جلس حتى صلى الصبح قال أبو داود خفي
علي من ابن بشار بعضه.

ایک رکعت پڑھی پھر مؤذن نے اذان کہہ دی اس کے بعد جب مؤذن کے خاموش ہو جانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور دو ہلکی رکعتیں پڑھیں اور بیٹھ گئے یہاں تک کہ نماز فجر پڑھائی۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ابن بشار کی حدیث کا کچھ حصہ مجھ پر مخفی رہا۔

١٣٤٢ - حدثنا عثمان بن أبي شيبة نا وكيع نا محمد بن قيس الأسدي عن الحكم بن عتيبة عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال بت عند خالتي ميمونة فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم بعدما أمسى فقال أصلى الغلام قالوا نعم فاضطجع حتى إذا مضى من الليل ما شاء الله قام فتوضأ ثم صلى سبعا أو خمسا أوتر بهن لم يسلم إلا في آخرهن.

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے ایک رات اپنی خالہ ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گزاری تو شام ہو جانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کیا لڑکے نے نماز پڑھ لی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ تو آپ لیٹ گئے یہاں تک کہ جب رات گزر گئی جتنی اللہ تعالیٰ نے چاہی تو آپ کھڑے ہو گئے اور وضو کیا پھر سات یا پانچ رکعتیں وتر پڑھے اور سلام نہیں پھیرا مگر آخر میں۔

١٣٤٣ - حدثنا ابن المثنى نا ابن أبي عدي عن شعبة عن الحكم عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال بت في بيت خالتي ميمونة بنت الحارث فصلى النبي صلى الله عليه وسلم العشاء ثم جاء فصلى أربعا ثم نام ثم قام يصلي فقمت عن يساره فأدارني فأقامني عن يمينه فصلى خمسا ثم نام حتى سمعت غطيطه أو خطيطه ثم قام فصلى ركعتين ثم خرج فصلى الغداة.

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ میں نے ایک رات اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں گزاری۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عشاء پڑھ کر تشریف لائے اور چار رکعتیں پڑھیں پھر سو گئے۔ پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنی شروع کی تو میں آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے مجھے گھما کر اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا۔ پھر پانچ رکعتیں پڑھ کر سو گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے خراٹے سنے پھر آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر باہر تشریف لے گئے اور نماز فجر ادا فرمائی۔

١٣٤٤ - حدثنا قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن عبد المجيد عن يحيى بن عباد عن سعيد بن جبير أن ابن عباس حدثه في هذه القصة قال فقام فصلى ركعتين ركعتين حتى صلى ثماني ركعات ثم أوتر بخمس لم يجلس بينهن.

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہی واقعہ روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ آپ نماز پڑھنے کھڑے ہوئے تو دو دو رکعتیں کر کے کل آٹھ رکعتیں پڑھیں۔ پھر وتر کی پانچ رکعتیں پڑھیں اور ان کے درمیان نہ بیٹھے۔

بَيْنَهُنَّ.

۱۳۳۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً بِرَكْعَتَيْهِ قَبْلَ الصُّبْحِ يُصَلِّي سِتًّا مَثْنَى مَثْنَى وَيُوتِرُ بِخَمْسٍ لَا يَقْعُدُ بَيْنَهُنَّ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ.

عبد العزیز بن یحییٰ حرانی، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، محمد بن جعفر بن زبیر، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے فجر کی دو رکعتوں سمیت۔ چھ رکعتیں دو دو کرکے پڑھتے اور وتر کی پانچ رکعتیں پڑھا کرتے جن کے درمیان نہ بیٹھتے مگر آخری رکعت میں۔

۱۳۳۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً بِرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ.

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات میں فجر کی دو رکعتوں سمیت کل تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

۱۳۳۷ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَجَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ الْمُقْرِئَ أَخْبَرَهُمَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ صَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ قَائِمًا وَرَكْعَتَيْنِ بَيْنَ الْأَذَانَيْنِ وَلَمْ يَكُنْ يَدَعُهُمَا قَالَ جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ فِي حَدِيثِهِ وَرَكْعَتَيْنِ جَالِسًا بَيْنَ الْأَذَانَيْنِ زَادَ جَالِسًا.

نصر بن علی اور جعفر بن مسافر، عبد اللہ بن یزید مقری، سعید بن ابو ایوب، جعفر بن ربیعہ، عراک بن مالک، ابو سلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عشاء پڑھی پھر آپ نے کھڑے ہو کر آٹھ رکعتیں پڑھیں اور دو رکعتیں دونوں اذانوں کے درمیان پڑھیں اور ان دونوں کو کبھی ترک نہ فرمایا۔ جعفر بن مسافر نے اپنی حدیث میں یہ بھی کہا کہ اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھا کرتے۔

۱۳۳۸ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ بِكَمْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ قَالَتْ كَانَ يُوتِرُ بِأَرْبَعٍ وَثَلَاثٍ وَسِتٍّ وَثَلَاثٍ وَثَمَانٍ وَثَلَاثٍ وَعَشْرٍ وَثَلَاثٍ

عبد اللہ بن ابو قیس کا بیان ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کتنے وتر پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ آپ وتر پڑھا کرتے چار اور تین، کبھی چھ اور تین، کبھی آٹھ اور تین اور کبھی دس اور تین۔ آپ نے سات رکعت سے کم وتر نہیں پڑھے اور تیرہ رکعت سے زیادہ۔ احمد کی روایت میں یہ بھی ہے کہ فجر

لَمْ يَكُنْ يُوتِرُ بِأَنْقَصَ مِنْ سَبْعٍ وَلَا بِأَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ مَا أَحْسَنَهُ وَلَمْ يَكُنْ يُوتِرُ بِرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ قُلْتُ مَا يُوتِرُ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ يَدَعُ ذٰلِكَ وَلَمْ يَكُنْ أَحْسَنُهُ وَسِتٌّ وَثَلَاثٌ۔

کہ پہلی دو رکعتوں کو وتر میں شمار کیا کرتے تھے۔ میں عرض گزار ہوا وتر دیتے تھے۔ فرمایا انہیں ترک نہ فرماتے اور تیرہ سے اور سات اور تیرہ رکعتوں کا ذکر کیا۔

۱۳۴۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا إِسْمٰعِيلُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ فَسَأَلَهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنَ اللَّيْلِ ثُمَّ إِنَّهُ صَلّٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً وَتَرَكَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قُبِضَ حِينَ قُبِضَ وَهُوَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ وَكَانَ آخِرُ صَلٰوتِهِ مِنَ اللَّيْلِ الْوِتْرَ۔

ابو اسحاق ہمدانی نے اسود بن یزید سے روایت ہے کہ وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ رات میں تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے پھر آپ گیارہ رکعتیں پڑھنے لگے اور دو رکعتیں چھوڑ دیں۔ پھر جب وصال ہوا تو آپ نو رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور رات میں آپ کی آخری نماز وتر ہوا کرتی تھی۔

۱۳۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ أَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ قَالَ بِتُّ عِنْدَهُ لَيْلَةً وَهُوَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ فَنَامَ حَتّٰى إِذَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ أَوْ نِصْفُهُ اسْتَيْقَظَ فَقَامَ إِلٰى شَنٍّ فِيهِ مَاءٌ فَتَوَضَّأَ وَتَوَضَّأْتُ مَعَهُ ثُمَّ قَامَ فَقُمْتُ إِلٰى جَنْبِهِ عَلٰى يَسَارِهِ فَجَعَلَنِي عَلٰى يَمِينِهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى رَأْسِي كَأَنَّهُ يَمَسُّ أُذُنِي كَأَنَّهُ يُوقِظُنِي فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قُلْتُ فَقَرَأَ فِيهِمَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى حَتّٰى صَلّٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً بِالْوِتْرِ ثُمَّ نَامَ فَأَتَاهُ بِلَالٌ فَقَالَ الصَّلٰوةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى لِلنَّاسِ۔

مخرمہ بن سلیمان کا کریب مولیٰ ابن عباس سے بیان ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز شب کیسی ہوتی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک رات میں نے آپ کے پاس رات گزاری جبکہ آپ کی باری حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تھی۔ آپ سو گئے یہاں تک کہ جب تہائی یا نصف رات گزر گئی تو آپ بیدار ہوئے۔ ایک مشک کی طرف گئے جس میں پانی تھا۔ آپ نے وضو کیا اور میں نے بھی آپ کے ساتھ وضو کیا۔ پھر آپ کھڑے ہو گئے اور میں آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ نے مجھے دائیں جانب کر لیا۔ پھر اپنا دست مبارک میرے سر پر رکھا گویا مجھے جگانا چاہتے ہیں۔ پھر ہلکی سی دو رکعتیں پڑھیں۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھی۔ پھر سلام پھیر دیا۔ پھر نماز پڑھی یہاں تک کہ وتر کے ساتھ گیارہ رکعتیں پڑھیں۔ پھر سو گئے تو حضرت بلال حاضر خدمت ہو کر عرض گزار ہوئے کہ اے اللہ کے رسول! نماز۔ پس آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر لوگوں کو نماز پڑھائی۔

۱۳۵۱۔ حدثنا نوح بن حبيب و يحيى بن موسى قالا ثنا عبد الرزاق انا معمر عن ابن طاؤس عن عكرمة بن خالد عن ابن عباس قال بت عند خالتي ميمونة فقام النبي صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل فصلى ثلاث عشرة ركعة منها ركعتا الفجر حزرت قيامه في كل ركعة بقدر يايها المزمل لم يقل نوح منها ركعتا الفجر۔

عکرمہ بن خالد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک رات گزاری۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات میں نماز پڑھنے لگے تو تیرہ رکعتیں پڑھیں۔ جن میں فجر کی سنت رکعتیں بھی شامل ہیں۔ ہر رکعت میں سورۂ مزمل کے برابر پڑھتے۔ نوح بن حبیب نے فجر کی سنتوں کا ذکر نہیں کیا۔

۱۳۵۲۔ حدثنا اسمعيل بن موسى ثنا مالك بن انس عن عبد الله بن ابي بكر عن ابيه ان عبد الله بن قيس بن مخرمة اخبره عن زيد بن خالد الجهني انه قال لارمقن صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم الليلة قال فتوسدت عتبته او فسطاطه فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتين خفيفتين ثم صلى ركعتين طويلتين طويلتين طويلتين ثم صلى ركعتين وهما دون اللتين قبلهما ثم صلى ركعتين وهما دون اللتين قبلهما ثم صلى ركعتين وهما دون اللتين قبلهما ثم صلى ركعتين وهما دون اللتين قبلهما ثم اوتر فذلك ثلاث عشرة ركعة۔

عبداللہ بن قیس بن مخرمہ کا بیان ہے کہ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آج رات میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز دیکھوں گا۔ میں دروازے پر ٹیک لگا کر لیٹ گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو ہلکی رکعتیں پڑھیں۔ پھر دو طویل رکعتیں پڑھیں جو بہت ہی طویل تھیں۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں جو ان سے کم طویل تھیں۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں جو پہلی سے کم طویل تھیں پھر دو رکعتیں پڑھیں جو پہلی دو رکعتوں سے کم طویل تھیں پھر وتر پڑھے تو تیرہ رکعتیں ہوئیں۔

۱۳۵۳۔ حدثنا اسمعيل بن موسى ثنا مالك بن انس عن مخرمة بن سليمان عن كريب مولى ابن عباس عن عبد الله بن عباس انه اخبره انه نام عند ميمونة زوج النبي صلى الله عليه وسلم وهي خالته قال فاضطجعت في عرض الوسادة واضطجع رسول الله صلى الله عليه وسلم واهله في طولها فنام رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اذا انتصف الليل او قبله بقليل او بعده بقليل استيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم فجلس فجعل يمسح النوم عن وجهه بيده ثم قرأ العشر الآيات الخواتيم من سورة آل عمران ثم قام الى شن

کریب مولیٰ ابن عباس کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ وہ ایک رات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت میمونہ کے پاس سوئے جو ان کی خالہ تھیں۔ فرمایا کہ میں بچھونے کے عرض میں لیٹ گیا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کی اہلیہ بچھونے کے طول میں لیٹے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سو گئے یہاں تک کہ نصف رات گزر گئی یا اس سے تھوڑا سا پہلے یا تھوڑی دیر بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو آپ بیٹھ گئے اور چہرۂ انور پر دست مبارک ملنے لگے تاکہ نیند کا اثر جاتا رہے۔ پھر آپ نے سورۂ آل عمران کی آخری دس آیتیں پڑھیں۔ پھر مشکیزے کے پاس تشریف لے گئے

مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوْءَهُ ثُمَّ قَامَ
يُصَلِّيْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا
صَنَعَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلٰى جَنْبِهٖ فَوَضَعَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَأْسِيْ
وَأَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنٰى يَفْتِلُهَا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ
ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ
قَالَ الْقَعْنَبِيُّ سِتَّ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى
جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ
ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ۔

بَابُ مَا يُؤْمَرُ بِهٖ مِنَ الْقَصْدِ فِي الصَّلٰوةِ

۱۳۵۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ
عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ
عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اكْلَفُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَإِنَّ اللّٰهَ
لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا وَإِنَّ أَحَبَّ الْعَمَلِ إِلَى اللّٰهِ
أَدْوَمُهُ وَإِنْ قَلَّ وَكَانَ إِذَا عَمِلَ عَمَلًا أَثْبَتَهُ

۱۳۵۵ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ نَا
عَمِّيْ نَا أَبِيْ عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ
عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلٰى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ فَجَاءَهُ فَقَالَ
يَا عُثْمَانُ أَرَغِبْتَ عَنْ سُنَّتِيْ قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ وَلٰكِنْ سُنَّتَكَ أَطْلُبُ قَالَ فَإِنِّيْ أَنَامُ وَأُصَلِّيْ
وَأَصُوْمُ وَأُفْطِرُ وَأَنْكِحُ النِّسَاءَ فَاتَّقِ اللّٰهَ يَا عُثْمَانُ
فَإِنَّ لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِضَيْفِكَ عَلَيْكَ
حَقًّا وَإِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَصُمْ وَأَفْطِرْ
وَصَلِّ وَنَمْ۔

طرح وضو کیا اور نماز پڑھنے کو کھڑے ہو گئے۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ میں بھی کھڑا ہو گیا اور میں نے آپ کی طرح کیا، پھر حضور کی جانب جا کھڑا ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا دایاں کان مروڑنے لگے۔ پھر آپ نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں۔ قعنبی نے چھ دفعہ کہا۔ پھر وتر پڑھ کر لیٹ رہے، یہاں تک کہ مؤذن حاضر خدمت ہوا تو آپ نے کھڑے ہو کر ہلکی پھلکی دو رکعتیں پڑھیں پھر باہر تشریف لے گئے اور صبح کی نماز پڑھائی۔

نماز میں میانہ روی اختیار کرنے کا حکم ہے

۱۳۵۴۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اتنے عمل اختیار کرو جتنی طاقت ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتا جب تک تم نہ اکتا جاؤ اور اللہ تعالیٰ کو وہ عمل زیادہ پسند ہے جس پر ہمیشگی کی جائے اگرچہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو اور آپ جب کوئی کام کرتے تو اسے ہمیشہ کیا کرتے۔

۱۳۵۵۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون کو بلا بھیجا۔ جب حاضر ہوئے تو فرمایا اے عثمان کیا تم میری سنت کو ناپسند کرتے ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ خدا کی قسم یا رسول اللہ ایسا نہیں ہے بلکہ میں تو آپ کی سنت کا طالب ہوں۔ فرمایا میں تو سوتا بھی ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں، روزے رکھتا ہوں اور چھوڑ بھی دیتا ہوں اور عورتوں سے نکاح کرتا ہوں۔ اے عثمان! اللہ سے ڈرو کیونکہ تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے، تمہارے مہمان کا تم پر حق ہے اور تمہاری جان کا تم پر حق ہے، پس روزے رکھو اور چھوڑ بھی دیا کرو، نماز پڑھو اور سویا بھی کرو۔

ف - ظاہر ہے کہ بندے پر صرف حقوق اللہ کا ادا کرنا ہی لازم نہیں بلکہ [illegible] حقوق العباد بھی [illegible] حقوق العباد [illegible] حضرت [illegible] رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون [illegible]

رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کے ساتھ تمام حقوق دوسروں کے حقوق ادا کرنے بھی ضروری ہیں۔ بعض اشخاص افراط کرکے صرف عبادت میں مصروف رہتے ہیں یہ کمال نہیں ہے۔ عبادت کے ساتھ حقوق بھی ادا کرے یعنی کہ ان کا ادا کرنا بھی عبادت ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۳۵۶ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَ عَمَلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ يَخُصُّ شَيْئًا مِنَ الْأَيَّامِ قَالَتْ لَا كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً وَأَيُّكُمْ يَسْتَطِيعُ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَطِيعُ۔

علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عمل کیا ہوتا تھا یعنی کیا آپ کسی کام کو دنوں کے ساتھ مخصوص فرمایا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں بلکہ حضور کا عمل دائمی ہوا کرتا تھا اور تم میں سے کون استطاعت رکھتا ہے جتنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں استطاعت تھی۔

رمضان المبارک کے احکام

بَابُ تَفْرِيعِ أَبْوَابِ شَهْرِ رَمَضَانَ۔

تراویح کا بیان

بَابٌ فِي قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ۔

۱۳۵۷ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ قَالَ الْحَسَنُ فِي حَدِيثِهِ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ بِعَزِيمَةٍ ثُمَّ يَقُولُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَا رَوَاهُ عُقَيْلٌ وَيُونُسُ وَأَبُو أُوَيْسٍ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ وَرَوَى عُقَيْلٌ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَقَامَهُ۔

حسن بن علی اور محمد بن متوکل، عبد الرزاق، معمر، حسن اور مالک بن انس، زہری، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قیام رمضان کی ترغیب دیا کرتے لیکن واجب قرار دے کر حکم نہیں فرماتے تھے چنانچہ فرماتے کہ جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی غرض سے رمضان میں قیام کیا اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور یہی معاملہ رہا۔ حضرت ابو بکر کے دور خلافت میں بھی یہی معاملہ رہا اور حضرت عمر کے ابتدائی دور میں بھی ایسا ہی ہوتا رہا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسی طرح روایت کیا ہے عقیل، یونس اور ابو اویس نے کہ جس نے رمضان کے روزے رکھے اور اس میں قیام کیا۔

۱۳۵۸ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک روایت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہنچی کہ جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی غرض سے رمضان کے روزے رکھے اس کے سابقہ گناہ معاف ہو جائیں گے جبکہ شب قدر میں ثواب کی غرض سے قیام کرے تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں

غفر له ما تقدم من ذنبه قال ابو داود وكذا رواه يحيى بن ابي كثير عن ابي سلمة ومحمد بن عمرو عن ابي سلمة.

۱۳۵۹۔ حدثنا القعنبي عن مالك عن ابن شهاب عن عروة بن الزبير عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى في المسجد فصلى بصلاته ناس ثم صلى من القابلة فكثر الناس ثم اجتمعوا من الليلة الثالثة فلم يخرج اليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما اصبح قال قد رأيت الذي صنعتم فلم يمنعني من الخروج اليكم الا اني خشيت ان تفرض عليكم وذلك في رمضان.

۱۳۶۰۔ حدثنا هناد ثنا عبدة عن محمد بن عمرو عن محمد بن ابراهيم عن ابي سلمة بن عبد الرحمن عن عائشة قالت كان الناس يصلون في المسجد في رمضان اوزاعا فامرني رسول الله صلى الله عليه وسلم فضربت له حصيرا فصلى عليه بهذه القصة قالت فيه قال تعني النبي صلى الله عليه وسلم ايها الناس اما والله ما بت ليلتي هذه بحمد الله غافلا ولا خفي علي مكانكم.

۱۳۶۱۔ حدثنا مسدد ثنا يزيد بن زريع ثنا داود بن ابي هند عن الوليد بن عبد الرحمن عن جبير بن نفير عن ابي ذر قال صمنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم رمضان فلم يقم بنا شيئا من الشهر حتى بقي سبع فقام بنا حتى ذهب ثلث الليل فلما كانت السادسة لم يقم بنا فلما كانت الخامسة قام بنا حتى ذهب شطر الليل فقلت يا رسول الله لو نفلتنا قيام هذه

جائیں گے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسی طرح یحییٰ بن ابی کثیر نے ابوسلمہ سے اور محمد بن عمرو نے ابوسلمہ سے۔

عروہ بن زبیر سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد میں نماز پڑھی تو لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ اگلی رات آپ نے نماز پڑھی تو لوگ زیادہ ہو گئے۔ تیسری رات اکٹھے ہوئے لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف نہ لائے۔ جب صبح ہوئی تو فرمایا کہ میں نے دیکھ لیا جو تم نے کیا تھا لیکن تمہارے پاس آنے سے مجھے صرف اس خدشے نے روکا کہ کہیں تم پر فرض نہ ہو جائے اور یہ رمضان المبارک کی بات ہے۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رمضان المبارک کے مہینے میں لوگ مسجد کے اندر علیحدہ علیحدہ نماز پڑھا کرتے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا تو میں نے آپ کے لیے ایک چٹائی بچھا دی۔ آپ نے اس پر نماز ادا فرمائی۔ اور مذکورہ قصہ بیان کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! خدا کی قسم میں نے یہ رات الحمدللہ غفلت میں نہیں گزاری اور نہ تمہارا حال مجھ سے مخفی رہا۔

جبیر بن نفیر سے روایت ہے کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے رمضان المبارک کے روزے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رکھے تو آپ نے اس مہینے میں کسی رات ہمارے ساتھ قیام نہیں فرمایا یہاں تک کہ سات راتیں باقی رہ گئیں۔ پس آپ نے تہائی رات تک قیام فرمایا۔ چھٹی رات کو ہمارے ساتھ قیام نہ فرمایا۔ پانچویں رات کو ہمارے ساتھ قیام فرمایا یہاں تک کہ آدھی رات گزر گئی۔ عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! کاش اس رات آپ ہمیں اور بھی نفل پڑھاتے۔ فرمایا کہ آدمی جب امام کے

اللَّيْلَةِ قَالَ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ حُسِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ قَالَ فَلَمَّا كَانَتِ الرَّابِعَةُ لَمْ يَقُمْ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ جَمَعَ أَهْلَهُ وَنِسَاءَهُ وَالنَّاسَ فَقَامَ بِنَا حَتَّى خَشِينَا أَنْ يَفُوتَنَا الْفَلَاحُ قَالَ قُلْتُ مَا الْفَلَاحُ قَالَ السَّحُورُ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا بَقِيَّةَ الشَّهْرِ.

۱۳۴۲ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَدَاوُدُ بْنُ أُمَيَّةَ أَنَّ سُفْيَانَ أَخْبَرَهُمْ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ وَقَالَ دَاوُدُ عَنِ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ نِسْطَاسٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ أَحْيَا اللَّيْلَ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَبُو يَعْفُورٍ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ نِسْطَاسٍ.

۱۳۴۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أُنَاسٌ فِي رَمَضَانَ يُصَلُّونَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا هَؤُلَاءِ فَقِيلَ هَؤُلَاءِ نَاسٌ لَيْسَ مَعَهُمْ قُرْآنٌ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يُصَلِّي وَهُمْ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابُوا وَنِعْمَ مَا صَنَعُوا قَالَ أَبُو دَاوُدَ لَيْسَ هَذَا الْحَدِيثُ بِالْقَوِيِّ مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ ضَعِيفٌ.

بَابٌ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ

۱۳۴۴ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ قَالَ قُلْتُ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَخْبِرْنِي عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ فَإِنَّ صَاحِبَنَا سُئِلَ عَنْهَا فَقَالَ مَنْ يَقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْهَا فَقَالَ رَحِمَ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ

ساتھ نماز پڑھتا ہے یہاں تک کہ فارغ ہو جائے تو اس کے لیے پوری رات کے قیام کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ فرمایا کہ جب چوتھی رات آئی تو آپ نے قیام نہ فرمایا۔ جب تیسری رات آئی تو آپ نے اپنے اہل و عیال، ازواج مطہرات اور لوگوں کو جمع فرمایا اور ہمارے ساتھ قیام فرمایا یہاں تک کہ ہم ڈر گئے کہ فلاح نہ جاتی رہے۔ میں نے عرض کی کہ فلاح کیا ہے؟ فرمایا سحری۔ پھر آپ نے باقی مہینے ہمارے ساتھ قیام نہ فرمایا۔

نصر بن علی اور داؤد بن امیہ، سفیان، ابو یعفور، داؤد، ابن عبید بن نسطاس، ابو الضحیٰ، مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب آخری عشرہ شروع ہو جاتا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ساری رات جاگتے اور کمر کس لیتے اور گھر والوں کو جگایا کرتے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ابو یعفور کا نام عبد الرحمن بن عبید بن نسطاس ہے۔

احمد بن سعید ہمدانی، عبد اللہ بن وہب، مسلم بن خالد، علاء بن عبد الرحمن نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو رمضان المبارک میں لوگ مسجد کے ایک گوشے میں نماز پڑھ رہے تھے۔ فرمایا کہ یہ کون ہیں؟ عرض کی گئی کہ یہ حضرات ایسے ہیں جنہیں قرآن یاد نہیں ہے اور حضرت ابی بن کعب نماز پڑھا رہے ہیں اور یہ ان کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہوں نے ٹھیک کیا اور اچھا کیا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث قوی نہیں ہے کیونکہ مسلم بن خالد ضعیف ہے۔

شب قدر کا بیان

سلیمان بن حرب اور مسدد، حماد بن زید، عاصم، زر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی کہ اے ابو المنذر! مجھے شب قدر کے متعلق بتائیے کیونکہ جب ہمارے صاحب سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ جو سارا سال قیام کرے وہ اسے پا لے گا۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ابو عبد الرحمن یعنی حضرت عبد اللہ بن مسعود پر رحم فرمائے، وہ خوب جانتے تھے کہ یہ

وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ وَلٰكِنْ كَرِهَ أَنْ يَتَّكِلُوا أَوْ أَحَبَّ أَنْ لَا يَتَّكِلُوا وَاللّٰهِ إِنَّهَا لَفِي رَمَضَانَ لَيْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ لَا يَسْتَثْنِي قُلْتُ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ أَنَّى عَلِمْتَ ذٰلِكَ قَالَ بِالْآيَةِ الَّتِي أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لِزِرٍّ مَا الْآيَةُ قَالَ تُصْبِحُ الشَّمْسُ صَبِيحَةَ تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِثْلَ الطَّسْتِ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ حَتّٰى تَرْتَفِعَ۔

۱۳۶۵ — حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ فِي مَجْلِسِ بَنِي سَلِمَةَ وَأَنَا أَصْغَرُهُمْ فَقَالُوا مَنْ يَسْأَلُ لَنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَذٰلِكَ صَبِيحَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ مِنْ رَمَضَانَ فَخَرَجْتُ فَوَافَيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ ثُمَّ قُمْتُ بِبَابِ بَيْتِهِ فَمَرَّ بِي فَقَالَ ادْخُلْ فَدَخَلْتُ فَأُتِيَ بِعَشَائِهِ فَرَآنِي أَكُفُّ عَنْهُ مِنْ قِلَّتِهِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ نَاوِلْنِي نَعْلِي فَقَامَ وَقُمْتُ مَعَهُ فَقَالَ كَأَنَّ لَكَ حَاجَةً قُلْتُ أَجَلْ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ رَهْطٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ يَسْأَلُونَكَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ كَمِ اللَّيْلَةُ فَقُلْتُ اثْنَتَانِ وَعِشْرُونَ قَالَ هِيَ اللَّيْلَةُ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ أَوِ الْقَابِلَةُ يُرِيدُ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ۔

۱۳۶۶ — حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ ثَنَا زُهَيْرٌ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي بَادِيَةً أَكُونُ فِيهَا بِحَمْدِ اللّٰهِ فَمُرْنِي بِلَيْلَةٍ أَنْزِلُهَا إِلٰى هٰذَا الْمَسْجِدِ

رمضان میں ہے مسعود کی ساعت میں یہی ہے لیکن انہوں نے ناپسند فرمایا کہ لوگ بھروسہ کر کے بیٹھ رہیں۔ ملا علی قاری کے تحقیق سے رمضان المبارک کی صرف ستائیسویں رات ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے ابو المنذر یہ آپ نے کس نشانی سے جانا؟ فرمایا جس نشانی کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں خبر دی ہے۔ میں نے زر سے کہا کہ وہ نشانی کیا ہے؟ فرمایا کہ اس رات کی صبح کو سورج تھال کی طرح نکلتا ہے اور اس میں شعاعیں نہیں ہوتیں۔

حضرت عبد اللہ بن انیس نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ میں بنی سلمہ کی مجلس میں تھا اور میں ان سب سے چھوٹا تھا لوگوں نے کہا کہ ہمارے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کون شب قدر کے متعلق دریافت کرے گا اور وہ رمضان المبارک کی اکیسویں صبح تھی۔ پس میں باہر نکل گیا اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز مغرب پڑھی پھر آپ کے کاشانۂ اقدس کے دروازے پر کھڑا ہو گیا۔ آپ نے فرمایا اندر آ جاؤ تو میں اندر چلا گیا، آپ کا کھانا پیش کیا گیا۔ کھانا کم ہونے کے باعث میں نے ہاتھ روکے رکھا۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا میرا جوتا لاؤ۔ آپ کھڑے ہوئے تو میں بھی آپ کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ فرمایا کہ تمہاری کوئی حاجت معلوم ہوتی ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ ہاں، بنی سلمہ کے لوگوں نے آپ سے شب قدر کے متعلق پوچھ بھیجا ہے۔ فرمایا آج کون سی رات ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ بائیسویں ہے۔ فرمایا کہ یہی رات ہے پھر لوٹے تو فرمایا یا آنے والی رات یعنی تئیسویں۔

حضرت عبد اللہ بن انیس جہنی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میں جنگل میں رہتا ہوں اور وہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہوں آپ مجھے ایسی رات بتائیں جس کے اندر اس مسجد میں حاضر ہوا کروں۔ فرمایا کہ تئیسویں رات کو آیا کرو۔ محمد بن ابراہیم نے ان کے

فقال انزل ليلة ثلث وعشرين فقلت لابنه كيف كان أبوك يصنع قال كان يدخل المسجد إذا صلى العصر فلا يخرج منه لحاجة حتى يصلي الصبح فإذا صلى الصبح وجد دابته على باب المسجد فجلس عليها فلحق بباديته.

١٣٧٧ حدثنا موسى بن إسمعيل ثنا وهيب ثنا أيوب عن عكرمة عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال التمسوها في العشر الأواخر من رمضان في تاسعة تبقى وفي سابعة تبقى وفي خامسة تبقى.

باب من قال ليلة إحدى وعشرين

١٣٧٨ حدثنا القعنبي عن مالك عن يزيد بن عبد الله بن الهاد عن محمد بن إبراهيم بن الحارث التيمي عن أبي سلمة بن عبد الرحمن عن أبي سعيد الخدري قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعتكف العشر الأوسط من رمضان فاعتكف عاما حتى إذا كانت ليلة إحدى وعشرين وهي الليلة التي يخرج فيها من اعتكافه قال من كان اعتكف معي فليعتكف العشر الأواخر وقد رأيت هذه الليلة ثم أنسيتها وقد رأيتني أسجد من صبيحتها في ماء وطين فالتمسوها في العشر الأواخر والتمسوها في كل وتر قال أبو سعيد فمطرت السماء من تلك الليلة وكان المسجد على عريش فوكف المسجد فقال أبو سعيد فأبصرت عيناي رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلى جبهته وأنفه أثر الماء والطين من صبيحة ليلة إحدى وعشرين.

حاضر ہوں۔ میں نے ان کے بیٹے سے پوچھا کہ تمہارے والد کیسے کیا کرتے تھے؟ فرمایا کہ وہ مسجد میں داخل ہوتے جب نماز عصر پڑھ لی جاتی اور بعد فراغت کسی کام کے لئے باہر نہ نکلتے جب نماز فجر پڑھ لیتے تو اپنی سواری کو مسجد کے دروازے پر پاتے اس پر سوار ہو کر جنگل کی طرف روانہ ہو جاتے۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر کو رمضان المبارک کی آخری دس راتوں میں تلاش کیا کرو جب کہ نو راتیں یا سات راتیں یا پانچ راتیں باقی رہیں یعنی انتیسویں ستائیسویں اور پچیسویں رات کو۔

جس نے کہا کہ وہ اکیسویں رات ہے

ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان المبارک کے درمیانی عشرے میں اعتکاف فرمایا کرتے۔ ایک سال آپ نے اعتکاف کیا تو اکیسویں رات ہو گئی یعنی وہ رات کہ آپ جس کی صبح اعتکاف سے باہر تشریف لے آتے تو فرمایا کہ جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے وہ آخری عشرے کا بھی اعتکاف کرے۔ میں نے شب قدر دیکھی تھی پھر مجھے بھلا دی گئی اور میں نے دیکھا کہ اس کی صبح کو پانی اور کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں لہٰذا اسے آخری دس راتوں میں تلاش کرو یعنی طاق راتوں میں۔ حضرت ابو سعید نے فرمایا کہ اسی رات بارش ہوئی اور مسجد کی چھت کھجور کی تھی۔ چنانچہ ٹپکی۔ حضرت ابو سعید فرماتے ہیں کہ میری آنکھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اکیسویں کی صبح کو آپ کی پیشانی اور ناک مبارک پر پانی اور مٹی کے نشانات تھے۔

باب ... آخر

۱۳۶۹۔ حدثنا محمد بن المثنی ثنا عبد الأعلی ثنا سعید عن أبی نضرة عن أبی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم التمسوها فی العشر الأواخر من رمضان التمسوها فی التاسعة والسابعة والخامسة قال قلت یا أبا سعید إنکم أعلم بالعدد منا قال أجل قلت التاسعة والسابعة والخامسة قال إذا مضت واحدة وعشرون فالتی تلیها التاسعة وإذا مضی ثلاث وعشرون فالتی تلیها السابعة وإذا مضی خمس وعشرون فالتی تلیها الخامسة قال أبو محمد لا أدری أخطأ عن شیء ثم.

باب من قال لیلة سبع عشرة.

۱۳۷۰۔ حدثنا الحکم بن سیف الرقی ثنا عبید الله یعنی ابن عمرو عن زید یعنی ابن أبی أنیسة عن أبی إسحاق عن عبد الرحمن بن الأسود عن أبیه عن ابن مسعود قال قال لنا رسول الله صلی الله علیه وسلم اطلبوها لیلة سبع عشرة من رمضان ولیلة إحدی وعشرین ولیلة ثلاث وعشرین ثم سکت.

باب من رأی أنها فی السبع الأواخر.

۱۳۷۱۔ حدثنا القعنبی عن مالک عن عبد الله بن دینار عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تحروا لیلة القدر فی السبع الأواخر.

باب من قال سبع وعشرون.

۱۳۷۲۔ حدثنا عبید الله بن معاذ ثنا أبی ثنا شعبة عن قتادة أنه سمع مطرفا عن معاویة ابن أبی سفیان عن النبی صلی الله علیه وسلم

شب قدر کو تلاش کرو

ابو نضرہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر رمضان المبارک کے آخری عشرے میں تلاش کرو اسے انتیسویں، ستائیسویں اور پچیسویں رات میں تلاش کرو۔ میں نے عرض کی اے حضرت ابو سعید! آپ اس شمار کو ہم سے بہتر جانتے ہیں فرمایا ہاں۔ میں نے کہا نویں، ساتویں اور پانچویں کا مطلب کیا ہے؟ فرمایا جب اکیسویں رات گزر جائے تو اس کے ساتھ والی نویں ہے اور جب تئیسویں گزر جائے تو اس کے ساتھ والی ساتویں ہے اور جب پچیسویں گزر جائے تو اس کے ساتھ والی پانچویں ہے۔ امام ابو محمد نے فرمایا مجھے نہیں معلوم کہ اس میں سے کوئی بات مجھ سے رہ گئی یا نہیں۔

جس نے روایت کی کہ وہ سترھویں رات ہے

حکم بن سیف رقی، عبید اللہ بن عمرو، زید بن ابی انیسہ، ابو اسحاق، عبد الرحمن بن اسود کے واسطے سے ان کے والد ماجد نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا۔ اسے رمضان کی سترھویں، اکیسویں اور تئیسویں رات میں تلاش کیا کرو۔ آگے آپ خاموش ہو گئے۔

جس نے روایت کی کہ وہ آخری سات راتوں میں ہے

عبد اللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شب قدر کو آخری سات راتوں میں تلاش کیا کرو۔

جس نے کہا ستائیسویں رات ہے

عبید اللہ بن معاذ، معاذ، شعبہ، قتادہ، مطرف، معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر ستائیسویں

فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ قَالَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ.

رات کو ہوتی ہے۔

بَابُ مَنْ قَالَ هِيَ فِي كُلِّ رَمَضَانَ.

١٣٧٣ - حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ زَنْجُوَيْهِ النَّسَائِيُّ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ نَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ هِيَ فِي كُلِّ رَمَضَانَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ مَوْقُوفًا عَلَى ابْنِ عُمَرَ لَمْ يَرْفَعَاهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

جس نے کہا کہ وہ سارے رمضان میں ہے

حمید بن زنجویہ نسائی، سعید بن ابو مریم، محمد بن جعفر بن ابو کثیر، موسیٰ بن عقبہ، ابو اسحاق، سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شب قدر کے متعلق دریافت کیا گیا اور میں سن رہا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ وہ سارے رمضان میں ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسے سفیان اور شعبہ نے ابو اسحاق سے موقوفاً اور حضرت ابن عمر سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک مرفوعاً نقل نہیں کیا۔ ف

ف: اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تصریح فرما دی کہ کسی کو معین رات معلوم نہیں ہو سکتی لہٰذا اسے آخری راتوں میں تلاش کیا کرو۔ وہی حکمت ہے جس کی وجہ سے تعیین نہیں کیا گیا تاکہ اگر شب قدر فلاں رات کو ہوتی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ ہر سال ایک ہی رات میں ہوتی ہے نہیں۔ اختلاف روایات کے باعث شب قدر کے بارے میں اختلاف ہے لیکن تمام روایات کو سامنے رکھ کر غور کرنے سے یہ درست معلوم ہوتا ہے کہ یہ بات سامنے آتی ہے اولاً یہ کہ شب قدر رمضان المبارک میں ہوتی ہے ثانیاً یہ کہ وہ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں ہوتی ہے ثالثاً یہ کہ وہ رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں سے کوئی ایک رات ہوتی ہے یعنی اکیسویں یا تئیسویں یا پچیسویں یا ستائیسویں یا انتیسویں۔ رابعاً یہ کہ وہ اکثر رمضان المبارک کی ستائیسویں رات کو ہوتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بَابُ فِي كَمْ يُقْرَأُ الْقُرْآنُ.

١٣٧٤ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا نَا أَبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ اقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ قَالَ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً قَالَ اقْرَأْ فِي عِشْرِينَ قَالَ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً قَالَ اقْرَأْ فِي خَمْسَ عَشْرَةَ قَالَ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً قَالَ اقْرَأْ فِي عَشْرٍ قَالَ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً قَالَ اقْرَأْ فِي سَبْعٍ وَلَا تَزِيدَنَّ عَلَى ذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَحَدِيثُ مُسْلِمٍ أَتَمُّ.

قرآن مجید کتنے دنوں میں پڑھے

مسلم بن ابراہیم، موسیٰ بن اسماعیل، ابان، یحییٰ، محمد بن ابراہیم، ابو سلمہ سے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا قرآن مجید کو ایک مہینے میں ختم کیا کرو۔ عرض گزار ہوئے کہ مجھ میں اس سے زیادہ کی طاقت ہے۔ فرمایا کہ بیس دن میں پڑھ لیا کرو۔ عرض گزار ہوئے کہ مجھ میں اس سے زیادہ کی قوت ہے۔ فرمایا کہ پندرہ دن میں پڑھ لیا کرو۔ عرض گزار ہوئے کہ مجھ میں اس سے زیادہ کی طاقت ہے۔ فرمایا کہ دس دن میں پڑھ لیا کرو۔ عرض گزار ہوئے کہ مجھ میں اس سے زیادہ کی طاقت ہے۔ فرمایا کہ سات دن میں پڑھ لیا کرو اور اس پر اضافہ نہ کرنا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ

۱۳۷۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَاقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ فَنَاقَصَنِي وَنَاقَصْتُهُ فَقَالَ صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا قَالَ عَطَاءٌ وَاخْتَلَفْنَا عَنْ أَبِي فَقَالَ بَعْضُنَا سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَقَالَ بَعْضُنَا خَمْسًا۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ہر مہینے میں تین روزے رکھا کرو اور قرآن مجید ایک مہینے میں ختم کیا کرو۔ پس اس میں مَیں نے کمی کرنا چاہی اور آپ بھی کمی فرماتے رہے یہاں تک کہ فرمایا کہ ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن چھوڑ دو۔ عطاء کا بیان ہے کہ والد ماجد سے روایت کرنے میں ہمارا اختلاف ہے، کسی نے سات دن کہا اور کسی نے پانچ دن۔

۱۳۷۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى نَا عَبْدُ الصَّمَدِ نَا هَمَّامٌ نَا قَتَادَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي كَمْ أَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَالَ فِي شَهْرٍ قَالَ إِنِّي أَقْوَى مِنْ ذَلِكَ يُرَدِّدُ الْكَلَامَ أَبُو مُوسَى وَتَنَاقَصَهُ حَتَّى قَالَ اقْرَأْهُ فِي سَبْعٍ قَالَ إِنِّي أَقْوَى مِنْ ذَلِكَ قَالَ لَا يَفْقَهُ مَنْ قَرَأَهُ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ۔

یزید بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! میں قرآن کریم کتنی مدت میں ختم کیا کروں؟ فرمایا کہ ایک مہینے میں۔ عرض گزار ہوئے کہ میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ ابو موسیٰ راوی کلام کو دہراتے ہیں کہ آپ کمی کرتے گئے حتیٰ کہ آپ نے فرمایا کہ سات دن میں ختم کیا کرو۔ عرض گزار ہوئے کہ میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا کہ جو تین دن سے کم میں پڑھے وہ سمجھ نہیں سکتا۔

ف۔ قرآن کریم کی تلاوت بڑی سعادت مندی ہے جو رضائے الٰہی اور رحمت خداوندی [illegible] پہلے کی کتابیں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کی شان اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین دن سے کم مدت میں قرآن مجید ختم کرنے سے منع فرمایا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۳۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَطَّانُ خَالُ عِيسَى بْنِ شَاذَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا الْحَرِيشُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ قَالَ إِنَّ بِي قُوَّةً قَالَ اقْرَأْهُ فِي ثَلَاثٍ قَالَ أَبُو عَلِيٍّ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَحْمَدَ يَعْنِي ابْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ عِيسَى بْنُ شَاذَانَ كَيِّسٌ۔

محمد بن حفص ابو عبد الرحمٰن قطان خال عیسیٰ بن شاذان کے واسطے سے ابو داؤد، حریش بن سلیم، طلحہ بن مصرف، خیثمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ قرآن کریم ایک مہینے میں پڑھا کرو۔ میں عرض گزار ہوا کہ مجھ میں اس سے زیادہ طاقت ہے۔ فرمایا کہ تین دن میں پڑھ لیا کرو۔ ابو علی نے امام ابو داؤد کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے امام احمد بن حنبل کو فرماتے ہوئے سنا کہ عیسیٰ بن شاذان ہوشیار تھے۔

باب ٣٢٦ تحزيب القرآن

١٣٦٨ حدثنا محمد بن يحيى بن فارس نا
ابن ابي مريم انا يحيى بن ايوب عن ابن الهاد
قال سألني نافع بن جبير بن مطعم فقال
لي في كم تقرأ القرآن فقلت ما احزبه فقال
لي نافع لا تقل ما احزبه فان رسول الله صلى
الله عليه وسلم قال قرأت جزءا من القرآن
قال حسبت انه ذكره عن المغيرة بن شعبة.

١٣٦٩ حدثنا مسدد نا قران بن تمام
ح وحدثنا عبد الله بن سعيد نا ابو خالد
وهذا لفظه عن عبد الله بن عبد الرحمن بن
يعلى عن عثمان بن عبد الله بن اوس عن جده
قال عبد الله بن سعيد في حديثه اوس بن
حذيفة قال قدمنا على رسول الله صلى الله
عليه وسلم في وفد ثقيف قال فنزلت الاحلاف
على المغيرة بن شعبة وانزل رسول الله صلى
الله عليه وسلم بني مالك في قبة له قال مسدد
وكان في الوفد الذين قدموا على رسول الله
صلى الله عليه وسلم من ثقيف قال كان كل
ليلة يأتينا بعد العشاء يحدثنا قال ابو سعيد
قائما على رجليه حتى يراوح بين رجليه من
طول القيام واكثر ما يحدثنا ما لقي من
قومه من قريش ثم يقول لا سواء كنا مستضعفين مستذلين
قال مسدد بمكة فلما خرجنا الى المدينة كانت
سجال الحرب بيننا وبينهم ندال عليهم ويدالون
علينا فلما كانت ليلة ابطأ عن الوقت الذي
كان يأتينا فيه فقلنا لقد ابطأت عنا الليلة
قال انه طرأ علي حزبي من القرآن فكرهت ان
اجيء حتى اتمه قال اوس سألت اصحاب

قرآن کریم کے حصے مقرر کرنا

ابن الہاد بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے نافع بن جبیر بن مطعم نے سوال کیا کہ آپ قرآن مجید کتنا پڑھتے ہیں؟ میں نے کہا کہ میں اس کے حصے نہیں کرتا۔ تو نافع نے مجھ سے کہا۔ یہ نہ کہو کہ میں اس کے حصے نہیں کرتا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے قرآن کریم کا ایک حصہ ختم کیا۔ ابن الہاد کہتے ہیں میرے خیال میں انہوں نے یہ حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت کیا ہے۔

مسدد، قران بن تمام، عبد اللہ بن سعید، ابو خالد، عبد اللہ بن عبد الرحمن بن یعلیٰ، عثمان بن عبد اللہ بن اوس سے ان کے دادا سے روایت کی۔ عبد اللہ بن سعید نے اپنی روایت میں کہا کہ حضرت اوس بن حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم ثقیف کے وفد کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے احلاف والے حضرت مغیرہ بن شعبہ کے پاس ٹھہرے اور بنی مالک کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ایک خیمے میں ٹھہرایا۔ مسدد نے کہا کہ ثقیف کے وفد میں جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے ان میں سے ایک نے کہا کہ حضور ہر رات عشاء کے بعد ہمارے پاس تشریف لا کر گفتگو فرمایا کرتے۔ ابو سعید نے کہا کہ کھڑے ہو کر یہاں تک کہ دیر تک کھڑے رہنے کے باعث بار بار قدم بدلتے رہتے۔ اور زیادہ تر آپ بتاتے کہ قوم قریش سے جو تکلیفیں پہنچیں ان کو بیان کرتے پھر فرماتے کہ ہم برابر نہیں تھے ہم کمزور اور ذلیل سمجھے جاتے تھے۔ مسدد نے کہا کہ مکہ میں۔ جب ہم مکہ سے مدینہ منورہ کی طرف آ گئے تو ہمارے اور ان کے درمیان لڑائی کے ڈول ہوتے کبھی ہم ان پر غالب ہوتے اور کبھی وہ ہم پر۔ ایک رات آپ اس وقت سے دیر میں تشریف لائے جس وقت تشریف لایا کرتے تھے۔ ہم نے عرض کی کہ آج رات آپ نے ہمارے پاس آنے میں دیر کر دی۔ فرمایا کہ میرا قرآن کا حصہ رہ گیا تھا تو اسے پورا کئے بغیر آنا ناپسند کیا۔ اوس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے دریافت کیا کہ آپ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف تحزبون القرآن قال ثلث وخمس وسبع وتسع وإحدی عشرۃ وثلاث عشرۃ وحزب المفصل وحدہ قال ابو داؤد وحدیث أبی سعید أتم

قرآن کریم کے حصے کیسے کرتے ہیں؟ فرمایا کہ تین، پانچ، سات، نو، گیارہ، تیرہ سورتیں اور ایک منزل مفصل سورتوں کی۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ابو سعید کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔ ف

ف۔ بعض بزرگوں نے پڑھنے کے لیے قرآن مجید کی سات منزلیں مقرر فرمائی ہیں تاکہ تلاوت میں آسانی رہے اور سات روز میں قرآن مجید ختم ہو جائے۔ وہ منزلیں حسب ذیل ہیں۔

پہلی منزل۔ تین سورتوں پر مشتمل ہے جو یہ ہیں۔ بقرہ، آل عمران، النساء۔

دوسری منزل۔ ان پانچ سورتوں پر مشتمل ہے۔ المائدہ، الانعام، اعراف، انفال، توبہ۔

تیسری منزل۔ یہ سات سورتیں ہیں۔ یونس، ہود، یوسف، رعد، ابراہیم، حجر، النحل۔

چوتھی منزل میں اس منزل کی نو سورتیں ہیں۔ یعنی سورۂ بنی اسرائیل تا سورۂ الفرقان۔

پانچویں منزل۔ اس منزل میں سورۂ الشعراء سے سورۂ یٰسین تک گیارہ سورتیں ہیں۔

چھٹی منزل۔ یہ منزل سورۂ والصافات سے سورۂ الحجرات تک تیرہ سورتوں پر مشتمل ہے۔

ساتویں منزل۔ یہ منزل سورۂ ق سے سورۂ والناس تک ہے۔

۱۳۸۰۔ حدثنا محمد بن المنهال نا یزید بن زریع نا سعید عن قتادۃ عن أبی العلاء یزید بن عبد اللہ بن الشخیر عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یفقہ من قرأ القرآن فی أقل من ثلاث۔

یزید بن عبد اللہ بن شخیر نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے تین دن سے کم میں قرآن مجید ختم کیا اس نے کچھ نہیں سمجھا۔

۱۳۸۱۔ حدثنا نوح بن حبیب نا عبد الرزاق أنا معمر عن سماک بن الفضل عن وہب بن منبہ عن عبد اللہ بن عمرو أنہ سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی کم یقرأ القرآن قال فی أربعین یوما ثم قال فی شہر ثم قال فی عشرین ثم قال فی خمس عشرۃ ثم قال فی عشر ثم قال فی سبع لم ینزل من سبع

وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ قرآن کریم کتنے دنوں میں پڑھنا چاہیے؟ فرمایا کہ چالیس روز میں۔ پھر فرمایا ایک مہینے میں۔ پھر فرمایا بیس روز میں۔ پھر فرمایا پندرہ روز میں۔ پھر فرمایا دس روز میں۔ پھر فرمایا سات روز میں۔ سات روز سے کمی نہ فرمائی۔

۱۳۸۲۔ حدثنا عباد بن موسی نا إسماعیل بن جعفر عن إسرائیل عن أبی إسحاق عن علقمۃ والأسود قالا أتی ابن مسعود رجل فقال إنی أقرأ المفصل فی رکعۃ فقال أہذا کہذ الشعر

علقمہ اور اسود سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر ایک شخص عرض گزار ہوا کہ میں مفصل سورتیں (سورۂ ق تا آخر) کو ایک ہی رکعت میں پڑھتا ہوں۔ فرمایا جیسے شعر پڑھتے ہیں یا جیسے درخت سے سوکھی کھجوریں

نثرًا كنثر الدقل لكن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقرأ النظائر السورتين في ركعة النجم والرحمن في ركعة واقتربت والحاقة في ركعة والطور والذاريات في ركعة وإذا وقعت ونون في ركعة وسأل سائل والنازعات في ركعة وويل للمطففين وعبس في ركعة والمدثر والمزمل في ركعة وهل أتى ولا أقسم بيوم القيامة في ركعة وعم يتساءلون والمرسلات في ركعة والدخان وإذا الشمس كورت في ركعة قال أبو داود هذا تأليف ابن مسعود رحمه الله.

مگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو دو دو سورتوں کو ایک رکعت میں پڑھتے جیسے النجم اور الرحمٰن کو ایک رکعت میں اقتربت اور الحاقہ کو ایک رکعت میں الطور اور الذاریات کو ایک رکعت میں اذا وقعت اور ن کو ایک رکعت میں سأل سائل اور النازعات کو ایک رکعت میں ویل للمطففین اور عبس کو ایک رکعت میں المدثر اور المزمل کو ایک رکعت میں ہل اتٰی اور لا اقسم بیوم القیامۃ کو ایک رکعت میں عم یتساءلون اور المرسلات کو ایک رکعت میں الدخان اور اذا الشمس کورت کو ایک رکعت میں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ ترتیب حضرت ابن مسعود کی ہے۔

١٣٨٣- حدثنا حفص بن عمر ثنا شعبة عن منصور عن إبراهيم عن عبد الرحمن بن يزيد قال سألت أبا مسعود وهو يطوف بالبيت فقال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرأ الآيتين من آخر سورة البقرة في ليلة كفتاه.

عبدالرحمٰن بن یزید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس نے رات میں سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھیں تو یہ اسے کفایت کریں گی۔

١٣٨٤- حدثنا أحمد بن صالح نا ابن وهب أخبرني عمرو أن أبا سوية حدثه أنه سمع ابن حجيرة يخبر عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قام بعشر آيات لم يكتب من الغافلين ومن قام بمائة آية كتب من القانتين ومن قام بألف آية كتب من المقنطرين قال أبو داود ابن حجيرة الأصغر عبد الله بن عبد الرحمن بن حجيرة.

ابن حجیرہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دس آیتوں کے ساتھ قیام کیا وہ غافلوں میں نہیں لکھا جائے گا۔ جس نے سو آیتوں کے ساتھ قیام کیا وہ عبادت گزاروں میں لکھا جائے گا اور جس نے ہزار آیتوں کے ساتھ قیام کیا وہ بے حساب ثواب پانے والوں میں لکھا جائے گا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن حجیرہ کا نام عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن حجیرہ ہے۔

١٣٨٥- حدثنا يحيى بن موسى البلخي ثنا عبد الله بن يزيد نا سعيد بن أبي أيوب حدثني عياش بن عباس القتباني عن عيسى بن هلال الصدفي عن عبد الله بن عمرو قال أتى رجل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أقرئني يا رسول الله فقال اقرأ

عیسیٰ بن ہلال صدفی سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! مجھے قرآن مجید سکھا دیجیے۔ فرمایا کہ الر والی تین سورتیں پڑھو۔ عرض گزار ہوا کہ میں عمر رسیدہ ہو گیا ہوں، میرا دل سخت ہو گیا ہے اور زبان موٹی ہو گئی ہے۔ فرمایا تو حٰم والی

ثَلَاثًا مِنْ ذَوَاتِ الٓرٰ فَقَالَ كَبِرَتْ سِنِّي وَاشْتَدَّ قَلْبِي وَغَلُظَ لِسَانِي قَالَ فَاقْرَأْ ثَلَاثًا مِنْ ذَوَاتِ حٰمٓ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَقَالَ اقْرَأْ ثَلَاثًا مِنَ الْمُسَبِّحَاتِ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللهِ أَقْرِئْنِي سُورَةً جَامِعَةً فَأَقْرَأَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ حَتَّى فَرَغَ مِنْهَا فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَزِيدُ عَلَيْهَا أَبَدًا ثُمَّ أَدْبَرَ الرَّجُلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ الرُّوَيْجِلُ مَرَّتَيْنِ

تین سورتیں پڑھ لو اس نے پھر وہی عرض دوہرائی فرمایا تو مسبحات میں سے تین سورتیں پڑھ لو۔ اس نے پھر وہی گزارش دوہرائی اور عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! مجھے کوئی جامع سورت سکھا دیجئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے اذا زلزلت الارض والی سورت سکھا دی۔ اس سے فارغ ہونے پر وہ شخص عرض گزار ہوا۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے حق کے ساتھ آپ کو مبعوث فرمایا، میں کبھی اس پر اضافہ نہیں کروں گا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو مرتبہ فرمایا کہ یہ چھوٹا سا آدمی نجات پا گیا۔

بَابٌ فِي عَدَدِ الْآيِ

١٣٨٦ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبَّاسٍ الْجُشَمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُورَةٌ مِنَ الْقُرْآنِ ثَلَاثُونَ آيَةً تَشْفَعُ لِصَاحِبِهَا حَتَّى غُفِرَ لَهُ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ

آیات کی گنتی

عباس جشمی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کریم میں تیس آیتوں والی ایک سورت ہے جو اپنے پڑھنے والے کی شفاعت کرے گی یہاں تک کہ اسے بخش دیا جائے گا اور وہ سورۂ ملک ہے۔

بَابُ تَفْرِيعِ أَبْوَابِ السُّجُودِ وَكَمْ سَجْدَةً فِي الْقُرْآنِ

١٣٨٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ ابْنِ الْبَرْقِيِّ نَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سَعِيدٍ الْعُتَقِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُنَيْنٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ كُلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَهُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَجْدَةً فِي الْقُرْآنِ مِنْهَا ثَلَاثٌ فِي الْمُفَصَّلِ وَفِي سُورَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَانِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رُوِيَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى عَشْرَةَ سَجْدَةً وَإِسْنَادُهُ وَاهٍ

سجدہ تلاوت کا بیان اور قرآن کریم میں کتنے سجدے ہیں

بنی عبد کلال کے عبداللہ بن منین نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں قرآن مجید میں پندرہ سجدے بتائے جن میں سے تین مفصل سورتوں میں ہیں اور سورۂ حج میں دو ہیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حضرت ابوالدرداء نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گیارہ سجدے روایت کیے ہیں لیکن اس کی اسناد قابل یقین نہیں ہے۔

١٣٨٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ أَنَّ مِشْرَحَ بْنَ هَاعَانَ أَبَا الْمُصْعَبِ حَدَّثَهُ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ

ابومصعب نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوا کیا سورۂ حج میں دو سجدے ہیں؟ فرمایا ہاں

حَدَّثَهُ قَالَ قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سُوْرَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَانِ قَالَ نَعَمْ وَمَنْ لَّمْ يَسْجُدْهُمَا فَلَا يَقْرَأْهُمَا۔

اور جو دونوں سجدے نہ کرے وہ انہیں نہ پڑھا کرے۔ ف

ف۔ سجدہ تلاوت امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم کے نزدیک سنت ہے۔ امام احمد کے متعلق ایک روایت وجوب کی بھی منقول ہے۔ ہمارے احناف رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم کے نزدیک ہر قاری و سامع پر سجدہ تلاوت واجب ہے خواہ نماز میں پڑھا سنا ہو یا نماز سے باہر۔ اختلاف روایات کے باعث اس بات میں بھی اختلاف ہے کہ سارے قرآن مجید میں تلاوت کے کتنے سجدے ہیں۔ جاننا چاہیے، حضرت امام مالک رحمۃ اللہ کے نزدیک گیارہ ہیں، آپ کے نزدیک چودہ ہیں جبکہ ایک روایت کے مطابق امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک پندرہ ہیں۔ سجدے کی آیتوں کے بارے میں بھی ائمہ مجتہدین کا اختلاف ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حسب ذیل چودہ آیتیں پڑھنے اور سننے سے سجدہ تلاوت کرنا واجب ہو جاتا ہے۔

۱- پارہ ۹، سورۂ اعراف، آیت ۲۰۶ یعنی آخری
۲- پارہ ۱۳، سورۂ الرعد، آیت ۱۵
۳- پارہ ۱۴، سورۂ النحل، آیت ۵۰
۴- پارہ ۱۵، سورۂ بنی اسرائیل، آیت ۱۰۹
۵- پارہ ۱۶، سورۂ مریم، آیت ۵۸
۶- پارہ ۱۷، سورۂ الحج، آیت ۱۸
۷- پارہ ۱۹، سورۂ الفرقان، آیت ۶۰
۸- پارہ ۲۱، سورۂ السجدہ، آیت ۱۵
۹- پارہ ۲۳، سورۂ ص، آیت ۲۴
۱۰- پارہ ۲۴، سورۂ حم السجدہ، آیت ۳۸
۱۱- پارہ ۲۷، سورۂ والنجم، آیت ۶۲ یعنی آخری
۱۲- پارہ ۳۰، سورۂ الانشقاق، آیت ۲۱
۱۳- پارہ ۳۰، سورۂ العلق، آیت ۱۹ یعنی آخری

بَابُ مَنْ لَّمْ يَرَ السُّجُوْدَ فِي الْمُفَصَّلِ۔

جس کے نزدیک مفصل سورتوں میں سجدہ نہیں ہے

۱۳۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا أَزْهَرُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ مُحَمَّدٌ رَأَيْتُهُ بِمَكَّةَ نَا أَبُوْ قُدَامَةَ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْجُدْ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ مُنْذُ تَحَوَّلَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ۔

محمد بن رافع، ازہر بن قاسم، محمد، ابو قدامہ، مطر الوراق، عکرمہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب سے مدینہ منورہ میں ہجرت کی ہوئی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی مفصل سورت میں سجدہ نہیں کیا۔

۱۳۹۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ نَا وَكِيْعٌ عَنِ ابْنِ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيْهَا۔

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی موجودگی میں سورۂ والنجم پڑھی تو اس میں آپ نے سجدہ نہ کیا۔

۱۳۹۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ نَا أَبُوْ صَخْرٍ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ

ابن قسیط نے خارجہ بن زید بن ثابت سے انہوں نے اپنے والد ماجد سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ثابت عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم بمعناه قال ابو داود كان زيد الامام فلم يسجد۔

باب ۳۲۸ من راى فيها سجودا۔

۱۳۹۲ حدثنا حفص بن عمر نا شعبة عن ابي اسحق عن الاسود عن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قرا سورة النجم فسجد بها وما بقي احد من القوم الا سجد فاخذ رجل من القوم كفا من حصى او تراب فرفعه الى وجهه وقال يكفيني هذا قال عبد الله فلقد رايته بعد ذلك قتل كافرا۔

باب ۳۲۹ السجود في اذا السماء انشقت واقرا۔

۱۳۹۳ حدثنا مسدد نا سفيان عن ايوب بن موسى عن عطاء بن ميناء عن ابي هريرة قال سجدنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في اذا السماء انشقت واقرا باسم ربك الذي خلق۔

۱۳۹۴ حدثنا مسدد نا المعتمر قال سمعت ابي قال نا بكر عن ابي رافع قال صليت مع ابي هريرة العتمة فقرا اذا السماء انشقت فسجد فقلت ما هذه السجدة قال سجدت بها خلف ابي القاسم فلا ازال اسجد بها حتى القاه۔

باب ۳۳۰ السجود في ص۔

۱۳۹۵ حدثنا موسى بن اسمعيل نا وهيب نا ايوب عن عكرمة عن ابن عباس قال ليس ص من عزائم السجود وقد رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يسجد فيها۔

۱۳۹۶ حدثنا احمد بن صالح نا ابن

سے اسے معناً روایت کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حضرت زید امام تھے لیکن سجدہ نہ کیا۔

جس کے نزدیک سورۂ والنجم میں سجدہ ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورۂ النجم پڑھ کر سجدہ کیا تو حاضرین میں سے کوئی باقی نہیں رہا جس نے سجدہ نہ کیا ہو لیکن ایک آدمی نے کنکریوں یا مٹی کی ایک مٹھی پیشانی تک اٹھا کر کہا کہ میرے لیے یہی کافی ہے۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ میں نے اسے دیکھا کہ کفر کی حالت میں مارا گیا تھا۔

سورۂ انشقاق اور سورۂ علق میں سجدہ

عطاء بن میناء سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سورۂ انشقاق اور سورۂ علق میں سجدہ کیا۔

ابورافع کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز عشاء پڑھی تو انہوں نے سورۂ انشقاق پڑھتے ہوئے سجدہ کیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یہ سجدہ کیسا ہے؟ فرمایا کہ میں نے حضرت ابوالقاسم کے پیچھے سجدہ کیا تھا لہٰذا یہ سجدہ کرتا رہوں گا یہاں تک کہ ان کی بارگاہ میں حاضری میسر آئے۔

سورۂ ص میں سجدہ

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ سورۂ ص کا سجدہ ضروری سجدوں میں نہیں ہے لیکن میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس میں سجدہ کیا کرتے تھے۔

عبداللہ بن سعد بن ابی سرح سے روایت ہے کہ حضور

وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ ص فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ نَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمٌ آخَرُ قَرَأَهَا فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ تَشَزَّنَ النَّاسُ لِلسُّجُودِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هِيَ تَوْبَةُ نَبِيٍّ وَلَكِنِّي رَأَيْتُكُمْ تَشَزَّنْتُمْ لِلسُّجُودِ فَنَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدُوا۔

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منبر پر سورۂ ص پڑھی۔ جب سجدہ تک پہنچے تو نیچے اترے اور سجدہ کیا۔ لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا۔ دوسرے دن جب آپ نے اسے پڑھا تو لوگ سجدہ کرنے کے لیے تیار ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ایک نبی کی توبہ کا ذکر ہے لیکن میں نے تمہیں سجدے کے لیے تیار دیکھ لیا لہٰذا آپ نے نیچے اتر کر سجدہ کیا اور لوگوں نے بھی سجدہ کیا۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَسْمَعُ السَّجْدَةَ وَهُوَ رَاكِبٌ۔

سوار اگر آیت سجدہ سنے

١٣٩٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ أَبُو الْجَمَاهِرِ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ [illegible] عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ عَامَ الْفَتْحِ سَجْدَةً فَسَجَدَ النَّاسُ كُلُّهُمْ مِنْهُمُ الرَّاكِبُ وَالسَّاجِدُ فِي الْأَرْضِ حَتَّى أَنَّ الرَّاكِبَ لَيَسْجُدُ عَلَى يَدِهِ۔

محمد بن عثمان دمشقی ابو جماہر، عبد العزیز بن محمد، مصعب بن ثابت، عبداللہ [illegible]، نافع سے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آیتِ سجدہ تلاوت کی تو سب نے سجدہ کیا جن میں سوار بھی تھے۔ پیدل زمین پر سجدہ کر رہا تھا اور سوار نے اپنے ہاتھ پر سجدہ کیا۔

١٣٩٨۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ ح وَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ نَا ابْنُ نُمَيْرٍ الْمَعْنَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَيْنَا السُّورَةَ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي غَيْرِ الصَّلَاةِ ثُمَّ اتَّفَقَا فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهُ حَتَّى لَا يَجِدَ أَحَدُنَا مَكَانًا لِمَوْضِعِ جَبْهَتِهِ۔

احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، احمد بن ابو شعیب، ابن نمیر، عبید اللہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں کوئی سورت پڑھ کر سناتے۔ ابن نمیر نے فرمایا کہ نماز کے علاوہ تو آپ سجدہ کرتے اور آپ کے ساتھ ہم بھی سجدہ کرتے یہاں تک کہ ہم میں سے کسی ایک کو بھی پیشانی رکھنے کے لیے جگہ نہ ملتی۔

١٣٩٩۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ أَبُو مَسْعُودٍ الرَّازِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَيْنَا الْقُرْآنَ فَإِذَا مَرَّ بِالسَّجْدَةِ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب ہمارے پاس قرآن مجید پڑھتے اور آیتِ سجدہ سے گزرتے تو تکبیر کہتے ہوئے سجدہ کرتے اور ہم بھی سجدہ کرتے۔ عبد الرزاق نے فرمایا کہ

كَبَّرَ وَسَجَدَ وَسَجَدْنَا قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَكَانَ الثَّوْرِيُّ يُعْجِبُهُ هٰذَا الْحَدِيْثُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ يُعْجِبُهُ لِأَنَّهُ كَبَّرَ۔

سفیان ثوری اس حدیث کو بہت پسند فرماتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا پسند اس لیے فرماتے کہ اس میں تکبیر کا ذکر ہے۔

بَابُ ۳۸۴ مَا يَقُوْلُ إِذَا سَجَدَ۔

سجدہ کے وقت کیا کہے

۱۴۰۰ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا إِسْمَاعِيْلُ نَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي سُجُوْدِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ يَقُوْلُ فِي السَّجْدَةِ مِرَارًا سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ۔

ابو العالیہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کے وقت سجدہ تلاوت کرتے تو سجدے میں ایک دعا کئی بار پڑھتے: میرا منہ اس ذات کے لیے ہے جس نے اسے پیدا کیا اور اپنی قوت سے جس نے سماعت و بصارت عطا فرمائی۔

بَابُ ۳۸۵ فِيْمَنْ يَقْرَأُ السَّجْدَةَ بَعْدَ الصُّبْحِ۔

جو نماز فجر کے بعد آیت سجدہ پڑھے

۱۴۰۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْعَطَّارُ نَا أَبُو بَحْرٍ نَا ثَابِتُ بْنُ عُمَارَةَ نَا أَبُو تَمِيْمَةَ الْهُجَيْمِيُّ قَالَ لَمَّا بَعَثْنَا الرَّكْبَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ يَعْنِي إِلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ كُنْتُ أَقُصُّ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَأَسْجُدُ فَنَهَانِي ابْنُ عُمَرَ فَلَمْ أَنْتَهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ عَادَ فَقَالَ إِنِّي صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَلَمْ يَسْجُدُوْا حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

ابو تمیمہ ہجیمی سے روایت ہے کہ جب ہم سوار ہو کر حاضر ہوئے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مدینہ منورہ میں۔ فرمایا کہ میں نماز فجر کے بعد تقریر کیا کرتا اور اس کے دوران سجدہ کیا کرتا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے تین دفعہ منع کیا لیکن میں باز نہ آیا۔ جب میں نے اسی طرح کیا تو فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی ہے اور حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان کے ساتھ تو وہ سجدہ نہیں کیا کرتے تھے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جاتا۔

بَابُ تَفْرِيْعِ أَبْوَابِ الْوِتْرِ

وتر کا بیان

بَابُ ۳۸۶ اِسْتِحْبَابُ الْوِتْرِ

وتر کا استحباب

۱۴۰۲ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى أَنَا عِيْسٰى عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ أَوْتِرُوْا فَإِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ۔

عاصم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے قرآن والو! وتر پڑھا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر کو پسند فرماتا ہے۔

۱۴۰۳ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا أَبُو حَفْصٍ الْأَبَّارُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

عثمان بن ابی شیبہ، ابو حفص ابار، اعمش، عمرو بن مرہ، ابو عبیدہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت کرتے ہوئے کہا۔ اعرابی عرض گزار

اللہ علیہ وسلم فسألناہ ماذا قال اقرئی ما تکون قال لیس لک ولا لأصحابک۔

۱۴۲۴۔ حدثنا ابو الولید الطیالسی وقتیبۃ بن سعید المعنی قالا ثنا اللیث عن یزید بن ابی حبیب عن عبد اللہ بن راشد الزوفی عن عبد اللہ بن ابی مرۃ الزوفی عن خارجۃ بن حذافۃ قال ابو الولید العدوی قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اللہ تعالی قد امدکم بصلوۃ ھی خیر لکم من حمر النعم الوتر فجعلھا لکم فیما بین صلوۃ العشاء الی طلوع الفجر۔

ہو اگر آپ کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا تمہارے لیے اور تمہارے ساتھیوں کے لیے نہیں ہے۔

خارجہ بن حذافہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوالولید عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے ایک نماز کے ذریعے تمہاری مدد فرمائی ہے جو تمہارے واسطے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے وہ نماز وتر ہے جس کا تمہارے لیے عشاء اور طلوع فجر کے درمیان رکھا ہے۔

باب فیمن لم یوتر

۱۴۲۵۔ حدثنا ابن المثنی ثنا ابو اسحاق الطالقانی ثنا الفضل بن موسی عن عبید اللہ بن عبد اللہ العتکی عن عبد اللہ بن بریدۃ عن ابیہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الوتر حق فمن لم یوتر فلیس منا الوتر حق فمن لم یوتر فلیس منا الوتر حق فمن لم یوتر فلیس منا۔

جو وتر نہ پڑھے

عبید اللہ بن عبد اللہ عتکی نے عبد اللہ بن بریدہ سے روایت کی کہ ان کے والد ماجد نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ نماز وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔ نماز وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے نماز وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ ف

ف۔ نماز وتر کے متعلق علمائے اہل حق و ائمہ مجتہدین کے درمیان چند باتوں میں اختلاف ہے اولاً یہ کہ وتر سنت ہیں یا واجب۔ امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل، قاضی شریح وغیرہ بلکہ امام ابو یوسف اور ناشر حنفیہ امام محمد بن حسن شیبانی رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم کے نزدیک سنت ہیں جبکہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک واجب۔ عملاً ان کی سب کے نزدیک واجب ہے۔ زیر بحث حدیث میں وعید بھی فرمائی ہوئی ہے۔ جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں، اس حد تک وعید وجوب وتر کے حق ہی کی تائید کرتی ہے۔ ثانیاً وتر کی رکعتوں میں بھی اختلاف ہے کہ یہ کتنی ہیں یعنی ایک، تین، پانچ یا سات؟ اکثر ائمہ کے نزدیک وتر کی ایک رکعت ہے جبکہ حضرات احناف رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم کے نزدیک وتر کی تین رکعتیں ہیں۔ دونوں جانب احادیث صحیحہ و آثار کثیرہ موجود ہیں جس کے باعث اس باب میں کلام کی بہت گنجائش ہے۔ بعض حضرات نماز وتر کو مستحب قرار دے کر اپنی بے جبری کا ثبوت دیتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۴۲۶۔ حدثنا القعنبی عن مالک عن یحیی بن سعید عن محمد بن یحیی بن حبان عن

بنی کنانہ کے مخدجی نامی شخص سے ابو محمد کو شام میں یہ کہتے ہوئے سنا کہ وتر واجب ہیں۔ مخدجی کا بیان ہے کہ میں

ابن مُحَيْرِيزٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي كِنَانَةَ يُدْعَى الْمُخْدَجِيَّ سَمِعَ رَجُلًا بِالشَّامِ يُكْنَى أَبَا مُحَمَّدٍ يَقُولُ إِنَّ الْوِتْرَ وَاجِبٌ قَالَ الْمُخْدَجِيُّ فَرُحْتُ إِلَى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ عُبَادَةُ كَذَبَ أَبُو مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللَّهُ عَلَى الْعِبَادِ فَمَنْ جَاءَ بِهِنَّ لَمْ يُضَيِّعْ مِنْهُنَّ شَيْئًا اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ كَانَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يَأْتِ بِهِنَّ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے یہ بات بیان کی۔ آپ نے فرمایا کہ ابو محمد نے غلط کہا ہے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں۔ جس نے انہیں ادا کیا اور ہلکا سمجھ کر ان میں سے کچھ ضائع نہ کیا تو اس سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور جس نے انہیں ادا نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کا اس سے کوئی وعدہ نہیں ہے چاہے عذاب دے اور چاہے اسے جنت میں داخل کر دے۔

بَابُ ۳۸۸ كَمِ الْوِتْرُ

۱۲۰۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ بِإِصْبَعَيْهِ هَكَذَا مَثْنَى مَثْنَى وَالْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ۔

وتر کی رکعتیں

عبداللہ بن شقیق نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک دیہاتی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے متعلق پوچھا تو آپ نے دو انگلیوں کے اشارے سے بتایا کہ دو دو رکعتیں اور رات کے آخر میں وتر کی ایک رکعت۔

۱۲۰۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا قُرَيْشُ بْنُ حَيَّانَ الْعِجْلِيُّ نَا بَكْرُ بْنُ وَائِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوِتْرُ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ بِخَمْسٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ۔

عطاء بن یزید لیثی نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وتر کا پڑھنا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے لہٰذا جو وتر کی پانچ رکعتیں پڑھنا چاہے تو پڑھ لے اور جو تین پڑھنا چاہے تو پڑھ لے اور جو ایک رکعت پڑھنا چاہے تو پڑھ لے۔

بَابُ ۳۸۹ مَا يُقْرَأُ فِي الْوِتْرِ

۱۲۰۹- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا أَبُو حَفْصٍ الْأَبَّارُ ح وَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَنَسٍ وَهَذَا لَفْظُهُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ وَزُبَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ

وتر میں کونسی سورتیں پڑھے

عثمان بن ابو شیبہ، ابو حفص ابار، ابراہیم بن موسیٰ، محمد بن انس، اعمش، طلحہ و زبید، سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ، عبدالرحمٰن بن ابزیٰ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَاللهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ۔

نماز وتر میں سورۂ اعلیٰ، سورۂ الکافرون اور سورۂ اخلاص پڑھا کرتے تھے۔

۱۴۱۰ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ نَا خُصَيْفٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يُوتِرُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ قَالَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ۔

عبد العزیز بن جریج سے روایت ہے کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کن سورتوں کے ساتھ وتر پڑھا کرتے تھے؟ پس مذکورہ حدیث کی طرح بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ تیسری میں سورۂ اخلاص، سورۂ الفلق اور سورۂ الناس پڑھا کرتے تھے۔

ف: ان دونوں حدیثوں سے احناف کے مذہب کی واضح تائید ہوتی ہے کہ نماز وتر کی تین رکعتیں ہیں کیونکہ وہ تین سورتیں ہیں۔ تینوں ہی تین رکعتوں میں پڑھنا درست ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ [illegible] الْقُنُوتِ فِي الْوِتْرِ

وتر میں قنوت پڑھنا

۱۴۱۱ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَحْمَدُ بْنُ جَوَّاسٍ الْحَنَفِيُّ قَالَا نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ قَالَ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي الْوِتْرِ قَالَ ابْنُ جَوَّاسٍ فِي قُنُوتِ الْوِتْرِ اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ إِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ۔

ابو الحوراء کا بیان ہے کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے یہ الفاظ سکھائے ہیں کہ میں انہیں نماز وتر میں کہا کروں۔ ابن جواس نے کہا کہ وتر کی قنوت میں کہوں۔ اے اللہ! مجھے ان کے ساتھ ہدایت دے جن کو تو نے ہدایت دی اور ان کے ساتھ عافیت دے جن کو تو نے عافیت دی اور ان کے ساتھ دوست بنا جن کو تو نے دوست بنایا اور جو تو نے مجھے عطا فرمایا ہے اس میں برکت دے اور مجھے اپنے فیصلے کی برائی سے بچا۔ بیشک تو ہی فیصلہ کرتا ہے اور تیرے خلاف کوئی فیصلہ نہیں ہوتا اور جس کو تو دوست رکھے وہ ذلیل نہیں ہو سکتا اور جس سے تو دشمنی رکھے

۱۴۱۲ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا زُهَيْرٌ نَا أَبُو إِسْحَاقَ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ فِي آخِرِهِ قَالَ هَذَا يَقُولُ فِي الْوِتْرِ فِي الْقُنُوتِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَقُولُهُنَّ فِي الْوِتْرِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَبُو الْحَوْرَاءِ اسْمُهُ رَبِيعَةُ بْنُ شَيْبَانَ۔

عبد اللہ بن محمد نفیلی، زہیر نے ابو اسحاق سے اسی سند کے ساتھ اسی معنی کی روایت کرتے ہوئے اس کے آخر میں کہا کہ اسے وتر میں قنوت کی جگہ پڑھے اور یوں نہ کہا کہ وتر کے متعلق ذکر نہیں کیا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ابو الحوراء کا نام ربیعہ بن شیبان ہے۔

۱۴۱۳ـ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو الْفَزَارِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتر کے آخر میں کہا

[illegible]

ابن الحارث بن هشام عن علي بن ابي طالب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول في آخر وتره اللهم اني اعوذ برضاك من سخطك وبمعافاتك من عقوبتك واعوذ بك منك لا احصي ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك قال ابو داود هشام اقدم شيخ لحماد وبلغني عن يحيى بن معين انه قال لم يرو عنه غير حماد بن سلمة قال ابو داود روى عيسى بن يونس عن سعيد بن ابي عروبة عن قتادة عن سعيد بن عبد الرحمن بن ابزى عن ابيه عن ابي بن كعب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قنت يعني في الوتر قبل الركوع قال ابو داود روى عيسى بن يونس هذا الحديث ايضا عن فطر بن خليفة عن زبيد عن سعيد بن عبد الرحمن بن ابزى عن ابيه عن ابي بن كعب عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله وروي عن حفص بن غياث عن مسعر عن زبيد عن سعيد بن عبد الرحمن بن ابزى عن ابيه عن ابي بن كعب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قنت في الوتر قبل الركوع قال ابو داود وحديث سعيد عن قتادة رواه يزيد بن زريع عن سعيد عن قتادة عن عزرة عن سعيد بن عبد الرحمن بن ابزى عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم لم يذكر القنوت ولا ذكر ابيا وكذلك رواه عبد الاعلى ومحمد بن بشر العبدي وسماعه بالكوفة مع عيسى بن يونس ولم يذكروا القنوت وقد رواه ايضا هشام الدستوائي وشعبة عن قتادة لم يذكرا القنوت وحديث زبيد رواه سليمان الاعمش وشعبة وعبد الملك بن ابي سليمان وجرير بن حازم

کہ میں تیری رضا کے ذریعہ تیری ناراضگی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور تیری معافی کے سبب سے تیری سزا سے اور تجھ سے تیری پناہ پکڑتا ہوں۔ میں تیری تمام تعریف بیان نہیں کرسکتا تو ایسا ہی ہے جیسا کہ تو نے اپنی تعریف کی ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حماد کے سب سے پہلے شیخ ہشام ہیں اور مجھے یحییٰ بن معین کا قول پہنچا ہے کہ حماد بن سلمہ کے سوا کسی نے ان سے روایت نہیں کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عیسیٰ بن یونس، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، سعید بن عبدالرحمن بن ابزیٰ کے واسطہ سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وتر میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عیسیٰ بن یونس، فطر بن خلیفہ، زبید، سعید بن عبدالرحمن بن ابزیٰ کے واسطے سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث مذکور کے ہم معنی روایت کی ہے۔ نیز حفص بن غیاث، مسعر، زبید، سعید بن عبدالرحمن بن ابزیٰ کے واسطے سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وتر میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ سعید کی قتادہ سے روایت کو یزید بن زریع، سعید، قتادہ، عزرہ، سعید بن عبدالرحمن بن ابزیٰ کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا لیکن قنوت کا ذکر نہیں کیا اور حضرت ابی بن کعب کا نام بھی نہیں لیا۔ اسی طرح روایت کیا ہے عبدالاعلیٰ اور محمد بن بشر عبدی نے جن کا سماع کوفہ میں عیسیٰ بن یونس کے ساتھ ہے اور انہوں نے قنوت کا ذکر نہیں کیا۔ ہشام دستوائی اور شعبہ نے بھی قتادہ سے روایت کیا ہے اور قنوت کا ذکر نہیں کیا اور زبید کی حدیث کو روایت کیا ہے سلیمان اعمش اور شعبہ اور عبدالملک بن ابی سلیمان اور جریر بن حازم سب نے زبید سے روایت کی لیکن کسی نے بھی قنوت کا ذکر نہیں کیا۔ سوائے اس کے جو روایت کی حفص بن غیاث، مسعر، زبید سے تو ان میں

كلهم عن زبيد لم يذكر أحد منهم القنوت إلا ما روي عن حفص بن غياث عن مسعر عن زبيد فإنه قال في حديثه إنه قنت قبل الركوع قال أبو داود وليس هو بالمشهور من حديث حفص نخاف أن يكون عن حفص عن غير مسعر قال أبو داود ويروى أن أبيا كان يقنت في النصف من شهر رمضان.

حدیث ہی کہ انہوں نے رکوع سے پہلے قنوت پڑھی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ مشہور نہیں ہے اور حدیث حفص کے متعلق ہمیں اندیشہ ہے کہ حفص نے مسعر کے سوا کسی اور سے روایت کی ہو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا مروی ہے کہ حضرت ابی بن کعب نصف رمضان میں قنوت پڑھا کرتے تھے۔

١٤٢٤ - حدثنا أحمد بن محمد بن حنبل نا محمد بن بكر أنا هشام عن محمد عن بعض أصحابه أن أبي بن كعب أمهم يعني في رمضان وكان يقنت في النصف الآخر من رمضان.

محمد نے اپنے بعض ساتھیوں سے روایت کی ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ رمضان میں ان کی امامت کرتے اور رمضان کے آخری نصف میں قنوت پڑھا کرتے تھے۔

١٤٢٥ - حدثنا شجاع بن مخلد نا هشيم أنا يونس بن عبيد عن الحسن أن عمر بن الخطاب رضي الله عنه جمع الناس على أبي بن كعب فكان يصلي لهم عشرين ركعة ولا يقنت بهم إلا في النصف الباقي فإذا كانت العشر الأواخر تخلف فصلى في بيته فكانوا يقولون أبق أبي قال أبو داود وهذا يدل على أن الذي ذكر في القنوت ليس بشيء وهذان الحديثان يدلان على ضعف حديث أبي أن النبي صلى الله عليه وسلم قنت في الوتر.

یونس بن عبید نے حسن سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو حضرت ابی بن کعب کے پیچھے جمع کیا اور وہ انہیں بیس رکعتیں پڑھایا کرتے تھے اور ان کے ساتھ قنوت نہ پڑھتے مگر باقی نصف میں۔ جب آخری دس رہ جاتے تو وہ چھوڑ کر اپنے گھر میں نماز پڑھنے لگے۔ پس لوگ کہتے کہ حضرت ابی دوڑ گئے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جس نے قنوت کا ذکر کیا ہے وہ قابل اعتبار نہیں اور یہ دونوں حدیثیں حدیث ابی کے ضعف پر دلالت کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وتر میں قنوت پڑھی ہے۔

ف۔ اس حدیث کے الفاظ فکان یصلی لہم عشرین رکعۃ کا واضح مطلب یہ ہے کہ وہ انہیں بیس رکعتیں پڑھایا کرتے تھے لیکن مولوی وحید الزمان صاحب نے ان الفاظ کا یہ ترجمہ کیا ہے: وہ لوگوں کے ساتھ بیس راتوں تک تراویح پڑھا کرتے تھے۔ عشرین رکعۃ کا بیس راتوں تک ترجمہ کرنے سے ممکن ہے وحید الزمان صاحب نے اپنے خیال میں لوگوں کو مطمئن یا خوش کر لیا ہو لیکن ترجمانی کے پردے میں حدیث کو بدلنا یا اپنا مطلب پیدا کرنا جیسے علمی بد دیانتی کا ارتکاب کیا ہے جو اہل علم حضرات کو ہرگز زیب نہیں دیتا۔ اختلافی مسائل میں اپنے موقف کی درستی ثابت کرنے کی خاطر احادیث تک میں تحریف کر جانا اہل علم کا شیوہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب [illegible] في الدعاء بعد الوتر

وتر کے بعد دعا

١٤٢٦ - حدثنا عثمان بن أبي شيبة نا

سعید بن عبدالرحمن بن ابزی کے والد ماجد سے روایت

مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ نَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ الْأَيَامِيِّ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ فِي الْوِتْرِ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ۔

ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز وتر کا سلام پھیرتے تو سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ کہا کرتے۔

١٤١٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ نَا عُثْمَانُ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي غَسَّانَ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ الْمَدَنِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهِ أَوْ نَسِيَهُ فَلْيُصَلِّهِ إِذَا ذَكَرَهُ۔

محمد بن عوف، عثمان بن سعید، ابو غسان محمد بن مطرف مدنی، زید بن اسلم، عطاء بن یسار نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو نماز وتر سے سو جائے یا اسے بھول جائے تو یاد آنے پر اسی وقت پڑھ لے۔

بَابٌ ٣٤٢ فِي الْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ

سونے سے پہلے وتر پڑھ لینا

١٤١٨۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى نَا أَبُو دَاوُدَ نَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مِنْ أَزْدِ شَنُوءَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ لَا أَدَعُهُنَّ فِي سَفَرٍ وَلَا حَضَرٍ رَكْعَتَيِ الضُّحَى وَصَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ وَأَنْ لَا أَنَامَ إِلَّا عَلَى وِتْرٍ۔

ازد شنوءہ قبیلے کے ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میرے خلیل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی وصیت فرمائی ہے جنہیں نہ سفر میں چھوڑتا ہوں نہ حضر میں، یعنی چاشت کی دو رکعتیں، ہر مہینے میں تین روزے اور یہ کہ سویا کروں مگر وتر پڑھ کر۔

١٤١٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ نَا أَبُو الْيَمَانِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ السَّكُونِيِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ لَا أَدَعُهُنَّ لِشَيْءٍ أَوْصَانِي بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَلَا أَنَامُ إِلَّا عَلَى وِتْرٍ وَبِسُبْحَةِ الضُّحَى فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ۔

جبیر بن نفیر سے روایت ہے کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میرے خلیل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین باتوں کی وصیت فرمائی کہ انہیں نہ چھوڑا کروں کسی وجہ سے بھی۔ ہر مہینے میں تین دن کے روزوں کی وصیت فرمائی اور سویا کروں مگر وتر پڑھ کر اور سفر و حضر میں نماز چاشت پڑھنے کی۔

١٤٢٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ نَا أَبُو زَكَرِيَّا السَّيْلَحِينِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

عبد اللہ بن رباح نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر سے فرمایا: تم وتر کب پڑھا کرتے ہو؟ وہ عرض گزار ہوئے کہ رات کے پہلے حصے میں۔ حضرت عمر سے فرمایا: تم وتر کب

لِأَبِي بَكْرٍ: مَتَى تُوتِرُ؟ قَالَ: أُوتِرُ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ، وَقَالَ لِعُمَرَ: مَتَى تُوتِرُ؟ قَالَ: آخِرَ اللَّيْلِ، فَقَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: أَخَذَ هَذَا بِالْحَزْمِ، وَقَالَ لِعُمَرَ: أَخَذَ هَذَا بِالْقُوَّةِ۔

پڑھا کرتے ہو؟ وہ عرض گزار ہوئے کہ رات کے آخری حصے میں۔ آپ نے حضرت ابوبکر سے فرمایا کہ آپ نے احتیاط والی بات پر عمل کیا اور حضرت عمر سے فرمایا کہ آپ نے طاقت والی بات پر عمل کیا۔

بَابٌ ٣٩٣ فِي وَقْتِ الْوِتْرِ

وتر کے وقت کا بیان

١٤٢١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: مَتَى كَانَ يُوتِرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: كُلَّ ذَلِكَ قَدْ فَعَلَ، أَوْتَرَ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَوَسَطَهُ وَآخِرَهُ، وَلَكِنِ انْتَهَى وِتْرُهُ حِينَ مَاتَ إِلَى السَّحَرِ۔

مسروق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتر کب پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ ہر وقت آپ نے پڑھے ہیں، رات کے پہلے، درمیانی اور پچھلے حصے میں لیکن وصال کے وقت آپ سحری کے نزدیک وتر پڑھا کرتے۔

١٤٢٢ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ نَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ۔

ہارون بن معروف، ابن ابی زائدہ، عبید اللہ بن عمر، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صبح ہونے سے پہلے وتر پڑھ لیا کرو۔

١٤٢٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: رُبَّمَا أَوْتَرَ أَوَّلَ اللَّيْلِ، وَرُبَّمَا أَوْتَرَ مِنْ آخِرِهِ، قُلْتُ: كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَتُهُ؟ أَكَانَ يُسِرُّ بِالْقِرَاءَةِ أَمْ يَجْهَرُ؟ قَالَتْ: كُلَّ ذَلِكَ كَانَ يَفْعَلُ، رُبَّمَا أَسَرَّ وَرُبَّمَا جَهَرَ، وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ فَنَامَ، وَرُبَّمَا تَوَضَّأَ فَنَامَ۔ قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ غَيْرُ قُتَيْبَةَ: تَعْنِي فِي الْجَنَابَةِ۔

عبد اللہ بن ابی قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وتر کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کبھی حضور رات کے پہلے حصے میں پڑھتے اور کبھی رات کے آخری حصے میں پڑھا کرتے۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ کی قرأت کیسی ہوتی تھی، آہستہ یا جہر کے ساتھ؟ فرمایا کہ ہر طرح کیا کرتے کیونکہ کبھی آپ آہستہ پڑھتے اور کبھی بلند آواز سے پڑھا کرتے۔ کبھی آپ غسل کر کے سوتے اور کبھی صرف وضو کر کے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ قتیبہ کے سوا دوسروں نے کہا کہ اس سے مراد غسل جنابت ہے۔

١٤٢٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اجْعَلُوا آخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رات میں اپنی آخری نماز وتر رکھا کرو۔

پارہ ۔ ۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

باب ۲۹۴ فِي نَقْضِ الْوِتْرِ

۱۴۲۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ قَالَ زَارَنَا طَلْقُ بْنُ عَلِيٍّ فِي يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ وَأَمْسَى عِنْدَنَا وَأَفْطَرَ ثُمَّ قَامَ بِنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَأَوْتَرَ بِنَا ثُمَّ انْحَدَرَ إِلَى مَسْجِدِهِ فَصَلَّى بِأَصْحَابِهِ حَتَّى إِذَا بَقِيَ الْوِتْرُ قَدَّمَ رَجُلًا فَقَالَ أَوْتِرْ بِأَصْحَابِكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا وِتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ۔

ایک رات میں دو وتر نہیں پڑھے جاتے

قیس بن طلق سے روایت ہے کہ رمضان مبارک میں ایک روز حضرت طلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے شام تک رہے اور روزہ افطار کیا۔ پھر رات ہمارے ساتھ قیام کیا اور نماز وتر پڑھی۔ پھر وہ اپنی مسجد کی طرف چلے گئے اور اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی یہاں تک کہ جب صرف نماز وتر باقی رہ گئی تو ایک اور آدمی کو آگے کر کے فرمایا کہ تم اپنے ساتھیوں کو نماز وتر پڑھاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ ایک رات میں دو مرتبہ وتر نہیں۔

باب ۲۹۵ الْقُنُوتِ فِي الصَّلَوَاتِ

۱۴۲۶۔ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أُمَيَّةَ نَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ وَاللّٰهِ لَأُقَرِّبَنَّ بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْنُتُ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ وَصَلَاةِ الصُّبْحِ فَيَدْعُو لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَلْعَنُ الْكَافِرِينَ۔

نمازوں میں قنوت پڑھنا

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ خدا کی قسم میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز سے قریب ترین نماز پڑھ کر دکھاؤں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آخری رکعت میں قنوت پڑھا کرتے اور نماز فجر میں بھی اور مومنوں کے لیے دعا کرتے اور کافروں پر لعنت کیا کرتے۔

۱۴۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالُوا كُلُّهُمْ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ زَادَ ابْنُ مُعَاذٍ وَصَلَاةِ الْمَغْرِبِ۔

ابو الولید، مسلم بن ابراہیم، حفص بن عمر، ابن معاذ کے والد، شعبہ، عمرو بن مرہ، ابن ابی لیلیٰ سے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز فجر میں قنوت پڑھا کرتے تھے ابن معاذ نے اتنا زائد کہا کہ نماز مغرب میں بھی۔

۱۴۳۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ نَا الْوَلِيْدُ نَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الْعَتَمَةِ شَهْرًا يَقُوْلُ فِيْ قُنُوْتِهِ اَللّٰهُمَّ نَجِّ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اَللّٰهُمَّ نَجِّ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اَللّٰهُمَّ نَجِّ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ وَأَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمْ يَدْعُ لَهُمْ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ وَمَا تَرَاهُمْ قَدْ قَدِمُوْا.

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک نماز عشاء میں قنوت پڑھی۔ آپ اپنی قنوت میں کہتے: اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات دے۔ اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دے۔ اے اللہ! کمزور مسلمانوں کو نجات دے۔ اے اللہ! مضر پر اپنی گرفت سخت فرما۔ اے اللہ! ان پر یوسف علیہ السلام کے زمانے جیسا قحط ڈال۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صبح کے وقت ان کے لئے دعا نہ فرمائی۔ میں نے آپ سے ذکر کیا تو فرمایا کیا تم دیکھتے نہیں کہ وہ آ گئے ہیں۔

۱۴۳۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ نَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا مُتَتَابِعًا فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَصَلٰوةِ الصُّبْحِ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ يَدْعُوْ عَلٰى أَحْيَاءٍ مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ عَلٰى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَيُؤَمِّنُ مَنْ خَلْفَهُ.

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے متواتر ایک مہینہ ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نماز میں قنوت پڑھی۔ ہر نماز کی آخری رکعت میں جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو بنی سلیم کے قبائل رعل، ذکوان اور عصیہ کی تباہی کے لیے دعا کرتے اور آپ کے مقتدی آمین کہتے تھے۔

۱۴۴۰ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا نَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سُئِلَ هَلْ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَقَالَ نَعَمْ فَقِيْلَ لَهُ قَبْلَ الرُّكُوْعِ أَوْ بَعْدَ الرُّكُوْعِ قَالَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ قَالَ مُسَدَّدٌ بِيَسِيْرٍ.

محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز فجر میں قنوت پڑھی ہے؟ فرمایا: ہاں۔ عرض کی گئی کہ رکوع سے پہلے یا رکوع کے بعد؟ فرمایا رکوع کے بعد۔ مسدد کی روایت ہے: تھوڑی دیر تک۔

۱۴۴۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا ثُمَّ تَرَكَهُ.

انس بن سیرین نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک قنوت پڑھی پھر چھوڑ دی۔

۱۳۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ مَنْ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْغَدَاةِ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ قَامَ هُنَيَّةً۔

یونس بن عبید نے محمد بن سیرین سے روایت کی کہ اس شخص نے بتایا جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ فجر پڑھی تھی کہ جب آپ نے دوسری رکعت سے سر اٹھایا تو تھوڑی دیر ٹھہرے رہے۔

بَابٌ فِي فَضْلِ التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ

گھر میں نفل پڑھنے کی فضیلت

۱۳۳۳۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْبَزَّازُ ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ قَالَ احْتَجَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ حُجْرَةً فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُصَلِّي فِيهَا قَالَ فَصَلَّوْا مَعَهُ بِصَلَاتِهِ يَعْنِي رِجَالًا وَكَانُوا يَأْتُونَهُ كُلَّ لَيْلَةٍ حَتَّى إِذَا كَانَ لَيْلَةٌ مِنَ اللَّيَالِي لَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَحْنَحُوا وَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ وَحَصَبُوا بَابَهُ قَالَ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَا زَالَ بِكُمْ صَنِيعُكُمْ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنْ سَتُكْتَبَ عَلَيْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ خَيْرَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ۔

بسر بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد میں ایک حجرہ بنایا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کے وقت باہر تشریف لے جاتے اور اس میں نماز پڑھا کرتے۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگ بھی آپ کے پیچھے نماز پڑھنے لگے۔ لوگ ہر رات حاضر ہو جاتے یہاں تک کہ ایک رات ایسی آئی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف نہ لائے تو وہ کھانسے، آوازیں بلند کیں اور آپ کے دروازے پر کنکریاں ماریں۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس غصے کی حالت میں تشریف لائے اور فرمایا۔ لوگو! تم برابر ایسے ہی کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ یہ تم پر فرض کر دی جائے گی۔ لہٰذا گھروں میں نماز پڑھا کرو کیونکہ آدمی کی بہتر نماز وہ ہے جو اپنے گھر میں پڑھے سوائے فرض نماز کے۔

۱۳۳۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلَاتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنی کچھ نمازیں اپنے گھروں میں پڑھا کرو اور انہیں قبریں نہ بناؤ۔ ف

ف۔ فرض نماز مسجد میں ادا کرنے کا زیادہ ثواب ہے کیونکہ وہاں جماعت ہوتی ہے اور فرض کے علاوہ دوسری نمازیں گھروں میں پڑھی جائیں تو ثواب زیادہ ہے۔ جن گھروں میں نماز نہیں پڑھی جاتی وہ [illegible] قبرستان کی طرح [illegible] ہیں۔ معلوم ہونا چاہیے کہ [illegible] [illegible]

عبادتیں کام آ جائیں گی۔ اسی طرح سنن و نوافل کی ادائیگی سے پہلے فرائض کی پابندی ضروری ہے ورنہ نفل عبادتیں شرف قبولیت سے محروم رہتی ہیں۔ قطب ربانی، غوث صمدانی، سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۵۶۱ھ / ۱۱۶۶ء) نے اس حقیقت کا یوں ذکر فرمایا ہے۔

يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَشْتَغِلَ أَوَّلًا بِالْفَرَائِضِ فَإِذَا فَرَغَ مِنْهَا اشْتَغَلَ بِالسُّنَنِ ثُمَّ يَشْتَغِلُ بِالنَّوَافِلِ وَالْفَضَائِلِ فَمَا لَمْ يَفْرُغْ مِنَ الْفَرَائِضِ فَالِاشْتِغَالُ بِالسُّنَنِ وَالنَّوَافِلِ قَبْلَ الْفَرَائِضِ لَمْ يُقْبَلْ مِنْهُ وَأُهِينَ۔

(فتوح الغیب، مقالہ ۴۸)

مومن کے لیے ضروری ہے کہ پہلے فرائض میں مشغول ہو جب ان سے فارغ ہو تو سنتوں میں پھر نوافل و فضائل میں۔ جو فرائض سے فارغ نہ ہو اور سنن و نوافل میں مشغول ہو جائے فرائض کی ادائیگی سے پہلے تو اس کی وہ عبادت قبول نہیں ہوگی اور وہ ذلیل و خوار ہوگا۔

ہمہ گفتہ اللہ نادم باشد چہ سود ہے تو
تا نفریب سلام اقتدا نظر درسے تو

باب ۲۹۷

۱۴۳۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيٍّ الْأَزْدِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُبْشِيٍّ الْخَثْعَمِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ طُولُ الْقِيَامِ قِيلَ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ جُهْدُ الْمُقِلِّ قِيلَ فَأَيُّ الْهِجْرَةِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ هَجَرَ مَا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ قِيلَ فَأَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ جَاهَدَ الْمُشْرِكِينَ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ قِيلَ فَأَيُّ الْقَتْلِ أَشْرَفُ قَالَ مَنْ أُهَرِيقَ دَمُهُ وَعُقِرَ جَوَادُهُ۔

افضل عمل

عبید بن عمیر نے حضرت عبداللہ بن حبشی خثعمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل افضل ہے؟ فرمایا کہ دیر تک قیام کرنا۔ عرض کی گئی کہ کونسا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا کہ کم مال والا جو محنت کر کے دے۔ عرض کی گئی کہ کونسی ہجرت افضل ہے؟ فرمایا کہ جو ان کاموں کو چھوڑ دے جو اللہ تعالیٰ نے اس پر حرام فرمائے ہیں۔ عرض کی گئی کہ کونسا جہاد افضل ہے؟ فرمایا کہ جو مشرکوں سے اپنے مال اور جان کے ساتھ جہاد کرے۔ عرض کی گئی کہ کونسا قتل زیادہ اشرف ہے؟ فرمایا جس کا خون بہا دے اور اس کے گھوڑے کی ٹانگیں کاٹ دے۔

باب ۲۹۸ الْحَثِّ عَلَى قِيَامِ اللَّيْلِ۔

۱۴۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى نَا ابْنُ عَجْلَانَ نَا الْقَعْقَاعُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَصَلَّتْ فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ رَحِمَ اللهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَأَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَإِنْ أَبَى نَضَحَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ۔

رات کے قیام کی ترغیب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس مرد پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو جگائے اگر وہ انکار کرے تو اس کے منہ پر پانی چھڑکے اور اس عورت پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھے اور اپنے خاوند کو جگائے اگر وہ انکار کرے تو اس کے منہ پر پانی چھڑکے۔

۱۴۳۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ نَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنِ الْأَغَرِّ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَصَلَّيَا رَكْعَتَيْنِ جَمِيعًا كُتِبَا مِنَ الذَّاكِرِينَ اللهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ.

ابو مسلم نے حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو رات کو خود جاگے اور اپنی بیوی کو بھی جگائے پھر دونوں اکٹھے دو رکعتیں پڑھیں تو وہ کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے مردوں اور عورتوں میں لکھے جائیں گے۔

بَابٌ ۲۹۹ فِي ثَوَابِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ

قرآن مجید پڑھنے کا ثواب

۱۴۳۸ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ.

حفص بن عمر، شعبہ، علقمہ بن مرثد، سعد بن عبیدہ، ابو عبدالرحمن

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن مجید سیکھے اور سکھائے۔ ف

ف۔ قرآن مجید کو سیکھنے اور سکھانے والا کیوں بہتر نہ ہو جبکہ یہ کتاب تمام علوم و معارف کی جامع مکمل لائحہ عمل اور ضابطہ حیات اور دارین میں کامیابی و کامرانی کی ضمانت ہے۔ جنہوں نے قرآن کریم کو سمجھا اور اپنی زندگیوں کو اس کی تعلیمات کے سانچے میں ڈھالا تو کامیابی و کامرانی نے زندگی کے ہر میدان میں ان حضرات کے قدم چومے اور دنیا نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ قوموں اور ملکوں کی تقدیر وہ حضرات اپنی ... سے کیا کرتے تھے۔ کفر کی بڑی سے بڑی طاقت ان سے ٹکرانے اور پناہ ڈھونڈنے پر مجبور ہو گئی تھی۔ پہاڑوں کی بلندیاں اور دریاؤں کی طغیانیاں ان کے راستے میں حائل نہ ہو سکیں اور نہ ان کے حوصلوں کو ذرا بھی پست کر سکیں ان کی جہانداری و جہانبانی اور ترقی کا سبب اللہ تعالیٰ کے کلام معجز نظام سے وابستہ رہنے اور اس کی مقدس تعلیمات پر عمل پیرا رہنے میں پوشیدہ تھا۔ آج مسلمان ہر ملک میں بیکس و بے بس ہو رہے ہیں اور اللہ و رسول کے دشمنوں، اسلام کے بدخواہوں سے پناہ لینے پر مجبور ہو گئے ہیں تو اس کی سب سے بڑی وجہ قرآن کریم سے وہ تعلق نہ رہنا ہے۔ اب کلام الٰہی کے الفاظ تو بعض زبانوں پر آ جاتے ہیں لیکن گفتار و کردار اور اقوال و افعال کا کوئی گوشہ اسلامی و قرآنی نہیں رہا۔ انفرادی و اجتماعی زندگیاں سراسر غیر اسلامی ہو کر رہ گئی ہیں صورت اور سیرت، اعمال و عقائد و نظریات پر ... کی چھاپ نظر نہیں آتی۔ قرآنی تعلیمات کو کیا چھوڑا کہ اقبال کا دامن جھٹک کر ادبار کو اپنا مقدر بنایا۔ کل جو زیر تھے آج زبر ہو گئے اور کل جو ... تھے آج ذلیل ہیں۔ شاعر مشرق ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم نے اس زندہ حقیقت کا ان لفظوں میں اظہار کیا ہے۔

وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارک قرآں ہو کر

۱۴۳۹ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ زَبَّانَ بْنِ فَائِدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ

سہل بن معاذ جہنی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے قرآن مجید پڑھا اور اس کے مطابق عمل کیا تو اس کے والدین کو قیامت

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ أُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ضَوْءُهُ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِي بُيُوتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِي عَمِلَ بِهٰذَا۔

کے سر پر تاج پہنایا جائے گا۔ اس کی روشنی سورج کی روشنی سے زیادہ حسین ہوگی جو دنیا میں تمہارے گھروں کے اندر چمکتا ہے پس خود اس شخص کے متعلق تمہارا کیا گمان ہے جس نے اس پر عمل کیا۔

ف۔ قرآن کریم کو پڑھ کر اس پر عمل کرنے والے کے والدین کو قیامت کے روز ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی تابانی اس سورج کو شرمندہ کرتی ہوگی۔ فخر رسالت نے اپنے پروانوں سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ جب یہ حالت اس قرآن مجید پر عمل کرنے والے کے والدین کی ہوگی تو خود عامل کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے۔ واقعی اس عامل قرآن کا مقام اتنا بلند ہوگا کہ ہمارا وہم و گمان بھی وہاں نہیں پہنچ سکتا۔ اس مقام پر یہ ظاہر ہو جاتا ہے کہ ان مسلمان بھائیوں کو حضرت غور و فکر کرنا چاہیے جن کا عقیدہ ہے کہ کوئی کسی کی مدد نہیں کر سکتا اور ہر ایک کو اپنا اپنا کیا بھرنا ہے۔ ان سے دریافت کرنا چاہیے کہ عامل قرآن کے والدین کو اس وجہ سے تاج پہنایا جائے گا کہ انہوں نے قرآن پڑھانے کا اہتمام کیا یا اولاد ان کے کام آئی۔ ذرا سوچیے کہ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے والدین کریمین کو قیامت کے روز کس درجہ نوازا جائے گا اور ان کے مقام کا کیا عالم ہوگا۔ اس سے آقائے کائنات کے محترم والدین کی عزت و عظمت کے بارے میں آپ کی عقیدت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

١٤٣٠ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا هِشَامٌ وَهَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ مَاهِرٌ بِهِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِي يَقْرَأُهُ وَهُوَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ فَلَهُ أَجْرَانِ۔

سعد بن ہشام نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن مجید پڑھنے والا اس میں مہارت پیدا کر لے تو وہ معزز فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو پڑھے اور مشقت اٹھائے اس کے لیے دگنا اجر ہے۔

١٤٣١ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللّٰهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر اللہ کی کتاب پڑھیں اور اس کا آپس میں درس دیں تو ان پر سکینہ نازل ہوتا ہے، انہیں رحمت ڈھانپ لیتی ہے، فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے مقربین میں ان کا ذکر فرماتا ہے۔

١٤٣٢ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ نَا مُوسَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ

موسیٰ بن علی بن رباح نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم ایک سائبان کے نیچے تھے، فرمایا تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ

فَقَالَ أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَغْدُوَ إِلَى بُطْحَانَ أَوِ الْعَقِيقِ فَيَأْتِيَ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ زَهْرَاوَيْنِ بِغَيْرِ إِثْمٍ بِاللَّهِ وَلَا قَطْعِ رَحِمٍ قَالُوا كُلُّنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَلَأَنْ يَغْدُوَ أَحَدُكُمْ كُلَّ يَوْمٍ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَتَعَلَّمَ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ نَاقَتَيْنِ وَإِنْ ثَلَاثٌ فَثَلَاثٌ مِثْلُ أَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْإِبِلِ۔

بَابُ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔

١٤٣٣ – حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ نَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أُمُّ الْقُرْآنِ وَأُمُّ الْكِتَابِ وَالسَّبْعُ الْمَثَانِي۔

١٤٣٤ – حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا خَالِدٌ نَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يُصَلِّي فَدَعَاهُ قَالَ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ قَالَ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُجِيبَنِي قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي قَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ لَأُعَلِّمَنَّكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ أَوْ فِي الْقُرْآنِ شَكَّ خَالِدٌ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَوْلَكَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي الَّتِي أُوتِيتُ وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ۔

بَابُ مَنْ قَالَ هِيَ مِنَ الطُّوَلِ۔

١٤٣٥ – حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُوتِيَ رَسُولُ اللَّهِ

وادئ بطحان یا وادئ عقیق جائے اور وہاں سے کوہان والی دو موٹی تازی اونٹنیاں لے آئے بغیر کسی گناہ یا قطع رحمی کے؟ سب عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم سب ہی ایسا چاہتے ہیں۔ فرمایا کہ ہر روز صبح کو مسجد جائے اور اللہ تعالیٰ کی کتاب سے دو آیتیں سیکھ لے تو یہ دو اونٹنیوں سے بہتر ہے اور تین تین سے یعنی آیتوں کے عدد کے برابر اونٹ۔

سورۂ فاتحہ کا بیان

مقبری سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سورۂ فاتحہ ہی ام القرآن، ام الکتاب اور سبع مثانی ہے (یعنی سات آیتوں والی سورت)۔

حضرت ابو سعید بن معلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے اور وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ پس آپ نے انہیں بلایا۔ ان کا بیان ہے کہ میں نماز پڑھ کر حاضر خدمت ہوا۔ فرمایا کہ میرا حکم ماننے سے تمہیں کس چیز نے روکا؟ عرض گزار ہوا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ فرمایا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے تمہیں نہیں فرمایا کہ اے ایمان والو! حاضر ہو جایا کرو اللہ اور اس کے رسول کے لئے جبکہ تمہیں اس چیز کی طرف بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے (۸: ۲۴)۔ میں تمہیں قرآن کریم کی ایک بہت بڑی سورت سکھاؤں گا، اس سے پہلے کہ میں مسجد سے باہر جاؤں۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا تھا۔ فرمایا کہ وہ سورۂ فاتحہ ہے۔ یہی سات آیتوں والی ہے جو مجھے عطا فرمائی گئی اور عظمت والا قرآن ہے۔

جس نے کہا کہ یہ طوال المفصل سے ہے

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سات آیتیں عطا فرمائی گئیں جو طوال میں (یعنی) سات لمبی سورتیں اور حضرت

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي الطُّوَلِ وَأُوتِيَ مُوسٰى سِتًّا فَلَمَّا أَلْقَى الْأَلْوَاحَ رُفِعَتْ ثِنْتَانِ وَبَقِيَ أَرْبَعٌ۔

موسیٰ کو چھ مرحمت فرمائی گئی تھیں جب انہوں نے تختیاں ڈالیں تو دو اٹھالی گئیں اور چار باقی رہ گئیں۔

بَابُ: مَا جَاءَ فِي آيَةِ الْكُرْسِيِّ

١٤٣٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا عَبْدُ الْأَعْلٰى نَا سَعِيدُ بْنُ إِيَاسٍ عَنْ أَبِي السَّلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا الْمُنْذِرِ أَيُّ آيَةٍ مَعَكَ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ أَعْظَمُ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَبَا الْمُنْذِرِ أَيُّ آيَةٍ مَعَكَ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ أَعْظَمُ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ قَالَ فَضَرَبَ فِي صَدْرِي وَقَالَ لِيَهْنِ لَكَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ الْعِلْمُ۔

آیۃ الکرسی کا بیان

عبداللہ بن رباح انصاری نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابوالمنذر! اللہ کی کتاب سے کونسی آیت تمہارے نزدیک سب سے بڑی ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں فرمایا اے ابوالمنذر! اللہ کی کتاب سے کونسی آیت تمہارے نزدیک سب سے بڑی ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ۔ (۲: ۲۵۵) ان کا بیان ہے کہ آپ نے میرے سینے پر ہاتھ مار کر فرمایا۔ اے ابوالمنذر تمہیں علم مبارک ہو۔

بَابُ: فِي سُورَةِ الصَّمَدِ

١٤٣٧۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ وَكَأَنَّ الرَّجُلَ يَتَقَالُّهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ۔

سورۂ اخلاص کا بیان

عبدالرحمن بن عبدالرحمن نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے دوسرے کو بار بار سورۂ اخلاص پڑھتے ہوئے سنا۔ صبح ہوئی تو سننے والے نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس بات کا آپ سے ذکر کیا اور وہ اسے کم سمجھتا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے یہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔ ف

ف۔ اللہ تعالیٰ کا احسان عظیم دیکھیے کہ پڑھے سورۂ اخلاص کے چند کلمات اور ثواب اسے تہائی قرآن مجید یعنی دس پاروں کے پڑھنے کا۔ حبیب پروردگار کے صدقے کتنا کم عمل اور اجر کتنا زیادہ۔ ایسی حالت میں بھی چاہیے کہ ہر وقت حبیب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدموں سے لگے رہیں ان کے گن گاتے رہیں۔

اسی گلی کا گدا ہوں میں جس میں
مانگتے تاجدار پھرتے ہیں

بَابٌ فِي الْمُعَوِّذَتَيْنِ

۱۴۲۸ — حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ مَوْلَى مُعَاوِيَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كُنْتُ أَقُودُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَتَهُ فِي السَّفَرِ فَقَالَ لِي يَا عُقْبَةُ أَلَا أُعَلِّمُكَ خَيْرَ سُورَتَيْنِ قُرِئَتَا فَعَلَّمَنِي قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ قَالَ فَلَمْ يَرَنِي سُرِرْتُ بِهِمَا جِدًّا فَلَمَّا نَزَلَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ صَلَّى بِهِمَا صَلَاةَ الصُّبْحِ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا عُقْبَةُ كَيْفَ رَأَيْتَ۔

سورۂ الفلق اور سورۂ الناس کا بیان

قاسم مولیٰ معاویہ سے روایت ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں سفر میں حضور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اونٹ کو پکڑ کر چلا رہا تھا تو آپ نے مجھ سے فرمایا۔ اے عقبہ کیا میں تمہیں دو بہترین سورتیں نہ سکھاؤں جو پڑھی جاتی ہیں۔ پس آپ نے مجھے سورۂ الفلق اور سورۂ الناس سکھائیں۔ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ میں نے ان سے زیادہ اظہارِ مسرت نہ کیا۔ جب آپ نماز کے لیے اترے تو لوگوں کو ان دونوں سورتوں کے ساتھ نماز پڑھائی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو میری جانب متوجہ ہو کر فرمایا۔ اے عقبہ تم نے کیسا دیکھا۔

۱۴۲۹ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا أَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْجُحْفَةِ وَالْأَبْوَاءِ إِذْ غَشِيَتْنَا رِيحٌ وَظُلْمَةٌ شَدِيدَةٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ بِأَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَأَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ وَيَقُولُ يَا عُقْبَةُ تَعَوَّذْ بِهِمَا فَمَا تَعَوَّذَ مُتَعَوِّذٌ بِمِثْلِهِمَا قَالَ وَسَمِعْتُهُ يَؤُمُّنَا بِهِمَا فِي الصَّلَاةِ۔

سعید بن ابو سعید مقبری نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جحفہ اور ابواء کے درمیان چل رہا تھا کہ ہمیں تیز آندھی اور سخت اندھیرے نے گھیر لیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورۂ الفلق اور سورۂ الناس کے ذریعے پناہ مانگنا شروع کی اور فرمانے لگے۔ اے عقبہ! ان دونوں کے ساتھ پناہ مانگا کرو کیونکہ ان دونوں کے ساتھ پناہ مانگنے والے کی طرح کسی نے پناہ نہیں مانگی۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے سنا آپ نماز میں ان دونوں کے ساتھ ہماری امامت کیا کرتے۔

بَابٌ كَيْفَ يُسْتَحَبُّ التَّرْتِيلُ فِي الْقِرَاءَةِ۔

۱۴۳۰ — حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَؤُهَا۔

قرأت میں ترتیل کس طرح مستحب ہے

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن مجید پڑھنے والے سے کہا جائے گا کہ قرآن پڑھتا اور سیڑھیاں چڑھتا جا اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسے دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرتا تھا کیونکہ تیرا مقام وہی ہوگا جس آیت پر تو پڑھنا ختم کرے گا۔

١٤٥١۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا جَرِيرٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يَمُدُّ مَدًّا۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قرأت کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ کھینچ کر ادا فرمایا کرتے تھے۔

ف۔ تلاوت کرنے والے کو چاہیے کہ اچھی آواز کے ساتھ اور ٹھہر ٹھہر کر قرآن مجید کو پڑھے تاکہ وہ سمجھ سکے کہ کیا پڑھا جا رہا ہے اور اس کا پروردگار کن کاموں سے خوش ہے اور وہ کیسے کام ہیں جن کے کرنے والے سے وہ ناراض ہوتا ہے۔ کون سے کام جنت میں لے جاتے ہیں اور کن کاموں کا انجام جہنم ہوتا ہے۔ جب بندہ اس طرح تلاوت کرتا ہے تو قیامت کے روز اسی طرح اس سے پڑھنے اور جنت کے درجات پر چڑھنے کے لیے کہا جائے گا۔ جہاں اس کی آخری آیت ختم ہوگی وہاں اس کا مقام ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں جنت الفردوس عطا فرمائے۔ آمین

١٤٥٢۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَاتِهِ فَقَالَتْ وَمَا لَكُمْ وَصَلَاتُهُ كَانَ يُصَلِّي وَيَنَامُ قَدْرَ مَا صَلَّى ثُمَّ يُصَلِّي قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلَّى حَتَّى يُصْبِحَ وَنَعَتَتْ قِرَاءَتَهُ فَإِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَتَهُ حَرْفًا حَرْفًا۔

یعلیٰ بن مملک نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قرأت اور آپ کی نماز کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا۔ تمہاری نماز کہاں اور حضور کی نماز کہاں۔ حضور نماز پڑھتے اور اتنی دیر سوتے جتنی دیر میں نماز پڑھی تھی۔ پھر نماز پڑھتے جتنی دیر سوئے تھے پھر سوتے جتنی دیر میں نماز پڑھی تھی، یہاں تک کہ صبح ہو جاتی۔ آپ کی قرأت کا حال بیان فرمایا کہ حضور کی قرأت کا ہر حرف جدا ہوتا تھا۔

١٤٥٣۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَهُوَ عَلَى نَاقَةٍ يَقْرَأُ بِسُورَةِ الْفَتْحِ وَهُوَ يُرَجِّعُ۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا فتح مکہ کے وقت کہ اونٹ پر سوار سورۃ الفتح کی تلاوت فرما رہے تھے اور دہرا کر پڑھتے۔

١٤٥٤۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ۔

عبدالرحمن بن عوسجہ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن مجید کو اپنی آوازوں کے ساتھ زینت دیا کرو۔

١٤٥٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ بِمَعْنَاهُ أَنَّ اللَّيْثَ حَدَّثَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي نَهِيكٍ عَنْ

ابوالولید طیالسی اور قتیبہ بن سعید اور یزید بن خالد بن موہب سے لیث، عبداللہ بن ابی ملیکہ، عبیداللہ بن ابی نہیک نے حضرت سعد بن ابی وقاص سے۔ یزید، ابن ابی ملیکہ سے حضرت سعید بن ابی سعید سے۔ قتیبہ نے حضرت سعید بن

سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَقَالَ يَزِيدُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ وَقَالَ قُتَيْبَةُ هُوَ فِي كِتَابِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ۔

ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ہم میں سے نہیں ہے جو قرآن کریم کو اچھی آواز سے نہ پڑھے۔

١٤٥٦ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَهِيكٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

عبید اللہ بن ابی نہیک نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیث مذکورہ کے مانند فرمایا۔

١٤٥٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْوَرْدِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ مَرَّ بِنَا أَبُو لُبَابَةَ فَاتَّبَعْنَاهُ حَتَّى دَخَلَ بَيْتَهُ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَإِذَا رَجُلٌ رَثُّ الْبَيْتِ رَثُّ الْهَيْئَةِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ قَالَ فَقُلْتُ لِابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَرَأَيْتَ إِذَا لَمْ يَكُنْ حَسَنَ الصَّوْتِ قَالَ يُحَسِّنُهُ مَا اسْتَطَاعَ۔

عبید اللہ بن ابو یزید کا بیان ہے کہ ابو لبابہ ہمارے پاس سے گزرے تو ہم ان کے پیچھے ہو لئے یہاں تک کہ وہ اپنے دولت خانے میں داخل ہوئے تو ہم بھی داخل ہو گئے۔ وہاں ٹوٹا ہوا گھر اور ایک شخص بوسیدہ کپڑے پہنے لباس میں تھا۔ میں نے انہیں فرماتے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ ہم میں سے نہیں جو قرآن مجید کو اچھی آواز سے نہ پڑھے۔ میں نے (عبد الجبار نے) ابن ابی ملیکہ سے کہا کہ اے ابو محمد! اگر کسی کی آواز اچھی نہ ہو (تو کیا کرے) فرمایا کہ جتنا ہو سکے اچھی طرح پڑھے۔

١٤٥٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ قَالَ قَالَ وَكِيعٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ يَعْنِي يَسْتَغْنِي بِهِ۔

محمد بن سلیمان انباری نے فرمایا کہ وکیع اور ابن عیینہ یتغنی بہ سے بے پرواہ ہونا مراد لیتے تھے۔

١٤٥٩ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مَالِكٍ وَحَيْوَةُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَذِنَ اللهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ۔

سلیمان بن داؤد مہری، ابن وہب، عمر بن مالک و حیوہ، ابن الہاد، محمد بن ابراہیم بن حارث، ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اتنی توجہ سے کسی چیز کو نہیں سنتا جتنی توجہ سے نبی کی اچھی آواز کو سنتا ہے جو قرآن کریم بلند آواز سے پڑھتا ہے۔

بَابٌ التَّشْدِيدُ فِيمَنْ حَفِظَ الْقُرْآنَ ثُمَّ نَسِيَهُ

قرآن مجید یاد کر کے بھولنے پر وعید

١٤٦٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا ابْنُ إِدْرِيسَ

عیسیٰ بن فائد نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عن یزید بن ابی زیاد عن عیسی بن فائد عن سعد بن عبادة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من امرئ یقرأ القرآن ثم ینساه الا لقی الله یوم القیامة اجذم۔

باب انزل القرآن علی سبعة احرف

۱۴۷۶ حدثنا القعنبی عن مالک عن ابن شهاب عن عروة بن الزبیر عن عبد الرحمن بن عبد القاری قال سمعت عمر بن الخطاب یقول سمعت هشام بن حکیم بن حزام یقرأ سورة الفرقان علی غیر ما اقرؤها وکان رسول الله صلی الله علیه وسلم اقرأنیها فکدت ان اعجل علیه ثم امهلته حتی انصرف ثم لببته بردائه فجئت به رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت یا رسول الله انی سمعت هذا یقرأ سورة الفرقان علی غیر ما اقرأتنیها فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اقرأ فقرأ القراءة التی سمعته یقرأ فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم هکذا انزلت ثم قال لی اقرأ فقرأت فقال هکذا انزلت ثم قال ان هذا القرآن انزل علی سبعة احرف فاقرؤوا ما تیسر منه۔

حضرت سعد بن عبادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو قرآن کریم کو پڑھ کر بھول جائے وہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کا ہاتھ کٹا ہوا ہوگا۔

قرآن کریم کا نزول سات قراءتوں میں ہوا ہے

عبدالرحمن بن عبدالقاری کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت ہشام بن حکیم بن حزام کو سورۂ فرقان اس طریقے سے پڑھتے ہوئے سنا جس کے خلاف میں پڑھا کرتا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے پڑھائی تھی۔ قریب تھا کہ میں ان پر جلدی کروں لیکن میں نے انہیں مہلت دی یہاں تک کہ وہ فارغ ہو گئے۔ پھر میں نے ان کی چادر ان کے گلے میں ڈالی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں نے انہیں سورۂ فرقان پڑھتے ہوئے سنا ہے اس طریقے کے خلاف جیسے آپ نے مجھے پڑھائی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھو۔ انہوں نے اسی طرح پڑھا جیسے میں نے انہیں پڑھتے ہوئے سنا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اسی طرح نازل کی گئی ہے۔ پھر مجھ سے فرمایا پڑھو۔ میں نے پڑھی تو فرمایا یہ بھی اسی طرح نازل فرمائی گئی ہے۔ پھر فرمایا کہ یہ قرآن سات قراءتوں میں نازل کیا گیا ہے جو تمہیں آسان ہو اسی طرح پڑھو۔

[illegible]

اختلاف ہے کہ بات پینتیس اقوال تک پہنچ گئی۔ ابن حبان نے وہ پینتیس اقوال بیان کیے اور ان سے امام سیوطی نے اپنی الاتقان میں نقل فرمائے ہیں۔

حضرت عثمان کا اختلاف قرأت یا لغت قریش پر سات حرفوں میں پڑھنا جائز تھا جیسا کہ لوگوں کی آسانی کی خاطر بطور رخصت فرمائی گئی تھی۔ جس وقت صحابہ کرام نے دیکھا کہ لغت میں تفرقہ اور اختلاف پیدا ہو رہا ہے لہٰذا ایک ہی حرف پر اگر جمع نہ کیا گیا تو اختلافات کے سبب کہیں امت نہ بٹ جائے گی۔ یہاں بعض حضرات نے عام مشہور حرف یعنی مصحف عثمان پر اتفاق کر لیا اور ان حرفوں کے بیچ ترک مصحف پر اجماع ہو گیا۔ امام ابن سیرین سے منقول ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ہر سال رمضان المبارک میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قرآن کریم کا ایک مرتبہ دور کیا کرتے تھے لیکن جس سال وصال ہوا اس سال آپ سے دو مرتبہ دور کیا۔ علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ موجودہ قرأت اس آخری دور کی قرأت کے مطابق ہے۔ امام بغوی نے اپنی کتاب شرح السنہ میں لکھا ہے کہ اس آخری دور میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر تھے۔ قرآن مجید کا جتنا حصہ منسوخ ہوا ان کے علم میں آیا۔ پھر انہوں نے حضور کے لیے لکھا اور اس کے متعلق آپ کو پڑھ کر سنایا یا صحابہ کرام کو اسے سناتے رہتے تھے۔ حضرت ابو بکر و حضرت عمر نے انہی کو قابل اعتماد قرار دے کر جمع کروایا اور اسی کو حضرت عثمان نے مصاحف میں لکھ کر جامع القرآن کا لقب پایا رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ (ملخصاً از الاتقان، جلد اول، نوع ١٦، مسئلہ دوم)۔

١٤٦٢ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ إِنَّمَا هَذِهِ الْأَحْرُفُ فِي الْأَمْرِ الْوَاحِدِ لَيْسَ تَخْتَلِفُ فِي حَلَالٍ وَلَا حَرَامٍ۔

حضرت زہری سے روایت ہے کہ یہ قرأتیں حکم میں متفق و متحد ہیں حلال و حرام میں کوئی اختلاف واقع نہیں ہوتا۔

١٤٦٣ — حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ ثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ الْخُزَاعِيِّ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُبَيُّ إِنِّي أُقْرِئْتُ الْقُرْآنَ فَقِيلَ لِي عَلَى حَرْفٍ أَوْ حَرْفَيْنِ فَقَالَ الْمَلَكُ الَّذِي مَعِي قُلْ عَلَى حَرْفَيْنِ قُلْتُ عَلَى حَرْفَيْنِ فَقِيلَ لِي عَلَى حَرْفَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ فَقَالَ الْمَلَكُ الَّذِي مَعِي قُلْ عَلَى ثَلَاثَةٍ قُلْتُ عَلَى ثَلَاثَةٍ حَتَّى بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرُفٍ ثُمَّ قَالَ لَيْسَ مِنْهَا إِلَّا شَافٍ كَافٍ إِنْ قُلْتَ سَمِيعًا عَلِيمًا عَزِيزًا حَكِيمًا مَا لَمْ تَخْتِمْ آيَةَ عَذَابٍ بِرَحْمَةٍ أَوْ آيَةَ رَحْمَةٍ بِعَذَابٍ۔

سلیمان بن صرد خزاعی نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابی! مجھے قرآن مجید پڑھایا گیا اور مجھ سے کہا گیا کہ ایک قرأت پر یا دو پر؟ میرے ساتھ والے فرشتے نے کہا کہ دو فرمائیے۔ میں نے دو کہا۔ مجھ سے کہا گیا کہ دو قرأتوں پر یا تین پر؟ میرے ساتھ والے فرشتے نے کہا کہ تین فرمائیے۔ میں نے تین کہہ دیا۔ یہاں تک کہ بات سات قرأتوں تک پہنچی۔ پھر مجھ سے کہا گیا کہ ان میں سے ہر ایک کافی اور کفایت کرنے والی ہے اگر سمیعاً علیماً عزیزاً حکیماً کہہ دیا تو کوئی مضائقہ نہیں جب تک عذاب کی آیت کو رحمت کی آیت سے اور رحمت کی آیت کو عذاب کی آیت سے بدلا نہ جائے۔

١٤٦٤ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا مُحَمَّدٌ

ابن ابی لیلیٰ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ابن جعفر ثنا شعبة عن الحكم عن مجاهد عن ابن أبي ليلى عن أبي بن كعب أن النبي صلى الله عليه وسلم كان عند أضاة بني غفار فأتاه جبريل فقال إن الله يأمرك أن تقرئ أمتك على حرف قال أسأل الله معافاته ومغفرته إن أمتي لا تطيق ذلك ثم أتاه ثانية فذكر نحو هذا حتى بلغ سبعة أحرف قال إن الله يأمرك أن تقرئ أمتك على سبعة أحرف فأيما حرف قرءوا عليه فقد أصابوا۔

سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنی غفار کے تالاب کے پاس تھے کہ حضرت جبرئیل آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ اپنی امت کو ایک قراءت میں قرآن پڑھایا کیجیے۔ آپ نے کہا: میں اللہ تعالیٰ سے معافی اور مغفرت طلب کرتا ہوں، میری امت میں اس کی طاقت نہیں ہے۔ پھر دوبارہ حاضر ہوئے اور اسی طرح کی گفتگو یہاں تک کہ سات قراءتوں تک آپہنچے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو حکم فرماتا ہے کہ اپنی امت کو سات قراءتوں میں پڑھائیں، جس قراءت میں پڑھیں گے ٹھیک اور درست ہوگا۔

باب ٣١٣ الدعاء

دعا کا بیان

١٤٣٢ - حدثنا حفص بن عمر ثنا شعبة عن منصور عن ذر عن يسيع الحضرمي عن النعمان بن بشير عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الدعاء هو العبادة قال ربكم: ادعوني أستجب لكم۔

یسیع حضرمی نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دعا ہی عبادت ہے۔ تمہارے رب نے فرمایا: مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا (المومن ٦٠)۔

١٤٣٣ - حدثنا مسدد ثنا يحيى عن شعبة عن زياد بن مخراق عن أبي نعامة عن ابن لسعد أنه قال سمعني أبي وأنا أقول اللهم إني أسألك الجنة ونعيمها وبهجتها وكذا وكذا وأعوذ بك من النار وسلاسلها وأغلالها وكذا وكذا فقال يا بني إني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول سيكون قوم يعتدون في الدعاء فإياك أن تكون منهم إنك إن أعطيت الجنة أعطيتها وما فيها من الخير وإن أعذت من النار أعذت منها وما فيها من الشر۔

ابو نعامہ نے سعد کے صاحبزادے سے روایت کی ہے کہ میرے والد ماجد نے مجھے یہ کہتے ہوئے سنا: اے اللہ! میں تجھ سے جنت اور اس کی نعمتیں اور خوشنما چیزیں مانگتا ہوں اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں جہنم اور اس کی زنجیروں، طوقوں اور فلاں فلاں چیزوں سے۔ تو انہوں نے فرمایا: اے بیٹے! میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو دعا میں حد سے گزر جائیں گے، تم ان میں شامل ہونے سے بچو کیونکہ اگر تمہیں جنت دی گئی تو اس کی ہر بھلائی تمہیں مل جائے گی اور اگر تمہیں جہنم سے چھٹکارا مل گیا تو اس کی ہر برائی تم سے دور ہو جائے گی۔

١٤٣٤ - حدثنا أحمد بن حنبل ثنا عبد الله بن يزيد ثنا حيوة أخبرني أبو هانئ حميد بن هانئ أن أبا علي عمرو بن مالك حدثه أنه سمع فضالة بن عبيد صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم

حمید بن ہانی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو نماز میں دعا مانگتے ہوئے سنا جبکہ نہ اس نے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور نہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجی۔ رسول اللہ

رجلا يدعو في صلاته لم يمجد الله ولم يصل على النبي صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم عجل هذا ثم دعاه فقال له أو لغيره إذا صلى أحدكم فليبدأ بتحميد ربه والثناء عليه ثم يصلي على النبي صلى الله عليه وسلم ثم يدعو بعد بما شاء۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے جلدی کی۔ پھر اسے بلا کر اس سے یا کسی دوسرے سے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے رب کی حمد و ثنا سے ابتدا کرے پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور اس کے بعد جو چاہے دعا کرے (یعنی اپنے رب سے مانگے)۔

١٣٦٨ - حدثنا هارون بن عبد الله نا يزيد بن هارون عن الأسود بن شيبان عن أبي نوفل عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يستحب الجوامع من الدعاء ويدع ما سوى ذلك۔

ابو نوفل سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دعا میں جامع کلمات کو پسند فرماتے اور جو ایسے نہ ہوتے انہیں چھوڑ دیتے۔

١٣٦٩ - حدثنا القعنبي عن مالك عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يقولن أحدكم اللهم اغفر لي إن شئت اللهم ارحمني إن شئت ليعزم المسألة فإنه لا مكره له۔

اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی یوں نہ کہے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے۔ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما، بلکہ اس سے حتمی سوال کرے کیونکہ اسے کوئی مجبوری نہیں ہے۔

١٣٧٠ - حدثنا القعنبي عن مالك عن ابن شهاب عن أبي عبيد عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يستجاب لأحدكم ما لم يعجل فيقول قد دعوت فلم يستجب لي۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک جلدی نہ کرے کہ یوں کہنے لگے کہ میں نے دعا کی تھی لیکن قبول نہیں ہوئی۔

١٣٧١ - حدثنا عبد الله بن مسلمة نا عبد الملك بن محمد بن أيمن عن عبد الله بن يعقوب بن إسحق عمن حدثه عن محمد بن كعب القرظي حدثني عبد الله بن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تستروا الجدر من نظر في كتاب أخيه بغير إذنه فإنما ينظر في النار سلوا الله ببطون أكفكم ولا تسألوه بظهورها فإذا فرغتم فامسحوا بها وجوهكم قال أبو داود روي هذا الحديث من غير وجه عن محمد بن كعب

محمد بن کعب قرظی نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دیواروں کو پردوں سے نہ چھپایا کرو۔ جس نے اپنے بھائی کا خط بغیر اس کی اجازت کے دیکھا اس نے جہنم میں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ سے ہتھیلیاں اوپر کرکے سوال کیا کرو اور ہاتھوں کی پشت اوپر نہ کیا کرو اور جب فارغ ہو جاؤ تو انہیں چہرے پر مل لیا کرو۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ محمد بن کعب سے یہ حدیث کئی طریقوں سے مروی ہے جبکہ سب طرق نامعتبر ہیں اور جو اسناد ہم نے بیان کی یہ بھی ضعیف ہے۔

كلتاهما واحد وهذا لفظ ابن ... أتمهما وهو حديث أيضا۔

۱۴۷۲۔ حدثنا سليمان بن عبد الحميد البهراني قال قرأته في أصل إسماعيل يعني ابن عياش حدثني ضمضم عن شريح نا أبو ظبية أن أبا بحرية السكوني حدثه عن مالك بن يسار السكوني ثم العوفي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا سألتم الله فاسألوه ببطون أكفكم ولا تسألوه بظهورها قال أبو داود قال سليمان بن عبد الحميد له عندنا صحبة يعني مالك بن يسار۔

۱۴۷۳۔ حدثنا عقبة بن مكرم نا سلم بن قتيبة عن عمر بن نبهان عن قتادة عن أنس بن مالك قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعو هكذا بباطن كفيه وظاهرهما۔

۱۴۷۴۔ حدثنا مؤمل بن الفضل الحراني نا عيسى يعني ابن يونس نا جعفر يعني ابن ميمون صاحب الأنماط حدثني أبو عثمان عن سلمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن ربكم تبارك وتعالى حيي كريم يستحيي من عبده إذا رفع يديه إليه أن يردهما صفرا۔

۱۴۷۵۔ حدثنا موسى بن إسماعيل نا وهيب يعني ابن خالد حدثني العباس بن عبد الله بن معبد بن العباس بن عبد المطلب عن عكرمة عن ابن عباس قال المسألة أن ترفع يديك حذو منكبيك أو نحوهما والاستغفار أن تشير بإصبع واحدة والابتهال أن تمد يديك جميعا۔

۱۴۷۶۔ حدثنا عمرو بن عثمان نا سفيان

سلیمان بن عبد الحمید بہرانی، اسماعیل بن عیاش، ضمضم، شریح، ابو ظبیہ، ابو بحریہ سکونی سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن یسار سکونی عوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم اللہ سے مانگو تو اپنی ہتھیلیوں کے اندرونی حصے کی جانب سے مانگو اور ہتھیلیوں کی پشت کی جانب سے نہ مانگو۔ امام ابو داؤد فرماتے ہیں کہ سلیمان بن عبد الحمید نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک حضرت مالک بن یسار کو صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔

حضرت قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دعا کے وقت اس طرح دیکھا کہ آپ نے اپنی ہتھیلیوں کے باطن اور ظاہر کو اوپر کیا ہوا تھا۔

ابو عثمان نے حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارا رب حیا والا اور کرم فرمانے والا ہے۔ وہ اپنے بندے سے شرماتا ہے کہ جب وہ اس کی طرف اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور انہیں خالی لوٹا دے۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ مانگنے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک یا ان کے برابر اٹھاؤ اور استغفار ایک انگلی سے اشارہ کرنا ہے اور ابتہال دونوں ہاتھوں کا اکٹھے پھیلانا ہے۔

عمرو بن عثمان، سفیان، عباس بن عبد اللہ بن معبد بن عباس سے

حَدَّثَنِيْ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ فِيْهِ وَالْاِبْتِهَالُ هٰكَذَا وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَجَعَلَ ظُهُوْرَهُمَا مِمَّا يَلِيْ وَجْهَهُ۔

اس حدیث میں کہا کہ گڑگڑانا اس طرح ہے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر ان کی پشت اپنے چہرے کی جانب رکھی۔

۱۴۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَخِيْهِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ۔

محمد بن یحییٰ بن فارس، ابراہیم بن حمزہ، عبد العزیز بن محمد، عباس بن عبد اللہ بن معبد بن عباس ان کے بھائی ابراہیم بن عبد اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر مذکورہ حدیث کی طرح ذکر کیا۔

۱۴۷۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ حَفْصِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا دَعَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ مَسَحَ وَجْهَهُ بِيَدَيْهِ۔

قتیبہ بن سعید، ابن لہیعہ، حفص بن ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص، سائب بن یزید نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دعا کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور اپنے چہرۂ اقدس پر مل لیتے۔

۱۴۷۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ اَنِّيْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ فَقَالَ لَقَدْ سَاَلْتَ اللّٰهَ بِالْاِسْمِ الَّذِيْ اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى وَاِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ۔

عبد اللہ بن بریدہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو یوں کہتے ہوئے سنا۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس لئے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ صرف تو ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر تو اکیلا، بے نیاز، جو نہ کسی کو جنے اور نہ کسی سے جنا گیا اور جس کی برابری کرنے والا کوئی نہیں۔ فرمایا کہ تم نے اللہ تعالیٰ کے اس نام کے ساتھ سوال کیا ہے کہ جب اس کے ساتھ مانگا جائے تو دیا جاتا ہے اور جب دعا کی جائے تو قبول کی جاتی ہے۔

۱۴۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ الرَّقِّيُّ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ نَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ فِيْهِ لَقَدْ سَاَلْتَ اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ۔

عبد الرحمن بن خالد رقی، زید بن حباب، مالک بن مغول اس حدیث میں کہا کہ تم نے اللہ تعالیٰ سے اس کے اسم اعظم کے ساتھ سوال کیا ہے۔

۱۴۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْحَلَبِيُّ نَا خَلَفُ بْنُ خَلِيْفَةَ عَنْ حَفْصٍ يَعْنِي ابْنَ اَخِيْ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَرَجُلٌ يُّصَلِّيْ ثُمَّ دَعَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ

حضرت انس کے بھتیجے حفص نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور ایک آدمی نماز پڑھ رہا تھا، پھر اس نے دعا کی۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ تعریف

يَا بَدِيعَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ دَعَا اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْعَظِيمِ الَّذِي اِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى۔

تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو ہی بہت احسان فرمانے والا، آسمانوں اور زمین کا بے مثال پیدا کرنے والا۔ اے بزرگی اور بخشش والے، اے ہمیشہ زندہ رہنے والے اور قائم رکھنے والے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے عظیم نام کے ساتھ دعا کی ہے کہ جب اس کے ساتھ دعا کی جائے تو قبول ہو اور جب مانگا جائے تو عطا کرے۔

۱۴۸۲ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي زِيَادٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ فِي هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ وَفَاتِحَةِ سُوْرَةِ آلِ عِمْرَانَ الٓمّٓ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ۔

شہر بن حوشب نے حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے یاد رکھو کہ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ (۲: ۱۶۳) اور سورہ آل عمران کی پہلی آیت ۔۔ الٓمّٓ، اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ۔ ۳۔ ۲۔

۱۴۸۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ نَا حَفْصٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُرِقَ لَهَا شَيْءٌ فَجَعَلَتْ تَدْعُو عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَبِّخِي عَنْهُ قَالَ اَبُو دَاوُدَ لَا تُسَبِّخِي لَا تُخَفِّفِي عَنْهُ۔

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کوئی چیز چوری ہو گئی تو وہ چور کو بد دعا دینے لگیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمانے لگے کہ اس کا بار گناہ ہلکا نہ کرو۔ ابو داؤد نے فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ اس کے عذاب میں تخفیف نہ کرے۔

۱۴۸۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عُمَرَ قَالَ اسْتَاْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُمْرَةِ فَاَذِنَ لِي وَقَالَ لَا تَنْسَنَا يَا اُخَيَّ مِنْ دُعَائِكَ فَقَالَ كَلِمَةً مَا يَسُرُّنِي اَنَّ لِي بِهَا الدُّنْيَا قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ لَقِيتُ عَاصِمًا بَعْدُ بِالْمَدِينَةِ فَحَدَّثَنِيهِ وَقَالَ اَشْرِكْنَا يَا اُخَيَّ فِي دُعَائِكَ۔

سالم بن عبد اللہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عمرہ کی اجازت مانگی تو آپ نے مجھے اجازت دیتے ہوئے فرمایا۔ بھیا! اپنی دعا میں ہمیں فراموش نہ کرنا۔ آپ نے ایک ایسا کلمہ ارشاد فرمایا جس سے مجھے ساری دنیا سے زیادہ مسرت ہوئی۔ شعبہ کا قول ہے کہ پھر میں عاصم سے اس کے بعد مدینہ منورہ میں ملا تو انہوں نے یہ حدیث بیان کی کہ آپ نے فرمایا۔ بھیا! اپنی دعا میں ہمیں بھی شریک کر لینا۔ ف

ف۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دعا کی فرمائش فرما کر تو انتہائی شفقت کا اظہار اور کرم نوازی کی ہے [illegible] لیکن اس بات کا کوئی ثبوت نہیں [illegible] صحابہ کرام میں سے کسی نے ان الفاظ کے ساتھ [illegible] نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible] ہندوستان پر انگریزوں کی حکومت [illegible]

مولوی محمد اسماعیل دہلوی پروردہ انگریز (متوفی ۱۲۴۶ھ) نے مسلمانوں کو ایمان کی دولت سے محروم کرنے کے لیے تقویۃ الایمان نامی کتاب لکھی اور اس میں لکھا۔ انسان آپس میں سب بھائی ہیں، جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجیے اور مالک سب کا اللہ ہے بندگی اسی کو چاہیے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولیاء و انبیاء، امام و امام زادے، پیر و شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر اللہ نے ان کو بڑائی دی، وہ بڑے بھائی ہوئے۔ ہم کو ان کی فرمانبرداری کا حکم کیا، ہم ان کے چھوٹے ہیں۔ (تقویۃ الایمان، مطبوعہ ... ص ۱۱۱)۔

جب علمائے اسلام نے اس عبارت پر گرفت کی کہ مسلمانوں کو بارگاہِ رسالت کا گستاخ بنا کر ایمان کی دولت سے محروم کیا جاتا ہے تو اس بدگمانی کو شریعت کی حمایت سمجھ کر ... مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی نے ... کہ یہ لفظ شریعت کے خلاف نہیں، اگرچہ آپ کی شریعت کی ... اور بڑا بھائی کہنا بھی اسی نص شریعت کی وجہ سے ہے ... حدیث شریف میں آپ نے ... فرمایا ... بڑا بھائی ... تقویۃ الایمان میں اس لفظ کو لکھا ہے ... کتاب کی شریعت کا ... بڑے بھائی کے فضل کی ... سے نقل ... حق تعالیٰ کے ... فضل ... (فتاویٰ رشیدیہ کامل، مطبوعہ ... ص ۸۰)۔

جب مولوی صاحب سے پوچھا گیا کہ وہ حدیث بتائیے کون سی کتاب میں ہے جس کے اندر حضور نے فرمایا تھا کہ مجھے بھائی کہا کرو۔ تو وہ آج تک کوئی حدیث نہ بتا سکے اور ... نہیں بتا سکیں گے ... ایسی کوئی حدیث ... لکھی ہیں لیکن اپنی من مانی ... سے ... ان کے ... مسلمانوں کو بارگاہِ رسالت کا گستاخ بنا کر ایمان کی دولت سے محروم کرنے کی کوشش ... اللہ تعالیٰ ... کی ہدایت نصیب فرمائے اور ... ایمان ... سے ... محفوظ رکھے۔ آمین۔ سرمایۂ ملت کے نگہبان یعنی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اس مسئلے میں یوں فرماتے ہیں۔

باید دانست کہ خلق محمدی ... خلق سائر افراد انسانی نیست بلکہ ... افراد عالم مناسبت ندارد کہ وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم با وجود نشاۃ عنصری از نور حق ... مخلوق گشتہ است ... خلقت من نور اللہ ... و دیگر ... میسر نشدہ است۔

(مکتوبات امام ربانی، دفتر سوم، مکتوب ۱۰۰)۔

معلوم ہونا چاہیے کہ خلق محمدی دوسرے انسانی افراد کی پیدائش کی طرح نہیں ہے بلکہ افراد عالم میں سے کسی بھی فرد کی پیدائش سے مناسبت نہیں رکھتی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عنصری پیدائش کے باوجود اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوئے ہیں جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود فرمایا ہے کہ میں اللہ کے نور سے پیدا کیا گیا ہوں اور دوسرے افراد کو یہ دولت حاصل نہیں ہوئی ہے۔

دوسرے مقام پر سرمایۂ ملت کے اس نگہبان نے یوں فرمایا ہے۔

... محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم را بشر گفتند ... تصور نمودند ... منکر آمدند ... آں سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام ... رسالت ... رحمت ... تمام ...

بعض بزرگوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بشر کہا اور دوسروں جیسا تصور کیا جس کے نتیجے میں منکر ہوگئے اور خوش قسمت لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رسالت کے رنگ میں دیکھا اور انہیں تمام

ایمان مشرف گشتند و همه اہل نجات آمدند۔
(مکتوبات دفتر دوم، مکتوب ۴۲)

جاہلوں کی رحمت پاتا اور تمام مخالفوں سے آپ کو بچاتا دیکھا تو ایمان میں حلقہ بگوش ہو کر مشرف ہو گئے اور ان کا شمار نجات پانے والوں میں ہو گیا۔

یہ ناچیز جملہ مسلمانان اسلام کی خدمت میں عرض گزار ہے کہ [illegible] حق ہے ہو [illegible] کسی کے [illegible] ایمان جیسی متاع عزیز ضائع کر دی تو سائل کا سلسلہ [illegible] کا انجام [illegible] سے کوئی [illegible] تنبیہ الغافلین کی تنقیص [illegible] شیطان [illegible] اپنے خیالات اور [illegible] صداقت [illegible] پر عمل کرتے ہوئے [illegible] اسلام [illegible] ہدایت نصیب فرما [illegible] بچا۔
آمین یا الٰہ العالمین۔

١٢٨٥۔ حدثنا زهير بن حرب ثنا ابو معاوية ثنا الاعمش عن ابي صالح عن سعد بن ابي وقاص قال مر علي النبي صلى الله عليه وسلم وانا ادعو باصبعي فقال احد احد واشار بالسبابة۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور میں دو انگلیوں سے دعا کر رہا تھا۔ آپ نے فرمایا ایک سے اور انگشت شہادت سے اشارہ فرمایا۔

باب التسبيح بالحصى۔

١٢٨٦۔ حدثنا احمد بن صالح ثنا عبد الله ابن وهب اخبرني عمرو ان سعيد بن ابي هلال حدثه عن خزيمة عن عائشة بنت سعد بن ابي وقاص عن ابيها انه دخل مع رسول الله صلى الله عليه وسلم على امرأة وبين يديها نوى او حصى تسبح به فقال اخبرك بما هو ايسر عليك من هذا او افضل فقال سبحان الله عدد ما خلق في السماء وسبحان الله عدد ما خلق في الارض وسبحان الله عدد ما خلق بين ذلك وسبحان الله عدد ما هو خالق والله اكبر مثل ذلك والحمد لله مثل ذلك ولا اله الا الله مثل ذلك ولا حول ولا قوة الا بالله

کنکریوں کے ذریعے تسبیح پڑھنا

عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک عورت کے پاس گئے جس نے اپنے سامنے گٹھلیاں یا کنکریاں رکھی ہوئی تھیں اور ان کے ساتھ تسبیح پڑھ رہی تھی۔ آپ نے فرمایا میں تجھے وہ چیز بتاتا ہوں جو اس سے بھی آسان یا افضل ہے فرمایا کہ سبحان اللہ عدد ما خلق فی السماء و سبحان اللہ عدد ما خلق فی الارض و سبحان اللہ عدد ما خلق بین ذلک و سبحان اللہ عدد ما ھو خالق ۔ ۔ ۔
اسی طرح اللہ اکبر اور الحمد للہ ۔ ۔ اسی طرح اور لا الہ الا اللہ اسی طرح اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ اسی طرح۔

مِثْلَ ذٰلِكَ.

١٤٨٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ هَانِئِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ حُمَيْضَةَ بِنْتِ يَاسِرٍ عَنْ يُسَيْرَةَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُنَّ أَنْ يُرَاعِيْنَ بِالتَّكْبِيْرِ وَالتَّقْدِيْسِ وَالتَّهْلِيْلِ وَأَنْ يَعْقِدْنَ بِالْأَنَامِلِ فَإِنَّهُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ.

حمیضہ بنت یاسر نے حضرت یسیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اللہ اکبر، سبحان الملک القدوس اور لا الٰہ الا اللہ کی حفاظت کرنے کا حکم فرمایا اور انہیں انگلیوں پر شمار کیا کریں کیونکہ ان سے پوچھا جائے گا اور بلوائی جائیں گی۔

١٤٨٨ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ فِيْ آخَرِيْنَ قَالُوْا نَا عَثَّامٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيْحَ قَالَ ابْنُ قُدَامَةَ بِيَمِيْنِهِ.

عطاء بن سائب نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تسبیح شمار کرتے ہوئے دیکھا ابن قدامہ نے فرمایا کہ اپنے دائیں دست مبارک سے۔

١٤٨٩ - حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أُمَيَّةَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى آلِ طَلْحَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِ جُوَيْرِيَةَ وَكَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ فَحَوَّلَ اسْمَهَا فَخَرَجَ وَهِيَ فِيْ مُصَلَّاهَا وَرَجَعَ وَهِيَ فِيْ مُصَلَّاهَا فَقَالَ لَمْ تَزَالِيْ فِيْ مُصَلَّاكِ هٰذَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ قَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ.

کریب سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت جویریہ کے پاس سے نکلے ان کا نام برہ تھا اور آپ نے تبدیل فرما دیا تھا۔ جب آپ نکلے تو وہ اپنے مصلے پر تھیں۔ جب واپس تشریف لائے تب بھی اپنے مصلے پر تھیں فرمایا کہ تم اسی وقت سے اپنے مصلے پر ہو۔ عرض کی ہاں۔ فرمایا کہ میں نے تمہارے بعد چار کلمے تین مرتبہ کہے ہیں جو تم نے کہا اگر انہیں ان کے ساتھ تولا جائے تو بھاری نکلیں گے یعنی سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ۔

١٤٩٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِيْ حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ عَائِشَةَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُوْ ذَرٍّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ أَصْحَابُ الدُّثُوْرِ بِالْأُجُوْرِ يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَلَهُمْ فُضُوْلُ أَمْوَالٍ

محمد بن ابو عائشہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوذر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! مالدار ثواب میں آگے نکل گئے۔ وہ ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں وہ ہماری طرح روزے رکھتے ہیں لیکن ان کے پاس زائد مال ہے جس سے وہ خیرات کرتے ہیں اور ہمارے پاس خیرات کرنے کے لیے مال نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

يَتَصَدَّقُونَ بِهَا وَلَيْسَ لَنَا مَالٌ نَتَصَدَّقُ بِهِ فَقَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ
بِأَمْرٍ تُدْرِكُونَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ وَلَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْ
بَعْدِكُمْ إِلَّا مَنْ أَخَذَ بِمِثْلِ عَمَلِكُمْ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ
اللهِ قَالَ تُكَبِّرُونَ اللهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ
وَتَحْمَدُونَهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُسَبِّحُونَهُ ثَلَاثًا
وَثَلَاثِينَ وَتَخْتِمُونَهَا بِلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ
لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ

فرمایا کہ اے اللہ کے رسول کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس کے باعث تم اپنے سے سبقت لے جانے والوں کو پالو اور تم سے بعد والے تم سے پیچھے رہ جائیں اور کوئی تم سے افضل نہ ہو سوائے اس کے جو تمہاری طرح عمل کرے۔ عرض کی ہاں یا رسول اللہ! فرمایا کہ ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر ۳۳ مرتبہ الحمد للہ ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ اور سو کو پورا کرنے کے لیے ایک مرتبہ لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر۔ کہا کرو تمہارے گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ ف

ف۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دلوں میں [illegible] نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش رہتی تھی۔ مالدار حضرات صدقہ [illegible] کر کے نیکیوں میں سبقت لے جاتے تو [illegible] لہٰذا بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر اپنی اس محرومی [illegible] نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے [illegible] صحابہ کرام کی تلافی کرنے والے حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] ذکر بتایا [illegible] کہ تمام گناہ معاف فرما دیئے جاتے ہیں [illegible] مسلمان کو چاہیے کہ ذکر و اذکار کا وہ طریقہ اختیار کرے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تعلیم فرمایا [illegible] ان کی رحمت و سلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible] اللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ: مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا سَلَّمَ

۱۴۹۸ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ثَنَا الْأَعْمَشُ
عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ
بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ
مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَيُّ شَيْءٍ كَانَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ
مِنَ الصَّلَاةِ فَأَمْلَاهَا الْمُغِيرَةُ عَلَيْهِ وَكَتَبَ إِلَى
مُعَاوِيَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ
وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ
لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ
مِنْكَ الْجَدُّ

جب سلام پھیرے تو کیا کہے

وراد مولیٰ مغیرہ بن شعبہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت معاویہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ کو لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو کیا کہا کرتے۔ حضرت مغیرہ نے اس کا جواب لکھوایا اور حضرت معاویہ کو لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہا کرتے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے سب تعریفیں۔ وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ اے اللہ! کوئی روکنے والا نہیں جو تو عطا فرمائے اور دینے والا نہیں جو تو روکے اور اللہ کے مقابلے میں مالداری نفع نہیں دے سکتی۔

۱۴۹۲ - حدثنا محمد بن عيسى نا ابن علية عن الحجاج بن أبي عثمان عن أبي الزبير قال سمعت عبد الله بن الزبير على المنبر يقول كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا انصرف من الصلوة يقول لا إله إلا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير لا إله إلا الله مخلصين له الدين ولو كره الكافرون أهل النعمة والفضل والثناء الحسن لا إله إلا الله مخلصين له الدين ولو كره الكافرون.

ابو الزبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہو جاتے تو فرماتے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ وحدہ لا شریک۔ اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر خدا۔ ہم اسی کے ہو گئے ہیں خواہ کافر برا مانیں۔ نعمت اور فضل اور اچھی ثنا والا ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر خدا ہم اسی کے ہو گئے ہیں خواہ کافر برا مانیں۔

۱۴۹۳ - حدثنا محمد بن سليمان الأنباري نا عبدة عن هشام بن عروة عن أبي الزبير قال كان عبد الله بن الزبير يهلل في دبر كل صلوة فذكر نحو هذا الدعاء زاد فيه ولا قوة إلا بالله لا إله إلا الله لا نعبد إلا إياه له النعمة وساق بقية الحديث.

ہشام بن عروہ نے ابو الزبیر سے روایت کی کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہر نماز کے بعد لا الہ الا اللہ کہا کرتے۔ پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کیا۔ یہ دعا زیادہ ہے نہیں ہے طاقت اور قوت مگر اللہ کے ساتھ۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر خدا۔ ہم نہیں عبادت کرتے مگر اسی کی اور نعمت والا ہے اور باقی حدیث بیان کی۔

۱۴۹۴ - حدثنا مسدد وسليمان بن داود العتكي وهذا حديث مسدد قالا نا المعتمر قال سمعت داود الطفاوي قال حدثني أبو مسلم البجلي عن زيد بن أرقم قال سمعت نبي الله صلى الله عليه وسلم يقول وقال سليمان كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في دبر صلوته اللهم ربنا ورب كل شيء أنا شهيد أنك أنت الرب وحدك لا شريك لك اللهم ربنا ورب كل شيء أنا شهيد أن محمدا عبدك ورسولك اللهم ربنا ورب كل شيء أنا شهيد أن العباد كلهم إخوة اللهم ربنا ورب كل شيء اجعلني مخلصا لك وأهلي في كل ساعة في الدنيا والآخرة يا ذا الجلال والإكرام اسمع واستجب

ابو مسلم بجلی کا بیان ہے کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ سلیمان کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد کہا کرتے۔ اے خدا ہمارے اور ہر چیز کے رب میں گواہی دیتا ہوں کہ صرف تو ہی رب ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ اے اللہ! ہمارے اور ہر چیز کے رب میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد تیرے بندے اور رسول ہیں۔ اے خدا! ہمارے اور ہر چیز کے رب میں گواہی دیتا ہوں کہ سب بندے آپس میں بھائی ہیں۔ اے خدا! ہمارے اور ہر چیز کے رب مجھے اور میرے اہل کو ہر وقت اپنے لیے مخلص بنا لے دنیا اور آخرت میں۔ اے بزرگی اور کرم والے میری سن اور قبول فرما۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ سب سے بڑا ہے۔ سلیمان بن داؤد کی روایت میں ہے کہ اے آسمانوں اور زمین کے رب۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ سب سے بڑا ہے۔ میرے لیے اللہ کافی ہے اور اچھا

اَللّٰهُ اَکْبَرُ الْاَکْبَرُ اَللّٰهُمَّ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
اَللّٰهُ اَکْبَرُ الْاَکْبَرُ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِيْلُ
اَللّٰهُ اَکْبَرُ الْاَکْبَرُ۔

کام بنانے والا۔ اللہ بہت بڑا ہے، بہت بڑا ہے۔

۱۴۹۵۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ ثَنَا اَبِيْ
ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُوْنِ
ابْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ
عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ
قَالَ کَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلٰوةِ
قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ
وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ
اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَالْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔

عبید اللہ بن ابی رافع سے روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز کا سلام پھیر دیتے تو کہتے۔ اے اللہ! بخش دے جو میں نے پہلے کیا اور جو بعد میں کیا اور جو چھپا کر کیا اور جو ظاہر کیا اور جو میں نے اسراف کیا اور جو تو میری نسبت زیادہ جانتا ہے تو آگے بڑھانے والا اور پیچھے ہٹانے والا ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر تو۔

۱۴۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِيْرٍ اَنَا سُفْيَانُ
عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ
طُلَيْقِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ رَبِّ اَعِنِّيْ وَلَا تُعِنْ
عَلَيَّ وَانْصُرْنِيْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ وَامْکُرْ لِيْ وَلَا تَمْکُرْ
عَلَيَّ وَاهْدِنِيْ وَيَسِّرْ هُدَايَ اِلَيَّ وَانْصُرْنِيْ عَلٰى
مَنْ بَغٰى عَلَيَّ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ لَکَ شَاکِرًا لَکَ ذَاکِرًا
لَکَ رَاهِبًا لَکَ مِطْوَاعًا اِلَيْکَ مُخْبِتًا اَوْ مُنِيْبًا رَبِّ تَقَبَّلْ
تَوْبَتِيْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِيْ وَاَجِبْ دَعْوَتِيْ وَثَبِّتْ
حُجَّتِيْ وَاهْدِ قَلْبِيْ وَسَدِّدْ لِسَانِيْ وَاسْلُلْ
سَخِيْمَةَ قَلْبِيْ۔

طلیق بن قیس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دعا کیا کرتے: اے اللہ! میری مدد فرما اور میرے خلاف مدد نہ کر، میری مدد فرما اور میرے خلاف مدد نہ کر۔ میرے لیے خفیہ تدبیر فرما اور میرے خلاف خفیہ تدبیر نہ کر۔ مجھے ہدایت دے اور ہدایت کو میرے لیے آسان کر دے اور میری مدد فرما اس کے خلاف جو مجھ پر زیادتی کرے۔ اے اللہ! مجھے اپنا شکر گزار، تیرا ذکر کرنے والا، تجھ سے ڈرنے والا، تیری اطاعت کرنے والا، تیرے حضور عاجزی کرنے والا اور رجوع کرنے والا بنا دے۔ اے رب! میری توبہ قبول فرما، میرا گناہ دھو دے، میری دعا قبول فرما، میری حجت ثابت فرما، میری زبان کو سیدھا رکھ، میرے دل کو ہدایت دے اور میرے دل سے میل نکال دے۔

۱۴۹۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ
قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مُرَّةَ بِاِسْنَادِهٖ وَمَعْنَاهُ قَالَ
وَيَسِّرِ الْهُدٰى اِلَيَّ وَلَمْ يَقُلْ هُدَايَ۔

مسدد، یحییٰ، سفیان نے عمرو بن مرہ سے اپنی سند کے ساتھ معنی روایت کیا۔ اس میں ہے کہ میرے لیے ہدایت آسان کر دے اور لفظ ہُدای نہیں کہا۔

۱۴۹۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ

عبد اللہ بن حارث نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سلام پھیر لیتے تو کہتے: اے اللہ! تو سلام ہے اور سلامتی تیری طرف سے ہے

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ سَمِعَ سُفْيَانُ مِنْ عَمْرِو ابْنِ مُرَّةَ قَالُوا ثَمَانِيَةَ عَشَرَ حَدِيثًا۔

ہے۔ تو برکت والا ہے، اے بزرگی اور کرم والے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا۔ کہتے ہیں کہ سفیان نے عمرو بن مرہ سے اٹھارہ حدیثیں سنی ہیں۔

۱۴۹۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَنَا عِيسَى عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنْصَرِفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ عَائِشَةَ۔

ثوبان سے جو آزاد کردہ غلام ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے، روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب اپنی نماز سے لوٹتے تو تین مرتبہ استغفار پڑھتے۔ پھر کہتے۔ آگے معنا حدیث عائشہ بیان کی۔

بَابٌ فِي الْاِسْتِغْفَارِ۔

استغفار کا بیان

۱۵۰۰۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ نَا عُثْمَانُ بْنُ وَاقِدٍ الْعُمَرِيُّ عَنْ أَبِي نُصَيْرَةَ عَنْ مَوْلًى لِأَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَإِنْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً۔

مولیٰ ابو بکر صدیق نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ استغفار کرنے والا گناہ پر اصرار نہیں کرتا اگرچہ ایک دن میں ستر بار اس گناہ کا اعادہ کرے۔ ف

ف۔ آدمی کو چاہیے کہ جب گناہوں سے استغفار کرے یعنی اپنے پروردگار سے ان کی بخشش طلب کرے تو دل بھی زبان کا رفیق ہو۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے دل سے ندامت ہو کہ اگر وہ جس طرح منہ سے کہتا ہے اسی طرح دل سے بھی گناہ سے توبہ کرے اور آئندہ اس سے دور رہنے کا ارادہ ہو۔ اس کے باوجود اگر نفس کی شامت یا شیطان کے بہکانے سے اس کام کا مرتکب ہو جائے تو استغفار کرے اور توبہ سے دل شکستہ نہ ہو کہ خدائے ذوالمنن معاف کرنے سے تھکتا نہیں ہے بلکہ وہ تو بخشنے ہی کو پسند کرتا ہے۔ اس کے برعکس جو استغفار کرنے والا صرف زبانی جمع خرچ سے کام لیتا ہے صرف وظیفے کے طور پر استغفار پڑھ لیتا ہے اور دل سے کسی گناہ کو چھوڑنے کا ارادہ نہیں ہے تو اس طرح استغفار کرنا کسی گناہ کو معاف نہیں کرا سکے گا کیونکہ ؎

تم نے کہہ بھی دیا لا الٰہ تو کیا حاصل
دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

۱۵۰۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنِ الْأَغَرِّ الْمُزَنِيِّ قَالَ مُسَدَّدٌ فِي حَدِيثِهِ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ

ابو بردہ سے روایت ہے کہ حضرت اغر مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ مسدد نے اپنی حدیث میں کہا کہ انہیں حضور کی صحبت کا شرف حاصل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے دل پر پردہ آ جاتا ہے اور بیشک میں روزانہ سو مرتبہ

لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِيْ وَاِنِّيْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ۔

استغفار کرتا ہوں۔

۱۵۰۲۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِنْ كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِائَةَ مَرَّةٍ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم گنا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مجلس کے اندر سو مرتبہ کہا کرتے۔ اے رب! مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما۔ بیشک تو توبہ قبول کرنے والا، رحم فرمانے والا ہے۔

۱۵۰۳۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنِيْ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الشَّنِّيُّ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عُمَرُ بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ بِلَالَ بْنَ يَسَارِ بْنِ زَيْدٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُنِيْهِ عَنْ جَدِّيْ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ غُفِرَ لَهٗ وَاِنْ كَانَ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ۔

بلال بن یسار بن زید مولیٰ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد سے سنا اور انہوں نے میرے جد امجد سے روایت کی کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے کہا: میں اللہ سے بخشش چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ہمیشہ زندہ اور ہمیشہ قائم رکھنے والا ہے اور میں اسی کی جانب رجوع کرتا ہوں، تو اسے بخش دیا جائے گا اگرچہ وہ لشکر کفار کے مقابلے سے بھاگ گیا ہو۔

۱۵۰۴۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا الْحَكَمُ بْنُ مُصْعَبٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَخْرَجًا وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَرَزَقَهٗ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔

محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو استغفار کو اپنے لیے لازم کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ بنا دے گا اور ہر غم سے خلاصی ہوگی اور ایسی جگہ سے اسے رزق دے گا جہاں سے گمان بھی نہ ہو۔ ف

ف۔ احادیث مطہرہ کے اندر استغفار کی بہت فضیلت آئی ہے۔ جو شخص سچے دل سے پروردگار سے طالب مغفرت رہے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر کے اپنی رحمت بے پایاں سے حصہ عطا کرے گا۔ لوگوں سے کنارہ کش رہنے والے کے بارے میں خدائے ذوالجلال نے فرمایا ہے: وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ (۶۵: ۲، ۳) یعنی جو اللہ سے ڈرے تو اللہ اس کے لیے نجات کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو۔ دوسری جانب جو نفس کی شامت یا شیطان کے بہکانے سے گناہ کا مرتکب ہو جائے تو توبہ کر کے گڑگڑائے اور مغفرت کا طلب گار ہو جائے، ایسے لوگوں یعنی استغفار کرنے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبانی اعلان کروایا: فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا

كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا (۷۱: ۱۰ تا ۱۲) یعنی میں نے کہا اپنے رب سے معافی مانگو وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے تم پر موسلا دھار بارش بھیجے گا اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لیے باغ بنا دے گا اور تمہارے لیے نہریں بہائے گا گویا اپنے پروردگار سے مغفرت کے طلب گار رہنے والے دین کی ترقی دیکھیں گے جیسا کہ سمجھتے ہیں سو اللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۵۰۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ نَا إِسْمٰعِيلُ الْمَعْنٰى عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ سَأَلَ قَتَادَةُ أَنَسًا أَيُّ دَعْوَةٍ كَانَ يَدْعُو بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ قَالَ كَانَ أَكْثَرُ دَعْوَةٍ يَدْعُو بِهَا اللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَزَادَ زِيَادٌ وَكَانَ أَنَسٌ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ بِدَعْوَةٍ دَعَا بِهَا وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ بِدُعَاءٍ دَعَا بِهَا فِيهِ۔

مسدد، عبدالوارث۔ زیاد بن ایوب، اسمٰعیل، عبدالعزیز بن صہیب، قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر کس دعا کے ساتھ دعا کرتے تھے؟ فرمایا کہ آپ اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے۔ اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھلائی اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا (۲: ۲۰۱)۔ زیاد بن ایوب نے یہ بھی کہا کہ حضرت انس جب دعا کا ارادہ کرتے تو اسی کے ذریعے دعا کرتے اور جب کوئی اور دعا کرتے تو اس کے ساتھ یہ بھی ملا لیا کرتے۔

۱۵۰۶ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِيُّ نَا ابْنُ وَهْبٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهِ۔

ابو امامہ بن سہل بن حنیف نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو سچے دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے شہادت مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے شہداء کے مرتبے تک پہنچا دے گا خواہ اپنے بستر ہی پر وفات پائے۔

۱۵۰۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ الثَّقَفِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْأَسَدِيِّ عَنْ أَسْمَاءَ بْنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ كُنْتُ رَجُلًا إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا نَفَعَنِي اللّٰهُ مِنْهُ بِمَا شَاءَ أَنْ يَنْفَعَنِي وَإِذَا حَدَّثَنِي أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِ اسْتَحْلَفْتُهُ فَإِذَا حَلَفَ لِي صَدَّقْتُهُ قَالَ وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ وَصَدَقَ أَبُو بَكْرٍ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا فَيُحْسِنُ الطُّهُورَ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي

اسماء بن حکم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں ایسا آدمی تھا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنتا تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مجھے نفع دیتا جتنا نفع دینا چاہتا اور جب آپ کے اصحاب میں سے کوئی مجھ سے آپ کی حدیث بیان کرتا تو اس سے حلف لیتا۔ جب وہ قسم کھا لیتا تو میں اس کی تصدیق کرتا۔ ان کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت ابوبکر نے حدیث بیان کی اور حضرت ابوبکر نے سچ کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو بندہ گناہ کر بیٹھے، اچھی طرح وضو کرے، پھر کھڑا ہو کر دو رکعتیں پڑھے، پھر اللہ تعالیٰ سے معافی چاہے تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دیگا

رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ۔

ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی: وہ لوگ جو بے حیائی کا کام کر بیٹھیں یا اپنی جانوں پر ظلم کر لیں (۳ : ۱۳۵)۔

۱۵۰۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ نَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيُّ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِهِ وَقَالَ يَا مُعَاذُ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ فَقَالَ أُوصِيكَ يَا مُعَاذُ لَا تَدَعَنَّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ تَقُولُ اللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ وَأَوْصَى بِذٰلِكَ مُعَاذٌ الصُّنَابِحِيَّ وَأَوْصَى بِهِ الصُّنَابِحِيُّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ۔

صنابحی نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا۔ اے معاذ! خدا کی قسم میں تم سے محبت رکھتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد اس دعا کو مت چھوڑنا۔ اے اللہ! میری مدد فرما اپنے ذکر پر، اپنی شکر گزاری پر اور اچھی طرح عبادت کرنے پر۔ حضرت معاذ نے اس کی صنابحی کو وصیت کی جنہوں نے ابو عبدالرحمن کو وصیت فرمائی کہ ہر نماز کے بعد ان لفظوں میں دعا کیا کریں۔

۱۵۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ حُنَيْنَ بْنَ أَبِي حَكِيمٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ اللَّخْمِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ۔

علی بن رباح لخمی سے روایت ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ ہر نماز کے بعد سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھا کروں۔

۱۵۱۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ السَّدُوسِيُّ نَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ يَدْعُوَ ثَلَاثًا وَيَسْتَغْفِرَ ثَلَاثًا۔

احمد بن علی بن سوید سدوسی، ابوداؤد، اسرائیل، ابو اسحاق، عمرو بن میمون سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تین دفعہ دعا اور تین دفعہ استغفار کرنا پسند فرمایا کرتے۔

۱۵۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُعَلِّمُكِ كَلِمَاتٍ تَقُولِينَهُنَّ عِنْدَ الْكَرْبِ أَوْ فِي الْكَرْبِ اللّٰهُ اللّٰهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا قَالَ

ابن جعفر نے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ کیا میں تمہیں ایسے کلمے نہ سکھاؤں کہ تم انہیں مصیبت کے وقت یا مصیبت میں کہا کرو۔ اے اللہ، میرے رب! میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ہلال آزاد کردہ عمر بن عبدالعزیز ہیں اور ابن جعفر سے مراد عبداللہ

أيكما أدخل أهلا ... محمد بن عبد العزيز
وابن حنين هو عبد الله بن حنين.

۱۵۱۲ - حدثنا موسى بن إسماعيل ثنا
حماد عن ثابت وعلي بن زيد وسعيد الجريري
عن أبي عثمان النهدي أن أبا موسى الأشعري
قال كنت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
في سفر فلما دنونا من المدينة كبر الناس ورفعوا
أصواتهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
يا أيها الناس إنكم لا تدعون أصم ولا غائبا إن
الذي تدعونه بينكم وبين أعناق ركابكم ثم
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا أبا موسى
ألا أدلك على كنز من كنوز الجنة فقلت بلى
قال لا حول ولا قوة إلا بالله.

بن جعفر ہیں۔

ابو عثمان نہدی سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک سفر کے دوران میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، جب ہم مدینہ کے نزدیک پہنچے تو لوگوں نے بلند آواز سے تکبیر کہی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگو! تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے جس کو تم پکارتے ہو وہ تمہارے اور تمہاری سواریوں کی گردنوں کے درمیان ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو موسیٰ! کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کی: ضرور۔ فرمایا: کہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ ہے۔

۱۵۱۳ - حدثنا يزيد بن هارون نا
سليمان التيمي عن أبي عثمان عن أبي موسى
الأشعري أنهم كانوا مع رسول الله صلى الله عليه و
سلم وهم يصعدون في ثنية فجعل رجل كلما
علا الثنية نادى لا إله إلا الله والله أكبر فقال
نبي الله صلى الله عليه وسلم إنكم لا تنادون
أصم ولا غائبا ثم قال يا عبد الله بن قيس
فذكر معناه.

ابو عثمان نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، ایک گھاٹی پر چڑھ رہے تھے، لوگ جب کسی گھاٹی پر چڑھتے تو بآواز بلند لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کہتے، تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے، پھر فرمایا: اے عبد اللہ بن قیس، آگے سابقہ حدیث کی طرح بیان کی۔

۱۵۱۴ - حدثنا أبو صالح ثنا أبو إسحاق الفزاري
عن عاصم عن أبي عثمان عن أبي موسى بهذا
الحديث قال فيه فقال النبي صلى الله عليه وسلم
يا أيها الناس اربعوا على أنفسكم.

ابو عثمان نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مذکورہ حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگو! اپنی جانوں پر نرمی کرو۔

۱۵۱۵ - حدثنا محمد بن مقاتل ثنا أبو الحسين
زيد بن الحباب ثنا عبد الرحمن بن شريح
الإسكندراني قال حدثني أبو هانئ الخولاني أنه
سمع أبا علي الجنبي أنه سمع أبا سعيد الخدري

محمد بن مقاتل، ابو الحسین زید بن حباب، عبد الرحمن بن شریح اسکندرانی، ابو ہانی خولانی نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کہا کہ میں راضی ہوں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے اور اسلام کے

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا وَّجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔

جو یہ کہے کہ میں اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہوں تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ ف

ف۔ یہ تینوں باتیں ہیں جن کے متعلق قبر میں نکیرین سوال کریں گے پہلا سوال ہوگا۔ مَنْ رَّبُّكَ جس کا جواب دینے پر بھی نجات منحصر ہوگی۔ دوسرا سوال ہوگا۔ مَا دِيْنُكَ اس کا درست جواب دے دینے پر بھی کامیابی نصیب ہوگی۔ مَا تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ تو اس شخص کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ کہ اس وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہچان لیا تو کامیاب ہو جائے گا اور یہ پہچان ایمان اور تعلق بالرسول پر منحصر ہے۔ یہی تینوں باتیں یہاں مذکور ہوئیں کہ جو اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہوا اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔ مگر اللہ تعالیٰ پر ایمان لاکر اس کا کسی کو شریک ٹھہرایا یا اسلام کو دین مان کر کسی دوسرے دین کی پیروی کی یا مقدس مذہب اسلام میں غیر اسلامی عقائد و نظریات کی آمیزش کی یا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لاکر ان کی توہین و تنقیص کا ارتکاب کیا تو اس کے ایمان کی نفی ہوگی جس کے باعث جنت کی بجائے اس کے لیے جہنم واجب ہو جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۵۱۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ نَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا۔

علاء بن عبد الرحمن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو ایک دفعہ مجھ پر درود بھیجے اس پر اللہ تعالیٰ دس دفعہ رحمت نازل فرماتا ہے۔ ف

ف۔ درود شریف کے متعلق بہت فضائل وارد ہوئے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہونے کے ساتھ اس کے ذریعے سرور کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بصد خلوص بارگاہ میں عرض ہوتی اور رحمت الٰہی کی بارش برستی ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ حضرات جن کے اوقات کثرت سے درود میں گزریں۔ ہم یہاں اہل ذوق کی خاطر فضائل درود شریف میں چند حدیثیں مشکوٰۃ شریف سے پیش کر دیتے ہیں۔

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ بھیجتا ہے (مسلم، ابوداؤد)۔

۲۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا، دس خطائیں معاف کرتا اور اس کے دس درجے بلند فرماتا ہے (نسائی)۔

۳۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت میں وہ شخص مجھ سے زیادہ نزدیک ہوگا جس نے کثرت سے مجھ پر درود بھیجا ہوگا (ترمذی)۔

۴۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے کچھ پھرنے والے فرشتے ہیں جو میری امت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔

(نسائی، دارمی)

۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ اور میری قبر کو عید نہ بنا لینا اور مجھ پر درود بھیجتے رہنا کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے خواہ تم کہیں بھی ہو۔ (نسائی)

خاتم المحققین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اشعۃ اللمعات میں اس کے مفہوم کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا ہے

مگردانید قبر مرا عیدگاہ کہ درآنجا گرد آمدہ زینت و سرور و لہو و لعب کنید کہ موجب غفلت ست چنانکہ یہود و نصاریٰ بر قبور انبیاء خود کنند و بعض گویند کہ مراد ازاں سنت کہ زیارت مرا مثل عید نسازید کہ در سالے جز یک دو بار حاضر نیایید۔ پس دریں ترغیب و تنبیہ ست بر کثرت زیارت و حاضر آمدن بآں درگاہ عالم پناہ

میری قبر کو ایسی عیدگاہ نہ بنا لینا جس میں زینت و باجے اور لہو و لعب کے لیے جمع ہوتے ہیں کہ یہ موجب غفلت ہے جیسا کہ یہود و نصاریٰ اپنے انبیاء کی قبروں پر کرتے تھے اور بعض نے کہا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ میری زیارت کو عید کی طرح نہ ٹھہرا لینا کہ سال میں ایک دو مرتبہ ہی حاضر ہوا کرو۔ پس اس میں اس بات کی ترغیب و تنبیہ ہے کہ اس بارگاہ بیکس پناہ میں کثرت سے حاضر ہونا چاہیئے

(اشعۃ اللمعات، جلد اول، ص ۴۰۸)

۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے اس کی ناک خاک آلود ہو جس پر رمضان کا مہینہ آئے اور اس کی بخشش سے پہلے گزر جائے۔ اس کی ناک خاک آلود ہو جو اپنے ماں باپ کو بڑھاپے کی حالت میں پائے یا ان میں سے ایک کو اور پھر جنت میں داخل نہ ہو۔ (ترمذی)

۷۔ حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو چہرۂ انور پر مسرت کے آثار تھے۔ فرمایا کہ حضرت جبریل میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ آپ کا رب فرماتا ہے:۔ اے محمد! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ جو تم پر ایک دفعہ درود بھیجے تو میں اس پر دس دفعہ بھیجوں اور جو تم پر ایک دفعہ سلام بھیجے تو میں اس پر دس دفعہ سلام بھیجوں۔ (نسائی، دارمی)

۸۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں کثرت سے آپ پر درود بھیجا کرتا ہوں۔ پس میں اپنے وظائف میں درود کا کتنا حصہ رکھوں؟ کیا نصف حصہ؟ فرمایا کہ جتنا چاہو لیکن اور زیادہ کرو تو بہتر ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ دو تہائی؟ فرمایا کہ جتنا چاہو لیکن اور زیادہ کرو تو بہتر ہے۔ عرض گزار ہوا کہ سارا وظیفہ درود ہی کو رکھوں گا۔ فرمایا پھر تو یہ تمہارے غم کے لیے کافی ہے اور تمہارے گناہوں کو دور کر دے گا۔ (ترمذی)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی شرح میں یہ بھی لکھا ہے:۔

چوں شیخ اجل اکرم عبدالوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ این مسکین را بزیارت مدینہ طیبہ وداع میکرد فرمود بدانید و آگاہ باشید کہ دریں راہ ہیچ عبادتے بعد از ادائے فرائض چوں صلوٰۃ بر حضرت سید کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیست باید کہ تمام اوقات خود را صرف آں کنید و بچیزے دیگر مشغول نشوید عرض کردہ شد کہ ایں را عددے معین ہم باشد فرمود ایں جا تعین عدد شرط نیست چنداں بخوانید کہ بداں رطب اللسان شوید

جب میرے شیخ مکرم جناب عبدالوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے مدینہ طیبہ کی زیارت کے لیے رخصت کیا تو فرمایا کہ تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ اس مبارک سفر کے اندر فرض نمازوں کی ادائیگی کے سوا کوئی عبادت سرور کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنے جیسی نہیں ہے چاہیئے کہ اپنے تمام اوقات کو اسی میں صرف کرو اور کسی دوسرے کام میں نہ لگنا۔ عرض گزار ہوا کہ اس کے لیے

رنگنے اور نگینے خرید و فروخت میں مستغرق رہ کر دیدہ و دانستہ چھوڑ (جلد اول، ص ۲۰۹)۔

کوئی تعداد مقرر بتائی چاہیے۔ فرمایا کہ اس جگہ مقرر تعداد شرط نہیں ہے بلکہ مقصد یہ ہے کہ زبان اسی سے تر رہے اور اس کے رنگ سے رنگین ہو جاؤ اور اسی کے اندر سرا پا غرق رہو۔

۹۔ حضرت فضالہ بن عبید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز تھے کہ ایک آدمی نے آکر نماز پڑھی اور دعا مانگی اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے نمازی! تم نے جلدی کی۔ جب نماز پڑھ لو تو بیٹھ جایا کرو۔ پس اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرو جو اس کی شان کے لائق ہے اور مجھ پر درود بھیجو، پھر دعا کرو۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد دوسرے آدمی نے نماز پڑھی تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا۔ اے نماز پڑھنے والے! دعا کرو کہ قبول ہو جائے گی۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)۔

۱۰۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بخیل وہ ہے کہ جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ (ترمذی)

۱۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو میری قبر کے پاس سے مجھ پر درود بھیجے تو میں خود سنتا ہوں اور جو دور سے بھیجے تو وہ مجھ تک پہنچا دیا جاتا ہے۔ (بیہقی فی شعب الایمان)۔

۱۲۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ اس پر ستر مرتبہ درود بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی (مسند احمد)

۱۳۔ حضرت رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو محمد مصطفیٰ پر درود بھیجے اور کہے کہ اے اللہ! قیامت کے دن انہیں اپنے پاس قرب کی نشست گاہ پر بٹھانا تو اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو گئی (مسند احمد)۔

۱۴۔ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر نکلے یہاں تک کہ کھجوروں کے باغ میں داخل ہوئے۔ پس سجدہ کیا اور اتنا لمبا سجدہ کیا کہ مجھے ڈر ہوا کہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے پاس تو نہیں بلا لیا۔ میں دیکھنے کے لیے حاضر ہوا تو آپ نے سر مبارک اٹھا کر فرمایا۔ تمہیں کیا ہوا ہے؟ میں نے یہ بات بیان کر دی تو فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام نے مجھ سے کہا ہے کہ کیا میں آپ کو بشارت نہ دوں کہ اللہ تعالیٰ آپ سے فرماتا ہے۔ جو تم پر درود بھیجے میں اس پر درود بھیجوں گا ——— اور جو تم پر سلام بھیجے تو میں اس پر سلام بھیجوں گا (مسند احمد)

۱۵۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دعا آسمان و زمین کے درمیان ہی رکی رہتی ہے اس میں سے کچھ بھی اوپر نہیں جاتا جب تک تم اپنے نبی پر درود نہ بھیجو (ترمذی)۔

ہر مسکین بو سعادت کو کہیں رسد

دست بر پائے کبوتر تو دونا مہ رسید

۱۵۱۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيهِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ قَالَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرِمْتَ قَالَ يَقُولُونَ بَلِيتَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ۔

ابو اشعث صنعانی نے حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے تمام دنوں میں روزِ جمعہ سب سے افضل ہے پس اس روز مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود میرے حضور پیش کیا جاتا ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ، ہمارا درود آپ کے حضور کس طرح پیش کیا جائے گا جبکہ آپ گل بھی چکے ہوں گے یعنی لوگوں نے کہا کہ آپ کا جسم ختم ہو چکا ہوگا۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیائے کرام کے جسموں کو حرام فرما دیا ہے۔ ف

ف حضرات انبیائے کرام علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام زندہ ہیں اور ان حضرات کے مقدس اجسام بھی اسی طرح محفوظ ہیں ان حضرات کی موجودہ زندگیاں دنیاوی زندگیوں سے بھی زیادہ ترقی یافتہ ہیں کیونکہ ان حضرات کا ہر قدم ترقی الی اللہ ہوتا ہے۔ قدرت نے ان میں سے ہر ایک کو ایسی معجزانہ زندگی عطا فرمائی تھی جو ابدی حیات تھی بلکہ معجزانہ شان سے وہ فوت شدہ انسانوں کو زندہ و جاوید کر دیا کرتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وجود تو دست قدرت کا وہ شاہکار ہے کہ ان کے دم قدم ہی سے کونین میں تابندگی اور زندگی کے اندر زندگی ہے۔ اسی لیے ایک [illegible] نے کہا ہے:

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی، جان ہے تو جہان ہے

بَابُ النَّهْيِ أَنْ يَدْعُوَ الْإِنْسَانُ عَلَى أَهْلِهِ وَمَالِهِ۔

اپنے گھر والوں اور اپنے مال کے لیے بددعا کرنے کی ممانعت

۱۵۱۸۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَيَحْيَى بْنُ الْفَضْلِ وَسُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالُوا ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُجَاهِدٍ أَبُو حَزْرَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى خَدَمِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَمْوَالِكُمْ لَا تُوَافِقُوا مِنَ اللّٰهِ سَاعَةَ نَيْلٍ فِيهَا عَطَاءٌ فَيَسْتَجِيبَ لَكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا الْحَدِيثُ مُتَّصِلٌ عُبَادَةُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ لَقِيَ جَابِرًا۔

عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنی جانوں کو بددعا نہ دو اپنی اولاد کو بددعا نہ دو اپنے نوکروں کو بددعا نہ دو اپنے مال کو بددعا نہ دو کہیں ایسا وقت ہو جس میں اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔ پس تمہارا وہ کہا قبول ہو جائے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث متصل ہے کیونکہ عبادہ بن ولید بن عبادہ نے حضرت جابر سے ملاقات کی ہے۔

باب ١٤ الصَّلَاةِ عَلَى غَيْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

١٥١٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلِّ عَلَيَّ وَعَلٰى زَوْجِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ وَعَلٰى زَوْجِكِ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا دوسرے پر درود بھیجنا

نبیح عنزی نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئی کہ میرے لیے اور میرے خاوند کے لیے دعا فرمائیے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم پر اور تمہارے خاوند پر رحمت نازل فرمائے۔

باب ١٥ الدُّعَاءِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ

١٥٢٠ - حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ الْمُرَجّٰى ثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ أَنَا مُوسٰى بْنُ ثَرْوَانَ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَرِيزٍ حَدَّثَتْنِي أُمُّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ حَدَّثَنِي سَيِّدِي أَبُو الدَّرْدَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ۔

پیٹھ پیچھے کسی کے لیے دعا کرنا

ام درداء سے روایت ہے کہ میرے آقا حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جب کوئی شخص پیٹھ پیچھے بھائی کے لیے دعا کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں آمین، اور اتنا ہی تیرے لیے۔

١٥٢١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَسْرَعَ الدُّعَاءِ إِجَابَةً دَعْوَةُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ۔

ابو عبد الرحمن نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہت جلد قبول ہونے والی دعا وہ ہے جو ایک غائب دوسرے غائب کے لیے کرے۔

١٥٢٢ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيهِنَّ دَعْوَةُ الْوَالِدِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ۔

ابو جعفر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین دعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں، ان میں شک نہیں ہے۔ والد کی دعا، مسافر کی دعا، اور مظلوم کی دعا۔

باب ١٦ مَا يَقُولُ إِذَا خَافَ قَوْمًا۔

١٥٢٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

جب کسی قوم سے خوف ہو تو کیا کہے

ابو بردہ بن عبد اللہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب کسی قوم سے خوف ہوتا تو کہتے۔ اے اللہ! ہم تجھے ان کے سامنے کرتے ہیں اور

وسلم كان إذا خاف قوما قال اللهم إنا نجعلك في نحورهم ونعوذ بك من شرورهم۔

باب في الاستخارة

١٥٢٣ - حدثنا عبد الله بن مسلمة القعنبي وعبد الرحمن بن مقاتل خال القعنبي ومحمد بن عيسى المعنى واحد قالوا نا عبد الرحمن بن أبي الموال حدثني محمد بن المنكدر أنه سمع جابر بن عبد الله قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلمنا الاستخارة كما يعلمنا السورة من القرآن يقول لنا إذا هم أحدكم بالأمر فليركع ركعتين من غير الفريضة وليقل اللهم إني أستخيرك بعلمك وأستقدرك بقدرتك وأسألك من فضلك العظيم فإنك تقدر ولا أقدر وتعلم ولا أعلم وأنت علام الغيوب اللهم فإن كنت تعلم أن هذا الأمر يسميه بعينه الذي يريد خيرا لي في ديني ومعاشي ومعادي وعاقبة أمري فاقدره لي ويسره لي وبارك لي فيه اللهم وإن كنت تعلمه شرا لي مثل الأول فاصرفني عنه واصرفه عني واقدر لي الخير حيث كان ثم رضني به أو قال في عاجل أمري وآجله قال ابن مسلمة وابن عيسى عن محمد بن المنكدر عن جابر۔

باب في الاستعاذة

١٥٢٥ - حدثنا عثمان بن أبي شيبة نا وكيع نا إسرائيل عن أبي إسحاق عن عمرو بن ميمون عن عمر بن الخطاب قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يتعوذ من خمس من الجبن والبخل وسوء العمر وفتنة الصدر وعذاب القبر۔

اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ پکڑتے ہیں۔

نماز استخارہ

محمد بن منکدر سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں اس طرح استخارہ سکھاتے جیسے قرآن مجید کی سورت سکھایا کرتے۔ فرمایا کرتے کہ جب کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو فرض کے علاوہ دو رکعتیں پڑھے اور کہے: اے اللہ! میں تیرے علم سے بھلائی چاہتا ہوں اور تیری قدرت سے طاقت چاہتا ہوں اور تیرے عظیم فضل سے سوال کرتا ہوں کیونکہ تجھے قدرت ہے مجھے نہیں۔ تو سب کچھ جانتا ہے اور میں کچھ نہیں جانتا اور تو ہی غیبوں کا خوب جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم میں یہ کام (یہاں اس کام کا نام لے جس کا ارادہ ہے) میرے لیے بہتر ہے میرے دین، میری دنیا اور انجام کار میں تو اسے میرے لیے مقدر فرما دے اور میرے لیے آسان کر دے اور اس میں برکت دے اور اے اللہ! اگر تیرے علم میں وہ میرے لیے برا ہے "پہلے کی طرح" تو اسے مجھ سے دور کر دے اور مجھے اس سے دور رکھ اور میرے لیے بھلائی مقدر فرما جہاں کہیں ہو اور پھر مجھے اس سے راضی کر دے۔ یا فرمایا کہ دنیا اور آخرت میں بھلائی ہو۔ ابن مسلمہ اور ابن عیسیٰ نے محمد بن منکدر کے حضرت جابر سے روایت کی ہے۔

کن چیزوں سے پناہ مانگی جائے

عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پانچ چیزوں سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ بزدلی، بخل، بری عمر، برائی قلب اور عذاب قبر سے۔

١٥٢٦۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہا کرتے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں کم ہمتی، سستی، بزدلی، بخل اور بڑھاپے سے تیری پناہ پکڑتا ہوں عذاب قبر سے اور تیری پناہ پکڑتا ہوں زندگی اور موت کے فتنے سے۔

١٥٢٧۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَا نَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَعِيدٌ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ كَثِيرًا يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ وَذَكَرَ بَعْضَ مَا ذَكَرَهُ التَّيْمِيُّ۔

عمرو بن ابی عمرو سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا۔ میں نے اکثر آپ کو کہتے ہوئے سنا۔ اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں مصیبت، غم، قرض کے بوجھ اور لوگوں کے غلبے سے۔ بعض دوسرے تیمی کی طرح ذکر کیا ہے۔

١٥٢٨۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ دعا لوگوں کو ایسے سکھاتے جیسے قرآن مجید کی سورت سکھایا کرتے تھے، کہتے اے اللہ! میں دوزخ کے عذاب سے تیری پناہ پکڑتا ہوں اور تیری پناہ پکڑتا ہوں عذاب قبر سے اور تیری پناہ پکڑتا ہوں مسیح دجال کے فتنے سے اور میں تیری پناہ پکڑتا ہوں زندگی اور موت کے فتنے سے۔

١٥٢٩۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَنَا عِيسَى نَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَمِنْ شَرِّ الْغِنٰى وَالْفَقْرِ۔

ہشام کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کلمات کے ساتھ دعا کیا کرتے تھے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں دوزخ کے فتنے سے اور دوزخ کے عذاب سے نیز مالداری اور کنگالی کی برائی سے۔

١٥٣٠۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ أَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ

سعید بن یسار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہا کرتے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں کنگالی، قلت اور ذلت سے اور تیری

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ

پناہ پکڑتا ہوں کہ ظلم کروں یا مظلوم بنوں۔

١٥٣١۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْفٍ نَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ نَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحْوِيْلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ۔

عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک دعا یہ تھی۔ اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں تیری نعمت کے زوال سے اور تیری عافیت کے پلٹ جانے سے اور تیرے ناگہانی عذاب سے اور تیری ہر طرح کی ناراضگی سے۔

١٥٣٢۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ نَا بَقِيَّةُ نَا ضُبَارَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي السَّلِيْلِ عَنْ دُوَيْدِ بْنِ نَافِعٍ نَا أَبُوْ صَالِحٍ السَّمَّانُ قَالَ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْأَخْلَاقِ۔

ابو صالح سمان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دعا کرتے ہوئے کہا کرتے: اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں ضد، نفاق اور برے اخلاق سے۔

١٥٣٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنِ ابْنِ إِدْرِيْسَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَإِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دعا مانگا کرتے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں بھوک سے کیونکہ وہ برا ساتھی ہے اور میں تیری پناہ لیتا ہوں خیانت سے کیونکہ وہ بری عادت ہے۔

١٥٣٤۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَخِيْهِ عَبَّادِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْأَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ

عباد بن ابو سعید نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں دعا مانگا کرتے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں چار چیزوں سے، ایسے علم سے جو نفع نہ دے اور ایسے دل سے جو نہ ڈرے اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دعا سے جو سنی نہ جائے۔

١٥٣٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ نَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ قَالَ أَبُو الْمُعْتَمِرِ أُرَى أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ صَلَاةٍ لَا تَنْفَعُ وَذَكَرَ دُعَاءً آخَرَ۔

معتمر نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں دعا مانگا کرتے تھے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں ایسی نماز سے جو نفع نہ دے، اور دوسری دعا کا ذکر بھی کیا۔

۱۵۳۶ - حدثنا عثمان بن ابي شيبة نا جرير عن منصور عن هلال بن يساف عن فروة بن نوفل الاشجعي قال سألت عائشة ام المؤمنين عما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعو به قالت كان يقول اللهم اني اعوذ بك من شر ما عملت ومن شر ما لم اعمل۔

فروہ بن نوفل اشجعی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا دعا مانگا کرتے تھے؟ فرمایا کہ یوں دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں ان کاموں کی برائی سے جو میں نے کیا اور ان کاموں کی برائی سے جو میں نے نہ کیا۔

۱۵۳۷ - حدثنا احمد بن حنبل نا محمد بن عبد الله بن الزبير ح وحدثنا احمد بن منيع نا وكيع المعنى عن سعد بن اوس عن بلال العبسي عن شتير بن شكل عن ابيه قال في حديث ابي احمد شكل بن حميد قال قلت يا رسول الله علمني دعاء قال قل اللهم اني اعوذ بك من شر سمعي ومن شر بصري ومن شر لساني ومن شر قلبي ومن شر منيي۔

احمد بن حنبل، محمد بن عبد اللہ بن زبیر، احمد، وکیع، سعد بن اوس، بلال، عیسیٰ، شتیر بن شکل، ان کے والد ماجد حضرت ابو احمد شکل بن حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! مجھے کوئی دعا سکھا دیجئے۔ فرمایا یوں کہا کرو: اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں اپنے کان کی برائی، اپنی آنکھ کی برائی، اپنی زبان کی برائی، اپنے دل کی برائی اور اپنی منی کی برائی سے۔

۱۵۳۸ - حدثنا عبيد الله بن عمر نا مكي بن ابراهيم نا عبد الله بن سعيد عن صيفي مولى افلح مولى ابي ايوب عن ابي اليسر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يدعو اللهم اني اعوذ بك من الهدم واعوذ بك من التردي واعوذ بك من الغرق والحرق والهرم واعوذ بك ان يتخبطني الشيطان عند الموت واعوذ بك ان اموت في سبيلك مدبرا واعوذ بك ان اموت لديغا۔

افلح مولیٰ ابو ایوب سے حضرت ابو الیسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں دعا مانگا کرتے: اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں کسی چیز کے نیچے دب کر مرنے اور اونچی جگہ سے گر کر مرنے سے اور تیری پناہ لیتا ہوں ڈوبنے، جلنے اور بہت بوڑھا ہونے سے اور تیری پناہ لیتا ہوں کہ موت کے وقت شیطان مجھے خبطی بنا دے اور تیری پناہ لیتا ہوں کہ تیری راہ میں پیٹھ پھیر کر بھاگوں اور مروں اور تیری پناہ لیتا ہوں کسی زہریلے جانور کے کاٹنے سے مروں۔

۱۵۳۹ - حدثنا ابراهيم بن موسى الرازي انا عيسى عن عبد الله بن سعيد حدثني مولى لابي ايوب عن ابي اليسر زاد فيه والغم۔

ابراہیم بن موسیٰ رازی، عیسیٰ بن عبد اللہ بن سعید مولیٰ ابو ایوب سے حضرت ابو الیسر سے روایت ہے کہ اس میں غم کا ذکر بھی کیا۔

۱۵۴۰ - حدثنا موسى بن اسمعيل نا حماد انا قتادة عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول اللهم اني اعوذ بك من البرص والجنون والجذام ومن سيء الاسقام۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں دعا مانگا کرتے: اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں برص، دیوانگی، کوڑھ اور بری بیماریوں سے۔

۱۵۴۱ — حدثنا احمد بن عبيد الله الغداني نا غسان بن عوف نا الجريري عن ابي نضرة عن ابي سعيد الخدري قال دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم المسجد فاذا هو برجل من الانصار يقال له ابو امامة فقال يا ابا امامة ما لي اراك جالسا في المسجد في غير وقت الصلوة قال هموم لزمتني وديون يا رسول الله قال افلا اعلمك كلاما اذا قلته اذهب الله همك وقضى عنك دينك قلت بلى يا رسول الله قال قل اذا اصبحت واذا امسيت اللهم اني اعوذ بك من الهم والحزن واعوذ بك من العجز والكسل واعوذ بك من الجبن والبخل واعوذ بك من غلبة الدين وقهر الرجال قال ففعلت ذلك فاذهب الله همي وقضى عني ديني۔ (آخر كتاب الصلوة)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے تو وہاں ایک انصاری کو دیکھا جنہیں ابو امامہ کہا جاتا تھا۔ فرمایا ابو امامہ کیا بات ہے، میں تمہیں مسجد میں بیٹھا ہوا دیکھتا ہوں حالانکہ نماز کا وقت نہیں ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! فکروں اور قرضوں نے گھیر رکھا ہے۔ فرمایا کیا میں تمہیں ایسا کلام سکھا دوں کہ جب تم اسے کہو تو اللہ تعالیٰ تمہارا غم دور کر دے اور تمہارا قرض ادا کر دے؟ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ صبح و شام یوں کہا کرو، اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں فکر اور غم سے اور تیری پناہ لیتا ہوں کمزوری اور سستی سے اور تیری پناہ لیتا ہوں قرض کے غلبے اور لوگوں کے دبانے سے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے میری پریشانی دور کر دی اور میرا قرض ادا کر دیا۔

بسم الله الرحمن الرحيم

اول كتاب الزكوة

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

زکوٰۃ کا بیان

۱۵۴۲ — حدثنا قتيبة بن سعيد الثقفي نا الليث عن عقيل عن الزهري اخبرني عبيد الله بن عتبة عن ابي هريرة قال لما توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم واستخلف ابو بكر بعده وكفر من كفر من العرب قال عمر بن الخطاب لابي بكر كيف تقاتل الناس وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امرت ان اقاتل الناس حتى يقولوا لا اله الا الله فمن قال لا اله الا الله عصم مني ماله ونفسه الا بحقه وحسابه على الله فقال ابو بكر والله لاقاتلن من فرق بين الصلوة والزكوة فان الزكوة حق المال والله

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور آپ کے بعد حضرت ابوبکر خلیفہ بنائے گئے تو عرب کے کچھ لوگ کافر ہو گئے۔ حضرت عمر نے حضرت ابوبکر سے کہا کہ آپ ان لوگوں سے کیسے لڑیں گے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے لوگوں سے لڑنے کا حکم فرمایا گیا ہے یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہہ دیں۔ جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا اس نے اپنا مال اور جان مجھ سے بچا لیا مگر اللہ کا حق اور حساب اس کا ہے۔ حضرت ابوبکر نے کہا کہ خدا کی قسم میں ان لوگوں سے ضرور لڑوں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرتے ہیں کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ خدا کی قسم اگر انہوں نے اونٹ کا گھٹنا باندھنے کی رسی دینے سے بھی انکار کیا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

مَنَعُونِي عِقَالًا كَانُوا يُؤَدُّونَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ اللَّهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ قَالَ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ رَبَاحُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ قَالَ بَعْضُهُمْ عِقَالًا وَرَوَاهُ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ قَالَ عَنَاقًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ وَمَعْمَرٌ وَالزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا وَرَوَى عَنْبَسَةُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ عَنَاقًا۔

علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو میں اس کے نہ دینے پر ان سے لڑوں گا۔ حضرت عمر بن خطاب کہتے ہیں خدا کی قسم میں نے تو یہی دیکھا کہ جہاد کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکر کا سینہ کھول دیا۔ چنانچہ میں نے جان لیا کہ وہ حق پر ہیں۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے رباح بن زید معمر نے زہری سے اپنی سند کے ساتھ۔ بعض نے عقالاً کہا ہے اور ابن وہب نے یونس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے عناقاً کہا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ شعیب بن ابو حمزہ اور معمر اور زبیدی نے زہری سے اس حدیث کو روایت کیا ہے کہ انہوں نے لو منعونی عناقاً کہا ہے اور عنبسہ نے یونس سے انہوں نے زہری سے اس حدیث کو عناقاً کہا (یعنی بکری کا بچہ)۔

١٥٢٣۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَا أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَقُّهُ أَدَاءُ الزَّكَاةِ وَقَالَ عِقَالًا۔

ابن سرح اور سلیمان بن داؤد، ابن وہب، یونس، زہری سے روایت کرتے ہوئے کہ حضرت ابو بکر نے فرمایا۔ زکوٰۃ ادا کرنا حق ہے اور عقالاً کہا۔

بَابُ ٥ مَا تَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ۔

زکوٰۃ کا نصاب

١٥٢٤۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ۔

عبد اللہ بن مسلمہ، مالک بن انس، عمرو بن یحییٰ مازنی کے والد ماجد نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں، اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ وسق سے کم غلے میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

١٥٢٥۔ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقِّيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ نَا إِدْرِيسُ بْنُ يَزِيدَ الْأَوْدِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجَمَلِيِّ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ الطَّائِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ زَكَاةٌ وَالْوَسْقُ سِتُّونَ مَخْتُومًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَبُو الْبَخْتَرِيِّ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ۔

ایوب بن محمد رقی، محمد بن عبید، ادریس بن یزید اودی، عمرو بن مرہ جملی، ابو البختری طائی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرفوعاً روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ابو البختری کا حضرت ابو سعید سے سماع ثابت نہیں ہے۔

١٥٦٦ - حدثنا محمد بن قدامة بن اعين نا جرير عن المغيرة عن ابراهيم قال الوسق ستون مختوما بالحجاجي۔

محمد بن قدامہ بن اعین، جریر، مغیرہ، ابراہیم نے کہا کہ وسق میں حجاج کے ساٹھ مہری صاع ہوتے ہیں۔

١٥٦٧ - حدثنا محمد بن بشار حدثني محمد بن عبد الله الانصاري نا صرد بن ابي المنازل سمعت حبيبا المالكي قال قال رجل لعمران بن حصين يا ابا نجيد انكم لتحدثوننا باحاديث ما نجد لها اصلا في القرآن فغضب عمران وقال للرجل اوجدتم في كل اربعين درهما درهم ومن كل كذا وكذا شاة شاة ومن كل كذا وكذا بعيرا كذا وكذا اوجدتم هذا في القرآن قال لا قال فعن من اخذتم هذا اخذتموه عنا واخذناه عن نبي الله صلى الله عليه وسلم وذكر اشياء نحو هذا۔

حبیب مالکی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ اے ابو نجید! آپ ہم سے ایسی حدیثیں بیان کرتے ہیں جن کی اصل ہم قرآن مجید میں نہیں پاتے۔ پس حضرت عمران ناراض ہوئے اور اس آدمی سے فرمایا کیا تم ہر چالیس درہم میں ایک درہم اور اتنی بکریوں میں ایک بکری اور اتنے اونٹوں میں ایک اونٹ ہے، کیا یہ قرآن کریم میں پاتے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا پھر تم نے یہ کہاں سے حاصل کیں؟ تم نے یہ ہم سے حاصل کیں اور ہم نے انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حاصل کیا اور اسی طرح کی کئی اور باتیں ارشاد فرمائیں۔

باب في العروض اذا كانت للتجارة هل فيها زكاة۔

کیا تجارتی سامان پر زکوٰۃ ہے

١٥٦٨ - حدثنا محمد بن داود بن سفيان نا يحيى بن حسان نا سليمان بن موسى ابو داود نا جعفر بن سعد بن سمرة بن جندب حدثني خبيب بن سليمان عن ابيه سليمان عن سمرة بن جندب قال اما بعد فان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يامرنا ان نخرج الصدقة من الذي نعد للبيع۔

محمد بن داود بن سفیان، یحییٰ بن حسان، سلیمان بن موسیٰ ابو داود، جعفر بن سعد بن سمرہ بن جندب، خبیب بن سلیمان، سلیمان، حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ اما بعد، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں حکم فرمایا کرتے کہ ہم تجارتی مال میں سے صدقہ (زکوٰۃ) ادا کیا کریں۔

باب الكنز ما هو وزكاة الحلي۔

کنز کیا ہے اور زیورات کی زکوٰۃ

١٥٦٩ - حدثنا ابو كامل وحميد بن مسعدة المعنى ان خالد بن الحارث حدثهم نا حسين عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان امراة اتت رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعها ابنة

عمرو بن شعیب نے اپنے والد ماجد سے اور ان کے دادا جان سے روایت کی ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور اس کے ساتھ اس کی بیٹی تھی جس نے سونے کے دو بھاری کنگن پہنے ہوئے تھے آپ

ابنة لها وفي يد ابنتها مسكتان غليظتان من ذهب فقال لها أتعطين زكاة هذا قالت لا قال أيسرك أن يسورك الله بهما يوم القيامة سوارين من نار قال فخلعتهما فألقتهما إلى النبي صلى الله عليه وسلم وقالت هما لله ولرسوله۔

١٥٥٠ - حدثنا محمد بن عيسى حدثنا عتاب يعني ابن بشير عن ثابت بن عجلان عن عطاء عن أم سلمة قالت كنت ألبس أوضاحا من ذهب فقلت يا رسول الله أكنز هو فقال ما بلغ أن تؤدى زكاته فزكي فليس بكنز۔

١٥٥١ - حدثنا محمد بن إدريس الرازي حدثنا عمرو بن الربيع بن طارق حدثنا يحيى بن أيوب عن عبيد الله بن أبي جعفر أن محمد بن عمرو بن عطاء أخبره عن عبد الله بن شداد بن الهاد أنه قال دخلنا على عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم فقالت دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم فرأى في يدي فتخات من ورق فقال ما هذا يا عائشة فقلت صنعتهن أتزين لك يا رسول الله قال أتؤدين زكاتهن قلت لا أو ما شاء الله قال هو حسبك من النار۔

باب في زكاة السائمة

١٥٥٢ - حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا حماد قال أخذت من ثمامة بن عبد الله بن أنس كتابا زعم أن أبا بكر كتبه لأنس وعليه خاتم رسول الله صلى الله عليه وسلم حين بعثه مصدقا وكتبه له فإذا فيه هذه فريضة الصدقة التي فرضها رسول الله صلى الله عليه وسلم على المسلمين التي أمر الله بها نبيه عليه السلام فمن سئلها من المسلمين على وجهها فليعطها

سے فرمایا کیا تم ان کی زکوٰۃ دیتی ہو۔ عرض گزار ہوئیں کہ نہیں۔ فرمایا کیا تمہیں یہ اچھا لگتا ہے کہ قیامت کے روز ان کے بدلے اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے۔ پس انہوں نے اتار کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور پیش کر دیا اور عرض گزار ہوئیں کہ یہ دونوں اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہیں۔

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میں سونے کے زیور پہنا کرتی تھی تو عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کیا یہ کنز ہے؟ فرمایا جو زکوٰۃ کی حد کو پہنچ جائیں اور ان کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے تو وہ کنز نہیں ہیں۔

محمد بن ادریس رازی، عمرو بن ربیع بن طارق، یحییٰ بن ایوب، عبید اللہ بن ابو جعفر، محمد بن عمرو بن عطاء نے عبد اللہ بن شداد بن الہاد سے روایت کی کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میرے ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھیاں دیکھ کر فرمایا اے عائشہ! یہ کیا ہے؟ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! آپ کے لیے سنگار کیا ہے۔ فرمایا کیا تم ان کی زکوٰۃ دیتی ہو؟ میں عرض گزار ہوئی کہ نہیں یا جو خدا نے چاہا۔ فرمایا کہ تمہیں جہنم کے لیے کافی ہے۔

چرنے والے جانوروں کی زکوٰۃ

حماد کا بیان ہے کہ میں نے ثمامہ بن عبد اللہ بن انس سے ایک تحریر لی۔ انہوں نے کہا کہ حضرت ابوبکر نے یہ حضرت انس کے لیے لکھی تھی اور اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مہر تھی۔ جس وقت انہیں بھیجا جبکہ انہیں صدقہ جات کا عامل بنا کر بھیجا تھا اور ان کے لیے لکھا تھا۔ اس میں زکوٰۃ کی شرح یہ تحریر تھی جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر فرض فرمائی تھی جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو حکم فرمایا تھا کہ جن مسلمانوں سے اس کے مطابق زکوٰۃ مانگی جائے تو وہ دے دیں اور جن سے اس کی نسبت زیادہ مانگی جائے وہ نہ دیں ...

[illegible]

[illegible]

وَلَيْسَ عِنْدَهُ إِلَّا ابْنَةُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَشَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ ابْنَةِ مَخَاضٍ وَلَيْسَ عِنْدَهُ إِلَّا ابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي سَائِمَةِ الْغَنَمِ إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ فَفِيهَا شَاةٌ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِيهَا شَاتَانِ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ مِائَتَيْنِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ ثَلَاثَ مِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٍ شَاةٌ وَلَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ مِنَ الْغَنَمِ وَلَا تَيْسُ الْغَنَمِ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْمُصَدِّقُ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُفْتَرِقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ فَإِنْ لَمْ تَبْلُغْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ أَرْبَعِينَ فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي الرِّقَةِ رُبْعُ الْعُشْرِ فَإِنْ لَمْ يَكُنِ الْمَالُ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا۔

تک چالیس پر ایک بکری ہے ایک سو بیس تک۔ جب یہ ایک سو بیس سے بڑھ جائیں تو دو بکریاں ہیں دو سو تک۔ جب دو سو سے بڑھ جائے تو تین بکریاں ہیں تین سو تک۔ جب تین سو سے بڑھ جائیں تو ہر سو پر ایک بکری ہے۔ زکوٰۃ میں بڑھیا اور عیب دار بکری نہیں لی جائے گی اور بکرا مگر جبکہ مصدق لینا چاہے۔ زکوٰۃ کے ڈر سے جدا مال کو اکٹھا اور اکٹھے کو جدا نہیں کیا جائے گا۔ جو مال دو حصے داروں کا ہو تو وہ حصے کے مطابق آپس میں حساب کر لیں۔ اگر کسی کی چالیس تک نہ پہنچیں تو ان میں کچھ نہیں مگر جو مالک خوشی سے دے۔ نقدی پر چالیسواں حصہ ہے اگر مال صرف ایک سو نوے درہم ہوں تو ان پر کچھ نہیں مگر جو ان کا مالک دے۔

١٥٥٣- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابَ الصَّدَقَةِ فَلَمْ يُخْرِجْهُ إِلَى عُمَّالِهِ حَتَّى قُبِضَ فَقَرَنَهُ بِسَيْفِهِ فَعَمِلَ بِهِ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى قُبِضَ ثُمَّ عَمِلَ بِهِ عُمَرُ حَتَّى قُبِضَ فَكَانَ فِيهِ فِي خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ شَاةٌ وَفِي عَشْرٍ شَاتَانِ وَفِي خَمْسَ عَشْرَةَ ثَلَاثُ شِيَاهٍ وَفِي عِشْرِينَ أَرْبَعُ شِيَاهٍ وَفِي خَمْسٍ وَعِشْرِينَ ابْنَةُ مَخَاضٍ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا ابْنَةُ لَبُونٍ إِلَى

سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کے متعلق ایک تحریر لکھی اور عاملوں کے پاس بھیجے بھی نہ پائے تھے کہ وصال فرمایا اسے اپنی تلوار سے لگا رکھا تھا۔ حضرت ابو بکر نے اس کے مطابق عمل کیا یہاں تک کہ وفات پائی۔ پھر اس پر حضرت عمر نے آخری دم تک عمل کیا۔ اس میں تھا کہ ہر پانچ اونٹ پر ایک بکری دس پر دو بکریاں، پندرہ پر تین بکریاں، بیس پر چار بکریاں اور پچیس پر ایک سالہ اونٹنی پینتیس تک جب اس پر ایک بھی بڑھ جائے تو دو سالہ اونٹنی پینتالیس تک۔ اگر اس تعداد سے ایک بھی بڑھ جائے تو ان پر تین سالہ اونٹنی ساٹھ تک۔ اگر ان میں

خمسٍ وأربعين، وإذا زادت واحدة ففيها حقة إلى ستين، وإذا زادت واحدة ففيها جذعة إلى خمس وسبعين، وإذا زادت واحدة ففيها ابنتا لبون إلى تسعين، وإذا زادت واحدة ففيها حقتان إلى عشرين ومائة، فإن كانت الإبل أكثر من ذلك ففي كل خمسين حقة، وفي كل أربعين ابنة لبون، وفي الغنم في كل أربعين شاة شاة إلى عشرين ومائة، فإن زادت واحدة فشاتان إلى مائتين، فإذا زادت واحدة على المائتين ففيها ثلاث شياه إلى ثلاث مائة، فإن كانت الغنم أكثر من ذلك ففي كل مائة شاة شاة، وليس فيها شيء حتى تبلغ المائة، ولا يفرق بين مجتمع، ولا يجمع بين متفرق مخافة الصدقة، وما كان من خليطين فإنهما يتراجعان بالسوية، ولا يؤخذ في الصدقة هرمة ولا ذات عيب. قال: وقال الزهري: إذا جاء المصدق قسمت الشاء أثلاثا ثلثا شرارا، وثلثا خيارا، وثلثا وسطا، فأخذ المصدق من الوسط، ولم يذكر الزهري البقر.

ف۔ اونٹ کے بچوں کے مندرجہ ذیل اصطلاحی نام ہیں۔

۱۔ بنت مخاض۔ ایک سال کی اونٹنی کو کہتے ہیں۔

۲۔ بنت لبون۔ دو سال کی اونٹنی کو کہتے ہیں۔

۳۔ ابن لبون۔ دو سال کے اونٹ کو کہتے ہیں۔

۴۔ حقہ۔ تین سال کی اونٹنی کو کہتے ہیں۔

۵۔ جذعہ۔ چار سال کی اونٹنی کو کہتے ہیں۔

ایک بھی بڑھ جائے تو چار سالہ اونٹنی پچھتر تک۔ اس سے جب ایک بھی بڑھ جائے تو دو سالہ دو اونٹنیاں نوے تک۔ جب یہ ایک بھی بڑھ جائیں تو ان پر دو تین سالہ اونٹنیاں ایک سو بیس تک۔ اگر اونٹ اس سے زیادہ ہو جائیں تو ہر پچاس پر ایک تین سالہ اونٹنی اور ہر چالیس پر دو سالہ اونٹنی۔ بکریوں میں ہر چالیس پر ایک بکری ایک سو بیس تک۔ اگر اس سے بڑھ جائیں تو دو سو تک دو بکریاں۔ اگر دو سو سے ایک بھی بڑھ جائے تو تین بکریاں تین سو تک۔ اگر بکریاں اس سے بڑھ جائیں تو ہر سو پر ایک بکری اور جب تک سینکڑہ پورا نہ ہو جائے اس وقت تک ان پر کچھ نہیں۔ زکوٰۃ کے ڈر سے اکٹھے مال کو علیحدہ علیحدہ اور علیحدہ مال کو اکٹھا نہ کیا جائے اور مال رکھنے والوں کا جو حصہ ہو اس کے مطابق سمجھوتہ کر لیں۔ زکوٰۃ میں بوڑھی اور عیب والی بکری نہیں لی جائے گی۔ زہری کا بیان ہے کہ مصدق کے آنے پر بکریوں کو تین حصوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ ثلث گھٹیا، ثلث بڑھیا اور ثلث درمیانی۔ پس مصدق درمیانی بکریوں سے لے گا اور زہری نے گایوں کا ذکر نہیں کیا۔ ف

۱۵۵۲۔ حدثنا عثمان بن أبي شيبة نا

عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن یزید واسطی سے سفیان بن حسین

محمد بن یزید الواسطی انا سفیان بن حسین
باسنادہ ومعناہ قال فان لم تکن ابنۃ مخاض
فابن لبون ولم یذکر کلام الزہری۔

۱۵۵۵ حدثنا محمد بن العلاء انا ابن
المبارک عن یونس بن یزید عن ابن شہاب
قال ہذہ نسخۃ کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم الذی کتبہ فی الصدقۃ وہی عند آل
عمر بن الخطاب قال ابن شہاب اقرانیہا سالم
بن عبد اللہ بن عمر فوعیتہا علی وجہہا وہی
التی انتسخ عمر بن عبد العزیز من عبد اللہ
بن عبد اللہ بن عمر وسالم بن عبد اللہ بن عمر
فذکر الحدیث قال فاذا کانت احدی وعشرین
ومائۃ ففیہا ثلث بنات لبون حتی تبلغ تسعا
وعشرین ومائۃ فاذا کانت ثلثین ومائۃ ففیہا
بنتا لبون وحقۃ حتی تبلغ تسعا وثلثین ومائۃ
فاذا کانت اربعین ومائۃ ففیہا حقتان وبنت
لبون حتی تبلغ تسعا واربعین ومائۃ فاذا کانت
خمسین ومائۃ ففیہا ثلث حقاق حتی تبلغ
تسعا وخمسین ومائۃ فاذا کانت ستین ومائۃ
ففیہا اربع بنات لبون حتی تبلغ تسعا و
ستین ومائۃ فاذا کانت سبعین ومائۃ ففیہا
ثلث بنات لبون وحقۃ حتی تبلغ تسعا
وسبعین ومائۃ فاذا کانت ثمانین ومائۃ
ففیہا حقتان وابنتا لبون حتی تبلغ تسعا و
ثمانین ومائۃ فاذا کانت تسعین ومائۃ ففیہا
ثلث حقاق وبنت لبون حتی تبلغ تسعا و
تسعین ومائۃ فاذا کانت مائتین ففیہا اربع حقاق

سفیان بن حسین سے اسی سند کے ساتھ ہم معنی روایت ہے کہ اگر ایک
سالہ اونٹنی نہ ہو تو دو سالہ اونٹ دیں اور زہری کے کلام کو ذکر نہیں کیا۔

ابن شہاب سے روایت ہے کہ ابن شہاب نے فرمایا یہ
تحریر کی نقل ہے جو رسول اللہ کے صدقہ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے لکھوائی تھی جو حضرت عمر کی اولاد کے پاس تھی ابن شہاب
نے فرمایا کہ یہ سالم بن عبد اللہ بن عمر نے مجھے پڑھائی اور میں نے
اس کو اسی طرح سمجھ کر یاد کر لیا عمر بن عبد العزیز نے بھی اسے
عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر اور سالم بن عبد اللہ بن عمر سے نقل کیا
پھر حدیث بیان کرتے ہوئے کہا جب ایک سو اکیس
ہو جائیں تو ان میں تین دو سالہ اونٹنیاں یہاں تک کہ ایک سو انتیس
ہوں جب ایک سو تیس ہو جائیں تو دو دو سالہ اونٹنیاں اور ایک سہ سالہ
ایک سو انتالیس تک جب ایک سو چالیس ہو جائیں تو
ان میں دو سہ سالہ اور ایک دو سالہ یہاں تک کہ ایک سو انچاس ہوں
جب ایک سو پچاس ہو جائیں تو ان میں تین سہ سالہ یہاں تک
کہ ایک سو انسٹھ ہوں جب ایک سو ساٹھ ہو جائیں تو ان میں چار دو سالہ
اونٹنیاں یہاں تک کہ ایک سو انہتر ہوں جب
ایک سو ستر ہو جائیں تو ان میں تین دو سالہ اور ایک سہ سالہ یہاں
تک کہ ایک سو اناسی ہو جائیں جب ایک سو اسی ہو جائیں تو
ان میں دو سہ سالہ اور دو دو سالہ یہاں تک کہ ایک سو نواسی ہوں
جب ایک سو نوے ہو جائیں تو ان میں تین سہ سالہ اور ایک دو سالہ یہاں تک
کہ ایک سو ننانوے ہو جائیں جب دو سو ہو جائیں تو چار سہ سالہ
اونٹنیاں یا پانچ دو سالہ [illegible] بکریوں کے متعلق
حدیث سفیان بن حسین کے مطابق بیان کی [illegible]
[illegible]
[illegible] صدقہ [illegible]

حِقَاقٍ أَوْ خَمْسُ بَنَاتِ لَبُونٍ أَيُّ السِّنِينَ وُجِدَتْ أُخِذَتْ وَفِي سَائِمَةِ الْغَنَمِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ وَفِيهِ وَلَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ مِنَ الْغَنَمِ وَلَا تَيْسُ الْغَنَمِ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْمُصَدِّقُ۔

۵۵۶ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ قَالَ مَالِكٌ وَقَوْلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ هُوَ أَنْ يَكُونَ لِكُلِّ رَجُلٍ أَرْبَعُونَ شَاةً فَإِذَا أَظَلَّهُمُ الْمُصَدِّقُ جَمَعُوهَا لِئَلَّا يَكُونَ فِيهَا إِلَّا شَاةٌ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ أَنَّ الْخَلِيطَيْنِ إِذَا كَانَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةُ شَاةٍ وَشَاةٌ فَيَكُونُ عَلَيْهِمَا فِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ فَإِذَا أَظَلَّهُمَا الْمُصَدِّقُ فَرَّقَا غَنَمَهُمَا فَلَمْ يَكُنْ عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا إِلَّا شَاةٌ فَهَذَا الَّذِي سَمِعْتُ فِي ذَلِكَ۔

امام مالک نے بیان فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے۔ جو مال الگ الگ ہو وہ یکجا نہ کیا جائے اور اکٹھا الگ نہ کیا جائے۔ یعنی دو آدمی ہوں جن میں سے ہر ایک کی چالیس بکریاں ہوں اور جب وصول کرنے والا آئے تو وہ ان کو ملا کر ایک ریوڑ کر لیں تاکہ ایک ہی بکری دینی پڑے۔ اور اکٹھا کو جدا کریں جیسے دو حصے دار ہیں جن میں سے ہر ایک کی ایک سو ایک بکریاں ہوں تو تین بکریاں دینا لازم آتی ہے۔ اگر وہ مصدق کو دیکھ کر اپنی بکریاں جدا کر لیں تو ہر ایک کی ایک بکری دینا ہوگی۔ یہی میں نے اس بارے میں سنا ہے۔

۵۵۷ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ وَعَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ زُهَيْرٌ أَحْسَبُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ هَاتُوا رُبْعَ الْعُشُورِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ شَيْءٌ حَتَّى تَتِمَّ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَإِذَا كَانَتْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ فَمَا زَادَ فَعَلَى حِسَابِ ذَلِكَ وَفِي الْغَنَمِ فِي أَرْبَعِينَ شَاةً شَاةٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ إِلَّا تِسْعٌ وَثَلَاثُونَ فَلَيْسَ عَلَيْكَ فِيهَا شَيْءٌ وَسَاقَ صَدَقَةَ الْغَنَمِ مِثْلَ الزُّهْرِيِّ قَالَ وَفِي الْبَقَرِ فِي كُلِّ ثَلَاثِينَ تَبِيعٌ وَفِي الْأَرْبَعِينَ مُسِنَّةٌ وَلَيْسَ عَلَى الْعَوَامِلِ شَيْءٌ وَفِي الْإِبِلِ فَذَكَرَ صَدَقَتَهَا كَمَا ذَكَرَ الزُّهْرِيُّ قَالَ وَفِي خَمْسٍ وَعِشْرِينَ خَمْسَةٌ مِنَ الْغَنَمِ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا

حارث اعور نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ زہیر کا بیان ہے کہ میرے خیال میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چالیسواں حصہ لاؤ یعنی ہر چالیس درہم میں سے ایک درہم۔ جب تک دو سو درہم پورے نہ ہوں تم پر کچھ لازم نہیں۔ جب دو سو درہم ہو جائیں تو پانچ درہم۔ آگے جتنے زیادہ ہوں اسی حساب سے اور بکریوں میں ہر چالیس پر ایک بکری۔ اگر انتالیس بکریاں ہوں تو تم پر کچھ بھی نہیں ہے۔ آگے بکریوں کی زکوٰۃ زہری کی طرح بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ گائے بیلوں میں ہر تیس پر ایک سالہ بچھڑا اور چالیس پر دو سالہ اور کام کرنے والوں پر کچھ نہیں۔ اونٹوں کی زکوٰۃ اسی طرح بیان کی جیسے زہری نے ذکر کیا۔ کہا کہ پچیس اونٹوں میں پانچ بکریاں ہیں۔ جب ان سے ایک بھی زیادہ ہو جائے تو ان پر ایک سالہ اونٹنی ہے۔ اگر ایک سالہ اونٹنی نہ ہو تو دو سالہ اونٹ جو مذکر ہو۔ اگر ان پر ایک بھی زیادہ ہو جائے تو ان پر دو سالہ اونٹنی پینتالیس تک۔ جب ایک کا اضافہ ہو جائے تو ان پر تین سالہ اونٹنی جس کے پاس اونٹ جفتی کے

ابْنَةُ مَخَاضٍ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ ابْنَةُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْجَمَلِ إِلَى سِتِّينَ ثُمَّ سَاقَ مِثْلَ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ قَالَ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً يَعْنِي وَاحِدَةً وَتِسْعِينَ فَفِيهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْجَمَلِ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِنْ كَانَتِ الْإِبِلُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَلَا تُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْمُصَدِّقُ وَفِي النَّبَاتِ مَا سَقَتْهُ الْأَنْهَارُ أَوْ سَقَتِ السَّمَاءُ الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالْغَرْبِ فَفِيهِ نِصْفُ الْعُشْرِ وَفِي حَدِيثِ عَاصِمٍ وَالْحَارِثِ الصَّدَقَةُ فِي كُلِّ عَامٍ قَالَ زُهَيْرٌ أَحْسَبُهُ قَالَ مَرَّةً وَفِي حَدِيثِ عَاصِمٍ إِذَا لَمْ يَكُنْ فِي الْإِبِلِ ابْنَةُ مَخَاضٍ وَلَا ابْنُ لَبُونٍ فَعَشْرَةُ دَرَاهِمَ أَوْ شَاتَانِ۔

سال تک۔ پھر آگے حدیث زہری کی طرح بیان کرتے ہوئے فرمایا جب ایک سے زیادہ ہو جائے یعنی اکانوے ہو جائیں تو ان پر تین سالہ دو اونٹنیاں یعنی ایک سو بیس تک۔ اگر اونٹ اس سے زیادہ ہو جائیں تو ہر پچاس پر تین سالہ اونٹنی اور اکٹھے مال کو متفرق نہ کیا جائے اور متفرق مال کو جمع نہ کیا جائے۔ زکوٰۃ کے ڈر سے اور زکوٰۃ میں بوڑھا اور عیب والا جانور نہیں لیا جائے گا اور نہ نر مگر جب کہ صدقہ چاہے۔ پیداوار میں جو نہر سے سیراب کی گئی یا بارش سے اس میں دسواں حصہ ہے اور جسے چرس سے سیراب کیا گیا تو اس میں بیسواں حصہ ہے۔ عاصم اور حارث کی حدیث میں ہے کہ زکوٰۃ ہر سال وصول کی جائے گی۔ زہیر کا قول ہے کہ میرے خیال میں ایک مرتبہ کہا حدیث عاصم میں ہے کہ اگر ایک سالہ اونٹنی اور دو سالہ اونٹ نہ ہو تو دس درہم یا دو بکریاں لی جائیں گی۔

١٥٥٨۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ وَسَمَّى آخَرَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ وَالْحَارِثِ الْأَعْوَرِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ أَوَّلِ الْحَدِيثِ قَالَ فَإِذَا كَانَتْ لَكَ مِائَتَا دِرْهَمٍ وَحَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ وَلَيْسَ عَلَيْكَ شَيْءٌ يَعْنِي فِي الذَّهَبِ حَتَّى يَكُونَ لَكَ عِشْرُونَ دِينَارًا فَإِذَا كَانَتْ لَكَ عِشْرُونَ دِينَارًا وَحَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ فَفِيهَا نِصْفُ دِينَارٍ فَمَا زَادَ فَبِحِسَابِ ذَلِكَ قَالَ فَلَا أَدْرِي أَعَلِيٌّ يَقُولُ فَبِحِسَابِ ذَلِكَ أَوْ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ فِي مَالٍ زَكَاةٌ حَتَّى يَحُولَ

عاصم بن ضمرہ اور حارث اعور نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی حدیث کا بعض روایت کرتے ہوئے کہا۔ جب تمہارے پاس دو سو درہم ہو جائیں اور ان پر سال گزر جائے تو ان پر پانچ درہم ہیں اور سونے میں تم پر کچھ نہیں ہے یہاں تک کہ بیس دینار ہو جائیں۔ جب تمہارے پاس بیس دینار ہو جائیں اور ان پر سال گزر جائے تو ان پر نصف دینار زکوٰۃ ہے۔ زیادہ ہوں تو اسی حساب سے۔ نہیں معلوم کہ یہ بات حضرت علی کا قول ہے یا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اور کسی مال میں اس وقت تک زکوٰۃ نہیں ہے جب تک اس پر سال نہ گزر جائے۔ جریر نے ابن وہب سے روایت کرتے ہوئے یہی کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی مال پر اس وقت تک زکوٰۃ نہیں جب تک سال نہ گزر جائے۔

عليه الحول الا ان جريرا قال ابن وهب يزيد في الحديث عن النبي صلى الله عليه وسلم ليس في مال زكوة حتى يحول عليه الحول۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گھوڑے اور لونڈی غلام کی زکوٰۃ میں نے معاف کر دی ہیں چاندی کی زکوٰۃ لاؤ یعنی ہر چالیس سے ایک درہم اور ایک سو نوے درہم میں کچھ نہیں۔ جب دو سو درہم ہو جائیں تو ان میں پانچ درہم ہیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس روایت کو اس طرح اعمش نے ابو اسحاق سے جیسا کہ ابو عوانہ نے کیا ہے اور روایت کیا اسے شیبان ابو معاویہ اور ابراہیم بن طہمان نے ابو اسحاق سے بواسطہ حارث حضرت علی سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کے مانند اور نفیلی کی حدیث کو شعبہ اور سفیان وغیرہ نے ابو اسحاق سے بواسطہ عاصم حضرت علی سے روایت کیا اور اسے مرفوع نہیں کیا۔

۱۵۵۹ - حدثنا عمرو بن عون انا ابو عوانة عن ابي اسحٰق عن عاصم بن ضمرة عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قد عفوت عن الخيل والرقيق فهاتوا صدقة الرقة من كل اربعين درهما درهم وليس في تسعين ومائة شيء فاذا بلغت مائتين ففيها خمسة دراهم قال ابو داود روى هذا الحديث الاعمش عن ابي اسحٰق كما قال ابو عوانة ورواه شيبان ابو معاوية وابراهيم بن طهمان عن ابي اسحٰق عن الحارث عن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله وروى حديث النفيلي شعبة وسفين وغيرهما عن ابي اسحٰق عن عاصم عن علي لم يرفعوه۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، بہز بن حکیم، محمد بن علاء، ابو اسامہ، بہز بن حکیم ان کے والد ماجد ان کے دادا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چالیس چرنے والے اونٹوں میں دو سالہ اونٹنی ہے۔ اونٹوں کو حساب سے جدا نہ کیا جائے جس نے ثواب کی نیت سے زکوٰۃ دی۔ ابن العلاء نے فرمایا کہ اس کے لیے ثواب ہے اور جس نے روکی ہم اس سے وصول کر لیں گے اور اس کا آدھا مال تاوان ہوگا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے تاوانوں سے ہے۔ آل محمد کے لیے اس میں سے کچھ نہیں ہے۔

۱۵۶۰ - حدثنا موسى بن اسمٰعيل نا حماد انا بهز بن حكيم ح وحدثنا محمد بن العلاء انا ابو اسامة عن بهز بن حكيم عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في كل سائمة ابل في اربعين بنت لبون ولا يفرق ابل عن حسابها من اعطاها مؤتجرا قال ابن العلاء مؤتجرا بها فله اجرها ومن منعها فانا آخذوها وشطر ماله عزمة من عزمات ربنا عز وجل ليس لآل محمد منها شيء۔

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب انہیں یمن کی طرف روانہ کیا تو حکم فرمایا کہ تیس گایوں میں سے ایک سالہ بچھڑا یا بچھیا لینا اور ہر چالیس میں سے دو سالہ اور ہر بالغ کا فرض ایک دینار ہے

۱۵۶۱ - حدثنا النفيلي نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابي وائل عن معاذ ان النبي صلى الله عليه وسلم لما وجهه الى اليمن امره ان يأخذ من البقر من كل ثلاثين تبيعا او تبيعة

وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةً وَمِنْ كُلِّ حَالِمٍ يَعْنِي مُحْتَلِمًا دِينَارًا أَوْ عَدْلَهُ مِنَ الْمَعَافِرِ ثِيَابٌ تَكُونُ بِالْيَمَنِ۔

لیا یا اس کے بدلے یمنی کپڑا لے لینا۔

١٥٦٢ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالنُّفَيْلِيُّ وَابْنُ الْمُثَنَّى قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

عثمان بن ابی شیبہ، نفیلی اور ابن مثنیٰ، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم، مسروق، حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کے مانند روایت کی۔

١٥٦٣ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ ثَنَا أَبِي عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْيَمَنِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ لَمْ يَذْكُرْ ثِيَابًا تَكُونُ بِالْيَمَنِ وَلَا ذَكَرَ يَعْنِي مُحْتَلِمًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ جَرِيرٌ وَيَعْلَى وَمَعْمَرٌ وَشُعْبَةُ وَأَبُو عَوَانَةَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ يَعْلَى وَمَعْمَرٌ عَنْ مُعَاذٍ مِثْلَهُ۔

مسروق سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں یمن کی طرف روانہ کیا۔ پھر پہلی حدیث کی طرح ذکر کیا لیکن یمنی کپڑے اور بالغ ہونے کا ذکر نہیں کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے جریر اور یعلیٰ اور معمر اور شعبہ اور ابو عوانہ اور یحییٰ بن سعید، اعمش، ابو وائل نے مسروق سے روایت کی۔ یعلیٰ اور معمر نے حضرت معاذ سے اسی طرح روایت کی۔

١٥٦٤ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ مَيْسَرَةَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ سِرْتُ أَوْ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَارَ مَعَ مُصَدِّقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَأْخُذَ مِنْ رَاضِعِ لَبَنٍ وَلَا تَجْمَعَ بَيْنَ مُفْتَرِقٍ وَلَا تُفَرِّقَ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَكَانَ إِنَّمَا يَأْتِي الْمِيَاهَ حِينَ تَرِدُ الْغَنَمُ فَيَقُولُ أَدُّوا صَدَقَاتِ أَمْوَالِكُمْ قَالَ فَعَمَدَ رَجُلٌ مِنْهُمْ إِلَى نَاقَةٍ كَوْمَاءَ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا صَالِحٍ مَا الْكَوْمَاءُ قَالَ عَظِيمَةُ السَّنَامِ قَالَ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهَا قَالَ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ تَأْخُذَ خَيْرَ إِبِلِي قَالَ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهَا قَالَ فَخَطَمَ لَهُ أُخْرَى دُونَهَا فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهَا ثُمَّ خَطَمَ لَهُ أُخْرَى دُونَهَا

سوید بن غفلہ کا بیان ہے کہ میں ساتھ گیا یا مجھے اس شخص نے بتایا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مصدق کے ساتھ گیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تحریر مبارک میں تھا کہ دودھ پیتے جانور نہ لیا جائے اور نہ متفرق مال کو اکٹھا کیا جائے اور نہ اکٹھے مال کو متفرق کیا جائے۔ مصدق وہاں آتا جب بکریاں پانی پینے جاتیں اور کہتا کہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرو۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے اپنی کوہان والی اونٹنی دینا چاہی۔ میں نے کہا اے ابو صالح! کوہان والی کیسی ہوتی ہے؟ فرمایا موٹے کوہان والی۔ مصدق نے لینے سے انکار کیا۔ اس نے کہا میں چاہتا ہوں کہ آپ میرا بہترین اونٹ لیں۔ اس نے لینے سے انکار کیا۔ آدمی نے اس سے کمتر اونٹنی کو نکیل ڈالی تو اس نے لینے سے انکار کر دیا۔ اس سے کمتر اونٹنی کو نکیل ڈالی تو اس نے قبول کر لیا اور کہا کہ میں نے اسے لے لیا ہے کیونکہ مجھے خوف تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہو کر

فَقَبِلَهَا وَقَالَ إِنِّي آخُذُهَا وَأَخَافُ أَنْ يَجِدَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِي عَمَدْتَ إِلَى رَجُلٍ فَتَخَيَّرْتَ عَلَيْهِ إِبِلَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ هُشَيْمٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ لَا يُفَرَّقُ.

فرمائیں گے کہ تم نے اس آدمی کا اچھا اونٹ چھانٹ لیا تھا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسے ہشیم نے ہلال بن خباب سے بھی اسی طرح روایت کیا۔

۱۵۷۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي لَيْلَى الْكِنْدِيِّ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ أَتَانَا مُصَدِّقُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ وَقَرَأْتُ فِي عَهْدِهِ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ رَاضِعَ لَبَنٍ.

محمد بن صباح بزار، شریک، عثمان بن ابی زرعہ، ابو لیلیٰ کندی سے روایت ہے کہ سوید بن غفلہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مصدق ہمارے پاس آیا تو میں نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اس کی تحریر کو پڑھا کہ متفرق مال جمع نہ کیا جائے اور اکٹھے مال کو علیحدہ علیحدہ نہ کیا جائے زکوٰۃ کے خوف سے اور دودھ پینے والے کا ذکر نہ تھا۔

۱۵۷۶ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحَاقَ الْمَكِّيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الْجُمَحِيِّ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ ثَفِنَةَ الْيَشْكُرِيِّ قَالَ الْحَسَنُ رَوْحٌ يَقُولُ مُسْلِمُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ اسْتَعْمَلَ نَافِعُ بْنُ عَلْقَمَةَ أَبِي عَلَى عِرَافَةِ قَوْمِهِ فَأَمَرَهُ أَنْ يُصَدِّقَهُمْ قَالَ فَبَعَثَنِي أَبِي فِي طَائِفَةٍ مِنْهُمْ فَأَتَيْتُ شَيْخًا كَبِيرًا يُقَالُ لَهُ سِعْرُ بْنُ دَيْسَمٍ فَقُلْتُ إِنَّ أَبِي بَعَثَنِي إِلَيْكَ يَعْنِي لِأُصَدِّقَكَ قَالَ ابْنَ أَخِي وَأَيَّ نَحْوٍ تَأْخُذُونَ قُلْتُ نَخْتَارُ حَتَّى إِنَّا نَتَبَيَّنُ ضُرُوعَ الْغَنَمِ قَالَ ابْنَ أَخِي فَإِنِّي أُحَدِّثُكَ أَنِّي كُنْتُ فِي شِعْبٍ مِنْ هَذِهِ الشِّعَابِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَنَمٍ لِي فَجَاءَنِي رَجُلَانِ عَلَى بَعِيرٍ فَقَالَا لِي إِنَّا رَسُولَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْكَ لِتُؤَدِّيَ صَدَقَةَ غَنَمِكَ فَقُلْتُ مَا عَلَيَّ فِيهَا فَقَالَا شَاةٌ فَأَعْمِدُ إِلَى شَاةٍ قَدْ عَرَفْتُ مَكَانَهَا مُمْتَلِئَةٍ مَحْضًا وَشَحْمًا فَأَخْرَجْتُهَا إِلَيْهِمَا فَقَالَا هَذِهِ شَاةُ الشَّافِعِ وَالشَّافِعُ الْحَائِلُ وَقَدْ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَأْخُذَ

حسن بن علی، وکیع، زکریا بن اسحاق مکی، عمرو بن ابی سفیان جمحی، حضرت مسلم بن ثفنہ یشکری سے روایت ہے کہ مسلم بن شعبہ نے فرمایا کہ میرے والد ماجد کو نافع بن علقمہ نے اپنی قوم پر عامل مقرر کیا اور انہیں زکوٰۃ وصول کرنے کا حکم دیا۔ پس انہوں نے مجھے ان میں سے کسی گروہ کی جانب بھیجا۔ میں ان میں سے ایک بہت بوڑھے شخص کے پاس پہنچا جسے سعر کہا جاتا تھا۔ میں نے عرض کی کہ میرے والد ماجد نے مجھے آپ کے پاس زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا ہے۔ فرمایا بھتیجے! تم کیسا مال لیتے ہو؟ میں نے کہا کہ چھانٹ کر یہاں تک کہ تھن بھی دیکھتے ہیں۔ فرمایا بھتیجے! میں تم سے بیان کرتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ان گھاٹیوں میں سے ایک گھاٹی میں تھا اور میرے پاس بکریاں تھیں۔ دو آدمی ایک اونٹ پر سوار ہو کر آئے۔ انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرستادہ ہیں تاکہ آپ کی بکریوں کی زکوٰۃ وصول کریں۔ میں نے کہا کہ مجھ پر کیا لازم ہے؟ انہوں نے کہا ایک بکری۔ میں نے ایک ایسی بکری کا ارادہ کیا جس کی جگہ مجھے معلوم تھی، دودھ اور چربی سے بھرپور تھی۔ انہوں نے کہا کہ یہ بکری تو حاملہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حاملہ بکری لینے سے منع فرمایا ہے۔ میں نے کہا کہ تم کیسی چیز لو گے؟ انہوں نے کہا کہ ایک سال کی یا دو سال کی۔ پس میں نے ایک موٹی بکری کا ارادہ کیا جو بچہ نہ دیتی تھی مگر قریب ہو گئی تھی۔ پس پیش کر دی

ثنيا فقلت فأي شيء تأخذان قالا عناقا جذعة أو ثنية قال فاعمد إلى عناق معتاط والمعتاط التي لم تلد ولدا وقد حان ولادها فأخرجتها إليهما فقالا ناولناها فجعلاها معهما على بعيرهما ثم انطلقا قال أبو داود رواه أبو عاصم عن زكريا قال أيضا مسلم بن شعبة كما قال روح۔

تو انہوں نے اسے لیا اور اپنے ساتھ اونٹ پر بٹھا کر لے گئے

امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے زکریا سے روایت کیا ہے ابو عاصم نے کہ انہوں نے مسلم بن شعبہ کہا:

۱۵۷۷۔ حدثنا محمد بن يونس النسائي نا روح نا زكريا بن إسحاق بإسناده بهذا الحديث قال مسلم بن شعبة قال فيه والشافع التي في بطنها الولد قال أبو داود قرأت في كتاب عبد الله بن سالم بحمص عند آل عمرو بن الحارث الحمصي عن الزبيدي قال وأخبرني يحيى بن جابر عن جبير بن نفير عن عبد الله بن معاوية الغاضري من غاضرة قيس قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ثلاث من فعلهن فقد طعم طعم الإيمان من عبد الله وحده وأنه لا إله إلا الله وأعطى زكاة ماله طيبة بها نفسه رافدة عليه كل عام ولا يعطي الهرمة ولا الدرنة ولا المريضة ولا الشرط اللئيمة ولكن من وسط أموالكم فإن الله لم يسألكم خيره ولم يأمركم بشره۔

زکریا بن اسحاق نے اس حدیث کو اپنی اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہوئے کہا کہ مسلم بن شعبہ نے فرمایا۔ الشافع وہ جانور ہے جس کے پیٹ میں بچہ ہو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے عبداللہ بن سالم کی کتاب کو حمص میں عمرو بن حارث حمصی کی آل کے پاس پڑھا۔ زبیدی، یحییٰ بن جابر، جبیر بن نفیر، غاضرہ قیس کے حضرت عبداللہ بن معاویہ غاضری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین کام ایسے ہیں جس نے انہیں کیا اس نے ایمان کا ذائقہ چکھا یعنی صرف ایک خدا کی عبادت کی اور کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اور طیب خاطر سے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کی تاکہ ہر سال اس سے مدد ملتی رہے اور بوڑھا یا خارش زدہ یا بیمار اور گھٹیا قسم کا نہ دے بلکہ درمیانہ مال دے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تم سے بہترین مال نہیں مانگا اور نہ گھٹیا مال کا حکم دیا ہے

۱۵۷۸۔ حدثنا محمد بن منصور نا يعقوب بن إبراهيم نا أبي عن ابن إسحاق حدثني عبد الله بن أبي بكر عن يحيى بن عبد الله بن عبد الرحمن بن سعد بن زرارة عن عمارة بن عمرو بن حزم عن أبي بن كعب قال بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم مصدقا فمررت برجل فلما جمع لي ماله لم أجد عليه فيه إلا ابنة

عمارہ بن عمرو بن حزم سے روایت ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے مصدق بنا کر بھیجا، پس میں ایک آدمی کے پاس سے گزرا تو اس نے اپنا مال میرے پاس جمع کیا۔ اس پر میرے نزدیک صرف ایک سالہ اونٹنی لازم آتی تھی۔ میں نے کہا کہ اپنی زکوٰۃ میں ایک سالہ اونٹنی دو۔ اس نے کہا کہ وہ کیا کام آئے گی کہ نہ وہ دودھ دے اور نہ سواری کے مطلب کی۔ یہ ہے جوان اور موٹی تازی اونٹنی اسے لے لو جو خوب

مخاض فقلت له أد ابنة مخاض فإنها صدقتك
فقال ذاك ما لا لبن فيه ولا ظهر ولكن هذه
ناقة فتية عظيمة سمينة فخذها فقلت له ما أنا
بآخذ ما لم أومر به وهذا رسول الله صلى الله عليه
وسلم منك قريب فإن أحببت أن تأتيه فتعرض
عليه ما عرضت علي فافعل فإن قبله منك
قبلته وإن رده عليك رددته قال فإني فاعل
فخرج معي وخرج بالناقة التي عرض علي
حتى قدمنا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
له يا نبي الله أتاني رسولك ليأخذ مني صدقة
مالي وايم الله ما قام في مالي رسول الله ولا رسوله
قط قبله فجمعت له مالي فزعم أن ما علي فيه
ابنة مخاض وذلك ما لا لبن فيه ولا ظهر وقد
عرضت عليه ناقة فتية عظيمة ليأخذها فأبى
علي وها هي ذه قد جئتك بها يا رسول الله خذها
فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ذاك
الذي عليك فإن تطوعت بخير آجرك الله
فيه وقبلناه منك قال فها هي ذه يا رسول الله
قد جئتك بها فخذها قال فأمر رسول الله صلى
الله عليه وسلم بقبضها ودعا له في ماله
بالبركة۔

۱۵۷۹۔ حدثنا أحمد بن حنبل ثنا وكيع
ثنا زكريا بن إسحاق المكي عن يحيى بن عبد الله
بن صيفي عن أبي معبد عن ابن عباس أن
رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث معاذا إلى
اليمن فقال إنك تأتي قوما أهل كتاب فادعهم
إلى شهادة أن لا إله إلا الله وأني رسول الله
فإن هم أطاعوك لذلك فأعلمهم أن الله افترض
عليهم خمس صلوات في كل يوم وليلة فإن هم

جوان ہے بہت موٹی ہے، اسے لے لو۔ میں نے کہا جس کا حکم نہیں دیا گیا اسے میں نہیں لوں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کے قریب ہیں اگر آپ چاہتے ہیں تو جو آپ نے مجھ پر پیش کیا ہے حضور کی خدمت میں پیش کر دیجئے۔ اگر حضور نے قبول فرما لی تو میں لے لوں گا اور اگر رد فرما دی تو میں بھی رد کر دوں گا۔ اس نے کہا میں ایسا ہی کروں گا۔ پس وہ اس اونٹنی کو لے کر میرے ساتھ گیا جو مجھے دینے لگا تھا۔ یہاں تک کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ عرض گزار ہوا کہ اے نبی اللہ، آپ کا قاصد میرے پاس آیا تاکہ مال کی زکوٰۃ لے۔ خدا کی قسم اس سے پہلے میرے مال کی خاطر رسول اللہ یا آپ کا قاصد کبھی نہیں آیا۔ میں نے اپنا مال اس کے سامنے جمع کیا تو اس کے خیال میں مجھ پر ایک سال کی اونٹنی لازم آتی تھی جس میں نہ دودھ ہے نہ سواری کے کام آتی ہے۔ میں نے جوان اور موٹی تازی اونٹنی پیش کی کہ اسے لے جائے اس نے لینے سے انکار کر دیا۔ یا رسول اللہ، میں اسے لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا ہوں، اسے لے لیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا۔ تم پر لازم تو یہی ہے لیکن اگر تم نیکی کرتے ہوئے زیادہ دیتے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں اجر دے گا اور ہم بھی قبول کر لیتے ہیں۔ عرض گزار ہوا یا رسول اللہ وہ یہ حاضر ہے میں اسے آپ کی خدمت میں حاضر کر رہا ہوں، اسے لے لیجئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے لینے کا حکم فرمایا اور اس کے مال میں برکت کی دعا فرمائی۔

ابو معبد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت معاذ کو یمن کی طرف بھیجتے ہوئے فرمایا۔ تم ایک قوم کے پاس جاؤ گے جو اہل کتاب ہیں۔ پس انہیں اس بات کی دعوت دینا کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ اگر وہ یہ بات مان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ یہ بات مان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مالوں میں زکوٰۃ فرض فرمائی ہے جو ان کے امیروں سے لے کر

أَطَاعُوكَ لِذَلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ فِي فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ لِذَلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ۔

خرچ کی جائے گی۔ مگر وہ اسے بھی دل میں قرآن کا مال جانے۔ کرلینے سے پرہیز کرنا اور مظلوم کی بددعا سے بچتے رہنا کیونکہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا۔

۱۵۷۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُعْتَدِي فِي الصَّدَقَةِ كَمَانِعِهَا۔

قتیبہ بن سعید، لیث، یزید بن ابی حبیب، سعد بن سنان، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زکوٰۃ میں زیادتی کرنے والا اس صدقہ کو روکنے والے کی طرح ہے۔

بَابُ ۵۲۲ رِضَا الْمُصَدِّقِ

زکوٰۃ وصول کرنے والے کو راضی کرنا

۱۵۷۱۔ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ حَفْصٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ دَيْسَمٌ وَقَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ مِنْ بَنِي سَدُوسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ الْخَصَاصِيَةِ قَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ فِي حَدِيثِهِ وَمَا كَانَ اسْمُهُ بَشِيرًا وَلَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّاهُ بَشِيرًا قَالَ قُلْنَا إِنَّ أَهْلَ الصَّدَقَةِ يَعْتَدُونَ عَلَيْنَا أَفَنَكْتُمُ مِنْ أَمْوَالِنَا بِقَدْرِ مَا يَعْتَدُونَ عَلَيْنَا فَقَالَ لَا۔

ابن عبید سے روایت ہے کہ بنی سدوس سے ہے کہ حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ابن عبید نے اپنی حدیث میں کہا کہ ان کا نام بشیر نہ تھا لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا نام بشیر رکھا تھا۔ ان کا بیان ہے کہ ہم نے عرض کی کہ زکوٰۃ وصول کرنے والے ہم پر زیادتی کرتے ہیں تو کیا ہم اتنا مال ان سے چھپا لیا کریں؟ فرمایا نہیں۔

۱۵۷۲۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَيَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَصْحَابَ الصَّدَقَةِ يَعْتَدُونَ عَلَيْنَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَفَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ۔

حسن بن علی، یحییٰ بن موسیٰ، عبدالرزاق، معمر، ایوب سے اسی اسناد سے اسی طرح روایت کرتے ہوئے کہا۔ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! زکوٰۃ وصول کرنے والے ہم سے زیادہ مال لیتے ہیں۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ عبدالرزاق نے اسے معمر سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

۱۵۷۳۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِي الْغُصْنِ عَنْ صَخْرِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيَأْتِيكُمْ رُكَيْبٌ مُبْغَضُونَ فَإِذَا جَاءُوكُمْ فَرَحِّبُوا بِهِمْ وَخَلُّوا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ

عبدالرحمٰن بن جابر بن عتیک نے اپنے والد ماجد حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عنقریب تمہارے پاس ایسے آدمی آیا کریں گے جن کو تم ناپسند کرو گے۔ جب وہ تمہارے پاس آئیں تو انہیں خوش آمدید کہنا اور جو وہ لینا چاہیں انہیں لینے دینا اگر وہ انصاف کریں گے تو اپنی جانوں کے لیے اور اگر ظلم کیا

مَا يَبْتَغُونَ فَإِنْ عَدَلُوا فَلِأَنْفُسِهِمْ وَإِنْ ظَلَمُوا فَعَلَيْهَا وَأَرْضُوهُمْ فَإِنَّ تَمَامَ زَكَاتِكُمْ رِضَاهُمْ وَلْيَدْعُوا لَكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَبُو الْغُصْنِ هُوَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ غُصْنٍ۔

تو اچھی باتوں کے لیے اور انہیں خوش رکھنا کیونکہ تمہاری زکوٰۃ کی تکمیل انہیں خوش رکھنے ہی سے ہے تاکہ وہ تمہارے لیے دعا کریں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابو الغصن سے مراد ثابت بن قیس بن غصن ہے۔

ف۔ مصدق کے لیے ضروری ہے کہ وہ لوگوں کے ساتھ انصاف کرے۔ زکوٰۃ کا مال حق و انصاف کے ساتھ لے۔ کمی یا بیشی نہ کرے اور اس کا مال اس لیے نہ ہو کہ لوگوں کے مال سے بہتر چھانٹ کر لے بلکہ درمیانی جانوروں میں سے وصول کرے اور زکوٰۃ دینے والوں کے لیے دعائے خیر کرے کیونکہ انصاف کرنے والے مصدق کی دعا مقبول ہے اور لوگوں کے لیے بہتر یہی ہے کہ اپنے اس بھائی (مصدق) کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں۔ اس سے مال نہ چھپائیں۔ اپنے تعاون اور جان و مال کی خوشی سے اس کے دل کو اپنے لیے مائل کریں کہ اس کے دل سے دعائیں نکلیں۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کا پوری طرح خیال رکھنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔

۱۵۷۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ زِيَادٍ ح وَثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ابْنُ سُلَيْمَانَ وَهَذَا حَدِيثُ أَبِي كَامِلٍ عَنْ مُحَمَّدٍ أَبِي إِسْمَاعِيلَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هِلَالٍ الْعَبْسِيُّ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ نَاسٌ يَعْنِي مِنَ الْأَعْرَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنَّ نَاسًا مِنَ الْمُصَدِّقِينَ يَأْتُونَا فَيَظْلِمُونَا قَالَ فَقَالَ أَرْضُوا مُصَدِّقِيكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ ظَلَمُونَا قَالَ أَرْضُوا مُصَدِّقِيكُمْ زَادَ عُثْمَانُ وَإِنْ ظُلِمْتُمْ قَالَ أَبُو كَامِلٍ فِي حَدِيثِهِ قَالَ جَرِيرٌ مَا صَدَرَ عَنِّي مُصَدِّقٌ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا وَهُوَ عَنِّي رَاضٍ۔

(ابوکامل، عبد الواحد بن زیاد۔ عثمان بن ابی شیبہ، عبد الرحیم بن سلیمان) ابوکامل کی روایت محمد بن ابی اسماعیل، عبد الرحمن بن ہلال عبسی سے روایت ہے کہ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کچھ اعرابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ بعض مصدق جب ہمارے پاس آتے ہیں تو ہم پر ظلم کرتے ہیں۔ فرمایا کہ اپنے مصدق کو راضی رکھا کرو۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! خواہ وہ ظلم کریں؟ فرمایا کہ اپنے مصدق کو راضی رکھا کرو۔ عثمان کی روایت میں ہے کہ خواہ تم پر ظلم کیا جائے۔ ابوکامل نے اپنی حدیث میں کہا کہ حضرت جریر نے فرمایا۔ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سنا ہے تو کوئی مصدق میرے پاس سے نہیں گیا مگر وہ مجھ سے راضی تھا۔

پارہ — ۱۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

بَابُ ۵۲۳ — دُعَاءُ الْمُصَدِّقِ لِأَهْلِ الصَّدَقَةِ

۵۷۵ — حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ وَأَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ الْمَعْنَى قَالَا نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ أَبِي مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ فُلَانٍ قَالَ فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى۔

صدقہ یا زکوٰۃ دینے والے کے لیے دعا کرنا

عمرو بن مرہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ نے فرمایا کہ میرے والد ماجد بیعت رضوان کرنے والوں میں سے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جب لوگ زکوٰۃ پیش کرتے تو آپ کہتے: اے اللہ! فلاں کی آل پر رحمت فرما۔ چنانچہ میرے والد ماجد زکوٰۃ لے کر حاضر ہوئے تو آپ نے کہا: اے اللہ! ابو اوفیٰ کی آل پر رحمت نازل فرما۔

بَابُ ۵۲۴ — تَفْسِيرُ أَسْنَانِ الْإِبِلِ

۵۷۶ — قَالَ أَبُو دَاوُدَ سَمِعْتُهُ مِنَ الرِّيَاشِيِّ وَأَبِي حَاتِمٍ وَغَيْرِهِمَا وَمِنْ كِتَابِ النَّضْرِ بْنِ شُمَيْلٍ وَمِنْ كِتَابِ أَبِي عُبَيْدٍ وَرُبَّمَا ذَكَرَ أَحَدُهُمُ الْكَلِمَةَ قَالُوا يُسَمَّى الْحُوَارَ ثُمَّ الْفَصِيلَ إِذَا فُصِلَ ثُمَّ تَكُونُ بِنْتَ مَخَاضٍ لِسَنَةٍ إِلَى تَمَامِ سَنَتَيْنِ فَإِذَا دَخَلَتْ فِي الثَّالِثَةِ فَهِيَ بِنْتُ لَبُونٍ فَإِذَا تَمَّتْ لَهُ ثَلَاثُ سِنِينَ فَهُوَ حِقٌّ وَحِقَّةٌ إِلَى تَمَامِ أَرْبَعِ سِنِينَ لِأَنَّهَا اسْتَحَقَّتْ أَنْ تُرْكَبَ وَيُحْمَلَ عَلَيْهَا الْفَحْلُ وَهِيَ تَلْقَحُ وَلَا يَلْقَحُ الذَّكَرُ حَتَّى يُثْنِيَ وَيُقَالُ لِلْحِقَّةِ طَرُوقَةُ الْفَحْلِ لِأَنَّ الْفَحْلَ يَطْرُقُهَا إِلَى تَمَامِ أَرْبَعِ سِنِينَ فَإِذَا طَعَنَتْ فِي الْخَامِسَةِ فَهِيَ جَذَعَةٌ حَتَّى يَتِمَّ لَهَا خَمْسُ سِنِينَ فَإِذَا دَخَلَتْ فِي السَّادِسَةِ وَأَلْقَى ثَنِيَّتَهُ فَهُوَ حِينَئِذٍ ثَنِيٌّ حَتَّى يَسْتَكْمِلَ سِتًّا فَإِذَا طَعَنَ فِي السَّابِعَةِ

اونٹ کے دانتوں کی تفسیر

ریاشی، ابو حاتم وغیرہ نے نضر بن شمیل اور ابو عبید کی کتاب سے نقل کیا اور کوئی لفظ ان میں سے ایک نے کہا۔ انہوں نے کہا کہ اونٹ کے بچے کو حوار کہتے ہیں اور جب دودھ چھڑایا جائے تو فصیل۔ پھر ایک سال سے دو سال تک بنت مخاض۔ جب تیسرے سال میں داخل ہو جائے تو وہ بنت لبون ہے۔ جب تین سال پورے کر لے تو وہ حق اور حقہ ہے چار سال پورے ہونے تک کیونکہ اب وہ سواری اور بار برداری کے قابل ہے۔ اب وہ حاملہ ہو سکتی ہے اور نر چھ سال کا ہو جاتا ہے اور حقہ کو طروقۃ الفحل بھی کہتے ہیں کیونکہ نر اس سے جفتی کرتا ہے۔ چار سال کی ہونے تک۔ جب پانچویں سال میں لگے تو وہ جذعہ ہے یہاں تک کہ پانچ سال پورے ہو جائیں۔ جب وہ چھٹے سال میں داخل ہو اور سامنے کے دانت نکالے تو وہ ثنی ہے یہاں تک کہ چھ سال پورے کرے۔ جب ساتویں سال میں داخل ہو تو نر کو رباع اور مادہ کو رباعیہ کہا جاتا ہے ساتواں سال پورا ہونے تک۔ جب وہ آٹھویں سال میں لگے اور سامنے کے ساتھ

وَيُسَمَّى الْبَكْرُ ثَنِيًّا وَالْأُنْثَى ثَنِيَّةً إِلَى تَمَامِ السَّابِعَةِ وَإِذَا دَخَلَ فِي الثَّامِنَةِ وَأَلْقَى السِّنَّ السَّدِيسَ الَّذِي بَعْدَ الرَّبَاعِيَةِ فَهُوَ سَدِيسٌ وَسَدَسٌ إِلَى تَمَامِ الثَّامِنَةِ فَإِذَا دَخَلَ فِي التِّسْعِ وَطَلَعَ نَابُهُ فَهُوَ بَازِلٌ أَيْ بَزَلَ نَابُهُ يَعْنِي طَلَعَ حَتَّى يَدْخُلَ فِي الْعَاشِرِ فَهُوَ حِينَئِذٍ مُخْلِفٌ ثُمَّ لَيْسَ لَهُ اسْمٌ وَلَكِنْ يُقَالُ بَازِلُ عَامٍ وَبَازِلُ عَامَيْنِ وَمُخْلِفُ عَامٍ وَمُخْلِفُ عَامَيْنِ وَمُخْلِفُ ثَلَاثَةِ أَعْوَامٍ إِلَى خَمْسِ سِنِينَ وَالْخَلِفَةُ الْحَامِلُ قَالَ أَبُو حَاتِمٍ وَالْجَذُوعَةُ وَقْتٌ مِنَ الزَّمَنِ لَيْسَ بِسِنٍّ وَفُصُولُ الْأَسْنَانِ عِنْدَ طُلُوعِ سُهَيْلٍ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ أَنْشَدَنَا الرِّيَاشِيُّ . شعر

إِذَا سُهَيْلٌ أَوَّلَ اللَّيْلِ طَلَعْ
فَابْنُ اللَّبُونِ الْحِقُّ وَالْحِقُّ جَذَعْ
لَمْ يَبْقَ مِنْ أَسْنَانِهَا غَيْرُ الْهُبَعْ
وَالْهُبَعُ الَّذِي يُولَدُ فِي غَيْرِ حِينِهِ

والے دانت نکالے تو وہ سدیس اور سدس ہے آٹھ سال پورے ہونے تک۔ جب وہ نویں سال میں داخل ہو اور اس کی کچلیاں نکل آئیں تو وہ بازل ہے کہ اس کی کچلیاں نکل آئیں یہاں تک کہ دسویں میں داخل ہو تو اب وہ مخلف ہے پھر اس کے لیے کوئی نام نہیں ہے بلکہ ایک سالہ بازل، دو سالہ بازل وغیرہ یا ایک سالہ مخلف دو سالہ مخلف تین سالہ مخلف پانچ تک اور الخلفہ حاملہ کو کہتے ہیں۔ ابو حاتم نے فرمایا کہ الجذوعہ ایک وقت ہے نہ کہ دانت کا نام نہیں اور دانتوں کی فصل سہیل طلوع ہونے تک لگتی ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ریاشی نے ہمیں یہ شعر سنائے۔

جب سہیل رات چمکا تھا سہیل
حقہ و جذعہ ہوئی حقت لبون
دانت باقی رہ گیا بس اک ہبع
ہبع ہے کہ جو وقت اندر دلے

بَاب ... أَيْنَ تُصَدَّقُ الْأَمْوَالُ

مال کی زکوٰۃ کہاں لی جائے گی

۱۵۷۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ إِلَّا فِي دُورِهِمْ.

عمرو بن شعیب نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے ان کے جد امجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہ کھینچنا ہے نہ دور ہونا اور زکوٰۃ نہ لی جائے مگر لوگوں کے گھروں میں۔

۱۵۷۸ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ فِي قَوْلِهِ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ قَالَ أَنْ تُصَدَّقَ الْمَاشِيَةُ فِي مَوَاضِعِهَا وَلَا تُجْلَبَ إِلَى الْمُصَدِّقِ وَالْجَنَبُ عَنْ غَيْرِ هَذِهِ الْفَرِيضَةِ أَيْضًا لَا يُجْنَبُ أَصْحَابُهَا يَقُولُ وَلَا يَكُونُ الرَّجُلُ بِأَقْصَى

محمد بن اسحاق نے لا جلب و لا جنب کے بارے میں فرمایا کہ زکوٰۃ کے جانوروں کی ان کی جگہ سے وصول کی جائے اور کھینچ کر مصدق کے پاس نہ لے جایا جائے۔ اس فرض میں جنب کا بھی یہی حکم ہے کہ زکوٰۃ وصول کرنے والے سے دور نہ رہیں۔ کہتے ہیں کہ کوئی آدمی زکوٰۃ وصول کرنے والے سے دور نہ جائے اور نہ مصدق کے پاس جاتا ہے بلکہ ان کے گھر پر زکوٰۃ لی جائے (یعنی زکوٰۃ وصول کرنے والے

ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْمَا سَقَتِ الْاَنْهَارُ وَالْعُيُوْنُ الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالسَّوَانِي فَفِيْهِ نِصْفُ الْعُشْرِ۔

۱۵۸۴ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ وَابْنُ الْاَسْوَدِ الْعِجْلِيُّ قَالَا قَالَ وَكِيْعٌ الْبَعْلُ الْكَبُوْسُ الَّذِي يَنْبُتُ مِنْ مَاءِ السَّمَاءِ قَالَ ابْنُ الْاَسْوَدِ وَقَالَ يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ آدَمَ سَأَلْتُ اَبَا اِيَاسٍ الْاَسَدِيَّ فَقَالَ الَّذِي يُسْقَى بِمَاءِ السَّمَاءِ۔

۱۵۸۵ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ اَبِي نَمِرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ خُذِ الْحَبَّ مِنَ الْحَبِّ وَالشَّاةَ مِنَ الْغَنَمِ وَالْبَعِيْرَ مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرَةَ مِنَ الْبَقَرِ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ شَبَرْتُ قِثَّاءَةً بِمِصْرَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ شِبْرًا وَرَأَيْتُ اُتْرُجَّةً عَلَى بَعِيْرٍ بِقِطْعَتَيْنِ قُطِعَتْ وَصُيِّرَتْ عَلَى مِثْلِ عِدْلَيْنِ۔

بَابُ زَكٰوةِ الْعَسَلِ

۱۵۸۶ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ نَا مُوْسَى بْنُ اَعْيَنَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ الْمِصْرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ جَاءَ هِلَالٌ اَحَدُ بَنِي مُتْعَانَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُشُوْرِ نَحْلٍ لَهٗ وَكَانَ سَأَلَهٗ اَنْ يَحْمِيَ لَهٗ وَادِيًا يُقَالُ لَهٗ سَلَبَةُ فَحَمٰى لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ الْوَادِيَ فَلَمَّا وُلِّيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَتَبَ سُفْيَانُ بْنُ وَهْبٍ اِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَسْأَلُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَكَتَبَ عُمَرُ اِنْ اَدّٰى اِلَيْكَ مَا

سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کو نہریا چشمے سیراب کریں اس میں دسواں حصہ اور جس کو رہٹ سے سیراب کیا جائے اس میں بیسواں حصہ ہے۔

ہیثم بن خالد جہنی اور ابن الاسود عجلی، وکیع کا قول ہے کہ بعل کبوس ہے جو آسمان کے پانی سے اُگے۔ ابن الاسود، یحییٰ بن آدم سے بیان ہیں ابو ایاس اسدی سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ جس کو آسمان کا پانی سیراب کرے۔

عطاء بن یسار نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں یمن کی طرف بھیجتے ہوئے فرمایا۔ اناج سے اناج، اونٹوں سے اونٹ، بکریوں سے بکری اور گایوں سے گائے لیا کرنا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ میں نے مصر میں ایک ککڑی کی پیمائش کی تو تیرہ بالشت تھی اور میں نے اونٹ پر ایک ترنج دیکھا جس کو کاٹ کر دو برابر حصے کر دیئے گئے۔

شہد کی زکوٰۃ

عمرو بن شعیب ان کے والد ماجد ان کے جد امجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بنی متعان کے ہلال اپنے شہد کا دسواں حصہ لے کر حاضر ہوئے اور سوال کیا کہ اس وادی کا ٹھیکہ دے دیا جائے جس کو سلبہ کہا جاتا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس وادی کا انہیں ٹھیکہ دے دیا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے تو سفیان بن وہب اس بارے میں حضرت عمر سے پوچھتے ہوئے لکھا۔ حضرت عمر نے لکھا کہ اگر تمہیں وہ دیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دسواں حصہ دیا تھا تو پھر اسے ورنہ وہ جنگل کی مکھیاں ہیں جو چاہے ان کا شہد کھائے۔

كان يؤدي إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم من عشور نحله فاحفظ له سلبة وإلا فإنما هو ذباب غيث يأكله من يشاء۔

١٥٨٧ - حدثنا أحمد بن عبدة الضبي نا المغيرة ونسبه إلى عبد الرحمن بن الحارث المخزومي حدثني أبي عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده أن شبابة بطن من فهم فذكر نحوه قال من كل عشر قرب قربة وقال سفيان بن عبد الله الثقفي قال وكان يحمي لهم واديين زاد فأدوا إليه ما كانوا يؤدون إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وحمى لهم واديهم۔

عمرو بن شعیب ان کے والد ان کے دادا سے روایت ہے کہ بنی فہم کی ایک شاخ ہے۔ پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر دس مشکوں میں سے ایک مشک۔ سفیان بن عبد اللہ ثقفی نے فرمایا کہ وہ دو وادیوں کی حفاظت کیا کرتے تھے اور یہ بھی کہا کہ وہ ادا کرتے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ادا کیا کرتے تھے اور وہ دونوں وادیوں کی حفاظت کیا کرتے تھے۔

١٥٨٨ - حدثنا أبو الربيع بن سليمان المؤذن نا ابن وهب أخبرني أسامة بن زيد عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده أن بطنا من فهم بمعنى المغيرة قال من عشر قرب قربة وقال واديين لهم۔

ربیع بن سلیمان مؤذن، ابن وہب، اسامہ بن زید، عمرو بن شعیب ان کے والد ان کے جد امجد سے روایت ہے کہ بنی فہم کی شاخ۔ حسب مغیرہ کی طرح کہا کہ دس مشکوں میں سے ایک اور کہا کہ دو وادیاں تھیں۔

باب ١٣ في خرص العنب

انگوروں کا اندازہ کرنا

١٥٨٩ - حدثنا عبد العزيز بن السري الناقط نا بشر بن منصور عن عبد الرحمن بن إسحاق عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن عتاب بن أسيد قال أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يخرص العنب كما يخرص النخل وتؤخذ زكاته زبيبا كما تؤخذ زكاة النخل تمرا۔

سعید بن مسیب نے حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ انگوروں کا اسی طرح اندازہ کر لیا کریں جیسے کھجوروں کا اندازہ کرتے ہیں اور سوکھنے پر ان کی زکوٰۃ لیا کریں جیسے خشک کھجوروں کی زکوٰۃ لیا کرتے ہیں۔

١٥٩٠ - حدثنا محمد بن إسحاق المسيبي نا عبد الله بن نافع عن محمد بن صالح التمار عن ابن شهاب بإسناده ومعناه۔

محمد بن اسحاق مسیبی، عبد اللہ بن نافع، محمد بن صالح تمار نے ابن شہاب سے اسی اسناد کے ساتھ اسی کے ہم معنی روایت کیا۔

باب ١٤ في الخرص

پھلوں کا اندازہ کرنا

١٥٩١ - حدثنا حفص بن عمر نا شعبة عن

عبد الرحمٰن بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن ابی حثمہ

خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ إِلَى مَجْلِسِنَا قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوا وَدَعُوا الثُّلُثَ فَإِنْ لَمْ تَدَعُوا أَوْ تَجِدُوا الثُّلُثَ فَدَعُوا الرُّبُعَ۔

باب ۲۳۲ مَتَى يُخْرَصُ الثَّمَرُ۔

١٥٩٢ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ ثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أُخْبِرْتُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ وَهِيَ تَذْكُرُ شَأْنَ خَيْبَرَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَوَاحَةَ إِلَى يَهُودَ فَيَخْرُصُ النَّخْلَ حِينَ يَطِيبُ قَبْلَ أَنْ يُؤْكَلَ مِنْهُ۔

باب ۲۳۳ مَا لَا يَجُوزُ مِنَ الثَّمَرَةِ فِي الصَّدَقَةِ

١٥٩٣ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ثَنَا عَبَّادٌ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجُعْرُورِ وَلَوْنِ الْحُبَيْقِ أَنْ يُؤْخَذَا فِي الصَّدَقَةِ قَالَ الزُّهْرِيُّ لَوْنَيْنِ مِنْ تَمْرِ الْمَدِينَةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَأَسْنَدَهُ أَيْضًا أَبُو الْوَلِيدِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

١٥٩٤ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَنْطَاكِيُّ ثَنَا يَحْيَى يَعْنِي الْقَطَّانَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ أَبِي عَرِيبٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَبِيَدِهِ عَصًا وَقَدْ عَلَّقَ رَجُلٌ قِنْوَ حَشَفٍ فَطَعَنَ بِالْعَصَا فِي ذَلِكَ الْقِنْوِ وَقَالَ لَوْ شَاءَ رَبُّ هَذِهِ الصَّدَقَةِ تَصَدَّقَ بِأَطْيَبَ مِنْهَا وَقَالَ إِنَّ رَبَّ هَذِهِ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہماری مجلس میں تشریف لائے اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا ہے کہ جب تم کھجوروں کا اندازہ کرو تو لیتے وقت ایک تہائی چھوڑ دیا کرو اگر تہائی نہ چھوڑو تو چوتھائی ہی وصول کرتے وقت چوتھائی چھوڑ دیا کرو۔

کھجوروں کا اندازہ کب کیا جائے

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا جبکہ وہ خیبر کے حالات بیان کر رہی تھیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن رواحہ کو یہود کے باغوں کے پاس بھیجا کرتے تو وہ ظاہر ہونے پر کھانے سے پہلے کھجوروں کا اندازہ کر آیا کرتے تھے۔

زکوٰۃ میں کون سے پھل جائز نہیں ہیں

ابو امامہ بن سہل سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جعرور اور لون الحبیق کھجوروں کو زکوٰۃ میں لینے سے منع فرمایا تھا۔ زہری کا قول ہے کہ مدینہ منورہ کی خراب کھجوروں کی قسمیں ہیں۔ امام ابو داؤد نے فرمایا اس کی اسناد میں بھی ہے ابو الولید، سلیمان بن کثیر نے زہری سے اسے روایت کیا۔

کثیر بن مرہ سے روایت ہے کہ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے اور آپ کے دستِ مبارک میں ایک لاٹھی تھی اور کسی نے خشک کھجوروں کا ایک گچھا لٹکا رکھا تھا۔ آپ نے اس گچھے پر لاٹھی مارتے ہوئے فرمایا کہ اگر اس خیرات والا چاہتا تو اس سے بہتر خیرات کر سکتا تھا اور فرمایا کہ اس خیرات والا قیامت کے روز خشک کھجوریں ہی کھائے گا۔ ف

ف۔ صدقہ و خیرات عمدہ چیزوں سے کیا جائے گا تو ثواب زیادہ ملے گا اور گھٹیا چیزیں خیرات کی جائیں گی تو ثواب بھی کم ملے گا۔ مال کی محبت انسان کی فطرت میں رچی بسی ہوتی ہے۔ خیرات سے دلی کیفیت ظاہر ہوتی ہے کہ وہ فقط توڑا موڑا [illegible] کے تحت آخرت کی تیاری کا کتنا خیال ہے اور مال کی محبت میں حال کیا ہے یا نہیں۔ اصل بھلائی اسی وقت حاصل ہوتی ہے جب خدا کی راہ میں انسان اپنے عمدہ مال کو بھی خرچ کرنے لگتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (۳/۹۲)

الصَّدَقَةُ بَاطِلُ الحَسَنَتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

بَابُ زَكٰوةِ الْفِطْرِ

۱۵۹۵ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّمَرْقَنْدِيُّ قَالَا نَا مَرْوَانُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ نَا اَبُوْ يَزِيْدَ الْخَوْلَانِيُّ وَكَانَ شَيْخَ صِدْقٍ وَكَانَ ابْنُ وَهْبٍ يَرْوِيْ عَنْهُ نَا سَيَّارُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ مَحْمُوْدٌ الصَّدَفِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ طُهْرَةً لِّلصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةً لِّلْمَسَاكِيْنِ مَنْ اَدَّاهَا قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَهِيَ زَكٰوةٌ مَّقْبُوْلَةٌ وَمَنْ اَدَّاهَا بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَهِيَ صَدَقَةٌ مِّنَ الصَّدَقَاتِ۔

صدقہ فطر

محمود و عبد اللہ نے ابو یزید خولانی سے روایت کیا جو سچے بزرگ تھے اور ان سے روایت کیا ہے ابن وہب نے، سیار بن عبد الرحمٰن صدفی نے عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کو فرض فرمایا جو روزوں کی طہارت اور بیہودہ باتوں سے پاک ہے اور غریبوں کی پرورش کے لیے ہے جس نے نماز عید سے پہلے ادا کیا تو یہ مقبول زکوٰۃ ہے اور جس نے اسے نماز عید کے بعد ادا کیا تو یہ دوسرے صدقات کی طرح ایک صدقہ ہوگا۔

بَابُ مَتٰى تُؤَدّٰى

۱۵۹۶ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا زُهَيْرٌ نَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَكٰوةِ الْفِطْرِ اَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُؤَدِّيْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ بِالْيَوْمِ وَالْيَوْمَيْنِ۔

صدقہ فطر کب دیا جائے

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ صدقہ فطر لوگوں کے نماز عید کو نکلنے سے پہلے ادا کر دیا جائے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر اسے ایک یا دو روز پہلے ادا کر دیا کرتے تھے۔

بَابُ كَمْ يُؤَدّٰى فِيْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

۱۵۹۷ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا مَالِكٌ وَقَرَاَهٗ عَلٰى مَالِكٍ اَيْضًا عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ قَالَ فِيْهِ فِيْمَا قَرَاَهٗ عَلٰى مَالِكٍ زَكٰوةَ

صدقہ فطر کتنا دیا جائے

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کو فرض قرار دیا ہے اور اسی میں فرمایا کہ رمضان کا صدقہ فطر ہر ایک کا نصاب ہے کہ ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو ادا کرے

الفطر من رمضان صاعا من تمر او صاعا من شعیر علی کل حر او عبد ذکر او انثی من المسلمین۔

ہر مسلمان مرد و عورت، آزاد ہو یا غلام صدقہ دینا لازم ہے۔ ف

ف۔ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک صدقۂ فطر واجب ہے اور اس کی مقدار ایک سیر ... گندم نصف صاع ہی دی جائے گی ... انگریزی سیر کے حساب سے دو سیر تین چھٹانک ... وزن کے حساب سے ... کلوگرام اور تقریباً ستر گرام گندم دینا ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۱۵۹۸۔ حدثنا یحیی بن محمد بن السکن نا محمد بن جہضم نا اسمٰعیل بن جعفر عن عمر بن نافع عن ابیہ عن عبد اللہ بن عمر قال فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوۃ الفطر صاعا فذکر بمعنی مالک زاد والصغیر والکبیر وامر بہا ان تؤدی قبل خروج الناس الی الصلوۃ قال ابوداؤد رواہ عبد اللہ العمری عن نافع قال علی کل مسلم ورواہ سعید الجمحی عن عبید اللہ عن نافع قال فیہ من المسلمین والمشہور عن عبید اللہ لیس فیہ من المسلمین۔

نماز عید کو جانے سے پہلے صدقۂ فطر ادا کرنے کا حکم۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر کو فرض فرمایا ہے ایک صاع پھر امام مالک کی طرح حدیث بیان کرتے ہوئے یہ بھی کہا، چھوٹا بڑا اور حکم فرمایا کہ لوگوں کے نماز عید کے لئے نکلنے سے پہلے ادا کیا جائے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا اس روایت کو عبد اللہ عمری نے نافع سے روایت کیا، ہر مسلمان پر، اور اس روایت کو سعید جمحی نے عبید اللہ سے روایت کیا اس میں کہا کہ مسلمانوں میں سے۔ عبید اللہ سے حدیث مشہور ہے اس میں من المسلمین کے الفاظ نہیں ہیں۔

۱۵۹۹۔ حدثنا مسدد ان یحیی بن سعید وبشر بن المفضل حدثاہم عن عبید اللہ ح وثنا موسی بن اسمٰعیل نا ابان عن عبید اللہ عن نافع عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ فرض صدقۃ الفطر صاعا من شعیر او تمر علی الصغیر والکبیر والحر والمملوک زاد موسی والذکر والانثی قال ابوداؤد قال فیہ ایوب وعبد اللہ یعنی العمری فی حدیثہما عن نافع ذکر او انثی۔

مسدد، یحییٰ بن سعید اور بشر بن مفضل، عبید اللہ۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، ابان، عبید اللہ، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے صدقۂ فطر کو فرض فرمایا، ایک صاع جو یا کھجور کا چھوٹے بڑے اور آزاد و غلام پر۔ موسیٰ نے یہ بھی کہا کہ مرد و عورت۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ایوب اور عبد اللہ عمری دونوں نے اپنی حدیث میں نافع سے روایت کیا کہ مرد ہو یا عورت۔

۱۶۰۰۔ حدثنا الہیثم بن خالد الجہنی نا حسین بن علی الجعفی عن زائدۃ نا عبد العزیز ابن ابی رواد عن نافع عن عبد اللہ بن عمر قال کان الناس یخرجون صدقۃ الفطر علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاعا من شعیر او تمر

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں لوگ صدقۂ فطر نکالا کرتے ایک صاع جو یا کھجور یا منقّٰی یا کشمش۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ نے فرمایا کہ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ آیا اور گندم کی فراوانی

أَوْ سُلْتٍ أَوْ زَبِيبٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَثُرَتِ الْحِنْطَةُ جَعَلَ عُمَرُ نِصْفَ صَاعٍ حِنْطَةً مَكَانَ صَاعٍ مِنْ تِلْكَ الْأَشْيَاءِ۔

یہاں تک کہ حضرت عمر نے ان چیزوں کے ایک صاع کے بدلے نصف صاع گندم مقرر فرما دیا۔

۱۶۰۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ قَالَا نَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ فَعَدَلَ النَّاسُ بَعْدُ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ يُعْطِي التَّمْرَ فَأَعْوَزَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ التَّمْرُ عَامًا فَأَعْطَى الشَّعِيرَ۔

مسدد نے نافع سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگوں نے بعد کو نصف صاع گندم دینے شروع کر دیے اور بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ کھجوریں دیا کرتے تھے۔ ایک سال مدینہ منورہ میں کھجوروں کی کمی ہوئی تو انہوں نے جو دیئے۔

۱۶۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا دَاوُدُ يَعْنِي ابْنَ قَيْسٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ إِذْ كَانَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ حُرٍّ أَوْ مَمْلُوكٍ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهُ حَتَّى قَدِمَ مُعَاوِيَةُ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا فَكَلَّمَ النَّاسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَانَ فِيمَا كَلَّمَ بِهِ النَّاسَ أَنْ قَالَ إِنِّي أَرَى أَنَّ مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ فَأَخَذَ النَّاسُ بِذَلِكَ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَأَمَّا أَنَا فَلَا أَزَالُ أُخْرِجُهُ أَبَدًا مَا عِشْتُ۔ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ ابْنُ عُلَيَّةَ وَعَبْدَةُ وَغَيْرُهُمَا عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنْ عِيَاضٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بِمَعْنَاهُ وَذَكَرَ رَجُلٌ وَاحِدٌ فِيهِ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ أَوْ صَاعًا مِنْ حِنْطَةٍ وَلَيْسَ بِمَحْفُوظٍ۔

عیاض بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب ہمارے درمیان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم موجود تھے تو ہم صدقہ فطر ہر چھوٹے بڑے آزاد اور غلام کی طرف سے ایک صاع اناج یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع جو یا ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع منقیٰ نکالا کرتے تھے۔ ہم اسی طرح نکالتے رہے یہاں تک کہ حضرت معاویہ حج یا عمرہ کرنے آئے تو انہوں نے منبر پر لوگوں سے خطاب کیا۔ اس میں یہ بھی کہا کہ میرا خیال ہے کہ شام کی گندم کے دو مد کھجوروں کے ایک صاع کے برابر ہیں۔ پس لوگوں نے اس پر عمل کیا لیکن حضرت ابو سعید نے فرمایا کہ میں تو زندگی بھر ہمیشہ اسی طرح دیتا رہوں گا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اس حدیث کو ابن علیہ، عبدہ وغیرہ نے ابن اسحاق، عبد اللہ بن عبد اللہ بن عثمان بن حکیم بن حزام، عیاض، حضرت ابو سعید سے اسی معنی کے ساتھ اور ایک آدمی نے ابن علیہ سے اَوْ صَاعًا مِنْ حِنْطَةٍ نقل کیا لیکن وہ محفوظ نہیں ہے۔

۱۶۰۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا إِسْمَاعِيلُ لَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ الْحِنْطَةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَدْ ذَكَرَ مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ نِصْفَ صَاعٍ

مسدد نے اسمٰعیل سے روایت کی ہے اس میں گندم کا ذکر نہیں۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ذکر کیا اس حدیث میں معاویہ بن ہشام نے ثوری، زید بن اسلم، عیاض، حضرت ابو سعید سے نصف صاع گندم کا اور یہ وہم ہے معاویہ بن ہشام یا ان سے روایت

مِنْ بُرٍّ وَهُوَ وَهْمٌ مِنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ هِشَامٍ أَوْ مِمَّنْ رَوَاهُ عَنْهُ۔

کرنے والے کا وہم ہے۔

۱۶۰۴ - حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى أَنَا سُفْيَانُ ح وَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ سَمِعَ عِيَاضًا قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ لَا أُخْرِجُ أَبَدًا إِلَّا صَاعًا إِنَّا كُنَّا نُخْرِجُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعَ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ أَوْ أَقِطٍ أَوْ زَبِيبٍ هَذَا حَدِيثُ يَحْيَى زَادَ سُفْيَانُ أَوْ صَاعًا مِنْ دَقِيقٍ قَالَ حَامِدٌ فَأَنْكَرُوا عَلَيْهِ فَتَرَكَهُ سُفْيَانُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ فَهَذِهِ الزِّيَادَةُ وَهْمٌ مِنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ۔

حامد بن یحییٰ، سفیان، مسدد، یحییٰ، ابن عجلان، عیاض سے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں ہمیشہ ایک صاع ہی نکالا کروں گا کیونکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک صاع کھجوریں یا جو یا پنیر یا منقیٰ نکالا کرتے تھے۔ یہ حدیث یحییٰ ہے۔ سفیان نے یہ بھی کہا کہ ایک صاع آٹا۔ حامد کا قول ہے کہ اس کا انکار کیا گیا تو سفیان نے اسے چھوڑ دیا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ یہ زیادتی ابن عیینہ کی ہے۔

بَابُ مَنْ رَوَى نِصْفَ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ

جس نے نصف صاع گندم روایت کی

۱۶۰۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ مُسَدَّدٌ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي صُعَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ أَوْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي صُعَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعٌ مِنْ بُرٍّ أَوْ قَمْحٍ عَلَى كُلِّ اثْنَيْنِ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى أَمَّا غَنِيُّكُمْ فَيُزَكِّيهِ اللَّهُ وَأَمَّا فَقِيرُكُمْ فَيَرُدُّ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَى زَادَ سُلَيْمَانُ فِي حَدِيثِهِ غَنِيٍّ أَوْ فَقِيرٍ۔

مسدد اور سلیمان بن داؤد عتکی، حماد بن زید، نعمان بن راشد، زہری، مسدد نے کہا کہ ثعلبہ بن عبد اللہ بن ابو صعیر نے اپنے والد ماجد سے روایت کی۔ سلیمان بن داؤد نے کہا عبد اللہ بن ثعلبہ یا ثعلبہ بن عبد اللہ بن ابو صعیر نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایک صاع گندم یا گیہوں ہر دو کی طرف سے ہے خواہ وہ چھوٹے ہوں یا بڑے، آزاد ہوں یا غلام، مرد ہوں یا عورت۔ جو تمہارے مالدار ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں پاک کر دے گا اور جو تمہارے غریب ہیں تو جو انہوں نے دیا ہے اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ دے گا۔ سلیمان نے اپنی حدیث میں یہ بھی کہا کہ خواہ کوئی مالدار ہو یا غریب۔

۱۶۰۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الدَّرَابْجِرْدِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ نَا هَمَّامٌ نَا بَكْرٌ هُوَ ابْنُ وَائِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَوْ قَالَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ نَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ نَا هَمَّامٌ عَنْ بَكْرٍ الْكُوفِيِّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ

علی بن حسین درابجردی، عبد اللہ بن یزید، ہمام، بکر بن وائل، زہری، ثعلبہ بن عبد اللہ یا عبد اللہ بن ثعلبہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی۔ محمد بن یحییٰ نیشاپوری، موسیٰ بن اسمٰعیل، ہمام، بکر کوفی، محمد بن یحییٰ بکر بن وائل کو جانتا ہے، زہری، عبد اللہ بن ثعلبہ بن صعیر کے والد ماجد نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دینے کھڑے ہوئے تو

يحيى هو ابن حسان ثنا بكر بن وائل بن داود أن الزهري حدثهم عن عبد الله بن ثعلبة بن صعير عن أبيه قال قام رسول الله صلى الله عليه وسلم خطيبا فأمر بصدقة الفطر صاع تمر أو صاع شعير عن كل رأس زاد علي في حديثه أو صاع بر أو قمح بين اثنين ثم اتفقا عن الصغير والكبير والحر والعبد.

صدقہ فطر کا حکم فرمایا یعنی ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو ہر فرد کی طرف سے۔ علی نے اپنی حدیث میں یہ بھی کہا کہ ایک صاع گندم یا گیہوں دو آدمیوں کی طرف سے پھر دونوں متفق ہو گئے کہ چھوٹا ہو یا بڑا آزاد ہو یا غلام۔

۱۶۰۷۔ حدثنا أحمد بن صالح ثنا عبد الرزاق أنا ابن جريج قال وقال ابن شهاب قال عبد الله بن ثعلبة قال ابن صالح قال العدوي وإنما هو العدوي خطب رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس قبل الفطر بيومين بمعنى حديث المقرئ.

احمد بن صالح، عبد الرزاق، ابن جریج نے کہا کہ ابن شہاب نے عبد اللہ بن ثعلبہ سے کہا۔ ابن صالح نے انہیں عدوی کہا جبکہ وہ عدوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عید الفطر سے دو روز پہلے لوگوں کو خطبہ دیا انہیں آگے معناً حدیث مقری کی طرح

باب ۵۳۸

صدقۂ فطر کس پر ہے

۱۶۰۸۔ حدثنا محمد بن المثنى ثنا سهل بن يوسف قال حميد أخبرنا عن الحسن قال خطب ابن عباس في آخر رمضان على منبر البصرة فقال أخرجوا صدقة صومكم فكأن الناس لم يعلموا فقال من ههنا من أهل المدينة قوموا إلى إخوانكم فعلموهم فإنهم لا يعلمون فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم هذه الصدقة صاعا من تمر أو شعير أو نصف صاع من قمح على كل حر أو مملوك ذكر أو أنثى صغير أو كبير فلما قدم علي رأى رخص السعر قال قد أوسع الله عليكم فلو جعلتموه صاعا من كل شيء قال حميد وكان الحسن يرى صدقة رمضان على من صام.

حمید نے حسن سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رمضان کے آخر میں بصرہ کے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اپنے روزوں کا صدقہ نکالو۔ لوگ کچھ نہ سمجھے تو انہوں نے فرمایا کہ یہاں مدینہ منورہ کے جو لوگ ہیں وہ اپنے بھائیوں کے پاس جائیں اور انہیں بتائیں کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر کو مقرر فرمایا ہے کہ ایک صاع کھجوریں یا جو اور نصف صاع گندم ہر آزاد، غلام، مرد و عورت، چھوٹے اور بڑے کی طرف سے۔ جب حضرت علی تشریف لائے اور سستی کی فراوانی دیکھی تو فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں وسعت دی ہے لہٰذا ہر چیز کا ایک صاع رکھ دو۔ حمید کا قول ہے کہ حسن صدقۂ فطر کو اس پر لازم جانتے جس نے روزے رکھے ہوں ف

ف۔ مختار قول یہ ہے کہ ہر صاحب نصاب صدقۂ فطر ادا کرے خواہ اس نے رمضان المبارک کے روزے رکھے ہوں یا کسی وجہ سے نہ رکھے ہوں۔ واللہ تعالیٰ سبحانہ اعلم۔

باب في تعجيل الزكاة

١٦٠٩- حدثنا الحسن بن الصباح نا شبابة عن ورقاء عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة قال بعث النبي صلى الله عليه وسلم عمر بن الخطاب رضي الله عنه على الصدقة فمنع ابن جميل وخالد بن الوليد والعباس فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما ينقم ابن جميل إلا أن كان فقيرا فأغناه الله وأما خالد بن الوليد فإنكم تظلمون خالدا فقد احتبس أدراعه وأعتده في سبيل الله عز وجل وأما العباس عم رسول الله صلى الله عليه وسلم فهي علي ومثلها ثم قال أما شعرت أن عم الرجل صنو الأب أو صنو أبيه.

زکوٰۃ جلدی دینا

اعرج سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا تو حضرت ابن جمیل، حضرت خالد بن ولید اور حضرت عباس نے انکار کیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن جمیل کو یہی بات بری لگی کہ وہ فقیر تھا اور اللہ تعالیٰ نے اسے غنی کر دیا اور خالد بن ولید پر تم ظلم کرتے ہو کیونکہ انہوں نے تو اپنی زرہیں اور ہتھیار اللہ کی راہ میں روک رکھے ہیں۔ رہے عباس یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا تو ان کی زکوٰۃ مجھ پر ہے اور اتنی ہی اور پھر فرمایا کیا تم یہ نہیں جانتے کہ آدمی کا چچا باپ کی طرح یا اس کے باپ کی طرح ہوتا ہے۔

١٦١٠- حدثنا سعيد بن منصور نا إسماعيل بن زكريا عن الحجاج بن دينار عن الحكم عن حجية عن علي أن العباس سأل النبي صلى الله عليه وسلم في تعجيل صدقته قبل أن تحل فرخص له في ذلك قال أبو داود روى هذا الحديث هشيم عن منصور بن زاذان عن الحكم عن الحسن بن مسلم عن النبي صلى الله عليه وسلم وحديث هشيم أصح.

حضرت علی سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ ادا کرنے کے متعلق پوچھا تو آپ نے انہیں اس کی اجازت مرحمت فرمائی۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اس حدیث کو ہشیم، منصور بن زاذان، حکم، حسن بن مسلم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور ہشیم کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔

باب في الزكاة تحمل من بلد إلى بلد

١٦١١- حدثنا نصر بن علي نا أبي نا إبراهيم بن عطاء مولى عمران بن حصين عن أبيه أن زيادا أو بعض الأمراء بعث عمران بن حصين على الصدقة فلما رجع قال لعمران أين المال قال وللمال أرسلتني أخذناها من حيث كنا نأخذها على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ووضعناها حيث كنا نضعها على عهد

زکوٰۃ کا مال ایک شہر سے دوسرے شہر لے جانا

ابراہیم بن عطاء مولیٰ عمران بن حصین سے ان کے والد ماجد نے روایت کی ہے کہ زیاد یا کسی دوسرے حاکم نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا جب وہ واپس آئے تو ان سے کہا کہ مال کہاں ہے؟ فرمایا کیا آپ نے مال لانے کے لیے بھیجا تھا؟ ہم نے ویسا ہی لیا جیسا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں لیا کرتے تھے اور خرچ کر دیا جیسا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں خرچ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

باب من يعطى من الصدقة وحد الغنى

۱۶۱۲ - حدثنا الحسن بن علي نا يحيى بن آدم نا سفيان عن حكيم بن جبير عن محمد بن عبد الرحمن بن يزيد عن أبيه عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سأل وله ما يغنيه جاءت يوم القيامة خموش أو خدوش أو كدوح في وجهه فقيل يا رسول الله وما الغنى قال خمسون درهما أو قيمتها من الذهب قال يحيى فقال عبد الله بن عثمان لسفيان حفظي أن شعبة لا يروي عن حكيم بن جبير فقال سفيان فقد حدثناه زبيد عن محمد بن عبد الرحمن بن يزيد

۱۶۱۳ - حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن زيد بن أسلم عن عطاء بن يسار عن رجل من بني أسد أنه قال نزلت أنا وأهلي ببقيع الغرقد فقال لي أهلي اذهب إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فسله لنا شيئا نأكله فجعلوا يذكرون من حاجتهم فذهبت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فوجدت عنده رجلا يسأله ورسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا أجد ما أعطيك فتولى الرجل عنه وهو مغضب وهو يقول لعمري إنك لتعطي من شئت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يغضب علي أن لا أجد ما أعطيه من سأل منكم وله أوقية أو عدلها فقد سأل إلحافا قال الأسدي فقلت للقحة لنا خير من أوقية والأوقية أربعون درهما قال فرجعت ولم أسأله فقدم على رسول الله صلى الله عليه وسلم

باب — زکوٰۃ کس کو دی جائے اور غنی کون ہے

[illegible]

[illegible]

بَعْدَ ذٰلِكَ شَعِيْرٌ وَّلَا زَبِيْبٌ حَتّٰى قَسَمَ لَنَا مِنْهَا حَتّٰى أَغْنَانَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ أَبُوْ دَاوٗدَ هٰكَذَا رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ كَمَا قَالَ مَالِكٌ۔

١٦١٤۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَّهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الرِّجَالِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ وَلَهٗ قِيْمَةُ أُوْقِيَّةٍ فَقَدْ أَلْحَفَ فَقُلْتُ نَاقَتِي الْيَاقُوْتَةُ هِيَ خَيْرٌ مِّنْ أُوْقِيَّةٍ قَالَ هِشَامٌ خَيْرٌ مِّنْ أَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا فَرَجَعْتُ فَلَمْ أَسْأَلْهُ شَيْئًا زَادَ هِشَامٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَكَانَتِ الْأُوْقِيَّةُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا۔

١٦١٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا مِسْكِيْنٌ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ عَنْ رَّبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ أَبِيْ كَبْشَةَ السَّلُوْلِيِّ نَا سَهْلُ ابْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ قَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ وَّالْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ فَسَأَلَاهُ فَأَمَرَ لَهُمَا بِمَا سَأَلَا وَأَمَرَ مُعَاوِيَةَ فَكَتَبَ لَهُمَا بِمَا سَأَلَا فَأَمَّا الْأَقْرَعُ فَأَخَذَ كِتَابَهٗ فَلَفَّهٗ فِيْ عِمَامَتِهٖ وَانْطَلَقَ وَأَمَّا عُيَيْنَةُ فَأَخَذَ كِتَابَهٗ وَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانَهٗ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَتَرَانِيْ حَامِلًا إِلٰى قَوْمِيْ كِتَابًا لَّا أَدْرِيْ مَا فِيْهِ كَصَحِيْفَةِ الْمُتَلَمِّسِ فَأَخْبَرَ مُعَاوِيَةُ بِقَوْلِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ وَعِنْدَهٗ مَا يُغْنِيْهِ فَإِنَّمَا يَسْتَكْثِرُ مِنَ النَّارِ وَقَالَ النُّفَيْلِيُّ فِيْ مَوْضِعٍ آخَرَ مِنْ جَمْرِ جَهَنَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا يُغْنِيْهِ وَقَالَ النُّفَيْلِيُّ فِيْ مَوْضِعٍ آخَرَ وَمَا الْغِنَى الَّذِيْ

بعد جو اور منقیٰ تک نہ آئے اور آپ نے ان میں سے ہمیں بھی حصہ دیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں غنی کر دیا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اسی طرح سفیان ثوری نے بھی روایت کیا جیسے امام مالک نے روایت کیا ہے۔

عبد الرحمن بن ابو سعید اپنے والد ماجد حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے سوال کیا اور اس کے پاس ایک اوقیہ کی قیمت کا مال ہو تو اس نے گڑگڑا کر مانگا۔ میں نے کہا کہ میری اونٹنی یاقوتہ تو ایک اوقیہ سے بہتر ہے۔ ہشام نے کہا کہ چالیس درہم سے بہتر ہے۔ پس میں واپس لوٹ آیا اور آپ سے کسی چیز کا سوال نہ کیا۔ ہشام نے اپنی روایت میں یہ زائد کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اوقیہ چالیس درہم کا تھا۔

ابو کبشہ سلولی سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عیینہ بن حصن اور اقرع بن حابس حاضر ہوئے اور سوال کیا۔ ان دونوں کے سوال کے مطابق دینے کا حکم فرمایا اور حضرت معاویہ کو حکم ہوا کہ ان کے سوال کے مطابق تحریر لکھ دیں۔ اقرع نے تحریر لے کر اپنے عمامے میں لپیٹ لی اور چلے گئے لیکن عیینہ تحریر لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض گزار ہوئے کہ اے محمد! کیا میں ایسی تحریر اپنی قوم کے پاس لے جاؤں جس کے مضمون کا مجھے پتہ نہیں، یہ تو متلمس کے صحیفے جیسی ہے۔ پس حضرت معاویہ نے عیینہ کی بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور عرض کی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے غنی ہونے کے باوجود سوال کیا وہ آگ زیادہ کر رہا ہے۔ نفیلی نے دوسرے مقام پر جہنم کے انگارے کہا ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! غنی کی حد کیا ہے؟ نفیلی نے دوسرے مقام پر کہا کہ غنا کیا ہے جس کے ساتھ سوال مناسب نہیں؟ فرمایا کہ جس کے پاس صبح اور شام کا کھانا ہو۔

لا تَنْبَغِي مَعَهُ الْمَسْأَلَةُ؟ قَالَ قَدْرُ مَا يُغَدِّيهِ وَيُعَشِّيهِ وَقَالَ النُّفَيْلِيُّ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ أَنْ يَكُونَ لَهُ شِبَعُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ أَوْ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ وَكَانَ حَدَّثَنَا بِهِ مُخْتَصَرًا عَلَى هٰذِهِ الْأَلْفَاظِ الَّتِي ذَكَرْتُ۔

تا ہو۔ نفیلی نے دوسرے مقام پر کہا کہ ایک دن رات کا پیٹ بھر کھانا ہو یا ایک رات اور دن کا اور یہ حدیث ہم سے نفیلی نے اسی اختصار کے ساتھ بیان کی ہے۔

۱۶۱۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ بْنِ غَانِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ أَنَّهُ سَمِعَ زِيَادَ بْنَ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ زِيَادَ بْنَ الْحَارِثِ الصُّدَائِيَّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْتُهُ فَذَكَرَ حَدِيثًا طَوِيلًا فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَعْطِنِي مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ لَمْ يَرْضَ بِحُكْمِ نَبِيٍّ وَلَا غَيْرِهِ فِي الصَّدَقَاتِ حَتّٰى حَكَمَ فِيهَا هُوَ فَجَزَّأَهَا ثَمَانِيَةَ أَجْزَاءٍ فَإِنْ كُنْتَ مِنْ تِلْكَ الْأَجْزَاءِ أَعْطَيْتُكَ حَقَّكَ۔

زیاد بن نعیم حضرمی سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے بیعت ہوا اور طویل حدیث بیان کی۔ پھر ایک آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ مجھے مال زکوٰۃ سے کچھ عطا فرمائیے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مال زکوٰۃ کے بارے میں کسی نبی وغیرہ کے حکم پر راضی نہیں ہوا یہاں تک کہ اس کے متعلق خود حکم فرمایا اور اسے آٹھ قسموں میں تقسیم فرما دیا اگر تم ان آٹھ قسموں میں سے ہو تو تمہارا حق تمہیں دے دیتا ہوں۔

۱۶۱۷ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَالْأُكْلَةُ وَالْأُكْلَتَانِ وَلٰكِنَّ الْمِسْكِينَ الَّذِي لَا يَسْأَلُ النَّاسَ شَيْئًا وَلَا يَفْطِنُونَ بِهِ فَيُعْطُونَهُ۔

ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہیں ہے جو ایک کھجور یا دو کھجوروں یا ایک دو لقموں کی خاطر در بدر پھرتا ہے بلکہ مسکین وہ ہے جو لوگوں سے کوئی چیز سوال نہیں کرتا اور لوگ بھی اس کی حالت نہیں سمجھ پاتے کہ اسے کچھ دیں۔ ف

ف — بغیر ضرورت محض تن آسانی اور پیشہ بنا کر سوال کرنا حرام ہے اور اس طرح حاصل کیا ہوا مال حلال نہیں ہے جانتے ہوئے ایسے لوگوں کو دینا ثواب نہیں بلکہ گناہ ہے کیونکہ معصیت پر مدد کرنا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ۔ یعنی نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔ جب بغیر ضرورت سوال کرنا گناہ ہے تو اسے دینا گناہ پر اس کی مدد کرنا ہوا۔ ثواب ان لوگوں کو دینے میں ہے جو واقعی ضرورت مند ہوں اور جو لوگ ضرورت مند ہونے کے باوجود سوال نہیں کرتے ان کی مدد کرنا اعلیٰ درجہ کا ثواب اور بہت ہی پسندیدہ عمل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۶۱۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَأَبُو كَامِلٍ الْمَعْنٰى قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ

ابو سلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اسی طرح

ثنا معمر عن الزهري عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله قال ولكن المسكين المتعفف زاد مسدد في حديثه ليس له ما يستغني به الذي لا يسأل ولا يعلم بحاجته فيتصدق عليه فذاك المحروم ولم يذكر مسدد المتعفف الذي لا يسأل قال أبو داود روى هذا محمد بن ثور وعبد الرزاق عن معمر جعلا المحروم من كلام الزهري۔

مسکین وہ ہے جو سوال کرنے سے بچے۔ مسدد نے اپنی حدیث میں یہ بھی کہا کہ اس کے پاس اتنا مال نہیں کہ لوگوں سے سوال نہ کرنا پڑے اور اتنی حاجت ظاہر کرتا ہے کہ لوگ اسے صدقہ دیں، یہ محروم ہے۔ اور مسدد نے وہ ذکر نہیں کیا کہ متعفف وہ ہے جو سوال نہ کرے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسے محمد بن ثور اور عبدالرزاق نے معمر سے اور دونوں نے کہا کہ المحروم کا لفظ زہری کا قول ہے۔

١٦١٩۔ حدثنا مسدد ثنا عيسى بن يونس ثنا هشام بن عروة عن أبيه عن عبيد الله بن عدي بن الخيار أخبرني رجلان أنهما أتيا النبي صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع وهو يقسم الصدقة فسألاه منها فرفع فينا البصر وخفضه فرآنا جلدين فقال إن شئتما أعطيتكما ولا حظ فيها لغني ولا لقوي مكتسب۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عبید اللہ بن عدی بن خیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ مجھے دو آدمیوں نے بتایا کہ وہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ آپ صدقے کا مال تقسیم فرما رہے تھے۔ پس انہوں نے اس میں سے مانگا۔ آپ نے نظر اٹھا کر دیکھا پھر نگاہیں جھکا لیں۔ ہم نے دیکھا کہ وہ دونوں صحت مند تھے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو تمہیں دے دوں مگر اس میں غنی اور کمانے کے قابل طاقتور کا حق نہیں ہے۔

١٦٢٠۔ حدثنا عباد بن موسى الأنباري الختلي ثنا إبراهيم يعني ابن سعد أخبرني أبي عن ريحان بن يزيد عن عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تحل الصدقة لغني ولا لذي مرة سوي قال أبو داود رواه سفيان عن سعد بن إبراهيم كما قال إبراهيم ورواه شعبة عن سعد قال لذي مرة قوي والأحاديث الأخر عن النبي صلى الله عليه وسلم بعضها لذي مرة قوي وبعضها لذي مرة سوي وقال عطاء بن زهير أنه لقي عبد الله بن عمرو فقال إن الصدقة لا تحل لقوي ولا لذي مرة سوي۔

ریحان بن یزید نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: صدقہ غنی اور طاقتور تندرست کے لیے حلال نہیں ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے روایت کیا ہے سفیان نے سعد بن ابراہیم سے جیسا کہ ابراہیم نے کہا ہے اور شعبہ نے اسے سعد سے روایت کرنے میں ذی مرۃ قوی کہا ہے اور دوسری احادیث میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہے کہ بعض میں ذی مرۃ قوی اور بعض میں ذی مرۃ سوی ہے۔ عطاء بن زہیر کا بیان ہے کہ وہ حضرت عبد اللہ بن عمرو سے ملے تو انہوں نے فرمایا کہ صدقہ حلال نہیں ہے طاقتور اور کمانے کے قابل تندرست کے لیے۔

باب مَنْ يَجُوزُ لَهُ أَخْذُ الصَّدَقَةِ وَهُوَ غَنِيٌّ

١٩٢١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ إِلَّا لِخَمْسَةٍ لِغَازٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ لِعَامِلٍ عَلَيْهَا أَوْ لِغَارِمٍ أَوْ لِرَجُلٍ اشْتَرَاهَا بِمَالِهِ أَوْ لِرَجُلٍ كَانَ لَهُ جَارٌ مِسْكِينٌ فَتُصُدِّقَ عَلَى الْمِسْكِينِ فَأَهْدَاهَا الْمِسْكِينُ لِلْغَنِيِّ.

١٩٢٢ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدٍ كَمَا قَالَ مَالِكٌ وَرَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي الثَّبْتُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

١٩٢٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عِمْرَانَ الْبَارِقِيِّ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ إِلَّا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوِ ابْنِ السَّبِيلِ أَوْ جَارٍ فَقِيرٍ يُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ فَيُهْدِي لَكَ أَوْ يَدْعُوكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ فِرَاسٌ وَابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

باب كَمْ يُعْطَى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ مِنَ الزَّكَاةِ

١٩٢٤ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ زَعَمَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

جس کو غنی ہونے کے باوجود صدقہ لینا جائز ہے

زید بن اسلم نے عطاء بن یسار سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مالدار کے لیے صدقہ حلال نہیں ہے مگر پانچ کے لیے۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا، یا صدقہ کا عامل ہو، مقروض ہو، یا کوئی اس کو اپنے مال سے خرید لے یا کسی آدمی کا ہمسایہ غریب ہو جس کے مسکین پر صدقہ ہو اور مسکین نے غنی کو ہدیہ دیا۔

عطاء بن یسار نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حسبِ سابق روایت۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے ابن عیینہ نے زید سے جیسے امام مالک نے روایت کی اور روایت کیا اسے سفیان ثوری نے زید سے اور کہا کہ مجھ سے بیان کیا ایک ثقہ راوی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

عطیہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ حلال نہیں ہے کسی غنی کے لیے مگر جو جہاد کرے یا مسافر ہو یا غریب ہمسائے کو صدقہ دیا گیا ہو اور وہ تمہیں ہدیہ دے یا دعوت کرے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس روایت کو فراس اور ابن ابی لیلیٰ، عطیہ، حضرت ابو سعید خدری نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کے مانند۔

ایک ہی شخص کو زکوٰۃ کا کتنا مال دیا جا سکتا ہے

بشیر بن یسار کا بیان ہے کہ انصار میں سے ایک شخص حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقے کے اونٹوں میں سے انہیں سو اونٹ دیئے یعنی ان انصاری کی دیت جسے خیبر میں شہید کر دیا گیا تھا

وَسَلَّمَ وَدَاهُ بِمِائَةٍ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ يَعْنِي دِيَةَ الْأَنْصَارِيِّ الَّذِي قُتِلَ بِخَيْبَرَ۔

باب — مَا تَجُوزُ فِيهِ الْمَسْأَلَةُ۔

۱۲۲۵ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ الْفَزَارِيِّ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَسَائِلُ كُدُوحٌ يَكْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ فَمَنْ شَاءَ أَبْقَى عَلَى وَجْهِهِ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَ إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ الرَّجُلُ ذَا سُلْطَانٍ أَوْ فِي أَمْرٍ لَا يَجِدُ مِنْهُ بُدًّا۔

۱۲۲۶ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ رِئَابٍ حَدَّثَنِي كِنَانَةُ بْنُ نُعَيْمٍ الْعَدَوِيُّ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ الْهِلَالِيِّ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَقِمْ يَا قَبِيصَةُ حَتَّى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَأْمُرَ لَكَ بِهَا ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ فَسَأَلَ حَتَّى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَاجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ فَسَأَلَ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَقُولَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَى مِنْ قَوْمِهِ قَدْ أَصَابَتْ فُلَانًا الْفَاقَةُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ فَسَأَلَ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمْسِكُ وَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيصَةُ سُحْتٌ يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا۔

سوال کرنا کب جائز ہے

زید بن عقبہ فزاری نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سوال کرنا زخم ہے جس سے کہ ضرورت مند آدمی اپنے چہرے کو زخمی کرتا ہے۔ سو جو چاہے اپنے چہرے پر باقی رکھے اور جو چاہے چھوڑ دے مگر یہ کہ کوئی آدمی بادشاہ سے مانگے یا ایسے وقت جب اس کے سوا چارہ کار نہ ہو۔

کنانہ بن نعیم عدوی سے روایت ہے کہ حضرت قبیصہ بن مخارق ہلالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک قرضے کی ضمانت کے باعث نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ اے قبیصہ ٹھہرو جب ہمارے پاس صدقہ کا مال آئے گا تو ہم اس میں سے تمہارے لیے حکم دیں گے۔ پھر فرمایا اے قبیصہ! سوال کرنا کسی کے لیے حلال نہیں ہے مگر تین میں سے کسی ایک کے لیے۔ ایک وہ آدمی جس پر ضمانت کا بوجھ ہو تو اس کے لیے سوال حلال ہے۔ یہاں تک کہ اتنا مال پا لے پھر رک جائے۔ دوسرے اس آدمی کے لیے جس پر کوئی مصیبت پہنچی کہ اس کا مال تباہ ہو گیا تو اس کے لیے سوال حلال ہے یہاں تک کہ اتنا پالے کہ گزر بسر کے لیے کافی ہو۔ تیسرے اس آدمی کے لیے جس پر کوئی مصیبت آئے یہاں تک کہ اس کی قوم کے تین عقلمند آدمی گواہی دیں کہ فلاں پر بڑی مصیبت پڑی ہے تو اس کے لیے سوال کرنا حلال ہے۔ پس اس نے سوال کیا یہاں تک کہ اتنا پالے جو گزر بسر کے لیے کافی ہو، پھر رک جائے۔ اے قبیصہ! ان کے سوا دوسری حالت کو سوال کرنا حرام ہے جو صاحب اس کو کھاتا ہے وہ حرام ہے۔ ف

ف: جو صاحب بارگاہ رسالت میں سوال کرنے کی غرض سے حاضر ہوا تھا، اس کے لیے سوال کرنا گناہ نہیں تھا کیونکہ وہ اس کی کل کائنات ایک پیالہ اور کمبل تھا۔ کمانے کے لیے کلہاڑی کی ہدایت دے کر حضرت رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے سوال کی ذلت سے

بچا کر مزدوری کرے۔ سچ پوچھو تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حتی الامکان سوال کرنے سے بچنا چاہیے اور محنت مزدوری کر کے اپنی ضروریات پوری کرنا بہت فضیلت کا کام ہے کیونکہ اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى دینے والے کا ہاتھ لینے والے کے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اسلامی حکومت کا فرض ہے کہ وہ لوگوں کے کھانے کے لئے [illegible] اور مسلمانوں کو حتی الامکان سوال کرنے کی ذلت سے بچائے جیسا کہ خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے [illegible] محنت کے راستے پر لگا کر سوال کرنے کی ذلت سے بچایا۔ نیز جب اسلامی حکومت [illegible] محنت مزدوری سے [illegible] قرض مانگنے اور بھیک [illegible] کے شعبوں [illegible] اسلام [illegible] کے سامنے ہاتھ پھیلانے [illegible] سامنے ہاتھ پھیلانے کی [illegible] مجبور ہو کر اپنے وسائل کو [illegible] ہیں [illegible] کرنا [illegible] مددگار ہے۔

[illegible]

۱۶۳۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْأَخْضَرِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ الْحَنَفِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ فَقَالَ أَمَا فِيْ بَيْتِكَ شَيْءٌ قَالَ بَلٰى حِلْسٌ نَلْبَسُ بَعْضَهُ وَنَبْسُطُ بَعْضَهُ وَقَعْبٌ نَشْرَبُ فِيْهِ مِنَ الْمَاءِ قَالَ ائْتِنِيْ بِهِمَا قَالَ فَأَتَاهُ بِهِمَا فَأَخَذَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيْ هٰذَيْنِ قَالَ رَجُلٌ أَنَا آخُذُهُمَا بِدِرْهَمٍ قَالَ مَنْ يَزِيْدُ عَلٰى دِرْهَمٍ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ رَجُلٌ أَنَا آخُذُهُمَا بِدِرْهَمَيْنِ فَأَعْطَاهُمَا إِيَّاهُ وَأَخَذَ الدِّرْهَمَيْنِ فَأَعْطَاهُمَا الْأَنْصَارِيَّ وَقَالَ اشْتَرِ بِأَحَدِهِمَا طَعَامًا فَانْبِذْهُ إِلٰى أَهْلِكَ وَاشْتَرِ بِالْآخَرِ قَدُوْمًا فَأْتِنِيْ بِهِ فَأَتَاهُ بِهِ فَشَدَّ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُوْدًا بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ اذْهَبْ فَاحْتَطِبْ وَبِعْ وَلَا أَرَيَنَّكَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا فَذَهَبَ الرَّجُلُ يَحْتَطِبُ وَيَبِيْعُ فَجَاءَ وَقَدْ أَصَابَ عَشْرَةَ دَرَاهِمَ فَاشْتَرٰى بِبَعْضِهَا ثَوْبًا وَبِبَعْضِهَا طَعَامًا فَقَالَ رَسُوْلُ

ابو بکر حنفی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سوال کیا۔ فرمایا کیا تمہارے گھر میں کوئی چیز ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ جی ہاں، ایک کمبل ہے جس کا کچھ حصہ ہم اوڑھتے اور کچھ بچھاتے ہیں اور ایک پیالہ ہے جس سے پانی پیتے ہیں۔ فرمایا کہ وہ دونوں چیزیں میرے پاس لاؤ۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ دونوں چیزیں لے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان دونوں کو اپنے دست مبارک میں لے کر فرمایا۔ ان دونوں کو کون خریدتا ہے؟ ایک آدمی نے کہا۔ میں انہیں ایک درہم میں لیتا ہوں۔ پھر دو یا تین مرتبہ فرمایا کہ ایک درہم سے زیادہ کون دیتا ہے؟ ایک آدمی نے کہا کہ میں انہیں دو درہم میں لیتا ہوں۔ آپ نے دونوں چیزیں اسے دے دیں اور دو درہم لے کر انصاری کو دے کر فرمایا ان میں سے ایک کا اناج خرید کر اپنے گھر والوں کو دے آؤ اور دوسرے سے کلہاڑی خرید کر میرے پاس لے آؤ۔ جب وہ لے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس میں اپنے دست مبارک سے دستہ ڈالا۔ پھر اس سے فرمایا کہ جاؤ لکڑیاں کاٹ کر لاؤ اور بیچو اور پندرہ دن تک تمہیں نہ دیکھوں۔ وہ آدمی گیا

الله صلى الله عليه وسلم هذا خير لك من أن تجيء المسألة نكتة في وجهك يوم القيامة إن المسألة لا تصلح إلا لثلاثة لذي فقر مدقع أو لذي غرم مفظع أو لذي دم موجع

لکڑیاں کاٹنا اور بیچتا۔ وہ حاضر بارگاہ ہوا تو اس کے پاس دس درہم تھے۔ بعض کا کپڑا اور بعض کا اناج خرید لیا گیا تو رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے کہ روز قیامت تمہارے چہرے پر سوال کرنے کا داغ ہو۔ سوال کرنا درست نہیں مگر تین کے لیے۔ ایک وہ جو خاک پر لٹا دینے والی محتاجی میں ہو۔ دوسرا وہ جو سخت تاوان دینے والے قرضے میں گھر گیا ہو۔ تیسرا وہ جو مجبور کر دینے والے خون میں پھنس گیا ہو۔ ف

باب ۲۷ كراهية المسألة

بھیک مانگنے کی کراہیت

١٦٢٨ـ حدثنا هشام بن عمار نا الوليد نا سعيد بن عبد العزيز عن ربيعة يعني ابن يزيد عن أبي إدريس الخولاني عن أبي مسلم الخولاني حدثني الحبيب الأمين أما هو إلي فحبيب وأما هو عندي فأمين عوف بن مالك قال كنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم سبعة أو ثمانية أو تسعة فقال ألا تبايعون رسول الله صلى الله عليه وسلم وكنا حديث عهد ببيعة فقلنا قد بايعناك حتى قالها ثلاثا فبسطنا أيدينا فبايعناه فقال قائل يا رسول الله إنا قد بايعناك فعلام نبايعك قال أن تعبدوا الله ولا تشركوا به شيئا وتصلوا الصلوات الخمس وتسمعوا وتطيعوا وأسر كلمة خفية قال ولا تسألوا الناس شيئا قال فلقد كان بعض أولئك النفر يسقط سوطه فما يسأل أحدا أن يناوله إياه قال أبو داود حديث هشام لم يروه إلا سعيد.

ابو مسلم خولانی سے روایت ہے کہ مجھ سے امانتدار دوست نے حدیث بیان کی۔ وہ میرے دوست ہیں اور میرے نزدیک امانتدار بھی یعنی حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم سات یا آٹھ یا نو افراد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تھے۔ فرمایا کیا تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کرتے ہو؟ ہم تھوڑا ہی عرصہ پہلے بیعت کر چکے تھے لہذا عرض گزار ہوئے کہ ہم آپ سے بیعت کر چکے ہیں لیکن ایک نے کہا کہ یا رسول اللہ، ہم تو پہلے ہی بیعت کر چکے ہیں اب حضور کس چیز پر بیعت فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور پانچوں نمازیں پڑھا کرو اور سن کر اطاعت کرو اور ایک بات آہستہ فرمائی یعنی لوگوں سے کوئی چیز نہ مانگو گے۔ راوی کا بیان ہے کہ ان میں سے بعض حضرات کا یہ حال تھا اگر ان کا کوڑا گر جاتا تو کسی سے سوال نہ کرتے کہ اسے پکڑا دو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حدیث ہشام کو سعید کے سوا کسی نے روایت نہیں کیا۔

١٦٢٩ـ حدثنا عبيد الله بن معاذ نا أبي نا شعبة عن عاصم عن أبي العالية عن ثوبان قال وكان ثوبان مولى رسول الله صلى الله عليه

ابو العالیہ نے حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی اور حضرت ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو مجھے اس بات کا

وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ يَّكْفُلُ لِيْ اَنْ لَّا يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا
فَاَتَكَفَّلُ لَهٗ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ ثَوْبَانُ اَنَا فَكَانَ لَا يَسْأَلُ
اَحَدًا شَيْئًا.

اطمینان ہو جائے کہ وہ لوگوں سے کچھ نہیں مانگے گا تو میں اسے جنت کا اطمینان دلاتا ہوں۔ حضرت ثوبان عرض گزار ہوئے کہ میں۔ چنانچہ وہ کسی سے کچھ نہیں مانگا کرتے تھے۔

ف۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے کہ جو سوال نہ کرنے کی ضمانت دے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں، سے معلوم ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اتنی طاقت عطا فرمائی ہے کہ خزانِ الٰہیہ سے جو چیز جس کو چاہیں عطا فرمادیں۔ جس کو اجازت دیں وہ جنت میں جائے گا اور کسی کی مجال نہیں کہ اسے روک سکے۔ یہی وجہ ہے کہ پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا تھا۔ سلنی مجھ سے مانگو۔ حضرت ربیعہ عرض گزار ہوئے۔ اَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ۔ میں آپ سے جنت میں آپ کی رفاقت مانگتا ہوں۔ (مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ، طبرانی) اگر آپ مالک و مختار نہ ہوتے تو فرماتے کہ میں کسی کو کوئی چیز نہیں دے سکتا۔ لیکن آپ حقیقی مالک کی عطا سے مالک و مختار ہیں اس لیے فرمایا۔ اَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ کیا اس کے علاوہ بھی کچھ چاہیے؟ سبحان اللہ۔

مجھ سے ... نہ کسی نے مانگا
دریا ... ہی اٹھتے ہیں

بَابُ فِي الْاِسْتِعْفَافِ.

١٦٣٠۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ
اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ نَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ سَأَلُوْا رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوْهُ
فَاَعْطَاهُمْ حَتّٰى اِذَا نَفِدَ عِنْدَهٗ قَالَ مَا يَكُوْنُ
عِنْدِيْ مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَهٗ عَنْكُمْ وَمَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ
اللّٰهُ وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ يَّتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ
اللّٰهُ وَمَا اَعْطَى اللّٰهُ اَحَدًا مِّنْ عَطَاءٍ اَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ.

١٦٣١۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوٗدَ
ح وَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حَبِيْبٍ اَبُوْ مَرْوَانَ نَا ابْنُ
الْمُبَارَكِ وَهٰذَا حَدِيْثُهٗ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ سَلْمَانَ عَنْ
سَيَّارٍ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ طَارِقٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصَابَتْهُ
فَاقَةٌ فَاَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهٗ وَمَنْ
اَنْزَلَهَا بِاللّٰهِ اَوْشَكَ اللّٰهُ لَهٗ بِالْغِنٰى اِمَّا بِمَوْتٍ

سوال سے بچنے کا بیان

عطاء بن یزید لیثی نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ کچھ انصاری لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ نے انہیں عطا فرمادیا۔ پھر انہوں نے سوال کیا تو آپ نے عطا فرمادیا یہاں تک کہ جو مال آپ کے پاس تھا وہ ختم ہو گیا۔ فرمایا کہ میرے پاس جو مال ہوتا ہے میں اسے بچا نہیں رکھتا اور جو سوال کرنے سے بچے تو اللہ تعالیٰ اسے بچائے گا اور جو استغنا اختیار کرے تو اللہ تعالیٰ اسے غنی کر دے گا اور جو صبر کی کوشش کرے تو اسے صبر دیا جائے گا اور صبر سے بہتر کسی کو کوئی عطا نہیں دی گئی۔

مسدد، عبد اللہ بن داؤد، عبد الملک بن حبیب ابو مروان، ابن مبارک، بشیر بن سلمان، سیار ابو حمزہ، طارق نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو فاقہ پہنچے اور وہ لوگوں کو بتاتا پھرے تو اس کا فاقہ دور نہیں ہوگا اور جو اسے اللہ کے سپرد کر دے تو اللہ تعالیٰ اسے غنا سے جلد نوازے گا، جلدی موت بھیج کر یا جلدی امیر کر کے۔

تحملٍ بها أو حقٍّ كان حمل۔

۱۶۳۲ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ مَخْشِيٍّ عَنِ ابْنِ الْفِرَاسِيِّ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ كُنْتَ سَائِلًا لَا بُدَّ فَسَلِ الصَّالِحِينَ۔

مسلم بن مخشی سے روایت ہے کہ حضرت ابن الفراسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کیا یا رسول اللہ میں سوال کیا کروں؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں اور اگر سوال کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ ہو تو نیک لوگوں سے سوال کرنا۔

۱۶۳۳ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا وَأَدَّيْتُهَا إِلَيْهِ أَمَرَ لِي بِعُمَالَةٍ فَقُلْتُ إِنَّمَا عَمِلْتُ لِلَّهِ وَأَجْرِي عَلَى اللَّهِ قَالَ خُذْ مَا أُعْطِيتَ فَإِنِّي قَدْ عَمِلْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَّلَنِي فَقُلْتُ مِثْلَ قَوْلِكَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُعْطِيتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ أَنْ تَسْأَلَهُ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ۔

بسر بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت ابن الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے حضرت عمر نے صدقات کا عامل بنایا جب میں اس کام سے فارغ ہوا اور مال ان کے سپرد کر دیا تو انہوں نے مجھے محنتانہ دینے کا حکم فرمایا۔ میں عرض گزار ہوا کہ میں نے یہ کام اللہ کے لیے کیا ہے اور میرا اجر اللہ پر ہے۔ فرمایا کہ جو تمہیں دیا جائے وہ لے لو کیونکہ میں بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں عامل رہا تھا۔ آپ نے محنتانہ دینا چاہا تو میں بھی تمہاری طرح عرض گزار ہوا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: جب بغیر مانگے تمہیں کچھ دیا جائے تو اسے کھاؤ اور صدقہ کرو۔

۱۶۳۴ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ مِنْهَا وَالْمَسْأَلَةَ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَالْيَدُ الْعُلْيَا الْمُنْفِقَةُ وَالسُّفْلَى السَّائِلَةُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ اخْتُلِفَ عَلَى أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ عَبْدُ الْوَارِثِ الْيَدُ الْعُلْيَا الْمُتَعَفِّفَةُ وَقَالَ أَكْثَرُهُمْ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ الْيَدُ الْعُلْيَا الْمُنْفِقَةُ وَقَالَ وَاحِدٌ عَنْ حَمَّادٍ الْمُتَعَفِّفَةُ۔

نافع نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منبر پر صدقے اور سوال سے بچنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اوپر والا ہاتھ دینے والے کا ہے اور نیچے والا ہاتھ مانگنے والے کا ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ایوب کی نافع سے روایت میں اختلاف کیا گیا۔ عبد الوارث نے اَلْيَدُ الْعُلْيَا الْمُتَعَفِّفَةُ کہا ہے اور اکثر نے حماد بن زید سے بواسطہ ایوب اَلْيَدُ الْعُلْيَا الْمُنْفِقَةُ کہا ہے اور ایک راوی نے حماد سے الْمُتَعَفِّفَةُ روایت کیا ہے۔

۱۶۳۵ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو الزَّعْرَاءِ عَنْ

ابو الاحوص نے اپنے والد ماجد حضرت مالک بن نضلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

الاحوص عن ابيه مالك بن نضلة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الايدي ثلاثة فيد الله العليا ويد المعطي التي تليها ويد السائل السفلى فاعط الفضل ولا تعجز عن نفسك.

علیہ وسلم نے فرمایا - ہاتھ تین ہیں - ایک اللہ کا ہاتھ جو سب سے اوپر ہے اور دینے والے کا ہاتھ جو اس کے نزدیک ہے اور مانگنے والے کا ہاتھ جو سب سے نیچے ہے۔ پس زائد چیز کو صدقہ کیا کرو اور اپنے نفس کا ساتھ نہ دیا کرو۔

باب الصدقة على بني هاشم

بنی ہاشم کو زکوٰۃ دینا

۱۶۳۶ - حدثنا محمد بن كثير انا شعبة عن الحكم عن ابن ابي رافع عن ابي رافع ان النبي صلى الله عليه وسلم بعث رجلا على الصدقة من بني مخزوم فقال لابي رافع اصحبني فانك تصيب منها قال حتى اتي النبي صلى الله عليه وسلم فاسأله فاتاه فساله فقال مولى القوم من انفسهم وانا لا تحل لنا الصدقة.

ابن ابو رافع نے حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو بنی مخزوم سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا تو اس نے ابو رافع سے کہا کہ میرے ساتھ چلیے، آپ کو بھی اس میں سے کچھ مل جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کر لوں۔ پس یہ گئے اور دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ قوم کا غلام انہی میں سے ہوتا ہے اور ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں۔

۱۶۳۷ - حدثنا موسى بن اسمعيل ومسلم بن ابراهيم المعنى قالا نا حماد عن قتادة عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يمر بالتمرة العائرة فما يمنعه من اخذها الا مخافة ان تكون صدقة.

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی گری ہوئی کھجور کے پاس سے گزرتے تو یہی خوف مانع ہوتا کہ کہیں صدقہ کی نہ ہو ورنہ اسے اٹھا لیتے۔

۱۶۳۸ - حدثنا نصر بن علي انا ابي عن خالد بن قيس عن قتادة عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم وجد تمرة فقال لولا اني اخاف ان تكون صدقة لاكلتها قال ابو داود رواه هشام عن قتادة هكذا.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک کھجور ملی تو فرمایا کہ اگر یہ ڈر نہ ہوتا کہ کہیں صدقہ کی نہ ہو تو میں اسے کھا لیتا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسے ہشام نے قتادہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۱۶۳۹ - حدثنا محمد بن عبيد المحاربي نا محمد بن فضيل عن الاعمش عن حبيب بن ابي ثابت عن كريب مولى ابن عباس عن ابن عباس قال بعثني ابي الى النبي صلى الله عليه وسلم في ابل اعطاها اياه من الصدقة.

کریب مولیٰ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مجھے میرے والد ماجد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ان اونٹوں کے لیے بھیجا جو آپ نے انہیں صدقہ میں سے عطا فرمائے تھے۔

۱۶۴۰ - حدثنا محمد بن العلاء وعثمان بن ابي شيبة قالا نا محمد هو ابن ابي عبيدة عن

محمد بن علاء و عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن ابو عبیدہ، ابو عبیدہ، اعمش، سالم، کریب مولیٰ ابن عباس نے حضرت ابن عباس سے اسی

أبيه عن الأعمش عن سالم عن كريب مولى ابن
عباس عن ابن عباس بمعناه أبين منه۔

باب ٥٣٨ الفقير يهدي للغني من الصدقة

١٦٤١ - حدثنا عمرو بن مرزوق أنا شعبة
عن قتادة عن أنس أن النبي صلى الله عليه و
سلم أتي بلحم قال ما هذا قالوا شيء تصدق به
على بريرة فقال هو لها صدقة ولنا هدية۔

باب ٥٣٩ من تصدق بصدقة ثم ورثها

١٦٤٢ - حدثنا أحمد بن عبد الله بن يونس
نا زهير نا عبد الله بن عطاء عن عبد الله بن بريدة
عن أبيه بريدة أن امرأة أتت رسول الله صلى الله
عليه وسلم فقالت كنت تصدقت على أمي بوليدة
وإنها ماتت وتركت تلك الوليدة قال قد وجب
أجرك ورجعت إليك في الميراث۔

باب ٥٤٠ حقوق المال

١٦٤٣ - حدثنا قتيبة بن سعيد نا أبو عوانة
عن عاصم بن أبي النجود عن شقيق عن عبد الله
قال كنا نعد الماعون على عهد رسول الله صلى
الله عليه وسلم عارية الدلو والقدر۔

١٦٤٤ - حدثنا موسى بن إسماعيل نا حماد
عن سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة
أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما من
صاحب كنز لا يؤدي حقه إلا جعله الله يوم
القيامة يحمى عليها في نار جهنم فتكوى بها
جبهته وجنبه وظهره حتى يقضي الله بين
عباده في يوم كان مقداره خمسين ألف سنة
مما تعدون ثم يرى سبيله إما إلى الجنة
وإما إلى النار وما من صاحب غنم لا يؤدي حقها
إلا جاءت يوم القيامة أوفر ما كانت فيبطح لها

طرح روایت کی مگر قصہ مختصر بیان کیا۔ میرے والد صاحب نے ان کے بارے۔

فقیر کا غنی کو صدقے سے ہدیہ دینا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا تو فرمایا یہ کیسا ہے؟ عرض کی گئی کہ یہ بریرہ کو صدقہ دیا گیا تھا۔ فرمایا کہ یہ اس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

جس نے صدقہ دیا پھر اس کا وارث ہو گیا

عبداللہ بن بریدہ نے اپنے والد ماجد حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ میں نے ایک لونڈی اپنی والدہ ماجدہ کو صدقہ دی تھی۔ اب ان کا انتقال ہو گیا اور لونڈی پیچھے چھوڑی ہے۔ فرمایا کہ تمہارا ثواب واجب ہو گیا اور میراث میں تمہاری طرف لوٹ آئی۔

مال کے حقوق

شقیق سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہم ڈول اور ہنڈیا ادھار دینے کو ماعون شمار کیا کرتے تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو قیامت کے روز اس مال کو جہنم کی آگ میں گرم کر کے اس سے اس کی پیشانی، کروٹ اور پیٹھ داغی جائے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ بندوں کا فیصلہ فرمائے اس روز جس کی مقدار تمہارے حساب سے پچاس ہزار سال ہے۔ پھر وہ اپنی راہ دیکھے گا کہ جنت کی طرف جاتا ہے یا جہنم کی طرف۔ اور بکریوں والا زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو قیامت کے روز وہ اس کے سامنے چٹیل میدان میں لٹا دیا جائے گا اور وہ سینگوں سے ماریں گی اور کھروں سے کچلیں گی اور ان میں کوئی ٹیڑھے سینگوں والی یا بغیر سینگ

بقاع قرقر فتنطحه بقرونها وتطؤه بأظلافها
ليس فيها عقصاء ولا جلحاء كلما مضت أخراها
ردت عليه أولاها حتى يحكم الله بين عباده في
يوم كان مقداره خمسين ألف سنة مما تعدون
ثم يرى سبيله إما إلى الجنة وإما إلى النار وما
من صاحب إبل لا يؤدي حقها إلا جاءت يوم
القيامة أوفر ما كانت فيبطح لها بقاع قرقر
فتطؤه بأخفافها كلما مضت أخراها ردت عليه
أولاها حتى يحكم الله بين عباده في يوم كان
مقداره خمسين ألف سنة مما تعدون ثم
يرى سبيله إما إلى الجنة وإما إلى النار

۱۶۲۵- حدثنا جعفر بن مسافر نا ابن
أبي فديك عن هشام بن سعد عن زيد بن أسلم
عن أبي صالح عن أبي هريرة عن النبي صلى الله
عليه وسلم نحوه قال في قصة الإبل بعد
قوله لا يؤدي حقها قال ومن حقها حلبها يوم
وردها.

۱۶۲۶- حدثنا الحسن بن علي نا يزيد بن
هارون أنا شعبة عن قتادة عن أبي عمر الغداني
عن أبي هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم نحو هذه القصة فقال له يعني
لأبي هريرة فما حق الإبل قال تعطي الكريمة
وتمنح الغزيرة وتفقر الظهر وتطرق الفحل
وتسقي اللبن.

۱۶۲۷- حدثنا يحيى بن خلف نا أبو عاصم
عن ابن جريج قال قال أبو الزبير سمعت عبيد
بن عمير قال قال رجل يا رسول الله ما حق
الإبل فذكر نحوه زاد وإعارة دلوها.

۱۶۲۸- حدثنا عبد العزيز بن يحيى نا

کے روندیں گی جب ایک دفعہ سب باری باری سے گزر جائیں گی تو دوسری دفعہ
شروع ہو جائے گی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا فیصلہ
فرمائے اس روز جس کی مقدار تمہارے حساب سے پچاس ہزار
سال ہے۔ پھر وہ اپنی راہ دیکھے گا کہ جنت کی طرف جاتا ہے یا جہنم
کی طرف۔ اور کوئی اونٹ والا ایسا نہیں جو ان کا حق ادا نہ کرے تو قیامت کے دن
جب اس کے اونٹ آئیں گے نہایت فربہ ہو کر اور یہ ان کے سامنے چت لٹا دیا
جائے گا جو اسے اپنے پیروں سے روندیں گے۔ جب ایک
دفعہ سب گزر جائیں گے تو دوبارہ شروع ہو جائیں گے یہاں تک
کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا فیصلہ فرمائے اس روز جس کی مقدار
تمہارے حساب سے پچاس ہزار سال ہے۔ پھر اپنی راہ دیکھے گا کہ
جنت کی طرف جاتا ہے یا جہنم کی طرف۔

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اسی کے
مطابق روایت کرتے ہوئے اونٹوں کے قصے میں لا یؤدی
حقہا کے بعد کہا کہ ان کے حق سے ہے کہ پانی پلانے
کے دن ان کا دودھ دوہے۔

ابو عمر غدانی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ
میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا۔ پھر ذکر ہے
مذکورہ بیان کیا۔ آپ نے حضرت ابو ہریرہ سے فرمایا کہ اونٹوں
کا حق کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ عمدہ اونٹ دینا، زیادہ دودھ
والا عطیہ دینا، سواری کے لیے دینا، جفتی کے لیے نر دینا اور
دودھ پلانا۔

ابو الزبیر نے حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے
سنا کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! اونٹ کا
حق کیا ہے؟ پھر اسی طرح بیان کرتے ہوئے کہا۔ ان کے ڈول
عاریۃً دینا۔

عبد العزیز بن یحییٰ حرانی، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق،

حدثنی محمد بن سلمة عن محمد بن اسحٰق عن محمد بن یحیٰی بن حبان عن عمه واسع ابن حبان عن جابر بن عبد الله ان النبی صلی الله علیه وسلم امر من کل جاد عشرة اوسق من التمر بقنو یعلق فی المسجد للمساکین۔

محمد بن یحییٰ بن حبان نے اپنے چچا واسع بن حبان سے، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا۔ ہر دس وسق کھجوریں اتارنے والا ایک خوشہ مسجد میں مساکین کے لیے لٹکا دے۔

۱۶۴۹۔ حدثنا محمد بن عبد الله الخزاعی وموسی بن اسمٰعیل قالا نا ابو الاشهب عن ابی نضرة عن ابی سعید الخدری قال بینما نحن مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی سفر اذ جاء رجل علی ناقة له فجعل یصرفها یمینا وشمالا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کان عنده فضل ظهر فلیعد به علی من لا ظهر له ومن کان عنده فضل زاد فلیعد به علی من لا زاد له حتی ظننا انه لا حق لاحد منا فی الفضل۔

ابو نضرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو ایک آدمی اونٹ پر سوار ہو کر آیا اور دائیں بائیں پھرنے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کے پاس کوئی فالتو سواری ہے تو وہ اسے دے دے جس کے پاس سواری نہیں ہے اور جس کے پاس زائد زادِ راہ ہے وہ اسے دے دے جس کے پاس زادِ راہ نہیں ہے یہاں تک کہ ہم گمان کرنے لگے کہ ہم میں سے کسی کو زائد چیز رکھنے کا کوئی حق نہیں ہے

۱۶۵۰۔ حدثنا عثمان بن ابی شیبة نا یحیٰی ابن یعلی المحاربی نا ابی نا غیلان عن جعفر بن ایاس عن مجاهد عن ابن عباس قال لما نزلت هذه الاٰیة والذین یکنزون الذهب والفضة قال کبر ذلک علی المسلمین فقال عمر انا افرج عنکم فانطلق فقال یا نبی الله انه کبر علی اصحابک هذه الاٰیة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله لم یفرض الزکٰوة الا لیطیب ما بقی من اموالکم وانما فرض المواریث لتکون لمن بعدکم فکبر عمر ثم قال له الا اخبرک بخیر ما یکنز المرء المراة الصالحة اذا نظر الیها سرته واذا امرها اطاعته واذا غاب عنها حفظته۔

مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب یہ آیت۔ "اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی" (۹ : ۳۴) تو مسلمانوں کو یہ بات بہت مشکل نظر آئی۔ حضرت عمر نے کہا کہ آپ حضرات کی مشکل میں حل کرتا ہوں۔ پس وہ چل کر عرض گزار ہوئے۔ یا نبی اللہ! اس آیت پر عمل کرنا آپ کے صحابہ کو بڑا مشکل نظر آ رہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کو فرض نہیں فرمایا مگر باقی مال کو پاک کرنے کے لیے اور میراث کو فرض فرمایا ہے تاکہ بعد والوں کے لیے ہو جائے۔ پس حضرت عمر نے تکبیر کہی پھر فرمایا۔ کیا میں تمہیں آدمی کا بہترین خزانہ نہ بتاؤں؟ وہ نیک عورت ہے کہ جب آدمی اس کی طرف دیکھے تو خوش کر دے اور جب اسے حکم دے تو تعمیل کرے اور جب وہ غائب ہو تو حفاظت کرے۔

ف۔ یہاں سے ظاہر ہوا کہ خیال رکھنی چاہیئے کہ حلال ذرائع سے کمایا ہوا مال ہی پاس رہے تب تک حلال ہیں ہو جب تک شریعت مطلوبہ کے

مطابق اس کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے۔ زکوٰۃ ادا کر دینے سے مال پاک ہو جاتا ہے۔ مال بے شک باعث زینت ہے لیکن سب سے زیادہ راحت بخش نیک بیوی ہے۔ نیک بیوی کے باعث گھر جنت نظیر بن جاتا ہے جبکہ بے شعور عورت اچھے بھلے خوشحال گھر کو جہنم کدہ بنا کر رکھ دیتی ہے۔ جس کے حصے میں یہ جنت اور سلیقہ شعار بیوی آئے وہ بڑا ہی خوش نصیب ہے۔ والدین کو اپنی بیٹیوں کی تربیت پر بھی خصوصی توجہ دینی چاہیے کیونکہ مستقبل میں دوسرے گھر کی آبادی یا بربادی کا انحصار ان کی بیٹی پر ہی ہوگا۔ بیشک اللہ کچھ بتایا جائے یا نہ بتایا جائے لیکن یہ ضرور ذہن نشین کرا دیا جائے کہ بیٹی بیوی اور ماں کی صورت میں اس پر کیا فرائض عائد ہوں گے اور اسے کس طرح عہدہ برآ ہونا ہوگا۔

باب ۵۵ حَقُّ السَّائِلِ۔

۱۶۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ نَا سُفْيَانُ نَا مُصْعَبُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُرَحْبِيلَ حَدَّثَنِي يَعْلَى بْنُ أَبِي يَحْيَى عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ حُسَيْنٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَإِنْ جَاءَ عَلَى فَرَسٍ۔

۱۶۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ نَا زُهَيْرٌ عَنْ شَيْخٍ قَالَ رَأَيْتُ سُفْيَانَ عِنْدَهُ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهَا عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۱۶۵۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بُجَيْدٍ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ بُجَيْدٍ وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ إِنَّ الْمِسْكِينَ لَيَقُومُ عَلَى بَابِي فَمَا أَجِدُ لَهُ شَيْئًا أُعْطِيهِ إِيَّاهُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ لَمْ تَجِدِي لَهُ شَيْئًا تُعْطِينَهُ إِيَّاهُ إِلَّا ظِلْفًا مُحْرَقًا فَادْفَعِيهِ إِلَيْهِ فِي يَدِهِ۔

سائل کا حق

محمد بن کثیر، سفیان، مصعب بن محمد بن شرحبیل، یعلی بن ابی یحیی، فاطمہ بنت حسین نے حضرت حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سائل کا حق ہے اگرچہ وہ گھوڑے پر آئے۔

محمد بن رافع، یحیی بن آدم، زہیر ان کے شیخ، سفیان، فاطمہ بنت حسین ان کے والد ماجد حضرت علی سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کے مانند روایت کی۔

عبدالرحمن بن بجید نے اپنی دادی جان حضرت ام بجید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی جو ان بیعت کرنے والیوں میں سے تھیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! ایک مسکین میرے دروازے پر آ کر کھڑا ہو جاتا ہے اور میرے پاس دینے کے لیے کوئی بھی چیز نہیں ہوتی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تمہیں کوئی چیز دینے کے لیے نہ ملے تو ایک جلا ہوا کھر ہی اس کے ہاتھ میں دے دو۔ ف

ف۔ پیشہ ور اور غیر مستحق سائلوں کو ہرگز نہیں دینا چاہیے لیکن جو ضرورت مند ہو تو اسے مزید کچھ دیکھا جائے اس کی ضرورت پوری کرنے کی کوشش کی جائے اور اگر بہتر سمجھا جائے تو اس کے ساتھ اس کے کمانے کی ضرورت میں مدد کر دی جائے۔ ضرورت مند سائل کو حتی الامکان خالی ہاتھ واپس نہ بھیجنا چاہیے اور جو ضرورت مند سوال نہ کرے اور اپنی حالت ظاہر کرنے سے شرمائے اس کی امداد بھی کرنا اپنی ہی قیمت بڑھانا اور بہت بڑی ضرورت مندی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۵۵ الصدقة على أهل الذمة۔

۱۶۵۳۔ حدثنا أحمد بن أبي شعيب الحراني أنا عيسى بن يونس نا هشام بن عروة عن أبيه عن أسماء قالت قدمت علي أمي راغبة في عهد قريش وهي راغمة مشركة فقلت يا رسول الله إن أمي قدمت علي وهي راغمة مشركة أفأصلها قال نعم فصلي أمك۔

باب ۵۶ ما لا يجوز منعه۔

۱۶۵۵۔ حدثنا عبيد الله بن معاذ نا أبي نا كهمس عن سيار بن منظور رجل من بني فزارة عن أبيه عن امرأة يقال لها بهيسة عن أبيها قالت استأذن أبي النبي صلى الله عليه وسلم فدخل بينه وبين قميصه فجعل يقبل ويلتزم ثم قال يا رسول الله ما الشيء الذي لا يحل منعه قال الماء قال يا نبي الله ما الشيء الذي لا يحل منعه قال الملح قال يا نبي الله ما الشيء الذي لا يحل منعه قال أن تفعل الخير خير لك۔

باب ۵۷ المسألة في المساجد۔

۱۶۵۶۔ حدثنا بشر بن آدم نا عبد الله بن بكر السهمي نا مبارك بن فضالة عن ثابت البناني عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن عبد الرحمن بن أبي بكر رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هل منكم أحد أطعم اليوم مسكينا فقال أبو بكر دخلت المسجد فإذا أنا بسائل يسأل فوجدت كسرة خبز في يد عبد الرحمن فأخذتها فدفعتها إليه۔

باب ۵۸ كراهية المسألة بوجه الله عز وجل۔

ذمی کافر کو صدقہ دینا

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میری والدہ میرے پاس آئی جبکہ قریش کے دین پر تھیں اور شرک سے محبت رکھتی تھی۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میری والدہ میرے پاس آئی ہے جو مشرک ہے۔ کیا میں اس کے ساتھ اچھا سلوک کروں؟ فرمایا ہاں اپنی والدہ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

جس چیز کا روکنا جائز نہیں

بہیسہ نامی عورت کے والد ماجد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت مانگی۔ انہوں نے آپ کی قمیص مبارک کو ہٹا کر حضور کے جسم اطہر کو چومنے لگے اور لپٹنے لگے پھر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ کیا چیز ہے جس کا روکنا حلال نہیں؟ فرمایا کہ پانی۔ عرض گزار ہوئے کہ اے نبی اللہ! وہ کیا چیز ہے جس کا روکنا جائز نہیں؟ فرمایا کہ نمک۔ عرض گزار ہوئے کہ اے نبی اللہ! وہ کیا چیز ہے جس کا روکنا مناسب نہیں؟ فرمایا کہ تم جتنی بھلائی کرو اتنا ہی تمہارا بھلا ہے۔

مسجدوں میں سوال کرنا

عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم میں سے کوئی ہے جس نے آج مسکین کو کھانا کھلایا ہو؟ حضرت ابوبکر نے عرض کی کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو ایک سائل سوال کر رہا تھا۔ میں نے دیکھا کہ عبدالرحمن کے ہاتھ میں روٹی کا ایک ٹکڑا ہے۔ میں نے لے کر وہ سائل کو دے دیا۔

اللہ کے نام پر مانگنے کی کراہت

١٦٥٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْقِلَّوْرِيُّ نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحٰقَ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُعَاذٍ التَّمِيمِيِّ نَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُسْأَلُ بِوَجْهِ اللّٰهِ إِلَّا الْجَنَّةُ.

ابو العباس قلوری، یعقوب بن اسحٰق حضرمی، سلیمان بن معاذ تمیمی، ابن منکدر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کے نام پر نہ مانگی جائے مگر جنت۔

بَابُ عَطِيَّةِ مَنْ سَأَلَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

١٦٥٨ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ فَأَعِيذُوهُ وَمَنْ سَأَلَ بِاللّٰهِ فَأَعْطُوهُ وَمَنْ دَعَاكُمْ فَأَجِيبُوهُ وَمَنْ صَنَعَ إِلَيْكُمْ مَعْرُوفًا فَكَافِئُوهُ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا مَا تُكَافِئُونَهُ فَادْعُوا لَهُ حَتّٰى تَرَوْا أَنَّكُمْ قَدْ كَافَأْتُمُوهُ.

اللہ کے نام پر مانگنے والے کو دینا

مجاہد نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو تم سے اللہ کے نام پر پناہ مانگے تو اسے پناہ دو اور جو اللہ کے نام پر سوال کرے تو اسے عطا کرو اور جو تمہیں دعوت دے اس کی دعوت قبول کرو اور جو تمہارے ساتھ احسان کرے تو اس کو بدلہ دو اور اگر تم بدلہ دینے کی طاقت نہ رکھو تو اس کے لیے دعا کیا کرو یہاں تک کہ تم کو یقین ہو جائے کہ تم نے اسے بدلہ دے دیا۔ ف

ف: اگر آپ پر کسی نے احسان کیا ہو تو اس کے احسان کا بدلہ چکانا چاہیے۔ احسان فراموش ہونا بہت بری عادت ہے۔ احسان کا بدلہ ... اس کے لیے دعا کرنی چاہیے۔ ... آپ کا احسان سمجھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَخْرُجُ مِنْ مَالِهِ.

١٦٥٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ بِمِثْلِ بَيْضَةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَصَبْتُ هٰذِهِ مِنْ مَعْدِنٍ فَخُذْهَا فَهِيَ صَدَقَةٌ مَا أَمْلِكُ غَيْرَهَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَتَاهُ مِنْ قِبَلِ رُكْنِهِ الْأَيْمَنِ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ أَتَاهُ مِنْ قِبَلِ رُكْنِهِ الْأَيْسَرِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ أَتَاهُ مِنْ خَلْفِهِ فَأَخَذَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جو اپنا سارا مال صدقہ دے

محمود بن لبید سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ ایک آدمی انڈے کے برابر سونا لے کر آیا اور عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! مجھے یہ کان سے حاصل ہوا ہے سو اسے لے لیجئے یہ صدقہ ہے اور اس کے سوا میرے پاس اور مال نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ پھر وہ دائیں جانب سے آیا اور یہی عرض گزار ہوا تو آپ نے اس سے منہ پھیر لیا۔ پھر بائیں جانب سے آیا تو آپ نے اس سے منہ پھیر لیا۔ پھر پیچھے سے آیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لے کر اسے پھینک دیا۔ اگر اسے لگ جاتا تو زخمی کر دیتا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

فَحَذَفَهُ بِهَا فَلَوْ أَصَابَتْهُ لَأَوْجَعَتْهُ أَوْ لَعَقَرَتْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي أَحَدُكُمْ بِمَا يَمْلِكُ فَيَقُولُ هٰذِهٖ صَدَقَةٌ ثُمَّ يَقْعُدُ يَسْتَكِفُّ النَّاسَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى۔

اپنا مال لے کر میرے پاس آ جاتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ صدقہ ہے تاکہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائے۔ بہتر صدقہ وہ ہے جس کے بعد تونگری باقی رہے۔

١٦٦٠۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ بِإِسْنَادِهٖ وَمَعْنَاهُ زَادَ خُذْ عَنَّا مَالَكَ لَا حَاجَةَ لَنَا بِهٖ۔

عثمان بن ابی شیبہ، ابن ادریس، ابن اسحاق نے اپنی اسناد کے ساتھ اسی سے روایت کرتے ہوئے کہا اپنا مال ہم سے لے لو ہمیں اس کی حاجت نہیں۔

١٦٦١۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدٍ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ أَنْ يَطْرَحُوا ثِيَابًا فَطَرَحُوا فَأَمَرَ لَهُ مِنْهَا بِثَوْبَيْنِ ثُمَّ حَثَّ عَلَى الصَّدَقَةِ فَجَاءَ فَطَرَحَ أَحَدَ الثَّوْبَيْنِ فَصَاحَ بِهٖ وَقَالَ خُذْ ثَوْبَكَ۔

عیاض بن عبداللہ بن سعد نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ لوگ کپڑے جمع کر دیں۔ لوگوں نے جمع کر دیئے۔ آپ نے ان میں سے دو کپڑے اسے دینے کا حکم فرمایا۔ پھر آپ نے صدقے کی فضیلت بیان کی تو اس نے ان دو میں سے ایک کپڑا جمع کر دیا۔ آپ نے اسے ڈانٹ کر فرمایا کہ اپنا کپڑا لے لو۔

١٦٦٢۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَيْرَ الصَّدَقَةِ مَا تَرَكَ غِنًى أَوْ تُصُدِّقَ بِهٖ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ۔

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہتر صدقہ وہ ہے جو مالداری چھوڑے یا صدقہ دینے کے بعد مالدار رہے اور ابتدا اپنے عیال سے کرے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ۔

اس کی اجازت

١٦٦٣۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ قَالَا نَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ جُهْدُ الْمُقِلِّ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ۔

یحییٰ بن جعدہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کونسا صدقہ افضل ہے۔ فرمایا کہ کم مال والے کا تکلیف اٹھا کر صدقہ دینا اور ابتدا اپنے عیال سے کرنی چاہیے۔

١٦٦٥۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَعُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهٰذَا حَدِيثُهُ قَالَا نَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ نَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ

زید بن اسلم کے والد ماجد نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک روز ہمیں صدقہ کا حکم فرمایا۔ حسنِ اتفاق

أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا أَنْ نَتَصَدَّقَ فَوَافَقَ ذٰلِكَ مَالًا عِنْدِي فَقُلْتُ الْيَوْمَ أَسْبِقُ أَبَا بَكْرٍ إِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ فَقُلْتُ مِثْلَهُ قَالَ وَأَتَى أَبُو بَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ قَالَ أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ قُلْتُ لَا أُسَابِقُكَ إِلَى شَيْءٍ أَبَدًا۔

ملا، اس وقت میرے پاس مال تھا، میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر میں حضرت ابوبکر سے سبقت لے سکا تو آج لے جا سکتا ہوں۔ پس میں اپنا نصف مال لے کر حاضر ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اپنے اہل و عیال کے لیے کیا چھوڑا ہے؟ میں نے عرض کی کہ جو لایا اتنا ہی۔ ان کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر اپنا سارا مال لے آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اپنے اہل و عیال کے لیے کیا چھوڑ آئے ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ ان کے لیے اللہ اور اس کے رسول کو چھوڑ آیا ہوں۔ میں نے دل میں کہا کہ میں کبھی ان سے سبقت نہیں لے جا سکتا۔ ف

ف: حدیث نمبر ۱۶۶۵ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سارا مال خیرات کرنے سے منع فرمایا ہے لیکن یہ افضلیت کے احکام ہیں اور یہاں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پورا سارا مال اللہ کے حبیب پر قربان کر دیا جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ اپنے اہل و عیال کے لیے کیا چھوڑ کر آئے ہو۔ تو عرض گزار ہوئے۔

پروانے کو چراغ ہے بلبل کو پھول بس
صدیق کے لیے ہے خدا کا رسول بس

اس حدیث سے ثابت ہو رہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی راہ میں مال قربان کرنے میں حضرت ابوبکر صدیق اپنی مثال آپ ہیں۔ شمع رسالت کے ان مرمٹنے والے پروانوں میں سے ... حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے فدائی رسول کو بھی حضرت صدیق اکبر کے مقابلے پر اپنی شکست کا اعتراف کرنا پڑا۔ جس طرح رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گروہ انبیاء میں کوئی نظیر نہیں اسی طرح انبیائے کرام کے علاوہ ساری کائنات میں حضرت ابوبکر صدیق کا کوئی مقابل نہیں۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

بَابٌ فِي فَضْلِ سَقْيِ الْمَاءِ

١٦٦٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدٍ أَنَّ سَعْدًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْجَبُ إِلَيْكَ قَالَ الْمَاءُ۔

١٦٦٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَالْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

پانی پلانے کی فضیلت

سعید سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے۔ آپ کو کون سا صدقہ زیادہ پسند ہے؟ فرمایا کہ پانی۔

محمد بن عبدالرحیم، محمد بن عرعرہ، شعبہ، قتادہ، سعید بن مسیب اور حسن سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۶۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ الْمَاءُ قَالَ فَحَفَرَ بِئْرًا وَقَالَ هٰذِهِ لِأُمِّ سَعْدٍ۔

ابو اسحٰق نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! حضرت ام سعد کا انتقال ہو گیا ہے، پس کون سا صدقہ افضل ہے فرمایا پانی۔ پس انہوں نے کنواں کھدوایا اور کہا کہ یہ ام سعد کی طرف سے ہے۔ ف

ف۔ یہ حدیث ایصال ثواب کا بہت بڑا ثبوت ہے یعنی نفلی نیکیوں اور صدقہ خیرات وغیرہ کا ثواب مردوں کو بھیجا جاتا ہے لہٰذا جس طرح اپنے متعلقین کے ساتھ دنیا میں حسن سلوک کیا جاتا تھا مرنے کے بعد ایصال ثواب کے ذریعے ان کی امداد جاری رکھنی چاہیے۔ آج اگر ہم انہیں بھول گئے تو ہمارے مرنے کے بعد ہمارے متعلقین ہمیں بھی فراموش کر دیں گے۔ ساتھ ہی اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ پانی پلانا بڑے ثواب کا کام ہے اور مسلمانوں کی ضروریات کے لیے پانی کا بندوبست کر دینا بڑی فضیلت رکھتا ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۶۶۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ نَا أَبُو بَدْرٍ نَا أَبُو خَالِدٍ الَّذِي كَانَ يَنْزِلُ فِي بَنِي دَالَانَ عَنْ نُبَيْحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا عَلَى عُرْيٍ كَسَاهُ اللّٰهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ وَأَيُّمَا مُسْلِمٍ أَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلَى جُوعٍ أَطْعَمَهُ اللّٰهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَأَيُّمَا مُسْلِمٍ سَقَى مُسْلِمًا عَلَى ظَمَإٍ سَقَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ۔

نبیح نے حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو مسلمان کسی ننگے مسلمان کو کپڑے پہنائے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے سبز کپڑے پہنائے گا اور جو مسلمان کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے پھل کھلائے گا اور جو مسلمان کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلائے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کی مہر لگی ہوئی شراب میں سے پلائے گا۔ ف

ف۔ اچھی طرح حسن سلوک کرنا بڑی اچھی بات ہے اور جو کرے اچھا سلوک کرے چاہے تھوڑی ہی دے سکے اچھا سلوک کرنے والا کسی غریب، نادار اور بے کس مسلمان کی مدد کرنے کا جو بھی موقع ملے اس کے ساتھ حسن سلوک کرنے والے کو اللہ تعالیٰ بدلہ دے گا اور اس احسان کو اسی قسم کا اپنے دربار سے بدلہ دے گا یعنی جو ننگے مسلمان کو کپڑے پہنائے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے سبز جوڑے پہنائے گا اور جو بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے پھل کھلائے گا اور جو پیاسے مسلمان کو پانی پلائے تو اللہ تعالیٰ اسے جنتی شراب پلائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مستعار کا بیان

بَابٌ فِي الْمَنِيحَةِ۔

۱۶۷۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عِيسٰى وَهٰذَا حَدِيثُ مُسَدَّدٍ وَهُوَ أَتَمُّ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ قَالَ رَسُولُ

ابراہیم بن موسیٰ، اسرائیل، مسدد، عیسیٰ اور یہ مسدد کی حدیث زیادہ مکمل ہے یعنی اوزاعی، حسان بن عطیہ، ابو کبشہ سلولی نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چالیس نیک کاموں میں سے سب سے اعلیٰ دودھ کی بکری کا مستعار دینا ہے

رسول الله صلى الله عليه وسلم أربعون خصلة أعلاهن منيحة العنز ما يعمل رجل بخصلة منها رجاء ثوابها وتصديق موعودها إلا أدخله الله بها الجنة. قال أبو داود في حديث مسدد قال حسان فعددنا ما دون منيحة العنز من رد السلام وتشميت العاطس وإماطة الأذى عن الطريق ونحوه فما استطعنا أن نبلغ خمسة عشر خصلة.

باب في أجر الخازن

١٦٧١ حدثنا عثمان بن أبي شيبة ومحمد بن العلاء المعنى قالا نا أبو أسامة عن بريد بن عبد الله بن أبي بردة عن أبي بردة عن أبي موسى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الخازن الأمين الذي يعطي ما أمر به كاملا موفرا طيبة به نفسه حتى يدفعه إلى الذي أمر له به أحد المتصدقين.

باب المرأة تتصدق من بيت زوجها

١٦٧٢ حدثنا مسدد نا أبو عوانة عن منصور عن شقيق عن مسروق عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أنفقت المرأة من بيت زوجها غير مفسدة كان لها أجر ما أنفقت ولزوجها أجر ما اكتسب ولخازنه مثل ذلك لا ينقص بعضهم أجر بعض.

١٦٧٣ حدثنا محمد بن سوار المصري نا عبد السلام بن حرب عن يونس بن عبيد عن زياد بن جبير عن سعد قال لما بايع رسول الله صلى الله عليه وسلم النساء قامت امرأة جليلة كأنها من نساء مضر فقالت يا نبي الله إنا كل على آبائنا وأبنائنا قال أبو داود وأرى فيه

جو ان میں سے کوئی خصلت (نیک کام) ثواب کی امید اور وعدے کو سچا جان کر کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ امام ابو داؤد کہتے ہیں کہ حدیث مسدد میں ہے کہ حسان نے فرمایا: ہم نے بکری عاریتاً دینے کے سوا تو سلام کا جواب دینا، چھینک کا جواب دینا اور تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹانا ہے اسی طرح کے چند نیک کاموں کو ہم شمار نہ کر سکے۔

خازن کا ثواب

ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ امانتدار خازن وہ ہے جو پورا پورا مال دے جس کے دینے کا حکم دیا گیا ہے، اور اسے پورا دے دلی خوشی سے، یہاں تک کہ اسی شخص کو دے جس کے لیے حکم دیا گیا ہے تو وہ صدقہ دینے والے کی طرح ہے۔

عورت کا خاوند کے مال سے صدقہ دینا

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب عورت فساد کی نیت کے بغیر خاوند کے گھر سے خرچ کرے تو اسے خرچ کرنے کا اجر اور اس کے خاوند کو کمانے کا اجر اور خازن کو بھی اتنا ہی۔ ان میں سے کوئی کسی کے اجر کو کم نہیں کرے گا۔

زیاد بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورتوں کو بیعت کیا تو ایک بھاری بھرکم عورت گویا وہ قبیلہ مضر کی عورتوں سے تھی، کھڑی ہو کر عرض گزار ہوئی۔ یا نبی اللہ! ہم اپنے باپ اور بھائی کے تابع ہوتی ہیں۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ میرے خیال میں خاوند بھی کہا۔ پس ہمارے لیے ان کے مال میں سے

وَأَرَى فِيهِ وَأَزْوَاجَنَا فَمَا يَحِلُّ لَنَا مِنْ أَمْوَالِهِمْ فَقَالَ الرَّطْبُ تَأْكُلْنَهُ وَتُهْدِينَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ الرَّطْبُ الْخُبْزُ وَالْبَقْلُ وَالرُّطَبُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَا رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ يُونُسَ۔

کیا حلال ہے؟ فرمایا کہ تر چیزیں کھاؤ اور ہدیہ دو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ تر سے مراد روٹی، سبزی اور تر کھجوریں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح سفیان ثوری نے یونس سے روایت کی ہے۔

۱۶۷۴۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَلَهَا نِصْفُ أَجْرِهِ۔

ہمام بن منبہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب عورت اپنے خاوند کی کمائی سے اس کے حکم کے بغیر خرچ کرے تو اسے خاوند کی نسبت آدھا ثواب ملتا ہے۔

۱۶۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَّارٍ الْمِصْرِيُّ نَا عَبْدَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي الْمَرْأَةِ تَصَدَّقُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا قَالَ لَا إِلَّا مِنْ قُوتِهَا وَالْأَجْرُ بَيْنَهُمَا وَلَا يَحِلُّ لَهَا أَنْ تَصَدَّقَ مِنْ مَالِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِهِ۔

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عورت کے متعلق پوچھا گیا کہ اپنے خاوند کے گھر سے صدقہ کرے؟ فرمایا نہیں مگر کھانے میں سے اور ثواب دونوں کو ملے گا اور خاوند کے مال سے صدقہ دینا اسے جائز نہیں ہے مگر اس کی اجازت سے۔

بَابٌ فِي صِلَةِ الرَّحِمِ

رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا

۱۶۷۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَى رَبَّنَا يَسْأَلُنَا مِنْ أَمْوَالِنَا فَإِنِّي أُشْهِدُكَ أَنِّي قَدْ جَعَلْتُ أَرْضِي بِأَرِيحَاءَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْهَا فِي قَرَابَتِكَ فَقَسَمَهَا بَيْنَ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَبَلَغَنِي عَنِ الْأَنْصَارِيِّ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ زَيْدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ حَرَامِ بْنِ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ مَنَاةَ بْنِ عَدِيِّ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ حَرَامٍ يَجْتَمِعَانِ إِلَى حَرَامٍ وَهُوَ الْأَبُ الثَّالِثُ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبِ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَتِيكِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری کہ تم ہرگز بھلائی کو نہیں پا سکتے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو (آل عمران ۳: ۹۲) تو حضرت ابوطلحہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرے خیال میں ہمارا رب ہم سے ہمارے مال کا سوال کرتا ہے، میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنی اریحا کی زمین اس کے لیے کر دی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اسے اپنے قرابت داروں کو دے دو۔ پس انہوں نے حضرت حسان بن ثابت اور حضرت ابی بن کعب میں تقسیم کر دی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حضرت محمد بن عبداللہ انصاری سے مجھے روایت پہنچی کہ انہوں نے فرمایا۔ ابوطلحہ زید بن سہل بن اسود بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار اور حضرت حسان بن ثابت بن منذر بن حرام۔ یعنی حرام پر یہ دونوں مل جاتے ہیں جو ان کے تیسرے دادا ہیں اور حضرت ابی بن کعب بن قیس بن عتیک بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار ہیں

فعمرو يجمع حسان وأبا طلحة وأبيا قال الأنصاري بين أبي وأبي طلحة ستة آباء۔

۱۶۷۷۔ حدثنا هناد بن السري عن عبدة عن محمد بن إسحاق عن بكير بن عبد الله بن الأشج عن سليمان بن يسار عن ميمونة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت كانت لي جارية فأعتقتها فدخل علي النبي صلى الله عليه وسلم فأخبرته فقال آجرك الله أما إنك لو كنت أعطيتها أخوالك كان أعظم لأجرك۔

۱۶۷۸۔ حدثنا محمد بن كثير أنا سفيان عن محمد بن عجلان عن المقبري عن أبي هريرة قال أمر النبي صلى الله عليه وسلم بالصدقة فقال رجل يا رسول الله عندي دينار فقال تصدق به على نفسك قال عندي آخر قال تصدق به على ولدك قال عندي آخر قال تصدق به على زوجتك أو زوجك قال عندي آخر قال تصدق به على خادمك قال عندي آخر قال أنت أبصر۔

۱۶۷۹۔ حدثنا محمد بن كثير نا سفيان نا أبو إسحاق عن وهب بن جابر الخيواني عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كفى بالمرء إثما أن يضيع من يقوت۔

۱۶۸۰۔ حدثنا أحمد بن صالح ويعقوب بن كعب وهذا حديثه قالا نا ابن وهب قال أخبرني يونس عن الزهري عن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سره أن يبسط عليه في رزقه وينسأ في أثره فليصل رحمه۔

۱۶۸۲۔ حدثنا مسدد وأبو بكر بن أبي شيبة

عمرو حضرت حسان، حضرت ابوطلحہ اور حضرت ابی کو اکٹھا کر دیتے ہیں۔ انصاری نے فرمایا کہ حضرت ابی اور حضرت ابوطلحہ کے درمیان چھ پشتوں کا فرق ہے۔

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میری ایک لونڈی تھی میں نے اسے آزاد کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ کو یہ بتایا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اجر دے گا لیکن تم اسے اپنی ننھیال والوں کو دیتیں تو تمہیں زیادہ ثواب ملتا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقے کا حکم فرمایا تو ایک آدمی عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! میرے پاس ایک دینار ہے۔ فرمایا کہ اسے اپنے اوپر خرچ کرو۔ عرض گزار ہوا کہ میرے پاس اور بھی ہے۔ فرمایا کہ اسے اپنے بیٹے پر خرچ کرو۔ عرض گزار ہوا کہ میرے پاس اور بھی ہے۔ فرمایا کہ اسے اپنی بیوی پر خرچ کرو۔ عرض گزار ہوا کہ میرے پاس اور بھی ہے۔ فرمایا کہ اسے اپنے خادم پر خرچ کرو۔ عرض گزار ہوا کہ میرے پاس اور بھی ہے۔ فرمایا کہ جیسے تم مناسب دیکھو۔

وہب بن جابر خیوانی نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آدمی کے لیے یہی گناہ کافی ہے کہ اپنی روزی کو ضائع کرے۔

ابن صالح، یعقوب بن کعب، ابن وہب، یونس، زہری نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کو یہ بات اچھی لگتی ہے کہ آدمی کی روزی فراخ اور عمر دراز ہو تو اسے صلہ رحمی کرنی چاہیے یعنی رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کیا کرے۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

قالا نا سفيان عن الزهري عن ابي سلمة عن عبد الرحمن بن عوف قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قال الله تعالى انا الرحمن وهي الرحم شققت لها اسما من اسمي من وصلها وصلته ومن قطعها بتته.

جب کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میرا نام رحمٰن ہے جو رحم سے ہے میں نے اس رحم کا نام اپنے نام سے مشتق کیا ہے۔ جس نے اسے جوڑے رکھا میں اسے جوڑوں گا جو اسے توڑے گا میں اسے توڑوں گا۔

١٦٨٢ - حدثنا محمد بن المتوكل العسقلاني نا عبد الرزاق انا معمر عن الزهري حدثني ابو سلمة ان الرداد الليثي اخبره عن عبد الرحمن بن عوف انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم بمعناه.

ابو سلمہ نے رداد لیثی سے روایت کی کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا۔ پھر اسی طرح حدیث کو روایت کیا۔

١٦٨٣ - حدثنا مسدد نا سفيان عن الزهري عن محمد بن جبير بن مطعم عن ابيه يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يدخل الجنة قاطع.

محمد بن جبیر بن مطعم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بات پہنچی کہ آپ نے فرمایا قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

١٦٨٤ - حدثنا ابن كثير انا سفيان عن الاعمش والحسن بن عمرو وفطر عن مجاهد عن عبد الله بن عمرو قال سفيان ولم يرفعه سليمان الى النبي صلى الله عليه وسلم ورفعه فطر والحسن قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس الواصل بالمكافئ ولكن الواصل الذي اذا قطعت رحمه وصلها.

مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ سفیان کا قول ہے کہ سلیمان نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت نہیں کیا جبکہ فطر اور حسن نے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ برابر بدلہ دینے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں بلکہ اصل صلہ رحمی کرنے والا ٹوٹے ہوئے رشتے کو جوڑنے والا ہے۔

باب في الشح

حرص کا بیان

١٦٨٥ - حدثنا حفص بن عمر نا شعبة عن عمرو بن مرة عن عبد الله بن الحارث عن ابي كثير عن عبد الله بن عمرو قال خطب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اياكم والشح امرهم بالبخل فبخلوا وامرهم بالقطيعة فقطعوا وامرهم بالفجور ففجروا.

ابو کثیر نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔ حرص سے بچو کیونکہ اس نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر دیا تھا اس نے انہیں بخل کا حکم دیا تو انہوں نے بخل کیا، قطع رحمی کا حکم دیا تو انہوں نے قطع رحمی کی اور بدکرداری کا حکم دیا تو انہوں نے بدکرداری اختیار کی۔

١٦٨٦ - حدثنا مسدد نا اسمعيل نا ايوب

حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ

ثنا عبد الله بن ابي مليكة عن اسماء بنت ابي بكر قالت قلت يا رسول الله ما لي شيء الا ما ادخل علي الزبير بيته افاعطي منه قال اعطي ولا توكي فيوكى عليك۔

١٦٨٧۔ حدثنا مسدد ثنا اسماعيل انا ايوب عن عبد الله بن ابي مليكة عن عائشة انها ذكرت عدة من مساكين قال ابو داود وقال غيره او عدة من صدقة فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطي ولا تحصي فيحصى عليك۔

كتاب اللقطة

١٦٨٨۔ حدثنا محمد بن كثير انا شعبة عن سلمة بن كهيل عن سويد بن غفلة قال غزوت مع زيد بن صوحان وسلمان بن ربيعة فوجدت سوطا فقالا لي اطرحه فقلت لا ولكن ان وجدت صاحبه والا استمتعت به قال فحججت فمررت على المدينة فسألت ابي بن كعب فقال وجدت صرة فيها مائة دينار فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم فقال عرفها حولا فعرفتها حولا ثم اتيته فقال عرفها حولا فعرفتها حولا ثم اتيته فقال عرفها حولا فعرفتها حولا ثم اتيته فقلت لم اجد من يعرفها فقال احفظ عددها ووكاءها ووعاءها فان جاء صاحبها والا فاستمتع بها وقال ولا ادري اثلاثا قال عرفها او مرة واحدة۔

١٦٨٩۔ حدثنا مسدد ثنا يحيى عن شعبة بمعناه قال عرفها حولا وقال ثلاث مرار قال فلا ادري قال له ذلك في سنة او

سنين

یا رسول اللہ میرے پاس کچھ نہیں مگر جو حضرت زبیر میرے پاس گھر میں دیتے ہیں۔ کیا اس میں سے دے سکتی ہوں؟ فرمایا دو اور بند کر کے نہ رکھو ورنہ تم سے بھی روک لیا جائے گا۔

عبد اللہ بن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مسکین گنے۔ ابو داؤد نے فرمایا کہ دوسرے راویوں نے کہا صدقات گنے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو اور شمار نہ کرو ورنہ تمہارا بھی حساب ہوگا۔

گری پڑی چیز کا بیان

سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ میں نے زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ کے ساتھ جہاد کیا تو مجھے ایک کوڑا ملا۔ دونوں حضرات نے مجھ سے کہا کہ اسے پھینک دو۔ میں نے کہا نہیں بلکہ اگر اس کا مالک مل گیا (تو دے دوں گا) ورنہ خود اس سے فائدہ حاصل کروں گا۔ پھر میں نے حج کیا اور مدینہ منورہ سے گزرا تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ ایک تھیلی ملی جس میں سو دینار تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو فرمایا۔ ایک سال تک اس کی تشہیر کرو۔ پھر حاضر ہوا تو فرمایا ایک سال تشہیر کرو۔ پھر میں نے ایک سال تشہیر کی۔ پھر حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا کہ کوئی نہیں ملا جو اسے پہچانتا ہو۔ فرمایا اس کی گنتی، تھیلی اور بندھن کو محفوظ رکھو۔ اگر اس کا مالک آ جائے تو اسے دے دو ورنہ تمہارا مال ہے۔ (راوی نے کہا) میں نہیں جانتا کہ تین دفعہ تشہیر کے لیے فرمایا یا ایک دفعہ۔

شعبہ نے سلمہ سے سنا ہے کہ تین دفعہ کہا۔ ایک سال تشہیر کرو اور مجھے معلوم نہیں کہ ایک سال کہا یا تین سال۔

١٦٩٠- حدثنا موسى بن إسماعيل نا حماد نا سلمة بن كهيل بإسناده ومعناه قال في التعريف قال حولين أو ثلاثة قال اعرف عددها ووعاءها ووكاءها زاد فإن جاء صاحبها فعرف عددها ووكاءها فادفعها إليه.

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، سلمہ بن کہیل سے اسی سند کے ساتھ معناً روایت کرتے ہوئے کہا۔ دو یا تین سال تشہیر کرے پھر اس کی گنتی، تھیلی اور سربند کو پہچان لے۔ اگر اس کا مالک آکر گنتی اور سربند کو بتا دے تو اس کے سپرد کر دے۔

١٦٩١- حدثنا قتيبة بن سعيد نا إسماعيل بن جعفر عن ربيعة بن أبي عبد الرحمن عن يزيد مولى المنبعث عن زيد بن خالد الجهني أن رجلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اللقطة فقال عرفها سنة ثم اعرف وكاءها وعفاصها ثم استنفق بها فإن جاء ربها فأدها إليه فقال يا رسول الله فضالة الغنم فقال خذها فإنما هي لك أو لأخيك أو للذئب قال يا رسول الله فضالة الإبل فغضب رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى احمرت وجنتاه أو احمر وجهه وقال ما لك ولها معها حذاؤها وسقاؤها حتى يأتيها ربها.

یزید مولیٰ منبعث نے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا ایک سال اس کی تشہیر کرو پھر اس کا سربند اور تھیلی پہچان لو اور اسے خرچ کر لو۔ اگر اس کا مالک آجائے تو اسے دے دو۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! گم شدہ بکری؟ فرمایا اسے پکڑ لو کیونکہ وہ تمہارے لیے ہے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! گم شدہ اونٹ؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہو گئے یہاں تک کہ رخسار مبارک سرخ ہو گئے یا چہرہ سرخ ہو گیا۔ فرمایا تمہیں اس سے کیا سروکار، اس کا موزہ اور مشکیزہ اس کے ساتھ ہے، یہاں تک کہ اس کا مالک اسے پہنچ جائے۔

١٦٩٢- حدثنا ابن السرح نا ابن وهب أخبرني مالك بإسناده ومعناه زاد سقاؤها ترد الماء وتأكل الشجر ولم يقل خذها في ضالة الشاء وقال في اللقطة عرفها سنة فإن جاء صاحبها وإلا فشأنك بها ولم يذكر استنفق قال أبو داود رواه الثوري وسليمان بن بلال وحماد بن سلمة عن ربيعة مثله لم يقولوا خذها.

ابن سرح، ابن وہب، مالک نے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کی اور اضافہ کیا کہ اس کا مشکیزہ ساتھ ہے، پانی پر جاتا اور درخت کھا لیتا ہے۔ گم شدہ بکری کے متعلق نہیں فرمایا کہ پکڑ لو اور گری پڑی چیز کے متعلق فرمایا کہ ایک سال تشہیر کرو۔ اگر اس کا مالک آجائے تو بہتر ورنہ تم جانو اور خرچ کرنے کا ذکر نہیں کیا۔ ابو داؤد نے فرمایا کہ اسے ثوری، سلیمان بن بلال اور حماد بن سلمہ نے ربیعہ سے اسی طرح روایت کیا ہے لیکن پکڑ لو نہیں کہا۔

١٦٩٣- حدثنا محمد بن رافع وهارون بن عبد الله المعنى قالا نا ابن أبي فديك عن الضحاك يعني ابن عثمان عن بسر بن سعيد عن زيد بن خالد الجهني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل عن اللقطة فقال عرفها سنة فإن

ضحاک بن عثمان نے بسر بن سعید سے روایت کی ہے کہ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا ایک سال تشہیر کرو۔ اگر اس کا تلاش کرنے والا آجائے تو اس کے سپرد کر دو ورنہ اس کی تھیلی اور سربند کو پہچان لو پھر

جاء باغيها فأدها إليه وإلا فاعرف عفاصها و
وكاءها ثم كلها فإن جاء باغيها فأدها إليه.

١٦٩٤ - حدثنا أحمد بن حفص حدثني
أبي حدثني إبراهيم بن طهمان عن عباد بن
إسحق عن عبد الله بن يزيد عن أبيه يزيد مولى
المنبعث عن زيد بن خالد الجهني أنه قال سئل
رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر نحو حديث
ربيعة قال وسئل عن اللقطة فقال تعرفها حولا
فإن جاء صاحبها دفعتها إليه وإلا عرفت وكاءها
وعفاصها ثم أفضها في مالك فإن جاء صاحبها
فادفعها إليه.

١٦٩٥ - حدثنا موسى بن إسمعيل عن حماد
ابن سلمة عن يحيى بن سعيد وربيعة بإسناد
قتيبة ومعناه وزاد فيه فإن جاء باغيها فعرف
عفاصها ووكاءها فادفعها إليه قال حماد
أيضا عن عبيد الله بن عمر عن عمرو بن شعيب
عن أبيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم
مثله قال أبو داود وهذه الزيادة التي زاد
حماد بن سلمة في حديث سلمة بن كهيل ويحيى
بن سعيد وعبيد الله وربيعة إن جاء صاحبها فعرف
عفاصها ووكاءها فادفعها إليه ليست
بمحفوظة فعرف عفاصها ووكاءها وحديث
عقبة بن سويد عن أبيه عن النبي صلى الله عليه
وسلم أيضا قال عرفها سنة وحديث عمر بن
الخطاب أيضا عن النبي صلى الله عليه وسلم
قال عرفها سنة.

١٦٩٦ - حدثنا مسدد حدثنا خالد يعني الطحان
ح وحدثنا موسى بن إسمعيل حدثنا وهيب
يعني ابن خالد المعنى عن خالد الحذاء عن أبي العلاء

کھاؤ۔ اگر اس کا مالک آجائے تو اُسے ادا کر دینا۔

احمد بن حفص، حفص، ابراہیم بن طہمان، عباد بن اسحاق، عبد اللہ بن یزید، یزید، حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا پھر حدیث ربیعہ کی طرح بیان کی گئی۔ فرمایا کہ گمشدہ چیز کے متعلق پوچھا گیا۔ فرمایا کہ ایک سال تشہیر کرو۔ اگر اس کا مالک آجائے تو اس کے سپرد کردو ورنہ اس کا برتن اور تھیلی پہچان لو اور اپنے مال میں شامل کر لو اور اگر مالک آجائے تو اس کے سپرد کر دو۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، یحییٰ بن سعید، ربیعہ سے قتیبہ کی اسناد کے ساتھ اسی روایت کے ہم معنی ہے۔ اگر اس کا تلاش کرنے والا آجائے اور اس کی تھیلی اور سربند بتائے تو اس کے سپرد کر دو۔ حماد نے عبید اللہ بن عمر، عمرو بن شعیب، ان کے والد ماجد، ان کے جد امجد کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ یہ زیادتی جو حماد بن سلمہ نے سلمہ بن کہیل اور یحییٰ بن سعید اور عبید اللہ بن عمر اور ربیعہ سے کی ہے کہ اگر اس کا مالک آجائے اور اس کی تھیلی اور سربند بتائے تو اس کے سپرد کر دو، یہ محفوظ نہیں ہے کہ اس کی تھیلی اور سربند بتائے۔ اور عقبہ بن سوید کی حدیث اپنے والد سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ ایک سال تشہیر کرو اور حضرت عمر بن خطاب کی مرفوع روایت میں بھی ہے کہ ایک سال تشہیر کرو۔

مسدد، خالد طحان، موسیٰ بن اسمٰعیل، وہیب بن خالد، خالد الحذاء، ابو العلاء، مطرف بن عبد اللہ، حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

عن مطرف یعنی ابن عبد اللہ عن عیاض بن حمار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وجد لقطة فلیشهد ذا عدل او ذوی عدل ولا یکتم ولا یغیب فان وجد صاحبها فلیردها علیه والا فهو مال اللہ یؤتیه من یشاء۔

علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی پڑی ہوئی چیز پائے تو ایک یا دو معتبر آدمیوں کو گواہ بنالے اور چھپائے اور نہ غائب کرے۔ اگر اس کا مالک آجائے تو اس کے سپرد کرے ورنہ وہ خدا کا مال ہے جس کو چاہے دیتا ہے۔

۱۶۹۷۔ حدثنا قتیبة بن سعید ثنا اللیث عن ابن عجلان عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده عبد اللہ بن عمرو بن العاص عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم انه سئل عن الثمر المعلق فقال من اصاب بفیه من ذی حاجة غیر متخذ خبنة فلا شیء علیه ومن خرج بشیء منه فعلیه غرامة مثلیه والعقوبة ومن سرق منه شیئا بعد ان یؤویه الجرین فبلغ ثمن المجن فعلیه القطع وذکر فی ضالة الغنم والابل کما ذکره غیره قال وسئل عن اللقطة فقال ما کان منها فی طریق المیتاء او القریة الجامعة فعرفها سنة فان جاء طالبها فادفعها الیه وان لم یات فهی لک وما کان فی الخراب یعنی ففیها وفی الرکاز الخمس۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لٹکے ہوئے پھلوں کے متعلق پوچھا گیا۔ فرمایا کہ ضرورت مند اگر کھا لے جبکہ چھپا کر نہ لے جائے تو کوئی حرج نہیں اور جو ان میں سے کچھ لے کر چلا جائے تو دگنا تاوان اور سزا اس کے علاوہ ہوگی جس نے اس وقت چوری کی جبکہ وہ پھلوں کو سکھانے کے لیے کھلیان میں ڈال دیے گئے اور وہ ڈھال کی قیمت کو پہنچ جائے تو اس پر ہاتھ کاٹا جائے گا نیز گم شدہ بکری اور اونٹ کا ذکر کیا جیسے دوسرے حضرات نے کیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا جو بڑی سڑکوں یا بستیوں کی عام گزرگاہ سے ملے تو اس کی سال بھر تشہیر کرو۔ اگر اس کا تلاش کرنے والا آجائے تو اس کے سپرد کر دو اگر نہ آئے تو تمہاری ہے اور جو غیر آباد جگہ سے ملے تو اس میں اور دفینے میں پانچواں حصہ حکومت کا ہے۔

۱۶۹۸۔ حدثنا محمد بن العلاء ثنا ابو اسامة عن الولید یعنی ابن کثیر حدثنی عمرو بن شعیب باسناده بهذا قال فی ضالة الشاء قال فاجمعها۔

ولید بن کثیر نے عمرو بن شعیب سے اسی اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہوئے گم شدہ بکری کے متعلق فرمایا کہ اسے پکڑ لو۔

۱۶۹۹۔ حدثنا مسدد ثنا ابو عوانة عن عبید اللہ بن الاخنس عن عمرو بن شعیب بهذا باسناده وقال فی ضالة الشاء لک او لاخیک او للذئب خذها قط وکذا قال فیه ایوب ویعقوب بن عطاء عن عمرو بن شعیب عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال فخذها۔

عبید اللہ بن اخنس نے عمرو بن شعیب سے اسی اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہوئے گم شدہ بکری کے متعلق فرمایا کہ وہ تمہارے لیے یا تمہارے بھائی کے لیے ہے یا بھیڑیے کے لیے ہے لہٰذا اسے پکڑ لو۔ اسی طرح ایوب، یعقوب بن عطاء اور عمرو بن شعیب نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اسے پکڑ لو۔

۱۷۰۰ - حدثنا موسى بن اسمعيل نا حماد ح وحدثنا ابن العلاء نا ابن ادريس عن ابن اسحاق عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذا قال في ضالة الشاء فاجمعها حتى ياتيها باغيها۔

۱۷۰۱ - حدثنا محمد بن العلاء نا عبد الله بن وهب عن عمرو بن الحارث عن بكير بن الاشج عن عبيد الله بن مقسم حدثه عن رجل عن ابي سعيد الخدري ان علي بن ابي طالب وجد دينارا فاتى به فاطمة فسألت عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال هو رزق الله فاكل منه رسول الله صلى الله عليه وسلم واكل علي وفاطمة فلما كان بعد ذلك اتته امرأة تنشد الدينار فقال النبي صلى الله عليه وسلم يا علي اد الدينار۔

۱۷۰۲ - حدثنا الهيثم بن خالد الجهني نا وكيع عن سعد بن اوس عن بلال بن يحيى العبسي عن علي انه التقط دينارا فاشترى به دقيقا فعرفه صاحب الدقيق فرد عليه الدينار فاخذه علي وقطع منه قيراطين فاشترى به لحما۔

۱۷۰۳ - حدثنا جعفر بن مسافر التنيسي نا ابن ابي فديك نا موسى بن يعقوب الزمعي عن ابي حازم عن سهل بن سعد اخبره ان علي بن ابي طالب دخل على فاطمة وحسن وحسين يبكيان فقال ما يبكيهما قالت الجوع فخرج علي فوجد دينارا بالسوق فجاء الى فاطمة فاخبرها فقالت اذهب الى فلان اليهودي فخذ لنا دقيقا فجاء اليهودي فاشترى به دقيقا فقال اليهودي انت ختن هذا الذي يزعم انه رسول الله قال نعم قال فخذ دينارك ولك الدقيق

(ترجمہ) موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد۔ ابن العلاء، ابن ادریس، ابن اسحاق، عمرو بن شعیب اس کے بعد اسی سند کے ساتھ روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے روایت کیا۔ گم شدہ بکری کے متعلق فرمایا کہ اسے روک رکھو یہاں تک کہ اس کا تلاش کرنے والا آجائے۔

محمد بن العلاء، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث، بکیر بن اشج، عبیداللہ بن مقسم، ایک آدمی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک دینار ملا تو آپ اسے لے کر حضرت فاطمہ کے پاس آئے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو فرمایا: یہ اللہ کا رزق ہے۔ پس اس میں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھایا اور حضرت علی اور حضرت فاطمہ نے بھی۔ جب اس کے بعد ایک عورت دینار کو تلاش کرتی ہوئی آئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے علی! اسے دینار ادا کرو۔

بلال بن یحییٰ عبسی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پڑا ہوا ایک دینار ملا۔ انہوں نے اس کا آٹا خرید لیا تو آٹے والے نے پہچان لیا کہ یہ اس کا ہے پس دینار واپس کر دیا۔ آپ نے اسے لے کر اس میں سے دو قیراط کاٹ لیے جن کا گوشت خرید لیا۔

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت علی حضرت فاطمہ کے پاس گئے اور حضرت حسن اور حضرت حسین رو رہے تھے۔ پوچھا کہ یہ کیوں رو رہے ہیں؟ بتایا کہ بھوک سے۔ حضرت علی باہر نکلے تو بازار میں ایک دینار پڑا ہوا پایا۔ حضرت فاطمہ کے پاس آئے اور انہیں بتایا تو انہوں نے کہا کہ فلاں یہودی کے پاس جا کر ہمارے لیے آٹا لے آئیے۔ پس آپ یہودی کے پاس گئے اور اس سے آٹا خریدا۔ یہودی نے کہا: آپ اسی شخص کے داماد ہیں جو کہتے ہیں کہ وہ خدا کے رسول ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ کہا کہ اپنا دینار واپس لے جائیے اور آٹا لے جائیے۔ پس حضرت علی وہاں سے نکلے یہاں تک کہ حضرت فاطمہ کے پاس گئے اور انہیں

فَخَرَجَ عَلِيٌّ حَتَّى جَاءَ بِهِ فَاطِمَةَ فَأَخْبَرَهَا فَقَالَتِ اذْهَبْ إِلَى فُلاَنٍ الْجَزَّارِ فَخُذْ لَنَا بِدِرْهَمٍ لَحْمًا فَذَهَبَ فَرَهَنَ الدِّينَارَ بِدِرْهَمِ لَحْمٍ فَجَاءَ بِهِ فَعَجَنَتْ وَنَصَبَتْ وَخَبَزَتْ وَأَرْسَلَتْ إِلَى أَبِيهَا فَجَاءَهُمْ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَذْكُرُ لَكَ فَإِنْ رَأَيْتَهُ لَنَا حَلاَلاً أَكَلْنَاهُ وَأَكَلْتَ مَعَنَا مِنْ شَأْنِهِ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ كُلُوا بِاسْمِ اللَّهِ فَأَكَلُوا فَبَيْنَا هُمْ مَكَانَهُمْ إِذَا غُلاَمٌ يَنْشُدُ اللَّهَ وَالإِسْلاَمَ الدِّينَارَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدُعِيَ لَهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ سَقَطَ مِنِّي فِي السُّوقِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ اذْهَبْ إِلَى الْجَزَّارِ فَقُلْ لَهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَكَ أَرْسِلْ إِلَيَّ بِالدِّينَارِ وَدِرْهَمُكَ عَلَيَّ فَأَرْسَلَ بِهِ فَدَفَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ۔

بتایا۔ حضرت فاطمہ نے کہا کہ فلاں قصاب کے پاس جاؤ اور اس سے ایک درہم کا گوشت لے آؤ۔ وہ گئے اور دینار گروی رکھ کر ایک درہم کا گوشت لے آئے۔ انہوں نے آٹا گوندھا اور پکایا اور اپنے والد ماجد کو بلا بھیجا، حضور تشریف لے آئے۔ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! میں معاملہ عرض کرتی ہوں، اگر آپ ہمارے لیے حلال سمجھیں تو ہم بھی کھائیں اور آپ بھی ہمارے ساتھ تناول فرمائیں۔ فرمایا کہ اللہ کا نام لے کر کھاؤ۔ ابھی ہم کھا ہی رہے تھے کہ ایک لڑکا دینار کے لیے اللہ اور اسلام کی قسمیں دینے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تو اسے بلایا گیا۔ اس سے پوچھا تو کہنے لگا کہ بازار میں میرا گر گیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے علی! قصاب کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ دینار میرے پاس بھیج دو اور تمہارا درہم میرے ذمہ ہے۔ اس نے بھیج دیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ دینار اس لڑکے کو دے دیا۔

۱۷۱۷ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَخَّصَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَصَا وَالسَّوْطِ وَالْحَبْلِ وَأَشْبَاهِهِ يَلْتَقِطُهُ الرَّجُلُ يَنْتَفِعُ بِهِ ۔ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ النُّعْمَانُ بْنُ عَبْدِ السَّلاَمِ عَنِ الْمُغِيرَةِ أَبِي سَلَمَةَ بِإِسْنَادِهِ وَرَوَاهُ شَبَابَةُ عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانُوا لَمْ يَذْكُرُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ابوالزبیر مکی سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں لاٹھی، کوڑے، رسی اور ان جیسی چیزوں کے متعلق رخصت دی کہ آدمی اٹھا لے اور ان سے فائدہ اٹھائے۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے نعمان بن عبدالسلام نے مغیرہ ابوسلمہ سے اپنی اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے اور شبابہ نے مغیرہ بن مسلم، ابوالزبیر نے حضرت جابر سے روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر نہیں کیا۔

۱۷۱۸ - حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ أَحْسِبُهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ضَالَّةُ الإِبِلِ الْمَكْتُومَةُ غَرَامَتُهَا وَمِثْلُهَا مَعَهَا۔

عکرمہ سے روایت ہے، غالباً حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گمشدہ اونٹ کو چھپانے والا اس کی قیمت دے اور اس کے ساتھ اتنا ہی اور۔

۱۷۰۶- حدثنا يزيد بن خالد بن موهب وأحمد بن صالح قالا ثنا ابن وهب أخبرني عمرو عن بكير عن يحيى بن عبد الرحمن بن حاطب عن عبد الرحمن بن عثمان التيمي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن لقطة الحاج قال أحمد قال ابن وهب يعني في لقطة الحاج يتركها حتى يجدها صاحبها قال ابن موهب عن عمرو.

۱۷۰۷- حدثنا عمرو بن عون انا خالد عن ابن أبي حيان التيمي عن المنذر بن جرير قال كنت مع جرير بالبوازيج فجاء الراعي بالبقر وفيها بقرة ليست منها فقال له جرير ما هذه قال لحقت بالبقر لا ندري لمن هي فقال جرير أخرجوها سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يأوي الضالة إلا ضال.

آخر كتاب الزكاة

بسم الله الرحمن الرحيم

أول كتاب المناسك

۱۷۰۸- حدثنا زهير بن حرب وعثمان بن أبي شيبة المعنى قالا ثنا يزيد بن هارون عن سفيان بن حسين عن الزهري عن أبي سنان عن ابن عباس أن الأقرع بن حابس سأل النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله الحج في كل سنة أو مرة واحدة قال بل مرة واحدة فمن زاد فهو تطوع قال أبو داود هو أبو سنان الدؤلي كذا قال عبد الجليل بن حميد وسليمان بن كثير جميعا عن الزهري وقال عقيل عن سنان.

۱۷۰۹- حدثنا النفيلي ثنا عبد العزيز بن

یحییٰ بن عبد الرحمٰن بن حاطب نے حضرت عبد الرحمٰن بن عثمان تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حاجیوں کی گری پڑی چیز اٹھانے سے منع فرمایا ہے۔ امام احمد نے ابن وہب کا قول نقل کیا کہ حاجیوں کی گری ہوئی چیز کو چھوڑ دو یہاں تک کہ اس کا مالک آ جائے۔ ابن موہب نے عمرو سے روایت کیا۔

منذر بن جریر کا بیان ہے کہ میں بوازیج کے مقام پر حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا۔ پس گائیوں کا ایک چرواہا آیا جن گائیوں میں ایک گائے ایسی تھی جو اس کی نہ تھی۔ حضرت جریر نے فرمایا یہ کیسی ہے؟ کہا یہ آ ملی، معلوم نہیں کس کی ہے۔ حضرت جریر نے فرمایا کہ اسے نکال دو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ گم شدہ جانور کو نہیں ملاتا مگر گمراہ۔ زکوٰۃ کا بیان ختم ہوا۔

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

ارکان حج کا بیان

ابو سنان نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سوال کرتے ہوئے عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! کیا حج ہر سال فرض ہے یا زندگی میں ایک دفعہ؟ فرمایا کہ زندگی میں ایک دفعہ فرض ہے اور جو زیادہ کرے تو وہ نفل ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ یہ ابو سنان دؤلی ہیں۔ اسی طرح عبد الجلیل بن حمید اور سلیمان بن کثیر نے زہری سے روایت کی ہے اور عقیل نے اسے سنان سے نقل کیا ہے۔

ابن ابو واقد لیثی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے

مُسْلِمٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ ابْنٍ لِأَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِأَزْوَاجِهِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ هَذِهِ ثُمَّ ظُهُورَ الْحُصْرِ۔

کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں اپنی ازواج مطہرات سے فرماتے ہوئے سنا کہ اس حج کے بعد گھروں میں ٹک کر بیٹھنا ہے۔

بَابٌ فِي الْمَرْأَةِ تَحُجُّ بِغَيْرِ مَحْرَمٍ

عورت کا بغیر محرم کے حج کرنا

۱۷۱۰ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ تُسَافِرُ مَسِيرَةَ لَيْلَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا رَجُلٌ ذُو حُرْمَةٍ مِنْهَا۔

سعید بن ابو سعید کے والد ماجد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی مسلمان عورت کے لیے ایک رات کا سفر کرنا بھی جائز نہیں ہے مگر یہ کہ اس کے ساتھ کوئی مرد اس کا محرم ہو۔

۱۷۱۰۔ مخلوق میں ہمارے سب سے بڑے محسن و خیرخواہ سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ جب انہوں نے فرمایا کہ کسی مسلمان عورت کے لیے بغیر محرم کے ایک رات کا سفر جائز نہیں ہے تو یقیناً اسی میں ہماری بہتری ہو گی [illegible] تمام [illegible] بغیر محرم کے [illegible] ملک کے [illegible] حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعلیمات [illegible] سب کے سامنے ہیں [illegible] اسلامیہ کے [illegible] پکار کر کہہ رہے ہیں۔

[illegible]

۱۷۱۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ وَالنُّفَيْلِيُّ عَنْ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ الْحَسَنُ فِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِيهِ ثُمَّ اتَّفَقُوا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُسَافِرَ يَوْمًا وَلَيْلَةً فَذَكَرَ مَعْنَاهُ۔

عبداللہ بن مسلمہ، نفیلی، مالک، حسن بن علی، بشر بن عمر، مالک، سعید بن ابو سعید۔ حسن نے حدیث اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے پھر دونوں متفق ہو جاتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت کے لیے حلال نہیں ہے جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو کہ ایک دن رات سفر کرے۔ پھر حسب سابق حدیث بیان کی۔

۱۷۱۲ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى عَنْ جَرِيرٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ

سعید بن ابو سعید نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اسی طرح بیان کرتے ہوئے بریدا کہا ہے۔

نحوه إلا أنه قال بريدا۔

١٧١٣۔ حدثنا عثمان بن أبي شيبة وهناد أن أبا معاوية ووكيعا حدثاهم عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر أن تسافر سفرا فوق ثلاثة أيام فصاعدا إلا ومعها أبوها أو أخوها أو زوجها أو ابنها أو ذو محرم منها۔

ابو صالح نے حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی عورت کے لیے جائز نہیں ہے جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو کہ تین دن سے زیادہ سفر کرے مگر جبکہ اس کے ساتھ اس کا باپ بھائی، خاوند بیٹا یا کوئی محرم ہو۔

١٧١٤۔ حدثنا أحمد بن حنبل ثنا يحيى بن سعيد عن عبيد الله حدثني نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تسافر المرأة ثلاثا إلا ومعها ذو محرم۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی عورت تین دن سفر نہ کرے مگر جبکہ کوئی محرم ہمراہ ہو۔

١٧١٥۔ حدثنا نصر بن علي ثنا أبو أحمد ثنا سفيان عن عبيد الله عن نافع أن ابن عمر كان يردف مولاة له يقال لها صفية تسافر معه إلى مكة۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی صفیہ نامی باندی کو اپنے پیچھے بٹھا کر مکہ مکرمہ کا سفر کیا کرتے تھے۔

باب لا صرورة في الإسلام

اسلام میں کوئی صرورت نہیں

١٧١٦۔ حدثنا عثمان بن أبي شيبة ثنا أبو خالد يعني سليمان بن حيان الأحمر عن ابن جريج عن عمر بن عطاء عن عكرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا صرورة في الإسلام۔

عثمان بن ابی شیبہ، ابو خالد سلیمان بن حیان الاحمر، ابن جریج، عمر بن عطاء، عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسلام میں صرورت نہیں ہے۔

باب التجارة في الحج

حج میں تجارت کرنا

١٧١٧۔ حدثنا أحمد بن الفرات يعني أبا مسعود الرازي ومحمد بن عبد الله المخرمي وهذا لفظه قالا ثنا شبابة عن ورقاء عن عمرو بن دينار عن عكرمة عن ابن عباس قال كانوا يحجون ولا يتزودون قال أبو مسعود كان أهل اليمن أو ناس من أهل اليمن يحجون

احمد بن فرات ابو مسعود رازی اور محمد بن عبد اللہ مخرمی، شبابہ، ورقاء، عمرو بن دینار، عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ لوگ حج کو جاتے اور زاد راہ ساتھ نہ لے جاتے۔ حضرت ابو مسعود نے فرمایا کہ اہل یمن یا کچھ یمنی لوگ حج کو آتے اور زاد راہ ساتھ نہ رکھتے اور کہتے کہ ہم متوکل لوگ ہیں پس اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا

وَلَا يَتَزَوَّدُونَ يَقُولُونَ نَحْنُ الْمُتَوَكِّلُونَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى۔

توشہ ساتھ لیا کرو کیونکہ بہترین زادِ راہ تقویٰ ہے (۲: ۱۹۷)

١٧١٨ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى نَا جَرِيرٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ قَالَ كَانُوا لَا يَتَّجِرُونَ بِمِنًى فَأُمِرُوا بِالتِّجَارَةِ إِذَا أَفَاضُوا مِنْ عَرَفَاتٍ۔

مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ اس آیت کو پڑھ کر تمہارے اوپر کوئی گناہ نہیں کہ اپنے رب کا فضل تلاش کرو (۲: ۱۹۸) فرمایا کہ لوگ منیٰ میں تجارت نہیں کرتے تھے لہٰذا تجارت کا حکم فرمایا گیا جبکہ عرفات سے لوٹیں۔

بَابُ ٥٧٨

١٧١٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ مِهْرَانَ أَبِي صَفْوَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيَتَعَجَّلْ۔

حج کرنے میں جلدی کرے

حسن بن عمرو اور مہران ابی صفوان نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حج کا ارادہ کرے تو اسے جلدی کرنی چاہیے۔

بَابُ ٥٧٩ الْكَرِيِّ۔

١٧٢٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ نَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ نَا أَبُو أُمَامَةَ التَّيْمِيُّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا أُكَرِّي فِي هَذَا الْوَجْهِ وَكَانَ نَاسٌ يَقُولُونَ لِي إِنَّهُ لَيْسَ لَكَ حَجٌّ فَلَقِيتُ ابْنَ عُمَرَ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنِّي رَجُلٌ أُكَرِّي فِي هَذَا الْوَجْهِ وَإِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ لِي إِنَّهُ لَيْسَ لَكَ حَجٌّ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَلَيْسَ تُحْرِمُ وَتُلَبِّي وَتَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَتُفِيضُ مِنْ عَرَفَاتٍ وَتَرْمِي الْجِمَارَ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَإِنَّ لَكَ حَجًّا جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ مِثْلِ مَا سَأَلْتَنِي عَنْهُ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ حَتَّى نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ

کرائے کے جانور

ابو امامہ تیمی کا بیان ہے کہ میں حج کے لیے جانور کرائے پر دیا کرتا تھا۔ لوگ کہا کرتے کہ تمہارا حج نہیں ہوتا۔ پس میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ اے ابو عبد الرحمٰن! میں حج کے لیے جانور کرائے پر دیتا ہوں اور لوگ کہتے ہیں کہ تمہارا حج نہیں ہوتا۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا۔ کیا تم احرام نہیں باندھتے، تلبیہ نہیں کہتے، بیت اللہ کا طواف نہیں کرتے، عرفات سے نہیں لوٹتے، کنکریاں نہیں مارتے؟ میں عرض گزار ہوا کیوں نہیں۔ فرمایا کہ تمہارا حج ہے۔ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر یہی پوچھا تھا جو تم نے مجھ سے پوچھا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاموش ہو گئے اور اسے کوئی جواب نہ دیا، یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی۔ تمہارے اوپر کوئی گناہ نہیں ہے کہ اپنے رب کا فضل تلاش کرو (۲: ۱۹۸) پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

الله صلى الله عليه وسلم وقرأ عليهم هذه الآية قال لك حج.

۱۷۲۱۔ حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن سعيد نا ابن أبي ذئب عن عطاء بن أبي رباح عن عبيد بن عمير عن عبد الله بن عباس أن الناس في أول الحج كانوا يتبايعون بمنى وعرفة وسوق ذي المجاز ومواسم الحج فخافوا البيع وهم حرم فأنزل الله سبحانه ليس عليكم جناح أن تبتغوا فضلا من ربكم في مواسم الحج قال فحدثني عبيد بن عمير أنه كان يقرؤها في المصحف.

۱۷۲۲۔ حدثنا أحمد بن صالح نا ابن أبي فديك حدثني ابن أبي ذئب عن عبيد بن عمير قال أحمد بن صالح كلاما معناه أنه مولى ابن عباس عن عبد الله بن عباس أن الناس في أول ما كان الحج كانوا يبيعون فذكر معناه إلى قوله مواسم الحج.

باب في الصبي يحج.

۱۷۲۳۔ حدثنا أحمد بن حنبل نا سفيان بن عيينة عن إبراهيم بن عقبة عن كريب عن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم بالروحاء فلقي ركبا فسلم عليهم فقال من القوم فقالوا المسلمون فقالوا فمن أنتم قالوا رسول الله صلى الله عليه وسلم ففزعت امرأة فأخذت بعضد صبي فأخرجته من محفتها فقالت يا رسول الله هل لهذا حج قال نعم ولك أجر.

باب في المواقيت.

۱۷۲۴۔ حدثنا القعنبي عن مالك ح وحدثنا

لے جایا اور یہی آیت پڑھ کر فرمایا کہ تمہارا حج ہے۔

عبید بن عمیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ لوگ حج کے دوران پہلے تجارت کیا کرتے تھے منیٰ، عرفات، ذی المجاز بازار اور حج کے موسموں میں۔ پھر احرام کی حالت میں تجارت سے ڈرنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا: تم پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ اپنے رب کا فضل تلاش کرو حج کے موسموں میں۔ عطاء کا بیان ہے کہ عبید بن عمیر اسے قرآن مجید میں پڑھا کرتے تھے۔

عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ احمد بن صالح نے معناً ایک کلام کیا جو یہ ہے۔ مولیٰ ابن عباس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حج کے دوران لوگ پہلے تجارت کیا کرتے تھے۔ پھر مواسم الحج تک معناً اس حدیث کا ذکر کیا۔

بچے کا حج کرنا

کریب سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روحاء کے مقام پر تھے کہ کچھ سوار سامنے آئے۔ فرمایا کہ کس قوم سے ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ مسلمان ہیں۔ انہوں نے کہا، آپ کون ہیں؟ صحابہ کرام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ ایک عورت گھبرا گئی، بچے کا بازو پکڑ کے اسے اپنی پالکی سے نکال کر لائی اور عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! کیا اس کا بھی حج ہے؟ فرمایا ہاں، اور تمہیں بھی ثواب ملے گا۔

میقات کا بیان

قعنبی، مالک، احمد بن یونس، مالک، نافع سے روایت

أحمد بن يونس ثنا مالك عن نافع عن ابن عمر قال وقت رسول الله صلى الله عليه وسلم لأهل المدينة ذا الحليفة ولأهل الشام الجحفة ولأهل نجد القرن وبلغني أنه وقت لأهل اليمن يلملم.

ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کا میقات ذوالحلیفہ، اہل شام کا جحفہ اور نجد والوں کے لیے قرن مقرر فرمایا اور مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ یمن والوں کے لیے یلملم کو مقرر فرمایا۔

١٧٢٥۔ حدثنا سليمان بن حرب ثنا حماد عن عمرو عن طاوس عن ابن عباس وعن ابن طاوس عن أبيه قالا وقت رسول الله صلى الله عليه وسلم بمعناه وقال أحدهما ولأهل اليمن يلملم وقال أحدهما ألملم قال فهن لهن ولمن أتى عليهن من غير أهلهن ممن كان يريد الحج والعمرة ومن كان دون ذلك قال ابن طاوس من حيث أنشأ قال وكذلك حتى أهل مكة يهلون منها.

سلیمان بن حرب، حماد، عمرو، طاؤس، حضرت ابن عباس اور ابن طاؤس نے اپنے والد ماجد سے روایت کی۔ دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میقات مقرر فرمائے۔ معناً روایت کرتے ہوئے ایک نے کہا کہ اہل یمن کے لیے یلملم اور ان میں سے دوسرے نے الملم کہا۔ فرمایا یہ ان کے لیے ہیں اور جو یہاں سے گزریں دوسری جگہ کے رہنے والے جو یہاں سے حج یا عمرہ کا ارادہ رکھتے ہوں اور جو ان کے علاوہ ہوں۔ ابن طاؤس نے کہا کہ جہاں کہیں کے ہوں اسی طرح اہل مکہ یہاں سے احرام باندھیں گے۔

١٧٢٦۔ حدثنا هشام بن بهرام المدائني ثنا المعافى بن عمران عن أفلح يعني ابن حميد عن القاسم بن محمد عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم وقت لأهل العراق ذات عرق.

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عراق والوں کے لیے ذات عرق کو میقات مقرر فرمایا تھا۔

١٧٢٧۔ حدثنا أحمد بن محمد بن حنبل ثنا وكيع ثنا سفيان عن يزيد بن أبي زياد عن محمد بن علي بن عبد الله بن عباس عن ابن عباس قال وقت رسول الله صلى الله عليه وسلم لأهل المشرق العقيق.

احمد بن محمد بن حنبل، وکیع، سفیان، یزید بن ابو زیاد، محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشرق والوں کے لیے عقیق کو میقات مقرر فرمایا۔

١٧٢٨۔ حدثنا أحمد بن صالح ثنا ابن أبي فديك عن عبد الله بن عبد الرحمن بن يحنس عن يحيى بن أبي سفيان الأخنسي عن جدته حكيمة عن أم سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم أنها سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول

ابن ابی سفیان نے اپنی دادی حکیمہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو حج یا عمرہ کا مسجد اقصیٰ سے مسجد حرام تک احرام باندھے اس کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف فرما دیے جاتے ہیں اور اس ک

من أهل بحجة أو عمرة من المسجد الأقصى إلى المسجد الحرام غفر له ما تقدم من ذنبه وما تأخر أو وجبت له الجنة شك عبد الله أيتهما قال۔

کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ عبد اللہ راوی کو شک ہے کہ ان دونوں میں سے کون سی بات ارشاد فرمائی۔

۱۷۲۹۔ حدثنا ابو معمر عبد الله بن عمرو ابن ابي الحجاج المنقري ثنا عبد الوارث ثنا عتبة بن عبد الملك السهمي حدثني زرارة بن كريم أن الحارث بن عمرو السهمي حدثه قال اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو بمنى او بعرفات وقد اطاف به الناس قال فتجيء الاعراب فاذا رأوا وجهه قالوا هذا وجه مبارك قال ووقت ذات عرق لاهل العراق۔

زرارہ بن کریم سے روایت ہے کہ حضرت حارث بن عمرو سہمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جبکہ آپ منیٰ یا عرفات میں تھے اور لوگوں نے آپ کو گھیر رکھا تھا۔ پس اعرابی آتے اور جب آپ کے چہرہ مبارک کو دیکھتے تو کہتے یہ تو بابرکت چہرہ ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے عراق والوں کے لیے ذات عرق کو میقات مقرر فرمایا۔

باب الحائض تهل بالحج

حائضہ حج کا احرام باندھے

۱۷۳۰۔ حدثنا عثمان بن ابي شيبة ثنا عبدة عن عبيد الله عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابيه عن عائشة قالت نفست اسماء بنت عميس بمحمد بن ابي بكر بالشجرة فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم ابا بكر ان تغتسل وتهل۔

عبد الرحمن بن قاسم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ حضرت اسماء بنت عمیس سے شجرہ کے مقام پر حضرت محمد بن ابو بکر کی ولادت ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر کو حکم دیا کہ وہ غسل کر کے احرام باندھ لیں۔

۱۷۳۱۔ حدثنا محمد بن عيسى واسماعيل بن ابراهيم ابو معمر قالا ثنا مروان بن شجاع عن خصيف عن عكرمة ومجاهد وعطاء عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الحائض والنفساء اذا اتتا على الوقت تغتسلان وتحرمان وتقضيان المناسك كلها غير الطواف بالبيت قال ابو معمر في حديثه حتى تطهر ولم يذكر ابن عيسى عكرمة ومجاهدا قال عن عطاء عن ابن عباس ولم يقل ابن عيسى كلها۔

عکرمہ، مجاہد اور عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حیض اور نفاس والی عورتیں جب مقام میقات پر آ گئی ہوں تو غسل کر کے احرام باندھ لیں اور حج کے تمام ارکان ادا کریں ماسوائے طواف بیت اللہ کے۔ ابو معمر نے اپنی حدیث میں کہا کہ یہاں تک کہ پاک ہو جائے اور ابن عیسیٰ نے عکرمہ اور مجاہد کا ذکر نہیں کیا بلکہ عطاء کے واسطے سے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے اور ابن عیسیٰ نے لفظ کلّہا نہیں کہا۔

باب الطيب عند الإحرام

١٧٣٢ - حدثنا القعنبي وأحمد بن يونس قالا ثنا مالك عن عبد الرحمن بن القاسم عن أبيه عن عائشة قالت كنت أطيب رسول الله صلى الله عليه وسلم لإحرامه قبل أن يحرم ولإحلاله قبل أن يطوف بالبيت.

احرام کے وقت خوشبو لگانا

عبدالرحمن بن قاسم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میں احرام باندھنے سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خوشبو لگایا کرتی تھی اور احرام کھولنے کے بعد بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے بھی۔

١٧٣٣ - حدثنا محمد بن الصباح البزاز ثنا إسماعيل بن زكريا عن الحسن بن عبيد الله عن إبراهيم عن الأسود عن عائشة رضي الله عنها قالت كأني أنظر إلى وبيص المسك في مفرق رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو محرم.

اسود نے اسی سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ گویا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مانگ کی تابانی کا اب بھی نظارہ کر رہی ہوں جبکہ آپ حالت احرام میں تھے۔

باب التلبيد

١٧٣٤ - حدثنا سليمان بن داود المهري ثنا ابن وهب أخبرني يونس عن ابن شهاب عن سالم يعني ابن عبد الله عن أبيه قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يهل ملبدا.

سر کے بال جمانا

سلیمان بن داؤد مہری، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لبیک کہتے سنا سر کے بال جمائے ہوئے۔

١٧٣٥ - حدثنا عبيد الله بن عمر ثنا عبد الأعلى ثنا محمد بن إسحاق عن نافع عن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم لبد رأسه بالعسل.

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سر مبارک کے بال شہد سے جمائے۔

باب في الهدي

١٧٣٦ - حدثنا النفيلي ثنا محمد بن سلمة ثنا محمد بن إسحاق ح وحدثنا محمد بن المنهال ثنا يزيد بن زريع عن ابن إسحاق المعنى قال قال عبد الله يعني ابن أبي نجيح حدثني مجاهد عن ابن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أهدى عام الحديبية في هدايا رسول الله صلى الله عليه وسلم جملا كان لأبي جهل في رأسه برة فضة قال ابن منهال برة من ذهب زاد النفيلي يغيظ بذلك المشركين.

ہدی کا بیان

نفیلی، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، محمد بن منہال، یزید بن زریع، ابن اسحاق، عبداللہ بن ابو نجیح، مجاہد سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت کی ہے کہ حدیبیہ کے سال جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قربانی کے لئے جانور لے گئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ان جانوروں میں ابوجہل کا ایک اونٹ بھی تھا جس کی ناک میں چاندی کا چھلا تھا۔ ابن منہال نے کہا کہ سونے کا چھلا۔ نفیلی نے یہ بھی کہا کہ یہ مشرکین کو جلانے کے لیے کیا تھا۔ ف

ف۔ کافروں اور مشرکوں کی شان و شوکت کا جنازہ نکال کر ان کے غرور کو خاک میں ملانا اور پھر انہیں جھکانا اللہ تعالیٰ کو بہت ہی محبوب و مرغوب ہے کیونکہ کفر کی سربلندی میں اسلام کی پستی اور اسلام کی سربلندی میں کفر کی پستی ہے۔ ایمان اور کفر ایک دوسرے کی ضد ہیں یہ دونوں اکٹھے نہیں ہو سکتے کہ ایک ہی وقت میں پروان چڑھیں بلکہ ایک کی ترقی میں دوسرے کا تنزل ہے۔ حالات کی ستم ظریفی اور طبیعتوں کا جنازہ نکلتا دیکھیے کہ مسلمان ملکوں کے سربراہ اپنے ملک کو ترقی و خوشحالی کی راہ پر گامزن کرنے میں کوشاں ہیں لیکن کافر ملکوں کے زیر سایہ رہ کر ان کی ہدایات کی روشنی میں مسلمانوں کی سیاسی حالت کے سدھار [illegible] جب یہ [illegible] کی غلامی قبول کرلی۔ انہیں اپنا پاسدار [illegible] آقا و مولیٰ بنالیا [illegible] فرمائیے کہ اسلام کے [illegible] ہو رہا ہے۔

وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۔ اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں جہنم کی آگ چھوئے گی۔

(سورۃ ہود، آیت ۱۱۳)

جب ظالموں یعنی کافروں اور مشرکوں کی طرف جھکنے اور ذرا سا جھکاؤ رکھنے پر بھی اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو جہنم کی آگ میں جلانے کی وعید سنائی تو جنہوں نے کافروں کو اپنا ملجا و ماویٰ اور نجات دہندہ بنالیا ان کا کیا ٹھکانا ہوگا۔ دیکھیے قرآن کریم ہی سے پوچھ لیجیے کہ کافروں کو کون دوست بنایا کرتے ہیں۔ ارشاد ربانی ہے۔

بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمَا ۙ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَھُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۔ خوشخبری دو منافقوں کو کہ ان کے لیے دردناک عذاب ہے جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں کیا ان کافروں کے پاس عزت ڈھونڈتے ہیں تو عزت ساری تو اللہ کے لیے ہے۔

(سورۃ النساء، آیت ۱۳۸، ۱۳۹)

اس آیت میں کافروں سے دوستی رکھنے والوں کو منافق بتایا گیا ہے۔ اسی سلسلے میں قرآن مجید کا یہ فیصلہ بھی سامنے رکھ لیا جائے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۔ اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہے۔ بیشک اللہ بے انصافوں کو راہ نہیں دیتا۔

(سورۃ المائدۃ، آیت ۵۱)

اس میں بتایا کہ ایسے لوگ ظالم ہیں اور جو کافروں سے دوستی رکھیں گے وہ اللہ کے نزدیک انہیں میں شمار ہوں گے یعنی ہندوؤں سے دوستی رکھنے والا ہندو، کمیونسٹوں سے دوستی رکھنے والا کمیونسٹ، یہودیوں سے دوستی رکھنے والا یہودی اور نصاریٰ سے دوستی رکھنے والا نصرانی شمار کیا جائے گا۔ اب مزید اپنے پروردگار کا فیصلہ سنیے اور آنکھیں کھول کر دیکھیے۔

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ ۔ مسلمان کافروں کو دوست نہ بنالیں مسلمانوں کے سوا اور جو ایسا کرے گا اسے اللہ سے کچھ علاقہ نہ رہا۔

(سورۃ آل عمران، آیت ۲۸)

یعنی اللہ تعالیٰ ایسے مسلمانوں کی امداد سے لاتعلق ہو جاتا ہے جو ان کے رحم و کرم پر جینا انہوں نے پسند کرلیا ہو کہ جن کے رحم و کرم پر گزر کریں کھانے کے لیے چھوڑ دیے جاتے ہیں۔ کیا ابھی یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آئے گی کہ موجودہ مسلمان

کی ذلت و خواری کا رونا کیا ہے اور غیروں کے دست نگر ہو کے رہ گئے ہیں۔ قرآن کریم نے تو مسلمانوں کی شان اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ (۴۸: ۲۹) بتائی ہے کہ وہ کافروں پر بڑے سخت اور آپس میں بڑے رحم دل ہوتے ہیں۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ ہم آپس میں تو ایک دوسرے کے لیے عذاب بنے ہوئے ہیں اور کافروں کے سامنے صرف بھیگی بلی ہی نہیں بلکہ برضا و رغبت ان کے ہاتھوں میں کھلونے بن کر اقوام عالم کے سامنے مسلمان تماشا بن کر رہ گئے ہیں۔ شاعر مشرق نے اسی لیے تو دہائی دی تھی۔

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا!
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

باب ۵۴ فِي هَدْيِ الْبَقَرِ.

١٧٣٧ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ عَنْ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بَقَرَةً وَاحِدَةً.

گائے کی ہدی

عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی آل کی طرف سے ایک ہی گائے کی قربانی دی۔

١٧٣٨ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ قَالَا ثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ عَمَّنِ اعْتَمَرَ مِنْ نِسَائِهِ بَقَرَةً بَيْنَهُنَّ.

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ان ازواج مطہرات کی طرف سے ایک ہی گائے ذبح کی جنہوں نے عمرہ کیا تھا۔

باب ۵۵ فِي الْإِشْعَارِ.

١٧٣٩ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْمَعْنَى قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَسَّانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ دَعَا بِبَدَنَةٍ فَأَشْعَرَهَا مِنْ صَفْحَةِ سَنَامِهَا الْأَيْمَنِ ثُمَّ سَلَتَ عَنْهَا الدَّمَ وَقَلَّدَهَا بِنَعْلَيْنِ ثُمَّ أُتِيَ بِرَاحِلَتِهِ فَلَمَّا قَعَدَ عَلَيْهَا وَاسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ بِالْحَجِّ.

اشعار کا بیان

ابوحسان نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ذوالحلیفہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز ظہر پڑھی۔ پھر اپنے اونٹ کو منگوایا اور اس کے کوہان کے دائیں جانب سے اشعار کیا، پھر اس کو دھو کر خون صاف کیا اور دو جوتیاں اس کے گلے میں لٹکا دیں پھر اپنی سواری کے پاس آئے۔ جب اس پر سوار ہو کر بیداء کے مقام پر آئے تو حج کا تلبیہ پکارنے لگے۔ ف

ف۔ جمہور ائمہ کے نزدیک ہدی کی تقلید کرنا یعنی اسے قلادہ پہنانا مستحب ہے اور اشعار کرنا یعنی کوہان کو ایک جانب سے چیر دینا تاکہ ہدی کا امتیاز ہو جائے یہ امام اعظم مجتہد کے نزدیک سنت ہے مگر فساد کے خدشہ کا کیا جاتا ہے باقی جانوروں کے لیے قلادہ پہنانا کافی ہے۔

حضرت سے امام ابو حنیفہ کی جانب اشعار کی کراہیت منسوب کی ہے یہ امام اعظم پر افتراء ہے کیونکہ انہوں نے اشعار کو مکروہ نہیں کہا بلکہ اپنے زمانے میں قریب رہنے والے بعض لوگ اشعار میں مبالغہ کرتے تھے تو آپ نے جانور کی ہلاکت کے باعث اشعار میں مبالغہ کرنے کو مکروہ کہا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۷۲۰۔ حدثنا مسدد ثنا يحيى عن شعبة بهذا الحديث بمعنى أبي الوليد قال ثم سلت الدم بيده قال أبو داود رواه همام قال سلت الدم عنها بإصبعه قال أبو داود هذا من سنن أهل البصرة الذي تفردوا به۔

مسدد، یحییٰ، شعبہ نے اس حدیث کو ابی الولید سے بمعنی روایت کیا ہے کہ پھر خون بہا دیا اپنے ہاتھ سے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ہمام نے بھی روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ خون بہا دیا اپنی انگلی کے ساتھ۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث صرف بصرہ والوں کی روایت سے ہے۔

۱۷۲۱۔ حدثنا عبد الأعلى بن حماد ثنا سفيان بن عيينة عن الزهري عن عروة عن المسور بن مخرمة ومروان أنهما قالا خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم عام الحديبية فلما كان بذي الحليفة قلد الهدي وأشعره وأحرم۔

عروہ نے حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ حدیبیہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نکلے جب ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچے تو ہدی کی تقلید فرمائی / اس کا اشعار کیا اور احرام باندھا۔

۱۷۲۲۔ حدثنا هناد ثنا وكيع عن سفيان عن منصور والأعمش عن إبراهيم عن الأسود عن عائشة رضي الله عنها أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أهدى غنما مقلدة۔

اسود نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تقلید کی ہوئی بکریاں ہدی کے طور پر بھیجیں۔

باب تبديل الهدي

ہدی کا تبدیل ہو جانا

۱۷۲۳۔ حدثنا النفيلي ثنا محمد بن سلمة عن أبي عبد الرحيم قال أبو داود أبو عبد الرحيم خالد بن أبي يزيد خال محمد يعني ابن سلمة روى عنه حجاج بن محمد عن جهم بن الجارود عن سالم بن عبد الله عن أبيه قال أهدى عمر بن الخطاب بختيا فأعطي بها ثلاث مائة دينار فأتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله إني أهديت بختيا فأعطيت بها ثلاث مائة دينار أفأبيعها وأشتري بثمنها بدنا قال لا انحرها إياها قال أبو داود هذا لأنه كان أشعرها۔

نفیلی، محمد بن سلمہ، ابو عبد الرحیم خالد بن ابو یزید محمد بن سلمہ کے ماموں تھے، حجاج بن محمد، جہم بن جارود، سالم بن عبد اللہ سے ان کے والد ماجد نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بختی اونٹ کی ہدی کا کیا۔ پھر کوئی اس کے تین سو دینار دینے لگا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! میں نے ایک بختی اونٹ ہدی کیا ہے اور مجھے اس کے تین سو دینار ملتے ہیں کیا میں اسے بیچ دوں اور اس کی قیمت سے بدنہ اونٹ خرید لوں؟ فرمایا کہ اسی کو نحر کرو۔ امام ابو داؤد نے فرمایا۔ یہ اس لیے کہ اس کا اشعار کر دیا گیا تھا۔

باب ٤٩٥ من بعث بهديه وأقام۔

١٧٢٤۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة القعنبي نا أفلح بن حميد عن القاسم عن عائشة قالت فتلت قلائد بدن رسول الله صلى الله عليه وسلم بيدي ثم أشعرها وقلّدها ثم بعث بها إلى البيت وأقام بالمدينة فما حرم عليه شيء كان له حلًّا۔

١٧٢٥۔ حدثنا يزيد بن خالد الرملي ح و قتيبة بن سعيد أن الليث بن سعد حدثهم عن ابن شهاب عن عروة وعمرة بنت عبد الرحمن أن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يهدي من المدينة فأفتل قلائد هديه ثم لا يجتنب شيئا مما يجتنب المحرم۔

١٧٢٦۔ حدثنا مسدد نا بشر بن المفضل نا ابن عون عن القاسم بن محمد وعن إبراهيم زعم أنه سمعه منهما جميعا ولم يحفظ حديث هذا من حديث هذا ولا حديث هذا من حديث هذا قالا قالت أم المؤمنين بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم بالهدي فأنا فتلت قلائدها بيدي من عهن كان عندنا ثم أصبح فينا حلالا يأتي ما يأتي الرجل من أهله۔

باب ٤٩٦ في ركوب البدن۔

١٧٢٧۔ حدثنا القعنبي عن مالك عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى رجلا يسوق بدنة فقال اركبها قال إنها بدنة فقال اركبها ويلك في الثانية أو في الثالثة۔

١٧٢٨۔ حدثنا أحمد بن حنبل نا يحيى بن سعيد عن ابن جريج قال أخبرني أبو الزبير قال

جو ہدی بھیجے اور خود بیٹھا رہے

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اونٹ کے پٹے اپنے ہاتھ سے بٹے۔ پھر آپ نے ان کا اشعار کیا اور ان کو ہار پہنا کر بیت اللہ کی طرف بھیج دیا اور خود مدینہ منورہ میں ٹھہرے رہے۔ اس کے باعث کوئی چیز آپ پر حرام نہیں ہوئی جو کہ آپ کے لیے حلال تھی۔

عروہ بن زبیر اور عمرہ بنت عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے ہدی بھیجتے تو اس ہدی کے لیے ہار میں بٹتی۔ پھر آپ ان میں سے کسی چیز سے اجتناب نہ فرماتے جس سے احرام باندھنے والا اجتناب کیا کرتا ہے۔

ابن عون نے قاسم بن محمد اور ابراہیم سے روایت کی دونوں سے سنا لیکن یہ پتہ نہیں رہا کہ اس حدیث کا کونسا حصہ ان کا ہے اور کونسا ان کا۔ دونوں حضرات نے کہا کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہدی بھیجی تو اس کے لیے روئی کے ہار میں نے اپنے ہاتھ سے بٹے جو کہ ہمارے پاس تھی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم میں اس طرح حلال ہو کر صبح کرتے جیسے آدمی اپنی بیوی کے پاس آتا ہے۔

ہدی کے جانور پر سوار ہونا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنی قربانی کے اونٹ کو ہانکے لیے جا رہا ہے۔ فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ۔ وہ عرض گزار ہوا کہ یہ قربانی کا اونٹ ہے۔ دوسری یا تیسری دفعہ آپ نے فرمایا۔ تم پر افسوس ہے، سوار ہو جاؤ۔

ابو الزبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے قربانی کے جانور پر سوار ہونے کے متعلق پوچھا تو

سألت جابر بن عبد الله عن ركوب الهدي فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اركبها بالمعروف إذا ألجئت إليها حتى تجد ظهرا۔

فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے۔ مجبوری کے وقت اس پر سوار ہو جاؤ جب دیکھو کہ اس کے سوا اور کوئی سواری میسر نہیں ہے۔

باب في الهدي إذا عطب قبل أن يبلغ

جب ہدی اپنے مقام پر پہنچنے سے پہلے ہی ہلاک ہو جائے

١٧٤٩ - حدثنا محمد بن كثير أخبرنا سفيان عن هشام عن أبيه عن ناجية الأسلمي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث معه بهدي فقال إن عطب منها شيء فانحره ثم اصبغ نعله في دمه ثم خل بينه وبين الناس۔

حضرت ناجیہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ ہدی کے جانور بھیجے اور فرمایا کہ ان میں سے اگر کوئی مرنے لگے تو اسے نحر کر دینا۔ پھر اس کے خون میں اس کا جوتا رنگ لینا۔ پھر لوگوں کے کھانے کے لیے اسے چھوڑ دینا۔

١٧٥٠ - حدثنا سليمان بن حرب ومسدد قالا حدثنا حماد ح وحدثنا مسدد حدثنا عبد الوارث وهذا حديث مسدد عن أبي التياح عن موسى بن سلمة عن ابن عباس قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم فلانا الأسلمي وبعث معه بثمان عشرة بدنة فقال أرأيت إن أزحف علي منها شيء قال تنحرها ثم تصبغ نعلها في دمها ثم اضربها على صفحتها ولا تأكل منها أنت ولا أحد من أصحابك أو قال من أهل رفقتك وقال في حديث عبد الوارث ثم اجعله على صفحتها مكان اضربها قال أبو داود سمعت أبا سلمة يقول إذا أقمت الإسناد والمعنى كفاك۔

موسیٰ بن سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فلاں اسلمی کو بھیجا اور اس کے ساتھ قربانی کے اٹھارہ اونٹ روانہ کرتے ہوئے فرمایا۔ اگر ان میں سے تم کسی کو کم ہوتا ہوا دیکھو تو نحر کر دینا۔ پھر اس کی جوتی اس کے خون میں رنگ کر اس کی گردن پر چھاپا لگا دینا۔ تم اور تمہارے ساتھیوں میں سے کوئی اس کا گوشت نہ کھائے یا فرمایا کہ تمہارے رفیقوں میں سے۔ عبد الوارث کی حدیث میں فرمایا پھر اس کے پہلو پر چھاپا لگا دو چھاپا مارنے کی جگہ۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ میں نے ابو سلمہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم نے اسناد اور معنی کو درست کر لیا تو تمہارے لیے کافی ہے۔

سنن ابوداؤد۔ جلد اوّل

جدول

(پاروں کے لحاظ سے)

نام پارہ	تفصیل ابواب	میزان ابواب	تفصیل احادیث	میزان احادیث	کیفیت
پارہ ۱	۱ تا ۶۵	۶۵	۱ تا ۱۸۶	۱۸۶	
۲ "	۶۶ تا ۱۳۱	۶۶	۱۸۷ تا ۳۵۴	۱۶۸	
۳ "	۱۳۲ تا ۱۸۸	۵۷	۳۵۵ تا ۵۲۷	۱۷۳	
۴ "	۱۸۹ تا ۲۴۳	۵۵	۵۲۸ تا ۷۱۵	۱۸۸	
۵ "	۲۴۴ تا ۳۲۰	۷۷	۷۱۶ تا ۹۲۱	۲۰۶	
۶ "	۳۲۱ تا ۴۰۴	۸۴	۹۲۲ تا ۱۱۴۳	۲۲۲	
۷ "	۴۰۵ تا ۴۵۰	۴۶	۱۱۴۴ تا ۱۲۸۰	۱۳۷	
۸ "	۴۵۱ تا ۴۹۳	۴۳	۱۲۸۱ تا ۱۴۲۴	۱۴۴	
۹ "	۴۹۴ تا ۵۲۲	۲۹	۱۴۲۵ تا ۱۵۷۴	۱۵۰	
۱۰ "	۵۲۳ تا ۵۸۱	۵۹	۱۵۷۵ تا ۱۷۵۰	۱۷۶	
	میزان	۵۸۱	×	۱۷۵۰	